

## کتابیات

قرب الاسناد	علل الشرائع	بلد الامین
بشارة المصطفى	دعائم الاسلام	امالی الصدوق
فلاح السائل	عقائد	تفسیر الامام
ثواب الاعمال	عدت	امالی الشیخ
احتیاج	اعلام الوری	تمحیص
مجلس المفید	عیون و المحاسن	عمدة
فہرست النجاشی	غرر الدرر	مصباح الشریعہ
جامع الاخبار	غنیۃ الشیخ	مصباحین
جال الاسبوع	غوالی الثالی	معانی الاخبار
جنت	تحف العقول	مکارم الاخلاق
فرحت الغری	فتح الابواب	کامل الزیارة
کتاب الاختصاص	تفسیر علی بن ابراہیم	منہاج
منتخب البصائر	تفسیر فرات بن ابراہیم	مجمع الدعوات
عدد	کتاب الروضة	عیون اخبار الرضا
سرازم	کتاب العتق الغروی	تبیین خاطر
محاسن	مناقب ابن شہر آشوب	کتاب نجوم
ارشاد	قبس المصباح	کفایہ
کشف الیقین	قضاء المحقوق	ہنج البلاغہ
تفسیر العیاشی	اقبال الاعمال	غنیۃ المتعالی
قصص الانبیاء	درود	ہدایت
استبصار	کمال الدین	تہذیب
مصباح الزائر	کافی	خراج
صحیفۃ الرضا	رجال الکشی	توحید
فہم الرضا	کشف الغتہ	بصائر الدرجات
ضوء الشباب	مصباح الکفعمی	طرائف
روضۃ الواعظین	کنز حایج الفوائد و	فضائل
صراط المستقیم	تاویل الآیات النفاہر و	کتاب الحسین بن سعید
امان الاخطار	معا	اوکتاہ والنوادر
طب الامتہ	خصال	من لا یحضرہ الفقیہ

## بَحَارُ الْاَنْوَارِ (عربی جلد ۵۲، ۵۳) جلد دوم از دہم

در حالات حضرت امام العصر صاحب الامر علیہ السلام	صفہ نمبر	عنوانات	صفہ نمبر	عنوانات
باب ۲۳	۲۱	باب ۲۳	۲۱	غیبت کبریٰ میں دیدار امام
ہماری قریبی زمانے میں جو لوگ	۲۲	آخری قویع امام زمانہ علی بن محمد کے نام	۲۲	امام قائم آیام حج میں
آپ کی زیارت سے شرف ہوئے	۲۳	حضرت خضر و درغیبت میں امام قائم کے لیے	۲۳	مونس تنہائی میں
جزیرہ خضراء اور بحر بیض کی واقعات	۲۴	آپ ہر سال فریضہ حج ادا کرتے ہیں	۲۴	صاحب الامر کیلئے دو غیبتیں ہوں گی
رسالہ جزیرہ خضراء و بحر بیض	۲۵	بہترین جائے قیام طیب ہے	۲۵	مقام روحاء کا سنہرا پہاڑ
۹ زندرانی کی روایت	۲۶	دوسری غیبت کے بعد ظہور ہوگا	۲۶	غیبت طویل و قصیر
مولانا احمد راسبلی کی ملاقات امام م	۲۸	امام قائم کسی کی بیعت میں نہ ہوں گے	۲۸	دور غیبت میں لوگوں کے اقوال
امیر اسحاق استرآبادی	۲۹	چند علامتیں قبل از ظہور	۲۹	غیبت میں آپ کا قول
میرزا محمد استرآبادی	۳۰	بیت الحمد کا چراغ روشن ہی رہے گا	۳۰	
ایک قاشانی کا واقعہ	۳۱		۳۱	
بحرین میں ایک انار پر خلفاء اربعہ کے	۳۲		۳۲	
نام مع کلمہ شہادتیں	۳۳		۳۳	
باب ۲۵				
علامات ظہور و خروج سفیانی				
اور خروج دجال کا ذکر				
نزول حضرت عیسیٰ اور امام قائم کی اقتدار				
میں نماز ادا کرنا				

اس کتاب "بحار الانوار" جلد دوم کے ترجمے کے  
جلد حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں  
نیز اس ترجمے کا کوئی جزو یا کُل کتاب کا بلا اجازت ناشر  
شائع کرنا خلاف قانون مقصود ہوگا

مصنف \_\_\_\_\_ علامہ محمد باقر مجلسی  
مترجم \_\_\_\_\_ مولانا سید حسن امداد (ممتاز الافاضل)  
کاتب \_\_\_\_\_ سید محمد جعفر حسین زیدی - ۳۶ بی۔ لاندھی  
طابع \_\_\_\_\_ سندھ آفسٹ پریس - کراچی  
ناشر \_\_\_\_\_ محفوظ ایک ایجنسی مارٹن روڈ - کراچی  
سن اشاعت \_\_\_\_\_ محرم الحرام ۱۴۱۹ ھ ۳۰ اپریل ۱۹۹۸ء

۳۰ اپریل ۱۹۹۸ء

باسمہ سبحانہ تم

علامہ مجلسی علیہ الرحمہ کی شہرہ آفاق کتاب "بحار الانوار" طبع جدید کی  
جلد ۵۲ء مشتمل بر حالات حضرت امام عمر رضی اللہ تعالیٰ فرجہ کا اردو ترجمہ پہلی بار  
ہر یہ نافذ ہوا ہے۔ اس سے قبل جلد ۵۱ء کا ترجمہ جو کہ ۲۲ باب پر مشتمل تھا۔ آپ پڑھ  
چکے ہیں۔ اب باب ۲۳ سے باب ۳۱ء کا ترجمہ حاضر خدمت ہے۔

یہ حقیقت ہے کہ ایک زبان کا ترجمہ دوسری زبان میں بالکل ایسا ہی ہے جیسے کوئی شخص ایک  
شخص کا علم دوسری شخص میں اُنڈینے کی کوشش کرے۔ اول تو اُنڈینے وقت کچھ نہ کچھ گرجا رہا  
اور اگر بڑی احتیاط برتی، مگر نہ دیا تو پہلی شخص میں کچھ پٹا ہوا تو ضرور دہ جائیگا یعنی پڑا پورا  
علم دوسری شخص میں منتقل نہیں ہو سکتا۔

یہی حال ترجمے کا ہے۔ مترجم کتنی ہی کوشش کرے اور احتیاط سے کام لے ایک  
زبان کا پورا پورا مفہوم دوسری زبان میں ادا ہونا مشکل ہے اور وہ بھی آیات قرآنی احادیث رسول  
اور اقوال ائمہ معصومین علیہم السلام، جن کے معانی ہم کا اپنے تمام اعمان و بطون کے کسی ترجمے میں  
سمت آنا تو ممکن ہی نہیں۔ اگر یہ ممکن ہوتا تو تاروں میں سووہ ماے قرآنی کی قرأت لازم نہ مقرر  
دی جاتی، بلکہ اس کا ترجمہ ہی پڑھ لینا کافی سمجھا جاتا۔

بہر حال کوشش کی گئی ہے کہ ترجمہ صاف و شستہ ہو اپنے من کے واس سے  
والبتہ رہے اور اپنے پڑھنے والوں کو مسلسل تک پہنچنے میں مدد معاون ثابت ہو۔

"وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ"  
والسلام۔ سید حسن امداد۔ ممتاز الافاضل

صفحہ نمبر	عنوانات	صفحہ نمبر	عنوانات
۹۳	ندائے آسمانی کو سب اپنی اپنی زبان میں منہ گے	۶۰	آخر زمانہ میں نیکی کو بدی اور بدی کو نیکی سمجھا جائیگا
۹۳	سفیانی کی انتہائی خباثت	۶۱	خسعت البیداء۔ آیت اِنَّ اللہَ قَادِرٌ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ
۹۵	سپیلی نہ اجڑے گی، دوسری صدائیں کی گئی	۶۲	ظہورِ امام قائم اور خروجِ سفیانی دونوں حتیٰ ہیں
۹۶	جبریل صبح کو اعلان کریں گے، ابلیس شام کو	۶۳	قبل از ظہور مسلسل کشت و خون
۹۶	چاند گہن پانچ تاریخ کو اور سورج گہن پندرہ	۶۴	زوالِ بنی عباس کی پیشین گوئی
۹۶	ظہور سے قبل سرخ و سفید اموات	۶۶	ظہور سے پہلے بے مروتی عام ہوگی
۹۶	ظہور سے قبل ایک تہائی آبادی ہوگی	۶۷	فاسقین اہل قبیلہ پر عذاب کا ذکر
۹۹	جب ساتھ آدمی دعویٰ نبوت کر لیں گے	۶۸	چند پیشین گوئیاں اور احادیث
۱۰۰	قیامت آئے گی	۷۰	آیت وَرَآیَ... مِنْ مَّکَانَ بَعِیْدٍ کَا تَغِیْرِ
۱۰۲	قیامت سے پہلے دس علامات	۷۱	خسعت البیداء اور لشکرِ سفیانی
۱۰۲	مابین حیرہ و کوفہ قتل کثیر کا ہونا	۷۲	آیت "سَالِ سَائِلٌ یَّعْذَابُ..." کی تفسیر
۱۰۲	خراسانی، سفیانی اور یامانی سب ایک	۷۲	حدیث رسول اللہ
۱۰۳	دن خروج کریں گے۔	۷۳	آلِ محمد اور آلِ ابی سفیان کے درمیان
۱۰۳	بنی فلاں کی حکومت کا زوال	۷۴	جنگ کی بنیاد
۱۰۳	کوفہ میں قتل عام	۷۵	دجال کا خروج کہاں سے ہوگا
۱۰۵	موتِ احمر اور موتِ ابیض سے مراد	۷۵	حرصِ دنیا اور ریاکاری عام ہوگی
۱۰۶	علاماتِ ظہور	۷۶	علمائے دین اور فقہاء بدترین ہوں گے
۱۰۶	چوبیس بارشیں	۷۷	اسلام غریبوں میں رہے گا
۱۰۸	بنی عباس کی حکومت کا زوال	۸۰	دشمنانِ آلِ محمد دجال کے ساتھ ہوں گے
۱۰۹	خروجِ سفیانی کے بعد امام قائم کا ظہور ہوگا	۸۰	علاماتِ ظہورِ امام زمانہ ۳ و خروجِ دجال
۱۰۹	قزوین سے ایک شخص کا خروج	۸۶	کیا دجال اور ابنِ صیاد ایک شخص کے دو نام ہیں
۱۱۰	فرج کی مجملہ علامات	۹۰	ظہورِ امام قائم کی علامت
۱۱۱	ظہور سے قبل خوشحالی کا سال ہوگا	۹۱	ظہور کی پانچ علامتیں
۱۱۱	سفیانی کی مدتِ حکومت	۹۱	امام کا ظہور آفتاب سے زیادہ روشن ہوگا
۱۱۲	سفیانی کا کوفہ میں ورود	۹۲	سفیانی ماہِ حجب میں خروج کرے گا
۱۱۳	علاماتِ ظہور	۹۲	قبل از ظہور پانچ علامتیں

صفحہ نمبر	عنوانات	صفحہ نمبر	عنوانات
۱۳۷	سفیانی، یامانی اور مروانی کا خروج	۱۱۳	مدتِ اقتدارِ سفیانی۔ سفیانی نصرانی کے بھتیجے
—	حضرت امام قائم سے قبل ہونا	۱۱۳	دریائے فرات میں شدید سیلاب
۱۵۰	خراسانی و سفیانی کا خروج	۱۱۵	خراسان سے سیاہ علم کوفہ میں آئیں گے
۱۵۲	ندائے آسمانی سنو تو فوراً دوڑ پڑو	۱۱۵	امام قائم کا لشکرِ قلیل سارے مشرق و مغرب
۱۵۲	ظہور کی علامات سے خوش بخت وہ جو۔۔۔	—	کوفہ فتح کرے گا
۱۵۳	ایک لاکھ جاہلوں کا قتل	۱۱۶	آفتاب کے ساتھ ایک نشانی کا طلوع ہونا۔
۱۶۰	فلاں کی موت کے بعد غضب	—	مسجدِ برائے
۱۶۱	آیت "سَنُرِیْهِمْ..." کی تفسیر	۱۲۰	دجال اور اس کے ساتھیوں سے جنگ
۱۶۲	آیت "عَذَابُ الْخُزْیِ..." کی تفسیر	۱۲۱	علاماتِ ظہور کی ایک فہرست
۱۶۳	قبل از ظہور شدید گرمی	۱۲۳	اُخَاقِ اور اُنْفُس کی تفسیر
۱۶۳	علامتِ ظہور ۴ ماہِ رمضان کو سورج گہن	۱۲۴	آفتاب کا ٹھہر جانا اور اس میں ایک انسانی
۱۶۴	آیت "سَالِ سَائِلٌ..." کی تاویل	—	چہرے کا نمودار ہونا
۱۶۴	مشرق سے ایک قوم حق طلب کرنے کیلئے	۱۲۵	آسمان سے ایک آگ اور سرخی کا نمودار ہونا
—	خروج کرے گی	۱۲۵	اہل حق اور اہل باطل جدا کر دیے جائیں گے
۱۶۵	خراسانی خراسانی بہستانی	۱۲۶	ظہور کی علامتیں
۱۶۶	بیعتِ طفلِ بخورد سال	۱۳۳	مومنین اور منافقین چھانٹ کر الگ الگ
۱۶۶	ظہور سے قبل ہر قوم کو حکومت کا موقع	—	کر دیے جائیں گے
—	دیا جائے گا۔	۱۳۴	قیامت کے دن لوگوں کی تقسیم
۱۶۶	وقتِ ظہور آبادی کا تناسب	۱۳۵	حاملانِ فرش کے خون کے آنسو
۱۶۷	بارہ آدمیوں کا دعویٰ کہ ہم نے اُن کی	۱۳۶	آسمان کی گردش کا مطلب
—	زیارت کی ہے۔	۱۳۸	ظہورِ قائم سے قبل لوگ بھوک اور خوف
۱۶۷	جنگِ قیص	—	میں مبتلا ہوں
۱۶۸	ظہور سے چند سال پہلے کا حال	۱۳۸	آیت "وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ..." کی تفسیر
۱۶۸	مقامِ قر قیسا میں خدائی دسترخوان	۱۳۹	ظہورِ قائم کی تین نشانیاں
۱۶۹	امام کو حکم ظہور اُن کے نام سے ہوگا	۱۴۰	اعلانِ ظہور کے وقت ابلیس کا اعلان
۱۶۹	آیت "اِذَا اخَذَتِ الْاَرْضُ..." کی تفسیر	۱۴۶	چاند میں چہرے کا نمودار ہونا

صفحہ نمبر	عنوانات	صفحہ نمبر	عنوانات
۲۱۴	عربی مہینوں کی خصوصیات	۱۴۲	شکر غضب سے مراد
۲۱۶	صاحبِ منبر سلونی نے فرمایا	۱۴۳	امور کچھ حتمی ہوتے ہیں اور کچھ غیر حتمی
۲۲۲	علامہ ظہور بروایت سلمان فارسی	۱۴۴	اجلِ مسمومہ اور اجلِ موفوفہ
۲۲۳	رجال کو سولی دی جائے گی	۱۴۵	خروجِ سفیانی اجمعی ہے
۲۳۰	حدیث معراج میں انکشافات امرِ پیلہ "حضرت امیر المومنین نے فرمایا..."	۱۴۶	خروجِ شیعہ صفائی - بنی عباس کی ازمنہ حکومت
<b>باب ۲۶</b>		۱۴۷	امرِ مسموم میں بداد ہے میعاد میں نہیں
<b>حالاتِ یومِ ظہور</b>		۱۴۸	حکومت بنی عباس میں خروجِ سفیانی ہوگا
		۱۴۸	بنی عباس اور مروانیوں میں جنگ
		۱۴۸	سفیانی کا عہد حکومت صرف نو ماہ
۲۳۲	ظہورِ امامِ جمعہ کے دن ہوگا۔ سب پہلے	۱۴۹	خروجِ سفیانی اور اس کا حشر
۲۳۲	حضرت جبریل بیعت کریں گے	۱۸۰	خروجِ یانی اور سفیانی کی مثال
۲۳۳	حجۃ عسقی کی تفسیر - اس میں سنِ امام	۱۸۲	شکرِ سفیانی - سفیانی کا حلیہ اور اوصافِ روزیہ کا
—	قائم پوشیدہ ہے	۱۸۲	علامہ ظہور قدرے تفصیلاً
۲۳۳	امامِ عصر بوقتِ ظہور جوان ہوں گے	۱۹۶	علامہ بزبانِ رسول اللہ
۲۳۳	امامِ عصر کی حکومت چالیس سال ہے گی	۲۰۱	بنی عباس کا زوال
۲۳۵	صرف ایک شب میں اقتدار قائم ہوگا	۲۰۲	دنیا کا بُرا حال
۲۳۶	امامِ زمانہ کا بوقتِ ظہور ارشاد ہوگا	۲۰۳	امامِ ہدیٰ سفیانی کو قتل کریں گے
۲۳۶	آپ کا ظہور آفتاب کے زیادہ روشن ہوگا	۲۰۳	امامِ ہدیٰ امام حسین کی نویں پشت میں ہوں گے
۲۳۸	درحقیقت ہر امام قائم بامرِ اللہ ہے	۲۰۳	از خطبہ "لَوْ لَوْ" امیر المومنین
۲۳۹	آیت "فَاِذَا انْقَرَضِيَ النَّاقُورُ" کی تفسیر	۲۰۶	مطلعِ فجر اور مطلعِ آفتاب ایک ہی ہوتا ہے
۲۴۰	آیت "اِنَّ نَّشَأَنَ نُّزُولِ" کی شانِ ولی	۲۰۷	پریشانی کی کوئی بات نہیں ہے
۲۴۱	" " " "	۲۰۸	شام میں تین جھنڈوں کا اجتماع
۲۴۲	" " " "	۲۱۰	حضرت محمد حنفیہ سے روایت
۲۴۲	" " " "	۲۱۱	سفیانی انھیں گھاس کی طرح کاٹ ڈالے گا
۲۴۳	امامِ عصر کے لیے پیری نہیں ہے	۲۱۲	حیرہ اور کوفہ کے درمیان قتل عام
۲۴۳	آپ کا ظہور بروزِ عاشور ہوگا	۲۱۳	اس وقت جاتے اس مکہ ہوگا

صفحہ نمبر	عنوانات	صفحہ نمبر	عنوانات
۲۶۰	قبل از ظہور حتمی امور شیطان بھی نڈر کریگا	۲۴۳	سب پہلے جبریل بیعت کریں گے
۲۶۰	علیٰ اور ان کے شیعوں کا میاب ہیں نہاد	۲۴۳	آپ کی فوج کے ہر سپاہی کی تلوار کے اوپر
۲۶۳	اعلانِ حق سے کون متعارف ہوگا	—	ایک کلمہ تحریر ہوگا
۲۶۴	خبردار ہو جاؤ جنگ کیوں کرتے ہو لوگ	۲۴۵	ہتر تلوار پر ہزار کلمے تحریر ہوں گے
۲۶۴	بھاگ کر حرم میں پناہ لیں گے	۲۴۵	اصحابِ امام کی بادلوں پر سواری
۲۶۴	لَيْسَ خَلْقَهُمْ فِي الْاَرْضِ كِ تَفْسِير	۲۴۶	آپ دیکھنے میں تیس سال کے معلوم ہوں گے
۲۶۶	امام کا نام بیکر نڈر ہوگی ظہور بروزِ عاشور	۲۴۶	لوگ تو امامِ عصر کو کبیر التسن خیال کریں گے
۲۶۶	علامتِ ظہور شام میں فتنہ برپا ہوگا	۲۴۷	ندائے آسمانی کیلئے ابو جعفر منصور کی روایت
۲۶۷	دشمن سے ایک آواز	۲۴۸	اصحابِ امام قائم ہی امتِ معدودہ ہیں
۲۶۸	امام قائم حجرِ اسود کے پاس کھڑے ہوگی	۲۴۹	آفتاب سے ایک جسم نمودار ہوگا۔ اور...
۲۶۹	اعلانِ حق کی پہچان	۲۵۱	۲۳ تاریخ کو امام کا اعلان - عاشورہ محرم کو ظہور
۲۷۰	ندائے آسمانی، ابودوانیق کی روایت	۲۵۲	آسمان وزمین سے اعلان - اعلانِ جبریل کو
۲۷۱	امامِ زمانہ کے پاس تبرکاتِ رسول ہوئیں گے	—	سب نہیں گے
۲۷۳	حضرت زید بن علی کے لیے حضرت امام	۲۵۳	امام قائم کے تین نام، امام قائم کی حکومت
—	جعفر صادق نے فرمایا:	—	۳۰ سال رہے گی
۲۷۴	ظہورِ قائم سے قبل ہم میں سے خروج	۲۵۴	امام قائم کی مدتِ حکومت - آپ کا ظہور طاق
—	کرنے والا ہلاک ہوگا	—	سال میں ہوگا۔
۲۷۵	زمانہ غیبت میں ہیں کیا کرنا چاہیے ؟	۲۵۴	ظہور کے بعد تمام ممالک کے شیعہ آپ کے پاس
۲۷۵	پانچ کتابوں میں ایک سی روایت	—	جوق در جوق جمع ہوں گے
۲۷۶	آیت سَدْرُيْهَمُ الْاَيْتَانِ کی تفسیر	۲۵۵	آپ کی حیات پر شک کیا جائے گا
۲۷۶	وقتِ ظہور کی ایک خاص علامت	۲۵۵	امام قائم ظہور کے بعد مندرجہ ذیل آیت کی
۲۷۷	بوقتِ ظہور امامِ زمانہ کی شان	—	تلاوت فرمائیں گے (اشعراء آیت ۲۱)
۲۷۸	ظہور کی پانچ علامتیں	۲۵۶	ندائے آسمانی اور اعلانِ ابلیسی
۲۷۹	دو طرح کی نڈر ہوگی - جب تم صبح کے وقت	۲۵۸	آسمانی نڈر کا ذکر قرآن میں ہے - کتابِ جدید
—	اٹھو گے تو۔۔۔	—	پر بیعت
۲۸۰	آپ کے علم کے پھر سے کی عبارت ؟	۲۵۹	ندائے آسمانی سنکر لوگ بیعت کریں گے





صفحہ نمبر	عنوانات	صفحہ نمبر	عنوانات
۳۷۹	غارِ انہکایہ سے کتب آسمانی برآمد کریں گے	۳۱۹	یہ دور خاموشی کا ہے
۳۸۰	تابوتِ آدم اور عصائے موسیٰ کے وارث	۳۲۰	امیر المومنین قریب حضرت علیؑ کے لیے مخصوص
۳۸۱	امام زمانہ کی حکومت میں جیسے میں دوبارہ تنخواہ	—	لقب ہے۔ (کسی اور امام کیلئے نہیں)
—	اور سال میں دو پونس ملیں گے	۳۲۱	اللہ تعالیٰ کا وعدہ پورا ہو گیا۔ ناصی امام قائم
۳۸۲	منبر کوفہ پر سرسبز بہرِ عہد نامہ سنانا	—	کے دور حکومت میں۔ (تفسیر آیات فرقان)
۳۸۲	آپ اسلام کو جدید انداز میں پیش کریں گے	۳۲۳	بنی شیبہ کی سزا۔ امام قائم کا پہلا عدل
۳۸۳	سیرت رسول اللہؐ اور سیرت قائمؑ میں فرق	۳۲۵	چھت دار مسجدیں۔ تصویر دار مسجدیں
۳۸۴	سیرت امام قائم علیہ السلام	۳۲۵	مسجد کوفہ کے وسط میں چار چشمے
۳۸۳	امام قائمؑ کے شیعہ تا ابد غالب رہیں گے	۳۲۶	کوفہ میں چار نئی ساجد تعمیر ہوں گی
۳۸۵	اسلامی احکام کی تجدید ہوگی	۳۲۷	حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ کی طرح امام قائمؑ
۳۸۵	قتل کی ابتداء قریشیوں سے ہوگی	—	کے خلاف بھی خروج ہوگا۔
۳۸۶	امجدیہ کے ساتھ ظہور۔ لباس اور غذا میں سادگی	۳۰۸	اوصاف امام قائمؑ ناقابل بیان ہیں
۳۸۶	آپ کی غذا نانِ شعیر ہوگی	۳۰۸	حضرت امیر المومنین کا قول
۳۸۷	آپ کا خوت ہر شے پر طاری ہوگا	۳۰۹	علم رسول اللہؐ کی خصوصیت
۳۸۸	قیص رسول امام قائمؑ کے جسم پر ہوگی	۳۱۰	رسول اللہؐ کا علم مبارک امام قائمؑ کے ساتھ ہوگا
۳۸۹	تین سو تیرہ فرشتوں کا نزول	۳۱۱	اصحاب امام باقرؑ پر سوار ہو کر مکہ و مدینہ
۳۹۰	ہر سپاہی کے لیے تلوار نازل ہوگی	۳۱۲	اصحاب امام قائمؑ کے اوصاف مفقود ہوں گے
۳۹۳	وہ دور بہت جانفشانی کا ہوگا	۳۱۳	آیت - اَمْ نَجْعَلُ الْمُضْطَرِّ - کی تفسیر
۳۹۳	اگر امت کو حکومت ملتی۔۔۔۔۔	۳۱۳	تین سو تیرہ اولادِ نعم ہوں گے
۳۹۵	علم رسولؐ کا پھر میرا اور ارق جنت کا ہوگا	۳۱۵	ثنیہ ذی طوی میں نزولِ اجلال
۳۹۷	علم رسول اللہؐ جبریل لائیں گے	۳۱۵	شیعہ نوجوانوں کا اجتماع
۳۹۸	تاویل قرآن پر جنگ ہوگی	۳۱۶	آیت "فَسَوْفَ يَأْتِي اللَّهُ" کی تفسیر
۳۹۹	امام قائمؑ کو مزارِ احموت کا سامنا	۳۱۶	شیعہ شیر کے مانند بہادر ہوں گے
۴۰۰	تاویل قرآن پر جہاد ہوگا۔ اہل شرق و مغرب کا	۳۱۷	حکم خدا کا صحیح نفاذ ہوگا
۴۰۱	یہودیوں کے لوگ اور قبیلے جنگ کریں گے	۴۱۷	ایک عجیب واقعہ
		۴۱۹	حکومت امام قائمؑ میں شیعوں کا اقتدار

صفحہ نمبر	عنوانات	صفحہ نمبر	عنوانات
۳۳۰	مسجدِ سہلہ مسکن امام قائمؑ	۳۱۹	یہ دور خاموشی کا ہے
۳۳۲	حضرت امام قائمؑ آنحضرتؐ کی سیرت پر عمل کریں گے۔	۳۲۰	امیر المومنین قریب حضرت علیؑ کے لیے مخصوص
۳۳۳	ظہور امام قائمؑ کی روایات کو نزولِ حضرت عیسیٰ سے منسوب کر دیا گیا۔	۳۲۱	اللہ تعالیٰ کا وعدہ پورا ہو گیا۔ ناصی امام قائم
۳۳۵	حضرت ادریسؑ کے صحیفے میں کیا تحریر ہے	۳۲۳	بنی شیبہ کی سزا۔ امام قائم کا پہلا عدل
۳۳۶	غیبت کی وجہ	۳۲۵	چھت دار مسجدیں۔ تصویر دار مسجدیں
۳۳۷	وقت ظہور کو ن ثابت قدم رہے گا	۳۲۵	مسجد کوفہ کے وسط میں چار چشمے
۳۳۷	کوفہ میں مومنین کا اجتماع	۳۲۶	کوفہ میں چار نئی ساجد تعمیر ہوں گی
۳۳۸	مجھے وہ مقام زیادہ پسند ہے جہاں.....	۳۲۷	حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ کی طرح امام قائمؑ
۳۳۸	امام قائمؑ آں کو شکست دیں گے۔ دو جہاد	—	کے خلاف بھی خروج ہوگا۔
—	کے درختوں کو نکال کر جلا لیں گے	۳۲۸	ناصریوں کے ساتھ کیا سلوک ہوگا
۳۳۹	چہار دیواری کا انہدام	۳۲۸	امام قائمؑ کے ظہور کا اہم مقصد
۳۵۰	حکومت امامؑ آپ کے اصحاب کے اوصاف	۳۲۹	آپ کا مسکن مسجدِ سہلہ ہوگا
۳۵۱	عہد نامہ رسولؐ آپ کی جیب میں ہوگا	۳۳۱	ابلیس کی مہلت کا اختتام
۳۵۲	دشمنی آپ کا برتاؤ کیا ہوگا؟	۳۳۱	رجبہ کوفہ کا دفتہ نکالاجائے گا
۳۵۳	سفینی بیعت کے پھر جائے گا۔	۳۳۲	آیت "فَلَمَّا أَحْسَنُوا" خیدین کی تشریح
۳۵۵	چل دیں روم اسلام قبول کر لیں گے	۳۳۳	ر و ن ی ک و ن الد ی - - - - - اللہ کی تاویل
۳۵۷	آپ نیکو کار اور برکار کو پہچان لیں گے۔ نبی اور	۳۳۴	امام قائمؑ بربری کی نفی کریں گے۔ آپ کے
۳۵۸	امام کی وحی میں فرق نہ تواریکے کچھ نہ ہوگا	—	اور پر سایہ ابر ہوگا۔
۳۵۹	اراضی کا صحیح صرف	۳۳۵	میرے بعد بارہ امام ہوں گے۔ بارہ ائمہ کے
۳۶۰	دیوارِ گوش دارد آپ کی مدت حکومت میں اضافہ۔	—	اساتے گرامی۔ (حدیث)
۳۶۱	متریز ارشد یقین آپ کے ساتھ ہوں گے	۳۳۷	سب سے آخری امام وہ ہوگا۔۔۔۔۔ مجھ سے
۳۶۲	ذریعہ مواصلات	—	سب سے زیادہ مشابہ ہوگا
۳۶۳	امام قائمؑ کی سواری کا گھوڑا حضرت جنت کی دعا	۳۳۹	امام قائمؑ قریہ یمن سے ظہور فرمائیں گے
		۳۴۰	حضرت رسول خداؐ پر سلام کا مطلب

صفحہ نمبر	عنوانات	صفحہ نمبر
۵۱۸	رجعت صرف مومن خالص اور شکرین کے لیے ہے	
۴۶۸	ظہور امام کے وقت کیا ہوگا؟	
۴۷۲	تمام انبیاء کا دین اسلام ہی تھا	
۴۷۳	شریعتیں چار ہیں	
۴۷۵	یہود، نصاریٰ اور صابئی کے معانی	
۴۸۳	امام قائم صحیفہ آسمانی کی تلاوت کریں گے	
۴۸۴	ظہور دابہ، دو بھائیوں کے منہ پھر جائیگا قصہ	
۴۸۹	کعبہ اور کربلا کی منزلت	
۴۹۰	مدینہ منورہ میں آمد امام قائم	
۴۹۱	امام قائم کی کوئی طرف روانگی	
۴۹۳	سفیان بن ذریح کو دیا جائیگا	
۴۹۳	رجعت امام حسین اور دیگر اصحاب	
۴۹۴	رجعت حضرت امیر المومنین علیہ السلام	
۴۹۵	رجعت حضرت سیدالاکبر حضرت رسول خدا	
۴۹۷	مصائب جناب فاطمہ زہرا و امیر المومنین	
۵۰۳	رجعت کا ذکر قرآن میں ہے	
۵۰۳	اللہ نے تمہارے لیے کتاب میں حلال قرار دیا ہے	
۵۲۸	باب ۲۹	
۵۳۰	زمانہ رجعت امام قائم	
۵۳۱	وَلَهُ اسَلَمَ..... کُتُهَا... کی تفسیر	

صفحہ نمبر	عنوانات	صفحہ نمبر
۵۶۲	حضرت علی زمانہ رجعت میں	۵۳۷
۵۶۳	آنحضرت پر زمانہ رجعت میں سب ایمان لائیں گے	۵۳۸
۵۶۵	رجعت پر کچھ لوگ ایمان رکھتے ہیں	۵۴۰
"	زمانہ رجعت میں لوگ ظلم کا فدیہ دینگے	"
۵۶۹	زمانہ رجعت میں ہر قوم کے کچھ لوگ محشر رہوں گے	۵۴۱
"	زمانہ رجعت میں ناصیوں کا حال	۵۴۱
۵۷۲	معتزب اقوام کی رجعت نہیں	۵۴۲
۵۷۲	دابہ الارض سے مراد حضرت امیر المومنین ہیں	"
"	آئمہ طاہرین علیہم السلام آیات الہی میں	۵۴۶
۵۷۳	قرآن مجید میں حضرت موسیٰ و فرعون کا قصہ	"
۵۷۵	حضرت رسول اللہ بھی رجعت فرمائیں گے	۵۵۱
"	عذاب المادنی سے مراد	۵۵۲
۵۷۶	زمانہ رجعت میں ایمان لانا مفید نہ ہوگا	"
۵۷۷	نبی ائمہ کی رجعت	"
۵۷۷	کلمہ باقیہ کی تفسیر اور دُخان مبین کی تفسیر	۵۵۳
۵۷۸	یہ تو رجعت ہی میں پتہ چلے گا	۵۵۶
۵۸۰	کافروں کو محفوظی مہلت ہے دو	۵۵۷
۵۸۳	رسول اللہ کا آخری دور رجعت ہوگا	۵۵۸
"	حدیث رسول ہے کہ اے علی	۵۵۹
۵۸۵	رجعت حق ہے۔ امام رضا	"
۵۸۶	ماہ جمادی درجب کے درمیان عجائب کا ظہور ہوگا۔	۵۶۰
۵۸۷	حضرت امیر المومنین نے فرمایا	۵۶۱
۵۹۲	مردے قبروں سے نکل کر کفار کو قتل کریں گے	۵۶۱



صفحہ نمبر	عنوانات	صفحہ نمبر	عنوانات
۵۹۴	زیارت اربعین میں رجعت کا ذکر	۶۲۳	عروۃ عقرونی کی روایت
۵۹۵	رجعت کا منکر ہم میں سے نہیں ہے	"	دعاء یوم دجال الارض میں رجعت کا ذکر
۵۹۶	ایک گروہ شیعہ کی رجعت	۶۲۵	قَتْلُ الْاِنْسَانِ مَا اَكْفَرُ
۶۳۲	رجعت آئینہ قرآنی میں	"	کی تاویل
۵۹۷	زیارت حضرت امام حسینؑ میں	۶۳۶	دابة الارض سے مراد
"	رجعت کا بیتان	۶۳۷	امام قاسمؑ کے بعد امام حسینؑ
۶۳۳	زیارت حضرت عباسؑ میں رجعت	"	کی رجعت
۵۹۸	کا ذکر	"	منتصر اور سفاح سے مراد
"	حسین بن روح سے منقول	۶۳۸	حضرت امیر المومنینؑ کا ارشاد کہ میں ....
۵۹۹	زیارت میں رجعت	"	میں قسیم الجنة والتارہوں
"	تیسری شعبان کی زیارت میں رجعت	۶۳۹	اللہ حق کو اہل حق کی طرف پلٹائیگا
۶۰۰	زیارت سرداب میں رجعت کا ذکر	"	رجعت امام حسینؑ کی خبر
"	ایک دوسری زیارت میں بھی	۶۵۱	عذاب رجعت کی خبر سورہ طور میں ہے
۶۱۰	ذکر رجعت	۶۵۲	آیت سورہ قلم کی تفسیر
۶۳۶	ایک اور زیارت میں رجعت	"	سورہ مدثر کی تفسیر
"	کابیان	"	رجعت رسول اللہؐ و امیر المومنینؑ
۶۲۳	امام زمانہؑ کے لشکر میں شرکت	"	و مدت حکومت
"	کی دعاء	۶۵۶	حضرت اسماعیلؑ بن حزقیل کی
۶۲۵	دُعائے عہد	"	آرزوئے رجعت
۶۳۸	ترجمہ دُعائے عہد	۶۵۸	قبر امام حسینؑ پر ملائکہ رجعت
۶۴۰	آنحضرتؐ اور قبور ائمہؑ کی زیارت	"	کے منتظر ہیں۔
"	میں ذکر رجعت	۶۶۰	يَوْمَ نَرْجِفُ الرَّجْفَةَ کی تاویل
۶۴۱	قبض روح مومن اور رجعت	۶۶۱	كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُونَ کی تفسیر
۶۴۲	امیر المومنینؑ کے ارشاد فرمایا؟	"	مومن طاق اور ابو حنیفہ کی حکایت رجعت
"	زیارت امام حسینؑ میں رجعت	۶۶۲	زوالقبرین کی تعریف
"	کے فترے	۶۶۳	اِنَّ بِشَاءِ نَزَلِ عَلِيْهِمْ کی تفسیر
۶۴۳	ابوحمرہ ثمالی کی روایت	۶۷۸	رجعت کی مخصوص آیت

صفحہ نمبر	عنوانات	صفحہ نمبر	عنوانات
۶۷۸	رجعت امام حسینؑ علیہ السلام	۶۸۰	رجعت پر گواہی
"	رجعت کیلئے اللہ کا وعدہ	"	رجعت کیلئے اللہ کا وعدہ
۶۸۱	فسران میں رجعت کا ذکر	۶۸۲	عذاب کے ساتھ
"	دابة الارض سے مراد	"	رجعت پر ایمان نہ رکھنے والے
۶۸۲	دابة الارض سے مراد	"	وَالْمُهَاجِرِ اِذَا جَلَّاهَا کی تفسیر
"	رجعت پر ایمان نہ رکھنے والے	"	منکرین رجعت کیلئے قرآنی آیت
۶۸۳	منکرین رجعت کیلئے قرآنی آیت	"	سے رد
"	امیر المومنینؑ نے فرمایا:	۶۸۵	"میں صاحب عصا و میسم ہوں"
۶۸۶	میں بار بار رجعت کرنے والا ہوں	"	میری ذریت کے ذریعہ نصر مومنین
"	میری ذریت کے ذریعہ نصر مومنین	"	اِنَّهُمْ يَكِيدُوْنَ کی تفسیر
"	اِنَّهُمْ يَكِيدُوْنَ کی تفسیر	۶۸۷	قَدْ مَدَدَمْ عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ کی تفسیر
۶۸۸	کَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُونَ کی تفسیر	"	دعائے کے دن سے مراد رجعت ہے۔
"	دعائے کے دن سے مراد رجعت ہے۔	"	رجعت کا منکر ہے
"	رجعت کا منکر ہے	"	اس آیت کا مطلب جابرؓ کو معلوم ہے
۶۸۹	جابرؓ اس آیت کی تلاوت	"	کرنا ہے۔
"	مومن کی سند رجعت پر ایمان ہے۔	"	نوٹ: مؤلف کا خیال بابت رجعت
"	رجعت متواتر احادیث سے ثابت ہے۔	"	وہ علماء و ثقافت شیعہ جنہوں نے





## باب ۲۳

غیبت کبریٰ میں دیدارِ امام کے دعوے دار  
آخری توفیقِ امام زمانہ علی بن محمد کے نام

(۱)

ابوالحسن سمری کے پاس (حضرت امام قائم علیہ السلام کی طرف سے) ایک توفیق  
(تحریر) آئی جس کا مضمون مندرجہ ذیل ہے:

وَاٰی اَعْلٰی بْنِ مُحَمَّدٍ السَّمَرَوِیِّ! اِسْمَعْ! اَعْظَمَ اللّٰهُ اَجْرَ  
اِخْوَانِكَ فِیْكَ فَاَنْتَ مَیْتُ مَا بَیْنَكَ وَبَیْنَ سِتَّةِ اَیَّامٍ  
فَاَجْمَعْ اَمْرَكَ وَلَا تَوَسَّ إِلَى اَحَدٍ یَقُوْمُ مَقَامَكَ بَعْدَ  
وَفَاتِكَ فَقَدْ وَقَعَتِ الْغَیْبَةُ الشَّامَّةُ فَلَا ظَهْرَ اِلَّا بَعْدَ  
اِذْنِ اللّٰهِ تَعَالٰی ذَكَرَهُ - وَذَلِكَ بَعْدَ طَوْلِ الْاَمَدِ وَقَسْوَةِ الْقُلُوْبِ  
وَامْتِلَافِ الْاَرْضِ جَوْرًا - وَسَيَاقِيْ مِنْ شِیْعَتِيْ مَنْ یَدْعُوْ  
الْمُسَیْهَدَةَ قَبْلَ خُرُوْجِ السَّفِیَّانِیِّ وَالصَّیْحَةَ فَهَوَ كَذَّابٌ  
مُّفْتَرٌ - وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ -  
(اے علی بن محمد سمری سنو! اللہ تعالیٰ تمہاری وفات پر تمہارے بھائیوں کو صبر کا  
عظیم ثواب عطا فرمائے۔ اس لیے کہ اب تمہاری موت چھ میں واقع ہو جائے گی لہذا  
تم اپنے تمام کام سمیٹ لو۔ اور آئندہ اپنی وفات کے بعد کے لیے کسی کو اپنا قائم  
مقام مقرر کرنے کی وصیت نہ کرنا۔ کیونکہ اب غیبتِ تامہ واقع ہو چکی ہے، اور  
بغیر حکمِ خدا کے اب ظہور نہ ہوگا اور وہ بھی ایک طویل عرصے کے بعد، جب  
لوگوں کے دل سخت ہو جائیں گے اور زمین ظلم و جور سے بھر جائے گی اور آئندہ  
میرے شیعوں میں سے کچھ لوگ مجھے دیکھنے کا دعویٰ کریں گے لیکن جو شخص خروج  
سفیانی سے قبل مجھے دیکھنے کا دعویٰ کرے وہ جھوٹا اور مفتری ہے۔)

(اور نہیں ہے کوئی طاقت اور نہیں ہے کوئی قوت سوائے اللہ

بزرگ و برتر کی مدد کے۔)

(احتجاج طبری)

☆ حسن بن احمد مکتب سے بھی اسی کے مثل روایت نقل ہوئی ہے۔  
(اکمال الدین)

نوٹ : شاید اس روایت میں نیابت و سفارت کے ساتھ مشاہدہ اور روایت مراد ہے۔ ورنہ بیشمار روایتیں ایسی ہیں جن میں لوگوں نے امام قاسم کی زیارت کا شرف حاصل کیا ہے۔

### امام قاسمؑ ایام حج میں

ابی اور ابن ولید اور ابن متوکل اور ماجیلویہ اور عطار سب نے محمد عطار سے انھوں نے فزاری سے، انھوں نے اسحاق بن محمد سے، انھوں نے یحییٰ بن مثنیٰ سے، انھوں نے ابوبکر سے، انھوں نے عبید بن زرارہ سے روایت بیان کی ہے اس کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا، آپ نے فرمایا:

”يُفْقِدُ النَّاسُ اِمَامَهُمْ فَيَشْهَدُ هُمْ الْمَوْسِمَ فَيُؤْخَرُ عَنْهُمْ وَلَا يَرَوْنَهُ“

(لوگ اپنے امام کو گم کیے ہوئے ہوں گے۔ امام حج کے موقع پر لوگوں کو دیکھیں گے مگر اُن کو کوئی نہ دیکھ سکے گا۔)

(اکمال الدین)

☆ ابی نے سعد سے، سعد نے فزاری سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔ (غیبۃ طوسی)

☆ مظفر علوی نے ابن عیاشی سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے

جبریل بن احمد سے، انھوں نے موسیٰ بن جعفر بغدادی سے، انھوں نے

حسن بن محمد صیرفی سے، انھوں نے یحییٰ بن مثنیٰ سے اسی کے مثل

روایت نقل کی ہے۔ (غیبۃ طوسی)

☆ ایک جماعت ”رواة“ نے تلکبری سے، انھوں نے احمد بن علی سے

انھوں نے اسدی سے، انھوں نے سعد سے، انھوں نے فزاری

سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔ (غیبۃ طوسی)

☆ محمد بن ہمام نے جعفر بن محمد بن مالک سے، انھوں نے حسن بن محمد

صیرفی سے، انھوں نے یحییٰ بن مثنیٰ سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔ (غیبۃ نعمانی)

☆ کلینی نے محمد عطار سے (انھوں نے جعفر بن محمد سے، انھوں نے اسحاق

بن محمد سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔ (غیبۃ نعمانی)

☆ کلینی نے حسن بن محمد سے، انھوں نے جعفر بن محمد سے، انھوں نے قاسم بن اسماعیل سے، انھوں نے یحییٰ بن مثنیٰ سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔ (غیبۃ نعمانی)

### حضرت خضرؑ دورِ غیبت میں امام قاسمؑ کھیلے نمونے تہنائی ہیں

مظفر علوی نے ابن عیاشی سے انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے جعفر بن احمد سے انھوں نے ابن فضال سے، انھوں نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے

قَالَ: ”إِنَّ الْخَضِرَ شَرِبَ مِنْ مَاءِ الْحَيَاةِ فَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ حَتَّى يُنْفَخَ فِي الصُّورِ وَإِنَّهُ لَيَأْتِينَا فَيَسَلِّمُ عَلَيْنَا فَتَسْمَعُ صَوْتَهُ وَلَا تَرَى شَخْصَهُ وَإِنَّهُ لَيَخْضُرُ حَيْثُ ذَكَرُ فَمَنْ ذَكَرَهُ مِنْكُمْ فَلْيَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ لَيَخْضُرُ الْمَوَاسِمَ فَيَقْضِي جَمِيعَ الْمُتَنَاسِلِ وَيَقِفُ بِعُرْفَةِ قِيَوْمٍ عَلَى دُعَاءِ الْمُؤْمِنِينَ وَسَيُؤْنِسُ اللَّهُ بِهِ وَخَشَةَ قَائِمِنَا عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي غَيْبَتِهِ وَيَصِلُ بِهِ وَحَدِيثُهُ“

آپؑ نے فرمایا: (حضرت خضر علیہ السلام نے آپؑ حیات پیا اور وہ زندہ ہیں اور نہیں مریں گے جب تک کہ صور بھونکا جائے گا۔ وہ برابر باکرتے ہیں اور ہمیں سلام کرتے ہیں۔ ہم اُن کی آواز سنتے ہیں اُن کو دیکھتے نہیں۔ تم لوگوں پر لازم ہے کہ جب اُن کا تذکرہ کرو تو علیہ السلام کہا کرو۔ وہ حج کے موقع پر بھی جاتے ہیں اور تمام مناسک حج بجالاتے ہیں۔ مقام عرفات پر وقوف کرتے ہیں اور زمین کی دعاؤں پر آمین کہتے ہیں اور اُن ہی کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ ہمارے قائم علیہ السلام کے زمانہ غیبت میں اُن دل بہلائیں گے اور تنہائی میں وہ اُن سے ملاقات کرتے رہیں گے۔)

(اکمال الدین)

### آپؑ ہر سال فریضہ حج ادا کرتے ہیں

☆ ابن متوکل نے حیر بن محمد بن عثمان عمری سے روایت کی ہے اُن کا

”وَاللّٰهُ اِنَّ صَاحِبَ هٰذَا الْاَمْرِ يَخْضُرُ الْمَوْسِمَ كُلَّ سَنَةٍ فَيَدْرِي النَّاسُ وَيَعْرِفُهُمْ وَيَكْرَهُهُ وَلَا يَعْرِفُوْنَهُ“  
محمد عمری کہتے ہیں (خدا کی قسم، حضرت صاحب الامر علیہ السلام ہر سال حج کے لیے تشریف لاتے ہیں، وہ سب کو دیکھتے ہیں اور پہچانتے ہیں اور ان کو بھی سب دیکھتے ہیں لیکن پہچانتے نہیں ہیں (کہ یہ امام قائم ہیں)۔

(اکمال الدین)

### ۵ صاحب الامر کیلئے دو غیبتیں ہونگی

روایت کی ہے احمد بن ادریس نے علی بن محمد سے، انھوں نے فضل بن شاذان سے، انھوں نے عبداللہ بن جبہ سے، انھوں نے عبداللہ بن مستنیر سے، انھوں نے مفضل بن عمر سے اور مفضل کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا، آپ نے فرمایا:

” اِنَّ صَاحِبَ هٰذَا الْاَمْرِ غَيَّبَتَيْنِ اَحَدَاهُمَا تَطُولُ حَتّٰى يَقُوْلُ بَعْضُهُمْ مَاتَ ، وَيَقُوْلُ بَعْضُهُمْ قُتِلَ ، وَيَقُوْلُ بَعْضُهُمْ ذَهَبَ حَتّٰى لَا يَبْقٰى عَلٰى اَمْرِهِ مِنْ اَصْحَابِهِ اِلَّا نَفَرٌ سَيُزَالُ يُطْلَعُ عَلٰى مُوَضِّعِهِ اَحَدٌ مِنْ وَلَدِهِ وَلَا غَيْرِهِ اِلَّا الْمَوْتُ الَّذِي يَلِيْ اَمْرَهُ“

(اس صاحب الامر کے لیے دو غیبتیں ہیں ان میں سے ایک غیبت بہت طویل ہوگی اتنی طولانی ہوگی کہ کچھ لوگ کہیں گے کہ وہ مر گئے، کچھ کہیں گے کہ وہ قتل ہو گئے، کچھ کہیں گے کہ وہ کہیں چلے گئے اور اب ان کے اصحاب میں سے چند لوگ باقی ہیں جو ان کی امامت کے قائل ہیں۔ اپنا پرایا کوئی نہیں جانتا کہ ان کی جائے رہائش کہاں ہے سوائے ان کے خادم کے جو ان کی خدمت پر

لامور ہے۔) (غیبت طوسی)

★ کلینی نے محمد بن یحییٰ سے، انھوں نے احمد بن محمد سے، انھوں نے حسین بن سعید سے، انھوں نے ابن ابی عمیر سے، انھوں نے ہشام بن سالم سے، انھوں نے حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے اور ہم سے بیان کیا قاسم بن محمد بن حسین بن حازم نے، انھوں نے عبید بن ہشام سے انھوں نے ابن مستنیر سے انھوں نے مفضل بن یحییٰ سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔

لہ غیبت لغائی

### ۶ بہترین جائے قیام طیبہ ہے

انہی اسناد کے ساتھ مفضل سے، انھوں نے ابن ابی نجران سے، انھوں نے علی بن ابی حمزہ سے، انھوں نے ابو بصیر سے، اور ابو بصیر نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

” لَا بُدَّ لِمُصَاحِبِ هٰذَا الْاَمْرِ مِنْ عَزَلَةٍ وَلَا بُدَّ فِيْ عَزَلَتِهِ مِنْ قُوَّةٍ وَمَا يَشْكُلَانِ مِنْ وَحْشَةٍ وَنَعْمَ الْمَنْزِلُ طَيِّبَةٌ“  
(اس صاحب الامر کے لیے عزلت و گوشہ نشینی لازمی ہے اور اسی گوشہ نشینی میں قوت لازمی ہے، صرف تیس آدمی ان کی تنہائی میں مونس ہوں گے اور بہترین جائے قیام طیبہ (مدینہ) ہے۔)

### ۷ مقام روحاء کا سہرا پہاڑ

ابن ابی حنیہ نے ابن ولید سے، انھوں نے صفار سے، صفار نے ابن معروف سے انھوں نے عبداللہ بن حمدویہ بن ہرا سے، انھوں نے ثابت سے، ثابت نے اسماعیل سے انھوں نے عبدالاعلیٰ آل سام کے غلام سے روایت کی ہے اس کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کے ساتھ سفر کیلئے گیا جب ہم لوگ مقام روحاء پہنچے تو آپ نے وہاں ایک سنہری پہاڑی کو دیکھ کر فرمایا

” تَرٰنِيْ هٰذَا الْجَبَلُ ؟ هٰذَا جَبَلُ يَدْعُوْهُ رَضْوٰى مِنْ جَبَلِ قَارَسَ اَحَبُّنَا فَنَقَلَہُ اللّٰهُ اِلَيْنَا ، اَمَّا اِنَّ فِيْہِ كُلَّ شَجَرَةٍ مُّطْعَمٌ وَنَعْمَ اَمَانٌ لِّلْخَائِفِ مَرَّتَيْنِ اَمَّا اِنَّ رِصَاحَ هٰذَا الْاَمْرِ فِيْہِ غَيَّبَتَيْنِ وَاحِدَةٌ قَصِيْرَةٌ وَالْاُخْرٰى طَوِيْلَةٌ“

(تم اس پہاڑ کو دیکھتے ہو؟ اس پہاڑ کا نام جبل رضوی ہے جو قارس کے پہاڑوں میں سے ایک پہاڑ تھا، اس نے ہماری محبت کا اظہار کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کو وہاں سے یہاں منتقل کر دیا۔ دیکھو، اس پر ہر درخت شہوار ہے اور یہ ایک خائف کے لیے بہترین جائے امان قرار پائے گا، اس لیے کہ صاحب امر کی دو غیبتیں ہوں گی: ایک غیبت قصیر (صغریٰ، دوری غیبت طویل (کبریٰ)۔

(غیبت طوسی)



## دوسری غیبت کے بعد ظہور ہوگا

۱

فضل بن شاذان نے عبداللہ بن جبہ سے، انھوں نے سلم بن جناح جعفی سے انھوں نے حازم بن حبیب سے روایت کی ہے اُن کا بیان ہے کہ حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا:

”یا حازم! اِنَّ لِصَاحِبِ هَذِهِ الْأُمْرِ غَيْبَتَيْنِ يَظْهَرُ فِي الثَّانِيَةِ إِنْ جَاءَكَ مَنْ يَقُولُ إِنَّهُ نَفَضَ يَدَهُ مِنْ تَرَابِ ثُبْرَةٍ فَلَا تَصَدِّقْهُ“

(اے حازم! اس صاحب امر کے لیے دو غیبتیں ہیں اور وہ دوسری غیبت کے بعد ظہور کریں گے۔ اگر کوئی شخص تمہارے پاس آکر یہ کہے کہ میں نے ان کی قبر کی خاک سے اپنا ہاتھ آلود کیا ہے تو اس کو سچ نہ سمجھنا۔) (غیبۃ طوسی)

## حضرت یوسفؑ سے مشابہت

۹

علی بن احمد نے عبید اللہ بن موسیٰ علوی سے، انھوں نے احمد بن حنبل سے، انھوں نے احمد بن ہلال سے، انھوں نے ابن ابونجران سے، انھوں نے فضالہ سے، انھوں نے سدر صیرفی سے روایت کی ہے اُن کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا، آپؑ نے فرمایا:

”إِنَّ فِي صَاحِبِ هَذِهِ الْأُمْرِ لَشَبَهَ مِنْ يُوسُفَ“  
(اس صاحب امر میں حضرت یوسف علیہ السلام سے کچھ مشابہت ہوگی)

میں نے عرض کیا: گویا آپ اُن کی غیبت یا حیرت کی لہرٹ اشارہ فرما رہے ہیں؟

قَالَ: ”مَا يَنْكُرُ هَذَا الْخَلْقُ الْمَلْعُونُ أَشْبَاهَ الْخَنَازِيرِ مِنْ ذَلِكَ؟ إِنْ إِخْوَةُ يُوسُفَ كَانُوا عَقْلَاءَ الْبَاءِ أَسْبَاطًا أَوْلَادُ أَنْبِيَاءَ دَخَلُوا عَلَيْهِ فَكَلَّمُوهُ وَخَاطَبُوهُ وَتَأَجَّرُوهُ وَزَادُوهُ وَكَانُوا إِخْوَتِهِ وَهُوَ أَخُوهُمْ لَمْ يَعْرِفُوهُ حَتَّى عَرَفَهُمْ نَفْسُهُ“ وَقَالَ لَهُمْ: أَنَا يُوسُفُ. ”فَعَرَفُوهُ حِينَئِذٍ فَمَا يَنْكُرُ هَذِهِ الْأُمَّةُ الْمُتَحَيِّرَةُ أَنْ يَكُونَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يُرِيدُ فِي وَاقْتِ (مِنْ الْأَوْقَاتِ) أَنْ يَسْتَرْجِعَهُ عَنْهُمْ

لَقَدْ كَانَ يُوسُفُ إِلَى مَلِكٍ مِصْرَ وَكَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَبِيهِ مَسِيرَةُ ثَمَانِيَةِ عَشْرَ لَيْلًا - فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَعْلَمَهُ مَكَانَهُ لَقَدْ رَعَى ذَلِكَ (وَاللَّهُ لَقَدْ سَارَ يَقُوبُ وَوَلَدَهُ عِنْدَ الْبَشَارَةِ تِسْعَةَ أَيَّامٍ مِنْ بَدْوِهِمْ إِلَى مِصْرٍ) - فَمَا تَنْكُرُ هَذِهِ الْأُمَّةُ أَنْ يَكُونَ (اللَّهُ يَفْعَلُ بِحُجَّتِهِ مَا فَعَلَ بِيُوسُفَ أَنْ يَكُونَ صَاحِبَكُمْ الْمُظْلُومِ الْمَجْجُودِ حَقُّهُ صَاحِبِ هَذِهِ الْأُمْرِ يَتَرَدَّدُ بَيْنَهُمْ وَيَمِشِي فِي أَسْوَاقِهِمْ وَيَطَافِرُ شَرَهُمْ وَلَا يَعْرِفُونَهُ حَتَّى يَأْذَنَ اللَّهُ لَهُ أَنْ يَعْرِضَهُمْ نَفْسَهُ كَمَا أَذَنَ لِيُوسُفَ حَتَّى قَالَ لَهُ إِخْوَتِهِ: إِنَّكَ لَا أَنتَ يُوسُفُ؟ قَالَ: أَنَا يُوسُفُ. -“

آپؑ نے فرمایا: (یہ خنزیر جیسے ملعون لوگ اس سے کیوں انکار کرتے ہیں۔ غور کرو کہ حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائی عقل و فہم والے تھے اسباط تھے اولادِ انبیاء تھے۔ یہ سب جس وقت حضرت یوسف علیہ السلام کے پاس گئے تو اُن سے گفتگو بھی کی مخاطبت بھی کی اُن سے مال کا لین دین بھی کیا، تو یہ سب بالآخر حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائی ہی تو تھے اور وہ حضرت اُن سب کے بھائی تھے؟ مگر جب تک حضرت یوسف علیہ السلام نے اُن سے اپنا تعارف نہیں کرایا، وہ لوگ انھیں پہچان ہی نہ سکے۔ چنانچہ حضرت یوسف علیہ السلام نے جب یہ کہا کہ میں یوسفؑ ہوں تو اُن لوگوں نے پہچان لیا۔ پھر اس امت متحیرہ کو اس امر کیوں انکار ہے۔؟ اللہ تعالیٰ کا ارادہ ہے کہ ایک بہت تک اپنی حجت کو ان لوگوں سے پوشیدہ رکھے۔ حضرت یوسف علیہ السلام تو مصر کے بادشاہ تھے اور اُن کے درمیان اور اُن کے والد کے مابین صرف اٹھارہ دن کی مسافت تھی اگر اللہ چاہتا کہ انھیں حضرت یوسف علیہ السلام کی جائے سکونت کا علم ہو جاتے تو وہ اس پر قادر تھا۔ (خدا کی قسم، جب حضرت یعقوب علیہ السلام کو خوشخبری ملی تو وہ اپنی اولاد کے ساتھ صرف نودن میں مصر پہنچ گئے تو اللہ تعالیٰ تو اللہ تعالیٰ اگر اپنی حجت کے ساتھ وہی کرے جو اُس نے حضرت یوسف علیہ السلام کے ساتھ کیا تو اس میں اس امت کو کیوں انکار ہے۔ ہو سکتا ہے کہ وہ تمہارا صاحب الامر ان ہی لوگوں میں گھومے پھرے، اُن کے بازاروں میں خرید و فروخت کرے

اُن کے ساتھ بیٹھے اُٹھے اور یہ لوگ اس کو نہ پہچانیں جب تک اللہ تعالیٰ انہیں حکم نہ دے کہ اب تم خود اپنا تعارف کرادو، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت یوسف علیہ السلام کو حکم دیا تو (اُنھوں نے اپنا تعارف کرایا) ان کے بھائیوں نے اُن سے کہا: ارے تم ہی یوسف ہو۔؟ (اُنھوں نے کہا، ہاں میں یوسف ہوں۔) (غیبۃ نعمانی)

★ کلینی نے علی بن ابراہیم سے، اُنھوں نے محمد بن حسین سے، اُنھوں نے ابن ابی نجران سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔ (غیبۃ نعمانی)

★ دلائل الامامة طبری میں علی بن ہبہ اللہ نے ابو جعفر سے، اُنھوں نے اپنے والد سے، اُنھوں نے سعد بن عبد اللہ سے، اُنھوں نے محمد بن خالد برقی سے، اُنھوں نے اپنے والد سے، اُنھوں نے فضالہ سے اسی کے مثل روایت نقل کی ہے۔ (دلائل طبری)

### غیبتِ طول و غیبتِ قصیر

ابن عقدہ نے علی بن حسن سمیعی سے، اُنھوں نے عمرو بن عثمان سے، اُنھوں نے ابن محبوب سے، اُنھوں نے اسحاق بن عمار سے روایت کی ہے۔ اُن کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا، آپ نے فرمایا:

”قَالَ: ”لِلْقَائِمِ غَيْبَتَانِ إِحْدَاهُمَا طَوِيلَةٌ وَالْأُخْرَى قَصِيرَةٌ. فَلَا أُولَى يَعْلَمُ بِمَكَانِهِ فِيهَا خَاصَّةً مِّنْ شِيعَتِهِ وَالْأُخْرَى لَا يَعْلَمُ بِمَكَانِهِ فِيهَا (إِلَّا) خَاصَّةً مَّوَالِيَهُ فِي دِينِهِ“

(امام قائم کے لیے دو غیبتیں ہیں ایک ان میں سے طویل ہوگی اور دوسری قصیر۔ پس پہلی غیبت (غیبتِ صغریٰ) میں آپ کے مخصوص شیعوں کو آپ کا مسکن (جائے قیام) معلوم ہوگا لیکن دوسری غیبت (غیبتِ کبریٰ) میں آپ کی جائے رہائش کا علم سوائے آپ کے خاص خادموں کے اور کسی کو نہ ہوگا) (غیبۃ نعمانی)

### غیبتِ صغریٰ و کبریٰ میں فرق

کلینی نے محمد بن یحییٰ سے، اُنھوں نے محمد بن حسین سے، اُنھوں نے ابن محبوب سے اُنھوں نے اسحاق سے روایت کی ہے۔ اُن کا بیان ہے کہ: حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے

فرمایا: ”لِلْقَائِمِ غَيْبَتَانِ إِحْدَاهُمَا قَصِيرَةٌ وَالْأُخْرَى طَوِيلَةٌ (الغیبتہ) الْأُولَى لَا يَعْلَمُ بِمَكَانِهِ (فِيهَا) إِلَّا خَاصَّةً شِيعَتُهُ وَالْأُخْرَى لَا يَعْلَمُ بِمَكَانِهِ فِيهَا (إِلَّا) خَاصَّةً مَّوَالِيَهُ فِي دِينِهِ“

(امام قائم کے لیے دو غیبتیں ہوں گی ایک ان میں سے قصیر (صغریٰ) دوسری طویل (کبریٰ) پہلی غیبت میں سوائے چند مخصوص شیعوں کے آپ کا جائے قیام کسی کو معلوم نہ ہوگا اور دوسری غیبت میں سوائے آپ کے مخصوص خادموں کے آپ کی رہائش کا علم کسی کو نہ ہوگا۔) (غیبۃ نعمانی)

### امام قائم کسی کی بیعت میں نہ ہوں گے

ابن عقدہ نے علی بن حسن سے، اُنھوں نے ابن ابی نجران سے، اُنھوں نے علی بن مہزیار سے، اُنھوں نے حماد بن عیسیٰ سے، اُنھوں نے ابراہیم بن عمر کناسی سے، اُن کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا: آپ نے فرمایا:

”إِنَّ لِّصَاحِبِ هَذَا الْأَمْرِ غَيْبَتَيْنِ“ وَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ ”لَا يَقُومُ (أَنْقَائِم) وَ (لَا أَحَد) فِي عُنُقِهِ بَيْعَةٌ“

(بلاشبہ اس صاحب امر کے لیے دو غیبتیں ہوں گی۔) اور یہ فرماتے ہوئے سنا: (وہ ظہور و خروج فرمائیں گے تو اُن کے لیے کسی کی بیعت نہ ہوگی) بلکہ اُنکی بیعت کی جائے گی۔

### دوسری غیبت کے بعد ظہور ہوگا

(ابن عقدہ نے) قاسم بن محمد بن حسین بن حازم نے اپنی کتاب میں عیسیٰ بن ہشام سے، اُنھوں نے ابن جبہ سے، اُنھوں نے سلمہ بن جناح سے، اُنھوں نے حازم بن حبیب سے روایت کی ہے۔ اُن کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: (فرزند رسول!) اللہ تعالیٰ آپ کا بھلا کرے، میرے والدین بغیر حج کیے مر گئے اور اللہ تعالیٰ نے روزی بھی اچھی دی ہے۔ آپ کا کیا حکم ہے؟ میں ان دونوں کی طرف سے فریضہ حج ادا کروں۔؟

آپ نے فرمایا: ہاں، ضرور کرو۔ یہ عمل اُن دونوں کے لیے مُشَدِّد کا سبب بنے گا۔

(غیبۃ نعمانی)

ثُمَّ قَالَ ۞: يَا حَازِمُ! إِنَّ لِمَا حَبُّ هَذَا الْأَمْرِ غَيْبَتَيْنِ يَنْظُرُ فِي  
الْثَّانِيَةِ فَمَنْ جَاءَكَ يَقُولُ: إِنَّهُ نَفَضَ يَدَهُ مِنْ تَرَابِ  
قَبْرِهِ فَلَا تَصَدِّقْهُ ۞

پھر آپ نے فرمایا (اے حازم! اس صاحب الامر کے لیے دو غیبتیں ہیں، وہ دوسری غیبت  
کے بعد ظاہر ہوں گے۔ پس اگر کوئی شخص اگر تجھ سے یہ کہے کہ اُس کا ہاتھ اُنکی  
قبر کی خاک سے آلودہ ہو چکا ہے (یعنی وہ مر چکا ہے اور اس نے انکی قبر کو اپنے  
ہاتھ سے مٹی دی ہے) تو اُس کے اس قول کو سچ نہ سمجھنا۔ (وہ جھوٹا ہوگا۔)  
(غیبت لغائی)

### آپ کیلئے دو غیبتیں ہیں

حازم بن حبیب سے ایک دوسری روایت بھی قدرے فرق سے مروی ہے۔ اُن کا  
بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا: میرے والد کا انتقال ہو گیا،  
وہ ایک مرد مجسم تھے۔ میرا ارادہ ہے کہ میں اُن کی طرف سے حج ادا کروں اور کچھ صدقہ دوں؟ اس کے  
متعلق آپ کا کیا حکم ہے؟

آپ نے فرمایا: ہاں ضرور کرو اس کا ثواب ان کو پہنچے گا۔  
پھر فرمایا: اے حازم اس صاحب الامر کے لیے دو غیبتیں ہوں گی۔  
پھر آپ نے وہی فرمایا جو اس سے پہلے کی حدیث میں مذکور ہے۔

(غیبت لغائی)

### دو غیبت میں لوگوں کے اقوال

انہی اسناد کے ساتھ عبدالکریم نے علامہ سے، اُنھوں نے محمد سے، اُنھوں نے حضرت  
ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ میں نے آنجناب کو فرماتے ہوئے سنا کہ  
”إِنَّ لِلنَّاسِ غَيْبَتَيْنِ يُتَقَالُ فِي أَحَدَاهُمَا هَلَكٌ وَلَا يُدْرَى  
فِي آخَرٍ وَإِذْ سَلَكْتُ“

(امام قائم کے لیے دو غیبتیں ہوں گی، ایک غیبت میں تو لوگ یہاں تک  
کہنے لگیں گے کہ وہ ہلاک ہو گئے اور کسی کو علم نہیں کہ کس وادی میں جا پہنچے۔)  
(غیبت لغائی)

### ہر موسم حج میں آپ کی موجودگی

انہی اسناد کے ساتھ عبدالکریم نے ابوبکر اور یحییٰ بن عثمان سے، اُنھوں نے زرارہ سے

اور زرارہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا، آپ نے فرمایا  
قَالَ ۞: ”إِنَّ لِلنَّاسِ غَيْبَتَيْنِ يَرْجِعُ فِي أَحَدَاهُمَا وَالْآخَرُ لِي  
لَا يَدْرِي أَيْنَ هُوَ؟ يَشْهَدُ الْمُسَوِّمُ، يَرَى النَّاسُ  
وَلَا يَرَوْنَهُ ۞“

آپ نے فرمایا (امام قائم کے لیے دو غیبتیں ہیں۔ ایک میں تو اُن کی طرف رجوع کیا جانا  
ممکن ہوگا، مگر دوسری میں تو کسی کو علم ہی نہ ہو سکے گا کہ وہ کہاں ہیں۔ وہ  
موسم حج میں جائیں گے تو وہ سب کو دیکھیں گے لیکن انھیں کوئی نہ دیکھ سکیگا  
(غیبت لغائی)

### چند علامتیں قبل از ظہور

۱۷

ابن عقدہ نے محمد بن مفضل بن ابراہیم بن قیس اور سعدان بن اسحاق بن سعید  
اور احمد بن حسن بن عبدالملک اور محمد بن احمد بن حسن قسطلانی سے روایت ہے کہ اُنھوں نے کہا  
ہم سے بیان کیا حسن بن محبوب نے، اُنھوں نے ابراہیم خارفی سے، اُنھوں نے ابوبصیر سے روایت  
کی ہے۔ ابوبصیر نے کہا کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ حضرت امام  
محمد باقر علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ:

”قَائِمُ آلِ مُحَمَّدٍ كَيْلَهُ دَوِغَتَيْنِ يَهْوِي لِيهِ، اُنْ مِنْ سَمَاءٍ اُخْرَى مِنْ اُخْرَى  
طَوِيلٌ يَهْوِي“

آپ نے فرمایا: ”نَعَمْ، وَلَا يَكُونُ ذَلِكَ حَتَّى يَخْتَلِفَ السَّيْفُ بَنِي فُلَانٍ وَ  
تَضَيِّقَ الْخَلْقَةَ وَيُظْهِرَ السُّفْيَانِيَّ وَيَشْتَدَّ الْبَلَاءُ  
وَيَشْمَلُ النَّاسُ مَوْتَ وَيُقْتَلُ يُلْجَأُونَ فِيهِ إِلَى حَرَمِ  
اللَّهِ وَحَرَمِ رَسُولِهِ ۞“

(ہاں، اُن کا ظہور اُس وقت تک نہ ہوگا جب تک کہ بنی فلان میں تلوار نہ چلے  
حلقہ تنگ نہ ہو جائے، سفیانی فروج نہ کرے، بلائیں شدید نہ ہو جائیں  
اور لوگ مرنے اور قتل نہ ہونے لگیں، تو اُس وقت لوگ جہاں حرم خدا  
اور اس کے رسول کے حرم (مکہ و مدینہ) میں پناہ لینے لگیں گے۔)

(غیبت لغائی)

### آپ کیلئے دو غیبتیں ہیں

۱۸

کلینی نے محمد بن یحییٰ سے، اُنھوں نے احمد بن ادریس سے، اُنھوں نے حسن بن علی کوئی

انہوں نے علی بن حسان سے، انہوں نے عبدالرحمن بن کثیر سے، انہوں نے مفضل بن عمر سے روایت کی ہے۔ اُن کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا آپ نے فرمایا: **”إِنَّ لِرَاصِحِ هَذَا الْأَمْرِ غَيْبَتَيْنِ فِي إِحْدَاهُمَا يَرْجِعُ فِيهَا إِلَى أَهْلِهِ وَالْأُخْرَى يُقَالُ فِي آخِرِ وَادٍ سَلَكْتُ“**  
 آپ فرماتے ہیں (اس صاحب الامر کے لیے دو غیبتیں ہوں گی۔ اُن میں سے پہلی غیبت میں تو وہ اپنے اہل سے ملیں گے، مگر دوسری میں تو لوگ یہ کہنے لگیں گے، وہ کسی وادی میں چلے گئے۔)

میں نے عرض کیا: جب ایسا دور آجائے تو ہمارے لیے کیا حکم ہے؟  
**قَالَ: ”إِنْ ادَّعَى مَدَّعٍ فَاسْأَلُوهُ عَنْ تِلْكَ الْعِطَائِمِ الَّتِي يَجِيبُ فِيهَا مِثْلُهُ“**

فرمایا: (اس دور میں اگر کوئی مدعی امامت آئے تو اُس سے اُن امور کے بارے میں سوال کرو جو امامت کے لیے لازمی و ضروری ہیں۔)

(غیبت لغائی)

### غیبت میں آپ کا قول

(۱۹)

ابن عقدہ نے قاسم بن محمد سے، انہوں نے عبید بن مسہام سے، انہوں نے عبداللہ بن جبہ سے، انہوں نے احمد بن نصر سے، انہوں نے مفضل سے، مفضل نے روایت بیان کی ہے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے فرمایا:  
**”إِنَّ رِصَاحَ هَذَا الْأَمْرِ غَيْبَتَةٌ يَقُولُ فِيهَا ”فَقَرَرْتُ مِنْكُمْ لَمَّا خِفْتُكُمْ فَوَهَبَ لِي رَبِّي حُكْمًا وَجَعَلَنِي مِنَ الْمُرْسَلِينَ“**  
 (یقیناً اس صاحب الامر کے لیے غیبت ہے جس میں وہ کہیں گے کہ ”میں خدا کے حکم سے تم لوگوں کے خوف سے تم سے علیحدگی اختیار کرتا ہوں اور اللہ نے مجھے مرسلین میں سے قرار دیا ہے۔“  
 (غیبت لغائی)

### دور غیبت میں بہترین جاتے قیام

(۲۰)

کلینی نے اپنے کچھ چنیدہ اصحاب سے، انہوں نے احمد بن محمد سے، انہوں نے وشاء سے، انہوں نے (علی) ابو حمزہ سے، انہوں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق سے روایت نقل کی ہے کہ آنجناب نے فرمایا:

**قَالَ ۴: ”لَا بُدَّ لِرَاصِحِ هَذَا الْأَمْرِ مِنْ غَيْبَةٍ وَلَا بُدَّ لَهُ فِي غَيْبَةٍ مِنْ عَزَلَةٍ وَنِعْمَ الْمَنْزُولُ طَيِّبَةً وَمَا يَشْلَا ثَنَيْنِ مِنْ وَحْشَةٍ“**  
 آپ نے فرمایا (اس صاحب الامر کے لیے غیبت ضروری ہے اور اس غیبت میں گوشہ نشینی لازم ہے اور بہترین جاتے قیام طیبہ (مدینہ) ہے اور تمہیں کے ساتھ اُن کا جی نہ گھبراتے گا۔)

کلینی نے علی سے، علی نے اپنے والد سے، انہوں نے ابن ابو عمیر سے۔  
 انہوں نے ابو ایوب خزاز سے، انہوں نے محمد بن مسلم سے اسی کے مثل روایت نقل کی ہے۔

(غیبت لغائی)

### بیت الحمد کا چراغ روشن ہی رہیگا

(۲۱)

عبدالواحد بن عبد اللہ نے احمد بن محمد بن رباح سے، انہوں نے محمد بن عباس سے انہوں نے ابن بطاطنی سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے مفضل سے روایت کی ہے مفضل کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا، آپ نے فرمایا:  
**”إِنَّ رِصَاحَ الْأَمْرِ نَيْتًا يُقَالُ لَهُ: بَيْتُ الْحَمْدِ فِيهِ سِرَاجٌ يَزْهَرُ مِنْذُ يَوْمٍ وَلَدِيَ إِلَى يَوْمٍ يَقُومُ بِالسَّيْفِ لَا يَطْفِئُ“**  
 (صاحب الامر کا ایک گھر ہے جس کو بیت الحمد کہتے ہیں، اُس میں ایک چراغ آپ کی ولادت کے دن سے روشن ہے اور جس دن آپ تلوار سیکر ظہور فرمائیں گے اُس دن تک روشن رہے گا۔ کبھی نہ بجھے گا۔)

محمد حمیری نے اپنے والد سے، انہوں نے محمد بن عیسیٰ سے، انہوں نے محمد بن عطاء سے، انہوں نے سلام بن ابی عمیرہ سے، انہوں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے اسی کے مثل روایت نقل کی ہے۔

(غیبت لغائی)



# بَحَارُ الْأَنْوَارِ

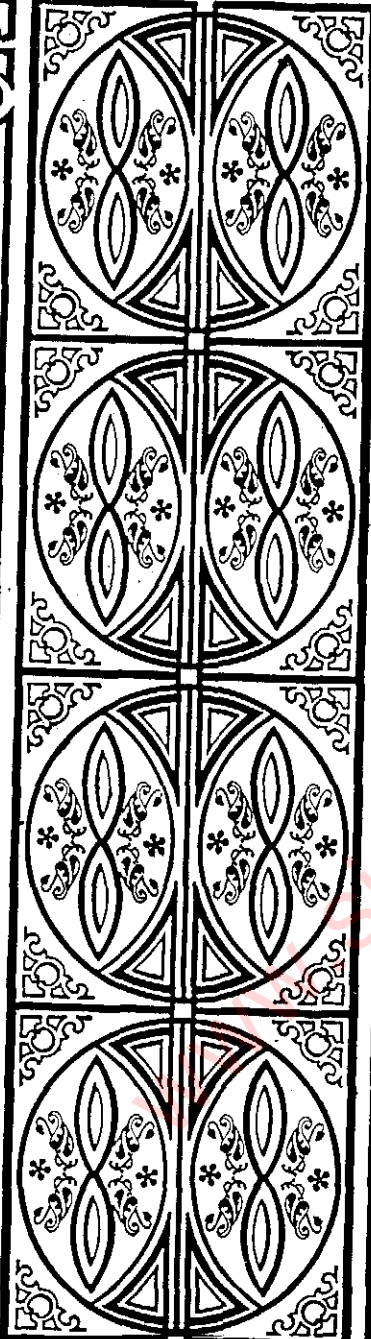


## بَابُ

بِسْتِ وَچہارم



ہمارے قریبی زمانے میں جو لوگ  
آپ کی زیارت سے مشرف ہوئے



## باب ۲۳

### جزیرہ خضراء اور بحر ابیض کے واقعات

صاحب سجاد الانوار فرماتے ہیں کہ میں نے قصہ جزیرہ خضراء اور بحر ابیض کے متعلق ایک مشہور رسالہ دیکھا جس کو میں چاہتا ہوں کہ یہاں نقل کروں، اس لیے کہ وہ رسالہ بھی اُس شخص کے ذکر پر مشتمل ہے جس نے جزیرہ خضراء کو دیکھا ہے اور اس میں عجیب و غریب باتیں تحریر ہیں اور چونکہ میں نے اس قصہ کو اصول کی کسی معتبر کتاب میں نہیں پایا، اس لیے اس کو ایک علیحدہ باب میں بعینہ نقل کر رہا ہوں۔

### رسالہ جزیرہ خضراء و بحر ابیض مازندرانی کی روایت

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حمد اُس خدا کی جس نے ہم لوگوں کو اپنی معرفت کی طرف ہدایت فرمائی اور اس کا شکر کہ اُس نے ہمیں سردارِ کونین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنتوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائی اور ہمیں حضرت علی علیہ السلام اور آنجناب کی اولاد ائمہ معصومین علیہم السلام کی محبت کے لیے مخصوص فرمایا۔ اللہ اپنی رحمتیں نازل فرمائے، ان تمام طہیتین و طہارین حضرات پر اور سلام ہو جیسا کہ سلام کا حق ہے۔

آئندہ - میں نے حضرت امیر المومنین سید الوصیین و جت رب العالمین اور امام المتقین علی بن ابی طالب علیہ السلام کے خزانے میں شیخ فاضل و عالم و عامل فضل بن یحییٰ بن علی طہیتی کو فی قدس سرہ کے ہاتھ کا تحریر کردہ ایک رسالہ پایا جو مندرجہ مضموں پر مشتمل ہے۔

الحمد للہ رب العالمین و صلی اللہ علی محمد وآلہ وسلم

آئندہ - حقیق طالب عفو باری فضل بن یحییٰ بن علی طہیتی امامی کو فی عرض کرتا ہے کہ میں نے دو فاضل و عالم و عامل شیخ شمس الدین نجیح حلی اور شیخ جلال الدین عبداللہ بن حرام حلی قدس اللہ تعالیٰ

سے روضہ اقدس سید الشہداء حضرت ابو عبد اللہ الحسین علیہ السلام میں ۱۵ شعبان ۶۹۹ھ مجبوری کو یہ روایت سُنی اور خود ان دونوں حضرات نے یہ روایت سامرہ میں شیخ صالح زین الدین علی بن فاضل مازندرانی مجاور نجف اشرف کی زبان مبارک سے سُنی تھی۔ یہ حکایت خود مازندرانی موصوف کے چشم دید حالات پر مشتمل ہے۔ اے سنکر مجھے شیخ مازندرانی سے ملنے کا بیحد شوق ہوا اور دعا کی کہ آسانی سے ہی کہیں اُن سے میری ملاقات ہو جائے، تاکہ یہ سب کچھ میں خود بھی اُن کی زبان سے سُن لوں، اور یہ خیال کر کے میں نے سامرہ کا ارادہ کیا۔ اتفاق کی بات کہ اسی سال ماہ شوال میں شیخ مذکور جگہ آئے ہوئے تھے جس کی خبر مجھے سید فخر الدین حسن بن علی موسوی مازندرانی سے معلوم ہوئی جو جگہ کے رہنے والے تھے جب وہ مجھ سے ملنے کے لیے آئے تو اثنائے گفتگو میں انھوں نے یہ بھی بیان کیا کہ شیخ زین الدین علی بن فاضل آجکل جگہ میں انہی کے مکان میں مقیم ہیں۔ اس خبر کو سنکر مارے خوشی کے بیتاب ہو گیا اور میں فوراً سید فخر الدین کے ہمراہ جگہ کے لیے روانہ ہو گیا اور اُن کے مکان پر پہنچ کر شیخ زین الدین علی بن فاضل کی خدمت میں حاضر ہوا، سلام کیا، دست بوسی کی۔

انھوں نے میرے متعلق سید فخر الدین سے دریافت کیا کہ یہ کون ہیں؟

سید فخر الدین نے میرا تعارف کرایا۔ یہ سن کر وہ اُٹھے اور مجھے اپنی جگہ بٹھا دیا اور بڑی محبت سے پیش آئے۔ میرے والد اور میرے بھائی صلاح الدین کی خیریت دریافت کی جنہیں وہ پہلے ہی سے جانتے تھے اور میں اُس زمانے میں بسندہ تحصیل علم شہر واسط میں مقیم تھا۔ غرض، شیخ موصوف سے باتیں ہوتی رہیں جس سے اُن کے علم و فضل کا اندازہ ہوا اور میں نے سمجھ لیا کہ موصوف علم فقہ و حدیث وغیرہ بہت سے علوم کے جاننے والے ہیں۔ اس کے بعد میں نے اُن سے اُس واقعے کے متعلق دریافت کیا جو شیخ شمس الدین اور شیخ جلال الدین سے سنا تھا۔ انھوں نے صاحب خانہ سید فخر الدین جن اور بہت سے علمائے جگہ کی موجودگی میں، جو اُن سے ملاقات کے لیے تشریف لائے تھے، اول سے آخر تک پورا قصہ بتاریخ پندرہ شعبان ۶۹۹ھ جبری بیان کیا۔ جو اُن ہی سے سُنے ہوئے الفاظ میں بیان کیا جاتا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ بعض مقامات پر ان کے الفاظ محفوظ نہ رہے ہوں۔ لیکن باعتبار معنی مطلب کوئی فرق نہیں ہوگا۔

شیخ زین الدین علی بن فاضل نے بیان کہ چند سال میرا قیام دمشق میں رہ چکا ہے وہاں شیخ عبدالرحیم کے پاس (اللہ اُن کو ہدایت کی توفیق دے) علم اصول و ادب پڑھا کرتا تھا اور شیخ زین الدین علی مغربی سے علم قرأت حاصل کیا کرتا، جو ساتوں قراتوں اور بہت سے علوم، صرف و نحو، منطق معانی و بیان و اصول فقہ و اصول کلام کے ماہر تھے۔ بہت نرم طبیعت اور صلح پسند واقع ہوئے تھے اور ایسے نیک آدمی کہ کبھی کسی بحث میں مذہبی تعصب سے کام نہ لیتے تھے۔ جب کبھی مذہب شیعہ کا ذکر آتا

تو کہا کرتے کہ اس مسئلے میں علمائے امامیہ کا یہ قول ہے۔ برخلات دوسرے مدرسین کے، جو ایسے موقع پر یہ کہا کرتے کہ رافضیوں کے علماء کا یہ خیال ہے۔ اسی بنا پر میں نے شیخ اندلسی مالکی کے مواسب کے یہاں آمد و رفت ترک کر دی، بس ان ہی سے تحصیل علم کرتا رہا۔

ایک مرتبہ اتفاقاً ان کو دمشق۔ شام۔ سے مصر کے شہروں کی طرف جانے کی ضرورت پیش آئی چونکہ مجھے ان سے، اور انھیں مجھ سے خاص محبت ہو گئی تھی اس لیے مجھے ان کی جدائی اور انھیں میری علیحدگی گران تھی۔ بالآخر طے یہ پایا کہ میں بھی ان کے ساتھ سفر کروں۔ چنانچہ وہ مجھے بھی دوسرے غریب طلباء کے ہمراہ لیکتے۔

جب ہم مصر کے مشہور شہر قاہرہ پہنچے تو جامع ازہر میں ہمارا قیام ہوا اور وہاں پر بہت دنوں تک درس و تدریس کا سلسلہ جاری رہا۔ شیخ کی خبر آمد کو سنکر علماء و فضلاء شوق ملاقات کو آتے اور علمی فیوض سے مستفیض ہوتے رہے، نو ماہ تک وہاں بڑا خوشگوار علمی ماحول رہا۔ یکایک ایک قافلہ اندلس سے وارد ہوا، ان میں سے ایک شخص نے ہمارے استاد کو ان کے والد کا خط دیا جس میں لکھا تھا کہ میں سخت علیل ہوں اور دل چاہتا ہے کہ تمھاری صورت دیکھ لوں، لہذا جلد پہنچو، تاخیر نہ کرنا، تاکید ہے۔ اس خط کو پڑھ کر شیخ استدریج بین ہوئے کہ رونے لگے اور فوراً سفر کے لیے آمادہ ہو گئے ہم چند طلباء بھی ان کے ساتھ روانہ ہو گئے جب اندلس کی پہلی بستی میں پہنچے تو مجھے ایسا شدید بخار آیا کہ مزید حرکت کرنے کے قابل نہ رہا۔ میری یہ حالت دیکھ کر شیخ فرط محبت سے رو دیے اور کہنے لگے تمھاری جُہ انی مجھ پر شفاق ہے، مگر کیا کروں مجبور ہوں کہ سفر جاری رکھوں چنانچہ اُس بستی کے خطیب کے دس درہم دیے اور میری تیمار داری کی ہدایت کی اور کہا کہ صحت کے بعد اس کو میرے پاس پہنچا دینا۔ اور مجھ سے بھی انھوں نے آنے کا وعدہ لے لیا۔ یہ انتظام کر کے وہ اپنے وطن کی طرف روانہ ہو گئے جہاں کی مسافت دریائی راستے سے پانچ روز کی تھی۔ شیخ کی روانگی کے بعد تین دن تک شدت مرض میں پڑا رہا۔ جب بخار سے افاتہ ہوا اور طبیعت کسی قدر بہتر ہوئی تو ایک روز میں اپنی تیام گاہ سے باہر نکلا کہ ذرا اس بستی کو گھوم پھر کر دیکھوں۔

اندلس کی اس بستی کے گلی کوچوں میں گھومتا پھرتا میں ایک ایسی جگہ جا پہنچا جہاں ایک نائفلہ دریائے مغربی کے ساحلی پہاڑوں سے آیا ہوا تھا۔ یہ لوگ اُن اور روغن وغیرہ فروخت کرتے تھے۔ میں نے اُن کے بارے میں معلومات فراہم کیں تو پتہ چلا کہ یہ لوگ علاقہ بربر کے قریب سے آئے ہیں اور وہ علاقہ رافضیوں کے جزیرے سے متصل ہے۔

یہ سنکر مجھے ایک طرح کی فرحت محسوس ہوئی اور دل میں اس جزیرے کے دیکھنے کا شوق پیدا ہوا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ یہاں سے وہاں تک پچیس روز کی مسافت ہے جس میں دور دراز کا ایسا راستہ ہے

کہ دورانِ راہ ذکوئی آبادی ہے نہ پانی دستیاب ہوتا ہے لیکن اس سفر کے بعد دیہات کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ چنانچہ میں اس قافلے والوں میں سے ایک شخص سے اُس غیر آباد اور بے آب و گیاہ سفر کے لیے ایک گدھاتین درہم کرائے پر لے لیا اور اس قافلے کے ساتھ روانہ ہو گیا۔ اس سفر میں آبادی کے مقامات پیدل طے کرتا ہوا چلا جا رہا تھا کہ معلوم ہوا، اب رافضیوں کے جزیرے تک پہنچنے کے لیے تین دن کی راہ مسافت باقی ہے، یہ سنکر میں بلا توقف ہمت کر کے تنہا اس طرف کو چل پڑا۔ اور بہر صورت اُس جزیرے میں جا پہنچا۔

وہاں جا کر دیکھا کہ ایک شہر ہے جو چہار دیواری کے اندر محفوظ ہے اور بڑی بڑی مضبوط عمارتیں ہیں اور یہ شہر دریا کے کنارے پر واقع ہے۔ میں اُس کے ایک بڑے دروازے سے کہ جس کا نام "دروازہ بربر" ہے شہر کے اندر داخل ہوا اور اس کی سڑکوں پر پھر تار مارا۔ بعض لوگوں سے وہاں کی مسجد کا پتہ دریافت کیا اور میں مسجد تک جا پہنچا جو بڑی بلند و وسیع اور شہر کے مغرب میں لب دریا واقع تھی مسجد میں داخل ہو کر میں سمتِ کراہ کی طرف بیٹھ گیا تاکہ کچھ آرام کر لوں۔ اتنے میں موذن نے اذانِ دینی شروع کر دی اور حجت علیٰ خیر العلل کی صدا بھی بلند کی، اور بعد فراغت تعجیل ظہر حضرت صاحبِ المذہب کے لیے دعا بھی کی جسے سنکر میں بے اختیار رونے لگا۔ پھر جو درجہ جو لوگ مسجد میں آنے لگے اور وضو کرنے کے لیے اس چشمے پر جاتے جو مسجد کے مشرق میں ایک درخت کے نیچے جاری تھا۔ میں ان کا طریقہ وضو دیکھ دیکھ کر خوش ہو رہا تھا کہ یہ لوگ اسی طرح وضو کر رہے ہیں جو امتِ اہل بیت سے منقول ہے اس کے بعد ایک صاحب بہت خوش شکل نہایت سکون و وقار کے ساتھ مسجد میں داخل ہوئے اور محراب میں پہنچ کر اقامت کہی اور سب لوگ صف بستہ ہو گئے اور امتِ طاہرین علیہم السلام کے طریقہ کے مطابق جملہ ارکان و واجبات و مستحبات کے ساتھ ہاجات نماز ادا کی، اسی طرح تعقیبات و نیجات کی صورت بھی رہی۔ چونکہ میں مکانِ سفر کی بنا پر شریکِ جماعت نہ ہو سکا، اس لیے سب لوگ میری طرف تعجب خیز نظروں سے ٹکنے لگے، اس لیے کہ میرا شریکِ جماعت نہ ہونا انھیں ناگوار گذرا۔ پھر مجھ سے پوچھنے لگے تم کہاں کے باشندہ ہو؟ تمھارا مذہب کیا ہے؟

میں نے کہا میں عراق کا رہنے والا ہوں، میرا مذہب اسلام ہے اور میں اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ اَرْسَلَهُ بِالْهُدٰى وَدِيْنٍ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الْاٰدِيَانِ كُلِّمًا وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ کہتا ہوں۔

وہ کہنے لگے کہ: اِن شہادتوں سے کوئی فائدہ نہیں، بجز اس کے کہ دنیا میں جان محفوظ رہے تم ایک اور شہادت کہیں نہیں دیتے، تاکہ بے حساب جنت میں داخل ہو جاؤ؟

میں نے کہا: خدا آپ لوگوں پر رحمت نازل فرمائے، آپ مجھے ہدایت فرمائیے کہ وہ کوئی شہادت ہے۔؟

ان کے امام مسجد نے کہا: تیسری شہادت اس امر کے بارے میں کہ امیر المؤمنین یسوع المنتقیں تاکد الخ الخ الخ علی بن ابی طالب اور ان جناب کی اولاد میں گیارہ ائمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بلا فضل خلیفہ ہیں جن کی اطاعت اللہ نے اپنے بندوں پر واجب کی ہے اور انہی حضرات کو اپنے امر و نہی کے اولیاء قرار دیا ہے اور روئے زمین پر دنیا میں اپنی جنتیں اور ساری مخلوق کے لیے باعث امن و امان قرار دیا ہے کیونکہ صادق و امین رسول رب العالمین نے ان ہی حضرات کی امامت کی بحکم خدا نے عزوجل خبر دی ہے اور شب معراج آنحضرت کو جو آواز آئی تھی اُس میں یکے بعد دیگرے ہر ایک امام کا نام بتا دیا گیا تھا۔

یہ کلام سُنکر میں نے اللہ سبحانہ کا شکر ادا کیا اور دل ہی دل میں اتنا خوش ہوا کہ تمام تکان سفر جاتی رہی۔

پھر میں نے جواب دیا: میرا مذہب بھی تو یہی ہے۔

یہ سُنکر وہ لوگ سب کے سب مجھ پر مہربان ہوئے اور انھوں نے میرے قیام کے لیے مسجد میں ایک کمرہ دیدیا پھر جنتک میں وہاں مقیم رہا، لوگ میری بڑی عزت و خاطر و مدارات کرتے رہے۔ بلکہ امام مسجد تو دن ہو یا رات کسی وقت مجھ سے جُدا نہ ہوتے۔

ایک روز امام مسجد سے میں نے اہل شہر کے معاش کے متعلق سوال کیا کہ یہاں پر کہیں کھیتی باڑی کے آثار نظر نہیں آتے، پھر یہاں کے لوگ غلہ کہاں سے لاتے ہیں؟

انھوں نے کہا: جزیرہ خضراء سے۔ جو بحرِ اربع میں اولادِ صاحب الامر علیہ السلام کے جزیروں میں سے ایک جزیرہ ہے۔

میں نے سوال کیا: سال میں کتنی مرتبہ وہاں سے سامان آتا ہے؟

انھوں نے جواب دیا: دو مرتبہ۔ اس سال ایک مرتبہ آچکا ہے اور ایک بار آنا باقی ہے؟

میں نے پھر سوال کیا: پھر دوسری مرتبہ آنے کے لیے اب کتنے دن باقی ہیں؟

انھوں نے جواب دیا: چار مہینے۔

میں اس مدت کو سُنکر کسی قدر مضطرب ہوا اور وہاں چالیس روز مقیم رہا اور اس دوران شب و روز دعائیں کیا کرتا کہ جلد روزی بھیج دے۔ چالیسویں روز انتظار میں بیقرار ہو کر دریا کے کنارے جا پہنچا اور اُس طرف دیکھنے لگا جس طرف سے سامان رسد آ کر تا تھا۔ یکایک

دور سے ایک سفید چنڑ دریا میں حرکت کرتی ہوئی نظر آئی۔ میں نے لوگوں سے دریافت کیا کہ کیا اس دریا میں سفید جالور بھی ہوتے ہیں؟

انھوں نے کہا: نہیں، ایسا تو نہیں ہے، کیا تم نے کچھ دیکھا ہے؟  
میں نے کہا: ہاں، وہ دیکھو!  
چنانچہ دیکھتے ہی وہ لوگ بہت خوش ہوئے اور کہنے لگے: یہ تو وہی کشتیاں ہیں جو فرزندِ امام علیؑ کے یہاں سے سالانہ آیا کرتی ہیں۔

ابھی یہ باتیں ہو ہی رہی تھیں کہ تھوڑی ہی دیر میں وہ کشتیاں بالکل سامنے آ گئیں اور ان کی یہ آمد قبل از وقت تھی۔ سب سے پہلے بڑی کشتی کنارے پر آ گئی، پھر دوسری، پھر تیسری اور اسی طرح سات کشتیاں کنارے آ گئیں۔ بڑی کشتی سے ایک بزرگوار میانہ قد خوش منظر و خوبصورت اُترے اور سیدھے مسجد میں چلے گئے۔ وہاں جا کر وضو کیا، نمازِ ظہر پڑھا، اور فارغ ہو کر میری طرف متوجہ ہو کر سلام کیا۔ میں نے جواب سلام دیا۔

انھوں نے پوچھا: تمہارا کیا نام ہے؟ پھر خود ہی بولے: میرا خیال ہے کہ تمہارا نام علیؑ ہے؟  
میں نے عرض کیا: آپ نے صحیح فرمایا، میرا ہی نام ہے۔

پھر وہ مجھ سے ایسی باتیں کرنے لگے جیسے وہ مجھے پہچانتے ہیں۔ یہ بھی پوچھا کہ تمہارے والد کا کیا نام ہے؟ پھر خود ہی کہا کہ غالباً اُن کا نام فاضل ہے؟

میں نے عرض کیا: درست فرمایا آپ نے۔ اُن کا یہی نام ہے۔

اُن کی گفتگو سے مجھے یقین ہونے لگا کہ شام سے مہر کے سفر میں ان کا اور میرا ساتھ ضرور رہا ہے۔ میں نے اُن سے دریافت کیا: آپ کو میرا اور میرے والد کا نام کیسے معلوم ہوا؟ کیا آپ دمشق سے مہر کے سفر میں میرے ساتھ رہے ہیں؟

انھوں نے فرمایا: نہیں۔  
میں نے عرض کیا: تو پھر مہر سے اندس تک میرے ہم سفر رہے ہوں گے؟

انھوں نے فرمایا: مولا صاحب الامر کے حق کی قسم ایسا بھی نہیں ہے بلکہ مجھے تمہارا حال اور شکل و شمائل اور تمہارے والد کا نام یہ سب پہلے ہی سے بتا دیا گیا ہے اور یہ حکم ہوا ہے کہ تمہیں لیس جزیرہ خضراء جاؤں۔

یہ سُنکر مجھے بڑی خوشی ہوئی کہ میرا نام بھی وہاں مذکور ہے۔ اگرچہ ان بزرگوار کے متعلق یہ معلوم ہوا تھا کہ جب آتے ہیں تو تین دن سے زیادہ نہیں رہتے، مگر اس مرتبہ ایک ہفتہ سے زیادہ قیام کیا اور سارا سامان تقسیم کر کے، رسیدیں حاصل کیں اور عازم سفر ہوئے اور مجھے بھی اپنے ساتھ لے لیا۔



ان بزرگ کا نام شیخ محمد تھا۔

شیخ زین الدین علی بن فاضل کا بیان ہے کہ مجھے شیخ محمد کے ہمراہ اس بحری سفر میں سولہ روز گزرے۔ سولہویں دن میں نے دیکھا کہ دریا کا پانی انتہائی سفید ہے۔ میں اسے غور سے دیکھتا رہا۔

شیخ محمد نے کہا: کیا بات ہے، تم کیا دیکھ رہے ہو؟

میں نے عرض کیا: میں دیکھتا ہوں کہ اس پانی کا رنگ عام دریاؤں کے پانی سے متغیر ہے۔ انھوں نے کہا: یہی بحیرہ احمر ہے اور وہ سامنے جزیرہ خضر ہے یعنی سبز جزیرہ۔ اس جزیرے کو چاروں طرف سے پانی نے اس طرح محفوظ کیا ہوا ہے جیسے ایک مضبوط دیوار جو قلعے کا کام دیتا ہے۔ جب مخالفین اس جزیرے میں آنے کا قصد کرتے ہیں تو حکم خدا اور ہمارے مولا حضرت صاحب الامر علیہ السلام کے قدموں کی برکت سے دشمنوں کی کشتیاں مضبوط ترین ہونے کے باوجود غرق ہو جاتی ہیں۔ یہ سن کر میں نے تھوڑا سا پانی چٹوس لیکر چکھا تو ذائقے میں بالکل آبِ فرات کے مثل تھا۔ الغرض اس بحر احمر کو طے کر کے ہم لوگ جزیرہ خضر میں پہنچ گئے۔ خداوند عالم اس کو ہمیشہ آباد رکھے۔ جب ہم شہر میں داخل ہوئے تو دیکھا کہ دریا کے کنارے بڑے بڑے سات مضبوط قلعے ہیں جن کے اندر آبادی محفوظ ہے، نہریں جاری ہیں۔ طرح طرح کے میوے دار درخت پُرسپار ہیں۔ بیشمار بازار، بکثرت حمام، اور لوگ پاک و پاکیزہ لباس پہنے نظر آتے ہیں۔ یہ منظر دیکھ کر مجھے اتنی فرحت محسوس ہوئی کہ معلوم ہوتا تھا کہ کہیں میری روح پرواز نہ کر جائے۔ تھوڑی دیر میں نے اپنے رفیق سفر شیخ محمد کے یہاں آرام کیا۔ پھر وہ مجھے جامع مسجد لے گئے، جہاں لوگ کا بڑا مجمع تھا اور ان کے درمیان ایک صاحب بڑے سکون و وقار کے ساتھ تشریف فرما تھے جنکی شان و شوکت و عظمت و جلالت ناقابلِ بیان ہے معلوم ہوا کہ ان کا نام سید شمس الدین محمد عالم ہے اور قرآن و فقہ کا درس دے رہے ہیں اور حضرت صاحب الامر علیہ السلام کی جانب سے تمام ضروری مسائل پر سیر حاصل روشنی ڈالتے ہیں۔

جب میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے مجھے کمال شفقت اپنے قریب بٹھایا اور سفر کی زحمتوں کے متعلق مجھ سے سوال کیا، تشفی دی اور فرمایا کہ تمہارے بارے میں مجھے پہلے ہی خبر مل چکی تھی اور شیخ محمد کو بھی میں نے ہی تمہیں اپنے ہمراہ لانے کے لیے روانہ کیا تھا۔ اس کے بعد میرے قیام کے لیے مسجد کے کمرے میں سے ایک کمرہ خالی کرایا اور فرمایا کہ یہ جگہ تمہارے لیے باعثِ خلوت و راحت ہے۔ چنانچہ میں اُٹھ کر اُس کمرے میں گیا اور عصر تک وہاں آرام کیا۔ پھر میری خبر گیری و خدمت پر آمادہ

ایک خادم نے مجھ سے کہا کہ آپ کہیں باہر نہ جائیں کیونکہ سید صاحب موصوف مع مصاحبین تشریف لانے والے ہیں اور شام کا کھانا آپ کے ساتھ ہی تناول فرمائیں گے۔

میں نے کہا: بہتر ہے، بسر و چشم حاضر ہوں۔

چنانچہ تھوڑی ہی دیر میں سید صاحب (خداوند عالم انھیں سلامت رکھے) اپنے اصحاب کے ہمراہ تشریف لائے۔ دسترخوان پچھلایا گیا، کھانا چُنا گیا، اور ہم نے مل کر کھانا کھایا بعد فراغت، ہم سب نماز مغربین کے لیے مسجد میں گئے۔ نماز سے فارغ ہو کر سید صاحب اپنے مکان تشریف لے گئے اور میں اپنی قیامگاہ پر آگیا۔ اٹھارہ روز میرا وہاں قیام رہا۔ اس دوران نماز جمعہ بھی میں نے سید صاحب کی اقتداء میں ادا کی۔ بعد نماز جمعہ میں نے اُن سے سوال کیا کہ کیا آپ نے نماز جمعہ واجب کی نیت سے ادا فرمائی ہے؟

• انھوں نے فرمایا: ہاں، ایسا ہی ہے۔ کیونکہ وجوب کی تمام شرائط پائی جاتی ہیں۔ اس لیے میں نے واجب کی نیت سے نماز ادا کی ہے۔

• میں نے سوال کیا: کیا امام موجود ہیں؟

• انھوں نے فرمایا: نہیں اس وقت حاضر نہیں ہیں لیکن میں آنجناب کا نائب خاص اور اس امر پر ان کی طرف سے مامور ہوں۔

• میں نے سوال کیا: اے میرے سردار! کیا آپ نے امام کو دیکھا ہے؟

• انھوں نے فرمایا: نہیں، البتہ میرے والد فرماتے تھے کہ میں نے آنجناب کا کلام تو سنا تھا مگر زیارت نہیں کی۔

پھر سید صاحب نے فرمایا کہ میرے جد نے امام سے کلام بھی کیا تھا اور زیارت سے بھی مشرف ہوئے تھے۔

• میں نے عرض کیا: اے میرے سردار! اس کا کیا سبب ہے کہ بعض لوگ تو حضرت کی زیارت سے مشرف ہوتے ہیں اور بعض محروم رہتے ہیں؟

• انھوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے فضل و احسان فرماتا ہے۔ یہ اُس کی حکمت بالغہ اور عظمتِ قاہرہ ہے۔ دیکھو! بندوں ہی میں سے تو کچھ بندے نبوت و رسالت اور ولایت کے لیے مخصوص کیے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُن انبیاء و مرسلین اور اوصیاءِ منتخبین کو اپنی ساری مخلوق پر حجت اور اپنے بندوں کے درمیان اُن کو وسیلہ اور ذریعہ قرار دیتا رہا ہے تاکہ جو شخص ہلاک اور گمراہ ہو وہ تمام حجت کے بعد ہلاک ہو اور جو زندہ رہے اور ہدایت پائے وہ بھی دلیل و حجت کے

ساتھ زندہ رہے۔ اسی بنا پر خداوند عالم کو اپنے بندوں پر یہ مہربانی ہے کہ وہ کسی وقت زمین کو اپنی حجت کے وجود سے خالی نہیں چھوڑتا، اور ہر حجت خدا کے لیے ناپ و سنجی کی ضرورت بھی لازمی ہے جو اس کی طرف سے لوگوں تک احکام کی تبلیغ کرتا ہے۔ اس کے بعد سید سید محمد اللہ نے مجھے اپنے ساتھ لیا اور شہر کے باہر اگر باغات کی طرف چل دیے میں نے دیکھا کہ ان باغات میں نہریں جاری ہیں اور انواع و اقسام کے ایسے عمدہ پھل اور ایسے شیریں میوے ہیں جیسے انگور، انار اور امروہ وغیرہ جن کی مثال عراق، عرب، عجم اور شام میں بھی نہیں۔ ابھی ہم ایک باغ سے دوسرے باغ کی سیر میں مصروف تھے کہ ایک حسین و جمیل شخص اونٹنی لباس پہنے ہوئے ہماری طرف سے گذرا اور سلام کر کے آگے بڑھ گیا۔ مجھے اس کا یہ ادب بہت پسند آیا۔ میں نے سید سید محمد اللہ سے دریافت کیا: یہ کون شخص تھا؟

انھوں نے فرمایا: تم یہ سامنے جو پہاڑ دیکھتے ہو اس کے اوپر ایک نہایت خوشنما مقام ہے جہاں سایہ دار درخت کے نیچے پانی کا چشمہ ہے اس کے آگے اینٹوں کا بنا ہوا قتبہ ہے۔ یہ شخص اور اس کے ساتھ ایک اور آدمی ہے دونوں اس قتبہ کے خادم ہیں۔ میں ہر جمعہ کی صبح کو وہاں جاتا ہوں اور امام علیہ السلام کی زیارت اور دو رکعت نماز پڑھتا ہوں، یہیں سے مجھ کو ایک نامہ ملتا ہے جس میں مومنین کے معاملات سے متعلق تمام وہ ضروری باتیں درج ہوتی ہیں جن کا میں حاجت مند ہوتا ہوں اور ان ہی ہدایت پر عمل کرتا ہوں۔ مناسب ہے کہ تم بھی اس مقام پر جھاؤ اور امام علیہ السلام کی زیارت پڑھو۔

چنانچہ میں اس پہاڑ پر گیا اور اس قتبہ کو ویسا ہی پایا جیسا کہ جناب سید سید محمد اللہ نے بیان فرمایا تھا، دونوں خادم وہاں موجود تھے جن میں سے ایک نے میرا خیر مقدم کیا، مگر دوسرے کو میرا آنا ناگوار گذرا۔ تاہم پہلے شخص نے دوسرے کو سمجھایا کہ تمھیں ناخوش نہ ہونا چاہیے، میں نے اسے سید شمس الدین محمد عالم کے ہمراہ دیکھا ہے۔

یہ سن کر وہ بھی میری طرف متوجہ ہوا اور اس نے بھی خوش آمدید کہا، دونوں مجھ سے بات چیت کرتے رہے، پھر انھوں نے مجھے روٹی اور انگور کھلائے اور اس چشمے کا پانی پلایا۔ بعد میں نے وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھی۔ اس کے بعد میں ان خادموں سے دریافت کیا کہ تم لوگوں نے امام علیہ السلام کو دیکھا ہے؟

انھوں نے کہا: امام علیہ السلام کو دیکھنا ناممکن ہے۔ اور یہیں اجازت نہیں ہے کہ کسی سے ایسی بات کریں۔

پھر میں نے ان سے اپنے لیے دعا کی التماس کی اور انھوں نے دعا کی، اس کے بعد میں وہاں سے شہر میں واپس آکر جناب سید سید محمد اللہ کے مکان پر حاضر ہوا تو معلوم ہوا کہ وہ موجود نہیں ہیں تو میں شیخ محمد کے پاس گیا، جو مجھے اپنے ہمراہ کشتی میں لے کر آئے تھے اور ان سے پورا واقعہ پہاڑ پر جانے اور ایک خادم کے ناخوش ہونے کا بیان کیا۔

• شیخ محمد نے کہا: اس میں خادم کی ناخوشی اس لیے تھی کہ سولے سید شمس الدین محمد عالم جیسے لوگوں کے کسی دوسرے کو اس پہاڑ پر جانے کی اجازت نہیں ہے۔

• پھر میں نے شیخ محمد سے سید صاحب کے حالات دریافت کیے۔

• انھوں نے کہا: سید صاحب، حضرت امام زمانہ علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں۔

• امام علیہ السلام کی پانچویں پشت میں ہیں اور آنجناب کے حکم سے نائب خاص ہیں۔

• شیخ زین الدین علی بن فاضل مازندرانی ناقل ہیں کہ سید شمس الدین محمد عالم (اللہ تعالیٰ ان کو طویل عمر کرامت فرمائے) سے میں نے عرض کیا کہ اگر آپ اجازت مرحمت فرمائیں تو بعض مسائل جنکی مجھے احتیاج رہتی ہے آپ کی خدمت میں پیش کروں اور خواہش ہے کہ قرآن مجید رساؤں اور علوم دینیہ کے بعض مشکل مقامات آپ سے حل کروں۔

• سید صاحب نے میری درخواست منظور فرمائی اور کہا کہ جب ایسے ضروری امور ہیں تو بہتر ہے کہ قرآن مجید سے ابتداء کرو۔

• چنانچہ میں نے قرآن مجید کی قرأت شروع کی۔ جب قاریوں کے اختلافی مقامات آتے تو میں کہتا کہ اس کو حمزہ (قاری) نے اس طرح پڑھا ہے، کسائی نے یہ کہا ہے، عاصم کا یہ قول ہے ابو عمرو بن کثیر کی قرأت اس طرح ہے۔

• سید صاحب نے فرمایا: مجھے ان سے کوئی تعلق نہیں۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری حج ادا فرمایا تو جبریل امین نازل ہوئے اور کہا کہ اے محمد! قرآن مجید کو میرے سامنے تلاوت کیجیے تاکہ سورتوں کے اوائل و اواخر اور ان کی شان نزول آپ کو بتادی جائے۔

• پس حضرت امیر المومنین اور ان کے فرزند امام حسن و امام حسین، ابی بن کعب، عبداللہ بن مسعود، حذیفہ یانی، جابر بن عبداللہ انصاری، ابوسعید خدری، حسان بن ثابت اور ان کے علاوہ دوسرے اصحاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جمع ہوئے اور آپ نے اول سے آخر تک قرآن مجید کی تلاوت فرمائی جن مقامات پر اختلاف تھا جبریل امین نے آنحضرت سے بیان کر دیا اور امیر المومنین نے اس کو پوست پر تحریر فرمایا

پس تمام قرآن مجید حضرت امیر المؤمنین و وصی رسول رب العالمین کی قرأت سے ہے۔  
میں نے عرض کیا: اے میرے سید و سردار! میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ بعض آیات بعض دیگر آیتوں سے غیر مربوط ہیں، ان کے ماقبل و مابعد میں بظاہر کو ربط ہی نہیں ہے میں ان کے سمجھنے سے قاصر ہوں۔ ؟

آپ نے فرمایا: صحیح کہتے ہو، ایسی ہی صورت ہے۔ اس کا سبب یہ ہے کہ جب سید البشر حضرت محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس دار فنا سے دار بقا کی طرف کوچ فرمایا تو خلافت ظاہری کے دور حکومت میں جو کچھ ہوا وہ تو ظاہری ہے لیکن اس وقت امیر المؤمنین علیہ السلام خود جمع شدہ قرآن مجید کو ایک کپڑے میں لپیٹ کر مسجد میں لائے سب لوگوں کی موجودگی میں، فرمایا: یہ کتاب اللہ حق سبحانہ تعالیٰ ہے اور حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے حکم فرما گئے ہیں کہ تمہارے سامنے پیش کر دوں، تاکہ اُس دن کے لیے امام حجت ہو جائے جبکہ خداوند عالم کے سامنے میری تمہاری پیشانی ہوگی۔ ؟

اس کا جواب دو شخصوں نے یہ دیا کہ ہم تمہارے قرآن کے محتاج نہیں ہیں۔  
امیر المؤمنین نے فرمایا: میرے حبیب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہارے اس جواب کی بھی خبر دے گئے ہیں لیکن میں نے تو اس وقت تم سے حجت پوری کر دی ہے۔  
یہ فرما کر امیر المؤمنین ۴ اس قرآن کو لیے ہوئے اپنے بیت الشرف تشریف لے گئے، مگر بارگاہ الہی میں عرض کرتے جاتے تھے کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو حق ہے، تو واحد و یکتا ہے، تیرا کوئی شریک نہیں، اس امر کا کوئی رد کرنے والا نہیں جو تیرے علم میں گزر چکا ہے اس کو کوئی روک نہیں سکتا جو تیری حکمت کا تقاضہ ہو پس اُس روز جبکہ تیری جناب میں حاضری ہوگی تو میرے لیے گواہ رہنا۔

اس کے بعد مسلمانوں کو یہ حکم دیا گیا کہ تم میں سے جس کے پاس قرآن کی جو آیت یا سورۃ ہو اس کو لبیک دربار میں آئے۔

اس پر ابو عبیدہ بن جراح حضرت عثمان و سعد بن ابی وقاص، معاویہ بن ابی سفیان عبد الرحمن بن عوف، طلحہ بن عبد اللہ، ابوسعید خدری، حسان بن ثابت اور دوسرے لوگ آئے سب نے قرآن جمع کیا اور وہ آیتیں نکال دی گئیں جن میں مطاعن تھے اور ان بد اعمالیوں کا ذکر تھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد لوگوں سے صادر ہونے والی تھیں۔ اسی وجہ سے تم

سے لکھا ہوا حضرت صاحب الامر علیہ السلام کے پاس محفوظ ہے جس میں ہر سچ کا بیان ہے یہاں تک کہ کسی کے بدن پر خراش کر دینے کے بدلے کا بھی ذکر ہے۔ لیکن اس میں کوئی شک و شبہ نہیں کہ موجودہ قرآن کلام الہی ہے۔ یہ امر اسی طرح حضرت صاحب الامر علیہ السلام کی طرف سے ہم تک پہنچا ہے۔

غرضیکہ جناب سید سے خدا ان کو سلامت رکھے، میں نے نو گنے مسائل سے زیادہ کے جوابات حاصل کیے جو میرے پاس ایک مجلہ میں جمع ہیں، میں نے اس کا نام "فوائد شمسیہ" رکھا ہے اور میں نے ان مسائل سے، سوائے مونیٰ مخلصین کسی کو مطلع نہیں کیا ہے۔

الغرض جب تیسرا اجتماع آیا جو مینیہ کے جموں میں سے درمیانی جمعہ تھا اور ہم نماز جمعہ سے فارغ ہوئے تو سید صاحب سدا افاضات مونیہ کی غرض سے بیٹھ گئے تو مسجد کے باہر بڑے شور و غل کی آواز میرے کانوں میں آئی۔

میں نے سید صاحب سے دریافت کیا: یہ کیا شور ہے ؟  
انھوں نے فرمایا: یہ ہمارے لشکر کے امراء ہیں جو ہر مینیہ کے درمیانی جمعہ کے روز جمع ہو کر سوار ہوتے ہیں اور حضرت صاحب الامر علیہ السلام کے ظہور کا انتظار کرتے ہیں۔  
یہ سنکر میں نے اس جلوس کو دیکھنے کی اجازت چاہی۔  
سید صاحب نے اجازت دی اور میں مسجد سے نکل کر باہر آیا، دیکھا کہ بڑا مجمع ہے تسبیح و تحمید تہلیل کی آوازیں بلند ہو رہی ہیں اور حضرت قائم بامر اللہ اور ناصح لہرین اللہ رحمہم بن حسن، مہدی خلف صالح صاحب الزمان علیہ السلام کے ظہور کی سب مل کر دعائیں مانگ رہے ہیں۔

میں یہ دیکھ کر واپس ہوا تو سید صاحب نے پوچھا: تم نے شکر دیکھا ؟  
میں نے عرض کیا: جی ہاں دیکھا۔  
آپ نے فرمایا: شمار بھی کیا ؟  
میں نے عرض کیا: جی نہیں۔

آپ نے فرمایا: یہ پورے تین سو ناصر ہیں، ابھی تیرہ ناصر اور باقی ہیں۔ خداوند عالم اپنی مشیت سے جلد اپنے ولی کے لیے فرج و کشادگی فرمائے والا ہے۔ یقیناً وہ جو آدمی کریم میں نے عرض کیا: میرے سردار! یہ سب کب ہوگا ؟

آپ نے فرمایا: اس کا علم بس اللہ سبحانہ کو ہے جو اُس کی مشیت پر موقوف ہے جس کی چند علامتوں میں سے یہ بھی ہے کہ ذوالفقار نیام سے برآمد ہو کر عربی زبان میں کہے گی "اے ولی اللہ! اللہ کا نام لیکر اٹھ کھڑے ہوں اور اللہ کے دشمنوں کو قتل کیجیے۔"

اس کے علاوہ تین آوازیں بلند ہوں گی جن کو تمام انسان سنیں گے۔ ایک آواز یہ ہوگی کہ ”اے گروہِ مؤمنین قیامت قریب ہے“ دوسری یہ کہ ظالموں پر خدا کی لعنت“ تیسری یہ ہوگی کہ ”آفتاب کی کرنوں سے ایک جسم ظاہر ہو کر ندادے گا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت صاحب الامرؑ م ح م د“ بن حسن مہدیؑ کو مبعوث فرمایا ہے اُن کی بات سنو اور اُن کی اطاعت کرو۔“

مسئلہ (۱)

میں نے عرض کیا: اے میرے سردار! ہمارے منشاخ نے کچھ احادیث حضرت صاحبؑ سے منسوب کی ہیں کہ جو کوئی زمانہ غیبت کبریٰ میں مجھے دیکھنے کا دعویٰ کرے وہ جھوٹا ہے۔ اس کے باوجود خود آپ کے یہاں آنجنابؑ کو دیکھنے والے کہتے ہیں؟

جواب

آپ نے فرمایا: یہ درست ہے۔ مگر حضرت صاحب الامر علیہ السلام نے یہ اُس وقت ارشاد فرمایا تھا جب غیبت کبریٰ کے آغاز ہی میں دشمنوں کی کثرت تھی جن میں اپنے بھی تھے اور اعداء بھی، اور وہ زمانہ خلفاء بنی عباس کی ظالمانہ حکومت کا تھا کہ سچا رہے شیعوں آپس میں بھی حضرت صاحب الامرؑ کے متعلق بات چیت بھی نہ کر سکتے تھے لیکن اب وہ زمانہ گزر چکا ہے، دشمن مایوس ہو گئے، ہمارے شہر اُن کی دسترس میں نہیں اور اُن کے ظلم و ستم سے محفوظ ہیں اور حضرت کی برکت سے کوئی یہاں تک نہیں پہنچ سکتا۔

مسئلہ (۲)

پھر میں نے دریافت کیا: علمائے شیعہ نے ایک حدیث امام علیہ السلام سے اس طرح کی روایت کی ہے کہ آنجنابؑ نے اپنے شیعوں پر جس کو مباح قرار دیا ہے؟ آپ اس کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟

جواب

آپ نے فرمایا: ہاں، آنجنابؑ نے رخصت دیدی ہے اور اولاد علیؑ میں سے اپنے شیعوں کے لیے جس کو مباح کر دیا ہے اور ارشاد فرمایا ہے کہ ان کے واسطے خمس حلال ہے۔

مسئلہ (۳)

میں نے دریافت کیا: دوسرے مسلمانوں کے قیدیوں، کنیزوں اور غلاموں کو شیعہ خرید سکتے ہیں؟

جواب

آپ نے فرمایا: ہاں، اُن کے قیدیوں سے بھی اُن کے غیر کے قیدیوں میں سے بھی۔ کیونکہ آنجنابؑ کا ارشاد ہے کہ تم اُن سے اُس چیز کا معاملہ (خرید و فروخت) کر جس کے ساتھ وہ خود معاملات کرتے ہیں۔ (یہ موثر الذکر دوست نے فوائدِ شمس میں نوے مسائل کے علاوہ ہیں) شیخ زین الدین علی بن فاضل مازندرانی کا بیان ہے کہ جناب سید نے (اللہ انکو زندہ و سلامت رکھے) یہ بھی فرمایا: ”حضرت کا ظہور رکن و مقام کے درمیان مکہ معظمہ سے طاق سال (جو در تیسیم نہ ہو کے مثلاً ۱-۳-۵ وغیرہ وغیرہ) میں ہوگا مؤمنین منتظر رہیں۔“

میں نے عرض کیا: اے میرے سردار! میں یہ چاہتا ہوں کہ اب آپ ہی کے زیر سایہ حاضر رہوں، تاہیں کہ خداوند عالم حضرتؑ کو ظہور کا اذن عطا فرمائے۔؟

آپ نے فرمایا: تمھاری وطن والہی کے بارے میں پہلے ہی میرے پاس آنجنابؑ کا حکم آچکا ہے جس کی مخالفت ہمارے لیے ناکم ہے۔ تم عیالدار ہو اور تمھیں اُن سے جدا ہونے کا کافی مدت گزر چکی ہے، مزید اُن سے دور رہنا تمھارے لیے جائز نہیں ہے۔ یہ سنکر میں بہت متاثر ہوا اور رونے لگا۔ پھر عرض کیا: کیا یہ ہو سکتا ہے کہ میرے بارے میں حضرتؑ سے رجوع کیا جائے؟

آپ نے فرمایا: نہیں۔

میں نے عرض کیا: اچھا جو کچھ میں نے یہاں دیکھا یا سنا ہے اس کو دوسروں سے بیان کرنے کی اجازت ہے یا یہ بھی نہیں؟

آپ نے فرمایا: اس میں کوئی مضائقہ نہیں، تم مؤمنین سے بیان کر سکتے ہو تاکہ اُن کے دل مطمئن رہیں، سوائے فلاں فلاں امور کے جن کو کسی پر ظاہر نہ کرنا۔

میں نے عرض کیا: حضرتؑ کے جمال مبارک کی زیارت نصیب ہو سکتی ہے؟

آپ نے فرمایا: یہ بھی ممکن نہیں، لیکن ہر مومن مخلص حضرتؑ کو دیکھتا ہے لیکن پہچانتا نہیں، کہ یہ امام زمانہؑ ہیں۔

میں نے عرض کیا: میرے سردار! میں تو حضرتؑ کے مخلص غلاموں میں سے ہوں لیکن زیارت سے مشرف نہیں ہو سکا۔

آپ نے فرمایا: تم نے دوسری مرتبہ حضرتؑ کی زیارت کا شرف حاصل کیا ہے۔ ایک تو اُس وقت جب پہلی مرتبہ تم سامرہ آئے تھے اور تمھارے ہمسفر لوگ تم سے آگے بڑھ گئے تھے۔ تم ایک ایسی نہر پر پہنچے جس میں پانی نہ تھا، وہاں تم نے سفید و سیاہ رنگ کے گھوڑے پر ایک سوار کو آتے ہوئے دیکھا تھا جن کے ہاتھ میں ایک لانا سا نیزہ تھا اُس کی سنان و شمشیر تھی تم دیکھ کر ڈر گئے تو اُنھوں نے تمھارے پاس آکر کہا کہ خوف نہ کرو چلے جاؤ تمھارے ساتھی فلاں درخت کے نیچے تمھارا انتظار کر رہے ہیں۔

سید صاحب کے اس بیان سے سارا واقعہ مجھے یاد آگیا میں نے عرض کیا: بیشک ایسا ہی ہوا تھا۔

پھر فرمایا: دوسری مرتبہ جب تم اپنے استاد اندلسی کے ہمراہ دمشق سے مصر کی جانب جا رہے تھے اور قافلہ سے جدا ہو گئے تھے، تم پر بہت خوف طاری تھا اُس وقت سفید پیشانی کے گھوڑے پر ایک سوار آئے تھے جن کے ہاتھ میں نیزہ تھا اُنھوں نے فرمایا تھا کہ دروست



تھارے دامنی جانب جو دیہات ہے اس میں جا کر شب بسر کرو وہاں کے لوگوں سے بلاخوف اپنا مذہب ظاہر کر دینا کیونکہ یہ چند دیہات جو دمشق کے جنوب میں واقع ہیں ان کے باشندے سب کے سب مومنین مخلصین ہیں اور طریقہ امیر المومنین حضرت علی بن ابی طالب و ائمہ معصومین علیہم السلام سے متمسک ہیں۔

انسان بیان کر کے سید صاحب نے مجھ سے دریافت کیا: اے ابن فاضل! کیا ایسا ہوا تھا؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں، ایسی صورت پیش آئی تھی۔ پھر میں وہاں گیا، شب بھر بڑے آرام سے سویا، اُنھوں نے میری بڑی عزت کی، جب میں نے اُن سے اُنکا مذہب پوچھا تو اُنھوں نے صاف کہہ دیا کہ ہم امیر المومنین، وصی رسول رب العالمین اور اُن کی ذریت ائمہ معصومین علیہم السلام کے مذہب پر ہیں۔ میں نے اُن سے یہ بھی پوچھا کہ تم نے اس مذہب کو کیسے اختیار کیا اور کس نے تمہاری رہبری کی؟

اُن لوگوں نے جواب دیا تھا کہ جب حضرت ابوذر غفاریؓ کو مدینہ منورہ سے نکالا گیا اور شام بھیجا گیا تو معاویہ نے اُنھیں ہماری طرف نکال باہر کیا، تو وہ اس سرزمین پر آ گئے۔ بس اُن ہی کی وجہ سے اللہ کی برکتیں ہمارے شامل حال ہوئیں۔

پھر میں نے بھی اُن لوگوں سے اپنا مذہب ظاہر کر دیا تھا۔ جب صبح ہوئی تو میں نے ان لوگوں سے خواہش ظاہر کی کہ مجھے میرے قافلے تک پہنچا دیا جائے۔ اُنھوں نے دو آدمی میرے ساتھ کر دیے جنھوں نے مجھے قافلے تک پہنچا دیا۔

سید صاحب سے میں نے یہ بھی دریافت کیا کہ میرے سردار! کیا امام قائم علیہ السلام حج کے لیے تشریف لے جاتے ہیں؟

اُنھوں نے فرمایا: اے ابن فاضل! تمام دنیا میں کے لیے ایک قدم ہے تو پھر ان حضرت کا کیا ذکر ہے جن کے وجود کی برکت سے اور اُن کے آباؤ اجداد علیہم السلام کے قدم میں منت لزوم کی برکت سے عالم کا وجود ہوا ہے۔ ہاں حضرت ہر سال حج ادا فرماتے ہیں اور مدینہ و عراق و طوس میں اپنے آباؤ اجداد کرام معصومین کی زیارت کر کے یہاں واپس تشریف لاتے ہیں۔

اس کے بعد سید صاحب نے فرمایا کہ اب تم بلا تاخیر عراق واپس جاؤ اور جلد بلاد مغرب سے رخصت ہو جاؤ اور مجھے آپ نے پانچ درہم عطا فرمائے جن پر یہ تحریر کندہ تھی:

”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِيَّ اللَّهِ مُحَمَّدٌ بْنُ الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِأَمْرِ اللَّهِ“

وہ درہم میرے پاس تبرکات ایک محفوظ ہیں۔

پھر اُنھوں نے مجھے اُن ہی کشتیوں کے ساتھ واپس کر دیا جن کے ذریعے سے میں آیا تھا۔ یہاں تک کہ بربر کے اُس شہر تک پہنچ گیا جہاں سے میں داخل ہوا تھا۔ یہاں پہنچ کر میں نے وہ جو اور گندم جو میرے ساتھ تھے ایک سو چالیس سونے کے دیناروں میں فروخت کیے اور سید صاحب کے حکم کے مطابق میں نے اندلس کا راستہ اختیار نہیں کیا، بلکہ مغربی شہر طرابلس پہنچا اور وہاں کے حاجیوں کے ہمراہ مکہ پہنچ کر حج سے فراغت پا کر عراق آ گیا۔ اب یہ ارادہ ہے کہ تاحیات نجف اشرف میں قیام کروں اور یہیں موت آجائے۔

شیخ زین الدین علی بن فاضل مازندرانی کا بیان ہے کہ میں نے جزیرہ خضراء میں علامہ امامیہ میں سے صرف پانچ علماء کا تذکرہ سنا تھا۔ سید مرتضیٰ موسوی، شیخ ابو جعفر طوسی، محمد بن یعقوب کلینی، ابن بابویہ قمی اور شیخ ابوالقاسم جعفر بن سعید حلی۔

(نوٹ: ) یہاں ہم چند حکایتیں اور لکھتے ہیں جنہیں ہم نے اپنے قریبی زمانے کے لوگوں سے سنا ہے:-

### ۱ مولانا احمد اردبیلی کی ملاقات امام

بہت سے لوگوں نے سید فاضل امیر علام سے روایت کی ہے۔ اُن کا بیان ہے کہ: ایک شب میں روضہ نجف اشرف کے صحن میں تھا۔ شب کا زیادہ حصہ گزر چکا تھا اور میں صحن کے اندر ادھر ادھر پھر رہا تھا کہ دیکھا، ایک شخص روضہ مقدسہ کی طرف جا رہا تھا۔ میں بھی اس کی طرف بڑھا اور قریب جا پہنچا تو دیکھا کہ وہ میرے استاد فاضل و عالم تقی و زکی مولانا احمد اردبیلی ہیں یہ جان کر میں نے اُن سے خود کو چھپا لیا۔ دیکھا کہ وہ روضہ اقدس کے دروازے پر پہنچے، روضے کا دروازہ مقفل تھا، مگر اُن کے پہنچتے ہی کھل گیا اور وہ روضے میں داخل ہو گئے۔ میں نے کان لگا کر سنا تو معلوم ہوا کہ وہ کسی سے آہستہ آہستہ باتیں کر رہے ہیں۔ تھوڑی دیر کے بعد وہ روضے سے باہر آ گئے اور دروازہ بند ہو گیا۔ وہ نجف اشرف سے کوفہ کی جانب روانہ ہوئے، میں بھی اُن کے تعقب میں چل دیا، مگر اس طرح کہ وہ مجھے نہ دیکھ سکیں۔ وہ مسجد کوفہ میں داخل ہوئے اور اس محراب کے پاس پہنچ گئے جہاں امیر المومنین علیہ السلام نے شہادت پائی تھی۔ وہاں دیر تک ٹھہرے رہے پھر مسجد سے نکل کر نجف اشرف کا رخ کیا۔ میں بھی پیچھے پیچھے چلتا رہا، ابھی وہ مسجد حنّانہ پہنچے ہی تھے کہ مجھے کھانسی آگئی جسے میں ضبط نہ کر سکا۔

آواز سن کر وہ میری طرف متوجہ ہوئے اور مجھے پہچان کر پوچھا کہ تم میرے علام ہو؟

میں نے عرض کیا: جی ہاں۔

آپ نے فرمایا: تم یہاں کیا کر رہے ہو؟  
 میں نے عرض کیا: جب آپ روضہ مقدسہ میں داخل ہوئے تھے میں اُسی وقت سے آپ کے نقش قدم پر چلا آ رہا ہوں، اور میں آپ کو صاحب قبر (امیر المومنین) کی قسم دیتا ہوں کہ آپ کے اس شب میں جو کچھ درپیش آیا ہے شروع سے آخر تک سب بتا دیجیے۔  
 آپ نے فرمایا: اچھا، میں اس شرط پر بتاتا ہوں کہ جب تک میں زندہ ہوں کسی کو نہ بتانا۔  
 اور آپ نے جب مجھ سے پکا عہد لے لیا تو فرمایا: سنو! میں چند مسائل پر غور کر رہا تھا جب کچھ نتیجہ خاطر خواہ نہ برآمد ہوا تو سیدھا حلال شکلات امیر المومنین علیہ السلام کی بارگاہ میں پہنچ گیا۔ روضہ کا دروازہ قفل تھا لیکن میرے پہنچنے ہی بغیر کسی کلید کے کھل گیا، جیسا کہ تم نے دیکھا ہوگا۔ میں نے روضہ میں داخل ہو کر اللہ تعالیٰ کی جناب میں دعا کی کہ میرے مولا مجھے سوالات کا جواب عطا فرمادیں تو مطمئن ہو جاؤں، معاً قبر مبارک سے ناگاہ آدازائی کہ مسجد کو نہ جاکر اپنے زمانے کے امام سے مسائل کا حل دریافت کر دو۔  
 چنانچہ میں محراب مسجد کو نہ میں گیا، وہاں امام زمانہ موجود تھے، آنجناب سے مسائل دریافت کیے، اور اب میں مطمئن ہو کر اپنے گھر جا رہا ہوں۔

## ۲ امیر اسحاق استرآبادی

مجھ سے میرے والد رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ میرے زمانے میں ایک مرد شریف و صالح جن کا نام امیر اسحاق استرآبادی تھا، نے چالیس حج پایادہ کیے تھے، ان کے لیے لوگوں میں مشہور تھا کہ انھیں طے الارض (زمین کا اُن کے لیے پیٹ جانا) درپیش آتا تھا۔  
 چنانچہ ایک مرتبہ جب وہ اصفہان آئے تو میں نے اُن سے ملاقات کی اور دریافت کیا کہ لوگوں میں مشہور ہے کہ آپ کو طے الارض ہوتا ہے، کیا یہ درست ہے؟  
 انھوں نے جواب دیا: (ہاں) اس کا سبب یہ ہے کہ ایک سال میں دیگر حاجیوں کے ساتھ بیت اللہ الحرام کی طرف حج کے لیے چل دیا، جب ہمارا قافلہ مکہ مکرمہ سے سات یا نو منزل کے فاصلے پر تھا تو میں قافلے سے پھڑ گیا۔ اور اس عالم تنہائی میں راستے اور قافلے کی تلاش میں حیران و پریشان تھا، مزید برآں شدتِ پیاس نے مجھیں کر دیا، جب پریشانی زیادہ لاحق ہوئی اور زندگی سے مایوس ہونے لگا تو ناچا دیں نے آواز دی "اے صالح اور اے ابو صالح! اللہ آپ پر رحمت نازل فرمائے، مجھے راستہ بتا دیجیے" اتنا کہنا تھا کہ صحرا کے بالکل آخری سرے پر مجھے ایک بزرگ نظر

دیکھتے ہی دیکھتے جب وہ قریب پہنچے تو وہ ایک جوان خوب رو اور خوش پوشاک گندمی رنگ، وضع قطع میں شریف، اونٹ پر سوار پانی کا مشکیزہ لیے چلا آ رہا ہے۔ میں نے اُن کو سلام کیا، انھوں نے جواب سلام دیا۔

پھر مجھ سے پوچھا: تم پیاسے ہو؟  
 میں نے عرض کیا: جی ہاں۔  
 چنانچہ انھوں نے میری طرف مشکیزہ بڑھا دیا۔ میں نے لیکر پانی پیا۔  
 پھر انھوں نے دریافت کیا: تم اپنے قافلے میں پہنچنا چاہتے ہو؟  
 میں نے عرض کیا: جی ہاں۔

انھوں نے مجھے اپنے ساتھ ملنے پر بٹھالیا اور مکہ کی جانب رخ کیا اور روانہ ہو گئے۔ میرا معمول تھا کہ روزانہ حرز ربانی پڑھا کرتا تھا چنانچہ میں نے پڑھنا شروع کیا، تو انھوں بعض مقامات پر مجھے ٹوکا اور فرمایا، یہ نہیں، بلکہ اس کو اس طرح پڑھو۔ ابھی تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ انھوں نے ایک مقام پر پہنچ کر دریافت کیا: اس مقام کو پہنچاتے ہو؟  
 جب میں نے اسے پہنچانے کے لیے ادھر ادھر نظریں دوڑائیں تو معلوم ہوا کہ اب میں اہل پہنچ چکا ہوں۔

انھوں نے فرمایا: اچھا، اب تم اتر جاؤ۔  
 میں اتر گیا، اور پلٹ کر دیکھا تو وہ نگاہوں سے غائب ہو چکے تھے۔  
 اب مجھے محسوس ہوا کہ وہ امام قائم علیہ السلام تھے۔ مجھے اُن کی حیرائی اور انھیں نہ پہنچنے پر بڑا افسوس اور ندامت ہوئی۔ الغرض جب ہمارا قافلہ مکہ پہنچا اور اہل قافلہ نے مجھے دیکھا، درآئیا لیکہ وہ لوگ میری زندگی سے مایوس ہو چکے تھے، تو انھوں نے مشہور کر دیا کہ مجھے طے الارض ہوا ہے۔  
 راوی کا بیان ہے کہ میرے والد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں نے آنجناب کے سامنے حرز ربانی پڑھا اور آپ نے اس کی تصحیح فرمائی اور پڑھنے کی اجازت دی۔ واللہ شہد

## ۳ میرزا محمد استرآبادی

سید السید فاضل الکامل میرزا محمد استرآبادی سے روایت ہے، انھوں نے بیان کیا کہ ایک شب میں بیت الحرام کا طواف کر رہا تھا کہ ناگاہ ایک خوب صورت نوجوان تشریف لاتے اور طواف کرنے لگے۔ جب میرے قریب پہنچے تو انھوں نے ایک سرخ گلاب کے پھولوں کا گلہ رستہ مجھے دیا، حالانکہ اُس وقت اُس کا موسم نہ تھا۔ میں نے بڑی خوشی سے لیکر سو گنگھا اور دریافت کیا: اے میرے سردار!

- یہ کہاں سے دستیاب ہوا ؟
- انھوں نے فرمایا: خرابات (کھنڈرات) سے۔
- یہ فرما کر وہ غائب ہو گئے اور مجھے نظر نہ آئے۔

## ایک قاشانی کا واقعہ

(۴)

اہل بیان بختِ اشرف میں سے کچھ لوگوں نے مجھ سے بیان کیا کہ قاشان کا ایک شخص حج بیت اللہ کے قصد سے چلا اور جب وہ بختِ اشرف پہنچا تو شدید بیمار ہو گیا، یہاں تک دونوں پاؤں خشک ہو گئے اور چلنے پھرنے کے قابل نہ رہا۔ اُس کے رفقاء سفر نے اُسے ایک مرد صالح کے پاس چھوڑ دیا، جو روضۂ مقدسہ کے اندر مد سے کے ایک کمرے میں رہا کرتا تھا، اور خود وہ لوگ حج کے لیے روانہ ہو گئے۔

وہ مرد صالح اُس قاشانی کو روزانہ اپنے حجرے میں بند کر کے در بخت کی تلاش میں صحران کی طرف چلا جاتا، ایک دن اُس قاشانی نے اُس مرد صالح سے کہا: میں اس حجرے میں رہتے رہتے تنگ آ گیا ہوں، آپ مجھے بھی اپنے ساتھ لے چلیں اور صحرائیں کسی مقام پر بٹھا کر خود آپ جہاں چاہیں چلے جائیں۔

اُس نے یہ بات منظور کر لی اور مجھے اپنے ساتھ لے کر مقام قائم علیہ السلام پر بٹھا دیا جو بختِ اشرف کی آبادی سے باہر تھا۔ اس نے وہاں حوض میں اپنی قمیص دھو کر ایک درخت پر خشک ہونے کے لیے ڈال دی اور خود صحران کی طرف روانہ ہو گیا، اور میں محزون و مغموم بیٹھا ہوا یہ سوچتا رہا کہ آخر میرا انجام کیا ہوگا۔

اتنے میں میری نظر ایک خوش شکل گندمی رنگ کے جوان پر پڑی، جو صحن میں داخل ہوا اور مجھ پر سلام کیا اور امام قائم علیہ السلام کی عمارت میں داخل ہو گیا۔ وہاں اُس نے نہایت خضوع و خشوع کے ساتھ چند رکعت نماز پڑھی۔ بعد از رخت میرے پاس آیا اور میرا حال دریافت کیا میں نے کہا: میں تو ایسے مرض میں مبتلا ہو گیا ہوں کہ نہ تو یہ مرض ہی جاتا ہے اور نہ میں تڑپا ہوں کہ اس سے سچھا چھٹے۔

اُس نے کہا: غم نہ کر اللہ تجھے دونوں امور عطا فرمائے گا۔ جب وہ جوان یہ کہہ کر چلا گیا تو میں نے دیکھا کہ وہ قمیص زمین پر گر رہی ہوئی ہے، تو مباحثہ میں نے اٹھ کر وہ قمیص اٹھالی اور اُسے دھو کر پھر درخت پر ڈال دیا، اب مجھے خیال آیا کہ میں تو اٹھنے کے قابل نہ تھا، یہ کیا ہوا گویا میں مریض ہی نہ تھا لیکن میں سمجھ گیا کہ وہ امام قائم تھے۔ یہ خیال آتے ہی میں باہر صحن

کی طرف دوڑا، مگر کوئی نظر نہ آیا۔ اب تو مجھے سخت ندامت ہوئی۔ کچھ دیر کے بعد جب وہ مرد صالح صحرائے واپس آیا تو مجھے دیکھ کر حیران ہو گیا۔ اور مجھ سے دریافت کیا کہ یہ کیسے ہو گیا۔ ؟ میں نے سارا قصہ بیان کر دیا، تو وہ بھی اپنی محرومی پر افسوس کرنے لگا، پھر میں اُس کے ساتھ حجرے میں واپس آ گیا۔

لوگوں کا بیان ہے کہ وہ اپنے رفقاء حج کی واپسی تک صحت مند رہا۔ جب وہ لوگ واپس آ گئے اور اُس نے اُن کو دیکھا تو پھر بیمار پڑ گیا اور مر گیا اور اُسے صحن میں دفن کر دیا گیا۔ اس طرح امام قائم علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ دونوں امور سوچائیں گے تو وہ قول اس طرح درست ہو گیا کہ قصہ اہل بخت میں بہت مشہور ہے۔ مجھ سے وہاں کے ثقہ لوگوں نے بیان کیا۔

## بحرین میں ایک انار پر خلفاء اربعہ کے نام مع کلمہ شہادتین تحریر تھا

(۵)

علامہ مجلسی علیہ الرحمہ کا بیان ہے کہ میں نے بعض معتد اور ثقہ افاضل سے سنا ہے کہ: جس وقت بحرین انگریزوں کی حکومت میں تھا تو انھوں نے ایک مسلمان کو اس خیال سے بحرین کا حاکم مقرر کر دیا تاکہ مسلم حکمران کی وجہ سے وہاں کے تعمیری و اصلاحی حالات قابلِ اطمینان رہیں مگر جس مسلمان کو حاکم مقرر کیا تھا وہ پکا ناصبی (دشمنِ اہل بیت) تھا اور اُس کا وزیر اُس سے بھی زیادہ ناصبی اور دشمنِ اہل بیت رسول تھا۔ اور ہمیشہ بحرین کے مومنین کے درپے اذیت رہتا۔ اور نوع بہ نوع مکرو و حیلہ کر کے انھیں نقصان پہنچا رہتا تھا۔

ایک روز اُس نے بحرین کے حاکم کو ایک ایسا انار پیش کیا جس پر یہ عبارت کندہ تھی: ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ الْبُؤْبُؤُ وَعُمَرُ وَعِثْمَانُ وَعَلِيٌّ خُلَفَاءُ رَسُولِ اللَّهِ“

حاکم نے جب اس انار کو دیکھا اور غور کیا تو سمجھ گیا کہ اس پر کچھ کندہ ہے وہ قدرتی تحریر ہے جو اصلاً انار کے ساتھ منقش ہے۔ اس کا تعلق کسی انسان کی کارگری سے نہیں ہو سکتا۔ وہ متعجب ہو کر وزیر سے کہنے لگا کہ یہ تحریر رافضیوں کے مذہب کو جھٹلانے کے لیے بڑی روشن دلیل ہے اور بڑی مضبوط و قوی حجت ہے۔ اب ان لوگوں کے متعلق تمہاری کیا رائے ہے ؟

وزیر نے کہا: یہ بڑے ہی متعجب لوگ ہیں دلیلوں کو بھی جھٹلا دیتے ہیں، تاہم مناسب

کہ ان کو طلب کریں اور یہ انار دکھائیں۔ اگر انھوں نے اس کو تسلیم کر لیا اور اپنے مذہب کو چھوڑ دیا تو آپ کو بڑا ثواب ملے گا اور اگر انکار کیا اور اپنے ہی مذہب پر جمے رہے تو انھیں ان تین صورتوں میں سے کوئی ایک صورت اختیار کرنے کا حکم دیجیے۔ وہ جس کو چاہیں اپنے لیے پسند کر لیں۔

(۱) یا تو جزیہ دیں اور ذلیل ہو کر رہیں۔

(۲) یا اس دلیل کا جواب لائیں (جو بشکل انار سامنے ہے)

(۳) یا ان میں سے مردوں کو قتل کر دیا جائے اور عورتوں اور بچوں کو قیدی بنالیا جائے، اور ان کا مال، مالی غنیمت شمار کیا جائے۔

وزیر کی یہ رائے حاکم بھرن کو پسند آئی اور بڑے بڑے علماء، فضلاء و اخبار اور نجباء سادات بنیکوکار کو حاضر ہونے کا حکم دیا گیا۔ جب سب جمع ہو گئے تو ان کے سامنے وہ انار پیش کیا اور کہا کہ آپ لوگ اس کا شافی جواب دیں، ورنہ تم سب کو قتل کر دیا جائے گا، تمہاری عورتوں اور بچوں کو قیدی بنالیا جائے گا اور تمہارا سب مال و اسباب ضبط کر لیا جائے گا۔ ورنہ آپ لوگ جزیہ دینا قبول کریں اور کفار کی طرح ذلت کے ساتھ زندگی بسر کریں۔

جب انھوں نے یہ سب کچھ سنا تو ان میں سے جو سب سے زیادہ مقتدر حضرات تھے وہ کہنے لگے کہ اے امیر! ہم تین روز کی مہلت مانگتے ہیں ہمیں ہے کہ ہم اس کا خاطر خواہ جواب لائیں جس سے آپ راضی ہو جائیں اور ہماری دلیل کو تسلیم کر لیں۔ اگر ہم تین روز میں جواب نہ پیش کر سکے تو پھر آپ کو اختیار ہوگا، جو سلوک چاہیں ہمارے ساتھ کریں۔

حاکم نے ان کی یہ درخواست منظور کر لی اور یہ لوگ وہاں سے نہایت خوفزدہ اور حیرت کے عالم میں واپس لوٹے اور اپنا ایک جلسہ منعقد کیا، اتفاق رائے سے یہ ملے پایا کہ شہر کے صالح اور زاہد اشخاص میں سے دس آدمیوں کا انتخاب کیا جائے، پھر ان کس میں سے بھی تین اشخاص منتخب کر لیے جائیں چنانچہ ایسا ہی کیا اور تین آدمیوں کا انتخاب عمل میں آیا۔ پہلے دن ان تینوں میں سے ایک صاحب کو اس کام پر مامور کیا گیا کہ آج شب کو جنگل میں جا کر عبادت الہی میں مشغول رہیں بعد حضرت حجت علیہ السلام سے استغاثہ کریں شاید حضرت اس مصیبت سے نجات کا کوئی طریقہ تعلیم فرمائیں۔

بہر حال وہ صاحب صبح اٹھ گئے اور تمام شب خضوع و خشوع کے ساتھ عبادت اور تضرع و زاری میں گزار دی اور بارگاہ الہی میں رعائیں کیں۔ حضرت حجت علیہ السلام سے فریاد کرتے رہے مگر خاطر خواہ نتیجہ برآمد نہ ہوا اور ناکام واپس ہوئے۔ پھر دوسری شب کو دوسرے بزرگ گئے، وہ بھی شب بھر ہی عمل بمالائے اور نامراد واپس ہوئے، اب تو مومنین کی بیکرازی بڑھ گئی۔ پھر تیسری شب کو تیسرے بزرگ جو بڑے متقی و پرہیزگار اور فاضل تھے جن کا نام محمد بن عیسیٰ تھا، سر و پا برہنہ صبح اٹھ نکل کھڑے ہوئے زلت

بہت اندھیری تھی، رو رو کر دعائیں کرتے رہے اور امام زمانہ سے استغاثہ کیا کہ ہم سے اس مصیبت کو دفع کیجیے۔ جب شب کا آخری حصہ آیا تو انھوں نے ایک آواز سنی کہ کوئی یہ خطاب کر رہا ہے کہ:

”اے محمد بن عیسیٰ! تمہاری یہ کیا حالت ہے اور اس وقت صبح میں کیوں آہ و زاری کرتے ہو؟“

• انھوں نے جواب دیا کہ مجھے میرے حال پر رہنے دو میں ایک بڑی مصیبت کا مارا یہاں اپنے امام سے مدد کا طالب ہوں بس انکی خدمت میں اپنی مصیبت کو پیش کروں گا۔

• پھر آواز آئی ”اے محمد بن عیسیٰ! میں ہی صاحب الامر ہوں تم اپنی حاجت بیان کرو۔“

• محمد بن عیسیٰ نے کہا: اگر آپ ہی صاحب الامر ہیں تو سارا قصہ آپ خود ہی جانتے ہیں مجھے بیان کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

• آپ نے فرمایا: ہاں تم ٹھیک کہتے ہو جس مقصد کے لیے تم یہاں آئے ہو تمہیں حاکم نے ڈرایا، دھمکایا ہے مجھے معلوم ہے۔

• محمد بن عیسیٰ کہتے ہیں کہ یہ کلام معجز بیان سن کر میں اس جانب رخ کیا جس طرف سے یہ آواز آئی تھی اور عرض کیا: اے میرے مولا! جب سب کچھ آپ کو معلوم ہے تو ہم سے اس مصیبت کو دفع کیجیے کیونکہ آپ ہی ہمارے ملجا و مادی اور اس مصیبت کے دفع کرنے پر بھروسہ قادر ہیں۔

• آپ نے فرمایا: اے محمد بن عیسیٰ! غور سے سنو! وزیر کے گھر میں ایک انار کا درخت ہے جس وقت اس میں انار آنے لگتے ہیں تو اس وزیر نے مٹی کا ایک سانچہ بنایا ہے اس کے دو حصے ہیں دونوں میں وہ عبارت لکھی ہے، وہ اس سانچے کو انار پر باندھ دیتا ہے انار جیسے جیسے فربہ ہوتا رہتا ہے وہ عبارت اس پر کندہ ہو جاتی ہے جب مکمل انار تیار ہو جاتا ہے تو وزیر اس سانچے کو انار سے الگ کر لیتا ہے۔ لہذا تم لوگ صبح کو حاکم کے پاس جا کر کہو کہ اس کا جواب وزیر کے مکان پر پہنچ کر دیا جائے گا۔ پھر جب حاکم اس بات پر راضی ہو جائے تو تم گھر کے اندر داخل ہو کر داسنی جانب ایک بالاخانہ دیکھو گے۔ حاکم کو اس کے اوپر لیجانا، اگرچہ وزیر اس سے انکار کرے گا، مگر تم اپنی بات پر جمے رہنا، اور وزیر کو اپنے ساتھ رکھنا وہ تم سے پہلے اوپر نہ جانے پائے۔ جب تم بالاخانے پر پہنچو گے تو طاق میں ایک سفید پتیلی رکھی ہوئی دیکھو گے پس اس پر قبضہ کر لینا اسی میں وہ سانچہ موجود ہے پھر انار کو اس کے قالب میں رکھ کر حاکم کو دکھا دینا تو اس کا سارا منہ حاکم پر واضح ہو جائے گا۔

پھر آپ نے فرمایا: اے محمد بن عیسیٰ! تم حاکم سے کہنا، اور اب ہمارا دوسرا معجزہ بھی دیکھو وہ یہ ہے کہ وزیر کو حکم دیجیے کہ وہ اس انار کو توڑے جس کے اندر سوائے لاکھ اور دھوئیں کے کچھ نہیں ہے



چنانچہ حاکم کے حکم سے جب وزیر اس انار کو توڑے گا تو وہ راکھ اور دھواں اُڑ کر اُس کے چہرے اور دارِ صحن کو اپنی لپیٹ میں لے لیگا اور وہ ذلیل ہو جائے گا۔

امام علیؑ سلام کی ہدایت کو سن کر محمد بن عیسیٰ کی خوشی کا ٹھکانہ نہ رہا، حضرت کے سامنے کی زمین کو بوسہ دیا اور نہایت مسرت کے ساتھ شہر میں واپس آگئے اور اپنے تمام لوگوں کو کامیابی کی خوشخبری سنائی۔ علیؑ القباہ تمام علماء وغیرہ جمع ہو کر حاکم کے پاس جا پہنچے اور محمد بن عیسیٰ نے امام علیؑ سلام کی ہدایت کے مطابق وہ سب باتیں حاکم پر ظاہر کر دیں۔

جب حاکم نے وزیر کی اس چالاکی کا عملاً یقین کر لیا اور اس کا سارا مکروہ حیلہ حاکم پر ظاہر ہو گیا تو اس نے محمد بن عیسیٰ سے پوچھا کہ یہ بتاؤ یہ سب کچھ تم کو کس نے بتایا؟

انہوں نے جواب دیا کہ حجت خدا امام زمان علیؑ سلام نے مجھے مطلع فرمایا ہے۔

حاکم نے دریافت کیا کہ تمہارے امام کون ہیں؟

انہوں نے ہر ایک امام کے نام سے اُسے آگاہ کیا اور مزید جو کچھ بتانا تھا سب بتا دیا۔

حاکم نے کہا: آپ اپنا ماتھے بڑھائیے تاکہ میں اس مذہب پر بیعت کروں۔

یہ کہہ کر حاکم نے کلمہ پڑھا:

رَوِّ اشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللهِ وَ اَنَّ عَلِيًّا وَ لِيُّ اللهِ وَ وَصِيٌّ رَسُوْلُ اللهِ وَ خَلِيْفَتُهُ بِسْمِ اللهِ وَ فَضْلِي

پھر باقی ائمہ علیہم الصلوٰت والسلام میں سے ہر ایک کا نام لیکر اُن کی امامت و ولایت کا اقرار کیا اور بہترین صاحبِ ایمان ہو گیا۔ اور اس مکار وزیر کو قتل کرادیا۔ نیز اہل بحرین سے معذرت چاہی اور اُن کے ساتھ اعزاز و اکرام سے پیش آنے لگا۔

یہ واقعہ اہل بیان بحرین میں بہت مشہور ہے اور فاضل مشق محمد بن عیسیٰ کی قبر بھی وہیں ہے جس کی زیارت کے لیے لوگ بکثرت آتے رہتے ہیں۔

# بَحَارُ الْاَنْوَارِ



## بَاب ۲۵

### بِسْت وِ پَنجَم



علامات ظہور خروج سفیانی  
اور خروج دَجَال کا ذکر

## باب ۲۵

علامات ظہور، خروجِ سفیانی اور خروجِ دجال کا ذکر

نزولِ حضرت عیسیٰ اور امام قائمؑ

کی اقتدا میں نماز ادا کرنا

(۱)

ملاحقانی نے جلودی سے، انھوں نے ہشام بن جعفر سے، ہشام نے حماد سے حماد عبد اللہ بن سلیمان سے (جو کتبِ ساری کے قاری تھے) روایت کی ہے، اُن کا بیان ہے کہ میں نے انجیل میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوصاف کا ذکر پڑھا، اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اے عیسیٰ ”ارْفَعْكَ إِلَى ثَمٍّ أَهْبَطَكَ فِي آخِرِ الزَّمَانِ لَتَرَى أُمَّةَ ذَٰلِكَ النَّبِيِّ الْعَجَابِ وَلَتَعْلَمَنَّهُمْ عَلَى اللَّعِينِ الدَّجَالِ أَهْبَطَكَ فِي وَقْتِ الصَّلَاةِ لَتَصَلِّيَ مَعَهُمْ إِيَّاهُمْ أُمَّةً مَرْحُومَةً“ (میں تمہیں انبی طرٹ اٹھا لوں گا اور پھر تمہیں آخر زمانہ میں نازل کروں گا تاکہ تم اُس نبی کی امت کے عجائب دیکھو اور دجال ملعون کے مقابلے میں ان کی مدد کرو تمہیں عین نماز کے وقت پرنازل کروں گا، تاکہ تم ان کی معیت میں نماز بھی پڑھو، اس لیے کہ وہ امتِ مرحومہ ہیں۔)

(امالی صدوق)

آخر زمانہ میں نیکی کو بدی اور

بدی کو نیکی سمجھا جائے گا

(۲)

ہارون نے ابنِ صدقہ سے، انھوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور آپ نے اپنے پدر بزرگوار سے روایت نقل فرمائی ہے کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا:

”وَكَيْفَ بَكُمْ إِذَا فُسِدَ نِسَاؤُكُمْ وَفُسِقَ شَبَابُكُمْ وَلَمْ تَأْمُرُوا

الْمَعْرُوفَ وَلَمْ تَنْهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ“ ؟

آپ نے فرمایا ”و“ اُس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب تمہاری عورتیں فاسد ہو جائیں گی اور تمہارے جوان فاسق ہو جائیں گے، اور جب تم لوگ نیکی کا حکم دینے سے گریز کرو گے اور کسی کو بُرائی سے منع نہ کرو گے ؟“

عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! کیا ایسا بھی ہوگا ؟

قَالَ ۳: ”نَعَمْ وَشَرُّ مِنْ ذَٰلِكَ“ كَيْفَ بَكُمْ إِذَا أَمَرْتُمْ بِالْمُنْكَرِ وَنَهَيْتُمْ عَنِ الْمَعْرُوفِ“

آپ نے فرمایا (ہاں، بلکہ اس سے بھی بدتر ہوگا) ”بتاؤ“ اُس وقت تم لوگوں کا کیا حال ہوگا جب تم بُرائی کا حکم دو گے اور نیکی سے روکو گے ؟

عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! کیا ایسا بھی ہوگا ؟

قَالَ ۴: ”نَعَمْ، وَشَرُّ مِنْ ذَٰلِكَ“ كَيْفَ بَكُمْ إِذَا رَأَيْتُمُ الْمَعْرُوفَ مُنْكَرًا وَالْمُنْكَرَ مَعْرُوفًا“

آپ نے فرمایا: (ہاں، بلکہ اس سے بھی بدتر ہوگا۔ اُس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب تم لوگ نیکی کو بدی سمجھنے لگو گے اور بدی کو نیکی سمجھو گے ؟)

(قریباً لاسناد)

### خُفِّ البَيِّدَا

(۳)

حنان سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے زمین کے شق ہونے کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا:

قَالَ ۵: ”أَنَا صُهْرًا عَلَى الْبَرِيدِ عَلَى اثْنِي عَشَرَ مِيلًا مِنَ الْبُرَيْدِ الَّذِي بِذَاتِ الْجَيْشِ“

آپ نے فرمایا: (مقام صفراء میں جو مکہ و مدینہ کے درمیان ایک وادی ہے اور ذات الجیش سے بارہ میل دور ہے)

(قریباً لاسناد)

### ایک آیت کی تفسیر

(۴)

ابو جارد نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے قرآن مجید کی آیت ”إِنَّ اللَّهَ قَادِرٌ عَلَى أَنْ يُنْزِلَ آيَةً“ (سورۃ الاحقاف، ۳)

(بیشک اللہ اس پر قادر ہے کہ آیت (نشانی) نازل کر دے)

کی تفسیر میں ارشاد فرمایا:۔

قَالَ: "وَسَيُرِيكَ فِي آخِرِ الزَّمَانِ آيَاتٍ مِنْهَا ذَابَّةُ الْأَرْضِ  
وَالدَّجَالُ وَنُزُولُ عِيسَى بْنِ مَرْيَمَ وَطُلُوعُ الشَّمْسِ  
مِنْ مَغْرِبِهَا"

آپ نے فرمایا (اللہ تعالیٰ تمہیں آخری زمانے میں اپنی بہت سی نشانیاں دکھائے گا ان میں  
ذابۃ الارض کا ظہور اور دجال کا خروج، حضرت عیسیٰ بن مریم کا آسمان سے  
نزول اور آفتاب کا مغرب سے طلوع ہونا ہے۔)

\* نیز حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے قرآن مجید کی اس آیت:  
"قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلَى أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا بَاطِنًا فَوْقَ كُلِّ  
رَأْسٍ" (کہہ دیجیے کہ وہ اس بات پر قادر ہے کہ تم پر عذاب بھیجے تمہارے اوپر سے) (الانعام: ۶۰)

کے متعلق روایت ہے۔ آپ نے فرمایا:  
"قَالَ: "مَنْ فَوْقَكُمْ" "هُوَ الدَّجَالُ وَالصَّبِيحَةُ" "أَوْ مِنْ تَحْتِ أَرْجُلِكُمْ"  
"وَهُوَ الْخُسْفُفُ" "أَوْ يَلْبِسُكُمْ شَيْعًا" "وَهُوَ اخْتِلَافُ فِي  
الْيَدَيْنِ، وَطَعَنَ بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ، "وَيُذِيقُ بَعْضُكُمْ  
بِأَسْنِ بَعْضٍ" "وَهُوَ يَقْتُلُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا وَكُلُّ هَذَا فِي  
أَهْلِ الْقِبْلَةِ"

فرمایا (مَنْ فَوْقَكُمْ سے مراد دجال کا خروج اور ندائے آسانی ہے اور "أَوْ مِنْ تَحْتِ أَرْجُلِكُمْ"  
سے مراد زمین کا شق ہونا ہے، اور "أَوْ يَلْبِسُكُمْ شَيْعًا" سے مراد دین  
میں اختلاف، ایک دوسرے پر طعنہ زنی ہے، اور "وَيُذِيقُ بَعْضُكُمْ بِأَسْنِ  
بَعْضٍ" سے مراد یہ ہے کہ تم لوگ آپس میں ایک دوسرے کو قتل کرو گے اور یہ سب  
کچھ اہل قبلہ (مسلمانوں) ہی کے درمیان ہوگا۔) (قرب الاسناد)

### ۵ ظہور امام قائم اور خروج سفیانی دونوں حتمی ہیں

ابن عینی نے ابن اسباط سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوالحسن امام علی الرضاؑ

نے فرمایا:

"کیا تمہارا خیال ہے کہ امام قائم علیہ السلام کا ظہور بغیر سفیانی کے ظہور کے

ہو جائے گا۔ ہرگز ایسا نہیں ہوگا بلکہ ظہور امام قائم بھی شقی اور خروج سفیانی

بھی حتمی ہے امام قائم کا ظہور سفیانی کے خروج کے بعد ہی ہوگا۔" (قرب الاسناد)

### ۴ قبل از ظہور مسلسل کشت و خون

ابن عینی نے بزطی سے، بزطی نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے روایت کی ہے  
آپ نے فرمایا: "قَدْ آمَ هَذَا الْأَمْرَ قَتْلُ بِيُوحٍ"

(ظہور امام قائم سے پہلے قتل بیوح ہوگا)

میں نے عرض کیا: قتل بیوح کا کیا مطلب ہے؟

آپ نے فرمایا: "دَأِشُم لَا يَفْتَرُ"

(مسلسل کشت و خون)

### ۵ ظہور قائم سے پہلے چار حادثات

اپنے اسناد کے ساتھ راوی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام رضا علیہ السلام کو  
فرماتے ہوئے سنا:

"يَزْعُمُ ابْنُ أَبِي حَمْزَةَ أَنَّ جَعْفَرَ بْنَ أَرْعَمَ أَنَّ أَبِي الْقَاسِمِ وَمَا عَلِمَ

جَعْفَرُ بِمَا يَحْدُثُ مِنْ أَمْرِ اللَّهِ فَوَاللَّهِ لَقَدْ قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى رِجْحِي لِرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

"مَا أَدْرِي مَا يَفْعَلُ بِي وَلَا يَكْفُرُ أَنْ أَسْبَحَ إِلَّا مَا يُوحَى إِلَيَّ"

(سورة الاحقاف آیت ۹)

(ابن ابی حمزہ نے یہ سنا کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا خیال تھا کہ میرے

والد (امام موسیٰ کاظم بن امام جعفر) قائم آل محمد ہیں۔ مگر امام جعفر صادقؑ کو کیا

معلوم کہ اللہ کی طرف سے کیا امر ظاہر ہوگا۔ خدا کی قسم اللہ تبارک و تعالیٰ

قرآن مجید میں اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول نقل فرماتا ہے کہ:

"میں نہیں جانتا کہ میرے یا تمہارے ساتھ کیا کیا جائے گا میں تو مرنے

اُسی کا پیروی کرتا ہوں جو مجھ پر وحی کی جاتی ہے۔"

\* اور امام ابو جعفر محمد باقر علیہ السلام بھی فرمایا کرتے تھے کہ:

"أَرْبَعَةُ أَحْدَاثٍ تَكُونُ قَبْلَ قِيَامِ الْقَائِمِ تَدُلُّ عَلَى خُرُوجِهِ

مِنْهَا أَحْدَاثٌ قَدْ مَضَتْ مِنْهَا ثَلَاثَةٌ وَبَقِيَ وَاحِدٌ"

(قبل قیام قائم چار حادثات ہوں گے جو ان کے خروج کی دلیل ہوں گے ان میں

تین واقعے تو گزر چکے ہیں ایک باقی ہے۔  
ہم لوگوں نے عرض کیا: ہم آپ پر قربان، وہ کون کونسے واقعات ہیں جو گزر چکے؟  
آپ نے فرمایا:

”رجب خلع فیہ صاحب خراسان ورجب وثب فیہ علی  
ابن زبیدہ، ورجب بیخرج فیہ محمد بن ابراہیم  
بالکوفة“

(ایک وہ رجب جس میں صاحب خراسان نے خلع (خلافت) کیا (یعنی اس  
نے مامون کو خلافت و حکومت سے ہٹایا اور اس کا نام سکوں اور خطبوں سے  
نکالا) پھر رجب آیا تو اُس نے ابن زبیدہ پر حملہ کر دیا (اور امین کو حکومت  
سے ہٹا دیا) پھر ماہ رجب آیا تو محمد بن ابراہیم (بن اسماعیل بن ابراہیم  
بن حسن بن امام حسن علیہ السلام المعروف بہ ابن طباطبائی) نے کوفہ میں خروج کیا  
ہم لوگوں نے عرض کیا اور جو تھا رجب اسی سے متصل ہوگا؟  
آپ نے فرمایا: حضرت ابو جعفر علیہ السلام نے اتنا ہی فرمایا تھا۔  
(قرب الاسناد)

### ۱ زوالِ بنی عباس کی پیشینگوئی

اپنے اسناد کے ساتھ راوی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے دریافت  
کیا کہ یہ امر فرج اب کتنا قریب ہے؟  
آپ نے فرمایا: حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام  
سے نقل فرمایا کہ آپ نے فرمایا:

”اول علامات الفرج سنة خمس وتسعين ومائة في سنة

ست وتسعين مائة تخرج العرب اعنتها وفي سنة سبع و

تسعين ومائة يكون الفنا وفي سنة ثمان وتسعين و

مائة يكون الحبل: فقال: اما ترى بني هاشم قد انقلبوا اهلهم اولادهم“

فرمایا (فرج کی پہلی علامت ۱۹۵ھ میں ظاہر ہوگی، پھر ۱۹۶ھ میں اہل عرب کے عساکر  
حکومت چھن جائے گی اور ۱۹۷ھ میں فنا ہے اور ۱۹۸ھ میں جلا وطنی ہے۔

”پھر فرمایا“ کیا تم نہیں دیکھتے کہ بنی ہاشم کے اہل و عیال کو جڑ سے اکھاڑ دیگا کیا؟

میں نے عرض کیا: ان لوگوں کے لیے جلا وطنی ہے؟

قال: ”وغيرهم، وفي سنة تسع وتسعين ومائة يكشف الله البلاد  
انشاء الله وفي سنة مائتين يفعل الله ما يشاء“

آپ نے فرمایا: (دوسروں کے لیے بھی اور ۱۹۹ھ انشاء اللہ ساری بلائیں چھٹ جائیں گی اور  
سنہ ۲۰۰ھ میں جو اللہ چاہے گا وہی ہوگا۔)

ہم نے عرض کیا: ہماری جائیں آپ پر قربان، یہ فرمائیں کہ سنہ ۲۰۰ھ میں کیا ہوگا؟

قال: ”لو اخبرت احدا لا خبرتكم ولا قد خبرت عما ينكم فما  
كان هذا من سراجي ان يظهر هذا مني اليكم ولكن  
اذا اراد الله تبارك وتعالى اظهار شئ من الحق لم يقيد  
العبياد على سقوه“

آپ نے فرمایا: اگر میں نے کسی اور کو بتایا ہوتا تو تم کو بھی بتا دیتا۔ اور میرے خیال میں یہ بھی  
مناسب نہیں کہ میری طرف سے اس کا اظہار تم پر ہو۔ مگر جب اللہ تعالیٰ کسی  
امر کا اظہار چاہے گا تو کوئی شخص اس کو پوشیدہ نہ رکھ سکے گا۔

میں نے عرض کیا: میری جان آپ پر قربان، آپ نے اپنے پدر بزرگوار کا قول نقل کرتے ہوئے  
سال کی ابتدا میں فرما دیا تھا کہ آلِ فلاں کی حکومت فلاں اور فلاں پر ختم ہو جائے  
گی اور ان دونوں کے بعد آلِ فلاں کی حکومت نہیں رہے گی۔؟

آپ نے فرمایا: ہاں، میں نے ایسا کہا تھا۔

میں نے عرض کیا: اللہ آپ کو اچھا رکھے، یہ بتائیں کہ جب آلِ فلاں کی حکومت ختم ہو جائیگی تو پھر کیا  
قریش میں سے کسی شخص کی حکومت قائم ہوگی؟

آپ نے فرمایا: نہیں۔

میں نے عرض کیا: پھر کیا ہوگا؟

آپ نے فرمایا: وہی ہوگا جو تم اور تمہارے اصحاب کہتے ہو۔

میں نے عرض کیا: یعنی خروج سفیانی؟

آپ نے فرمایا: نہیں۔

میں نے عرض کیا: پھر قیام قائم؟

آپ نے فرمایا: اللہ جو چاہے گا کرے گا۔

میں نے عرض کیا: پھر تو آپ ہی وہ (قائم) ہیں

آپ نے فرمایا: لا حول ولا قوة الا باللہ۔ اور فرمایا: اس امر (قیام قائم) سے قبل کچھ علامات



ظاہر ہوں گی۔ حرمین یعنی مکہ اور مدینہ کے درمیان حادثہ رونما ہوگا۔

میں نے عرض کیا: کیا حادثہ؟  
آپ نے فرمایا: کشت و خون اور فلاں شخص آل فلاں میں سے پندرہ آدمیوں کو قتل کرے گا۔

### ۹ ظہور سے پہلے بے مروتی عام ہوگی

ابی نے محمد بن فضیل سے، انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ میں نے ان جناب سے عرض کیا کہ میں آپ پر قربان ہوں میں نے سنا ہے کہ آل جعفر کا ایک جھنڈا ہوگا اور آل عباس کے دو جھنڈے۔ آپ کیا فرماتے ہیں اس کے بارے میں؟

قَالَ: "أَمَّا آلُ جَعْفَرٍ فَلَيْسَ بِشَيْءٍ وَلَا إِلَى شَيْءٍ وَالْأَبَّاسُ فَإِنَّ لَهُمْ مَلَكًا مَبْطُنًا يُقَرَّبُونَ فِيهِ الْبَعِيدُ وَيُبَاعِدُونَ فِيهِ الْقَرِيبَ وَسُلْطَانُهُمْ عَسِيرٌ لَيْسَ فِيهِ نَسِيرٌ حَتَّى إِذَا آمَنُوا مَكَوْلَ اللَّهِ وَآمَنُوا عِقَابَهُ صَبَحَ فِيهِمْ صَبْحَةٌ لَا يَبْقَى لَهُمْ مُنَادٍ يَجْمَعُهُمْ وَلَا يَسْمَعُهُمْ وَهُوَ قَوْلُ اللَّهِ وَرَحْمَتُهُ إِذَا أَخَذَتِ الْأَرْضُ زُخْرُفَهَا وَازَّيَّنَتْ" (سورہ یونس: ۶۴)

آپ نے فرمایا (آل جعفر کو کسی شمار و قطار میں نہیں، لیکن آل عباس کی حکومت دیر تک رہے گی جس میں وہ لوگ دور والوں کو قریب اور قریب والوں کو دور بھیجیں گے اور ان کی حکومت بڑی مشکل سے قائم ہوگی یہ کام ان کے لیے آسان نہ ہوگا مگر جب یہ لوگ اللہ کے عذاب اور اس کی سزا سے بچوں ہو جائیں گے تو ان میں ایک آواز بلند ہوگی اور ادھر ادھر ان لوگوں کا کوئی پکارنے والا نہ ہوگا جو انھیں بلا کر جمع و متحد کرے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: "یہاں تک کہ زمین اُس سے اپنے زیورات (نباتات وغیرہ) اخذ کر لے اور مرتین ہوگئی۔"

میں نے عرض کیا: میں آپ پر قربان، یہ کب ہوگا؟

قَالَ: "أَمَّا إِنَّهُ لَمْ يَوْقُتْ لَنَا فِيهِ وَقْتُ وَلَكِنْ إِذَا أَحَدٌ شَاكَمُ بِشَيْءٍ فَكَانَ كَمَا نَقُولُ: فَقُولُوا: صَدَقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَإِنْ كَانَ بَخِيلًا ذَلِكَ فَقُولُوا: صَدَقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ

تُوجِرُوا أَمْرَيْنِ

آپ نے فرمایا (میں اس کا کوئی وقت مقرر کر کے نہیں بتایا گیا ہے۔ مگر اس کا خیال رکھو) جب ہم تم لوگوں سے کچھ کہیں اور وہ قول پورا ہو جائے تو تم لوگ کہو کہ "اللہ اور اس کے رسول نے سچ فرمایا تھا اور اگر وہ قول پورا نہ ہو تو بھی کہو کہ "اللہ اور اس کے رسول نے سچ فرمایا تھا"

اس طرح تم کو دو مرتبہ ثواب ملے گا۔

ثُمَّ قَالَ: "وَلَكِنْ إِذَا اشْتَدَّتِ الْحَاجَةُ وَالْفَاقَةُ وَأَنْكَرَ النَّاسُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا، فَبَعْدَ ذَلِكَ تَوَقَّعُوا هَذَا الْأَمْرَ صَبَاحًا وَمَسَاءً" پھر فرمایا: (مگر ان جب فقر و فاقہ شدید صورت اختیار کر لے گا اور لوگ ایک دوسرے کو نہ پہچانیں گے تو اُس وقت صبح و شام اس امر کی امید رکھو۔)

میں نے عرض کیا: فقر و فاقہ تو سمجھ میں آیا، لیکن ایک دوسرے کو نہ پہچانے کا کیا مطلب ہے؟  
قَالَ: "يَأْتِي الرَّجُلَ أَخَاهُ فِي حَاجَةٍ فَيَلْقَاهُ بِغَيْرِ الْوُجْهِ الَّذِي يُلْقَاهُ فِيهِ وَيَكَلِّمُهُ بِغَيْرِ الْكَلَامِ الَّذِي كَانَ يُكَلِّمُهُ" آپ نے فرمایا: (جب ایک شخص دوسرے کے پاس جائے گا تو وہ اس خندہ پیشانی سے اس کے ساتھ پیش نہ آئے گا جس طرح وہ پہلے پیش آیا کرتا تھا اور نہ اس اخلاق سے کلام کرے گا جس طرح پہلے بات کیا کرتا تھا۔) (تفسیر علی بن ابیہم)

### ۱۰ فاسقین اہل قبلہ پر عذاب کا ذکر

ابو جبار و نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے ایک روایت میں نقل کیا کہ آیت "قُلْ آرَأَيْتُمْ إِنْ أَنْتُمْ عَذَابُ بَيِّنَاتٍ أَوْ نَحَارًا مِمَّا ذَآلِيسْتُمْ جَعَلْتُمْ مِنْهُ الْمُحْجَرُونَ" (سورہ یونس: ۵۰) لے رسول! (کہہ دیجیے: ذرا غور تو کرو، اگر اُس کا عذاب تم پر کسی رات یا کسی دن آجائے تو مجھ م لوگ اُس میں کیوں جلدی کر رہے ہیں۔)

کے متعلق فرمایا: "فَهَذَا عَذَابٌ يَنْزِلُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ عَلَى فُسْقَةِ

أَهْلِ الْقَبِيلَةِ وَهُمْ يَجْعَدُونَ نَزْلَ الْعَذَابِ عَلَيْهِمْ"

(آخری زمانے میں فاسقین اہل قبلہ (مسلمان فاسقین) پر نازل ہوگا

جبکہ وہ اپنے اوپر نازل عذاب سے انکار کرتے ہوں گے۔) (تفسیر علی بن ابیہم)

## ایک آیت کی تفسیر کے تحت چند پیشگوئیاں اور احادیث

۱۱

ابو الجارود نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے اس آیت:  
”وَلَوْ تَرَىٰ إِذْ فُزِعُوا مَثَلًا فَوْتَ“ (سورہ سبا آیت ۵۰)  
(اور لے کاش، تم دیکھتے اُن کو جبکہ وہ گھبراتے ہوتے پھرے گے  
اور کوئی جائے قتل نہ پائیں گے۔)

کے متعلق روایت نقل کی ہے کہ امام علیہ السلام نے فرمایا:

قَالَ: ”مِنْ الصَّوْتِ، وَذَلِكَ الصَّوْتُ مِنَ السَّمَاءِ“

(یہ فزع اور خون، آواز سے ہوگی اور آواز آسمان سے آئے گی)

قوله: ”وَ أَخِذُوا مِنْ مَّكَانٍ قَرِيبٍ“ (سورہ سبا آیت ۵۰)  
(اور انہیں قریبی جگہ سے اخذ کر لیا جائے گا)

قَالَ: ”مِنْ تَحْتِ أَقْدَامِهِمْ خَسَفَ بِهِمْ“

آپ نے فرمایا: (یعنی اُن کے پیروں (قدموں) کے نیچے کی زمین شق ہو جائے گی اور وہ

زمین کے اندر سما جائیں گے) (تفسیر علی بن ابراہیم)

★ صاحب کشاف نے ابن عباس سے روایت نقل کی ہے، انہوں نے کہا کہ: یہ آیت

خسف بیداء (بیابان میں زمین شق ہونے) کے متعلق نازل ہوئی ہے۔

★ ابو حمزہ ثمالی سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت علی بن الحسین اور

حسن بن الحسن بن علی دونوں نے فرمایا کہ اس سے مراد وہ بیابان کا لشکر ہے

جو اپنے قدموں کے نیچے سے عذاب میں ماخوذ ہوں گے۔

★ مجھ سے بیان کیا عمرو بن مرہ اور حرمان بن اعین نے اور انہوں نے ہاجر مکی

سے سنا اور ہاجر مکی کا بیان ہے کہ میں نے جناب ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو بیان

کرتے ہوئے سنا، وہ فرماتی ہیں کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد

فرمایا: ”يَعُوذُ عَائِدٌ بِالْبَيْتِ فَيَبْعَثُ إِلَيْهِ جَيْشٌ حَتَّىٰ

إِذَا كَانُوا بِالْبَيْدَاءِ بِيَدَاءِ الْمَدِينَةِ خَسَفَ بِهِمْ“

آپ نے فرمایا (ایک پناہ لینے والا خانہ کعبہ میں پناہ لیگا اور اس کی گرفتاری کے لیے

لشکر بھیجا جائے گا، جب وہ لشکر بیابان مدینہ پہنچے گا تو زمین شق ہو جائے  
گی اور سارا لشکر اُس میں سما جائے گا۔)

★ حذیفہ سیانی کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اہل مشرق و مغرب کے  
درمیان فتنے کا ذکر فرما رہے تھے کہ:

”فَبَيْنَاهُمْ كَذَلِكَ يَخْرُجُ عَلَيْهِمُ السُّفْيَانِيُّ مِنَ الْوَادِي

الْيَابِسِ فِي فَوْرِ ذَلِكَ حَتَّىٰ يَنْزِلَ دِمَشْقَ فَيَبْعَثُ جَيْشًا

جَيْشًا إِلَى الْمَشْرِقِ وَآخِرًا إِلَى الْمَدِينَةِ حَتَّىٰ يَنْزِلُوا

بِأَرْضِ بَابِلَ مِنَ الْمَدِينَةِ الْمَلْعُونَةِ، يَعْنِي بَغْدَادَ فَيَقْتُلُونَ

أَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثَةِ آلَافٍ وَيَفْضَحُونَ أَكْثَرَ مِنْ مِائَةِ

أُمْرَأَةٍ وَيَقْتُلُونَ (سبھا) ثَلَاثَ مِائَةِ كَبْشٍ مِنْ بُنَى

الْعَبَّاسِ“

ثُمَّ يَنْجِدُ رُؤُوسَ الْكُوفَةِ فَيَخْرِبُونَ مَا حَوْلَهَا، ثُمَّ

يَخْرُجُونَ مُتَوَحِّجِينَ إِلَى الشَّامِ فَيَخْرُجُ رَأْيَةُ هُدًى

مِنَ الْكُوفَةِ فَتَلْحَقُ ذَلِكَ الْجَيْشَ فَيَقْتُلُونَهُمْ لَا

يَقِلُّتْ مِنْهُمْ مُخْبِرٌ وَيَسْتَقِيدُونَ مَا فِي أَيْدِيهِمْ مِنْ

السَّبْيِ وَالْعَنَائِمِ وَيَحِلُّ الْجَيْشُ الشَّامِي بِالْمَدِينَةِ

فَيَنْتَهِبُونَهَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ بِلِيَالِيهَا۔

ثُمَّ يَخْرُجُونَ مُتَوَحِّجِينَ إِلَى مَكَّةَ حَتَّىٰ إِذَا كَانُوا بِالْبَيْدَاءِ

بَعَثَ اللَّهُ جِبْرَائِيلَ۔ فَيَقُولُ: يَا جِبْرَائِيلُ! اذْهَبْ

فَأَبْدُهِمْ، فَيَضْرِبُهَا بِرِجْلِهِ ضَرْبَةً يَخْسَفُ اللَّهُ بِهِمْ

عِنْدَهَا وَلَا يَقِلُّتْ مِنْهَا إِلَّا رَجُلَانِ مِنْ جَيْشِنَا فَلَذَلِكَ

جَاءَ الْقَوْلُ ”وَعِنْدَ جَيْشِنَا الْخَبَرُ الْيَقِينُ“

فَذَلِكَ قَوْلُهُ: ”وَلَوْ تَرَىٰ إِذْ فُزِعُوا مِنْ مَّكَانٍ قَرِيبٍ“

انحراف فرمایا (ابھی وہ لوگ اسی فتنے میں مبتلا ہوں گے کہ اُن پر سفیانی وادی یا بس

اسی وقت (فوراً بعد) خروج کرے گا اور دمشق میں نازل ہوگا، پھر ایک

لشکر مشرق کی طرف روانہ کرے گا اور دوسرا مدینہ کی طرف اور وہ لوگ ہر زمین

بابل کے منہوں شہر (بغداد) میں پڑاؤ ڈالیں گے اور وہاں تین ہزار آدمیوں کے

زیادہ کو قتل کر دیں گے اور ایک سو عورتوں کو بے عزت کر دیں گے اور بنی عباس کے تین سو جوانوں کو قتل کر ڈالیں گے۔

پھر وہ کوفہ کی طرف بڑھیں گے اور اس کے قرب وجوار کو تاراج کر دیں گے وہاں سے چل کر شام کی طرف رخ کریں گے۔ اُس وقت ایک ہدایت کا علم کوٹے پر آم ہو گا اور ان میں کے سب ہی کو قتل کر دے گا، ایک کو بھی زندہ نہ چھوڑے گا اور ان کے قبضے میں جتنے قیدی اور اموال غنیمت ہوں گے سب کو آزاد کر لے گا۔ اور دو سرائے شکر مدین پہنچے گا اور وہاں تین دن اور تین رات تک ٹوٹ مار کرتا رہے گا۔

پھر وہ لشکر وہاں سے نکل کر مکہ کی طرف روانہ ہو گا، جب وہ بیابان میں پہنچے گا تو اللہ تعالیٰ حضرت جبرئیل کو بھیجے گا اور حکم دے گا کہ: "اے جبرئیل! جاؤ اور ان سب کو نیست و نابود کر دو۔" جبرئیل وہاں آئیں گے اور اپنا پاؤں زمین پر ماریں گے زمین شق ہو جائیگی اور وہ سارا لشکر اس میں سما جائے گا صرف قبیلہ جہینہ کے دو آدمی بچیں گے۔ پس اسی کے متعلق اللہ تعالیٰ کا قول ہے کہ "وَلَوْ تَرَىٰ إِذْ فُتِحُوا....."

اس روایت کو ثعلبی نے بھی اپنی تفسیر میں لکھا ہے۔

☆ اور ہمارے اصحاب نے بھی حالات امام مہدی علیہ السلام میں حضرت امام جعفر صادق اور امام محمد باقر علیہما السلام سے اسی کے مثل روایت نقل کی ہے۔ (بحوالہ لا نور)

### وَإِنِّي لَهُمُ التَّنَاوُشُ... کی تفسیر

(۱۲)

حسین بن محمد نے معنی سے، انھوں نے محمد بن جہور سے، انھوں نے ابن محبوب سے انھوں نے ابو حمزہ سے روایت کی ہے ابو حمزہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر سے سے قول خدا تعالیٰ: "وَإِنِّي لَهُمُ التَّنَاوُشُ مِنْ مَّكَانٍ بَعِيدٍ" (سورہ سبا آیت ۵۱)

(اور مقام بعید سے اُن کی اُس تک رسائی کیونکر ممکن ہے)

کی تفسیر کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا:

"وَأَنَّهُمْ طَلَبُوا الْمَسْجِدَ مِنْ حَيْثُ لَا يَنَالُ وَقَدْ كَانَ لَهُمْ مَسْجِدٌ وَلَا مِنْ حَيْثُ يَنَالُ" (یعنی وہ مسجد کو تلاش کیا جس سے نہ پہنچ سکتے تھے نہ وہاں سے نہ پہنچ سکتے تھے۔ نکاح کا ہو گا اور انھیں کوئی فائدہ نہ ہو گا) (تذکرہ ابن بابویہ)

### خَسَفَ بَيْدَاهُ اور لشکرِ سفیانی

(۱۳)

محمد بن عباس نے محمد بن حسن بن علی بن صباح مدائنی سے، انھوں نے حسن بن محمد بن شعیب سے، انھوں نے موسیٰ بن عمر بن یزید سے، انھوں نے ابن عمیر سے، انھوں نے منصور بن یونس سے، انھوں نے اسماعیل بن جابر سے، انھوں نے ابو خالد کابلی سے، اور ابو خالد نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

"يَخْرُجُ الْقَائِمُ فَيَسِيرُ حَتَّى يَمُرَّ بِمَرْ، فَيَبْلُغُهُ أَنْ عَامِلَهُ قَدْ قُتِلَ فَيَرْجِعُ إِلَيْهِمْ فَيَقْتُلُ الْمُقَاتِلَةَ وَلَا يَزِيدُ عَلَى ذَلِكَ شَيْئًا، ثُمَّ يَنْطَلِقُ فَيَدْعُو النَّاسَ حَتَّى يَنْتَهِيَ إِلَى الْبَيْدَاءِ فَيَخْرُجُ حَيْثُ كَانَ السَّفِيَانِي فَيَأْمُرُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَرْضَى أَنْ تَأْخُذَ بِأَقْدَامِهِمْ وَهُوَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ "وَلَوْ تَرَىٰ إِذْ فُتِحُوا فَلَاقُوا قُوَّةً وَأُخْذُوا مِنْ مَّكَانٍ قَرِيبٍ" وَقَالُوا أَمَتَانِيَّةٌ وَأَقْتِ لَهُمُ التَّنَاوُشُ مِنْ مَّكَانٍ بَعِيدٍ" (سورہ سبا آیت ۵۱)

(جب امام قائم ۱؎ خروج کریں گے تو آپ روانہ ہوں گے اور راستے سے گزریں گے وہاں خیر ملے گی کہ ان کا عامل قتل کر دیا تو آپ واپس ہوں گے اور وہاں پہنچ کر جنگ کریں گے پھر وہاں سے چلیں گے اور لوگوں کو اپنی طرف بلائیں گے یہاں تک کہ بیداد (بیابان) میں پہنچیں گے تو اُدھر سے سفیانی کے دو لشکر خروج کریں گے تو اللہ عز و جل زمین کو حکم دے گا کہ ان لوگوں کو اُن کے قدموں کے نیچے ہی سے نکل لے۔ چنانچہ اللہ عز و جل کا یہ قول ہے جو انہی لوگوں کے لیے نازل ہوا کہ:

"لَا كَاشَ لَهُمْ تَمَّ وَيَكْفِيهِمْ أَنْ (باطل پرستوں) کو جبکہ وہ گھبراتے ہوتے

پھر اس کے اور ان کے لیے کوئی جائے فرار نہ ہوگی اور قریب ہی سے انھیں

اخذ کر لیا جائے گا۔ (یعنی، اخذ و امن مکان قریب) (امام قائم کے قریب)

اور وہ کہیں گے کہ ہم اس (حق) یعنی امام قائم پر ایمان لائے۔ مگر اب دور مقام

سے اُن کی اس تک رسائی کیونکر ممکن ہے) "وقت کفر و اہلہ من قبیل" (یعنی

جبکہ انھوں نے اس سے قبل (امام قائم کو تسلیم نہ کیا) انکار کیا اور دور کی باتیں بنا دیں۔

## ”سَالِ سَائِلٌ بِعَذَابٍ وَاقِعٍ“ کی تفسیر میں امام محمد باقر کا قول

(۱۴)

راوی کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ حضرت امام ابو جعفر محمد باقر علیہ السلام سے قرآن مجید آیت ”سَالِ سَائِلٌ بِعَذَابٍ وَاقِعٍ“ (سورہ معارج آیت ۱) کے بارے میں سوال کیا گیا، تو آپ نے فرمایا:

”وَنَارُ تَخْرُجُ مِنَ الْمَغْرِبِ وَ مَلَكٌ يَسُوقُهَا مِنْ خَلْفِهَا  
حَتَّى يَأْتِيَ مِنْ جِبَةِ دَارِ بَنِي سَعْدِ بْنِ هَاشِمٍ عِنْدَ مَسْجِدِهِمْ  
فَلَا تَدْخُلُ دَارَ ابْنِیْ اُمِّیَّةٍ اِلَّا اَخْرَقَتْهَا وَاَهْلُهَا وَلَا  
تَدْخُلُ دَارًا فِيْهَا وَتَرَى لَوَّلَ مُحَمَّدٍ اِلَّا اَخْرَقَتْهَا وَذَلِكَ  
الْمُسَدِّعُ عَلَيْهِ السَّلَامُ“

(یعنی) ایک آگ مغرب سے چلے گی اور ایک بادشاہ اُس کو اُس کے پیچھے سے  
بڑھاتا ہوا لائے گا، یہاں تک کہ خانہ سعد بن ہاشم کے پاس اُن لوگوں کی  
مسجد کے قریب جا پہنچے گا اور بنی امیہ کا کوئی گھر بغیر جلانے نہ چھوڑے گا  
اور آلِ محمد پر جن لوگوں نے ظلم کیا ہے اُن سب کو جلا کر خاک کر دیگا اور  
وہ امام مہدی علیہ السلام ہوں گے۔ (تفسیر علی بن ابراہیم)

### حدیث رسول اللہ

(۱۵)

ابن ولید نے صفار سے، انھوں نے ابن معروف سے، انھوں نے ابن فضال  
سے، انھوں نے طریق بن ناصح سے، انھوں نے ابو حصین سے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت  
امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا، آپ نے فرمایا: کہ ایک مرتبہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
دریافت کیا کہ ساعت (قیامت) کب آئے گی؟

فَقَالَ: ”عِنْدَ اِيْمَانٍ بِالْجُودِ وَ تَكْذِيبِ الْقَدْرِ“  
آپ نے فرمایا: (جب لوگ (علم، نجوم پر ایمان رکھیں گے اور قضا و قدر (الہی)  
کی تکذیب کرنے لگیں گے۔)

## جب تک زمین و آسمان خاموش ہیں تم لوگ بھی خاموشی اختیار کرو

(۱۶)

احمد بن محمد بن عیسیٰ علوی نے حیدر بن محمد سمرقندی سے، انھوں نے ابو عمرو  
الکشی سے، انھوں نے حمدویہ بن بشر سے، انھوں نے محمد بن عیسیٰ سے، انھوں نے حسین  
بن خالد سے روایت کی، انھوں نے کہا کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت ابوالحسن امام رضا علیہ السلام  
سے عرض کیا کہ فرزند رسول! عبد اللہ بن بجیرہ ایک حدیث بیان کرتا ہے اور اس کی تاویل  
کرتا ہے میں چاہتا ہوں کہ وہ حدیث آپ کے سامنے بیان کروں؟

آپ نے فرمایا: وہ کونسی حدیث ہے؟

میں نے عرض کیا: کہ ابنِ بکیر کہتا ہے کہ مجھ سے عبید بن زرارہ نے بیان کیا کہ  
ایک مرتبہ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں اُس زمانے میں حاضر تھا  
جب محمد بن عبد اللہ بن حسن نے خروج کیا تھا۔ اتنے میں بارے اصحاب میں سے ایک  
شخص آیا اور اس نے عرض کیا: مولانا! میں آپ پر قربان، محمد بن عبد اللہ نے خروج  
کیا ہے اور لوگوں نے ان کی دعوت پر تبلیک کہا ہے۔ آپ کیا فرماتے ہیں، کیا خروج  
میں اُن کا ساتھ دیا جائے؟

آپ نے فرمایا:

”اَسْكُنْ مَا سَكَنْتَ السَّمَاءَ وَالْاَرْضَ“

(یعنی)

(تم لوگ اس وقت تک خاموش رہو جب تک زمین و آسمان خاموش ہیں)

عبد اللہ بن بکیر اس کے متعلق کہتا ہے کہ جب یہ معاملہ ہے کہ جب تک آسمان و زمین  
ساکت و خاموش ہیں اُس وقت تک خروج ممکن نہیں تو پھر نہ کوئی امام قائم ہوگا اور نہ کوئی خروج کرے گا  
حضرت ابوالحسن امام رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام  
نے درست فرمایا ہے ابنِ بکیر نے جو اس کا مطلب نکالا ہے وہ غلط ہے۔

حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اس وقت تک خاموش رہو  
جب تک آسمان و زمین خاموش ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جب تک آسمان سے کوئی نذرانہ  
آئے اور جب تک زمین شوق نہ ہو۔



(۱۷) = راوی کا بیان ہے کہ عبداللہ بن بکیر کہہ کرتے تھے کہ خدا کی قسم اگر عبید بن زرارہ سچ کہتا ہے کہ (امام ابو عبداللہ علیہ السلام نے یہ فرمایا تھا) تو پھر اس کا مطلب یہ ہے کہ نہ تو کوئی خروج ہے اور نہ کوئی قائم۔

راوی کا بیان ہے کہ امام ابو الحسن رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ عبید نے جو حدیث بیان کی وہ درست ہے مگر عبداللہ بن بکیر نے اس کا مطلب نکالا ہے وہ غلط ہے۔ حضرت امام ابو عبداللہ علیہ السلام کے فرمانے کا مطلب یہ ہے کہ جیتک آسمان خاموش رہے اور تمھارے امام قائم نہ کرے نام کا اعلان نہ کرے اور جیتک زمین خاموش رہے اور شکر (سفینی) زمین میں نہ دھنس جائے۔

(معانی الاخبار)

## آل محمد اور آل ابی سفیان کے درمیان جنگ کی بنیاد

(۱۸)

ابن ولید نے محمد عطار اور احمد بن ادریس سے ایک ساتھ اور انھوں نے اشعری سے، اشعری نے سیاری سے، سیاری نے حکم بن سالم سے، اور حکم نے ایک شخص سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو عبداللہ جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ:

”قَالَ: ”إِنَّا وَآلِ ابْنِ سَفْيَانَ أَهْلُ بَيْتَيْنِ نَعَادُ بَيْنَنَا فِي اللَّهِ“

آپ نے فرمایا (ہم اور آل ابی سفیان دو گھرانوں سے تعلق رکھتے ہیں ہم دونوں کے درمیان اللہ کے معاملے میں جنگ ہے۔)

”قُلْنَا: صَدَقَ اللَّهُ وَ قَالُوا كَذَبَ اللَّهُ“

(ہم کہتے ہیں کہ اللہ نے سچ فرمایا ہے اور وہ کہتے ہیں کہ اللہ نے جھوٹ بولا ہے)

”قَاتَلَ ابُو سَفْيَانَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَقَاتَلَ مُعَاوِيَةَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَقَاتَلَ يَزِيدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ وَ السُّفْيَانِيُّ يُقَاتِلُ الْقَائِمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ“

(اور اسماءات پر ابو سفیان نے رسول اللہ ﷺ سے جنگ کی، معاویہ نے علی بن ابی طالب سے جنگ کی، یزید بن معاویہ نے حسین بن علی سے جنگ کی اور سفینی امام قائم سے جنگ کرے گا۔)

(معانی الاخبار)

## دجال کا خروج کہاں ہوگا

(۱۹)

معاویہ بن حکیم نے محمد بن شعیب بن غروان سے، انھوں نے ایک شخص سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام کے پاس ملنے سے ایک شخص آیا تو آپ نے اس سے فرمایا: اے خراسانی! تو فلاں فلاں وادی کے بارے میں کچھ واقفیت رکھتا ہے؟

- اُس نے عرض کیا: جی ہاں۔
- آپ نے فرمایا: تو اس وادی میں شکتہ و واشگافہ مقام کو بھی جانتا ہے؟ جو ایسا ایسا ہے؟
- اُس نے عرض کیا: جی ہاں۔

پھر فرمایا: ”مِنْ ذَٰلِكَ يَخْرُجُ الدَّجَالُ“

(اسی جگہ سے دجال خروج کرے گا)

راوی کا بیان ہے کہ پھر ایک یمنی شخص سے آپ نے فرمایا: اے یامانی! تم اس شعب گھاٹی سے واقف ہو؟

- اُس نے عرض کیا: جی ہاں:
- آپ نے فرمایا: اُس گھاٹی میں جو فلاں قسم کا درخت ہے اُسے بھی پہچانتے ہو؟
- اُس نے عرض کیا: جی ہاں۔
- آپ نے فرمایا: اور اس درخت کے نیچے ایک بڑی چٹان کو بھی دیکھ لے؟
- اُس نے عرض کیا: جی ہاں۔

آپ نے فرمایا: ”فَتِلْكَ الصَّخْرَةُ الَّتِي حَقَّقْتَ الْوُجُوهَ مَوْئِي

عَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ“

(وہی وہ چٹان ہے جس کے نیچے الواح مویٰ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے محفوظ ہیں۔)

(بغائر الدرجات)

## حرص دنیا اور ریاکاری عام ہوگی

(۲۰)

ابی نے علی سے، علی نے اپنے والد سے، انھوں نے فضلی سے، فضلی نے سکونی سے

روایت کی ہے کہ حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

قَالَ ۛ سَيَأْتِي عَلَى أُمَّتِي زَمَانٌ تَخْبِثُ فِيهِ سَرَائِرُهُمْ وَ تَحْسَنُ فِيهِ عِلَالَتُهُمْ طَمَعًا فِي الدُّنْيَا لَا يُؤَيِّدُونَ بِهِ مَا عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ يَكُونُ أَمْرُهُمْ رِيَاءً لَا يُخَالِطُهُ خَوْفٌ، يَعْتَمِدُ اللَّهُ مِنْهُ بِعِقَابٍ فَيَكْذِبُونَ دُعَاءَ الْغَرِيقِ فَلَا يَسْتَجَابُ لَهُمْ ۛ

آپ نے فرمایا: (میری امت پر ایک ایسا وقت بھی آئے گا جس میں لوگوں کا باطن گندہ ہوگا اور ظاہر ان کا حسین و خوبصورت ہوگا، دنیا حاصل کرنے کی حرص میں لگے رہیں گے اور جو (ثواب و اجر) اللہ کے پاس ہے اس کی خواہش بھی نہ کریں گے، اُن کے ہر کام میں بے دھرمی رہے گی، اللہ تعالیٰ کی طرف سے اُن پر بالعموم عذاب مسلط ہوگا اور وہ دعاء غریق پڑھتے رہیں گے مگر اُن کی دعا قبول نہ ہوگی۔) (ثواب الاعمال)

### علمائے دین اور فقہاء بدترین ہوں گے

(۲۱)

اسناد بالا کے ساتھ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

قَالَ ۛ سَيَأْتِي زَمَانٌ عَلَى أُمَّتِي لَا يَبْقَى مِنَ الْقُرْآنِ إِلَّا رُسْمُهُ وَلَا مِنَ الْإِسْلَامِ إِلَّا اسْمُهُ، يَسْتَوْنَ بِهِ وَهُمْ أَعْبَدُ النَّاسِ مِنْهُ، مَسَاجِدُهُمْ عَامِرَةٌ وَهِيَ خَرَابٌ مِنَ السُّدَى، فَقَهَاءُ ذَلِكَ الزَّمَانِ شَرُّ فَقَهَاءِ تَحْتَ ظِلِّ السَّمَاءِ مِنْهُمْ خَرَجَتِ الْفِتْنَةُ وَالْيَهُودُ تَعُودُ ۛ

آپ نے فرمایا: (میری امت پر ایک زمانہ ایسا بھی آئے گا کہ جس میں قرآن بطور رسم رہ جائے گا۔ اسلام کا صرف نام رہ جائے گا، کہنے کو مسلمان ہوں گے مگر اسلام سے بہت دور ہوں گے، اُن کی مسجدیں آباد نظر آئیں گی مگر ہدایت سے خالی ہوں گی۔ اُس زمانے کے (علمائے دین و فقہاء) زیر آسمان بدترین فقیہ ہوں گے، فتنے اُن ہی کی طرف سے شروع ہوں گے اور پھر اُن ہی کی طرف پلٹ کر جائیں گے۔)

(ثواب الاعمال)

### اسلام غریبوں میں رہے گا

(۲۲)

ابن مغیرہ نے اسناد کے ساتھ سکونی سے اور سکونی نے حضرت امام جعفر صادق سے، اور آپ نے اپنے آباؤ اجداد علیہم السلام سے اور انھوں نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت نقل فرمائی ہے کہ آنحضرت نے ارشاد فرمایا:

قَالَ ۛ (إِنَّ) الْإِسْلَامَ بَدَأَ غَرِيبًا وَ سَيَعُودُ غَرِيبًا كَمَا بَدَأَ فَطُوبَى لِلْغُرَبَاءِ ۛ

آپ نے فرمایا: (بلاشبہ و یقیناً) اسلام غریبوں سے شروع ہوا اور غریبوں میں پلٹ کر جائے گا پس اُن غریبوں کا کیا کہنا، وہ بڑے خوش نصیب ہیں۔) (اکمال الدین)

عینۃ نعلانی میں بھی حضرت امام جعفر صادق بن امام محمد باقر علیہما السلام سے اسی کے مثل روایت ہے۔ (عینۃ نعلانی)

### غریبوں میں اسلام

(۲۳)

منظر علوی نے ابن عیاشی سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے جعفر بن احمد سے، انھوں نے عمر کی سے، انھوں نے ابن فضال سے، انھوں نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے اور آپ نے اپنے آباؤ اجداد سے روایت کئے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

”إِنَّ الْإِسْلَامَ بَدَأَ غَرِيبًا وَ سَيَعُودُ غَرِيبًا فَطُوبَى لِلْغُرَبَاءِ ۛ“  
(اسلام غریبوں سے شروع ہوا اور غریبوں ہی میں واپس جائے گا پس کیا کہنا غریبوں کا وہ بڑے خوش نصیب ہیں۔) (اکمال الدین)

### علامہ قبل از ظہور

(۲۴)

ابن عصام نے کلینی سے، انھوں نے قاسم بن علامہ سے، انھوں نے اسماعیل بن عقیق قرظی سے، انھوں نے علی بن اسماعیل سے، انھوں نے عامر بن حمید سے انھوں نے محمد بن مسلم سے اور محمد نے بیان کیا کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کو فرمایا ہوتے سنا۔ آپ نے فرمایا:

يَقُولُ " الْقَائِمُ مَنْصُورٌ بِالرُّعْبِ مُوَيْدٌ بِالتَّصَرُّطِ لِهٖ الْأَرْضُ وَ  
تُظَهَّرُ لِهٖ الْكُفُورُ وَ يَبْلُغُ سُلْطَانُهُ الْمَشْرِقَ وَالْمَغْرِبَ  
وَيُظَهِّرُ اللَّهُ بِهِ دِينَهُ وَتُوكِّدُهُ الْمَشْرِقُ كُونُ .  
فَلَا يَبْقَى فِي الْأَرْضِ خَرَابٌ إِلَّا عَمَرَ وَيُنْزِلُ رُوحُ اللَّهِ  
عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فَيُصَلِّيَا خَلْفَهُ

آپ نے فرمایا (امام قائم رعب و دبر سے مدد یافتہ ہوں گے، اُن کو اللہ کی طرف  
سے نصرت حاصل ہوگی، اُن کے لیے زمین سمٹ جائے گی اور زمین کے  
پوشیدہ خزانے اُن پر ظاہر ہو جائیں گے۔ اُن کی سلطنت سارے مشرق  
و مغرب پر پھیل جائے گی، اللہ تعالیٰ اُن کے ذریعے سے اپنے دین  
کو ظاہر و غالب کرے گا خواہ مشرکین اسے کتنا ہی ناپسند کریں۔  
پھر زمین پر جتنے غیر آباد اور کھنڈرات ہیں وہ سب آباد ہوں گے، اور  
حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام روح اللہ آسمان نازل ہوں گے، اور  
وہ امام قائم کی اقتدار میں نماز پڑھیں گے۔

راوی کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا: فرزند رسول! آپ کے قائم کب ظہور فرمائیں گے؟  
قَالَ: " إِذَا تَشَبَهَ الرِّجَالُ بِالنِّسَاءِ ، وَ النِّسَاءُ بِالرِّجَالِ ، وَ انْتَفَى  
الرِّجَالُ بِالرِّجَالِ وَ النِّسَاءُ بِالنِّسَاءِ وَ رَكِبَ ذَوَاتُ الْفُرُوجِ  
الشُّرُوجَ ، وَ قِيلَتْ شَهَادَاتُ الزُّورِ وَ رَدَّتْ شَهَادَاتُ  
الْعَدْلِ ، وَ اسْتَخَفَّتِ النَّاسُ بِالْأَمَاءِ ، وَ ارْتَكَبَ  
الزَّانِبُ ، وَ أَكَلَ الرِّبَا ، وَ انْتَفَى الْأَشْرَارُ مَخَافَةَ  
الْإِسْتِثْمِ ، وَ خَرُوجِ السَّفِيَا فِي مِنَ الشَّامِ وَ الْيَمَانِ  
مِنَ الْيَمَنِ ، وَ خَسَفَ بِالْبَيْدَارِ وَ قَتَلَ عَدْلًا مِنْ  
أَلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الرُّكْنِ وَ  
الْقَامِ اسْمُهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ النَّعْسِ الزَّكِيَّةِ  
وَ جَاءَتْ صَيِّعَةٌ مِنَ السَّمَاءِ بِأَنَّ الْحَقَّ فِيهِ وَ فِي  
شَيْعَتِهِ ، فَعِنْدَ ذَلِكَ خُرُوجُ قَائِمُنَا .

آپ نے فرمایا: (جب مرد خود کو عورتوں کے مشابہ اور عورتیں خود کو مردوں کے  
مشابہ بنائیں گی۔ اور مرد اپنی خواہش مردوں سے پوری کرنے لگیں گے

اور عورتیں اپنی خواہش عورتوں سے پوری کرنے پر اکتفا کریں گی،  
عورتیں زمین کسی ہوئی سواروں پر سوار ہوں گی، جھوٹی گواہیاں قبول کی جائیں  
گی اور صاحبان عدل کی گواہیاں مسترد کر دی جائیں گی۔ انسانوں کے خون  
کو معمولی سمجھا جائے گا۔ زنا کا ارتکاب (کثرت سے) ہوگا۔ لوگ سود خوروں  
کے۔ اشرار کی زبانوں سے لوگ ڈریں گے۔ سفیائی شام سے اور یامان  
سے خروج کریں گے اور یامان میں زمین شق ہوگی اور آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم  
کا ایک نوجوان جس کا نام محمد بن حسن نفس رکیت ہے رکن و مقام کے درمیان  
قتل کر دیا جائے گا، اور آسمان سے ندا آئے گی کہ حق اس میں (قائم ہیں)  
تھے اور اس کے شیعوں میں ہے تو اس وقت ہمارا قائم خروج کرے گا۔

ثُمَّ قَالَ: " فَأَذْخَرَ أَصْنَدَ ظَمْرِهِ إِلَى الْكِبَةِ وَ اجْتَمَعَ  
إِلَيْهِ ثَلَاثَ مِائَةٍ وَ ثَلَاثَةَ عَشَرَ رَجُلًا وَ أَوَّلُ مَا  
يَنْطِقُ بِهِ هَذِهِ الْآيَةُ " بَقِيَّةُ اللَّهِ خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ  
كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ " (سورہ ہود آیت ۸۷)

ثُمَّ يَقُولُ: " إِنَّا بَقِيَّةُ اللَّهِ فِي أَرْضِهِ " فَأَذْخَرَ  
إِلَيْهِ الْعَقْدَ وَ هُوَ عَشْرُ آلَافٍ رَجُلٌ خَرَجَ فَلَا يَبْقَى  
فِي الْأَرْضِ مَعْبُودٌ دُونِ اللَّهِ عَنَى وَ جَلَّ مِنْ صَنَمٍ وَ عِزًّا  
إِلَّا وَ قَعَتْ فِيهِ نَارٌ فَاحْتَرَقَ ، وَ ذَلِكَ بَعْدَ غَيْبَةِ  
طَوِيلَةٍ ، لِيَعْلَمَ اللَّهُ مَنْ يَطِيعُهُ بِالْغَيْبِ وَ يُؤْمِنُ بِهِ .  
پھر آپ نے فرمایا (اور جب وہ ظہور کرے گا تو کعبہ کی دیوار سے اپنی پشت ٹیک کر کھڑا ہوگا  
اس کے قریب اس وقت تین سو تیرہ آدمی جمع ہوں گے اور سب سے پہلی  
بات جو اس کے منہ سے نکلے گی وہ یہ آیت ہوگی "و الله كالبقيع (نشانی)  
تم سے بہتر ہے (تمہارے لیے اچھا و فائدہ مند ہے) اگر ایمان والے ہو)  
پھر وہ کہیں گے کہ اللہ کی زمین پر میں بقیۃ اللہ (اللہ کی نشانی) ہوں۔  
پھر جب دس ہزار آدمی اُن کی بیعت کر لیں گے تو آپ وہاں سے روانہ ہوں  
گے۔ اور روئے زمین پر سوائے اللہ کے ہر وہ چیز جس کی لوگ عبادت  
کرتے ہیں یعنی بت وغیرہ ان سب کو آگ لگا کر جلا ڈالیں گے۔ اور یہ طویل  
غیبت بعد ہوگا تاکہ اللہ جان لے کہ ہر غیب کی کون اطاعت کرتا ہے اور کون اس پر ایمان رکھتا ہے۔

## دشمنانِ آلِ محمد و جال کے ساتھ ہوگئے

۲۵

محمد بن علی نے مفصل بن صالح اسدی سے، انھوں نے محمد بن مروان سے، انھوں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”مَنْ أَبْغَضَنَا أَهْلَ الْبَيْتِ بَعَثَهُ اللَّهُ يَهُودِيًّا“

جو شخص ہم اہل بیت سے بغض رکھے گا اللہ تعالیٰ اس کو یہودی

بنامبعوث کرے گا۔

عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! اگرچہ وہ کلمہ شہادتین (لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ

رَسُولُ اللَّهِ) پڑھا ہو؟

قَالَ: ”نَعَمْ إِنَّمَا اخْتَجِبَ بِمَا تَيْنِ الْكَلِمَتَيْنِ عِنْدَ سُفْكَ دَمِهِ  
أَوْ يُؤَدِّي الْحُزْبِيَّةَ وَهُوَ صَاحِبُ“

آپ نے فرمایا: (ہاں، وہ کلمہ شہادتین پڑھنے سے تو قتل ہونے اور جزیہ دینے سے بچ جائے گا۔)

ثُمَّ قَالَ: ”مَنْ أَبْغَضَنَا أَهْلَ الْبَيْتِ بَعَثَهُ اللَّهُ يَهُودِيًّا“  
(جو شخص ہم اہل بیت سے بغض رکھے گا اس کو اللہ تعالیٰ یہودیوں کی صف میں مبعوث کرے گا۔)

عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! یہ کیوں؟

قَالَ: ”إِنَّ أَذْرَكَ الدَّجَالَ أَمِنْ يَمِ“  
آپ نے فرمایا: (اس لیے کہ اگر وہ دجال کے دور کو پالے تو اُس پر ایمان لے آئے گا)  
(الماست)

## علاماتِ ظہورِ امام زمانہ و خروجِ دجال

۲۶

طالقانی نے جلودی سے، انھوں نے حنین بن معاذ سے، انھوں نے قیس بن حفص سے، انھوں نے یونس بن ارقم سے، انھوں نے ابوسیرا شیبانی سے، انھوں نے ضحاک بن مزاحم سے، انھوں نے نزال بن سبرہ سے روایت نقل کی ہے۔ اُن کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علی بن ابوطالب علیہ السلام نے ہم سے اپنے خطبے میں فرمایا تو پہلے آپ اللہ کی حمد و ثناء بجالائے پھر فرمایا:

ثُمَّ قَالَ: ”يَسْلُوْنِي أَيُّهَا النَّاسُ قَبْلَ أَنْ تَفْقِدُوْنِي“

(اے لوگو! پوچھ لو مجھ سے، قبل اس کے، کہ تم مجھ کو نہ پاؤ)

یہ بات آپ نے تین مرتبہ فرمائی تو صعصعہ بن صوحان اُٹھے اور عرض کیا: اے امیر المومنین! دجال کب خروج کرے گا؟

حضرت نے فرمایا: اچھا بیٹھ جاؤ، اللہ تعالیٰ نے تمہاری بات کو سن لیا اور اُسے علم ہے کہ تم اس بہانے کیا پوچھنا چاہتے ہو۔ تو سنو! خدا کی قسم، اس سلسلے میں سوال کرنے والے کو جتنا علم ہے اتنا ہی مسئول کو ہے۔ مگر اتنا بتا دینا ضروری سمجھا ہوں کہ اس کی چند علامات و واقعات ہیں جو یکے بعد دیگرے رونما ہوں گے جس طرح ایک قدم کے بعد دوسرا قدم، اگر تم چاہو تو میں تمہیں اس سے مطلع کر دوں؟

صعصعہ نے عرض کیا: جی ہاں، یا امیر المومنین! ارشاد فرمائیں۔

آپ نے فرمایا: اچھا، تو ان علامتوں کو یاد رکھنا اور اب بغور سنو!

ثُمَّ قَالَ: ”إِذَا آمَنَتِ النَّاسُ الصَّلَاةَ، وَأَضَاعُوا الْأَمَانَةَ وَاسْتَحَلُّوا  
الْكُذْبَ وَآكَلُوا الرِّبَا، وَآخَذُوا الرُّشَا، وَشَبَّدُوا  
الْبُنْيَانِ، وَبَاعُوا الدِّينَ بِالدُّنْيَا، وَاسْتَعْلَوْا السُّفْهَاءَ  
وَرَشَّاءُ رُؤُوسَ النِّسَاءِ وَقَطَعُوا الْأَرْحَامَ وَاتَّبَعُوا الْأَهْوَاءَ  
وَاسْتَحَقُّوا بِالْإِمَاءِ“

وَكَانَ الْحَيْمُ ضَعْفًا، وَالظُّلُمُ فُخْرًا وَكَانَتِ الْأُمُورُ  
فَجْرَةً، وَالْوُزَرَاءُ ظُلْمَةً وَالْعُرَفَاءُ خَوْنَةً وَالْقُرَّاءُ  
فُسْقَةً، وَظَهَرَتْ شَهَادَاتُ الزُّورِ، وَاسْتَعْلَنَ  
النَّفُحُورُ وَقَوْلُ الْبُتْنَانِ وَالْأَثَمُ وَالطُّغْيَانُ۔

وَحَلِيَّتُ الْمَصَاحِفِ، وَزُخْرُفَتِ الْمَسَاجِدُ وَطَوَّلَتْ  
الْمَنَارُ وَكَثُرَ الْأَشْرَارُ وَازْدَحَمَتِ الصُّفُوفُ، وَ  
اخْتَلَفَتِ الْأَهْوَاءُ وَنَقَضَتِ الْعُقُودُ، وَاقْتَرَبَ  
الْمَوْعُودُ وَشَارَكَ النَّبَاءُ أَزْوَاجَهُمْ فِي التِّجَارَةِ  
حِرْصًا عَلَى الدُّنْيَا، وَغَلَبَتِ أَصْوَاتُ الْفُسَّاقِ وَاسْمَعَ  
مِنْهُمْ، وَكَانَ دَعْوِيمُ الْقَوْمِ ارْتِدَّ لَهُمْ وَانْتَفَى الْفَاجِرُ  
مَخَافَةَ شَرِّهِ وَصَدِّقَ الْكَاذِبِ وَأَوْتَسَّ الْخَائِنُ



وَاتَّخَذَتِ الْقِيَانُ وَالْمَعَارِفُ ، وَلَعَنَ آخِرُ هَذِهِ  
الْأُمَّةِ أَوْلَهَا ، وَرَكِبَ ذَوَاتُ الْفُرُوجِ السَّرُوحَ -  
وَتَشَبَّهَ النِّسَاءُ بِالرِّجَالِ وَالرِّجَالُ بِالنِّسَاءِ ، وَشَهِدَ  
شَاهِدٌ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَسْتَشْهَدَ وَشَهِدَ الْآخِرُ قَضَاءً  
لِذِمَامٍ بِغَيْرِ حَقِّ عَرَفِهِ وَتَفَقَّهَ بِخَيْرِ الدِّينِ وَآثَرُوا  
عَمَلِ الدُّنْيَا عَلَى الْآخِرَةِ ، وَلَبَسُوا جُلُودَ الصَّانِ  
عَلَى قُلُوبِ الدِّثَابِ ، وَقُلُوبُهُمْ أَنْتَنَ مِنَ الْجَبِيفِ  
وَأَمْرٌ مِنَ الصَّبْرِ ، فَعِنْدَ ذَلِكَ الْوَحَا الْوَحَا ، الْعَجَلُ  
الْعَجَلُ ، خَيْرُ الْمَسَاكِينِ يَوْمَ يَذُبُّ الْمَقْدَسَ لِبَنَاتَيْنِ  
عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَتَمَتَّى أَحَدُهُمْ أَنَّ مِنْ سَكَنِهِ  
( جب لوگ نماز کو بے جان اور مردہ کر دیں گے ، امانتوں کو ضائع کرنے لگیں گے  
جھوٹ بولنے کو حلال سمجھیں گے ، سود کھانے لگیں گے ، رشوت لینے لگیں گے  
مضبوط عمارتیں تعمیر کرنے لگیں گے ، دنیا کے عوض دین کو فروخت کرنے لگیں گے  
سفیہوں و بدقلوں (بوقوفوں) کو عامل و حاکم بنانے لگیں گے عورتوں  
سے مشورہ کرنے لگیں گے قطع رحم کرنے لگیں گے ، اپنی خواہشات کی پیروی  
کرنے لگیں گے اور کسی کا خون بہانا معمولی بات سمجھنے لگیں گے۔

جب حلم اور بردباری کو کمزوری سمجھا جائے گا ، ظلم پر فخر کیا جائے گا ، امراء  
فسق و فجور میں مبتلا ہوں گے ، وزراء ظالم ہوں گے ، علماء و عرفاء خائن  
ہوں گے ، قاریانِ قرآن فاسق ہوں گے ، جھوٹی گواہیاں دی جانے  
لگیں گی ، فسق و فجور ، کذب و بہتان ، گناہان و سرکشیاں بالعلن  
ہونے لگیں گی۔

جب صحف (قرآن پاک کی تحریروں) کو مزین کیا جائے گا ، مسجدیں آراستہ  
و پیرستہ کی جائیں گی ، اونچے اونچے مینار بنائے جائیں گے ، شریر لوگوں  
کو مکرم سمجھا جائے گا ، صفوں میں ٹہریں بھڑکھڑا ہوں گی ، لوگوں کی خواہشات  
مختلف ہوں گی ، عہد و پیمان توڑ دیے جائیں گے ، وقت موعود قریب ہوگا۔  
تحصیلِ دنیا کے لالچ میں عورتیں اپنے مردوں کے ساتھ تجارت میں شریک ہوں گی  
فاسقوں کی آوازیں بلند ہوں گی اور ان ہی کی بات سنی جائے گی ، قوم کے سردار

رذیل لوگ ہوں گے ، شر و فساد کے خوف سے فاسق و فاجر سے ڈرا جائے گا  
جھوٹے کو سچا کہا جائے گا ، خیانت کرنے والے کو امانت دار سمجھا جائے گا  
آلاتِ سرود و غنا کا استعمال عام ہوگا ، اس اُمت کے آخرین ، اولین کو بُرا  
کہیں گے ، عورتیں زین کسے ہوتے گھوڑوں (کاروں) پر سوار ہوں گی۔

عورتیں مردوں سے مشابہ ہوں گی اور مرد عورتوں جیسی شکلیں بنا کر ان سے  
مشابہ ہوں گے ، فقہاء کا تفقہ غیر دین کے لیے ہوگا۔ دنیا کے کاموں کو آخرت  
(کے کاموں) پر ترجیح دی جائے گی ، بھڑیلے (صف انسانوں) کے جسموں پر  
گوسفندوں (بکریوں وغیرہ) کی کھال ہوگی ، اُن کے دل مردار کی طرح بدبودار  
اور صبر (ایسے) سے زیادہ کڑوے ہوں گے۔ اُس وقت امیر کھوار و مجبور  
کہ اب فروج جلد اور عنقریب یعنی بہت جلد ہونے والا ہے۔ اور اس وقت  
سکونت کے لیے بہترین مقام بیت المقدس ہوگا۔ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ  
آنے والا ہے جس میں ہر شخص کو یہ تمنا ہوگی کہ کاش میں بیت المقدس میں ہی  
سکونت اختیار کرتا۔

پھر اصبح بن نباتہ اُٹھے اور عرض کرنے لگے : یا امیر المومنین ! یہ دجال کون ہے ؟  
آپ نے فرمایا : سنو !

” اَلَا اِنَّ الدَّجَالَ صَاحِبُ الصِّيدِ فَالْشَّقِيُّ مَنْ صَدَّقَهُ  
وَالسَّعِيدُ مَنْ كَذَّبَهُ ، يَخْرُجُ مِنْ بَلَدَةٍ يُقَالُ لَهَا  
اَصْبَهَانُ مِنْ قَرْيَةٍ تَعْرُبُ بِالْيَسُودِيَّةِ عَيْنُهُ الْيَمْنَى  
مَمْسُوحَةٌ وَالْآخَرَى فِي جِبْهَةِ تَضْيِئُ كَاَنَّمَا  
كُوكَبُ الصُّبْحِ ، فَمِنْهَا عَلَقَةٌ كَاَنَّمَا مَمْسُوحَةُ الدَّمِ  
بَيْنَ عَيْنَيْهِ مَكْتُوبٌ (کافر) يَقْرَأُ كُلَّ كَاتِبٍ  
وَأَمَّا هُوَ -

يَخُوضُ الْبَحَارَ وَتَسِيرُ مَعَهُ الشَّمْسُ بَيْنَ يَدَيْهِ جَبَلٌ  
مِنْ دُخَانٍ وَخَلْفَهُ جَبَلٌ أَبْيَضُ يُرَى النَّاسُ أَنَّهُ  
طَعَامٌ ، يَخْرُجُ فِي قَحْطٍ شَدِيدٍ ، تَحْتَهُ حِمَارٌ أَقْمَرُ  
خَطْوَةَ حِمَارِهِ مِثْلُ لَطْفِ لَدِ الْأَرْضِ مِنْهُلًا مِنْهُلًا  
وَلَا يَمُرُّ بِمَا إِلَّا غَارَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ -

يُنَادِي بِأَعْلَى صَوْتِهِ يَسْمَعُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ  
الْحَيُّ وَالْأَزَلِيُّ وَالشَّيْطَانُ يَقُولُ: اَلَيْسَ أَوْلِيَا فِي  
أَنَا الَّذِي خَلَقْتُ فَسَوِي، وَقَدْ رَفَعْتُ أُنَا رَبُّكُمْ  
أَلَا عَلَيَّ وَكَذَبَ عَدُوُّ اللَّهِ إِنَّهُ لَا غُورَ يُطْعِمُ الطَّعَامَ  
وَيَنْشِئُ فِي الْأَسْوَاقِ وَإِنَّ رَبَّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ لَيْسَ بِأَعُورَ  
وَلَا يَطْعَمُ وَلَا يَنْشِئُ وَلَا يَزُولُ (تَعَالَى اللَّهُ عَنْ ذَلِكَ  
عَلَوْا كَبِيرًا)

أَلَا وَإِنَّ أَكْثَرَ أَشْيَاعِهِ يُؤْمِنُ بِذَلِكَ الْوَلَدِ الزَّانِ وَأَصْحَابِ  
الطَّيَالِسَةِ الْخَضِرِ، يَقْتُلُهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِالشَّامِ عَلَى  
عَقَبَةٍ تَعْرِفُ بِعَقَبَةِ أَفْنِقٍ ثَلَاثَ سَاعَاتٍ مِنْ يَوْمِ  
الْجُمُعَةِ، عَلَى يَدَي مَنْ يُصَلِّي الْمَسِيحَ عِيسَى بْنِ مَرْيَمَ  
خَلْفَهُ -

آپ نے فرمایا: سنو! دجال کا اصلی نام صائد بن صید ہے جو اس کی تصدیق کرے گا، وہ  
بدبخت ہوگا، جو اس کی تکذیب کرے گا وہ نیک بخت ہوگا۔ وہ اصفہان  
کے ایک قریہ یہودیہ سے خروج کرے گا، وہ داہنی آنکھ سے کانام ہوگا، بائیں  
آنکھ اس کی پیشانی پر ہوگی جو صبح کے ستارے کی طرح چمکتی ہوگی جس میں خون  
کے مانند ایک لوتھڑا ہوگا، اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان "کافر"  
لکھا ہوگا جسے ہر پڑھا لکھا اور ان پڑھ بھی پڑھ لے گا، وہ سمندروں میں اتر  
گا، آفتاب اس کے ساتھ ساتھ چلے گا، اُس کے آگے دھوئیں کا پہاڑ ہوگا  
اس کے پیچھے ایک سفید پہاڑ ہوگا جسے لوگ کھانے (طعام) کا پہاڑ سمجھیں گے  
وہ شدید فحط کے زمانے میں خروج کرے گا۔ سفید گدھے پر سوار ہوگا، اُس کے  
گدھے کا ایک قدم ایک میل کا ہوگا، گھاٹ گھاٹ پر اس کے لیے زمین سٹ  
جائیں گی جس پانی سے گزرے گا وہ قیامت تک کے لیے خشک ہو جائے گا۔  
وہ بلند آواز سے پکار کر کہے گا اُسکی آواز کو دنیا بھر کے تمام جن و انس اور  
شیاطین سنیں گے۔ وہ کہے گا "اے میرے دوستو! میں ہی وہ ہوں جس نے  
خلق کیا اور درست کیا، مقدر کیا اور ہدایت کی، میں تم لوگوں کا رب اعلیٰ  
ہوں۔ وہ دشمن خدا جھوٹ کہے گا اس لیے کہ وہ کانام ہوگا، وہ کھانا کھا

اور بازاروں میں پھرے گا، اور تم لوگوں کا رب نہ کانام ہے، نہ کھانا پیتا ہے اور  
نہ چلتا پھرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان تمام باتوں سے بہت بلند ہے۔  
(اے لوگو!) سن لو، اس کی پیروی کرنے والوں میں اکثر لوگ ولد الزنا ہوں گے اور وہ  
سبز رنگ کی ٹوپیاں پہنے ہوئے ہوں گے اللہ عزت و بزرگی والا اس کو جہنم کے  
دن تین گھنٹی دن چڑھے شام کے اندر عقبہ افیق میں اُس کے ہاتھوں قتل  
کراوے گا جس کی اقتدا میں حضرت عیسیٰ مسیح نماز پڑھیں گے (امام تائم کے ہاتھوں)۔  
پھر فرمایا: آگاہ رہو کہ اس کے بعد طامة الکبریٰ (قیامت مصیبت) ہے۔

م نے عرض کیا: یا امیر المؤمنین! یہ کیا ہے؟

قَالَ: "خُرُوجُ دَابَّةٍ مِنَ الْأَرْضِ، مِنْ عِنْدِ الصَّفَا، مَعَهَا خَنَازِمُ  
سُلَيْمَانَ، وَعَصَى مُوسَى، تَضَعُ الْخَنَازِمُ عَلَى وَجْهِ كُلِّ  
مُؤْمِنٍ، فَيَطْعَمُ فِيهِ "هَذَا مُؤْمِنٌ حَقًّا" وَتَضَعُهُ  
عَلَى وَجْهِ كُلِّ كَافِرٍ فَيَكْتُبُ فِيهِ "هَذَا كَافِرٌ حَقًّا"  
حَتَّى أَنْ الْمُؤْمِنُ لِيُنَادِيَ: "الْوَيْلُ لَكَ يَا كَافِرٌ" وَإِنَّ  
الْكَافِرَ لِيُنَادِيَ طُوبَى لَكَ يَا مُؤْمِنٌ! وَوَدِدْتُ أَنْي الْيَوْمَ  
مِثْلَكَ فَأَفُوزَ فَوْزًا، ثُمَّ تَرْفَعُ الدَّابَّةُ رَأْسَهَا فَيَرَاهَا  
مِنْ بَيْنِ السَّمَاءِ فَيَقِينُ بِإِذْنِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ بَعْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ  
مِنْ مَوْجِبِهَا فَيُشَدُّ ذَلِكَ تَرْفَعُ التَّوْبَةُ فَلَا تَوْبَةَ تَقْبَلُ  
وَلَا عَمَلٌ يُرْفَعُ، وَلَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ أَمْنَتْ  
مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيْمَانِهَا خَيْرًا"

آپ نے فرمایا: (کوہ صفا سے دابہ زمین سے خروج کرے گا جس کے پاس حضرت سلیمان کی  
انگوٹھی اور حضرت موسیٰ کا عصا ہوگا وہ اُس انگوٹھی کو مومن کی پیشانی پر رکھے گا  
تو اسکی پیشانی پر نقش ہو جائے گا کہ یہ حقیقتاً مومن ہے اور ہر کافر کی پیشانی پر  
رکھے گا تو اُس پر نقش ہو جائے گا کہ یہ حقیقتاً کافر ہے۔ اور مومن پکار کر کہے گا  
اے کافر! تجھ پر ویل ہو، اور کافر پکار کر کہے گا اے مومن! تمہارے لیے خوشخبری  
ہے۔ کاش آج میں تمہارے مانند ہوتا تو بڑی کامیابی حاصل کرتا۔

پھر وہ دابہ آفتاب کے مغرب سے طلوع ہونے کے بعد اپنا سر اٹھائے گا جسے  
جنگم خدا ساری دنیا دیکھ لے گی، اُس وقت توبہ کا موقع نکل چکا ہوگا پھر کسی

کی توبہ قبول ہوگی اور نہ اُس کے کوئی عمل خیر کام آئے گا، اور اگر اس سے پہلے کوئی شخص ایمان نہیں لایا ہے اور اُس نے کوئی نیک کام کیا ہے تو اس وقت اس کا ایمان لانا یا عمل خیر کرنے سے سود ہوگا۔“

پھر آپ نے فرمایا: اب اس کے بعد کیا ہوگا، یہ مجھ سے نہ پوچھو، اس لیے کہ میرے حبیب (محمّد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے مجھ سے عہد لے لیا ہے کہ یہ بات میں سوائے اپنی عترت کے اور کسی کو نہ بتاؤں۔

نزال بن سبرہ نے صحصحہ سے پوچھا کہ امیر المؤمنین علیؑ نے اپنے اس قول سے کیا مراد لیا ہے؟ صحصحہ نے جواب دیا: اے ابن سبرہ! وہ ذات جس کے پیچھے حضرت عیسیٰ بن مریمؑ نماز پڑھیں گے وہ عترت رسولؐ میں سے بارہواں اور اولاد حبیبی بن علیؑ کا نواں ہوگا، اور درحقیقت وہی آفتاب ہے جو مغرب سے طلوع ہوگا اور رُکن و مقام کے درمیان ظہور فرمائے گا۔ وہ ساری روئے زمین کو بیک کرے گا، میزان عدل قائم کرے گا کوئی شخص کسی پر ظلم نہ کر سکے گا اور اسی کے متعلق امیر المؤمنین علیؑ سلام نے ارشاد فرمایا ہے کہ اُن کے حبیب نے اُن سے عہد لے لیا ہے وہ یہ بات اپنی عترت کے سوا اور کسی کو نہ بتائیں۔

☆ ایوب نے نافع سے اُنھوں نے ابن عمر سے، اُنھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسی کے مثل روایت نقل کی ہے۔ (اکمال الدین)

## کیا دجال اور ابن صیاد ایک شخص کے دو نام ہیں

۲۷

محمد بن عمر بن عثمان ان ہی اسناد کے ساتھ مشایخ سے، اُنھوں نے ابو یعلیٰ موصلی سے، اُنھوں نے عبدالاعلیٰ بن حماد سے، اُنھوں نے ایوب سے، ایوب نے نافع سے، نافع نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اصحاب کے ساتھ نمازِ فجر ادا فرمائی اور بعد فراغت نماز اپنے اصحاب کو سیکر مدینہ کے اندر ایک گھر کے دروازے پر تشریف لے گئے۔ دروازے پر دستک دی تو ایک عورت نکلی اور پوچھنے لگی: کیا بات ہے اے ابوالقائم! آپ نے فرمایا: اے عبداللہ کی ماں! مجھے عبداللہ سے ملنے کی اجازت دے۔

اس نے کہا: اے ابوالقائم! آپ عبداللہ سے مل کر کیا کریں گے، خدا کی قسم وہ تو قطعی فاترالعقل ہے۔ حد یہ ہے کہ وہ اپنے کپڑوں ہی میں بول و براز کر دیتا ہے جبکہ وہ

ایک امر عظیم کا دعویٰ کرتا ہے۔

• آپ نے فرمایا: تو مجھے اُس سے ملنے کی اجازت تو دے۔

• اُس نے کہا: اچھا، تو پھر آپ تشریف لے جائیں لیکن آپ ہی اس کے ذمے دار ہوئے

• آپ نے فرمایا: ہاں، میں ذمے دار ہوں۔

• اُس نے کہا: تو پھر اندر آجائیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اندر تشریف لے گئے تو دیکھا کہ وہ ایک چادر میں

پیٹا ہوا آہستہ آہستہ کچھ بڑبڑا رہا ہے۔

• اُس کی ماں نے کہا: خاموش ہو جا، اور اُٹھ کر بیٹھ۔ یہ دیکھ تیرے پاس حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے ہیں۔

چنانچہ وہ یہ سن کر خاموش ہو گیا اور اُٹھ کر بیٹھ گیا اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مخاطب ہو کر بولا: اگر تم مجھے چھوڑ دو تو میں تمہیں بتاؤں کہ کیا وہ وہی (اللہ) ہے؟

آنحضرت نے فرمایا: تو کیا دیکھتا ہے؟

• اُس نے کہا: میں حق اور باطل کو دیکھ رہا ہوں، اور یہ بھی دیکھ رہا ہوں کہ عرش

پانی پر تیر رہا ہے۔

• آنحضرت نے فرمایا: تو کلمہ پڑھ کہ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنْیُّ رَسُوْلُ اللّٰهِ

• اُس نے کہا: بَلْ تَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنْیُّ رَسُوْلُ اللّٰهِ۔

(بلکہ آپ گواہی دیں کہ نہیں ہے کوئی خدا سوائے اللہ کے اور یہ کہ میں

(عبداللہ)۔ اللہ کا رسول ہوں اللہ تعالیٰ نے تم کو مجھ سے زیادہ رسالت کا حقدار

نہیں بنایا ہے۔

پھر جب دوسرا دن آیا تو آنحضرت نے اپنے اصحاب کے ساتھ نمازِ فجر ادا فرمائی،

اور بعد فراغت نماز اپنے اصحاب کے ساتھ اُس کے دروازے پر پہنچے، دستک دی۔ اس کی ماں

نے کہا اندر آجائیں۔ آپ اندر تشریف لے گئے۔ آپ نے دیکھا کہ وہ ایک درخت پر بیٹھا ہوا

چڑیوں کی طرح چیخا رہا ہے۔

• اُس کی ماں نے کہا: خاموش ہو جا اور نیچے اتر آ۔ یہ دیکھ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تیرے پاس آتے ہیں۔

• وہ خاموش ہو گیا اور نبی کرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مخاطب ہو کر کہنے لگا

”اگر تم مجھے چھوڑ دو تو میں بتاؤں کہ کیا وہ (اللہ) وہی ہے؟“

تیسرے دن آنحضرتؐ نے اپنے اصحاب کے ساتھ نماز فجر فرمائی اور اصحاب کے ساتھ اُس کے گھر پر تشریف لائے تو آپؐ نے دیکھا کہ وہ گوسفندوں (بکریوں وغیرہ) کے درمیان موجود ہے ان ہی کی زبان میں باتیں کر رہا ہے۔

اُس کی ماں نے کہا: خاموش ہو جا۔ اور بیٹھ جا۔ یہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تیرے پاس آئے ہیں۔

اتفاق کی بات یہ کہ اسی دن سورہ دُخان کی چند آیات نازل ہوئی تھیں جنہیں نبی اکرمؐ نے نماز صبح میں تلاوت فرمایا تھا۔

آپؐ نے اُس سے فرمایا: کہہ کہ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاِنِّي رَسُوْلُ اللّٰهِ اُس نے کہا: بَلْ تَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ اِنِّي رَسُوْلُ اللّٰهِ وَمَا جَعَلَ اللّٰهُ بِذَلِكَ اَحْتًا مَعْنٰی

(بلکہ آپؐ ہی کو اسی دین کہ اس اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور یہ کہ "اللہ کا رسول تو میں ہوں آپؐ کو اللہ نے مجھ سے زیادہ رسالت کا حقدار نہیں بنایا ہے) آنحضرتؐ نے فرمایا: میں نے ایک چیز تیرے لیے اپنے دل میں چھپائی ہے۔

اُس نے کہا: وہ الدُّخ الدُّخ آنحضرتؐ نے فرمایا: دور ہو جا مردود، تو مطالعہ غیب کی منزل تک نہیں پہنچ سکتا تیری امید پوری نہیں ہو سکتی جو تیرے تقدیر میں ہے وہی تجھے ملے گا۔

اس کے بعد آپؐ نے اپنے اصحاب سے متوجہ ہو کر فرمایا:

”اَيُّهَا النَّاسُ! مَا بَعَثَ اللّٰهُ نَبِيًّا اِلَّا وَقَدْ اَنْذَرُ قَوْمَهُ الدَّجَالَ وَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَدْ اَخْرَجَ اِلَيْكُمْ هَذَا فَمِمَّا تَشَابَهَ عَلَيْكُمْ مِنْ اَمْرِ فَإِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِاعْوَرِ اِنَّهُ يَخْرُجُ عَلَى حِمَارٍ عَرَضُ مَا بَيْنَ اَذْنَيْهِ مِثْلُ يَخْرُجُ وَمَعَهُ جَنَّةٌ وَنَارٌ وَجَبَلٌ مِنْ خُبْرٍ وَنَهْرٌ مِنْ مَاءٍ۔ اَكْثَرُ اَنْشَاعِ الْيَسُوْدُو النَّسَاءِ الْاَعْرَابُ يَدْخُلُ اَقَاقِي الْاَرْضِ كُلِّهَا اِلَّا مَكَّةَ وَلَا بَيْتَهَا وَالْمَدِيْنَةَ وَلَا بَيْتَهَا۔“

آپؐ نے فرمایا (اللہ تعالیٰ نے جب بھی کسی نبی کو مبعوث فرمایا، اُس نے ہمیشہ اپنی قوم کو دجال سے ڈرایا (کہہیں دجال پیدا نہ ہو) مگر اللہ عزوجل نے اس کی پیدائش کو تم لوگوں کے اس زمانے کے لیے موخر کر دیا تھا۔ لہذا، نہیں کہیں تم لوگ شعبے میں گرفتار نہ جاؤ۔

جان لو کہ تم لوگوں کا پروردگار کا نام نہیں ہے۔ یہ (دجال) ایک ایسے گدھے پر فروغ کرے گا جس کے دونوں کانوں کے درمیان ایک میل کا فاصلہ ہوگا۔ وہ فروغ کرے گا اور اُس کے ساتھ جنت و جہنم ہوں گے۔ رُطیوں کا ایک پہاڑ ہوگا اور پانی کی ایک نہر ہوگی۔ اُس کی پیروی کرنے والے اکثر یہودی اور عورتیں اور اعراب (اہل عرب) ہوں گے۔ وہ ساری دنیا میں پھرے گا مگر مکہ اور مدینہ میں داخل نہیں ہو سکے گا۔

کتاب شرح السنۃ "میں ابوسعید خدری سے یہی قصہ منقول ہے۔ اس میں یہ تحریر ہے کہ آنحضرتؐ نے اس سے پوچھا: بتا، تو کیا دیکھ رہا ہے؟ اُس نے کہا: میں ایک تخت سمندر پر دیکھ رہا ہوں۔

آپؐ نے فرمایا: وہ ابلیس کا تخت سمندر پر ہے جسے تو دیکھ رہا ہے۔ ابوسلمیان کا بیان ہے کہ میرے نزدیک یہ قصہ اُس وقت پیش آیا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور یہود اور ان کے خلفاء کے درمیان صلح ہوئی اور یہ ابن صیاد بھی اس صلح میں شامل تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ اطلاع ملی تھی کہ اس کو کھانت کا دعویٰ ہے، اس لیے آپؐ نے اُس کا امتحان لیا اور آزمائش کے بعد یہ چلا کہ یہ کوئی کاہن یا ساحر ہے یا کوئی جن یا شیطان اس کے تابع ہے۔

اَقُوْلُ : عامہ کے درمیان اس امر میں اختلاف ہے کہ یہ ابن صیاد ہی دجال ہے یا دجال کوئی اور ہے بعض لوگوں کا خیال ہے کہ یہ نہیں، کوئی اور ہے۔ اس لیے کہ ایک روایت میں ہے کہ یہ ابن صیاد تاب ہو گیا تھا اور اس نے مدینہ میں انتقال کیا، جب اس کے چہرے سے کفن ہٹایا گیا تو لوگوں نے دیکھا کہ وہ مرا ہوا پڑا ہے۔ اور

ابوسعید خدری سے بھی ایسی ہی روایت ہے جو اس امر کی دلیل ہے کہ وہ ابن صیاد دجال نہیں ہے۔

اور کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ یہ ابن صیاد ہی دجال ہے۔ اور یہ روایت ابن عمر اور جابر بن عبد اللہ انصاری کی ہے۔

شیخ صدوق علیہ الرحمۃ اس روایت کو پیش کر کے فرماتے ہیں کہ یہ دشمنانِ دین و مکرر دجال کے وجود کو تسلیم کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس کے لیے غیبت ہے۔ یہ ایک قوتِ طولیہ تک باقی رہے گا اور آخری زمانے میں فروغ کرے گا۔ ایسی روایتوں کو تو صحیح سمجھتے ہیں مگر تسلیم نہیں کرتے۔ امام قائم کے وجود کو انکی غیبت کو۔ حالانکہ امام قائم کیے نبی اکرمؐ و ان کی نصیحت ہے۔



## ظہورِ امام قائمؑ کی علامت

۲۸

ابی نے حیر سے، حیر نے احمد بن ہلال سے، احمد نے ابن محبوب سے، انھوں نے ابوالیوب اور علا سے، انھوں نے محمد بن مسلم سے اور محمد بن مسلم کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا، آپ نے فرمایا:

”إِنَّ بَقِيَامَ الْقَائِمِ عِلَامَاتٌ تَكُونُ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لِلْمُؤْمِنِينَ“

(بیشک ظہورِ امام قائمؑ کی اللہ عزوجل کی طرف سے مومنین کیلئے کچھ نشانیاں ہیں۔)

میں نے عرض کیا: مولا! میں آپ پر قریان، وہ نشانیاں کیا ہیں؟

قال: ”قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: ”وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ“ یعنی مومنین قبل خروج القائم ”بَشَى“ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ وَنَقْصِ مِّنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَنْفُسِ وَالتَّسَارَاتِ وَبَشَى الصَّابِرِينَ“ (سورة البقرة ۱۵۵)

(اللہ عزوجل کا قول ”ہم تمہارا امتحان ضرور لیں گے“ یعنی قبل قیام قائمؑ مومنین کا امتحان لیں گے۔ کچھ خوف، اور بھوک اور جانوں و اموال اور بھولوں سے (اولادوں) کے نقصان سے، اور صبر کرنے والوں کو بشارت دیدیجے۔)

قال: ”سَلَوْهُمْ بَشَى“ مِّنَ الْخَوْفِ مِّنْ مُّلُوكٍ بَنِي فُلَانٍ فِي آخِرِ مُدَّتْطَانِهِمْ وَالْجُوعِ“ بغلا اسعارهم“ وَنَقْصِ مِّنَ الْأَمْوَالِ“ قال: كَسَادِ التَّجَارَةِ وَقِلَّةِ الْفَضْلِ، وَنَقْصِ مِّنَ الْأَنْفُسِ قال: مَوْتٌ دَرِيْعٌ وَنَقْصِ مِّنَ الثَّمَرَاتِ قِلَّةٌ رَّيْعٌ مَا يَزْرَعُ وَبَشَى الصَّابِرِينَ، عِنْدَ ذَلِكَ يَتَعَجَّلُ الْفَرَجُ“

آپ نے فرمایا: (ہم ان لوگوں کا امتحان لیں گے سلاطین بنی فلاں کے خوف سے اور بھوک سے غلے کی گرانی کے ساتھ، اموال میں کمی سے یعنی کساد بازاری اور قلتِ نفع سے انفس میں نقص سے یعنی حادثاتی اموات سے اور نقصِ ثمرات سے، یعنی قلتِ پیداوار سے اور صابرین کو بشارت دیدو کہ اب جلد ہی فرج اور ظہورِ امام قائمؑ ہونے والا ہے۔)

ثُمَّ قَالَ: ”يَا مُحَمَّدُ! هَذَا تَأْوِيلُهُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ ”وَمَا يُعَلِّمُ تَأْوِيلَهُ إِلَّا اللَّهُ وَالَّذِينَ يُخَوِّنُ فِي الْعَالَمِ“ (آل عمران ۱۷۱) پھر فرمایا: (اے محمد! دیکھو اس آیت کی تائیل یہ ہے کہ اللہ فرماتا ہے کہ اس کا تائیل راخون فی العالم ہی جانتے ہوئے ہیں)

## ظہور کی پانچ علامتیں

۲۹

ابی نے حیر سے، حیر نے ابراہیم بن ہزیر سے، انھوں نے اپنے بھائی علی سے انھوں نے اہوازی سے، انھوں نے صفوان سے، انھوں نے محمد بن حکیم سے، انھوں نے میمون البان سے، انھوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے۔

قال: ”خمس قبل قیام القائم“ أَلِيمَانِي، وَالشَّفَا فِي الْمُنَادِي تِنَادِي مِّنَ السَّمَاءِ وَخَسَفَ بِالْبِيدَاءِ وَقَتْلُ النَّفْسِ الزَّكِيَّةِ“ آپ نے فرمایا (قبل قیام قائمؑ پانچ علامتیں ظاہر ہوگی۔ خروجِ یانی، خروجِ صفیانی، نذرِ آسمانی زمین کاشی بیابانی اور قتلِ نفسِ زکیہ) (اکمال الدین)

## قتلِ نفسِ زکیہ اور ظہورِ امامؑ میں پندرہ شبوں کا فاصلہ

۳۰

ابن ولید نے صفار سے، انھوں نے ابن معروف سے، انھوں نے علی بن ہزیر سے انھوں نے حبال سے، انھوں نے ثعلبہ سے، انھوں نے شعیب حداد سے، انھوں نے صالح مولیٰ بنی العذرار سے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا: آپ نے فرمایا:

”لَيْسَ بَيْنَ قِيَامِ قَائِمٍ آلِ مُحَمَّدٍ وَبَيْنَ قَتْلِ النَّفْسِ الزَّكِيَّةِ إِلَّا خَمْسَةَ عَشْرَ لَيْلَةً“

(قیامِ قائمؑ آلِ محمدؑ اور قتلِ نفسِ زکیہ کے درمیان صرف پندرہ راتوں کا فاصلہ ہوگا۔) (اکمال الدین، غیبہ طوسی، کتاب الارشاد)

## امام کا ظہور آفتاب سے زیادہ روشن ہوگا

۳۱

ابن ولید نے ابن ابان سے، انھوں نے اہوازی سے، انھوں نے نصر سے، انھوں نے یحییٰ حلبي سے، انھوں نے حارث بن مغیرہ سے، انھوں نے میمون البان سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کے پاس خیے کے اندر حاضر تھا، آپ نے خیے کا پرہ اٹھایا اور فرمایا:

قال: ”إِنَّ أَمْرَنَا لَوْ قَدْ كَانَ لَكَانَ أَبَيْنَ مِنْ هَذَا الشَّمْسِ!“

ثُمَّ قَالَ: ”يُنَادِي مُنَادٍ مِّنَ السَّمَاءِ إِنَّ فُلَانًا بَنِي فُلَانٍ هُوَ الْإِمَامُ“ بِأَسْمِهِ وَيُنَادِي ابْلِسُ مِنَ الْأَرْضِ كُنَاوِي بِرَسُولِ اللَّهِ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ“

آپؐ نے فرمایا: (جب ہمارا صاحب امر ظہور کرے گا، تو اس کا ظہور اس آفتاب سے بھی زیادہ واضح و روشن ہوگا۔)

پھر فرمایا: (آسمان سے نام لیکر اعلان ہوگا کہ فلان ابن فلان امام ہیں۔ اور اہل بیتیں زمین سے ندادے گا جیسا کہ اس نے شب عقبہ ندادی تھی۔) (اکمال الدین)

### سفینی ماہِ جب میں خروج کریگا

(۳۲)

انہی اسناد کے ساتھ ابوازی سے، انھوں نے صفوان سے، انھوں عیسیٰ بن اعمین سے، انھوں نے معلیٰ بن خنیس اور انھوں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے کہ:

قَالَ: "إِنَّ أَمْرَ السَّفِينِي فِي مَرِّ الْأَمْرِ الْمُحْتَمَمِ وَخُرُوجِهِ فِي رَجَبٍ" آپؐ نے فرمایا: (سفینی کا خروج بلاشبہ ختمی امر ہے اور اس کا خروج ماہِ رجب میں ہوگا۔) (اکمال الدین)

### ندائے آسمانی ماہِ رمضان میں ہوگی

(۳۳)

انہی اسناد کے ساتھ ابوازی سے، انھوں نے حماد بن عیسیٰ سے، انھوں نے ابراہیم بن عمر سے، انھوں نے ابو ایوب سے، انھوں نے حارث بن مغیرہ سے، انھوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ:

قَالَ: "الصَّيْحَةُ الَّتِي فِي شَهْرِ رَمَضَانَ تَكُونُ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ لِثَلَاثٍ وَعَشْرِينَ مَضِينَ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ" آپؐ نے فرمایا: (ندائے آسمانی ۲۳ ماہِ رمضان شبِ جمعہ میں ہوگی)

### قبل از ظہور پانچ علامتیں

(۳۴)

انہی اسناد کے ساتھ ابوازی سے، انھوں نے ابن ابی عمیر سے، انھوں نے عمر بن مختلہ سے اور انھوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا: قَالَ: "قَبْلَ قِيَامِ الْقَائِمِ خَمْسُ عَلَامَاتٍ مَحْتَمَلَاتٍ: الْيَمَانِيُّ وَالسَّفِينِي وَالصَّيْحَةُ وَقَتْلُ النَّفْسِ الزَّكِيَّةِ وَالْخَفْضُ الْبَيْدَاءِ" آپؐ نے فرمایا: (قبل قیام قائم، پانچ نشانیاں ختمی طور پر ظاہر ہوں گی۔ خروج یمانی، خروج سفینی، ندادے آسمانی، قتل نفسِ زکیہ اور سیاہان میں زمین کا شق ہونا۔) (اکمال الدین، عنایت لعلی)

### ندائے آسمانی سب اپنی زبان میں نہیں گے

(۳۵)

ابی نے سعد سے، سعد نے ابن ابی الخطاب سے، انھوں نے جعفر بن بشیر سے، انھوں نے ہشام بن سالم سے، انھوں نے زرارہ سے، زرارہ نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے کہ:

قَالَ: "يُنَادِي مُنَادٍ بِاسْمِ الْقَائِمِ عَلَيْهِ السَّلَامُ" (ایک منادی امام قائم علیہ السلام کا نام لیکر ندادے گا) میں نے عرض کیا: کیا یہ نداء مخصوص لوگوں کے لیے ہوگی یا عوام کے لیے بھی؟ قَالَ: "عَامٌ يَسْمَعُ كُلُّ قَوْمٍ بِلِسَانِهِمْ"

آپؐ نے فرمایا: (یہ نداء عام ہوگی اور اسے ہر قوم اپنی اپنی زبان میں سنے گی۔) میں نے عرض کیا: جب نام کے ساتھ اعلان ہوگا تو پھر امام قائم علیہ السلام کی مخالفت کون کریگا؟ قَالَ: "لَا يَدْعُهُمْ اَبْلِسٌ حَتَّى يَنَادِيَ فِي الْاُخْرِ اللَّيْلِ فَيَشْكُلُ النَّاسُ" آپؐ نے فرمایا: (مگر ابلیس لوگوں کو اب بھی نہ چھوڑے گا اور وہ آخر شب میں اعلان کرے گا اور لوگ شک میں مبتلا ہو جائیں گے۔)

### سفینی کا نام و نسب حلیہ

(۳۶)

ماجیلویہ نے اپنے چچا سے، انھوں نے کوئی سے، انھوں نے ابن ابی عمیر سے، انھوں نے ابن اُذینہ سے، اور انھوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے آپؐ نے اپنے پدر بزرگوار سے روایت نقل فرمائی ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: قَالَ: "يَخْرُجُ ابْنُ أَكَلَةَ الْكَبَادِ مِنَ الْوَادِي الْيَابِسِ وَهُوَ رَجُلٌ رُبْعَةٌ وَحَشَى الْوَجْهَ ضَعْمُ السَّامَةِ يُوْخِجُهُ أَشْرُ الْجَدْرِ إِذَا رَأَيْتَهُ حَبَسْتَهُ أَعْوَرُ إِسْمُهُ عَثَانُ وَابْنُ عَثْبَسَةَ وَهُوَ مِنْ وَلَدِ أَبِي سَفِينَانَ حَتَّى يَأْتِيَ أَرْضَ قَوَارٍ وَمَعِينٍ" فَيَسْتَوِي عَلَى مَنبَرِهَا

آپؐ نے فرمایا: (بندہ جگر خوارہ کا ایک فرزند وادیِ یابیس سے خروج کرے گا جو میانہ قدر کا آدمی ہوگا، اس کا چہرہ ڈراؤنا اور سر بڑا ہوگا۔ چہرے پر چمپک کے داغ ہونگے جب اُسے دیکھو گے تو سمجھو گے کہ یہ کانا ہے۔ اس کا نام عثمان اس کے باپ کا نام عتبسہ

اور وہ اولاد ابوسفیان سے ہوگا جو کوفہ آئے گا اور منبر کوفہ پر چڑھ بیٹھے گا۔  
(اکمال الدین)

### سفیانی کی انتہائی خباثت

۳۷

سہلانی نے علی سے، علی نے اپنے والد سے، انھوں نے ابن ابی عمیر سے، انھوں نے حماد سے، حماد نے عمر بن یزید سے روایت کی ہے، اُن کا بیان ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ایک مرتبہ مجھ سے فرمایا:

”إِنَّكَ لَوَرَأَيْتَ السُّفْيَانِيَّ رَأَيْتَ أَخْبَثَ النَّاسِ، أَشْقَى  
أَحْمَرِ أَرْزَقٍ، يَقُولُ: يَا رَبِّ يَا رَبِّ رَشْمٌ لِلنَّارِ وَلَقَدْ بَلَغَ  
مِنْ خُبَيْثِهِ أَنَّهُ يَدْفِنُ أُمَّهُ وَلَهُ وَهِيَ حَيَّةٌ مَخَافَةَ  
أَنْ تَدُلَّ عَلَيْهِ“

(اگر تم سفیانی کو دیکھو گے تو اس کو لوگوں میں سب سے زیادہ خبیث یاد گے  
زرد و سرخ نیلے رنگ کا ہوگا وہ یارب یارب کہتا ہوا ہوگا مگر جہنم میں  
جائے گا۔ اور اس کی خباثت کی ایک دلیل یہ ہے کہ وہ اپنی ام ولد کو زمین میں  
زندہ دفن کر دے گا، اس دُرسے کہ کہیں وہ اس کی خباثت کی نشاندہی نہ کرے۔)  
(اکمال الدین)

### سفیانی صرف آٹھ ماہ قابض رہے گا

۳۸

ابی اور ابن ولید نے محمد بن ابوالقاسم سے، انھوں نے کوفی سے، اُس نے حسین بن  
سفیان سے، انھوں نے قتیبہ بن محمد سے، انھوں نے عبداللہ بن ابی منصور سے روایت کی ہے  
اُن کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سفیانی کا نام پوچھا تو آپ نے فرمایا  
”قَالَ: وَمَا تَصْنَعُ بِاسْمِهِ؟ إِذَا مَلَكَ كُنُوزَ الشَّامِ الْخَمْسِ:

دمشق وحمص وفلسطين و الاردن و قنسرين  
فَتَوَقَّعُوا عِندَ ذَلِكَ الْفَرَجَ“

آپ نے فرمایا (تمہیں اس کے نام سے کیا کام، سنو! جب وہ شام کے پانچ علاقوں دمشق  
حمص، فلسطین، اردن اور قنسیرین کے خزانوں پر قابض ہو جائے، تو  
اُس وقت فرج و ظہور امام قائم کی توقع رکھو۔)

میں نے عرض کیا: وہ نو چھینے قابض رہے گا؟

آپ نے فرمایا: ”نہیں، صرف آٹھ چھینے۔ اس سے ایک دن بھی زیادہ قابض نہیں رہے گا۔“ (اکمال الدین)

### پہلی نذاجریل کی دوسری صدا ابلیس کی ہوگی

۳۹

ماجیلویہ نے اپنے چچا سے، انھوں نے ایک کوفی سے، کوفی نے اپنے والد سے، انھوں نے  
ابو مغرار سے، انھوں نے معقل بن خنیس سے، معقل نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام  
سے روایت کی ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا:

”صَوْتُ جِبْرِئِيلَ مِنَ السَّمَاءِ وَصَوْتُ ابْلِيسَ مِنَ الْأَرْضِ  
فَاتَّبِعُوا الصَّوْتَ الْأَوَّلَ وَأَيَّاكُمْ وَالْآخِرَ أَنْ تَفْتَنُوا بِهِ“

(آسمان سے پہلے جبریل کی آواز آئے گی، اس کے بعد زمین سے ابلیس کی آواز  
آئے گی۔ لہذا پہلی آواز کی پیروی کرنا اور دوسری آواز سے اجتناب کرنا کہیں  
اس سے فتنے میں مبتلا نہ ہو جانا۔)  
(اکمال الدین)

### جبریل صبح کو اعلان کریں گے ابلیس شام کو

۴۰

ابن متوکل نے حمیری سے، انھوں نے ابن عیسیٰ سے، انھوں نے ابن محبوب سے، انھوں نے  
نے ثمالی سے روایت کی ہے ثمالی کا بیان ہے کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے  
عرض کیا کہ حضرت ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ سفیانی کا خروج ایک حتمی امر ہے  
آپ نے فرمایا: ہاں

قَالَ: ”نَعَمْ، وَ اخْتِلَافَ وَلَدِ الْعَبَّاسِ مِنَ الْمَحْتَمِمْ، وَقَتْلَ النَّفْسِ الزَّكِيَّةِ  
مِنَ الْمَحْتَمِمْ وَخُرُوجَ الْقَائِمِ“ مِنَ الْمَحْتَمِمْ

آپ نے فرمایا: (ہاں، اولاد عباس میں اختلاف بھی حتمی ہے، اور قتل نفسِ زکیہ بھی حتمی ہے  
اور ظہور امام قائم بھی حتمی ہے۔)  
میں نے عرض کیا: اور وہ نذاکیسی ہوگی؟

قَالَ: ”يَنَادِي مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ أَوَّلَ النَّهَارِ أَلَا إِنَّ الْحَقَّ فِي عَلِيِّ وَ  
شِيعَتِهِ، ثُمَّ يَنَادِي ابْلِيسُ لَعْنَةُ اللَّهِ فِي الْآخِرِ النَّهَارِ أَلَا إِنَّ

الْحَقَّ فِي السُّفْيَانِيِّ وَ شِيعَتِهِ فَيَدْرَأُ عَنْكَ ذَلِكَ الْمُبْطِلُونَ“  
آپ نے فرمایا (ایک منادی آسمان سے صبح کے وقت ندا دے گا کہ آگاہ رہو کہ حق علی اور اُن کے  
شیعوں میں ہے۔ پھر شام کے وقت ابلیس ندا دے گا کہ آگاہ رہو حق سفیانی

اور اُس کے ماننے والوں میں ہے اس وقت اہل باطل شک میں مبتلا ہو جائیں گے۔) (اکمال الدین)

## ۴۱ چاند گن پانچ تاریخ کو اور سورج پندرہ کو ہوگا

ابن ولید نے ابن ابان سے، انھوں نے ابو ہریرہ سے، انھوں نے نصر سے، نصر نے یحییٰ حبشی سے، انھوں نے حکم انصاری سے، انھوں نے محمد بن ہمام سے، انھوں نے ورد سے اور ورد نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے کہ:

قَالَ: "أَيُّتَانِ بَيْنَ يَدَي هَذَا الْأَمْرِ خَسُوفُ الْقَمَرِ لَخْمِسٍ وَخَسُوفُ الشَّمْسِ لَخْمِسَةِ عَشْرَةٍ وَلَمْ يَكُنْ ذَلِكَ مِنْذُ هَبَطَ آدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَى الْأَرْضِ وَعِنْدَ ذَلِكَ سَقَطَ حَسَابُ الْمُنْجَمِينَ"

آپ نے فرمایا (ظہور سے پہلے دو نشانیاں یاد رکھو۔ پانچویں تاریخ کو چاند گن اور پندرہ تاریخ کو سورج گن اور جب سے حضرت آدم علیہ السلام زمین پر اترے آج تک ایسا کبھی نہیں ہوا اور اس وقت منجمین کا سارا حساب غلط ہو جائے گا۔)  
(اکمال الدین)

## ۴۲ ظہور سے قبل سرخ و سفید اموات

انہی اسناد کے ساتھ ابو ہریرہ نے صفوان سے، صفوان نے عبدالرحمن بن حجاج سے، انھوں نے سلیمان بن خالد سے کہی ہے سلیمان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ:

قَالَ: "قَدْ آمَّ الْقَائِمُ، مَوْتَانِ: مَوْتُ أَحْمَرٍ وَمَوْتُ أَبْيَضٍ حَتَّى يَذْهَبَ مِنْ كُلِّ سَبْعَةِ خَمْسَةِ فَالْمَوْتُ الْأَحْمَرُ السَّيْفُ، وَالْمَوْتُ الْأَبْيَضُ الطَّاعُونُ"

آپ نے فرمایا: (ظہور امام قائم علیہ السلام کے قبل دو قسم کی اموات ہوں گی۔ موت سرخ، اور سفید موت، اور ان میں سے ہر سات میں سے پانچ آدمی ختم ہو جائیں گے۔ سرخ موت، تلوار سے اور سفید موت طاعون سے واقع ہوگی۔)  
(اکمال الدین)

## ۴۳ پانچ ماہ رمضان کو سورج گن ہوگا

ابن متوکل نے سعد آبادی سے، انھوں نے برقی سے، برقی نے اپنے والد سے اور انھوں نے ابوبصیر سے روایت کی ہے کہ ابوبصیر نے بیان کیا کہ حضرت امام جعفر صادق نے فرمایا:

قَالَ: "تَنْكَسِفُ الشَّمْسُ لَخْمِسَ مَضْيَيْنٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ قَبْلَ

قِيَامِ الْقَائِمِ عَلَيْهِ السَّلَامُ"

آپ نے فرمایا (قبل از قیام قائم علیہ السلام ۵ ماہ رمضان کو سورج گن ہوگا)

## ۴۴ ظہور سے قبل ایک تہائی آبادی ہوگی

انہی اسناد کے ساتھ ابوالیوب سے، انھوں نے ابوبصیر اور محمد بن مسلم سے روایت نقل کی ہے کہ ان دونوں نے بیان کیا کہ ہم نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق کو فرماتے ہوئے سنا کہ:

قَالَ: "لَا يَكُونُ هَذَا إِلَّا مَرَحَتْحَى يَذْهَبُ ثُلُثُ النَّاسِ"

آپ نے فرمایا (یہ ظہور اس وقت ہوگا جب دنیا کی آبادی دو تہائی ختم ہو جائے گی)

کہا گیا: پھر باقی کیا رہ جائے گا؟

قَالَ: "أَمَّا تَرْضَوْنَ أَنْ تَكُونُوا الثَّلَاثُ الْبَاقِي"

آپ نے فرمایا: (کیا تم اس بات سے خوش نہیں ہو کہ وہ باقی ایک تہائی تم لوگ ہو گے)

(اکمال الدین)

## ۴۵ اہل بیت نبی کی حکومت آخری زمانے میں قائم ہوگی

قرقارہ نے نصر بن لیث مروزی سے، انھوں نے ابو طلحہ جمدری سے، انھوں نے ابن لہیع سے، انھوں نے ابی زرہ سے، انھوں نے عبداللہ بن رزین سے، انھوں نے عمار بن یاسر سے روایت نقل کی ہے۔ انھوں نے فرمایا کہ:

قَالَ عَمَّارٌ: "إِنَّ دَوْلَةَ أَهْلِ بَيْتِ نَبِيِّكُمْ فِي الْخَوَالِجِ زَمَانٍ وَلَكِنَّا أَمَّا نَا

فَإِذَا رَأَيْتُمْ فَأَلْزَمُوا الْأَرْضَ وَكَفُّوا حَتَّى تَخْبِي أَمَارَاتُهَا

فَإِذَا اسْتَشَارَتْ عَلَيْكُمْ السُّرُومُ وَالْتَرَكُ وَجَمَزَتِ الْجُبُوشُ

وَمَاتَ خَلِيفَتُكُمُ الَّذِي يَجْمَعُ الْأَمْوَالَ وَاسْتَخْلَفَ بَعْدَهُ

رَجُلٌ صَحِيحٌ، فَيَخْلَعُ بَعْدَ سِنِينَ مِنْ بَيْعَتِهِ وَيَأْتِي

هَلَاكُ مَلِكِهِمْ مِنْ حَيْثُ بَدَأَ، وَيَتَخَالَفُ التُّرُكُ وَالسُّرُومُ وَتَكْثُرُ الْخَوَابِ فِي الْأَرْضِ:



وینادی مناد عن سور دمشق: وویل لاهل الارض من شر قد اقترب ویخسف بغربی مسجدھا حتی یخرحاً نطھا ویطر ثلاثة نفر بالشام کلھم یطلب الملك رجل ابقع ورجل اصاب ورجل من اهل بیت ابی سفیان، یخرج فی کلب ویحضر الناس بدمشق و یخرج اهل الغرب الی مصر۔

فاذا دخلوا فتلك امارۃ السفیانی، ویخرج قبل ذلك من یدعو لاول محمد علیہم السلام وتنزل التركة الحيرة وتنزل الروم فلسطین ویسبق عبد اللہ حتی یلتقی جنودھا بقرقیسا علی النہر، ویكون قتال عظیم و یرجع فی قیس حتی یمنزل الجزيرة السفیانی فیسبق الیمانی ویحوز السفیانی ما جمعو۔

ثم یرجع الی الکوفة فیقتل اعوان آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ویقتل رجلاً من مستہم، ثم یخرج المسدئی علی لوائہ شعیب بن صالح فاذا رأى اهل الشام قد اجتمع امرھا علی ابن ابی سفیان التحقوا بمکة فعند ذلك یقتل النفس الزکیة وأخوه بمکة ضیعة فینادی مناد من السمار: ایہا الناس! ان امیرکم فلان وذلک هو المسدئی الذی یملک الارض قسطاً وعدلاً کما ملئت ظلماً وجوراً۔

عبارتیں یا سرفرازا (تم لوگوں کے نبی اکرمؐ کے اہل بیت کی حکومت آخری زمانے میں آئے گی اور اس کی کچھ علامات ہیں جب تم لوگ اس کو دیکھو تو زمین پر گڑ گڑیجھ جائے اور خاموش رہنا یہاں تک وہ علامتیں ظاہر ہوں۔

جب روم و ترک تم لوگوں پر حملہ کریں، فوجیں تیار کی جائیں اور تمہارا وہ خلیفہ جو مالی اندوڑی کرتا ہو امر جائے، اس کے بعد اس کا جانشین ایک صحیح آدمی ہوگا مگر اس کی بیعت کے چند سال بعد اس کو حکومت سے ہٹا دیا جائے، اور

اور جس طرف سے ان کی حکومت شروع ہوتی تھی (منجانب فراسان) اسی جانب سے ان کی ہلاکت بھی شروع ہو۔ ترک اور روم مقابل ہو جائیں اور زمین پر جنگ کا بازار گرم ہو جائے، اور دمشق کی شہر پناہ سے ایک منادی ندا کرے کہ اہل زمین کے لیے وہاں شروع فساد قریب ہے۔ اس کی مسجد کے مغربی حصے کی زمین شق ہو جائے، اور اس کی چہار دیواری منہدم ہو جائے اور شام سے تین نفر حصول اقتدار کے لیے نکلیں گے۔ ایک اہل بنی (چنگیز) ایک سُرخ اور ابوسفیان کے خاندان کا ایک شخص جو سب لوگوں کو دمشق لاتے گا اور اہل مغرب کو مصر کی طرف نکال دے گا۔

جب یہ لوگ دمشق میں داخل ہوں گے تو یہی خروج سفیانی کی علامت ہوگی اور اس سے پہلے ایک شخص خروج کرے گا جو آل محمدؐ کی طرف لوگوں کو دعوت دے گا، اہل ترک حیرہ میں پڑاؤ ڈالیں گے اور اہل روم فلسطین میں، اور عبداللہؑ آگے بڑھے گا یہاں تک کہ دونوں کے لشکر نہر قرقیسا پر مقابل ہوں گے اور جنگ عظیم واقع ہوگی اور شاہ مغرب چلے گا تو وہ مردوں کو قتل کرے گا اور عورتوں کو قید کرے گا۔ پھر قبس واپس ہوگا یہاں تک کہ جزیرہ میں سفیانی وارد ہو جائے گا پھر یہاں بڑھے گا اور جو کچھ لوگوں نے جمع کیا ہوگا سب پر قابض ہو جائے گا۔

پھر وہ کوفہ آئے گا اور آل محمدؐ کے اعوان و انصار کو قتل کرے گا بلکہ اس شخص کو بھی قتل کرے گا جس کا نام ان کے ناموں پر ہے۔ پھر امام مہدیؑ خروج کریں گے جن کے جھنڈے پر شعیب بن صالح ہوئے جب اہل شام یہ دیکھیں گے کہ ان کی حکومت ابن ابی سفیان پر استوار و مستحکم ہو گئی تو وہ مکہ پہنچیں گے اس وقت نفس زکیہ اور ان کے بھائی کا قتل ہوگا، اس وقت آسمان سے ایک منادی ندا دے گا کہ تمھارا امیر فلاں یعنی امام مہدیؑ ہیں جو زمین کو عدل و انصاف سے اسی طرح بھر دیں گے جس طرح وہ ظلم و جور سے بھری ہوئی ہوگی۔ (غنیۃ طوسی)

### ۴۶) جب سادھو آدمی دعویٰ نبوت کر لیں تو قیامت کی

۱۔ ایک جامعہ رواۃ نے تلکبری سے، انھوں نے احمد بن علی رازی سے، انھوں نے محمد بن علی سے، انھوں نے عثمان بن احمد سماک سے، انھوں نے ابراہیم بن عبداللہ ہاشمی سے، انھوں نے یحییٰ بن ابیطالب سے، انھوں نے علی بن عاصم سے، انھوں نے عطار بن سائب سے اور انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے عبداللہ بن عمر سے روایت کی ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَخْرُجَ نَحْوُ مِائَتَيْنِ كَذَّابًا كَلَّهْمُ يَقُولُونَ اَنَا نَبِيٌّ۔

(غنیۃ طوسی)

”قیامت اس وقت تک نہ ہوگی جب تک کہ سادھو کا دس سو دعویٰ نہ کر لیں کہ میں نبی ہوں۔“ (کنز العمال)

## ظہورِ امام قائم سے قبل بنی ہاشم میں بارہ آدمی دعویٰ امامت کریں گے

(۴۷)

فضل بن شاذان نے وراثت سے، انھوں نے احمد بن عاص سے، انھوں نے ابو نعیم سے روایت کی ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ:

”لَا يَخْرُجُ الْقَائِمُ حَتَّى يَخْرُجَ إِثْنَيْ عَشَرَ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ كَلْفُ رَيْدٍ عَوَّالٍ إِلَى نَفْسِهِ“

”امام قائم علیہ السلام کا ظہور اس وقت تک نہ ہوگا جب تک کہ بنی ہاشم میں سے بارہ آدمی ایسے نہ نکلیں جو اپنی (امامت کی) طرف لوگوں کو دعوت دیں۔“

(غیبہ طوسی)

## قیامت سے پہلے دس علامات

(۴۸)

ابن فضال نے حماد سے، انھوں نے حسین بن مختار سے، انھوں نے ابو نعیم سے روایت کی ہے کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ:

”عَشْرٌ قَبْلَ السَّاعَةِ لَا بُدَّ مِنْهَا: الشَّفَايَةُ وَالْجَالُ وَالْذَّخَانُ وَالْدَّابَّةُ وَالْخُرُوجُ الْقَائِمُ وَطُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَنُزُولُ عِيسَى وَخَسْفُ الْمَشْرِقِ وَخَسْفُ بَجِيزَةِ الْعَرَبِ وَتَارُخُ رُجْمٍ مِنْ قَعْرِ عَدَنٍ لِسُوقِ النَّاسِ إِلَى الْمُحْشَرِ“

(غیبہ طوسی)

”قیامت سے قبل دس باتیں لازمی ہیں۔ شفائی، دجال، دابہ، خورجِ قائم، مغرب سے آفتاب کا طلوع ہونا، مشرق میں زمین کا شق ہونا، نزولِ عیسیٰ، جزیرہ عرب میں زمین کا شق ہونا، دربارِ عدن کی تہ سے آگ کا بلند ہونا جو لوگوں کو محشر کی طرف لیجائے گی۔“

## قبل از ظہور پانچ علامتیں

(۴۹)

ابن فضال نے حماد سے، حماد نے ابراہیم بن عمر سے، عمر بن حنظلہ سے روایت

کی ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ:

”خَمْسٌ قَبْلَ قِيَامِ الْقَائِمِ مِنَ الْعَلَامَاتِ: الصَّيْحَةُ وَالشَّفَايَةُ وَالْخَسْفُ بِالْبَيْدَاءِ وَالْخُرُوجُ الْقَائِمُ وَقَتْلُ النَّفْسِ الزَّكِيَّةِ“

”امام قائم کے ظہور سے قبل پانچ علامات ظاہر ہوں گی، ندائے آسمانی، خورجِ شفائی، بیابان میں زمین کا شق ہونا، خورجِ قائم اور قتلِ نفسِ زکیہ۔“

## ماہینِ حیرہ و کوفہ قتلِ کثیر کا ہونا

(۵۰)

فضل بن شاذان نے نصر بن مزاحم سے، نصر نے عمرو بن شمر سے، عمرو نے جابر سے روایت کی ہے، جابر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو جعفر امام نضر باقر علیہ السلام سے عرض کیا کہ یہ امر کب ظہور پذیر ہوگا؟

آپ نے فرمایا: ”أَتَى يَكُونُ ذَالِكُ يَاجَابِرُ وَلَمَّا تَكْشَرُ الْقَتْلَى بَيْنَ الْحَيْرَةِ وَالْكُوفَةِ“

”اے جابر! یہ ابھی کہاں ہو سکتا ہے، ابھی توجرو اور کوفہ کے درمیان کثیر لوگ قتل ہوئے ہیں۔“

(غیبہ طوسی - ارشاد)

## مسجدِ کوفہ کی عقبی دیوار منہدم ہوگی

(۵۱)

فضل نے ابن ابی نجران سے، انھوں نے محمد بن سنان سے، انھوں نے حسین بن مختار سے اور حسین نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

”إِذَا هَدِمَ حَائِطُ مَسْجِدِ الْكُوفَةِ مُؤَخَّرَهُ مِمَّا يَلِي دَارَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ، فَعِنْدَ ذَلِكَ زَوَالُ مَلِكٍ بَنِي فُلَانٍ أَمَّا إِنْ هَادَمَهُ لَا يَبْنِيهِ“

”جب مسجدِ کوفہ کے پیچھے کی طرف کی دیوار جو عبد اللہ بن مسعود کے گھر سے متصل ہے منہدم ہو جائے گی اس وقت بنی فلان کی حکومت کو زوال آئے گا۔“

(غیبہ طوسی، ارشاد)

## خراسانی، سفیانی اور یامانی سب ایک دن خروج کریں گے

(۵۲)

فضل نے سیف بن عمیرہ سے، انھوں نے بکر بن محمد ازدی سے، محمد ازدی نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ:

”خُرُوجُ الثَّلَاثَةِ الْخِرَاسَانِيَّةِ وَالسَّفْيَانِيَّةِ وَالْيَمَانِيَّةِ فِي سَنَةٍ وَاحِدَةٍ فِي شَهْرٍ وَاحِدٍ فِي يَوْمٍ وَاحِدٍ وَ لَيْسَ فِيهَا رَأْيَةٌ بِأَهْدَى مِنْ رَأْيَةِ الْيَمَانِيَّةِ يَهْدِي إِلَى الْحَقِّ“

”خراسانی، سفیانی اور یامانی کا خروج ایک ہی سال، ایک ہی مہینہ اور ایک ہی دن میں ہوگا۔ یامانی کا جھنڈا ہدایت کا علم ہوگا وہ حق کی طرف ہدایت کرے گا۔“

(غیبۂ طوسی، ارشاد)

(۵۳) سفیانی سے قبل مصری و یامانی خروج کریں گے

فضل نے ابن فضال سے، انھوں نے ابن بکیر سے، انھوں نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا کہ سفیانی سے پہلے مصری اور یامانی خروج کریں گے۔

(غیبۂ طوسی)

(۵۴) عبداللہ کے بعد مہینوں اور دنوں کی حکومت چلے گی

فضل نے عثمان بن عیسیٰ سے، عثمان نے درست سے، درست نے عمار بن مروان سے، عمار نے ابوبصیر سے، اور ابوبصیر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا آپ نے فرمایا:

”مَنْ يَضْمَنُ لِي مَوْتَ عَبْدِ اللَّهِ اضْمَنْ لَهُ الْقَائِمَ“

”تم قال: اذا مات عبد الله لم يجتمع الناس بعده على

احد ولم يتناه هذا الامر دون صاحبكم انشاء الله

ويذهب ملك سنين ويصير ملك الشهور والايام

فقلت: يطول ذلك

قال: كلا... جو شخص عبداللہ کی موت کی ضمانت لے، میں اس کے لیے

امام قائم کی ضمانت لینے کو تیار ہوں اس لیے کہ عبداللہ کے مرنے کے بعد مسلمان کسی ایک شخص کی حکومت پر شفق نہ ہوں گے اور اس حکومت کو تمہارے امام سے کوئی روک نہیں سکتا، انشاء اللہ پھر برسوں کی حکومت ختم ہو کر مہینوں اور دنوں کی حکومت چلے گی۔

میں عرض کیا کہ یہ سلسلہ طویل ہوگا؟

آپ نے فرمایا: ہرگز نہیں۔“

(غیبۂ طوسی)

(۵۵) بنی فلان کی حکومت کا زوال

فضل نے محمد بن علی سے، انھوں نے سلام بن عبداللہ سے، انھوں نے ابوبصیر سے اور ابوبصیر نے بکر بن حرب سے اور بکر نے کہا کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ:

”لا يكون فساد ملك بني فلان حتى يختلف سيفي بني“

”فلان فاذا اختلفوا كان عند ذلك فساد ملكهم“

”بنی فلان کی حکومت اس وقت تک زوال پذیر نہیں ہو سکتی جب تک کہ

بنی فلان کی دو تلواریں آپس میں نہ ٹکرائیں۔ جب دونوں ٹکرائیں گی تو انکی

حکومت زوال پذیر ہو جائے گی۔“

(غیبۂ طوسی)

(۵۶) ماہین مکر و مدنیہ کشت و خون

فضل نے برنطی سے، برنطی نے حضرت ابوالحسن امام رضا علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

”ان من علامات الفرج حدثا يكون بين الحرمين“

قلت: وای شئ يكون الحدث؟

فقال: عصبية تكون بين الحرمين ويقتل فلان من ولد

فلان خمسة عشر كبشاً۔“

(غیبۂ طوسی، ارشاد)

”فرج دکشا دگی کی علامات میں سے ایک علامت ایک حادثہ ہے جو مکر

اور مدنیہ کے درمیان واقع ہوگا۔“

میں عرض کیا: وہ کیا حادثہ ہوگا؟

آپ نے فرمایا: کشت و خون اور فلان شخص فلان کی اولاد میں پندرہ مہینہ (چوالیس) کو قتل کریگا۔“

## ۵۷ کوفہ میں قتل عام

فضل نے ابن فضال و ابن البجران سے، انھوں نے حماد بن عیسیٰ سے، انھوں نے ابراہیم بن عمر بمانی سے، انھوں نے ابوبصیر سے اور ابوبصیر نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

”لَا يَذْهَبُ مَلِكٌ هَؤُلَاءِ حَتَّى يَسْتَعْرِضُوا النَّاسَ بِالْكُوفَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رُؤُوسٍ تَسْتَدْرِفِيهَا بَيْنَ الْمَسْجِدِ وَاصْحَابِ الصَّابُونَ“

”ان لوگوں کی سلطنت اس وقت تک نہیں جائے گی جب تک یہ لوگ کوفہ میں بروز جمعہ لوگوں کو تر تیخ نہ کریں گے گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ مسجد اور اصحاب صابون کے درمیان تندر کے بہت سے سر ہیں۔“ (غنیۃ طوسی - ارشاد)

## ۵۸ دورِ غیبت میں مسلمانوں کا حال

فضل نے عبداللہ بن جبہ سے، انھوں نے ابوعمار سے، انھوں نے علی بن ابومرہ سے، انھوں نے عبداللہ بن شریک عامری سے، انھوں نے عمیر بن نفیل سے روایت کی ہے عمیر کا بیان ہے کہ میں نے دخترِ امام حسن ابن علی علیہ السلام کو کہتے ہوئے سنا کہ

”لَا يَكُونُ هَذَا إِلَّا مَرَّةً تَنْتَظِرُونَ حَتَّى يَبْدَأَ بَعْضُكُمْ مِنْ بَعْضٍ، وَيَلْعَنُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا، وَيَتَفَلَّ بَعْضُكُمْ فِي وَجْهِ بَعْضٍ وَحَتَّى يَشْهَدَ بَعْضُكُمْ بِالْكَفْرِ عَلَى بَعْضٍ“

قلت: ما في ذلك خير؟

قالت: الخيد كله في ذلك عند ذلك يقوم قائمنا فيرفع ذلك كله“

”جس امر کا تم لوگوں کو انتظار ہے وہ اُس وقت تک نہ ہوگا جب تک کہ تم لوگ ایک دوسرے سے بیزار نہ ہو جاؤ، ایک دوسرے پر لعنت نہ کرنے لگو، ایک دوسرے کے معتمد پر نہ تھو کو گے اور ایک دوسرے کو کافر نہ کہنے لگو گے۔“

میں نے کہا: پھر اس میں بھلائی تو کچھ بھی نہ رہی؟

انھوں نے کہا: ساری بھلائی تو اسی میں ہے، اس لیے کہ اُس وقت ہمارا قائم ظہور کرے گا اور یہ تمام باتیں ختم ہو جائیں گی۔ (غنیۃ طوسی)

## ۵۹ موتِ احمر اور موتِ اَبیض سے مراد

فضل نے علی بن اسباط سے، انھوں نے محمد بن ابوالبلاد سے، انھوں نے علی بن محمد اودی سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے اُنکے جد سے روایت کی ہے کہ اُن کا بیان ہے کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ:

”بَيْنَ يَدَيِ الْقَائِمِ مَوْتٌ أَحْمَرٌ وَمَوْتٌ أَبْيَضٌ وَجَرَادٌ فِي حِينِهِ وَجَرَادٌ فِي غَيْرِ حِينِهِ أَحْمَرٌ كَأَنَّ الدَّمَ فَأَمَّا الْمَوْتُ الْأَحْمَرُ فَالْسَّيْفُ، وَأَمَّا الْمَوْتُ الْأَبْيَضُ فَالطَّاعُونَ“

”امام قائم سے پہلے موتِ احمر (سرخ موت) ہوگی، موتِ ابیض (سفید موت) ہوگی، موسم کی ٹڈیاں ہوں گی اور بغیر موسم کی ٹڈیاں ہوں گی، جو خون کے مانند سرخ ہوں گی، لیکن موتِ احمر (سرخ موت) تلوار سے قتل ہے اور موتِ ابیض (سفید موت) طاعون سے ہلاکت ہے۔“ (غنیۃ طوسی، ارشاد، غنیۃ لغائی)

## ۶۰ اہل بیتِ نبی کی طرف سے دعوتِ آخر زمانہ میں ہوگی

فضل نے نصر بن مزاحم سے، انھوں نے ابولہب سے، انھوں نے ابو زرہ سے، انھوں نے عبداللہ بن زین سے، انھوں نے عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا:

”دُعَاةُ أَهْلِ بَيْتِ نَبِيِّكُمْ فِي آخِرِ الزَّمَانِ فَالزُّمُوا الْأَرْضَ وَكُفُّوا حَتَّى تَرَوْا قَادِرَتَهَا، فَإِذَا خَالَفَ التُّرُكُ الرُّومَ وَكَثُرَتِ الْحُرُوبُ فِي الْأَرْضِ وَيَنَادِي مُنَادٌ عَلَى سُورٍ وَمَشَقٍّ: وَيَلِ لَازِمٌ مَعَنَ شَرِّ قَدِ اقْتَرَبَ وَيَخْرُ (ب) حَاطَ مَسْجِدَهَا“

”تمہارے نبی کے اہل بیت کی طرف سے دعوتِ آخر زمانہ میں ہوگی۔ لہذا جب تک تم لوگ اس دعوت کے قائل نہ ہو کہہ دو زمین پکڑ لو اور خاموش رہو تاوقتیکہ ترک کے لوگ روم کی مخالفت کریں اور روئے زمین پر جنگوں کی کثرت نہ ہو اور دمشق کی شہر سپاہ پر ایک منادی ندا کرے کہ شر قریب ہے، اور دمشق کی مسجد کی دیوار منہدم نہ ہو جائے۔“

(غنیۃ طوسی)



## علامات ظہور

(۹۱)

فضل نے ابن ابونجران سے، انھوں نے محمد بن سنان سے، انھوں نے ابو جارد سے انھوں نے محمد بن بشر سے اور انھوں نے محمد بن حنفیہ علیہ السلام سے روایت کی ہے محمد بن بشر کا بیان ہے کہ میں نے آنجناب سے عرض کیا کہ اب تو یہ امر بہت طویل ہو گیا، آخر یہ حال کتنک ایسا ہی رہے گا؟ آنجناب نے اپنا سر مبارک ہلایا اور فرمایا:

” اَتَى يَكُونُ ذَلِكَ وَلَمْ يَعْصِ الزَّمَانُ ؟ اَتَى يَكُونُ ذَلِكَ وَلَمْ يَطْلَمْ السُّلْطَانُ ؟ اَتَى يَكُونُ ذَلِكَ وَلَمْ يَقُمْ الزَّانِدُ فِي قَرْوَيْنِ فِيهِمَا سِتُورُهَا وَيَكْفُرُ صَدُورُهَا ، وَيَخِيرُ سَوْرُهَا ، وَيَذْهَبُ بِهَجَّتِهَا ؟ مَنْ فَرَمَنَهُ اَدْرَكَهُ وَمَنْ حَارَبَهُ قَتَلَهُ ، وَمَنْ اَعْتَزَلَهُ اَفْقَرُوْهُ مِنْ تَابَعِهِ كَفَرُ حَتَّى يَقُومَ بَاكِيَانِ : بَاكٍ يَبْكِي عَلَى دِينِهِ وَبَاكٍ يَبْكِي عَلَى دُنْيَاكَ ۔“

” ابھی یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ ابھی تو کاٹ کھانے والا زمانہ نہیں آیا، ابھی یہ کیسے ہو سکتا ہے ابھی تو بھائیوں نے بھائیوں پر جفا نہیں کی ہے۔ ابھی یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ ابھی تو سلطان وقت نے ظلم نہیں کیا ہے۔ ابھی یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ ابھی تو زندیق نے قزوین سے خروج بھی نہیں کیا ہے کہ ان کی پردہ دری کرے اور ان کے نکلنے کی راہوں کو بند کر دے، ان کی شہر بنیاہوں کو تبدیل کر دے، ان کی سرتوں کو مٹا دے اور جو ان سے فرار کی کوشش کرے اسے گرفتار کرے، جو ان سے جنگ کرے اسے قتل کر دے، جو انھیں چھوڑ کر گوشہ نشین بن جائے وہ محتاج ہو جائے جو ان کی اتباع کرے کافر ہو جائے یہاں تک کہ دو قسم کے رونے والے ہوں گے ایک اپنے دین کے لیے روتا ہوگا اور دوسرا اپنی دنیا کے لیے۔“

## ظہور کی علامات

(۹۲)

فضل نے حسن بن محبوب سے، انھوں نے عمرو بن ابومقدام سے، انھوں نے جابر جعفی سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا:

” الزَّمَانُ اَرْضٌ وَلَا تَحْرُكُ يَدًا وَلَا رَجُلًا حَتَّى تُرَى اَعْلَامَاتُ اَذْكُرُهَا“

لَكَ وَمَا اَرَاكَ تَدْرِكُ ، اِخْتِلَافُ بَنِي فُلَانٍ وَمُنَادِيَانِي دِي مِنْ السَّمَاءِ يَجِئُكُمْ الصَّوْتُ مِنْ نَاحِيَةِ دِمَشْقَ بِالْفَتْحِ وَخَسَفَ قَرْبِيَّةٌ مِنْ قَرْيَةِ الشَّامِ تَسْتَقِي الْجَابِيَّةَ وَاسْتَقْبَلَ اِخْوَانُ التَّرِكِ حَتَّى يَنْزِلُوا الْجَزِيرَةَ وَاسْتَقْبَلَ مَارِقَةُ الرُّومِ حَتَّى يَنْزِلُوا الرَّمْلَةَ فَتَلْكَ السَّنَةُ فِيهَا اِخْتِلَافٌ كَثِيرٌ فِي كُلِّ اَرْضٍ مِنْ نَاحِيَةِ الْمَغْرِبِ فَأَوَّلُ اَرْضٍ تَخْرُبُ الشَّامَ يَخْتَلِفُونَ عِنْدَ ذَلِكَ عَلَى ثَلَاثِ رَايَاتٍ : رَايَةَ الْاَصْرَبِ وَرَايَةَ الْاَبْقَعِ وَرَايَةَ السَّفِيَانِيَّةِ ۔“

” تم لوگ زمین پر پڑے بیٹھے رہو کوئی ہاتھ پاؤں نہ ہلاؤ جب تک کہ وہ علامات نہ دیکھ دو جس کو میں بیان کرتا ہوں حالانکہ میں جانتا ہوں کہ تم لوگ وہ زمانہ نہ پاسکو گے۔ (وہ علامات یہ ہیں)

بہی فلان میں اختلافات، آسمان سے منادی کی نرا، دمشق کی جانب سے فتح کی آواز بلند ہونا، شام کے ایک قریے کا زمین میں دھنس جانا جس کا نام جابیہ ہے ترک اخوان کا آگے بڑھ کر جزیرے میں منزل کرنا، مارقہ روم کا لگے بڑھ کر رملہ میں اتنا اور اس سال مغرب کی جانب کے ہر خطے میں اختلافات پیدا ہونا۔ سب سے پہلے ملک شام کی تباہی جس میں تین بھنڈے بلند ہوں گے ایک چنگبر بھنڈا، ایک سرخ بھنڈا اور ایک سفیانی کا بھنڈا۔“

(عنینہ طوسی، ارشاد)

## چوبیس بارشیں

(۹۳)

احمد بن علی رازی نے مقالعی سے، انھوں نے بکار بن احمد سے، انھوں نے حسن بن حسین سے، انھوں نے عبداللہ بن بکر سے، انھوں نے عبدالملک بن اسماعیل الاسدی سے انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے کہا کہ مجھ سے سعید بن جبیر نے بیان کیا:

” السَّنَةُ الَّتِي يَقُومُ فِيهَا الْمَسَدِيُّ تَمْطُرُ اَرْبَعًا وَعَشْرِينَ مَطَرَةً يَدْرِى اَثَرُهَا وَبَرَكَتُهَا“

” جس سال امام مہدی علیہ السلام کا ظہور ہوگا اس سال چوبیس مرتبہ پانی برسے گا اور اس کے اثرات اور برکات نظر آئیں گے۔“

(عنینہ طوسی)

## بنی عباس کی حکومت کا زوال

(۶۳)

”کعب الاحبار سے روایت ہے اُن کا قول ہے کہ جب بنی عباس میں سے  
”اذا ملک رجل من بنی العباس یقال له: عبد الله وهو ذوالعین  
بہا افتتحوا وبہا یختمون وهو مفتاح البلاء وسیع الفناء  
فاذا قرئ له کتاب بالشام: من عبد الله عبد الرحمن امیر المؤمنین  
لم یلبثوا ان یبلغکم ان کتاباً قرئ علی منبر مصر: من  
عبد الله عبد الرحمن امیر المؤمنین  
وفی حدیث اخر قال:

”الملك لبني العباس حتى یبلغکم کتاب قرئ بمصر من  
عبد الله عبد الرحمن امیر المؤمنین واذا کان ذالک فهو  
زوال ملکهم وانقطاع مدّتهم فاذا قرئ علیکم اول النہار  
لبني العباس من عبد الله امیر المؤمنین فانظروا کتاباً یقرأ  
علیکم من اخر النہار من عبد الله عبد الرحمن امیر المؤمنین  
وویل لعبد الله من عبد الرحمن“

”جب بنی عباس میں سے وہ شخص بادشاہ ہوگا جس کے نام کا پہلا حرف عین (ع)  
ہوگا یعنی عبد اللہ تو عبد اللہ نامی سے یہ سلطنت شروع ہوگی اور عبد اللہ  
نامی پر سلطنت ختم بھی ہوگی۔ وہ مصائب کی کنجی اور فنا کی تلوار ہوگا جب شام  
میں اس کا اعلان پڑھا جائے گا کہ اللہ کے بندے (رحمن کے بندے) عبد اللہ امیر  
المؤمنین کی طرف سے (اہل شام پر واضح ہو) تو فوراً ہی تم لوگوں کو یہ اطلاع ملے  
گی کہ منبر مصر پر یہ اعلان پڑھا گیا ہے کہ اللہ کے بندے عبد الرحمن امیر المؤمنین  
کی طرف سے (اہل مصر پر واضح ہو کہ)

دوسری حدیث میں یہ ہے کہ بنی عباس کی حکومت چلتی رہے گی یہاں تک کہ  
تم لوگوں کو یہ اطلاع ملے گی کہ مصر میں یہ اعلان پڑھ کر سنا یا گیا ہے کہ اللہ کے  
بندے عبد الرحمن امیر المؤمنین کی طرف سے (اہل مصر پر واضح ہو کہ)۔ اور جب  
ایسا ہوگا تو ہی بنی عباس کی سلطنت کے زوال اور مقرر حکومت کے ختم ہونے  
کا وقت ہوگا۔ جب صبح کو بنی عباس کی طرف سے یہ اعلان پڑھا جائے گا کہ عبد اللہ

امیر المؤمنین کی طرف سے، تو انتظار کرنا کہ شام کو یہ اعلان پڑھا جائے گا کہ اللہ  
کے بندے عبد الرحمن امیر المؤمنین کی طرف سے۔ اور عبد الرحمن کی طرف سے  
عبد اللہ پر سخت ضرب (ویل) ہوگی۔“

## خروج سفیانی کے بعد امام قائم کا ظہور ہوگا

(۶۵)

ہذلم بن بشیر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام علی بن الحسین علیہ السلام سے  
عرض کیا کہ مجھے حضرت امام مہدیؑ کے ظہور کے متعلق کچھ بتائیں کہ اس کی نشانیاں کیا ہیں؟  
آپ نے فرمایا:

”یکون قبل خروجہ خرج رجل یقال له عوف السلمي بارض

الجزيرة ویکون ما واولا تکريت وقتله بسجدة دمشق ثم یكون

خروج شعيب بن صالح من سمرقند ثم ینخرج السفیانی تلحون

من الوادی الی البلس وھومن ولد عتبہ بن ابی سفیان فاذا

ظھر السفیانی اختفی المہدی ثم ینخرج بعد ذالک

”ظہور امام مہدی علیہ السلام سے پہلے ایک شخص خروج کرے گا جس کا نام

عوف بن سلمی ہوگا اور وہ جزیرہ سے خروج کرے گا اس کامرکز تکريت ہوگا اور

مسجد دمشق میں اس کا قتل ہوگا۔ پھر سمرقند سے شعیب بن صالح خروج کرے گا

پھر سفیانی تلحون وادی یابس سے خروج کرے گا جو عتبہ بن ابی سفیان کی

اولاد میں سے ہوگا۔ جب سفیانی خروج کرے گا تو اس وقت امام مہدیؑ خود

کو پوشیدہ کر لیں گے اس کے بعد ظہور کریں گے۔“

(غیبۃ طوسی)

## قرودین سے ایک شخص کا خروج

(۶۶)

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی گئی ہے کہ آپ نے فرمایا:  
” ینخرج بقزودین رجل اسمه اسم نبی یسرع الناس الی طاعته  
المشرك والمومن یملأ الجبال خوفاً“

”قرودین سے ایک شخص خروج کرے گا جس کا نام ایک نبی کا نام ہوگا لوگ اس کی

اطاعت میں بہت جلد بازی سے کام لیں گے لیکن اس کے خوف سے مشرک اور

مومن سے پہاڑ بھر جائیں گے۔“

(غیبۃ طوسی)

## پندرہ رمضان کو سورج گہن اور آخری تاریخوں میں چاند گہن

(۶۷)

فضل بن شاذان نے احمد بن محمد بن ابونصر سے، انھوں نے ثعلبہ سے، ثعلبہ نے بدر بن خلیل ازری سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ:

”اِيتَان تَكُونَان قَبْلَ الْقَائِمِ لَمْ يَكُنَا مِنْذُ هَبْطِ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَى الْأَرْضِ تَنكُشَفُ الشَّمْسُ فِي النِّصْفِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ وَالْقَمَرُ فِي الْآخِرَةِ“

فَقَالَ الرَّجُلُ: يَا ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ تَنكُشَفُ الشَّمْسُ فِي الْآخِرِ الشَّهْرِ وَالْقَمَرُ فِي النِّصْفِ؟

فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ: إِنْ لَمْ يَعْلَمْ جَاءَ تَقُولُ وَلَكِنَّهُمَا اِيتَان لَمْ يَكُنَا مِنْذُ هَبْطِ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ“

”قبلِ ظہورِ امام قائمؑ دو نشانیاں ایسی ظاہر ہوں گی جو حضرت آدم علیہ السلام کے زمین پر وارد ہونے سے لیکر اُس وقت تک کبھی ظاہر نہیں ہوئی ہوگی۔ ایک تو پندرہ ماہ رمضان کو سورج گہن اور دوسری نشانی اُسی کی آخری تاریخوں میں چاند گہن کا ہونا۔“

یہ سکر ایک شخص نے عرض کیا: فرزندِ رسول! سورج گہن تو مہینے کی آخری تاریخوں میں ہوا کرتا ہے اور چاند گہن نصف ماہ میں۔؟

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: تم جو کچھ کہنا چاہتے ہو میں جانتا ہوں لیکن ایسی نشانیاں حضرت آدم علیہ السلام کے زمین پر اترنے سے لیکر اُس وقت تک کبھی رونما نہ ہوئی ہوں گی۔“ (غنیۃ طوسی، ارشاد، غنیۃ نغانی، کافی)

## فرج کی مجملہ علامت

(۶۸)

فضل نے ابن اسباط سے، انھوں نے حسن بن جہم سے روایت کی ہے انھوں نے حضرت ابوالحسن امام رضا علیہ السلام سے فرج و کشادگی کے متعلق سوال کیا تو آپ نے فرمایا: کیا میں تمہیں مجملہ تاہوں یا تفصیل کے ساتھ؟

میں نے عرض کیا: مجملہ ہی بتا دیجیے۔

آپ نے فرمایا: ”اِذَا تَحَرَّكَتْ رَايَاتُ قَيْسٍ بِمِصْرَ وَرَايَاتُ كُنْدَه بِخُرَاسَانَ

أَوْ ذَكَرَ غَيْرَ كُنْدَه“

”جب قیس کے جھنڈے مصر سے اور کندہ کے جھنڈے خراسان سے حرکت کریں“ (تو سمجھ لینا کہ فرج و کشادگی قریب ہے) (ارشاد، غنیۃ شیخ)

## ظہور سے قبل خوشحالی کا سال ہوگا

(۶۹)

فضل نے ابن محبوب سے، انھوں نے بطائی سے، انھوں نے ابوبصیر سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ:

”إِنَّ قَدَامَ الْقَائِمِ لِسَنَةِ غِيَاةٍ يَفْسُدُ الثَّرَى فِي النَّحْلِ فَلَا تَشْكُو فِي ذَلِكَ“

”امام قائم علیہ السلام کے ظہور سے قبل جو سال ہوگا وہ اتنی سرسبز و شادابی کا سال ہوگا اور اس میں اسقدر پیداوار ہوگی کہ کھجوریں درختوں پر سڑ جائیں گی اور (انھیں کوئی توڑنے والا نہ ہوگا) اس میں شک نہ کرنا۔“ (غنیۃ طوسی)

## اہل حبشہ کے ہاتھوں انہدام کعبہ

(۷۰)

فضل نے احمد بن عمر بن سالم سے، انھوں نے یحییٰ بن علی سے، انھوں نے ربیع سے، انھوں نے ابولبید سے روایت کی ہے اُن کا قول ہے کہ:

”تَخْلُو الْحَبَشَةُ الْبَيْتَ فَيَكْسِرُونَهُ وَيُؤْخِذُ الْحَجَمُ فَيَنْصَبُ فِي مَسْجِدِ الْكُوفَةِ“

”اہل حبشہ خانہ کعبہ کو مسمار کریں گے اور حجرِ اسود کو لیجا کر مسجدِ کوفہ میں نصب کیا جائے گا۔“ (غنیۃ طوسی)

## سفینی کی مدت حکومت

(۷۱)

فضل نے ابن ابی عمیر سے، انھوں نے ابن اذینہ سے، انھوں نے محمد بن سلم سے روایت کی ہے اُن کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا

آپ نے فرمایا: ”إِنَّ السَّفْيَانِيَّ يَمْلِكُ بَعْدَ ظَهْرِهِ عَلَى الْكُورِ الْخَمْسِ حِمْلٍ  
أَمْرًا ۖ ثُمَّ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: ”اسْتَغْفِرُ اللَّهَ حِمْلُ حِمْلٍ وَهُوَ مِنْ  
الْأُمَمِ الْمَحْتَمُونَ الَّذِي لَا بُدَّ مِنْهُ“  
”سفیان بن عروج کے بعد پانچ علاقوں پر عورت کے حمل کی مدت کے برابر (نواہ)  
حکومت کریگا۔“ پھر فرمایا: استغفر اللہ، اونٹ کے مدت حمل کے برابر اور یہ  
حتیٰ امر ہے اس کا ہونا لادری و لازمی ہے۔“ (غنیۃ طوسی)

## سفیان بن کا کوفہ میں ورود اور علی کے شیعہ کے سر کی قیمت ایک ہزار درہم

(۷۶)

فضل نے اسماعیل بن مہران سے، انھوں نے عثمان بن جبہ سے، انھوں نے  
عمر بن ابان کلبی سے روایت کی ہے اور انھوں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام  
سے روایت نقل کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

”كَأَنِّي بَالِسْفِيَانِي أَوْ بِصَاحِبِ السَّفْيَانِي قَدْ طَرَحَ رَحْلَهُ فِي  
رَحْبَتِكُمْ بِالْكُوفَةِ، فَنَادَى مُنَادِيَهُ مِنْ جَاءِ بَرٍّ أَوْ شَيْعَةٍ  
عَلَى فَلَهُ الْفَتْحُ دَرَاهِمَ، فَيُثَبِّبُ الْجَارِ عَلَى جَارِهِ، وَيَقُولُ: هَذَا  
مِنْهُمْ، فَيَضْرِبُ عُنُقَهُ وَيَأْخُذُ الْفَتْحُ دَرَاهِمَ“

”گو یا میں دیکھ رہا ہوں کہ سفیان بن یا اس کے کسی مصاحب نے تمہارے کونے کے  
باہر پڑاؤ ڈالا ہے اور اس کی طرف سے کوئی منادی نڈیے رہا ہے کہ جو شخص علی  
کے شیعہ ہیں سے کسی شیعہ کا سر کاٹ کر لائے گا اُس کو ایک ہزار درہم دونگا  
یہ سن کر ایک پڑوسی اپنے پڑوسی پر چھپے گا اور کہے گا کہ یہ بھی ان میں سے ہے اور  
اس کا سر کاٹ کر لیجائے گا اور ایک ہزار درہم وصول کرے گا۔“

پھر فرمایا: ”أَمَّا إِنْ أَمَرْتُمْ بِوَصْدَةِ لَيْكُونِ إِلَّا لَا وَلاَدَ الْبَغْيَا وَكَأَنِّي  
أَنْظُرُ إِلَى صَاحِبِ الْبَرَقِ ۖ قُلْتُ: وَمَنْ صَاحِبُ الْبَرَقِ؟  
فَقَالَ: رَجُلٌ مِنْكُمْ يَقُولُ يَقُولُكُمْ يَلْبِسُ الْبَرَقَ فَيُحْشِكُمْ فَيَعْرِفُكُمْ  
وَلَا تَعْرِفُونَهُ فَيَغْزِيكُمْ رَجُلًا أَمَّا إِنَّهُ لَا يَكُونُ إِلَّا ابْنُ بَغْيٍ“  
”اور اُس وقت تم لوگوں پر حاکم اور امیر کوئی نانا زادہ ہوگا۔ اور گویا کہ میں دیکھ رہا ہوں

کہ ایک نقاب پوش: ”میں نے عرض کیا کہ وہ نقاب پوش کون ہے؟“  
فرمایا: وہ تم ہی میں سے ایک شخص ہوگا جو تم ہی لوگوں جیسی باتیں کرے گا اور وہ  
نقاب پوش ہوگا اور تم لوگوں کی نشاندہی کرے گا، وہ تم لوگوں کو پہچانتا ہوگا  
مگر تم لوگ اُسے نہ پہچانتے ہو گے اور تم میں سے ایک ایک مرد کی نشاندہی کرے گا  
اور وہ بھی زنا زادہ ہوگا۔“ (غنیۃ طوسی)

## علامات ظہور

(۷۷)

ایک جماعت نے ابو الفضل شیبانی سے، انھوں نے ابو نعیم نضر بن عمامہ ابن مغیرہ  
عمری سے، انھوں نے ابو یوسف یعقوب بن نعیم عمرو قرقارہ کاتب سے، انھوں نے احمد ابن  
محمد اسدی سے، انھوں نے محمد بن احمد سے، انھوں نے اسماعیل بن عباس سے، انھوں نے  
مہاجر بن حکیم سے، انھوں نے معاویہ بن سعید سے، انھوں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر بن علی  
علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے فرمایا کہ:  
”إِذَا اخْتَلَفَ رُحَمَاءُ بِالشَّامِ فَهُوَ آيَةٌ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ تَعَالَى“

قیل: ثُمَّ مَهْ ۖ

قَالَ: ثُمَّ رَجْفَةٌ تَكُونُ بِالشَّامِ فَتَهْلِكُ فِيهَا مِائَةُ أَلْفٍ يَجْعَلُهَا  
اللَّهُ رَحْمَةً لِلْمُؤْمِنِينَ وَعَذَابًا عَلَى الْكَافِرِينَ فَإِذَا كَانَ ذَلِكَ  
فَانْظُرُوا إِلَى أَصْحَابِ الْبَرَادِيزِ الشَّهْبِ وَالرَّايَاتِ الصَّغْرِ  
تَقْبِلُ مِنَ الْمَغْرِبِ حَتَّى تَحُلَّ بِالشَّامِ فَإِذَا كَانَ ذَلِكَ فَانْتَظِرُوا  
خَسْفًا بِقَرْيَةٍ مِنْ قَرْيِ الشَّامِ يُقَالُ لَهَا: خَرَشْنَا، فَإِذَا  
كَانَ ذَلِكَ فَانْتَظِرُوا ابْنَ أَكْلَةِ الْأَكْبَادِ الْوَادِي الْيَابِسِ“  
”جب شام میں دونیزے آپس میں ٹکرائیں تو یہ بھی اللہ کی نشانیوں میں سے  
ایک نشانی ہے۔“

عرض کیا گیا: پھر کیا ہوگا؟

فرمایا: پھر شام میں ایک زبردست زلزلہ آئے گا جو مؤمنین کے لیے رحمت اور کافروں  
کے لیے عذاب ہوگا۔ اس زلزلے سے ایک لاکھ آدمی مر جائیں گے جب ایسا  
ہو تو پھر دیکھنا کہ ایک لشکر مغرب سے سرخ گھوڑوں پر سوار زرد پرچم لہراتا ہوا  
آئے گا اور شام میں وارد ہوگا جب ایسا ہوگا تو یہ بھی دیکھ لینا کہ شام کا ایک قریہ



جس کا نام خرشنا ہے زمین میں دھنس جائے گا جب یہ بھی ہو چکے تو پھر دیکھنا کہ وادی یا بس سے ہندہ جگرخوارہ (جگر چبانے والی) کا بیٹا (سفیانی) خروج کرے گا۔  
(غیبۂ طوسی ۲)

### ۴۴) مدت اقتدار سفیانی

قرقارہ نے محمد بن خلف سے، انھوں نے حسن بن صالح بن اسود سے، انھوں نے عبد الجبار بن عباس ہمدانی سے، انھوں نے عمار دھنی سے روایت کی ہے۔ اُن کا بیان ہے کہ حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا:

”کمر بعدون بقاء السفیانی فیکم؟“

قال: قلت: حمل امرأة تسعة اشهر

قال: ما اعلمکم یا اهل الکوفة۔“

”تم لوگوں کا کیا خیال ہے سفیانی کی حکومت تم لوگوں پر کتنے دنوں تک رہے گی؟ میں نے عرض کیا: ایک عورت کے دس حمل کے برابر یعنی نو ماہ۔“

فرمایا: اے اہل کوفہ! تم لوگوں میں یہ شخص کتنا زیادہ جاننے والا ہے۔

(غیبۂ طوسی)

### ۴۵) سفیانی نصرانی کے بھیس میں

قرقارہ نے اسماعیل بن عبد اللہ بن میمون سے، انھوں نے محمد بن عبد الرحمن سے، انھوں نے جعفر بن سعد کاہلی سے، انھوں نے اعش سے، انھوں نے بشیر بن غالب سے اور بشیر کا بیان ہے کہ:

”یقبل السفیانی من بلاد الروم منتصراً فی عنق صلیب و هو صاحب القوم“

”سفیانی بلاد روم سے نصرانی کے بھیس میں آئے گا اس کے گلے میں صلیب

(غیبۂ طوسی ۲)

لٹکی ہوگی اور وہ قوم کا سردار ہوگا۔“

### ۴۶) دریائے فرات میں شدید سیلاب

احمر بن علی رازی نے محمد بن اسحاق مقری سے، انھوں نے مقانعی سے، انھوں نے بکار سے، انھوں نے ابراہیم بن محمد سے، انھوں نے جعفر بن سعد اسدی سے، انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے کہ:

”عام أو سنة الفتح ینشق الفرات حتی یدخل اذقة الکوفة“  
”فتح (ظہور) کے سال دریائے فرات میں ایسا زبردست سیلاب آئے گا کہ کوفہ کی گلیوں تک پانی بھر جائے گا“  
(غیبۂ طوسی ۲)

### ۴۷) خراسان سے سیاہ علم کوفہ آئیں گے

فضل نے محمد بن علی سے، انھوں نے عثمان بن احمد سماک سے، انھوں نے ابراہیم بن عبد اللہ ہاشمی سے، انھوں نے ابراہیم بن ہانی سے، انھوں نے نعیم بن حماد سے، انھوں نے سعید سے انھوں نے ابو عثمان سے، انھوں نے جابر سے اور جابر نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ:

”تنزل الرايات السود التي تخرج من خراسان الى الکوفة“

فاذا ظهر المسددي بعث اليه بالبيعة“

”وہ سیاہ علم خراسان سے نکل کر کوفہ تک آئیں گے جب حضرت امام مہدی ظہور فرمائیں گے تو وہ بیعت کے لیے بھیج دیے جائیں گے۔“ (غیبۂ طوسی ۲)

### ۴۸) امام قائم کا لشکر قلیل سارے

### مشرق و مغرب کوفت کرے گا

قرقارہ نے محمد بن خلف حماد سے، انھوں نے اسماعیل بن ابان ازری سے، انھوں نے سفیان بن ابراہیم جریری سے انھوں نے اپنے والد سے سنا وہ کہتے تھے کہ:

”النفس الزکیة غلام من آل محمد اسمہ محمد بن الحسن یقتل

بلا جرم ولا ذنب فاذا قتلوه لم یبق لهم فی السماء عاذرو

لا فی الارض ناصر، فعند ذلک یبعث الله قائم آل محمد

فی عصبة لهم اذق فی اعین الناس من الکحل، فاذا خرجوا

سبکی لهم الناس، لا یرون الا انفسهم یختطفون، یفتح الله

لهم مشارق الارض ومغاربها الا وهم المؤمنون حقاً الا

ان خیر الجهاد فی اخر الزمان“

”نفس زکیہ آل محمد میں سے ایک کس بچہ ہوگا جس کا نام محمد بن حسن ہوگا۔“

اور وہ بے جرم و بے قصور قتل کر دیا جائے گا۔ جب وہ لوگ اس کو قتل کر دیں گے تو پھر آسمان پر ان کے لیے کوئی معذرت چاہنے والا نہ ہوگا اور نہ زمین پر ان کا کوئی مددگار ہوگا، اُس وقت اللہ تعالیٰ قائم آل محمد کو ایک ایسے مختصر سے گروہ کے ساتھ بھیجے گا جو لوگوں کی آنکھوں میں سرمے سے بھی کم ہوں گے۔ جب یہ لوگ خروج کریں گے تو سب لوگ ان کو دیکھ کر رونے لگیں گے۔ اُن کا خیال ہوگا کہ یہ بیچارے تو ذرا دیر میں اُچک لیے جائیں گے مگر اللہ تعالیٰ ان ہی کے ذریعے سے سارے مشرق و مغرب کے حاکم کو فتح کر دے گا۔ آگاہ ہو وہی لوگ حقیقی مومن ہوں گے۔ اور یہ بھی اُن لو کہ بہترین جہاد آخر زمانہ کا ہے۔“

(غنیۃ طوسی)

### آفتاب کے ساتھ ایک نشانی کا طلوع ہونا

(۷۹)

قرقارہ نے عباس بن یزید بحرانی سے، اُنھوں نے عبدالرزاق بن ہمام سے، اُنھوں نے معمر سے، معمر نے ابن طاووس سے، اُنھوں نے علی بن عبداللہ بن عباس سے روایت کی ہے کہ اُنھوں نے کہا کہ: ”لا یشیخ المسدئی حتی تطلع مع الشمس ایۃ“

”حضرت امام مہدیؑ اُس وقت ظہور و خروج فرمائیں گے جب آفتاب کے ساتھ ایک نشانی بھی طلوع ہوگی۔“

(غنیۃ طوسی)

### مسجد براءثا

(۸۰)

محمد بن شہیدی نے محمد بن قاسم سے، اُنھوں نے احمد بن محمد سے، اُنھوں نے اپنے مشایخ سے، اُنھوں نے سلیمان اعمش سے، اُنھوں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے، اُنھوں نے کہا کہ مجھ سے خادم رسول اللہ بن مالک نے بیان کیا کہ:

”ولما رجع امیر المومنین علی بن ابیطالب علیہ السلام من قتال اهل النہروان نزل براءثا وکان بہا راہب فی قلایتہ و کان اسمہ الحباب، فلما سمع الراہب الصیحة والعسکو آشرف من قلایتہ الی الارض فنظر الی عسکر امیر المومنینؑ فاستفطع ذلک ونزل مبادراً فقال: من ہذا؟ ومن رئیس ہذا العسکر؟

فقیل لہ: ہذا امیر المومنین وقد رجع من قتال اهل النہروان

فجاء الحباب مبادراً یتحطی الناس حتی وقف علی امیر المومنین فقال: السلام علیک یا امیر المومنین حقاً حقاً؛ فقال لہ: وما علمک بأخی امیر المومنین حقاً حقاً؟ قال لہ: سبذاک اخبرنا علماؤنا واحبارنا۔

فقال لہ: باحباب!۔ فقال لہ الراہب: وما علمک باسی؟ فقال لہ: آعلمنی بذلک حبیبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

فقال لہ الحباب: مد یدک فانا أشہد ان لا إله الا الله و انت محمد ارسول الله و انتک علی بن ابی طالب وصیتہ۔

فقال لہ امیر المومنین علیہ السلام: و آیین تاوی؟ فقال: اکون فی قلائیۃ لی ہہنا۔ فقال لہ امیر المومنینؑ بعد یومک ہذا لا تسکن فیہا، ولكن ابن ہہنا مسجداً و اسمہ باسم بانیہ فیہنا رجل اسمہ براءثا فسقی المسجد ببرائثا باسم البانی لہ۔

ثم قال: ومن این تشرب یا حباب! فقال: یا امیر المومنین من دجلة ہہنا۔ قال: فلم لا تحفر ہہنا عیناً أو بئراً؟ فقال لہ: یا امیر المومنینؑ کتبنا حفراً بئراً و جداولنا مالحة غیر عذبة، فقال لہ امیر المومنینؑ: احفر ہہنا بئراً فحفر فخرجت علیہم صخرة لم یستطیعوا قلعہا فقلعہا امیر المومنینؑ فانقلعت عن عین احدى من الشہد والذین من الزبید۔

فقال لہ یا حباب! یکون شربک من ہذہ العین اما انتہ یا حباب! سببنی الی جنب مسجدک ہذا مدینة و تکثر الجبابرة فیہا و تعظم البلاء حتی انہ لیرک فیہا کل لیلۃ جمعة سبعون الف فرج حرام فإذا عظم بلاؤہم شدوا علی مسجدک ببطوة ثم وابنہ بنین ثم وابنہ لایہدمہ الا کافر ثم بیتاً۔ فاذا فعلوا ذلک منعوا الحج ثلاث سنین واجتوقت خضرہم وسلط اللہ علیہم رجلاً من اهل السفح لا یدخل بلد الا اہلک و اہلک

أهله ثم ليعد عليهم مرة أخرى ثم يأخذهم القحط والغلا  
ثلاث سنين حتى يبلغ بهم الجهد ثم يعود عليهم  
ثم يدخل البصرة فلا يدع فيها قائية إلا سخطها واهلكها  
واسخط أهلها، وذلك إذا عمرت الخربة وبنى فيها مسجد  
جامع، فعند ذلك يكون هلاك البصرة، ثم يدخل مدينة  
بناها الحجاج يقال لها واسط، فيفعل مثل ذلك ثم يتوجه نحو  
بغداد، فيدخلها عفواً ثم يلتجئ الناس إلى الكوفة ولا  
يكون بلد من الكوفة تشوش الأمر له ثم يخرج هو والذى  
ادخله بغداد نحو قبرى لينبشه فيتلقاها السفيا فيهنرهما  
ثم يقتلهما ويوجه جيشا نحو الكوفة فيستعيد بعض أهلها  
ويجئ رجل من أهل الكوفة فيلجئهم إلى سور فمن لجأ  
إليها آمن، ويدخل جيش السفيا إلى الكوفة فلا يدعون  
احداً إلا قتلوه وإن الرجل منهم ليمر بالذرة المطروحة  
العظيمة فلا يتعرض لها ويرى الصبي الصغير فيلحقه  
فيقتله.

ف عند ذلك يا حباب يتوقع بعد ما هيهاات هيهاات و اموم  
عظام و فتن كقطع الليل المظلم فاحفظ عني ما اقول لك يا حبا  
ترجمہ ” جب امیر المومنین علیؑ لام اہل نہروان سے جنگ کر کے واپس ہوئے تو راہ  
میں آپ نے مقام بُراٹا پر منزل فرمائی، وہاں ایک راہب جس کا نام حباب تھا  
اپنے دیر میں رہتا تھا جب اس نے اپنے دیر کے قریب لشکر کے شور و غل کی  
آواز سنی تو اس نے جھانک کر دیکھا تو یہ امر اس کو قبیح محسوس ہوا۔ فوراً دیر سے  
اترا اور کہنے لگا یہ فوج کیسی ہے؟ اور اس کا سردار کون ہے؟ تو اس سے کہا  
گیا کہ اس کے امیر و سردار امیر المومنین ہیں جو جنگ نہروان سے واپس ہوئے  
ہیں۔ یہ سیکر وہ مجمع کو چیرتا ہوا آیا اور امیر المومنین کے سامنے کھڑا ہو گیا اور بولا:  
اے واقعی اور حقیقی امیر المومنین! آپ پر میرا سلام ہو۔

آپ نے فرمایا: تجھے کیسے معلوم ہوا کہ میں واقعی اور حقیقی امیر المومنین ہوں؟  
وہ بولا: اس بات کی خبر ہمارے علماء اور دینی پیشواؤں نے دی ہے۔

— آپ نے فرمایا: اے حباب!  
— اُس نے کہا: آپ کو میرا نام کیسے معلوم ہوا؟  
— آپ نے فرمایا: اس کی خبر میرے حبیب رسول اللہ ﷺ نے مجھے دی ہے۔  
— حباب نے کہا: اب آپ اپنا ہاتھ بڑھائیں، پس میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی  
— اللہ سوائے اللہ کے محمد ﷺ کے رسول ہیں اور بیشک آپ علی ابن ابی طالب  
ان کے وصی ہیں۔

— امیر المومنین نے فرمایا: تم کہاں رہتے ہو؟  
— اس نے کہا: یہاں میرا ایک دیر ہے اسی میں رہتا ہوں۔  
— آپ نے فرمایا: اب آج کے بعد اس میں نہ رہو، بلکہ اس کے بدلے یہاں ایک مسجد  
بنو اور اس کے بانی کے نام پر اس مسجد کا نام رکھ دینا۔  
چنانچہ ایک شخص نے جس کا نام بُراٹا تھا وہاں ایک مسجد تعمیر کرا دی، اس لیے اسکے  
بانی کے نام پر اس مسجد کا نام مسجد بُراٹا رکھ دیا گیا۔  
— آپ نے پھر پوچھا: اے حباب! تم یہاں پانی کہاں سے پیتے ہو؟  
— اُس نے عرض کیا: یا امیر المومنین! دریا سے دجلہ سے پانی لاتا ہوں۔  
— آپ نے فرمایا: پھر تم یہاں ایک چشمہ یا کنواں کیوں نہیں کھود لیتے؟  
— عرض کیا: یا امیر المومنین! جب بھی یہاں کنواں کھودتا ہوں کھار پانی نکلتا ہے،  
میٹھا پانی نکلتا ہی نہیں۔

— آپ نے فرمایا: اچھا، اس مقام پر کنواں کھودو۔  
جب وہاں سے کھودا گیا تو ایک بہت بڑی تھیرلی چٹان نکلی جس کو  
لوگ اکھاڑ نہ سکے۔ چنانچہ امیر المومنین علیؑ سلام نے اس چٹان کو  
ایک اشارے سے اکھاڑ پھینکا اور جو پانی وہاں سے برآمد ہوا وہ  
شہر سے زیادہ شیریں اور کھن سے زیادہ لذیذ تھا۔

— پھر آپ نے فرمایا: اے حباب! اب تم اس چشمے سے پانی پیتے رہنا، مگر سنو!  
عنقریب تمہاری اس مسجد کے پہلو میں ایک شہر آباد ہوگا اور اس میں ظالموں اور  
بدکاروں کی کثرت ہوگی، ہر شب جمعہ ستر ہزار حرام کاریوں کا ارتکاب ہوگا اور  
تمہاری اُس مسجد پر جانور مانرہ جائیں گے اور اس کو ایک کافر منہدم کرے گا۔ تین  
سال تک حج روک دیا جائے گا، لوگوں کی زراعتیں جلادی جائیں گی، اور پھر ان

لوگوں پر ایک بیکار مسلط ہوگا۔ وہ جس شہر میں جائے گا اسے برباد کرے گا اور اہل شہر کو ہلاک کرے گا، پھر وہ واردِ بصرہ ہوگا اور وہاں کے بہتوں کو گرائے گا وہاں کے باشندوں کو بے سکون کر دے گا۔ اس کے بعد کھنڈرات پھر سے آباد ہوں گے اور وہاں ایک جامع مسجد تعمیر ہوگی، اس کے بعد بصرہ پھر سے تباہ ہوگا۔ وہ بیکار یہاں سے شہر واسط میں جائے گا جس کو حجاج نے آباد کیا ہوگا اور اس شہر کے ساتھ بھی وہی سلوک کرے گا، پھر بغداد پہنچے گا اس کو مٹائے گا، لوگ وہاں سے بھاگ کر کوفہ میں پناہ لیں گے۔ پھر وہ اور جس نے اس کو بغداد آنے کی دعوت دی ہوگی دونوں میری قبر کھودنے کے لیے چلیں گے۔ ان دونوں کا مقابلہ سرفیانی سے ہوگا اور وہ انھیں شکست دیگا اور انھیں قتل کر دے گا اور اس کی فوج کوفہ کی جانب بڑھے گی اور کوفہ میں داخل ہوگی تو وہاں وہ جس کو چاہے گا قتل کرے گا حتیٰ کہ ایک بچے کو پائے گا اسے بھی قتل کر دے گا۔ پھر اُسے اے حباب! افسوس افسوس! بڑے بڑے منظام اور قتلوں کی امید رکھو، اور جو کچھ میں بتا رہا ہوں اسے یاد رکھو۔“

(کشف الیقین)

### دجال اور اس کے ساتھیوں جنگ

(۸۱)

سعد نے احمد بن محمد اور عبداللہ بن عامر بن سعد سے، انھوں نے محمد بن خالد سے انھوں نے ابو حمزہ ثمالی سے روایت کی ہے اور ابو حمزہ ثمالی کا بیان ہے کہ حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ:

”من اراد ان یقاتل شیعۃ الدجال فلیقاتل الباکی علی“

دم عثمان بن الباکی علی اہل نہروان اِنَّ من لقی اللہ مؤمناً

بانت عثمان قتل مظلوماً لقی اللہ عز وجل ساخطاً علیہ ولا یدرک الدجال۔“

فقال رجل: یا امیر المومنین! فان مات قبل ذلک؟

قال: فبیعت من قبره حتی لا یؤمن به وان رغب انفسه۔“

جو شخص یہ چاہتا ہے کہ دجال کے پیروکاروں سے جنگ کرے تو اسے چاہیے کہ وہ عثمان کے قتل پر اور اہل نہروان پر رونے والوں سے جنگ کرے اور اگر کوئی مسلمان ایمان رکھتا ہو اللہ سے ملاقات کرے گا کہ وہ مظلوم قتل ہوئے تو اللہ تعالیٰ

اس پر سخت غضبناک ہوگا اور وہ دجال کو نہ پائے۔ پس ایک شخص نے کہا: یا امیر المومنین! وہ اس سے قبل ہی مر گیا؟ آپ نے فرمایا: پس اللہ اس کو قبر سے اٹھائے گا حتیٰ کہ وہ ایمان نہ لائے

### علامات ظہور کی ایک فہرست

(۸۲)

شیخ مفید علیہ الرحمہ نے اپنی کتاب ”الارشاد“ کے باب اول صفحہ ۳۳۶ میں یہ ذکر فرمایا ہے کہ بہت سی احادیث میں ان علامات و حادثات کا تذکرہ ہے جو امام قائم کے قیام و ظہور سے پہلے وقوع پذیر اور رونما ہوں گے

”ان میں سے مندرجہ ذیل ہیں“

مثلاً ”خروج السفیانی و قتل الحسنی و اختلاف بنی العباس فی الملک الدنیائی و کسوف الشمس فی النصف من شہر رمضان و خسوف القمر فی اخره علی خلاف العادات و خسف بالبداء و خسف بالمغرب و خسف بالمشرق و رکود الشمس من عند الزوال الی اوسط اوقات العصر و طلوعها من المغرب و قتل نفس زکیۃ ینظر الکوفۃ فی سبعین من الصالحین و ذبح رجل ما شئ بین الرکن و المقام و ہدم حائط مسجد الکوفۃ و اقبال رایت سود من قبل خراسان و خروج الیمانی و ظہور المغربی بمصر و تمکنہ الشامات و نزول ترک الخیرۃ و نزول الروح الرملۃ

و طلوع نجم بالمشرق یعنی القمر ثم ینعطف حتی یکاد یدلّ بقی طرفاه و حمرة ینظر فی السماء و ینشر فی افاقها و ینار ینظر بالمشرق طویل و یبقی فی الجوّ ثلاثۃ ايام و خلج العرب اعدّھا و تمکنھا البلاد و خروجہا عن سلطان العجم و قتل اهل مصر امیرهم و خراب الشام و اختلاف ثلاث رایات فیہ و دخول رایات قیس العرب الی مصر و رایات کندیۃ الی خراسان و ورود خیل من قبل العرب حتی تربط بفناء الحیرۃ و اقبال رایات سود من المشرق نحوھا و یبقی فی الفرات حتی یدخل الماء اذقۃ الکوفۃ و خروج ستین کذاباً کلہم یدعی النبوة و خروج اثنا عشر من الابی طالب کلہم یدعی الامامۃ لنفسه و اخراق رجل عظیم القدر من شیعۃ بنی العباس بن جلولہ و خائفین و عقد الجسر من الی الکرخ بمیدینۃ السلام و ارتفاع ریح سودا و ہما فی اول النہار و زلزلة حتی



ينخسف كثر وقتها، وخوف يشمل اهل العراق وبغداد وموت ذريع فيه و  
نقص من الاموال والافس والتسملت -

وجاد يظهر في اوانه وفي غير اوانه، حتى ياتي على الزرع والغلات وقلة  
ربح لما يزرعه الناس، واختلاف صنفين من العجم وسفك دماء كثيرة فيما بينهم  
و خروج العبيد عن طاعات ساداتهم وقباص مواليتهم ومسح لقوم من اهل  
البدع حتى يصيروا قردة وخنازير، وغلبة العبيد على بلاد السادات ونداء من  
الساخر حتى يسمع اهل الارض كل اهل لغة بلغتهم، ووجه صدر يظهر ان للناس  
في غير الشمس واموات ينشرون من القبر حتى يرجعوا الى الدنيا فيتعارفون فيها و  
يتراورون -

ثُمَّ رَجَعَتْ ذَلِكَ بَارِعَ عَشْرِينَ مَطْرَةً يَتَصَلُّ فَتُحْيِي بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ  
مَوْتِهَا وَتَعْرِفُ بِكَاتِبِهَا وَيَنْزِلُ بَعْدَ ذَلِكَ كُلُّ عَاهَةٍ عَنْ مَعْقِدِ الْخَوْتَيْنِ  
شَيْعَةِ الْمُهَذَّبِ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَيَعْرِفُونَ عِنْدَ ذَلِكَ طُيُورَهُ بِمَكَّةَ فَيَتَوَجَّهُونَ  
نَحْوَهُ لِنَصْرَتِهِ كَمَا جَاءَتْ بِذَلِكَ الْأَخْبَارُ

و من جملة هذه الأحداث محتومة ومنها مشروطة، والله اعلم  
بها يكون واتخاذها على حسب ما ثبت في الاصول وتضمنها الاثر المنقول و  
بالله نستعين (كتاب الارشاد)

ترجمہ: ” خروج سفیانی، ایک حسنی کا قتل، دنیاوی سلطنت کے لیے بنی عباس میں اختلاف  
پندرہ رمضان کو سورج گہن، اور اسی ماہ کے آخر میں چاند گرہن جو بالکل خلافِ عادت ہوگا  
بیابان میں زمین کا دھنس جانا، مغرب میں زمین کا دھنس جانا، مشرق میں زمین کا دھنسنا  
وقتِ زوال سے عصر کے وقت تک آفتاب کا ٹھہر جانا اور حرکت نہ کرنا اور اس کا مغرب سے  
طلوع ہونا، ستر صالحین کے ساتھ نفسِ زکیہ کا پشت کوفہ پر قتل کیا جانا، ایک مرد ہاشمی کا  
رکن و مقام کے درمیان ذبح کیا جانا، مسی کو فہ کی دیوار کا منہدم کیا جانا، ایک مغربی شخص  
کا مصر میں فروغ کرنا اور شام کے تمام علاقوں پر قبضہ جالینا، شکر کار میں نازل ہونا -  
اور مشرق سے ایک ستارے کا طلوع ہو کر چاند کی طرح چمکنا پھر اُس کا اس طرح  
مڑنا کہ جیسے اُس کے دونوں کنارے آپس میں ملنے ہی والے ہیں، آسمان میں سرخی کا نمودار  
ہونا اور پھر اُس کا تمام آفاق پر پھیل جانا، مشرق سے ایک طویل آگ کا ظاہر ہونا اور فضا  
میں تین یا سات دن تک باقی رہنا، اہل مصر کا اپنے امیر کو قتل کرنا، شام کی برادری، تین جھنڈوں

میں اختلاف، قیس اور عرب کے جھنڈوں کا مصر میں داخل ہونا، کندہ کے جھنڈوں کا  
خراسان میں داخل ہونا اور عرب کی طرف سے ایک فوج کا آنا اور صحیحہ میں پڑاؤ ڈالنا،  
سیاہ جھنڈوں کا مشرق سے اس طرف آنا اور دریائے فرات میں طغیانی اور کوفے کی  
گلیوں میں پانی بھر جانا -

ساتھ عدد دعویٰ دارانِ نبوت کا ظہور، آل ابی طالب میں سے بارہ دعویٰ دارانِ امامت  
کا ظہور، جلولا اور خالقین کے درمیان بنی عباس کے ایک عظیم القدر شخص کا آگ  
میں جلایا جانا، مدینۃ السلام اور بغداد میں کرخ کے قریب ایک پل کی تعمیر، صبح کے وقت  
سب سے آندھی کا بلند ہونا اور زلزلہ اور اکثر کازمین میں دھنس جانا، اہل بغداد اور اہل  
عراق پر خوف و ہراس چھا جانا، جان و مال اور ثمرات کا تلف ہونا -

ہڈیوں کا موسم اور بلا موسم ظاہر ہونا جو کھیتوں اور غلوں کو چٹ کر جائیں گی  
کاشتکاروں کی پیداوار میں کمی، عجم کے دو گروہوں میں جنگ اور آپس میں بہت زیادہ  
خونریزی، غلاموں کا اپنے آقاؤں کی اطاعت سے باہر ہو جانا اور اپنے مالکوں کو قتل  
کرنا، اہل بدعت میں سے ایک گروہ کا مسخ ہو کر بندر اور سوربن جانا، سادات کے  
شہر پر غلاموں کا اقتدار، آسمان سے ایک اعلان جس کو ہر قوم اپنی زبان میں سن لے گی  
آفتاب کے اندر ایک جسد کا چہرہ وسیئہ نمودار ہونا، مردوں کا قبور سے برآمد ہونا اور  
دنیا میں پھر واپس ہونا اور ایک دوسرے کو پہچاننا اور ملاقات کرنا -

اور حتیٰ طور پر سلسل چالیس دن تک بارش کا ہونا جس سے مردہ زمین زندہ ہو جائیگی  
اس کی برکتیں ظاہر ہوں گی اور اہل حق یعنی امام مہدی علیہ السلام کے ماننے والوں کی تمام  
مصیبتیں دور جائیں گی۔ اس وقت انھیں معلوم ہوگا کہ مکہ میں آپ کا ظہور ہو چکا ہے تو وہاں  
آپ کی نصرت کے لیے پہنچنا۔ یہ سب علامات احادیث میں ہیں -

مگر ان تمام واقعات و حادثات میں بعض حتمی ہیں اور بعض مشروط ہیں اور اللہ ہی  
کو معلوم ہے کہ اس میں حتمی کیا ہے اور مشروط کیا ہے۔ ہم نے احادیث میں جو کچھ پایا وہ  
مختصراً نقل کر دیا ہے - (کتاب الارشاد)

### آفاق اور انفس کی تفسیر

(۱۳)

علی بن ابی حمزہ نے حضرت ابوالحسن امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کے  
اس قول یعنی آیت ”سَنُفَسِّمُ الْاَبْقَا فِي الْاَفَاقِ وَفِي اَفْسَرِهِمْ“ (سورہ حُجَّہ السَّجَدۃ)

ترجمہ: "عنقریب ہم ان کو اپنی نشانیاں دکھانے والے ہیں آفاق میں اور ان کے نفسوں میں"

مذکورہ آیت کی تفسیر میں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا کہ:

"الفتن فی افاق الارض والمسح فی اعداء الحق"

آفاق میں نشانوں کا مطلب زمین میں فتنے و فساد اور نفسوں میں

نشانوں کا مطلب دشمنانِ خدا کا مسخ ہونا ہے"

(الارشاد)

## آفتاب کا ٹھہر جانا اور اسمیں ایک انسانی چہرے کا نمودار ہونا

(۸۳)

وہب بن حفص نے ابو بصیر سے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کے اس قول یعنی آیت:

"ان نشاء نُنْزِلُ عَلَيْهِمْ مِنَ السَّمَاءِ آيَةً فَظَلَّتْ

اَعْنَاقُهُمْ لَهَا خَاضِعِينَ" (سورۃ الشعراء آیت ۴)

اگر ہم چاہتے تو ہم ان پر آسمان سے کوئی آیت (نشانی) نازل کرتے

جس کے آگے عاجزی کے ساتھ ان کی گردنیں جھک جاتیں"

(مذکورہ آیت کی تفسیر میں بیان فرماتے ہوئے سنا: آپ نے فرمایا:

"سيفعل الله ذلك بهم"

قلت: من هم؟

قال: بنو أمية وشيعتهم

قلت: وما الآية؟

قال: ركود الشمس من بين زوال الشمس الى وقت العصر وخروج

صدر رجل ووجه في عين الشمس يعرف بحسبه ونسبه

وذلك في زمان السفيا في وعندها يكون بواره وبوار قومه

ترجمہ: "اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے ساتھ ایسا کرے گا"

میں نے عرض کیا: وہ کون لوگ ہوں گے؟

آپ نے فرمایا: بنی امیہ اور ان کے شیعہ (گروہ اور ماننے والے)

میں نے عرض کیا: وہ آیت اور نشانی کیا ہوگی؟

آپ نے فرمایا: آفتاب کا وقتِ زوال سے عصر کے وقت تک ٹھہر جانا حرکت نہ کرنا۔ اور

اس کے اندر ایک انسانی سینے اور منہ کا ظاہر ہونا جس کا حسب و نسب

جانا پہچانا ہوا ہوگا۔ اور یہ سفیانی کے دور میں رونما ہوگا اور اس وقت

سفیانی اور اس کی قوم تباہ ہی ہوگی۔"

(الارشاد)

## آسمان ایک لگ اور سرخی کا نمودار ہونا

(۸۵)

حسین بن زید نے منذر جوزی سے روایت کی ہے اور منذر نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے کہ میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا آپ نے فرمایا

"يزجر الناس قبل قيام القاء ثم على السلام عن معاصيهم بنار تطهر

لهم في السماء وحمرة تجل السماء وخسف ببغداد وخسف

ببلدة البصرة ودماء تسفل سبها وخراب دورها وفناء يقع

في اهلها وشمول اهل العراق خون لا يكون معه قوار"

ترجمہ: "قبل قیام و ظہور قائم علیہ السلام لوگوں کو ان کے گناہوں پر ایک لگ اور سرخی سے

ڈرایا جائے گا جو آسمان میں نمودار ہوگی۔ شہر بغداد اور شہر بصرہ میں زمین شق ہوگی

(سین کشت و خون ہوگا گھر کے گھر خراب و سار ہو جائیں گے۔ اہل عراق پر خون

طاری ہوگا انھیں چین و سکون نہ آئے گا۔"

(الارشاد)

## اہل حق اور اہل باطل جدا کر دیے جائیں گے

(۸۶)

عجلان بن صالح سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا۔ آپ نے فرمایا:

"لا تمصی الايام والليالي حتى ينادى من السماء: يا اهل الحق

اعتزلوا يا اهل الباطل اعتزلوا فيحل هولا من هولا و

يعزل هولا من هولا"

قال قلت: اصلحك الله يخاطب هولا و هولا بعد ذلك التدار؟

قال: كذلك يقول في الكتب "ما كان الله وليد المؤمنين"

على ما انت عليه حتى يميز الخبيث من الطيب" (آل عمران آیت ۱۰۱)

ترجمہ حدیث: ”کچھ زیادہ دن نہ گزریں گے کہ آسمان سے اعلان ہوگا ”اے اہل حق! تم ایک طرف ہو جاؤ اور اے اہل باطل! تم ایک طرف ہو جاؤ“ تو یہ دونوں الگ الگ ہو جائیں گے۔

میں نے عرض کیا: اللہ آپ کا بھلا کرے، یہ فرمائیے کہ کیا یہ دونوں جدا ہونے کے بعد پھر مل جائیں گے؟

آپ نے فرمایا: ہرگز نہیں، اللہ تعالیٰ خود اپنی کتاب میں فرماتا ہے: ”اور اللہ صاحبان ایمان کو اس حالت میں چھوڑنے والا نہیں ہے کہ جس میں تم ہو، تا ایسکہ وہ پاکیزہ لوگوں کو خبیث لوگوں سے الگ نہ کرے

### ظہور کی علامتیں

(۱۶)

جابر جعفی نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے آپ فرمایا

کرتے تھے:

”الزمر الارض لا تحركن يدك ولا رجلك ابداً حتى تری علامات اذ كرهالك في سنة وترى منادياً يتادى بدمشق وخسف بقربة من قراها ويسقط طائفه من مسجد ها، فاذا رأيت الترك جازوها فاقبلت الترك حتى نزلت الجزيرة واقبلت الروم حتى نزلت الرملة وهي سنة اختلاف في كل ارض من ارض العرب۔

وان اهل الشام يختلفون عند ذلك على ثلاث رايات الاصعب والا يقع والسفيا في مع بنی ذنب الحمار مضرو مع السفيا في احواله من كلب فيظهر السفيا في ومن معه على بنی ذنب الحمار حتى يقتلوا قتلاً لم يقتله شيء قط ويحضر رجل بدمشق فيقتل هو ومن معه قتلاً لم يقتله شيء قط وهو من بنی ذنب الحمار وهي الآية التي يقول الله تبارك وتعالى:

”فَاخْتَلَفَ الْأَحْزَابُ مِنْ بَيْنِهِمْ فَوَيْلٌ لِلَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ

(سورہ مريم آیت ۳۰)

مَشْهَدٍ يَوْمَ يُعْظِيزُ

ويظهر السفيا في ومن معه حتى لا يكون له همة إلا آل محمد صلى الله عليه وسلم وشيعتهم فيبعث بعثاً إلى الكوفة فيصاب بأنا من من شيعه آل محمد بالكوفة قتلاً وصلباً ويقبل راية من خراسان حتى ينزل لساحل الداجلة، يخرج رجل من الموالي ضعيف ومن تبعه فيصاب بظهر الكوفة ويبعث بعثاً إلى المدينة فيقتل بها رجلاً ويهرب المهدي والنصور منها ويؤخذ آل محمد صغيرهم وكبيرهم لا يترك منهم احداً إلا حبس ويخرج الجيش في طلب الرحلين

ويخرج المهدي منها على سنة موسى خائفاً يترقب حتى يقدم مكة، ويقبل الجيش حتى اذا نزلوا البسائر وهو جيش الهملات خسف بهم فداً يفلت منهم الا مخبر فيقوم القائلين الركن والمقام فيصلى وينصرون ومعه وزيره فيقول: يا ايها الناس انا نستنصر الله على من ظلمنا وسلب حقنا، من يحاجنا في الله فانا اولى بالله ومن يحاجنا في ادم فانا اولى الناس بادم ومن حاجنا في نوح فانا اولى الناس بنوح ومن حاجنا في ابراهيم فانا اولى الناس بابراهيم ومن حاجنا بمحمد فانا اولى الناس بمحمد ومن حاجنا في النبيين فنحن اولى الناس بالنبيين ومن حاجنا في كتاب الله فنحن اولى الناس بكتاب الله۔ انا نشهد وكل مسلم اليوم اننا قد ظلمنا وطررنا ونجى علينا، واخرجنا من ديارنا واموالنا واهاليينا وقهرا، الا انا نستنصر الله اليوم وكل مسلم۔

ويجيء والله ثلاث مائة وبضعة عشر رجلاً فيهم خمسون امرأة يجتمعون بمكة على غير ميعاد قزعاً كقزع الخريف، يتبع بعضهم بعضاً وهي الآية التي قال الله تعالى: ”اَيْنَمَا تَكُونُوا يُاتِيْكُمُ اللَّهُ جُنُودًا اِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَفِيٍّ“

فَيَقُولُ رَجُلٌ مِنَ الْإِسْلَامِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ الْقَرْيَةُ الظَّالِمَةُ أَهْلُهَا.

ثُمَّ يَخْرُجُ مِنْ مَكَّةَ هُوَ وَمِنْ مَعَهُ الثَّلَاثُ مِائَةً وَبِضْعَةُ عَشْرٍ يَأْبَعُونَهُ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ مَعَهُ عَهْدُ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَابِطَتُهُ، وَسِلَاحُهُ، وَوَزِيرُهُ مَعَهُ، فَيُنَادِي الْمُنَادِي بِمَكَّةَ بِاسْمِهِ وَأَمْرُهُ مِنَ السَّمَاءِ حَتَّى يَسْمَعَهُ أَهْلُ الْأَرْضِ كُلُّهُمْ أَسْمَهُ لِسَمْعِهِ نَبِيٍّ.

مَا أَشْكَلَ عَلَيْكُمْ فَلَمْ يَشْكَلْ عَلَيْكُمْ عَهْدُ نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ وَابْتِغَاءُ وَابِطَتِهِ وَسِلَاحِهِ وَالنَّفْسُ الزَّكِيَّةُ مِنْ وَلَدِ الْحُسَيْنِ فَإِنْ أَشْكَلَ عَلَيْكُمْ هَذَا فَلَا يَشْكَلْ عَلَيْكُمْ الصَّوْتُ مِنَ السَّمَاءِ بِاسْمِهِ وَأَمْرُهُ إِيَّاكُمْ وَشِدَاؤُكُمْ مِنَ آلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ لِرَجُلٍ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَعَلَى رَابِطَةٍ وَبِغَيْرِهِمْ رَابِطَاتٍ فَالْزَمُوا الْأَرْضَ وَلَا تَتَّبِعْ مِنْهُمْ رَجُلًا أَبَدًا حَتَّى تَرَى رَجُلًا مِنْ وَلَدِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ، مَعَهُ عَهْدُ نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ وَابِطَتُهُ وَسِلَاحُهُ فَإِنَّ عَهْدَ نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ صَارَ عِنْدَ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ ثُمَّ صَارَ عِنْدَ مُحَمَّدٍ بْنِ عَلِيٍّ، وَيَفْعَلُ اللَّهُ مَا يَشَاءُ.

فَالْزَمُوا هَؤُلَاءِ أَبَدًا وَإِيَّاكُمْ وَمَنْ ذَكَرْتُ لَكُمْ فَذَا خُورِجْ رَجُلٌ مِنْهُمْ مَعَهُ ثَلَاثُ مِائَةٍ وَبِضْعَةُ عَشْرٍ رَجُلًا وَمَعَهُ رَابِطَةٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامِدًا إِلَى الْمَدِينَةِ حَتَّى يَمُوتَ بِالْبَيْدَارِ حَتَّى يَقُولَ: هَذَا مَكَانُ الْقَوْمِ الَّذِينَ يَخْضَعُونَ بِرُءُوسِهِمْ هِيَ الرِّبَاةُ الَّتِي قَالَ اللَّهُ: "وَأَقَامَتِ الَّذِينَ كَفَرُوا السِّيَّاتِ أَنْ يَخْضَعُوا لِلَّهِ بِهَؤُلَاءِ الْأَرْضِ أَوْ يَأْتِيَهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُونَ" (سُورَةُ الْاِنْفِلِ آيَةُ ٢٥) "أَوْ يَأْخُذَهُمْ فِي تَقْلُيبِهِمْ فَبِمَا هُمْ بِمُجْرِمِينَ" (سُورَةُ الْاِنْفِلِ آيَةُ ٢٦) "فَإِذَا قَدِمَ الْمَدِينَةَ أَخْرَجَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ عَلَى سَنَةِ يُوسُفَ ثُمَّ يَأْتِي الْكَوْفَةَ فَيُطِيلُ بِهَا الْمَكْثَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَمُوتَ حَتَّى يَظْهَرَ عَلَيْهِمْ ثَمَرُ نَبِيِّهِ حَتَّى يَأْتِيَ الْعَذَابُ

هُوَ وَمِنْ مَعَهُ وَقَدْ أَحَقَّ بِهِ نَاسٌ كَثِيرٌ وَالسَّفِيَانِيُّ يَوْمَئِذٍ بِوَادِي الرَّمْلَةِ.

حَتَّى إِذَا التَّقَوُّا وَهُمْ يَوْمَ الْأَبْدَالِ يَخْرُجُ أَنْاسٌ كَانُوا مَعَ السَّفِيَانِيِّ مِنْ شِيعَةِ آلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَيَخْرُجُ نَاسٌ كَانُوا مَعَ آلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَى السَّفِيَانِيِّ، فَهُمْ مِنْ شِيعَتِهِ حَتَّى يَلْحَقُوا بِهِمْ وَيَخْرُجُ كُلُّ نَاسٍ إِلَى رَابِطَتِهِمْ وَهُمْ يَوْمَ الْأَبْدَالِ.

قَالَ أَمْرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: وَيَقْتُلُ يَوْمَئِذٍ السَّفِيَانِيُّ وَمَنْ مَعَهُمْ حَتَّى لَا يَبْدُرَكَ مِنْهُمْ مَخْبِرٌ، وَالْحَائِبُ يَوْمَئِذٍ مِنْ نَخَابٍ مِنْ غَنِيمَةٍ كَلْبٌ، ثُمَّ يَقْبَلُ إِلَى الْكَوْفَةِ فَيَكُونُ مَنْزِلُهُ بِهَا. فَلَا يَتْرُكُ عَبْدًا مُسْلِمًا إِلَّا اشْتَرَاهُ وَأَعْتَقَهُ وَلا غَارِمًا إِلَّا قَضَى دَيْنَهُ، وَلَا مَظْلَمَةً لِأَحَدٍ مِنَ النَّاسِ إِلَّا رَدَّهَا وَلَا يَقْتُلُ مِنْهُمْ عَبْدًا إِلَّا أَدَّى ثَمَنَهُ، "دِيَّةً مُسَلِّمَةً" إِلَى أَهْلِهَا، "وَلَا يَقْتُلُ قَتِيلًا إِلَّا قَضَى عَنْهُ دَيْنَهُ" وَالْحَقُّ عِيَالَهُ فِي الْعَطَا حَتَّى يَبْدَأَ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا كَمَا مَلَأْتُ ظُلْمًا وَجَوْرًا وَعَدْوَانًا وَيَسْكُنُهُ هُوَ وَاهْلُ بَيْتِهِ الرَّحْبَةِ.

وَالرَّحْبَةُ إِنَّمَا كَانَتْ مَسْكَنَ نُوحٍ وَهِيَ أَرْضُ طَبِيبَةٍ وَلَا يَسْكُنُ رَجُلٌ مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَلَا يَقْتُلُ إِلَّا بِأَرْضِ طَبِيبَةٍ زَاكِيَةٍ فَهُمْ الْأَوْصِيَاءُ الطَّيِّبُونَ.

ترجمہ حدیث: امام محمد باقر علیہ السلام:

”آپ نے فرمایا: زمین پر گئے رہنا اور نہ ہار کھی اپنے ہاتھ پاؤں کو حرکت میں نہ لانا جب تک وہ علامات نہ دیکھ لو جن کی میں نشاندہی کر رہا ہوں۔ ایک سال تم دیکھو گے کہ دمشق میں ایک منادی ندا دے رہا ہے اور اس کا ایک قریہ زمین میں دفن کیا ہے، اس کی مسجد کا ایک حصہ گر پڑا ہے جب تم دیکھو کہ ترک آگے بڑھ گئے ہیں اور جزیرے میں اترے ہیں، اور اہل روم بھی بڑھے ہیں، انھوں نے رملہ میں اپنا پڑاؤ ڈالا ہے اور اس سال سرزمین عرب کے ہر حصے میں اختلاف ہی



اختلاف پیدا ہو گیا ہے۔  
اور یہ کہ اہل شام میں مختلف جھنڈوں تلے ہوں گے، ایک جھنڈا تو چنگبر ہوگا، دوسرا سرخ اور میسر سفیانی کا۔ اور سفیانی کے ساتھ بنی کلب کے لوگ ہوں گے جو اس کے ماموں گئے ہوں گے سفیانی اور اس کے ساتھی بنی ذنب الحار پر غالب آئیں گے اور ان کا ایسا قتل عام کریں گے کہ ایسا کبھی نہ کیا ہوگا اور بنی ذنب الحار کا جو شخص دمشق میں آئے گا تو وہ مع اپنے ساتھیوں کے قتل ہو جائے گا۔ چنانچہ قرآن مجید کی یہ آیت ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

”و پس گروہوں نے آپس میں اختلاف کیا اور حیف ہے ان پر جو یوم عظیم کی پیشی سے انکاری ہیں۔“ (سورہ مہم آیت ۳۷)

سفیانی اور اس کے ساتھی خروج کریں گے اور ان کا مقصد صرف آل محمد اور ان کے شیعہ ہوں گے۔ چنانچہ وہ ایک فوج کو نہ بھیجے اور وہاں بہت سے آل محمد کے شیعہ قتل کیے جائیں گے یا سولی پر لٹکائے جائیں گے۔ اور ذرا سان سے ایک پرچم آئے گا جو ساحل دجلہ پر اترے گا اور فوج کا ایک دستہ مرینے کی جانب بھیجے گا وہاں ایک شخص کو قتل کیا جائے گا تو امام مہدیؑ اور منصور مدینے نکل جائیں گے اور آل محمد کے سب چھوٹے بڑے گرفتار کر لیے جائیں گے اور قید کر لیے جائیں گے پھر ان دونوں کی تلاش میں فوج نکلے گی حضرت امام مہدیؑ حضرت موسیٰؑ کی طرح وہاں سے خائف و مترقب وہاں سے نکل کر مکہ کی طرف روانہ ہوں گے اور فوج انکی فکریں آگے بڑھے گی جب وہ بیابان میں پہنچے گی تو زمین شق ہو جائے گی اور سب اس میں سما جائیں گے سوائے ایک خبر دینے والے کے اور کوئی نہ بچے گا۔ اس وقت امام مہدیؑ علیہ السلام رکن و مقام کے درمیان کھڑے ہو کر نماز پڑھیں گے اور ان کے ساتھ ان کا وزیر بھی ہوگا۔ پھر آپ جمع کو خطاب فرمائیں گے: اے انسان! جن لوگوں نے ہم پر ظلم کیا ہے اور ہمارے حقوق ہم سے چھین لیے ہیں ہم ان کے مقابلے میں اللہ کی مدد چاہتے ہیں، اب جو شخص اللہ کے بارے میں ہم سے بحث کرنا چاہے وہ آئے ہم ثابت کریں گے کہ اللہ ہمارا اور ہم اس سے زیادہ اللہ کے حقدار ہیں، اور جو ہم سے آدم کے لیے بحث کرے گا تو ہم ثابت کریں گے کہ ہم لوگوں سے زیادہ حضرت آدم کے وارث و حقدار ہیں، اور جو شخص ہم سے نوح کے بارے میں بحث کرے گا تو ہم ثابت کریں

کہ ہم نوح کے سب سے زیادہ وارث و حقدار ہیں، اور جو ہم سے حضرت ابراہیم کے متعلق بحث کرے گا تو ہم ثابت کریں گے کہ ہم حضرت ابراہیم کے سب سے زیادہ وارث و حقدار ہیں اور جو شخص ہم سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق بحث کرے گا تو ہم ثابت کریں گے کہ ہم تمام لوگوں میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے زیادہ وارث و حقدار ہیں اور جو شخص ہم سے انبیائے کرام کے متعلق بحث کرے گا تو ہم ثابت کریں گے کہ ہم انبیائے کرام کے سب سے زیادہ وارث و حقدار ہیں اور جو شخص ہم سے کتاب خدا کے متعلق بحث کرے گا تو ہم یہ بھی ثابت کریں گے کہ ہم کتاب خدا کے سب سے زیادہ وارث و حقدار ہیں۔

بیشک ہم گواہی دیتے ہیں اور آج تمام مسلمان گواہی دیں گے کہ ہم لوگوں پر ظلم کیا گیا، ہمیں ہمارے حقوق سے محروم کیا گیا، ہم سے بغاوت کی گئی، ہمیں ہمارے گھروں سے، ہمارے اموال سے، ہمیں ہمارے اہل خاندان سے جدا کر دیا گیا اور نکال دیا گیا، اور قبر و ستم ڈھائے گئے، آج ہم اور تمام مسلمان اللہ سے نصرت کے طالب ہیں اور داد خواہ ہیں۔

اور بخدا تین سو دس سے کچھ زیادہ (۳۱۳) لوگ آئیں گے جن میں پچاس عورتیں ہوں گی جو سب مکہ میں جمع ہوں گے جس طرح بادلوں کے ٹکڑے ایک کے پیچھے ایک موسم خریف یعنی برسات میں جمع ہوا کرتے ہیں۔ اور اسی کے متعلق اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے:

”و جہاں کہیں بھی تم ہو گے اللہ تم سب کو یکجا جمع کرے گا بیشک اللہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے۔“ (سورہ بقرہ ۱۸۸)

پھر آل محمدؑ میں سے ایک شخص کہے گا کہ یہ وہ قریب ہے جس کے باشندے بڑے ظالم ہیں۔

اس کے بعد (حضرت امام مہدیؑ علیہ السلام) اور ان کے ساتھ ۳۱۳ آدمی جنھوں نے رکن و مقام کے درمیان ان سے بیعت کی ہوگی مکہ سے خروج کریں گے ان کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام تبرکات اور علم آنحضرتؐ کا اور آپ کے اسلحہ (وغیرہ) ہوں گے اور امام مہدیؑ علیہ السلام کے ساتھ ان کا وزیر بھی ہوگا، مکہ میں ایک منادی ان کے نام کے ساتھ ان کی امامت کا اعلان کرے گا جس کو تمام اہل زمین سنیں گے، ان کا نام ان کے نبی کا نام ہوگا۔

اگر اس میں تم لوگوں کو کوئی اشکال و قباحت درپیش ہو تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تبرکات، اُن کے علم اور اُن کے اسلحے میں تو کوئی اشکال و قباحت نہ ہونی چاہیے اور اگر اس کے ماننے میں بھی اشکال و تردد ہو تو اُن کے نام کے ساتھ اُن کی امامت کا آسمان سے اعلان ہونے میں تو کوئی اشکال نہ ہوگا۔ اور آلِ محمد میں شاذ شاذ لوگوں سے خود کو بچانا کیونکہ محمد اور علی کی آل کا پرچم ایک ہوگا اور اُن کے علاوہ دوسروں کے مختلف پرچم ہوں گے۔ لہذا تم کو زمین پر طرے رہنا لازم ہے اور ان میں سے کسی ایک شخص کی بھی اتباع نہ کرنا جب تک کہ تم یہ نہ دیکھو کہ وہ شخص اولادِ امام حسین میں سے ہے اور اُس کے پاس نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تبرکات آنحضرت کا پرچم اور آپ کے اسلحے ہیں کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تبرکات حضرت علی ابن ابی طالب کے پاس رہیں گے پھر اُن سے حضرت محمد بن علی کو ملیں گے اور اللہ جو چاہے گا کرے گا۔

پھر تم ان حضرات کے دامن سے متمسک رہنا اور اُن لوگوں سے بچنا جن کا میں نے ذکر کیا ہے۔ جب ان میں کوئی ایسا شخص خروج کرے جس کے ساتھ ۲۱۳ آدمی ہوں اور اس کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تبرکات ہوں اور وہ مدینے کا قصد کرے اور بیابان سے گزرے اور کہے کہ یہ جگہ اس قوم کی ہے جو زمین میں دھنس جائے گی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَدَسَّاهُ لَوِگَ جَنُوعٍ نَعَبْرِي تَدْرِیْ یٰۤاِبْنِ اِمَامٍ مِّنْ خِیَالِ کَرْتِیْ هِیْ کَہِ اللّٰہُ اُھْیِیْ زَمِیْنِ مِّنْ دَھْشَادِیْ یَاۤاِبْرَہٗ اُسْ طَرَفْ مِّنْ عَذَابِ اَاجَاۤیْ جِسْنِ کَاۤاُھْیِیْ شَعُوۤہِیْ نَہْہِہٗ یَاۤوہِ اُنْ کُوچِلَیْہِ پَہْرَیْ اِبْنِیْ کَرْتِیْ مِیْنِ لَیْۤاۤیْ اَوْرَہِ اُسْ کُوۤعَاۤجَرِہِیْ کَرِکَیْ۔“ (سورہ نحل آیت ۴۵-۴۶)

جب وہ مدینہ پہنچیں گے تو محمد بن شہری حضرت یوسف علیہ السلام کی سنت کے مطابق نکلے گا۔ پھر آپ کو فہ آئیں گے اور وہاں طویل عرصہ تک جب تک اللہ تعالیٰ کا حکم ہوگا ٹھہریں گے اور اس پر تسلط حاصل کریں گے پھر وہاں سے وہ اور اُن کے رفقاء روانہ ہوں گے اور مقام عذرا پر پہنچیں گے (اور یہ دمشق میں وہ مقام ہے جہاں معاویہ نے حجر بن عدی کو قتل کیا تھا اور بہت سے لوگ آپ کے ساتھ ہو جائیں گے اور سفیانی ان دنوں وادیِ رملہ میں ہوگا۔

اب جبکہ دونوں کی (افواج میں) ٹر بیٹھیں گی تو وہ دن اُدل بدل کا ہوگا۔ یعنی شیعیانِ آلِ محمد میں سے جو لوگ سفیانی کی فوج ہوں گے وہ اُسکی فوج سے نکل کر امام مہدی علیہ السلام کی فوج میں آجائیں گے اور سفیانی کے ماننے والوں میں سے جو لوگ امام مہدی کی فوج میں ہوں گے وہ اُس سے نکل کر سفیانی کی فوج میں چلے جائیں گے اور ان لوگوں میں سے ہر ایک اپنے اپنے پرچم تلے پہنچ جائے گا اور وہی یومِ ابدال یعنی اُدل بدل کا دن ہوگا۔

امیر المومنینؑ نے فرمایا کہ اس دن سفیانی اور اُس کے سارے ساتھی قتل ہو جائیں گے انکی خبر دینے والا بھی نہ بچے گا، اُس دن بنی کلب کے مالِ غنیمت سے جو محروم رہا وہ واقعی محروم رہا۔ پھر آپ وہاں سے کو فہ تشریف لائیں گے اور اسی کو ابی منزل بنائیں گے۔

پس آپ کسی ایک بھی مسلمان غلام کو نہ چھوڑیں گے سب کو خرید کر آزاد کر دیں گے اور ہر قرضدار کا قرض ادا فرمائیں گے اور ہر ایک کی گردن پر اگر کسی کا منظرہ اور بار ہوگا تو اس کو بھی ادا کریں گے۔ اگر کوئی غلام قتل ہوئے تو اُس کا خون بہا اُس کے وراثہ کو ادا کریں گے، اگر کوئی مرد آزاد قتل ہوئے تو اُس کا قرض آپ ادا کریں گے اور اس کے اہل و عیال کو عطا و بخشش سے نوازیں گے، یہاں تک کہ زمین عدل و انصاف سے اسی طرح بھر جائیگی جس طرح وہ اس سے پہلے ظلم و جور سے بھری ہوگی۔ پھر آپ اور آپ کے اہل بیت مقامِ رحبہ میں سکونت اختیار فرمائیں گے جو ایک پاک و طیب جگہ ہے اور حضرت نوحؑ کی جائے سکونت تھی۔ (تفسیر عیاشی)

مومنین و منافقین چھانٹ کر  
الگ الگ کر دیے جائیں گے

۸۸

جہابی نے محمد بن موسیٰ حفری سے، انھوں نے مالک بن عبید اللہ سے، انھوں نے علی بن معبد سے، انھوں نے اسحاق بن ابویحییٰ کعبی سے، انھوں نے سفیان ثوری سے، انھوں نے منصور رجبی سے، انھوں نے خراش سے، انھوں نے حذیفہ بن یمانی سے روایت کی ہے کہ خلیفہ کا بیان ہے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ”یَمِیْزُ اللّٰہُ اَوْلِیَاءَہٗ وَاَصْفِیَاءَہٗ حَتّٰی یَطْهَرُ الْاَرْضَ مِنَ الْمُنَافِقِیْنَ وَ

الضَّالِّينَ وَابْنَاءَ الضَّالِّينَ وَحَتَّى تَلْتَقِيَ بِالرَّجُلِ يَوْمَئِذٍ  
خَمْسُونَ امْرَأَةً هَذِهِ تَقُولُ : يَا عَبْدَ اللَّهِ اشْتَرِنِي وَهَذِهِ  
تَقُولُ : يَا عَبْدَ اللَّهِ اَوْفِي

ترجمہ اور اللہ تعالیٰ اپنے اولیاء اور برگزیدہ بندوں کو منافقین اور گمراہوں اور ان کی  
اولاد سے چھانٹ چھانٹ کر الگ کر دے گا۔ حدیث ہے کہ ایک مرد کے پاس  
پچاس پچاس عورتیں آئیں گی، ایک کہے گی، اے بندہ خدا! تو مجھے خرید لے  
دوسری کہے گی، اے بندہ خدا! تو مجھے اپنی پناہ میں لے لے۔“

### قیامت کے دن لوگوں کی تقسیم

(۸۹)

ابن عقدہ نے احمد بن محمد دنیوری سے، انھوں نے علی بن حسن کوفی سے، انھوں نے  
عمرہ بنت اوس سے، اس نے کہا مجھ سے بیان کیا میرے جد خضر بن عبدالرحمن نے، اور خضر نے  
عبداللہ بن حمزہ سے، انھوں نے کعب الاحبار سے روایت کی ہے، کعب کہتے ہیں کہ:  
”اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ حَشَرَ الْخَلْقَ عَلٰى اَرْبَعَةِ اَصْنَافٍ: صَف  
رُكَبَانٍ، وَصَفٌ عَلٰى اَقْدَامِهِمْ مِشْوَنٌ، وَصَفٌ مَكْبُوتٌ  
وَصَفٌ عَلٰى وُجُوهِهِمْ صَفْرٌ يَكْفُرُ عَنْهُمْ فَهُمْ لَا يَعْقِلُونَ  
وَلَا يَكْتُمُونَ وَلَا يُؤْذَنُ لَهُمْ فَيَعْتَذِرُونَ اُولَئِكَ الَّذِينَ  
تَلْفَحُ وُجُوهُهُمُ النَّارُ وَهُمْ فِيهَا كَالِحُونَ۔۔۔“

ترجمہ ” قیامت کے دن تمام لوگ چار قسموں میں ہوں گے۔ کچھ لوگ اپنی اپنی سواروں  
پر آئیں گے، کچھ لوگ پا پیادہ آئیں گے، کچھ لوگ جھکے ہوئے آئیں گے اور کچھ  
لوگ منہ کے بل گرتے پڑتے، اندھے، بہرے اور گونگے آئیں گے وہ بات نہ  
کر سکیں گے اور نہ انھیں یہ اجازت ہوگی کہ وہ اپنے گناہوں کا کوئی عذر پیش  
کر سکیں۔ یہ وہ لوگ ہوں گے جن کے چہرے آتش جہنم سے جھلے ہوئے اور  
وہ اپنے ہونٹ لٹکائے ہوئے ہوں گے۔

پس کہا گیا کہ اے کعب! وہ لوگ کون ہوں گے جو اپنے چہروں کے بل

محسوس ہوں گے اور ان کا یہ حال بد ہوگا؟

کعب نے جواب دیا: وہ لوگ گمراہ اور مرتد اور بیعت کر کے توڑنے والے ہوں گے اور وہ اللہ کی  
بارگاہ میں اس حال میں پیش ہوں گے، انھوں نے اپنے خلیفہ اپنے نبی کے وصی

اپنے عالم، اپنے فاضل اور حاملِ نوار، ولیِ حوضِ کوثر اور اس دنیا کے بعد  
اس عالمِ آخرت میں سب کی امیدگاہ سے جنگ کی، حالانکہ وہ ایسے صاحبِ علم  
ہیں کہ جن کی ذاتِ گرامی سے ناواقفیت کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا، اور یہی وہ  
خدا کی طرف سے حجت ہیں کہ جس نے ان کو چھوڑا وہ ہلاک ہوا اور سیدھا جہنم  
میں گیا۔

برت کعبہ کی قسم، وہ علی ہی ہیں جو سب سے زیادہ صاحبِ علم ہیں، منزل  
تسلیم و تصدیقِ اسلام میں سب سے مقدم و سبقت کرنے والے اور سب سے  
زیادہ صاحبِ حلم ہیں۔

کعب کو ان لوگوں پر تعجب ہوا جنھوں نے علی پر دوسروں کو مقدم کیا  
جو امام قائم مہدی علیہ السلام کے بارے میں شک کرتے ہیں، جو زمین کی کایا ہی  
پلٹ دیں گے اور عیسیٰ بن مریم ان کے متعلق نصاریٰ روم و چین کے سامنے  
گواہ ہوں گے۔ امام مہدی نسلِ علی سے ہوں گے اور وہ تمام لوگوں کے مابین  
خلق و خلق، صورت و ہیبت میں حُفرتِ عیسیٰ سے سب سے زیادہ مشابہ ہوں گے  
امام قائم علیہ السلام حضرت علی علیہ السلام کی نسل سے ہوں گے اور وہ  
اسی طرح غیبت میں ہوں گے جیسے حضرت یوسف علیہ السلام غیبت میں تھے  
اور وہ اسی طرح واپس آئیں گے جیسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام واپس آئیں گے  
پھر وہ غیبت کے بعد سرخ ستارے کے طلوع ہونے اور رے کے برابری  
اور بغداد کی زمین کے دھنس جانے اور فروجِ سفیانی اور اولادِ عباس کے  
آرمینہ و آذربایجان کے جوانوں کے ساتھ جنگ ہو جانے کے بعد ہی ظہور  
کریں گے۔

یہ وہ جنگ ہوگی جس میں ہزاروں ہزار قتل ہوں گے، ہر ایک چکدار  
تلوار لیے ہوئے ہوگا اور سب سیاہ پرچم کے تلے ہوں گے، یہ جنگ موتِ احرار  
اور طاغوتِ اکبر کا پیشِ خیمہ ہوگی۔

(غیبتِ نقوی)

### حاملانِ عرش کے خون کے آنسو

(۹۰)

انھیں اسناد سے خضر بن عبدالرحمن نے اپنے والد سے، انھوں نے اپنے  
دادا عمر بن سعد سے روایت کی ہے کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ:

”لَا يَقُومُ الْقَائِمُ حَتَّى تَفْقَأَ عَيْنُ الدُّنْيَا وَتُظْهِرَ الْحَمَرُ  
فِي السَّمَاءِ وَتَلْكَ دُمُوعُ حِمْلَةِ الْعَرْشِ عَلَى أَهْلِ الْأَرْضِ  
وَحَتَّى يَظْهَرُ فِيهِمْ قَوْمٌ لِاخْتِلَاقِ لَهُمْ يُدْعَوْنَ لَوْلَدِي  
وَهُدَيْرَاءُ مِنْ وَلَدِي“ (غیبۂ نعلانی)

”امام قائمؑ اس وقت ظہور و قیام کریں گے جب دنیا کی آنکھیں اندھی ہو چکی  
ہوں گی اور آسمان پر سرخی نمودار ہوگی اور یہ سرخی درحقیقت حاملانِ عرش  
کے خون کے آئینہ ہوں گے جو وہ اہل زمین کے حالِ زار پر بہاؤں گے یہ اس  
وقت ہوگا جب ایسے بد اخلاق لوگ پیدا ہوں گے کہ جب وہ اپنے بیٹے اور  
اولاد کو پکاریں گے اور وہ ان کی ایک نہ سنیں گے اور وہ ان سے بیزار ہونگے“  
(غیبۂ نعلانی)

### ۹۱) آسمان کی گردش کا مطلب

مختبر بن ہمام نے حمید بن زیاد سے، حمید نے حسن بن محمد بن سماء سے انھوں  
نے احمد بن الحسن سے، انھوں نے زائدہ بن قدامہ سے اور زائدہ نے عبدالکریم سے روایت  
کی ہے اُن کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کے سامنے  
امام قائم علیہ السلام کا ذکر آیا تو آپ نے فرمایا:

”وَإِنِّي يَكُونُ ذَلِكَ وَلَمْ يَسْتَدِرِ الْفَلَكَ حَتَّى يَقَالَ مَاتَ  
أَوْ هَلَكَ“ فِي أَمْتٍ وَادِّ سَلَكُ“

فَقُلْتُ: وَمَا اسْتِدَارَةُ الْفَلَكَ؟

قَالَ: اخْتِلَافُ الشَّيْعَةِ بَيْنَهُمْ“

ترجمہ: ”ابھی یہ کہاں ممکن ہے ابھی تو آسمان ہی گردش میں نہیں آیا، اور یہ اُست  
ہوگا جب لوگ یہ کہنے لگیں کہ (صاحب الامر امام قائمؑ) مر چکے یا کسی دوسری  
وادی میں نکل گئے۔“

میں نے عرض کیا: آسمان کی گردش کا کیا مطلب ہے؟

آپ نے فرمایا: شیعوں کے درمیان آپس کا اختلاف“

(غیبۂ نعلانی)

### ۹۲) شہ ہجری کے بعد کیا ہوگا

ابن عقدہ نے حمید بن زیاد سے، انھوں نے علی بن صباح سے، علی نے ابوالحسن

بن محمد سے، انھوں نے جعفر بن محمد سے، جعفر نے ابراہیم بن عبد الحمید سے، ابراہیم نے ابن طلحہ  
سے، ابن طلحہ نے ابن نباتہ سے، اور ابن نباتہ نے حضرت ابوالامام علی علیہ السلام سے روایت  
کی ہے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا:

”يَأْتِيكُمْ بَعْدَ الْخَمْسِينَ وَالْمِائَةِ أُمَرَاءُ كُفْرَةٍ وَأُمَنَاءُ خَوْنَةٍ  
وَعِرْفَاءُ فُسْقَةٍ، فَتَكْثُرُ التَّجَارُ وَتَقْلُ الْأَرْيَاحُ وَيَشْفُو  
السَّرْبَاءُ، وَتَكْثُرُ أَوْلَادُ الزِّنَاءِ وَتَقْتَاكِرُ الْمَعَارِفُ وَتَقْطُرُ  
الْأَهْلَةُ وَتَكْتَفِي النِّسَاءُ بِالنِّسَاءِ، وَالرِّجَالُ بِالرِّجَالِ“  
فَحَدَّثَ رَجُلٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ  
قَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ حِينَ يَحْدُثُ بِهَذَا الْحَدِيثُ:

قَالَ لَهُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! وَكَيْفَ نَصْنَعُ فِي ذَلِكَ الزَّمَانِ؟

فَقَالَ: الْهَرَبُ الْهَرَبُ وَإِنَّهُ لَا يَزَالُ عَدْلُ اللَّهِ مَبْسُوطًا عَلَى هَذِهِ  
الْأُمَّةِ مَا لَمْ يَمِلْ قَرَأَتْهُمْ إِلَى أَمْرٍ أَلْهَمُوا وَمَا لَمْ يَزَلْ  
أَبْرَارُهُمْ يَنْهَى فَتَجَارَهُمْ، فَانْ لَمْ يَفْعَلُوا شَرًّا اسْتَقْرُوا:  
فَقَالُوا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ اللَّهُ فِي عَرْشِهِ: كَذَبْتُمْ لِسْتَرْ  
بِهَا صَادِقِينَ“ (غیبۂ نعلانی)

ترجمہ: ”شہ ہجری کے بعد تم پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ جب کافر لوگ امیر و حاکم بنیں گے  
خیانت کرنے والے امین سمجھے جائیں گے، فاسق لوگ عارف باللہ کہے  
جائیں گے، تجارت کثرت سے ہوگی مگر منافع کم ہوگا، سود کا کاروبار کھلے عام  
ہوگا، زنا زادوں کی کثرت ہوگی، نیکی کو بدی سمجھا جائے گا، خوبصورت و  
حسین لڑکوں کی تعظیم کی جائے گی، عورتیں عورتوں پر اکتفا کریں گی، اور مرد  
مردوں پر اکتفا کریں گے۔“

ایک شخص کا بیان ہے کہ جب وقت امیر المؤمنین علیہ السلام ارشاد فرما رہے  
تھے تو ایک شخص مجمع سے اٹھا اور:

طُوسُ لَمْ يَعْزُضْ كَمَا: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! پھر ایسے دور میں ہم لوگوں کے لیے کیا لازم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: بھاگو بھاگو (ان سب سے دور رہو) اللہ تعالیٰ کے عدل کا سایہ اس  
امت پر ہمیشہ رہے جب تک کہ اُن کے قاریانِ قرآن اپنے حاکموں کی طرف  
مائل نہ ہوں اور جب تک اس امت کے نیک بندے فاجروں کو بُرائیوں کے



از کتاب منع نہ کرتے رہیں گے۔ اگر وہ ایسا نہ کریں گے اور من زبان سے کہتے رہیں گے کہ لا الہ الا اللہ تو اللہ تعالیٰ کہے گا کہ تم جھوٹے ہو، سچے نہیں ہو۔“

### ۹۲) ظہور قائم سے قبل لوگ بھوک اور خوف میں مبتلا ہوں گے

ابن عقدہ نے احمد بن یوسف سے، انھوں نے ابن مہران سے، انھوں نے ابن بطائی سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے ابوبصیر سے روایت کی ہے اور ابوبصیر کا بیان ہے کہ: حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ:

”لَا بُدَّ أَنْ يَكُونَ قَدْ آمَرْنَا الْقَائِمُ سَنَةَ تَجُوعٍ فِيهَا النَّاسُ وَ يَصِيبُهُمْ خَوْفٌ شَدِيدٌ مِنَ الْقَتْلِ، وَ نَقْصٌ مِنَ الْأَمْوَالِ وَ الْأَنْفُسِ وَ الثَّمَرَاتِ فَإِنَّ ذَلِكَ فِي كِتَابِ اللَّهِ لَبَيِّنٌ ثَرَّ بِتِلْكَ الْآيَةِ:

”وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ وَ نَقْصٍ مِنَ الْأَمْوَالِ وَ الْأَنْفُسِ وَ الثَّمَرَاتِ وَ كَبِيرٍ الصَّبْرِ“ . . . . . (سورة البقرة آیت ۱۵۵)

ترجمہ: ”امام قائم علیہ السلام کے قیام سے قبل ایک سال لازمی ایسا آئے گا کہ لوگ بھوک اور فاقے میں مبتلا ہوں گے اور انھیں قتل کا شدید خوف ہوگا، اُن کو جان و مال اور بھلوں کا نقصان اٹھانا پڑے گا۔ اس لیے کہ یہ بات کتاب خدا میں آچکی ہے“

پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

ترجمہ آیت: ”اور البتہ تم تعین کچھ خوف اور بھوک اور جانوں و مالوں اور بھلوں کے نقصان سے ضرور آزمائیں گے اور صبر کرنے والوں کو بشارت دیدے۔۔۔“

(غیبۃ لغائی)

### ۹۳) آیت ”وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ...“ کی تفسیر

علی بن احمد نے عبید اللہ بن موسیٰ علوی سے، انھوں نے علی بن ابراہیم بن ہاشم سے انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے محمد بن حفص سے، انھوں نے عمرو بن شعراء سے، انھوں نے جابر الجعفی سے روایت بیان کی ہے اور جابر الجعفی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت ”وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ...“

کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا:

”یا جابر! ذلک خاصٌ و عامٌ فاما الخاصُّ من الجوع بالکوفة یخصُّ اللہ بہ اعداء آل محمد فیہلکم و اما العامُّ فبالشام یصیبہم خوف و جوع ما اصابہم سربہ قط، و اما الجوع فقبل قیام القائم علیہ السلام و اما الخوف فبعد قیام القائم علیہ السلام“

ترجمہ: ”اے جابر! یہ آیت خاص بھی ہے اور عام بھی۔ خاص تو یہ ہے کہ اہل کوفہ بھوک میں مبتلا ہوں گے اور اس کو آل محمد کے دشمنوں کے لیے مخصوص کر دیا ہے اور عام یہ کہ: بھوک اور خوف میں اہل شام ایسے مبتلا ہوں گے کہ اس پہلے کبھی مبتلا نہیں ہوئے ہوں گے۔ اور قبل ظہور قائم، بھوک میں مبتلا ہوں گے اور بعد ظہور قائم خوف میں مبتلا ہوں گے۔“

### ۹۵) ظہور قائم کی تین نشانیاں

ابن عقدہ نے محمد بن مفضل سے، انھوں نے ابن فضال سے، انھوں نے ثعلبہ سے ثعلبہ نے معمر بن یحییٰ سے، معمر نے داؤد رجاہی سے، انھوں نے حضرت ابوجعفر امام محمد باقر سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

”سُئِلَ امیر المؤمنین (عن قوله تعالى)

”فَاخْتَلَفَ الْأَحْزَابُ مِنْ بَيْنِهِمْ“ (سورة مريم آیت ۳۷)

فَقَالَ: ”أَنْتَظِرُوا الْفُرَجَ مِنْ ثَلَاثِ“ (سورة زمر آیت ۷۵)

نَقَلْتُ: ”يَا امیر المؤمنین! وَمَا هُنَّ؟“

فَقَالَ: ”اِخْتِلَافُ أَهْلِ الشَّامِ بَيْنَهُمُ الرِّايَاتِ السُّودِ مِنْ خِرَاسَانَ وَ الْفَزَعَةِ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ“

فَقِيلَ: ”وَمَا الْفَزَعَةُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ؟“

فَقَالَ: ”أَمَّا سَمِعْتُمْ قَوْلَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْقُرْآنِ:

”إِنْ تَشَأْ نُنْزِلْ عَلَيْكُمْ مِنَ السَّمَاءِ آيَةً فَظَلَّتْ

أَعْنَاقُهُمْ لَهَا خُضُوعِينَ“ (سورة شعراء آیت ۴)

”آيَةُ تَخْوِجُ الْفِتْنَةَ مِنْ خَدْرِهَا وَ تَوْقِظُ النَّاسَ وَ تَفْرِجُ الْيَقْظَانَ“

ترجمہ: ”حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے قول خدا آیت سورہ مریم: ”فَاَخْلَكْنَا الْاَوْحَابَ مِنْ بَيْنِهِمْ“ (سورہ مریم ۳۷) (پس کروہوں نے آپس میں اختلاف کیا۔) کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا: علامتوں کے بعد فرج و کشادگی کا انتظار کرنا۔“

میں نے عرض کیا: یا امیر المومنین! وہ علامتیں کیا ہیں؟  
آپ نے فرمایا: اہل شام کا آپس میں اختلاف، سیاہ جھنڈوں کا غراسان کی طرف سے آنا اور ماہ رمضان میں فرج (خوف و دہشت)۔

میں نے عرض کیا: ماہ رمضان میں کیا فرج اور دہشت و خوف؟

آپ نے فرمایا: کیا تم لوگوں نے اللہ تعالیٰ کا یہ قول نہیں سنا ہے کہ:

”اِنْ نَّشَأْ نُنْزِلْ عَلَیْكُمْ مِنْ السَّمَاۤءِ اَیَّۃً فَظَلَّتْ اَعْنَاقُكُمْ لَهَا خُضُعًا مَلِیۡۤنًا“ (سورہ شعرا آیت ۲)

(اگر ہم چاہتے تو ہم ان کے اوپر آسمان سے کوئی علامت و نشانی نازل کر دیتے جس کے سامنے عاجزی کے ساتھ ان کی گردنیں جھک جائیں)

وہ ایسی آیت اور نشانی ہوگی کہ پردہ نشین عورتیں بھی اس کو دیکھنے کے لیے پردے ہٹا کر نکل آئیں گی، سوتے ہوئے لوگ جاگ اٹھیں گے، جاگتے ہوئے لوگ خوف سے کانپنے لگیں گے۔“

### اعلان ظہور کے وقت ابلیس کا اعلان

(۹۶)

ابن عسکر نے احمد بن یوسف سے، احمد نے ابن مہران سے، انھوں نے ابن بطائنی سے، انھوں نے اپنے والد سے اور وہ بیہی سے اور انھوں نے ابو بصیر سے روایت کی ہے اور ابو بصیر نے کہا کہ حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ:

”اِذَا رَاَیْتُمْ نَارًا مِنَ الْمَشْرِقِ شَبَّهَ السَّهْوِ الْعَظِیْمِ تَطْلُعُ ثَلَاثَةَ اَیَّامٍ اَوْ سَبْعَةً، فَتَوَقَّعُوا فَرَجَ اَلْمُحَمَّدِ اِنْشَاءَ اللّٰهِ

عَزَّوَجَلَّ اِنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ

ترجمہ: الصبحہ لا تكون الا في شهر رمضان شهر الله وهي صبحہ جبریل

الحق هذا الخلق

ترجمہ: ”ینادی مناد من السماء باسم القائم علیہ السلام فیسمع من المشرق ومن المغرب لا یبقی راقدا الا استیقظ ولا قاتلا الا قعد، ولا قاعدا الا قام علی رجلیه فزعاً من ذلك الصوت، فرحم الله من اعتبر بذلك الصوت فأجاب، فان الصوت الاول هو صوت جبرائیل الروح الامین۔“

وقال ۴: الصوت في شهر رمضان في ليلة جمعة ليلة ثلاث و عشرين فلا تشكوا في ذلك واسمعوا واطيعوا، وفي آخر النهار صوت ابليس اللعين ينادی ”اَلَا اِنَّ فُلَانًا قَتَلَ مَظْلُومًا لِيَشْكَلَ النَّاسُ وَيَفْتَنَهُ، فكم ذلك اليوم من شاك متحير قد هوى في النار، واذا سمعتم الصوت في شهر رمضان فلا تشكوا انتم صوت جبرائیل وعلامة ذلك انتم ينادی باسم القائم واسم اسبه حتى تسمعه العذراء في خدرها فتعرض اباها واخاها على الخروج وقال ۵: لا بد من هذين الصوتين قبل خروج القائم علیہ السلام صوت من السماء وهو صوت جبرائیل وصوت من الارض فهو صوت ابليس اللعين ينادی باسم فُلَانٍ اِنَّهُ قَتَلَ مَظْلُومًا۔ يربد الفتنة فاتبعوا الصوت الاول وایاکم والآخران تفتنوا به۔“

وقال ۶: لا يقوم القائم الا على خوف شديد من الناس وزلازل و

فتنة وبلاء يصيب الناس طاعون قبل ذلك وسيب

قاطع بين العرب واختلاف شديد بين الناس وتشيت

في دينهم وتغيير في حالهم حتى يتمتى المتمنى (الموت)

صباحاً ومساءً من عظم ما يرى من كلب الناس واكل

بعضهم بعضاً۔“

فخروجه علیہ السلام اذا خرج يكون عند اليأس والقنوط

من انت يروا فرحاً فيك طوبى لمن ادركه وكان من انصاره

والويل كل الويل لمن ناواه وخالفه وخالف امره وكان من اعدائه۔“

وقال عمر: يقوم بامر جديد وكتاب جديد وسنة جديدة وقضاء  
(جديد) على العرب شديد، وليس شأنه إلا القتل لا يستبقى  
أحدًا ولا يأخذ في الله نومة لأثره.

ثم قال ع: إذا اختلف بنو فلان فيما بينهم فعند ذلك (فانتظروا)  
الفرج وليس في حكمكم إلا فرج اختلاف (بني) فلان فإذا اختلفوا  
فتوقعوا الصبيحة في شهر رمضان بخروج القاتل: إن الله  
تفعل ما يشاء، ولن يخرج القاتل ولا ترون ما تجنون  
حتى يختلف بنو فلان فيما بينهم فإذا كان ذلك  
طمع الناس فيهم واختلفت الكلمة وخروج السفيا في  
وقال عليه السلام: لا بد لبني فلان أن يملكوا، فإذا ملكوا اختلفوا  
تفرق كلهم وتشتت أمرهم حتى يخرج عليهم الخراسان  
والسفيا في: هذا من المشرق، وهذا من المغرب يستبقان  
إلى الكوفة كغرسى رهان: هذا من هنا، وهذا من هنا  
حتى يكون هلاك بنو فلان على أيديهما، أما أعمالا يسبقون  
منهم أحدًا

ثم قال عليه السلام: خروج السفيا في واليماني والخراساني في سنة  
واحدة وفي شهر واحد في يوم واحد ونظام كنظام الخرز تبع  
بعضه بعضًا فيكون البأس من كل وجه، ويل لمن ناواه  
وليس في الرايات هدى من راية اليماني في راية  
هدى لأنه يدعو المصالحكم، فإذا خرج اليماني حرم  
بيع السلاح على (الناس و) كل مسلم وإذا خرج اليماني  
فأنهص إليه، فإن رايته راية هدى ولا يحل لمسلم  
أن يلتوي عليه، فمن فعل فهو من أهل النار لأنه  
يدعو إلى الحق وإلى طريق مستقيم

ثم قال عليه السلام لي: إن ذهاب ملك بنو فلان كقصع الفخار وكوجل  
كانت في بيده فخارة وهو عيشي إذا سقطت من يده و  
هوساه عن يده فأنكسرت، فقال حين سقطت: هاهـ

سبه الفزع، فذهاب ملكهم هكذا اغفل ما كانوا عزمها به  
وقال عليه السلام: على منبر الكوفة: إن الله عز وجل ذكره قد ربيما قدرو  
قضى بأنه كائن لآية منه، أخذ بنى أمية بالسيف جبهة  
وإن أخذ بنى فلان بغتة.

وقال عليه السلام: لا بد من حرج تطحن، فإذا قامت على قطنها وثبتت على  
ساقها بعث الله عليها عبدًا عسفًا خاملاً أصله، يكون النضر  
معه، أصحابه الطويلة شعورهم، أصحاب السبال، سود  
ثيابهم، أصحاب رايات سود، ويل لمن ناواه يقتلونه  
هرجًا.

والله لكأني أنظر اليهم وإلى أفعالهم، وما يلقي من الفجار  
منهم والأعراب الجفافة بسططهم الله عليهم بلا رحمة  
فيقتلونهم هرجًا على مدينتهم بشاطئ الغرات البرية  
والبحرنية جزاء بما عملوا وما ربك بظلام للعبيد.

ترجمہ: ”آپ نے فرمایا:“

”جب تم لوگ دیکھو کہ مشرق سے ایک عظیم آگ کریم (زعفران ہندی) کے  
مانند نمودار ہوئی جو تین یا سات دن تک برابر روشن رہی تو اس وقت آل محمدؐ  
کے فرج و کشادگی کی توقع رکھنا، انشاء اللہ۔ اور بیشک اللہ تعالیٰ قوی اور  
حکمت والا ہے۔“

پھر فرمایا: صبحہ (بآواز بلند اعلان) ماہ رمضان ہی میں ہوگا جو اللہ کا مہینہ ہے اور یہ  
صبحہ اعلان کل مخلوق کے لیے جبرائیل امین کریں گے۔

پھر فرمایا: ایک منادی آسمان سے امام قائم علیہ السلام کے نام کا اعلان کرے گا جسے  
سارے مشرق و مغرب کے لوگ سُنیں گے۔ اس اعلان کو سن کر سوتا ہوا شخص  
جاگ جائے گا، بیٹھا ہوا کھڑا ہو جائے گا اور بیٹھا ہوا خون کے مارے کھڑا ہوگا  
گا اور اللہ رحم کریگا اس بندے پر جو اس آواز پر لبیک کہے گا، اس لیے کہ یہ پہلی  
آواز حضرت جبریل روح الامین کی ہوگی۔

پھر فرمایا: یہ اعلان ۲۳ رمضان شب جمعہ میں ہوگا۔ اس اعلان میں کوئی شک نہ کرنا اس  
آواز پر لبیک کہنا اور شام کے وقت ابلیس طعون اعلان کرے گا کہ آگاہ ہوگا

فلان مظلوم قتل کر دیا گیا، تاکہ لوگوں کو شک اور فتنے میں مبتلا کر دے۔ اور اُس دن کتنے لوگ ابلیس ملعون کی اس آواز کو سن کر شک میں پڑیں گے اور وہ واصل جہنم ہوں گے۔ غرض تم لوگ جب ماہ رمضان میں سنو تو شک نہ کرنا کیونکہ اس کی واضح پہچان یہ ہوگی کہ یہ اعلان حضرت امام قائم علیہ السلام سلم سے اور آپ کے پُر کے نام کے ساتھ ہوگا۔ اس اعلان کو پردہ نشین عورتیں بھی سنیں گی اور اپنے باپ اور بھائیوں کو خروج کرنے کے لیے ہمت بڑھائیں گی پھر فرمایا: یہ دونوں اعلان قبل ظہور امام لازم ہوں گے۔ ایک اعلان آسمان سے جو حضرت جبریل کریں گے اور ایک اعلان زمین سے جو ابلیس بعین کرے گا کہ فلان شخص مظلوم قتل ہوا۔ اس اعلان سے وہ فتنہ برپا کرنا چاہے گا۔ اس لیے تم لوگ پہلی آواز پر لبیک کہنا اور دوسری آواز سے محتاط رہنا اور نہ گمراہ ہو جاؤ گے۔

اور فرمایا: کہ جب امام قائم ظہور فرمائیں گے تو اس سے پہلے لوگوں میں شدید خوف و ہراس ہوگا، زلزلے آئیں گے فتنے برپا ہوں گے لوگ مصائب میں مبتلا ہوں گے۔ طاعون پھیلا ہوا ہوگا۔ عرب کے اندر آپس میں تلواریں چل رہی ہوں گی، ان میں شدید اختلاف ہوگا، ان کے دین میں انتشار ہوگا، لوگ اس قدر بد حال ہوں گے کہ صبح و شام موت کی تمنا کرنے لگیں گے، ایک دوسرے کو کھائے جا رہا ہوگا۔ امام قائم علیہ السلام کا ظہور اُس وقت ہوگا جب لوگ انتہائی مایوسی کے عالم میں ہوں گے، انہیں امید نہ ہوگی کہ اب فرج و کشادگی ہوگی۔ کتنا خوش بخت ہوگا وہ جو ان کے زمانے کو پائے گا اور ان کے انصاف میں شامل ہوگا اور بد بخت اور حد درجہ بد نصیب ہوگا وہ جو ان کو تسلیم نہ کرے۔ ان کی مخالفت کرے اور ان کے دشمنوں میں شامل ہو جائے۔

اور فرمایا: کہ امام قائم علیہ السلام امر جدید، کتاب جدید، سنت جدید اور فیصلہ جدید کے ساتھ ظہور فرمائیں گے، وہ اہل عرب پر بہت سخت ہوں گے، ان کی نظر میں ان لوگوں کی سزا صرف قتل ہوگی، وہ ان میں سے کسی ایک کو بھی چھوڑنا نہ چاہیں گے، وہ اللہ کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی پروا نہیں کریں گے پھر فرمایا: جب بنی فلان آپس میں اختلاف ہو تو اُس وقت فرج و کشادگی کا اظہار کرنا۔ ان لوگوں کے آپس میں اختلاف ہی کے اندر تم لوگوں کے لیے فرج و کشادگی ہے۔ جب ان میں اختلاف پایا جائے تو توقع رکھنا کہ ماہ رمضان میں امام قائم علیہ السلام

کے ظہور کا اعلان آسمان سے ہوگا، ویسے اللہ جو چاہے کرے۔ مگر امام قائم اُس وقت تک ظہور و خروج نہ کریں گے اور جو کچھ تم لوگ چاہتے ہو وہ اس وقت تک نہ ہوگا جتنک کہ بنی فلان میں اختلاف نہ ہو۔ جب ایسا ہوگا تو دوسرے ان سے حکومت چھین لینے کی کوشش کریں گے کیونکہ انہیں اختلاف پیدا ہو جائے گا اور ان کا کلمہ متفرق ہو جائے گا اور سفیانی خروج کرے گا۔

اور فرمایا: اور یہ بھی لازمی ہے کہ بنی فلان کی حکومت ہو پھر جب یہ حاکم ہو جائیں تو انہیں آپس کے اندر اختلاف پیدا ہو جائے اور یہ سب متفرق ہو جائیں گے۔ انکی حکومت کا شیرازہ بکھر جائے گا اور ان پر خراسانی مشرق سے اور سفیانی مغرب سے خروج کرے گا جیسے دوڑ کے دو گھوڑے ایک ادھر سے دوسرا دھر سے یہاں تک کہ بنی فلان ان دونوں کے ہاتھوں ہلاک ہو جائیں گے اور ان میں سے کوئی باقی نہ رہے گا۔

پھر فرمایا: سفیانی و خراسانی اور یامانی، ان تینوں کا خروج ایک ہی سال ایک ہی مہینہ اور ایک ہی دن میں ہوگا جیسے موجی کی ستاری جو ایک کے پیچھے ایک (دھاگے) ڈالتی ہوئی (چلتی ہے)۔ اُس وقت ہر طرف مایوسی ہی مایوسی ہوگی۔

ان تینوں کے جھنڈوں میں ہدایت کا جھنڈا صرف یامانی کا ہوگا، اس لیے کہ وہ تمھارے امام کی طرف بٹائے گا۔ جب یامانی خروج کرے گا تو وہ اسلحوں کی خرید تمام لوگوں خصوصاً تمام مسلمانوں پر حرام کر دے گا اور امام قائم کی طرف چلے گا کیونکہ اس کا جھنڈا ہدایت کا نشان ہوگا۔ اور کسی مسلمان کے لیے یہ جائز نہیں کہ اس کا ساتھ دے، اور جو اس سے گریز کرے گا وہ جتنی ہوگا کیونکہ وہ حق کی طرف بٹائے گا اور سیدھے راستے کی طرف دعوت دے گا۔

راوی کا بیان ہے کہ پھر آپ نے مجھ سے فرمایا: کہ بنی فلان کی حکومت تو اس طرح ٹوٹے گی جیسے کہ مٹی کا پیالہ، اور جیسے کوئی شخص مٹی کے کسی برتن کو ہاتھ میں لیے جا رہا ہو اور اچانک وہ برتن اُس کے ہاتھ سے چھوٹ کر گر پڑے اور پاش پاش ہو جائے اور اُس کے گرتے ہی وہ ہائے گر کے بیٹھ جائے۔ پس اس طرح ان کی حکومت ان کے ہاتھوں سے نکل جائے گی جبکہ حکومت کے چلے جانے کا انہیں اس سے پہلے وہم و گمان بھی نہ ہوگا۔

امیر المؤمنین علیہ السلام نے منبر کو نہ پر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جو کچھ طے کر دیا وہ طے ہے اور جو فیصلہ



کر دیا اس کو ہونا ہے۔ بنی اُمیہ پر حکومت تنوار کے ذریعے بالاعلان حاصل کرینگے اور بنی فذلان کو ناگہانی طور پر یہ حکومت مل جائے گی۔

نیز فرمایا: اس چٹکی کو لازماً چلنا ہے، اور جب یہ اپنے قطب (کیلی) پر اور اپنے پاؤں اور ساق پر کھڑی ہو جائیگی تو اللہ تعالیٰ ایک ظالم غلام کو، جس کی اصل کا پتہ نہ ہوگا اس کی طرف بھیجے گا اور فتح و نصرت اس کے ساتھ ہوگی، اس کے ساتھیوں کے لیے لیے بال ہوں گے، موٹھیں ہوں گی، سیاہ لباس میں ہوں گے، ان کے پرچم بھی سیاہ ہوں گے۔

خدا کی قسم! گویا میں اُن کو دیکھ رہا ہوں، اُن کے افعال کو دیکھ رہا ہوں کہ ان کے بدکرداروں اور ظالم عربوں کے اوپر کیا گزرتے گی۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کی بد اعمالیوں کے بدلے انھیں ز غلام کی فوج کو ان لوگوں پر مسلط فرمائے گا جو ان ہی کے شہر میں دیا تے فرات کے کنارے ان کو قتل کریں گے۔ اور تیرا پروردگار اپنے بندوں پر کبھی ظلم نہیں کرتا۔“ (غیبۂ لغمانی)

### چاند میں چہرے کا نمودار ہونا

(۹۷)

محمد بن ہمام نے فراری سے، انھوں نے موسیٰ بن جعفر بن وہب سے، انھوں نے وشاء سے، انھوں نے عباس بن عبید اللہ سے، انھوں نے داؤد بن سرجان سے، اور انھوں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے فرمایا:

”العام السدھی فیہ الصیحة قبلہ الایة فی رجب:

قلت: وما هی؟

قال: وجه یطلع فی القمر، وید بارزۃ“

ترجمہ: ”جس سال آسمان سے صبحہ و آواز سنائی دے گی تو اس سے قبل رجب میں ایک اور نشانی دیکھی جائے گی۔“

میں عرض کیا: وہ نشانی کیا ہوگی؟

فرمایا: چاند کے اندر ایک چہرہ نظر آئے گا۔“ اور ایک ہاتھ اٹھا ہوا ہوگا۔“ (غیبۂ لغمانی)

### ظہور کی حتمی علامتیں

(۹۸)

علی بن احمد نے حمید اللہ بن موسیٰ سے، انھوں نے یعقوب بن یزید سے، انھوں نے

زیاد بن مروان سے، انھوں نے عبد اللہ بن سنان سے اور انھوں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

”الشداء من المحتوم والسفیان من المحتوم، و قتل النفس الزکیة من المحتوم و کف یطلع من السباء من المحتوم و قال علیہ السلام: و فزعة فی شہور رمضان توقظ السائر و تفرع البیظان و تخرج الفتاة من خدرها۔“

ترجمہ: ”آسمانی ندا حتمی ہے، خراج سفیانی حتمی ہے، قتل نفس زکیہ حتمی ہے اور آسمان سے ایک ہاتھ کا نمودار ہونا حتمی ہے۔“

اور فرمایا: اور ماہ رمضان میں خون و ہراس، سوتے ہوئے لوگوں کا بیدار ہونا اور جاگتے ہوئے لوگوں کا خوف سے کانپنا، اور پردہ نشین عورتوں کا پردے سے باہر نکل آنا۔

### سفیانی، یمانی اور مروانی کا خروج حضرت امام قائم سے قبل ہونا ہے

(۹۹)

محمد بن ہمام نے فراری سے، انھوں نے علی بن عاصم سے، انھوں نے بزلفی سے، اور بزلفی نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے۔ آپ نے فرمایا:

”قبل هذا الامر السفیانی والیمانی والمروانی وشعیب بن صالح فکیف یقول هذا هذا۔“

ترجمہ: ”امام قائم کے ظہور سے پہلے تو سفیانی و یمانی اور مروانی اور شعیب بن صالح کا خروج ہوگا۔ پھر یہ لوگ (یعنی محمد بن ابراہیم وغیرہ) کیسے کہتے ہیں کہ وہ امام قائم ہیں۔“ (غیبۂ لغمانی)

### دابة الارض اور صیحه

(۱۰۰)

ابن عقده نے علی بن اکھین سے، انھوں نے علی بن مہزیار سے، انھوں نے حماد بن عیسیٰ سے، انھوں نے حسین بن مختار سے، انھوں نے ابن ابی یعفور سے، اور ان کا بیان ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے محمد سے ارشاد فرمایا کہ:

”آمستك بیدك هلاك الفلا في وخرج السفيا في وقت النفس  
وجيش الخسف والصوت“

قلت: وما الصوت؟ هو المنادي؟

قال: نعم، وبه يعرف صاحب هذا الامر-

ترجمہ: الفرج کلہ ہلاک الفلا فی (من بج عباس)

ترجمہ: ”فلان شخص کی ہلاکت، سفیانی کے خروج، قتل نفس زکیہ، لشکر کے زمین میں  
دھنسے اور صیحه یعنی آسمانی آواز تک اپنا ہاتھ روکے رہو۔“

میں عرض کیا: آواز کیسی؟ کیا آواز دینے والا وہ ہے؟

آپ نے فرمایا: ہاں، وہی آواز صاحب الامر کا تعارف کرائے گی۔

پھر فرمایا: ساری کشادگی تو فلان کی ہلاکت پر ہے (بنی عباس میں سے)

و

انہیں اسناد کے ساتھ حسین سے، انہوں نے ابن سیارہ سے، انہوں نے عمران  
بن میثم سے، انہوں نے عبایہ ابن ربیع سے روایت کی ہے اور عبایہ کا بیان ہے کہ میں ایک مرتبہ  
حضرت امیر المومنین علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا، میرے ساتھ چار آدمی اور تھے اور میں باپچال  
اور ان میں سب سے کم سن تھا۔ آپ کو میں نے فرماتے ہوئے سنا:

يقول: ”حدثني أخى رسول الله صلى الله عليه وسلم أنه قال:

”إني خاتم الف نبي وإني خاتم الف وصي و

كلفت مالم يكلّفوا“

فقلت: ما أنصفك القوم (يا امير المؤمنين)

فقال: ليس حيث تذهب يا ابن أخ، والله (إني) لأعلم الف

كلمة لا يعلمها غيري وغير محمد صلى الله عليه وسلم و

انهم ليقرؤن منها آية في كتاب الله عز وجل، وهي

”وَإِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ أَخْرَجْنَا لَهُمْ دَابَّةً مِّنَ الْأَرْضِ

تُكَلِّمُهُم مُّذَاتَ النَّاسِ كَأَنَّهُمْ يَأْتِيَانِهَا لَا يُوقِنُونَ“ (النمل ٨٢)

وما يتدبرونها حتى تدبروها-

ألا أخبركم بأخو ملك بنى فلان؟

قلنا: بلى يا امير المؤمنين

قال: قتل نفس حرام، في يوم حرام، في بلد حرام عن قوم  
من قریش والذي فلق الحبة وبرأ النسمة مآلهم ملك

بعده غير خمسة عشر ليلة

قلنا: هذا من شيء أو بعده؟

فقال: صيحة في شهر رمضان، تفزع اليقظان وتوقظ النائم، و

تخرج الفتاة من خدرها

ترجمہ: ”میں نے اپنے بھائی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے

سنا کہ میں ایک ہزار انبیاء کا خاتم ہوں اور (لے علی!) تم ایک ہزار اوصیاء کے

خاتم ہو۔ اور میں نے ایسی شدید تکالیف برواشت کیں جو کسی نبی نے برواشت نہ کیں۔

میں نے عرض کیا: یا امیر المومنین! قوم نے واقعاً آپ کے ساتھ انصاف نہیں کیا۔

آپ نے فرمایا: لے بھتیجے! تم جیسا کہتے ہو ایسا ہی نہیں ہے بلکہ خدا کی قسم، میں ایک ہزار باتیں

ایسی ہیں جنہیں سوائے میرے اور سوائے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

کوئی اور نہیں جانتا۔ یہ لوگ قرآن مجید کی یہ آیت پڑھتے ہیں مگر اس پر غور نہیں

کرتے۔ ”وَإِذَا وَقَعَ... لا يُوقِنُونَ“ (سورہ نمل پآیت ۸۲)

ترجمہ آیت: ”اور جب ان لوگوں پر وعدہ پورا ہو جائے گا تو ہم ان کے لیے زمین میں سے ایک

دائرہ (ذی حیات) کو برآمد کریں گے جو ان سے کلام کرے گا کہ لوگ ہماری آیات پر

یقین نہیں کرتے تھے۔“

درحقیقت یہ لوگ اس پر تدبر اور غور و فکر سے کام لیتے ہی نہیں۔

کیا میں بنی فلان کا آخری بادشاہ تم کو نہ بتا دوں؟

میں نے عرض کیا: جی ہاں، یا امیر المومنین! بتا دیجیے۔

آپ نے فرمایا: قوم قریش میں سے ایک نفس حرام، بروز حرام، شہر حرام میں قتل ہوگا انسانی

کی قسم جس نے دانے کو شکاف دیا اور ذی حیات کو پیدا کیا اس کے بعد ان کا کوئی

بھی بادشاہ پندرہ دن سے زائد حکومت نہیں کرے گا۔“

میں نے عرض کیا: پھر اس کے پہلے اور اس کے بعد بھی کچھ ہوا ہے؟

آپ نے فرمایا: ماہ رمضان میں ایک صیحه (اعلان) ہوگا جس کو سن کر جاگتے ہوئے خوزدہ ہو جائیں

گے اور سوتے ہوئے بیدار ہو جائیں گے اور پروردہ نین عورتیں اپنے گھروں سے نکل پڑیں گی۔

(عبیہ نعمانی)

## خراسانی و سفیانی کا خروج

(۱۰۱)

ابن عقدہ نے یحییٰ بن زکریا بن شیبان سے، انھوں نے ابی سلیمان بن کلیب سے انھوں نے ابن بطائنی سے، انھوں نے ابن عیرہ سے، انھوں نے حفصی سے اور حفصی نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا کہ:

”لَا بُدَّ أَنْ يَمْلِكَ بَنُو الْعَبَّاسِ فَإِذَا مَلَكَوا وَاخْتَلَفُوا وَتَشَتَّتَ

أَمْرُهُمْ خَرَجَ عَلَيْهِمُ الْخُرَّاسَانِيُّ وَالسَّفِيَانِيُّ هَذَا مِنَ الْمَشْرِقِ وَهَذَا

مِنَ الْمَغْرِبِ، يَسْتَبِقَانِ إِلَى الْكُوفَةِ كَفَرَسَى رَهَانَ هَذَا

مِنْ هَهُنَا وَهَذَا مِنْ هَهُنَا، حَتَّى يَكُونَ هَلَاكُهُمْ عَلَى

أَيِّدِيهِمَا أَمَّا أَنْتُمَا لَا يَبْقَوْنَ مِنْهُمَا أَحَدًا (ابداً)“

ترجمہ: ”بنی عباس کی حکومت لازمی ہے اور جب ان کو حکومت مل جائے گی تو یہ لوگ

آپس میں اختلاف کریں گے، ان میں پھوٹ پڑے گی پھر ان پر خراسانی اور سفیانی

خروج کریں وہ مشرق سے اور یہ مغرب سے، یہ دونوں کوڑ کی جانب اس طرح

دوڑ لگائیں گے جیسے گھوڑ دوڑ کے دو گھوڑے۔ یہ ادھر سے اور وہ ادھر سے۔

چنانچہ ان دونوں کے ہاتھوں یہ سب ہلاک ہو جائیں گے، اور ان میں سے

کوئی نہ بچے گا۔ (ہمیشہ کے لیے) (غیبۂ نعمانی)

## ظہور کی علامتیں

(۱۰۲)

ابن عقدہ نے قاسم سے، انھوں نے عبید بن ہشام سے، انھوں نے ابن جبہ سے انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے محمد بن صامت سے، انھوں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق سے روایت کی ہے۔ اُن کا بیان ہے کہ میں نے آنجناب سے عرض کیا کہ کیا صاحب امر کے ظہور سے پہلے کوئی علامت ہوگی؟

آپ نے فرمایا: ہاں۔

میں نے عرض کیا: وہ کیا علامت ہوگی؟

فقال: ”هَلَاكُ الْعَبَّاسِي، وَخُرُوجُ السَّفِيَانِي وَقَتْلُ النَّفْسِ الزَّكِيَّةِ وَ

الْخُسْفَانُ بِالْبَيْدَامِ، وَالصُّوْتُ مِنَ السَّمَاءِ“

فقلت: جعلت فداك أخاف أن يطول هذا الأمر؟

فقال: لا إثمًا (هو) كنظام الخرز يتبع بعضه بعضًا۔“

ترجمہ: ”آپ نے فرمایا: عباسی کی ہلاکت، سفیانی کا خروج، قتل نفس زکیہ، بیابان

میں زمین کا دھنسا، اور صدائے آسمانی“

میں نے عرض کیا: میں آپ پر قریب، مجھے ڈر ہے کہ پھر اس میں بہت دیر لگے گی؟

آپ نے فرمایا: نہیں، یہ تمام باتیں ایک کے پیچھے ایک ہوں گی۔“

(غیبۂ نعمانی)

## (۱۰۳) ندائے آسمانی سنو تو فوراً دوڑ پڑو، فوراً دوڑ پڑو

ابن عقدہ نے احمد بن یوسف سے، انھوں نے اسماعیل بن ہرآن سے، انھوں نے ابن بطائنی اور وہیب سے، انھوں نے ابوبصیر سے اور ابوبصیر نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ:

”يَقُومُ الْقَائِمُ عَلَى السَّيِّئِ فِي تَرَمِينَ السَّنِينَ: تِسْعَ، وَاحِدَةً، ثَلَاثَ

خَمْسٍ، وَقَالَ ۴: إِذَا اخْتَلَفَتْ بَنُو أُمَيَّةَ ذَهَبَ مَلِكُهُمْ ثُمَّ يَمْلِكُ

بَنُو الْعَبَّاسِ فَلَا يَزَالُونَ فِي عَنُقْوَانٍ مِنَ الْمَلِكِ وَغَضَارَةٍ مِنَ

الْعِيشِ حَتَّى يَخْتَلِفُوا فِيمَا بَيْنَهُمْ (فَإِذَا اخْتَلَفُوا) ذَهَبَ مَلِكُهُمْ

وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الشَّرْقِ وَأَهْلُ الْغَرْبِ نَعْمَ وَأَهْلُ الْقَبِيلَةِ وَيَلْقَى

النَّاسُ جَسَدًا شَدِيدًا مَتَمِّمًا مَرَّ بَسْرًا مِنَ الْحَوَفِ۔

فَلَا يَزَالُونَ بِتِلْكَ الْحَالِ حَتَّى يَنَادِيَ مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ فَإِذَا

نَادَى فَالْغَرْبُ النَّفَرُ، فَوَاللَّهِ لَكَافِي النَّظَرِ إِلَيْهِ بَيْنَ الرُّكْنِ وَ

الْمَقَامِ، يَبَاجِجُ النَّاسُ بِأَمْرٍ جَدِيدٍ وَكِتَابٍ جَدِيدٍ وَسُلْطَانٍ جَدِيدٍ

مِنَ السَّمَاءِ۔ أَمَّا إِنَّهُ لَا يَرُدُّ لَهُ رَايَةً أَبَدًا حَتَّى يَمُوتَ۔“

ترجمہ: ”امام قائم علیہ السلام کا ظہور کسی طاق سال میں ہوگا جیسے نو، یا ایک، یا تین یا پانچ

پھر فرمایا: جب بنی امیہ میں اختلاف ہوگا تو ان کی سلطنت جاتی رہے گی اور بنی عباس حکمران

ہو جائیں گے اور حکومت کے ابتدائی دور میں وہ بھی بہت عیش سے رہیں گے مگر پھر

ان میں بھی اختلافات پیدا ہو جائیں گے اور ان کی بھی سلطنت جاتی رہے گی اور

پھر اہل مشرق اور اہل مغرب اور ہاں، اہل قبلہ میں اختلافات رونما ہوں گے اور دنیا

خون اور کشمکش سے گذرتی رہے گی اور یہ حال مسلسل رہے گا یہاں تک کہ ایک منادی

آسمان سے نداء لگا اور جب آسمان سے نداء سنو تو فوراً دوڑ پڑو فوراً دوڑ پڑو اس لیے کہ

گو یا میں دیکھ رہا ہوں کہ رکن و مقام کے درمیان ایک امر جدید و کتاب جدید اور سلطانِ جدید کے لیے حکم و اعلان آسمانی لوگ بیعت کر رہے ہیں۔  
(غیبۂ نعمانی)

## ظہور کی علامات؛ خوش بخت، وہ جو؟

(۱۰۴)

علی بن احمد نے عبد اللہ بن موسیٰ سے، انھوں نے عبد اللہ بن حماد سے، انھوں نے ابراہیم بن عبد اللہ بن علامہ سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے اپنے بعد سے قیام حضرت قائم علیہ السلام تک کے لیے کچھ باتیں بیان فرمائی ہیں چنانچہ ایک مرتبہ حضرت امام حسین علیہ السلام نے عرض کی، یا امیر المومنین! اللہ تعالیٰ ان ظالموں سے زمین کو کب پاک کرے گا؟

آپ نے فرمایا: ”لا یطهر الله الارض من الظالمین حتی یسفک الدماء الحرام“ ترجمہ (اللہ تعالیٰ زمین کو ظالمین کی آسوت تک پاک نہ کرے گا جب تک حرام خون نہ بہ جائے)

اس کے بعد آپ نے ایک طویل حدیث میں بنی امیہ اور بنی عباس کی حکومتوں کا ذکر کیا اور فرمایا:

”اذا قام القائم یخرب اسیان و غلب علی الارض کوفان و الملتان و جاز جزیرۃ بنی کاوان، و قام منّا قائم رجیلان و اجابته الیہ و الدیل و ظہرت لولدی رایات التریک متفرقات فی الاقطار و الحوامات و کافوا بین ہنات و ہنات۔“

اذا خربت البصرۃ و قام امیر الامور ” (فحکمی ۲ حکایۃ طویلہ) ثم قال: ”اذا جہزت الالوف و صفت الصفوف و قتل الکبش الخوف هنالك یقوم الآخر و یثور الشائر و یهلك الکافر۔ ثم یقول لقاؤکم المأمول، و الامام المجهول، له الشرف و الفضل و هو من ولدک یا حسین لا ابن مثله یظہر بین الرکنین فی دریسین بالیین یظہر علی الثقلین و لا یترک فی الارض الالدنین طوبی لمن أدرك زمانه و لحق اوانه و شهد آيامه۔“

ترجمہ: ”جب خراسان سے ایک کھڑا ہونے والا کھڑا ہوگا اور سرزمین کرمان و ملتان پر قبضہ کرے گا اور بنی کاوان کے جزیرے (بحرے کا ایک جزیرہ) کو پار کر کے اودھم مچائے گا ایک کھڑا ہونے والا جیلان سے کھڑا ہوگا جسے آبر اور دیم تسلیم کریں گے اور

میری اولاد میں سے ایک کے لیے متفرق جھنڈے قطار در قطار اُدھر اُدھر سے بلند ہوں گے، اور جب شہرِ بصرہ برباد ہوگا، امیر الامر اُٹھے گا۔۔۔“

اور اس کے بعد آپ نے ایک حکایت بیان فرمائی: پھر فرمایا:

”جب ہزاروں کاشکرتیار ہوگا اور صفیں باندھ لی جائیں گی اور بکرا ذبح ہوگا، آسوت دوسرا کھڑا ہوگا، وہ اس کا انتقام لے گا اور کافر ملک ہوگا اس کے بعد وہ قائم مامول اور امام غیر متعارف (صاحب الامر علیہ السلام) جو صاحبِ فضل و شرف ہوگا ظہور کریگا۔ اور اے حسین! وہ تمہاری اولاد میں سے ہوگا اور ایسا فرزند کوئی نہ ہوگا۔ وہ دو دو کونوں کے درمیان ظہور کریگا جو ساری دنیا پر غالب آجائے گا زمین کا کوئی حصہ نہ چھوڑے گا۔ خوش نصیب ہوگا وہ شخص جو اس کے زمانے کو پائیگا اور اس کے دور میں اس کو دیکھے گا۔“

(غیبۂ نعمانی)

## ایک لاکھ جابروں کا قتل

(۱۰۵)

ابن عقدہ نے محمد بن مفضل اور سعد بن اسحاق اور احمد بن حسین بن عبد الملک اور محمد بن احمد سے، انھوں نے ابن محبوب سے اور ابن محبوب کا بیان ہے کہ کلینی کے قول کے مطابق علی بن ابراہیم نے اپنے والد اور محمد بن یحییٰ سے، انھوں نے ابن عیسیٰ اور علی بن محمد وغیرہ سے انھوں نے سہل سے انھوں نے ابن محبوب سے انھوں نے کہا اور ہم سے بیان کیا عبد الواحد بن عبد اللہ نے انھوں نے احمد بن محمد بن ابی یاسر سے، انھوں نے احمد بن ہلیل سے، انھوں نے عمرو بن ابو المقدام سے، انھوں نے جابر سے روایت کی ہے اور جابر کا بیان ہے کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا:

”یا جابر الزم الارض و لا تحرك یداً ولا رجلاً حتی تری علامات اذا کرها ان ادرکتها۔“

اولها اختلاف بنی العباس و اراک تدرك ذلك ولكن حدثت به (من) بعدی عتی و منادی ینادی من السماء و یجیکم الصوت من ناحية دمشق بالغت و تخسف قرية من قرى الشام تسقى البجایة و تقسط طائفة من مسجد الایین و مارقة تترق من ناحية التریک و یعقبها هرج الروم و سيقبل اخوان التریک حتی ینزلوا الحزیزة و ستقبل مارقة الروم حتی ینزلوا الرملة فتلك السنة یا جابر اختلاف کثیر فی کل ارض من ناحية المغرب۔



فأول أرض المغرب أرض الشام يختلقون عند ذلك على ثلاث  
رايات، راية الأصيب وراية الأبقع وراية السفيا في  
فيلقى السفيا في الأبقع فيقتتلون ويقتله السفيا في ومن  
معه ويقتل الأصيب، ثم لا يكون له همة إلا الاقبال نحو  
العراق ويسرح حيشه بقرقisia فيقتتلون بها فيقتل من الحبارين  
مائة ألف، ويبعث السفيا في جيشا إلى الكوفة وعدتهم  
سبعون ألفا فيصيبون من أهل الكوفة قتلًا وصلبًا وسبيًا  
فبيئهم كذلك إذا قبلت رايات من قبل خراسان  
تطوى المنازل طيًا حثيثًا ومعهم نفر من أصحاب القاتل ثم  
يخرج رجل من موال أهل الكوفة في ضحفاء فيقتله أمير جيش  
السفيا في بين الحيرة والكوفة ويبعث السفيا في ثبعا إلى  
المدينة فينفر المهدي منها إلى مكة، فيبلغ أمير جيش  
السفيا في أن المهدي قد خرج إلى مكة، فيبعث جيشا  
على أثره فلا يدركه حتى سيدخل مكة خائفا يتربص على  
سنه موسى بن عمران -

قال ٣: وينزل أمير جيش السفيا في البيدر فينادي مناد من السماء:  
يا بيدرا بيدري القوم فيخسف بهم فلا يفلت منهم إلا  
ثلاثة نفر - يحول الله وجوههم إلى أقفيتهم وهدم من كل  
وفيهم نزلت هذه الآية:  
”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّا نَزَّلْنَا مُصَدِّقًا  
لِّمَا مَعَكُمْ مِّن قَبْلُ إِنَّ تَطْهِسَ وَجْهًا فَتَرَدَّهَا عَلَيَّ  
أَذْبَارَهَا“ (سورة النساء آيت ٤٠)

قال ٤: والقائم يومئذ بمكة وقد اسند نظره إلى البيت الحرام  
مستجيرًا به ينادي: يا أيها الناس إنا نستنصر الله و  
من أجابنا من الناس، وأنا أهل بيت نبيكم محمد و  
نحن أولي الناس بالله وبمحمد صلى الله عليه وسلم  
فمن حاجني في آدم فانا أولي الناس بآدم، ومن

حاجني في نوح فانا أولي الناس بنوح ومن حاجني في إبراهيم  
فانا أولي الناس بإبراهيم ومن حاجني في محمد صلى الله عليه وسلم  
فانا أولي الناس بمحمد ومن حاجني في النبيين فانا أولي الناس  
بالنبيين: أليس الله يقول في محكم كتابه:

”إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَىٰ آدَمَ وَنُوحًا وَإِبْرَاهِيمَ وَ

إِلَّاهُ عِمْرَانَ عَلَى الْعَالَمِينَ ذُرِّيَّةً بَعْضُهُمْ مِّنْ

بَعْضٍ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ“ (سورة عمران ٣٣)

فانا بقیة من آدم وذخيرة من نوح ومصطفى من إبراهيم  
وصفوة من محمد صلى الله عليه وسلم - ألا ومن حاجني في  
كتاب الله فانا أولي الناس بكتاب الله، ألا ومن حاجني في  
سنة رسول الله صلى الله عليه وسلم فانا أولي الناس بسنة رسول الله  
فأشدد الله من سمع كلامي اليوم لتأبلغ الشاهد منكم الغائب  
واسألكم بحق الله ورسوله وبحقني - فإن لم عليكم  
حق القرني من رسول الله - إلا اغتصمونا، ومنعتهمونا ممن  
يظلمنا، فقد أخفنا وظلمنا وطردنا من ديارنا وأبنائنا و  
بغى علينا ودفعنا عن حقنا فأوتوا أهل الباطل علينا -  
فأله الله فينا لا نخذلنا وانصرونا ينصركم الله -

قال ٥: فيجمع الله عليه أصحابه ثلاثمائة وثلاثة عشر رجلا  
ويجمعهم الله على غير ميعة قزعا كقزع الخريف (وهي)  
يا جابر الآية التي ذكرها الله في كتابه:

”أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا يَأْتِيَكُمُ اللَّهُ جَمِيعًا إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ

كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ“ (سورة البقرة ١٢٨)

فيبايعونه بين الركن والمقام ومعه عهد رسول الله  
صلى الله عليه وسلم قد توارثته الأبناء عن الآباء والقائم  
رجل من ولد الحسين عليهما السلام يصلح الله له امرًا في ليلة  
فما أشكل على الناس من ذلك يا جابر! فلا يشكل عليهم  
ولادته من رسول الله ووراثته العلماء عالمًا بعد عالم

فان أشكل هذا كله عليهم فأت الضوت من السما لا يشكل عليهم اذا نودى باسمه واسم آبائه وأمه -

ترجمہ: ”امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: اے جابر! بس زمین پکڑے رہو اور ہاتھ پاؤں کو بالکل نہ ہلاؤ جب تک کہ وہ علامات نہ دیکھ لو جن کو میں بیان کرتا ہوں:

ان میں سب سے پہلے بنی عباس کا اختلاف ہے اور میں نہیں دیکھتا کہ میں اس وقت تک موجود رہوں لیکن خیر تم میرے بعد لوگوں سے بیان کر دینا۔ اور پھر آسمان سے ایک منادی کہ ندا، اور دمشق کی طرف سے فتح کی آواز کا بلند ہونا، اور شام کے ایک قریہ ”جابیہ“ کا زمین میں دھنس جانا، اور مسجد دمشق کی دائیں جانب سے ایک حصے کا گر جانا، ترک کی جانب سے خارجیوں کا خروج اور اہل روم کا ان کے تعاقب میں نکلنا، پھر اخوان ترک کا آگے بڑھنا اور جزیرے میں وارد ہونا، اور روم کے خوارج کا پیش قدمی کرنا اور منزل رملہ پر قیام کرنا، اے جابر! اس سال دیا پر مغر میں ہر طرف اختلاف ہی اختلاف ہوگا۔

اور دیا مغرب میں سب سے پہلا ملک شام ہے جس میں اختلاف رونما ہوگا اور ان کے تین جھنڈے ہوں گے۔ ایک سیاہ و سفید، دوسرا سرخ اور تیسرا سفیانی کا جھنڈا، پھر سفیانی کی ان لوگوں سے جنگ ہوگی اور وہ سب قتل ہوں گے اس کے بعد سفیانی عراق کی طرف پیش قدمی کریگا اور اس کا لشکر مقام قریسا سے گذریگا اور وہاں ایک لاکھ جابروں کا قتل کریگا، اس کے بعد سفیانی سترہ ہزار کا لشکر کو فروانہ کریگا جو اہل کوفہ میں سے کچھ کو قتل کریگا، کچھ کو سولی پر لٹکائے گا اور کچھ کو گرفتار کرے گا۔

ابھی یہ لوگ اس کارزار میں مشغول ہوں گے کہ خراسان کی جانب سے چند جھنڈے آہستہ آہستہ منازل راہ طے کرتے ہوئے آگے بڑھیں گے اور ان کے ساتھ قائم کے اصحاب میں سے بھی کچھ لوگ ہوں گے، اس کے بعد اہل کوفہ کے موالیوں میں ایک شخص آگے بڑھے گا جسے سفیانی کا امیر لشکر حیرہ اور کوفہ کے درمیان قتل کر دیا گا۔ پھر سفیانی ایک لشکر مدینہ بھیجے گا تو امام مہدی وہاں سے نکل کر مدینہ چلے جائیں گے اور سفیانی کے امیر لشکر کو جب یہ اطلاع ملے گی کہ امام مہدی مکہ چلے گئے تو وہ ان کے تعاقب میں فوج بھیجے گا اور وہ امام مہدی (حضرت موسیٰ کے طریقے کے مطابق خائف ہو کر مکہ میں داخل ہوں گے۔

اور فرمایا: اور ادھر سفیانی کا لشکر ایک بیابان میں پڑاؤ ڈالے گا تو آسمان سے ایک منادی ندا دے گا کہ اے بیابان اس قوم کو نیست و نابود کر دے۔ چنانچہ زمین شق ہو جائے گی اور پورا لشکر زمین میں دھنس جائے گا، صرف تین آدمی باقی بچیں گے اور اللہ تعالیٰ ان کے چہروں کو کتوں کی شکل میں مسخ کر کے ان کی پشت کی طرف موڑ دے گا اور قرآن مجید کی یہ آیت ان ہی کے متعلق ہے:

ترجمہ آیت: ”اے وہ لوگو! جن کو کتاب دیا گئی ہے ایمان لاؤ اس پر جو ہم نے

نازل کیا، جو تصدیق کرنے والا ہے اُس کی جو تمہارے پاس پہلے

سے (موجود ہے)، اس سے پیشتر کہ ہم چہرے بگاڑ دیں اور ان کو

پیٹھ کی طرف پھیر دیں۔۔۔۔۔“ (سورہ نسا، آیت ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰)

آپ نے فرمایا: امام قائم علیہ السلام اس روز مکہ میں ہوں گے اور اپنی پشت خانہ کعبہ پر ٹیکے ہوئے اللہ سے پناہ کے طالب ہوں گے اور فرمائیں گے: اے لوگو! میں اللہ سے مدد کا طلبگار ہوں اور ان لوگوں سے بھی نصرت کا طالب ہوں جو میری آواز پر لبیک کہیں سنو! میں تمہارے نبی حضرت محمدؐ کے اہل بیت میں سے ہوں اور تمام لوگوں میں سب سے زیادہ حضرت محمدؐ کا وارث اور حقدار ہوں۔

اور جو مجھ سے حضرت آدمؑ کے متعلق بحث کریگا تو میں ثابت کروں گا کہ میں آدمؑ کا بھی سب سے زیادہ وارث اور حقدار ہوں اور جو مجھ سے حضرت نوحؑ کے بارے میں بحث کریگا تو میں ثابت کروں گا کہ نوحؑ کا بھی سب سے زیادہ وارث ہوں، اور جو مجھ سے حضرت ابراہیمؑ کے متعلق بحث کرے گا تو میں ثابت کروں گا کہ میں ابراہیمؑ کا بھی لوگوں میں سب سے زیادہ وارث و حقدار ہوں اور جو مجھ سے حضرت محمد مصطفیٰ اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں بحث کریگا تو میں ثابت کروں گا کہ میں حضرت محمد مصطفیٰ اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بھی لوگوں میں سب سے زیادہ وارث اور حقدار ہوں اور جو شخص مجھ سے انبیاء کے متعلق بحث کریگا تو میں ثابت کروں گا کہ میں لوگوں میں سب سے زیادہ وارث انبیاء اور حقدار ہوں۔ کیا اللہ تعالیٰ نے اپنی حکم کتاب میں یہ نہیں فرمایا کہ:

”ویشک اللہ نے آدمؑ اور نوحؑ اور آل ابراہیمؑ اور آل عمران کو تمام

جہانوں (کے لوگوں) پر (نقصیت و بیکر) منتخب کیا“ (آل عمران ۳۴)

چنانچہ میں آدمؑ کا بقیہ، نوحؑ کا ذخیرہ، ابراہیمؑ کا برگزیدہ اور خلاصہ محمدؐ ہوں

آگاہ رہو کہ اگر کوئی شخص مجھ سے کتابِ خدا کے متعلق بحث کریگا تو میں ثابت کروں گا کہ میں تمام لوگوں میں سب سے زیادہ کتابِ خدا کا وارث اور حقدار ہوں اور سن لو جو شخص مجھ سے سنتِ رسولِ خدا کے متعلق بحث کریگا تو میں یہ ثابت کروں گا کہ میں تمام لوگوں میں سب سے زیادہ سنتِ رسولِ خدا کا وارث اور حقدار ہوں، لہذا اس وقت جو لوگ میری تقریریں رہے ہیں میں انہیں اللہ کا واسطہ دیتا ہوں کہ وہ میری یہ باتیں ان لوگوں تک پہنچا دیں جو یہاں موجود نہیں ہیں۔

اور اب میں تم لوگوں کو اللہ اور اس کے رسول کے حق اور خود اپنے حق کا واسطہ دیکر سوال کرتا ہوں، اس لیے کہ رسول اللہ کے قریب دار ہونے کی وجہ سے میرا حق بھی تو تم لوگوں پر ہے، کہ تم لوگ ہماری مدد کرو اور ہم پر ظلم کرنے والوں کو روکو، اس لیے کہ ہماری بہت تخفیف ہو چکی ہے ہم پر بہت ظلم ہو چکے ہیں، ہمیں ہمارے دیار و اسار سے نکالا گیا، ہمیں ہمارے اہل خاندان سے چھڑا دیا گیا، ہمارے ساتھ بغاوت کی گئی، ہمیں ہمارے حق سے محروم کیا گیا، اب تم باطل پرستوں سے ہمارا انتقام لو۔

ہمارے معاملے میں اللہ کو پہچانو اور اللہ کو پہچانو تو ہمارا ساتھ نہ چھوڑو ہماری مدد کرو تو اللہ تمہاری مدد کرے گا۔

آپ نے فرمایا: پھر اس کے بعد اللہ تعالیٰ امام کے پاس ان کے تین سوتیرہ اصحاب کو جمع فرمادیا جس طرح موسمِ برسات کے بادل کے ٹکڑے ادھر ادھر سے آکر ایک جگہ جمع ہو جاتے ہیں۔ اور اے جابر! اسی کا تذکرہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے:

”وہ تم جہاں کہیں بھی ہو گے اللہ تم کو یکجا جمع کر دے گا۔ بیشک اللہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے۔“ (سورۃ البقرۃ ۱۲۸)

پس لوگ رکن و مقام کے درمیان امام قائم علیہ السلام کی بیعت کریں گے اور آپ کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وہ تبرکات ہوں گے جو آپ نے انبیاء کی وراثت میں اپنے آباؤ کے ذریعے سے پائے تھے۔ اور امام قائم علیہ السلام حضرت امام حسین علیہ السلام کی اولاد میں سے ہوں گے اور اللہ تعالیٰ ایک ہی رات میں ان کے تمام امور درست کر دے گا اور لوگوں کو ان کے پہچاننے میں مشکل نہ ہوگی اور نہ ان کو سمجھنے میں وقت ہوگی کہ یہ رسول اللہ

کی نسل سے ہیں اور رسول اللہ کا علم آپ کے پاس وراثتاً ایک عالم کے بعد دوسرے عالم کے ذریعے سے پہنچا ہے۔ اے جابر! اگر بالفرض یہ شکل بھی ہوا تو پھر آسمان کی نذر کے بعد کوئی مشکل نہ رہے گی۔ اس لیے کہ آسمان سے ان کے نام، ان کے پدر بزرگوار کے نام اور ان کی والدہ گرامی کے نام کے ساتھ یہ اعلان ہوگا۔“ (غنیۃ لغائی، اختصاص، تفسیر عاشی)

### ۱۰۶) خروجِ سفیانی اور ظہور قائم ایک ہی سال میں ہوگا

ابن عقدہ نے قاسم بن محمد سے، انھوں نے عبید بن ہشام سے، انھوں نے ابن جبہ سے، انھوں نے محمد بن سلیمان سے، انھوں نے علاء سے، انھوں نے محمد بن مسلم، انھوں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا:

”السَّفْيَانِيُّ وَالْقَائِمُ فِي سَنَةِ وَاحِدَةٍ“

(خروجِ سفیانی اور امام قائم علیہ السلام کا ظہور ایک ہی سال میں ہوگا۔)

(غنیۃ لغائی)

### ۱۰۷) مشرق سے آگ کا نمودار ہونا

ابن عقدہ نے احمد بن یوسف سے، انھوں نے اسماعیل بن مہران سے، انھوں نے ابن بھاتی سے، انھوں نے اپنے والد اور وہیب سے، انھوں نے ابوبصیر سے اور ابوبصیر نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

”بَيْنَا النَّاسَ وَقَوْلاً بَعْرَاتٍ إِذَا أَتَاهُمْ رَاكِبٌ عَلَى نَاقَةٍ ذُعْلِبَةٍ يَخْبُرُهُمْ بِمَوْتِ خَلِيفَةٍ، عِنْدَ مَوْتِهِ فَرَجٌ أَلِ مُحَمَّدٍ وَ فَرَجُ النَّاسِ جَمِيعًا“

وقال: إِذَا رَأَيْتُمْ عَلَامَةً فِي السَّمَاءِ: نَارًا عَظِيمَةً مَوْجِبَ الْمَشْرِقِ تَطْلُعُ لَيَالٍ، فَعِنْدَهَا فَرَجُ النَّاسِ وَهَقْدَةُ أَمْرِ الْقَائِمِ بِقَلِيلٍ“

ترجمہ ”ایک مرتبہ جب لوگ عرفات کے اندر وقوف میں تھے کہ ایک شخص ایک تیز رفتار ناقہ پر سوار آیا اور اس نے لوگوں کو خلیفہ (وقت) کی موت کی اطلاع دی اور یہ کہ اس کی موت سے آلِ محمد بلکہ تمام مسلمانوں کو کٹا دگی نصیب ہوگی۔“ پھر آپ نے فرمایا کہ جب تم لوگ یہ آسمانی نشانی دیکھو کہ ایک

عظیم آگ مشرق کی جانب سے نمودار ہوتی اور وہ کئی شب تک روشن رہی تو اس وقت تم لوگوں کو فرج و کشادگی نصیب ہوگی اور یہ امام قائمؑ کے ظہور کے کچھ ہی دن پہلے ہوگی۔“ (غیبۃ لغائی)

### فلان کی موت کے بعد غضب

(۱۰۸)

علی بن احمد نے عبد اللہ بن موسیٰ سے، انھوں نے محمد بن موسیٰ سے، انھوں نے احمد بن ابو احمد سے، انھوں نے محمد بن علی سے، انھوں نے علی بن حکم سے، انھوں نے عمرو بن شریب سے، انھوں نے جابر سے، انھوں نے ابوظیفیل سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ ابن الکواہ نے حضرت امیر المومنین علیؑ سے غضب کے متعلق دریافت کیا، تو آپ نے ارشاد فرمایا:

”ہیہات الغضب ہیہات موتات فیہات موتات وراکب الذعلبة و ما راکب الذعلبة، مختلط جوفہا بوضینہا یخبرہم بخبر یقتلونہ، ثم الغضب عند ذلک“

ترجمہ: ”افسوس غضب افسوس، اس میں تو موتی ہی موتی ہیں۔ اور تیز رفتار ناقہ سوار، ایسا تیز رفتار ناقہ جو بالکل پتلا دہلا ہوگا اور وہ لوگوں کو خبر دے گا کہ لوگوں نے اس (فلان) کو قتل کر دیا، اس کے بعد تو پھر غضب ہی ہوگا۔“

### سب کے سب خلیفہ خدا

(۱۰۹)

احمد بن ہودہ نے ابراہیم بن اسحاق سے، انھوں نے عبد اللہ بن حماد سے، انھوں نے ابن ابی مالک سے، انھوں نے محمد بن ابی حکم سے، انھوں نے عبد اللہ بن عثمان سے، انھوں نے حصین مکی سے، انھوں نے ابوظیفیل سے، انھوں نے حذیفہ بن یمان سے، انھوں نے کہا:

”یقۡتُلُ خلیفۃ مالہ فی السماء عاذر ولا فی الارض ناصرو یخلفہ خلیفۃ حتی یمشی علی وجہ الارض لیس لہ من الامر شیء و یمتخلف ابن الستہ

قال فقال ابو الطفیل ریا ابن اخی الینحی انا و انت من کورۃ

قال قلت؛ ولیم تسمی یا خال! ذلک؟

قال: لا تَحْذِیۡنَ (حذیفۃ) حَدَّثَنِیَ اَنَّ الْمَلِکَ یَرْجِعُ فِی اَہْلِ النُّبُوۃِ

ترجمہ: ”ایک خلیفہ قتل کیا جائے گا کہ جس کا آسمان پر ہی نہ کوئی عاذر ہوگا اور نہ

زمین پر کوئی ناصر۔ اور ایک خلیفہ سے خلع خلافت کر لی جائے گی پھر وہ زمین پر عام لوگوں کی طرح پیدل ہی گھومتا پھرے گا اور حکومت میں اس کا کوئی دخل نہ ہوگا اور پھر ایک چھ سال کا لڑکا خلیفہ ہوگا۔

حصین مکی کا بیان ہے کہ پھر ابوظیفیل نے کہا: اے بھانجے! کاش ہم اور تم دونوں اس وقت موجود ہوتے۔

میں نے کہا: ماموں جان! آپ کو اس کی تمنا کیوں ہوئی؟

انھوں نے کہا: اس لیے کہ حذیفہ نے کہا ہے کہ اس دور میں حکومت اہل بیت نبوت کی طرف پلٹ کر آئے گی۔“ (غیبۃ لغائی)

### آیۃ سُرُّہِمُ اٰیَاتِنَا... کی تفسیر

(۱۱۰)

ابن عقدہ نے احمد بن یوسف سے، انھوں نے ابن مہران سے، انھوں نے ابن بطنانی سے، انھوں نے اپنے والد سے اور وہیب سے، انھوں نے ابویسر سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے اس آیت الہی کی تفسیر دریافت کی:

”سُرُّہِمُ اٰیَاتِنَا فِی الْاَفَاقِ وَ فِیْ اَنْفُسِهِمْ حَتّٰی یَنْبَیِّنَ لَہُمْ اَنَّهُ الْحَقُّ“

(سورہ حُجَّۃ السَّجَدۃ آیت ۵۳)

قال: ”یریبہم فی الفسہم المسخ، و یریبہم فی الافاق، اِنْتِظِرِ الْاَفَاقِ عَلَیْہِم فِی رَدِّ قَدَرۃِ اللّٰہِ فِی الْفَسْہِمِ وَ فِی الْاَفَاقِ فَقَوْلُہُ: حَتّٰی یَنْبَیِّنَ لَہُمْ اَنَّهُ الْحَقُّ“ یعنی بذلک خروج القادر هو الحق

من اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ یراہ ہذا الخلق لا بُدَّ مِنْہُ۔

ترجمہ: ”آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اپنی نشانوں کو ان کے نفسوں ہی میں دکھائے گا اُن کی صورتوں کو مسخ کر دیگا، اور آفاقِ عالم میں اس طرح دکھائے گا کہ ان کے لیے آفاقِ عالم کی فضا کو تنگ کر دے گا، اس طرح وہ اللہ کی قدرت کو اپنے نفسوں میں اور آفاق میں دکھیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد کہ ”تا کہ اُن پر واضح ہو جائے کہ یہی حق ہے“ اس سے مراد اللہ تعالیٰ نے ظہور امام قائمؑ کو کیا ہے کہ یہ حق ہے اور یہ منجانب اللہ ہے یہ سب مخلوق کو دکھایا جائے گا اور یہ لازمی ہونا ہے۔“

(غیبۃ لغائی)



## ”عَذَابُ الْخَزْيِ فِي الْحَيَاةِ“

(سُورَةُ حُمْدِ السَّجْدَةِ آيَتِ ۱۷)

(۱۱۱)

الدُّنْيَا وَالْعَذَابُ الْآخِرَةُ کی تفسیر

ابن عقده نے علی بن حسین سے، انھوں نے علی بن حماد بن عیسیٰ سے، انھوں نے حسین بن مختار سے، اور انھوں نے علی بن مہزیار سے، انھوں نے حماد بن عیسیٰ سے، انھوں نے حسین بن مختار سے، اور انھوں نے ابوبصیر سے روایت کی ہے ابوبصیر کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ سے قول خدا ”عَذَابُ الْخَزْيِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَالْعَذَابُ الْآخِرَةُ“... ترجمہ: (ہم انھیں) حیاتِ دنیا میں رسول اکرم ﷺ کا عذاب دیں گے اور آخرت کا عذاب اس سے بھی زیادہ ہوگا) مذکورہ بالا آیت کی تفسیر دریافت کی: تو آپ نے فرمایا:

قال: ”وَإِذَا خَزِيَ يَا أَبَا بَصِيرٍ! أَشَدَّ مِنْ أَنْ يَكُونَ الرَّجُلُ فِي بَيْتِهِ وَحِجَالِهِ وَعَلَىٰ أَخَوَانِهِ وَسُطَّرَ عَلَيْهِ إِذْ شَقَّ أَهْلُهُ الْجُيُوبَ عَلَيْهِ وَصَرَخُوا - فَيَقُولُ النَّاسُ مَا هَذَا؟ فَيَقَالُ مَسِيخٌ فَلَانُ السَّاعَةِ“

فقلت: قبل قيام القاتل أو بعده؟

قال: لا، بل قبله“

ترجمہ: ”آپ نے فرمایا: اے ابوبصیر! اب اس سے بڑھ کر عذاب اور کیا ہوگا کہ ایک شخص اپنے گھر میں، اپنے اہل خاندان اور اہل وعیال کے ساتھ بیٹھا ہوگا کہ اچانک اُس کے اہل وعیال اپنے گریبان پھاڑنے لگیں گے اور چیخے چلانے لگیں گے لوگ پوچھیں گے کہ کیا ہو گیا تم لوگوں کو؟۔۔ انھیں بتایا جائے گا کہ ابھی ابھی فلان شخص کا چہرہ مسخ ہو گیا۔

میں نے عرض کیا: یہ بات ظہورِ قائم سے پہلے ہوگی یا ظہور کے بعد؟ آپ نے فرمایا: نہیں، بلکہ ظہور سے قبل۔

(غیبۂ لغانی)

## تبرکاتِ رسولِ خدا ﷺ

(۱۱۲)

علی بن احمد نے عبید اللہ بن موسیٰ سے، انھوں نے محمد بن موسیٰ سے، انھوں نے احمد بن الواحید سے، انھوں نے یعقوب بن سراج سے روایت کی ہے، اور یعقوب کا بیان ہے کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ سے عرض کیا کہ آپ حضرت

شیعوں کو فرج و کشادگی کب نصیب ہوگی؟

قال: ”إِذَا اخْتَلَفَ وَلَدُ الْعَبَّاسِ وَهُوَ سُلْطَانُهُمْ وَطَمَعَ فِيهِمْ مَنْ لَمْ يَكُنْ يَطْمَعُ، وَخَلَعَتِ الْعَرَبُ أَعْتَقَهَا وَرَفَعَ كُلُّ ذِي صِيحَةٍ صِيصِيَّتَهُ، وَظَهَرَ السُّفْيَانِيُّ وَالْبِغَامِيُّ وَتَحَرَّكَ الْحَسَنِيُّ خَرَجَ صَاحِبُ هَذَا الْأَمْرِ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى مَلَكَةِ بَنِي تَرَاثِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ“

قلت: وما تراث رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم؟

فقال: سيفه ودرعه وعباءته وبرده وقضيبيته وفرسه ولأمته وسرجه“

ترجمہ: ”آپ نے فرمایا: جب اولادِ عباس میں اختلاف ہوگا، اُن کی سلطنت کمزور ہو جائے گی اور ایسے ایسے لوگ اس کی طرح کریں گے جنھوں نے سلطنت کی کبھی خواہش نہ کی تھی اور اہل عرب سے غنا حکومت چھین لی جائے گی اور نبیل اس کی طرف اپنے سینک اٹھائے گا سیفِ نبیؐ اور یابی خروج کریں گے اور حسنی حرکت میں آئے گا، صاحب الامر مدینہ سے مکہ کی طرف تمام تبرکاتِ رسول اللہ ﷺ لیکر چلے جائیں گے۔

میں نے عرض کیا: تبرکاتِ رسول اللہ (میں) کیا ہوگا؟

آپ نے فرمایا: آنحضرتؐ کی تلوار، آنحضرتؐ کی زره، آنحضرتؐ کا علم، آنحضرتؐ کی ردا، آنحضرتؐ کا عصا، آنحضرتؐ کی سواری کا گھوڑا، آنحضرتؐ کے اسلحہ جنگ اور آنحضرتؐ کی زین۔“

(غیبۂ لغانی)

## قبل از ظہورِ شدیدِ گری

(۱۱۳)

محمد بن ہمام نے خزاری سے، خزاری نے معاویہ بن جابر سے، معاویہ نے بزنطی سے روایت کی ہے، بزنطی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام رضا علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا، آپ نے فرمایا کہ: ”قبل هذا الامر يروح فلان ماله البسوح فحججت فسمعت

اعرابيًا يقول: هذا يوم بسوح - فقلت له: ما البسوح؟

فقال: الشديد الحر“ (ترجمہ) ”ظہورِ قائم سے قبل بسوح ہوگا“ میں بسوح کے معنی نہ سمجھا

اس کے بعد میں سوچا کہ کوئی تو ایک عرب کو کہتے ہوئے کہ آج بہت بوج ہے۔ میں نے پوچھا: بوج کیا؟ اُس نے کہا شدید گرمی؟

## علامتِ ظہور ۱۴ رمضان کو سورج گہن

(۱۱۳)

بطانتی نے ابولبیر سے اور ابولبیر نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

”علامة خروج المهدي كسوف الشمس في شهر رمضان ليلة ثلاث عشرة وأربع عشرة منه“ (غیبتہ لغائی)  
ترجمہ ”حضرت امام مہدی کے ظہور کی علامت یہ (بھی) ہے کہ ماہِ رمضان کی تیرہ اور چودہ کو سورج گہن ہوگا۔“

## آیت سأل سائل بعذاب واقع کی تاویل

(۱۱۵)

محمد بن بہام نے فرماری ہے، انھوں نے ابن ابی الخطاب سے، انھوں نے حسین بن علی سے، انھوں نے صالح بن سہل سے، انھوں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر بن امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت بیان کی ہے کہ آپ نے قولِ خدا ”سَأَلَ سَائِلٌ بِعَذَابٍ وَاقِعٍ“ (التَّحَاةِ) کے متعلق فرمایا:

”تاویلہا یا قی عذاب يقع فی الشویۃ یعنی ناراً حتی ینتھی الی الکناستہ بنی اسد حتی یموت بشقیف لا یدع وتراً لول محمد إلا آخرقته وذلك قبل خروج القائم“  
ترجمہ ”اس کی تاویل یہ ہے کہ جانوروں کے ہارے میں آگ لگے گی جو کناستہ بنی اسد تک پہنچے گی اور وہاں سے گذر کر شقیف تک اور آلِ محمد کے کسی دشمن کو بغیر جلائے نہ چھوڑے گی اور یہ ظہورِ امام قائم علیہ السلام سے پہلے ہوگا۔“

(غیبتہ لغائی)

نیز جابر نے بھی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔

(غیبتہ لغائی)

مشرق سے ایک قوم حق طلب کرنے کے لیے خسرو ج کرے گی

(۱۱۶)

ابن عقدہ نے علی بن حسین سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے احمد بن عمر سے، انھوں نے حسین بن موسیٰ سے، انھوں نے معمر بن یحییٰ بن سام سے، انھوں نے

ابو خالد کابلی سے اور ابو خالد کابلی نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

”کأني بقوم قد خرجوا بالمشرق، يطلبون الحق فلا يعطونه ثم يطلبونه فلا يعطونه فإذا رأوا ذلك وضعوا سيوفهم على عواتقهم فيعطون ما سألوا فلا يقبلونه حتى يقوموا ولا يدفعونهم إلا إلى صاحبكم قتلهم شهداء أمّا اني لو أدركت ذلك لا بقيت نفسي لصاحب هذا الأمر“

ترجمہ: ”گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ ایک قوم مشرق سے حق طلب کرنے کے لیے نکلی مگر اسکو حق نہ دیا گیا، انھوں نے پھر حق طلب کیا مگر پھر بھی حق نہ دیا گیا۔ جب ان لوگوں نے یہ دیکھا کہ انھیں ان کا حق نہیں دیا جا رہا ہے، تو انھوں نے اپنی تلواریں کاڈھے پر رکھ لیں۔ یہ دیکھ کر لوگ جلدی سے ان کا حق دینے کے لیے تیار ہو گئے، مگر انھوں نے اب اس کو قبول کرنے سے انکار کیا اور جنگ کے لیے کھڑے ہو گئے، پھر یہ لوگ اس حکومت کو (حاصل کر کے) تمہارے امام کے سوا کسی اور کے حوالے نہیں کریں گے، ان کے قتل ہونے والے شہید ہوں گے، اور اگر میں اس زمانے تک رہتا تو صاحب الامر کے لیے خود کو باقی رکھتا۔“

(غیبتہ لغائی)

## خراسانی سبجتانی سبجتانی

(۱۱۷)

ابن عقدہ نے علی بن حسین سے، انھوں نے یعقوب سے، انھوں نے زیاد بن قزی سے، انھوں نے ابن اذینہ سے، انھوں نے معرون بن خربوذ سے اور معرون کا بیان ہے کہ میں جب بھی حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا آپ کو یہی فرماتے ہوئے سنا کہ ”خراسان خراسان سجستان سجستان“

(خراسان خراسان سجستان سجستان)

گویا آپ اسی کی بشارت دیا کرتے تھے۔

(غیبتہ لغائی)

## بیعت طفلِ خورد سال

(۱۱۸)

ابن عقدہ نے علی سے، علی نے حسن اور محمد ابن علی بن یوسف سے ان دونوں نے اپنے والد سے، ان کے والد نے احمد بن عمر حلبی سے، انھوں نے صالح بن ابو اسود سے، اور

انہوں نے ابو الجارود سے، ابو الجارود کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا: آپ نے فرمایا کہ:

”و اذا ظهرت بيعة القسبي قام كل ذي صيصية بصيصيته“  
(جب نو عمر لڑکے کی بیعت ظاہر ہوگی تو ہر بیل اپنے سینک اٹھائے گا۔) (غنیۃ نعمانی)

**ظہور سے قبل ہر قوم کو حکومت**

**کا موقع دیا جائے گا:**

(۱۱۹)

ابن عقده نے علی سے، انہوں نے محمد بن عبد اللہ سے، انہوں نے ابن ابو عمیر سے انہوں نے ہشام بن سالم سے، انہوں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

”ما يكون هذا الامر حتى لا يبقى صنف من الناس الا (قد)

وتوا على الناس حتى لا يقول (قائل): انا لو ولينا لعد لنا ثمر

يقوم القائم بالحق والعدل“..... (غنیۃ نعمانی)

ترجمہ: ”صاحب الامر کا ظہور اس وقت تک نہ ہوگا جب تک کہ ہر قوم کو حکومت کا موقع نہ

دے دیا جائے، تاکہ کوئی یہ نہ کہہ سکے کہ اگر ہماری حکومت ہوتی تو ہم عدل

قائم کرتے، ان سب کے بعد امام قائم، حق و عدل کے ساتھ ظہور کریں گے۔“

**وقت ظہور آبادی کا تناسب**

(۱۲۰)

انہیں اسناد کے ساتھ ہشام نے زرارہ سے روایت کی ہے، ان کا بیان ہے کہ

میں نے ایک مرتبہ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا کہ ندائے حق کیلئے؟

قال: ”ای والله حتى يسمع كل قوم بلسانهم“

وقال: ”لا يكون هذا الامر حتى يذهب تسعة أعشار الناس“ (غنیۃ نعمانی)

ترجمہ: ”آپ نے فرمایا: خدا کی اس ندائے حق کو ہر قوم اپنی اپنی زبان میں سنے گا۔“

نیز فرمایا: صاحب الامر کا ظہور اس وقت تک نہ ہوگا جب تک کہ انسانوں کی آبادی کا

دس حصوں میں سے نو حصے آبادی ختم نہ ہو جائے۔“

(غنیۃ نعمانی)

**بارہ آدمیوں کا دعویٰ کہ ہم نے ان کی زیارت کی ہے**

(۱۲۱)

عبدالواحد نے احمد بن محمد سے، انہوں نے احمد بن علی حمیری سے، انہوں نے حسن بن ایوب سے، انہوں نے عبدالکریم سے، عبدالکریم نے ایک شخص سے اور اس نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا

”لا يقوم القائم على السلام حتى يقوم اثنا عشر رجلاً كلهم يجمع

على قول أنه قد رآه في كذا بونهم“ (غنیۃ نعمانی)

ترجمہ: ”حضرت امام قائم علیہ السلام اس وقت تک ظہور نہ کریں گے جب تک کہ بارہ آدمی

اٹھ کر اس امر کا دعویٰ نہ کریں کہ ہم نے ان جناب کو دیکھا ہے اور لوگ انکی

نکذیب کریں گے۔“

**جنگ قیس**

(۱۲۲)

محمد بن بہام نے حمید بن زیاد سے، حمید نے حسن بن محمد بن ساعد سے، حسن نے

احمد بن حسن میثقی سے، میثقی نے ابو الحسن علی بن محمد سے، ابو الحسن نے معاذ بن مطر سے

معاذ نے ایک شخص سے، اس نے کہا میں ابوسیار کے علاوہ کسی سے نہیں سنا، ابوسیار کا بیان

حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ:

”قبل قيام القائم، يحرك حرب قيس“ (غنیۃ نعمانی)

ترجمہ: ”قبل ظہور امام قائم، جنگ قیس حرکت میں آئے گی۔“

**سفینی کی آنکھ پھوڑنے والا**

(۱۲۳)

علی بن حسین نے محمد بن یحییٰ سے، انہوں نے محمد بن حسن سے، انہوں نے محمد بن

علی کو فی سے، انہوں نے محمد بن سنان سے، انہوں نے عبید بن زرارہ سے، اور عبید بن زرارہ کا

بیان ہے کہ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کے سامنے جب سفینی کا ذکر آیا تو آپ نے فرمایا

”أحق يخرج ذالك، ولم يخرج كاسر عينه بصنعاء“

ترجمہ: ”ابھی وہ کہاں خروج کر رہا، ابھی تو صنعاء سے اس کی آنکھ پھوڑنے والا

بھی نہیں نکلا ہے۔“

(غنیۃ نعمانی)

## ظہورِ سچ سال پہلے کا حال (۱۲۴)

ابن عقدہ نے علی بن حسن بمبلی سے، انھوں نے محمد بن عمر بن یزید اور محمد بن بن خالد سے، انھوں نے حماد بن عثمان سے، انھوں نے عبداللہ بن سنان سے، انھوں نے محمد بن ابراہیم بن ابی بلاد سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے ابن نباتہ سے روایت کی ہے، اور ابن نباتہ کا بیان ہے کہ میں نے (ابوالائمہ حضرت امام) علی علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا: یقول: "إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ الْقَائِلِ سَنِينَ خَدَّاعَةٍ يَكْتُوبُ فِيهَا الصَّادِقُ وَيَصَدِّقُ فِيهَا الْكَاذِبُ وَيَقْرُبُ فِيهَا الْمَاحِلُ (وَفِي حَدِيثٍ) يَنْطِقُ فِيهَا الرُّوَيْبِضَةُ"

قلت: وما الرُّوَيْبِضَةُ وما الماحل؟

قال: "أَمَّا تَقْرُؤُ الْقُرْآنِ قَوْلُهُ "وَهُوَ شَدِيدُ الْمَحَالِ" (رُفِعَ آيَةُ ۱۶)

قال: (بِيرِيدُ الْمَكْرِ)

فقلت: وما الماحل؟

قال: بِيرِيدُ الْمَكَارِ"

ترجمہ: "ظہورِ امام القام سے پہلے چند سال دھوکہ دینے والے ایسے آئیں گے کہ جن میں سچے کی تکذیب کی جائے گی اور جھوٹے کی تصدیق۔ مکاروں کو تقرب حاصل ہوگا اور روئبضہ (کینے) بولنے لگیں گے۔

میں نے عرض کیا: اور روئبضہ اور ماحل سے کیا مراد ہے؟

آپ نے فرمایا: قرآن پڑھنے والے۔ قولِ خدا ہے "اور وہ شدید تدبیروں والا ہے"

پھر فرمایا (مکر)۔ (روئبضہ معنی وہ بولنے والا جو مسائلِ عوام میں لفظ سے عاری ہو)

میں نے عرض کیا: اور ماحل کے معنی کیا ہیں؟

آپ نے فرمایا: مکار

(غیبۂ نقانی)

## مقامِ قرعہ میں خدائی دسترخوان (۱۲۵)

عبدالواحد نے محمد بن جعفر قرشی سے، انھوں نے ابن ابی الخطاب سے، انھوں نے محمد بن سنان سے، انھوں نے حذیفہ بن منصور سے اور انھوں نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا:

"إِنَّ اللَّهَ مَأْنَدَةٌ وَفِي غَيْرِ هَذِهِ الرِّوَايَةِ مَا دَبَّةٌ بَقَرَقِيصًا يَطْلُعُ مَطْلَعُ مِنَ السَّمَاءِ فَيَنَادِي: يَا طَائِرُ السَّمَاءِ رَوِّيَا سَبَاعَ الْأَرْضِ هَلَسُوا إِلَى الشَّيْبِ مِنْ لَحْمِ الْجَبَّارِ" (غیبۂ نقانی)

ترجمہ: "قرعہ میں اللہ کی طرف سے ایک دسترخوان سجایا جائے گا اور آسمان سے ایک اعلان کرنے والا اعلان کرے گا کہ اے طائروں! فضا اور اے زمین کے درندو! آؤ اور جباروں کے گوشت سے اپنا پیٹ بھرو۔"

## امام کو حکمِ ظہور ان کے نام سے ہوگا (۱۲۶)

احمد بن ہوزہ نے ابراہیم بن اسحاق سے، انھوں نے عبداللہ بن حماد سے، انھوں نے ابولیمیر سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "يُنَادِي بِأَسْمِ الْقَائِلِ يَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ (رُفِعَ)"

ترجمہ: "امام قائم کا نام لیکر آواز دی جائیگی کہ اے فُلان بن فُلان اُٹھ کھڑے ہو۔"

(غیبۂ نقانی)

## آیت اذا اخذت الارض زخرفها کی تفسیر (۱۲۷)

علی بن احمد نے عبید اللہ بن موسیٰ سے، انھوں نے عبدالرحمن بن قاسم سے، انھوں نے محمد بن عمر بن یونس سے، انھوں نے (ابراہیم بن ہراسہ سے، ابراہیم نے اپنے والد سے) انھوں نے علی بن حنظل سے، انھوں نے محمد بن بشیر سے روایت کی ہے اور محمد بن بشیر نے کہا کہ میں نے حضرت محمد بن حنفیہ سلام اللہ علیہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ آپ نے فرمایا:

يقول: "إِنَّ قَبْلَ رَايَاتِنَا رَابِعَةٌ لِأَلِ جَعْفَرٍ وَآخِرُهَا لِأَلِ مُرْدَاسٍ فَأَمَّا رَابِعَةُ أَلِ جَعْفَرٍ فَلَيْسَتْ بِشَيْءٍ وَلَا إِلَى شَيْءٍ فَغَضِبْتُ وَكُنْتُ أَقْرَبَ النَّاسِ إِلَيْهِ"

فقلت: جعلت فداك ان قبل راياتكم (رايات)؟

قال: اى والله ان لبنى مرداس ملكا موطلا لا يعرفون في

سلطانهم شيئا من الخير سلطانهم عسر ليس يسر يدنون

فيه البعيد ويقصون فيه القريب حتى اذا امنوا مكر الله و

عقاب صبح بهم صيحة لم يبق لهم (راع يجمعهم و)



مَنَادٍ يَسْمَعُهُمْ وَلَا جَمَاعَةٌ يَجْتَمِعُونَ لَيْسَ بِهَا  
 اللَّهُ مَثَلًا فِي كِتَابِهِ : " حَقٌّ إِذَا أَخَذَتِ الْأَرْضُ زُخْرُفَهَا  
 وَازْيَنْتَتْ " (سورہ یونس ۷۳)

ثُمَّ رَحِلْتُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَنَفِيَّةِ بِاللَّهِ أَنَّ هَذِهِ الْآيَةَ نَزَلَتْ فِيهِمْ  
 فَقُلْتُ : جَعَلْتُ فِدَاكَ لَقَدْ حَدَّثَنِي عَنْ هُوَ لَا بَأْسَ عَظِيمٍ فَمَتَى  
 يَهْلِكُونَ ؟

فَقَالَ : وَيْحَكَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللَّهَ خَالَفَ عِلْمَهُ وَقَدْ مَوَقَّتَيْنِ  
 وَإِنَّ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَعَدَ قَوْمَهُ (ثَلَاثِينَ يَوْمًا) وَكَانَ  
 فِي عِلْمِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ زِيَادَةُ عَشْرَةِ أَيَّامٍ لَمْ يَخْبِرْ بِهَا مُوسَى  
 فَكَفَرَ قَوْمَهُ ، وَاتَّخَذُوا الْعَجَلَ مِنْ بَعْدِهِ لَمَّا جَازَ  
 عَنْهُمْ الْوَقْتُ -

وَإِنَّ يُونُسَ وَعَدَ قَوْمَهُ الْعَذَابَ ، وَكَانَ فِي عِلْمِ اللَّهِ  
 أَنْ يَعْفُو عَنْهُمْ ، وَكَانَ مِنْ أَمْرِهِ مَا قَدْ عَلِمْتَ وَلَكِنْ  
 إِذَا رَأَيْتَ الْحَاجَةَ قَدْ ظَهَرَتْ ، وَقَالَ الرَّجُلُ : بَيْتُ  
 اللَّيْلَةِ بِغَيْرِ عِشَاءٍ وَحَتَّى (يَلْقَاكَ الرَّجُلُ بَوَاجِهَ تَقَرُّ)  
 يَلْقَاكَ بَوَاجِهَ آخِرٍ -

قُلْتُ : هَذِهِ الْحَاجَةُ قَدْ عَرَفْتُهَا وَالْأُخْرَى أَعْنَى شَيْءٍ هِيَ ؟  
 قَالَ : يَلْقَاكَ بَوَاجِهَ طَلَقَ ، فَإِذَا جِئْتَ شَتَقْرَضَهُ قَرْضًا  
 لَقِيكَ بِغَيْرِ ذَلِكَ الْوَجْهِ ، فَعِنْدَ ذَلِكَ تَقَعُ الصَّيْحَةُ  
 مِنْ قَرِيبٍ .

ترجمہ : " آپ نے فرمایا : ہمارے جھنڈوں سے پہلے آل جعفر اور آل مرداس کے جھنڈے  
 بلند ہوں گے۔ لیکن آل جعفر کا شمار تو کسی مدین نہ ہوگا۔

(یہ سن کر مجھے طیش آیا حالانکہ میں ان کا سب سے زیادہ مقرب تھا)

میں نے عرض کیا : میں آپ پر زبان کیا آپ حضرات کے جھنڈوں سے پہلے اور بھی جھنڈے  
 بلند ہوں گے ؟

آپ نے فرمایا : ہاں خدا کی قسم آل مرداس کی شاہی پادشاہ ہوگی۔ یہ لوگ اپنی شاہی  
 میں خیر کو نہ پہنچیں گے کیونکہ ان کی شاہی میں بہت درستی و سستی ہوگی، نری تو

تو بالکل نہ ہوگی، وہ اپنے دور والوں کو قریب اور قریب والوں کو دور کر دیں گے  
 جب ان کو اس دھپ سے لے گا تو اللہ تعالیٰ ان کو سزا دینے کی تدبیر کرے گا اور  
 پھر ان پر ایک طائف (چینچ) پڑے گی جس سے ان کا کوئی گتہ بان جو ان کے  
 گلے کو جمع کرے باقی نہ رہیگا اور نہ کوئی آواز دینے والا ہوگا، جو انہیں یکجا جمع  
 کرے اور نہ ان کی کوئی جماعت ہوگی جس میں وہ اکٹھے ہو کر بیٹھ سکیں۔ چنانچہ اللہ عزوجل  
 ان ہی لوگوں کی مثال اپنی کتاب میں بیان فرماتی ہے : (سورہ یونس آیت ۱۸)  
 " تَرْجَزُ آيَاتٍ : " یہاں تک کہ زمین نے اپنے زیورات (دھنپے و خرنپے) نکالے اور مڑیں ہو گئی  
 اور اہل زمین نے خیال کیا کہ بیشک وہ اس پر قادر ہیں (یعنی وہ ان کی ملکیت ہیں)  
 لیکن ناگہان اُس (زمین) پر سہارا حکم (عذاب) آپہنچا کسی رات کو یاد نہ کر سکیں  
 پس ہم نے اس سب (آرائش و حزامین) کو مٹا دیا کہ وہ کل بھی  
 ہی نہیں۔

اس کے بعد حضرت محمد حنفیہؑ نے کہا بخدا یہ آیت ان ہی لوگوں کے لیے نازل ہوئی ہے  
 میں نے عرض کیا : میں آپ پر زبان، آپ نے تو یہ بہت اہم بات بتائی ہے۔ یہ بھی فرمائیے کہ یہ  
 لوگ کب ہلاک ہوں گے ؟

آپ نے فرمایا : وہ ہوتے پہلے محمدؐ (بن بشیر) اللہ تعالیٰ کا علم وقت معین کرنے والوں کے اوقات  
 (بتانے والوں) کے خلاف ہوتا ہے۔ حضرت موسیٰ نے اپنی قوم سے وعدہ کیا (تیس  
 دن کا) اور اللہ تعالیٰ کے علم میں تیس دن سے زیادہ تھے، مگر یہ بات اللہ نے  
 حضرت موسیٰؑ کو نہیں بتائی تھی۔ (موسیٰؑ کے وعدے کو پورا نہ ہوتا دیکھ کر) موسیٰؑ کی  
 قوم کا فر ہو گئی اور جب وقت وعدہ تجاؤز کر گیا تو ان لوگوں کے گوسالہ کی پرستش  
 شروع کر دی۔

حضرت یونس علیہ السلام نے اپنی قوم سے عذاب کا وعدہ کیا، مگر اللہ تعالیٰ  
 کے علم میں تھا کہ ان لوگوں کو معاف کر دیا جائے گا اور پھر جو کچھ ہوا وہ تمہیں معلوم  
 ہے (لہذا صحیح وقت تو نہیں بتایا جاسکتا البتہ اتنا یاد رکھو کہ جب یہ دیکھو کہ  
 فائدہ کشی بھڑپ چھا گئی اور لوگ کہیں کہ آج رات ہم بغیر کچھ کھائے ہو کسے دگتے  
 تھے اور جب تم سے ایک شخص کسی رُخ سے لے اور دوسرے وقت وہ شخص کسی  
 اور رُخ سے لے لگے۔

میں نے عرض کیا : فائدہ کشی کی بات تو سمجھ میں آگئی، مگر یہ اور رُخ کا کیا مطلب ہے ؟

آپ نے فرمایا: مطلب یہ ہے کہ ایک شخص تم سے کشادہ روئی سے ملے، مگر جب تم اس سے قرض لینا چاہو تو پھر اس کی وہ کشادہ روئی نہ رہے، تو بس سمجھ لو کہ آسمانی ڈانٹ (چیخ) عنقریب پڑنے ہی والی ہے۔“ (غیبۃ نغانی)

### شکرِ غضب مراد

(۱۲۸)

محمد بن ہمام نے حمید بن زیاد سے، انھوں نے محمد بن علی بن غالب سے، انھوں نے یحییٰ بن عظیم سے، انھوں نے ابوجہیل سے، انھوں نے جابر سے، انھوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا راسی السیب بن نجید نے، انھوں نے کہا کہ ایک شخص حضرت امیر المومنین علیؑ کی خدمت میں آیا اور اس کے ساتھ ابن مسودہ بھی تھا، اُس نے کہا: یا امیر المومنین! یہ شخص اللہ اور اُس کے رسول پر جھوٹ لگاتا ہے اور گواہ آپ کو بناتا ہے کہ آپ نے بتایا ہے۔

امیر المومنین علیؑ نے فرمایا: کیا کوئی بہت لمبی چڑی بات ہے، یہ کیا کہتا ہے؟ اُس نے کہا: یہ لشکرِ غضب کا ذکر کرتا ہے۔

آپ نے فرمایا:

”خَلَّ سَبِيلَ الرَّجُلِ: اَوَّلِيكَ قَوْمًا يُؤْتُونَ فِي آخِرِ الزَّمَانِ قَرْعَ كَقَرْعِ الْخَرِيفِ الرَّجُلِ وَالرَّجُلَانِ وَالشَّلَاثَةِ، فِي كُلِّ قَبِيلَةٍ حَتَّى يَبْلُغَ تِسْعَةَ أَمَّا وَاللَّهِ إِنِّي لَأَعُوذُ بِأَمِيرِهِمْ وَأَسْمِهِ وَمَنَاحِ رُكَايَاهُمْ ثُمَّ نَضَضَ وَهُوَ يَقُولُ (بَاقِرًا) (بَاقِرًا) بَاقِرًا ثُمَّ قَالَ: ذَلِكَ رَجُلٌ مِنْ ذُرِّيَّتِي يَبْقُرُ الْحَدِيثَ بِقُرًا“

ترجمہ: ”اس شخص کو نہ روکو چھوڑ دو۔ (لشکرِ غضب) ایک قوم ہوگی آخری زمانے میں آئے گی اور وہ برسات کے بادلوں کی طرح ٹکڑے ٹکڑے جمع ہوگی ہر قبیلے سے ایک ایک، دو دو اور تین تین یہاں تک کہ نو نو اس میں ہوں گے۔ بخدا میں تو ان کے سردار کو بھی پہچانتا ہوں، اُس کا نام بھی جانتا ہوں اور ان لوگوں کی سواریوں کے باندھنے کی جگہ بھی جانتا ہوں۔

پھر آپ یہ فرماتے ہوئے چلے: (باقر) باقر باقر اور فرمایا میری ذریت میں سے ایک شخص ہوگا جو حدیث کو کھولے گا جو کھولنے کا حق ہے۔“

(غیبۃ نغانی)

### دورِ غضب

(۱۲۹)

علی بن حسین مسعودی نے محمد بن عطار سے، انھوں نے محمد بن حسن رازی سے، انھوں نے محمد بن علی کوئی سے، انھوں نے عبدالرحمن بن ابوحمار سے، انھوں نے یعقوب بن عبداللہ اشعری سے، انھوں نے عتبہ بن سعد بن یزید سے، انھوں نے احنف بن قیس سے اور احنف کا بیٹا کہ ایک مرتبہ میں اپنی ایک ضرورت کے لیے حضرت ابوالاکثر امام علیؑ کی خدمت میں تھا کہ ابن کو آوشیث بن رجب دونوں آگئے اور انھوں نے آپ سے ملنے کی اجازت چاہی۔ حضرت علیؑ نے مجھ سے فرمایا کہ تم نے پہلے ہی اپنی حاجت بیان کر لی، اب اگر کہو تو میں ان دونوں کو بلالوں؟ میں نے عرض کیا: یا امیر المومنین! انھیں بلا لیجئے۔

آپ نے ان کو اجازت دی۔ جب وہ دونوں آئے تو آپ نے فرمایا: کیا امر داعی ہوا جو تم دونوں حمرور میں میرے خلاف جنگ کے لیے نکل کھڑے ہوئے؟ انھوں نے کہا: ہم جانتے تھے کہ آپ غیظ و غضب میں آجائیں۔

آپ نے فرمایا: تم دونوں پر وائے ہو، کیا ہمارے عہد حکومت میں غیظ و غضب ممکن ہے؟ یا آئندہ ہو سکتا ہے؟ غضب کا دور تو اس وقت آئے گا جب ایسے ایسے واقعات ہوں گے۔ (غیبۃ نغانی)

### سفیانی کے دورِ حکومت کی مدت

(۱۳۰)

ابن عقدہ نے محمد بن مفصل بن ابراہیم سے، انھوں نے ابن فضال سے، انھوں نے ثعلبہ سے، انھوں نے عیسیٰ بن اعمین سے اور عیسیٰ بن اعمین نے حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادقؑ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

”السفیانی من المحتوم وخروجه من أول خروجه إلى آخره خمسة عشر: ستة أشهر يقاتل فيها فإذا ملك السكور الخمس ملك تسعة أشهر ولم يزد عليها يوماً“ (غیبۃ نغانی)

ترجمہ: ”سفیانی کا خروج ارحم ہے اور اس کے ابتدائے خروج سے لیکر آخری پندرہ مہینے کی مدت ہوگی، جس میں چھ مہینے وہ جنگ کرتا رہے گا اور جب پانچوں علاقوں پر قبضہ ہو جائے گا تو نو ماہ حکومت کرے گا، اور اس سے زیادہ وہ ایک دن بھی نہیں کر سکے گا۔“

(غیبۃ نغانی)

### (۱۳۱) امورِ کچھ حتمی ہوئیں اور کچھ غیر حتمی

ابن عقدہ نے قاسم بن محمد بن حسین سے، انھوں نے عیسیٰ بن ہشام سے، انھوں نے محمد بن بشیر احول سے، انھوں نے ابن جبہ سے، انھوں نے عیسیٰ بن اعمین سے، انھوں نے معقل بن خنیس سے روایت کی ہے اور معقل کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ

”من الامور محتومہ ومنہ ما لیس بمحتوم ومن المحتوم

خروج السفیانی فی رجب“  
ترجمہ ”کچھ امور حتمی ہوتے ہیں اور کچھ امور غیر حتمی اور سفیانی کا خروج حتمی ہے جو ماوراء میں ہوگا۔“  
(غیبۂ نعمانی)

### (۱۳۲) خروجِ سفیانی حتمی ہے

ابن عقدہ نے علی بن الحسن سے، انھوں نے عباس بن عامر سے، انھوں نے عبد اللہ بن بکر سے، انھوں نے زرارہ سے، زرارہ نے عبد الملک بن اعمین سے اور عبد الملک بن اعمین کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ وہاں حضرت امام قائمؑ کا تذکرہ آیا، میں نے عرض کیا کہ میں چاہتا ہوں کہ سفیانی کا خروج نہ ہو اور امام قائمؑ کا ظہور ہو جائے؟ فقال: ”لا والله انہ لمن المحتوم الذی لا بد منہ“  
آپ نے فرمایا: ”نہیں، بخدا بلاشبہ یہ (خروجِ سفیانی) تو یقیناً حتمی ہے اس کا ہونا لازمی ہے۔“

### (۱۳۳) اجل محتومہ اور اجل موقوفہ

ابن عقدہ نے علی بن حسین سے، انھوں نے محمد بن خالد اصم سے، انھوں نے ابن بکر سے، انھوں نے ثعلبہ سے، انھوں نے زرارہ سے، انھوں نے حران بن اعمین سے، انھوں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے قول خدا:

”وَنَقُضِ آجَلًا وَآجَلًا وَآجَلٌ مُّسَبَّتٌ عِنْدَ“ (سورہ النعام ۲)

کی تفسیر کے بارے میں روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

”انہما اجلان: اجل محتومہ و اجل موقوفہ“

قال له حران: ما المحتوم؟

قال: الذی لا یكون غیرہ

قال حران: وما الموقوف؟

قال: هو الذی لله فیہ المشیئة۔

قال حران: انی لأرجو ان یکون اجل السفیانی من الموقوف

فقال ابو جعفر: ”لا والله انہ من المحتوم“

ترجمہ: ”آپ نے فرمایا: اجل (وقت) دو قسم پر ہے۔ ایک اجل حتمی اور دوسری اجل موقوف۔“

حران نے کہا: اجل حتمی کیا ہے؟

آپ نے فرمایا: اجل حتمی تو یہ ہے کہ اس کے سوا کچھ اور نہ ہوگا۔

حران نے پوچھا: اور اجل موقوف کیا ہے؟

آپ نے فرمایا: اجل موقوف یہ ہے کہ اس میں اللہ کی مشیت اسکو چاہے تو ہو جائے۔

اور اگر نہ چاہے تو نہ ہو، یہ اس کی مشیت پر موقوف ہے۔

حران نے کہا: میں چاہتا ہوں کہ خروجِ سفیانی امر موقوف ہو۔؟

حضرت ابو جعفرؑ نے فرمایا: نہیں، خدا کی قسم یہ تو امر محتوم ہے۔

(غیبۂ نعمانی)

### (۱۳۴) خروجِ سفیانی امر حتمی ہے

ابن عقدہ نے محمد بن سالم سے، انھوں نے عبد الرحمن ازری سے، انھوں نے عثمان بن سعید طویل سے، انھوں نے احمد بن مسلم سے، انھوں نے موسیٰ بن بکر سے، انھوں نے فضیل سے اور انھوں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے:

قال: ”ان من الامور امورا موقوفة وامورا محتومة وان السفیانی

من المحتوم الذی لا بد منہ۔“ (غیبۂ نعمانی)

ترجمہ: ”آپ نے فرمایا: بعض امور موقوفہ اور بعض امور محتومہ (حتمی) ہوتے ہیں اور خروجِ سفیانی حتمی امور میں سے ہے۔“

### (۱۳۵) خروجِ سفیانی

محمد بن ہمام نے فزاری سے، انھوں نے عباد بن یعقوب سے، انھوں نے خلاد صالح سے، انھوں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

”السفیانی لا بد منہ ولا یخرج الا فی رجب“ (خروجِ سفیانی لازماً اور ماہِ رجب میں ہوگا)





## حکومت بنی عباس میں خروج سفیانی ہوگا

(۱۳۹)

علی بن احمد نے عبد اللہ بن موسیٰ سے، انھوں نے احمد بن ابو محمد سے، انھوں نے محمد بن علی قرشی سے، انھوں نے حسن بن ابراہیم سے روایت کی ہے اور حسن بن ابراہیم کا بیان ہے کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت ابو الحسن امام علی الرضا علیہ السلام سے عرض کیا: اللہ آپ کو سلامت رکھے، لوگ کہتے ہیں کہ جب بنی عباس کی حکومت چلی جائے گی تو سفیانی کا خروج ہوگا؟

قال: "كذبوا ان الله ليقوم وان سلطانهم لقائم"

آپ نے فرمایا: "وہ غلط کہتے ہیں کہ اس کا خروج ہوگا۔ اور بیشک ان ہی کی سلطنت میں خروج ہوگا" (یعنی اس سلطنت بنی عباس میں نہیں بلکہ دوبارہ جب ان کی سلطنت قائم ہوگی تب سفیانی کا خروج ہوگا۔)

(غیبہ نغانی)

## بنی عباس اور مروانیوں میں جنگ

(۱۴۰)

احمد بن ہودہ نے ابراہیم بن اسحاق سے، انھوں نے عبد اللہ بن حماد سے، انھوں نے حسین بن ابوالعداء سے، انھوں نے ابن ابویعفور سے روایت کی ہے ابن ابویعفور کا بیان ہے کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ:

"ان لول العباس وللمرواني لوقعة بقرقيسا يشيب فيها الغلام

الحزور، ويرفع الله عنهم النص ويوحى الى طير السماء

سباع الارض: اشبعي من لحوم الجبارين ثمر يخرج السفاني"

ترجمہ: "بنی عباس اور مروانیوں کے درمیان مقام قرقيسا میں ایسی جنگ چھڑے گی کہ

اس میں نوجوان (لڑکے) بوڑھے ہو جائیں گے، اور اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے درمیان

سے فتح و نصرت کو اُٹھائے گا، اور طائرانِ فضا (آسمانی) اور زمین کے درندوں کی

طوت وحی کرے گا کہ ان جیادوں (ظالموں) کے گوشت سے اپنا پیٹ بھرو۔

اس واقعے کے بعد سفیانی خروج کریگا۔"

(غیبہ نغانی)

## سفیانی کا عہد حکومت صرف نو ماہ

(۱۴۱)

ابن عقیقہ نے علی بن حسن تیملی سے، انھوں نے عباس بن عامر بن رباح سے،

انھوں نے محمد بن ربیع اقرع سے، انھوں نے ہشام بن سالم سے، انھوں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق بن امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

"اذا استولى السفیانی علی الکور الخمس فعذواله تسعة

اشهر" وزعمه هشام ان الکور الخمس دمشق وفلسطين والاردن

وحمص وحلب"

آپ نے فرمایا "جب سفیانی پانچ علاقوں پر قابض ہو جائے گا تو اس کے لیے نو مہینے شمار کرو

(اس کے بعد وہ ختم ہو جائیگا)

(ہشام کا خیال ہے کہ پانچ علاقوں سے مراد، دمشق، فلسطین، اردن، حمص

اور حلب ہے۔)

## خروج سفیانی اور اس کا حشر

(۱۴۲)

علی بن احمد نے عبد اللہ بن موسیٰ سے، انھوں نے عبد اللہ بن محمد سے، انھوں نے محمد بن خالد سے، انھوں نے حسن بن مبارک سے، انھوں نے ابواسحاق ہمدانی سے، انھوں نے حارث سے، انھوں نے حضرت ابوالائمہ امام علی (بن ابوطالب) علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

"المهدي أقبل جعد بحدته خال يكون مبداء من قبل

المشرق، واذا كان ذلك خرج السفیانی فيملك قسطن

حمل امرأة تسعة اشهر يخرج بالشام فينقاد له اهل الشام

الاطوائف من المقيمين على الحق، يعصمهم الله من الخروج

معه، ويأتي بالمدينة بجيش جرار، حتى اذا انتهت الى

بيداء المدينة خسف الله به وذلك قول الله عز وجل في

كتابه: "وَلَوْ تَرَىٰ اِذْ فَرَعُوْا اَفْلًا فَوَتْ وَاَخَذْنَا مِنْ

مَكَّانٍ قَرِيْبٍ"

(سورة السبا آیت ۵۱)

ترجمہ: "امام مہدی کی آنکھیں ابھری ہوتی، بال گھنگھریالے اور رخسار پر ایک تل ہوگا

وہ مشرق سے ظہور کریں گے جب ایسا ہوگا تو سفیانی شام میں خروج کرے گا اور

ایک عورت کے مت حمل کے برابر یعنی نو ماہ حکومت کریگا۔ تمام اہل شام اسکی

اطاعت کر لیں گے سولے چاند کے جو حق پر قائم رہیں گے اور اللہ تعالیٰ انھیں

سفیانی کے ساتھ خروج سے بچالے گا اور وہ ایک فوج بھرا لیکر مدینہ کی طرف بڑھے گا

جب مدینہ سے متصل بیابان میں پہنچے گا تو بیابان کی زمین شقی ہو جائے گی اور سارا لشکر اس میں دھنس جائے گا۔ اسی کے متعلق اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں ارشاد فرمایا ہے:

”اور اے کاش، تم دیکھتے اُن (باطل پرستوں) کو، جب وہ گھبرائے ہوئے ہوں گے اور کوئی جائے فرار نہ پائیں گے اور قریب ہی سے انھیں لے لیا جائیگا (لے لیے جائیں گے)۔“ (ترجمہ سورہ سبا آیت ۵۱)

(غیبۂ نعمانی)

### خروج یمانی اور سفینی کی مثال

(۱۴۳)

علی بن احمد نے عبید اللہ بن موسیٰ سے، انھوں نے ابراہیم بن ہاشم سے، انھوں نے ابن ابوعبیر سے، انھوں نے ہشام بن سالم سے اور ہشام نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

”الیمانی والسفینی کفوسئ رہان“  
 ”(خروج) یمانی اور سفینی (کی مثال) ایسی ہے جیسے گھوڑ دوڑ کے دو گھوڑے“ یعنی دونوں کا خروج ساتھ ساتھ ہوگا۔ (غیبۂ نعمانی)

### ظہور کی علامات

(۱۴۴)

علی بن احمد نے عبید اللہ بن موسیٰ سے، انھوں نے محمد بن موسیٰ سے، انھوں نے احمد بن ابوالاحد سے، انھوں نے اسماعیل بن عیاش سے، انھوں نے مہاجر بن حلیم سے، انھوں نے مغیرہ ابن سعد سے، انھوں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

”اذا اختلف رمحان بالشام لئلا تنجل الا عن آية من آیات الله“  
 ”(قبیل) رواھی یا امیر المؤمنین؟“

قال: ”رجفة تكون بالشام سيهلك فيها اكثر من مائة الف يجعله الله رحمة للمؤمنين وعذابا على الكافرين فاذا كان كذلك فانظروا الى اصحاب البراذين الشهب المحذوف والرايات الصفرة تقبل من المغرب حتى تحل الشام وذلك عند الحنجع الاكبر والموت الاحمر“

فاذا كان ذلك فانظروا خسف قرية من قري دمشق يقال لها

حرشا (خریشا) فاذا كان ذلك خرج ابن اكلة الاكباد من الوادي حتى يستوي على منبر دمشق فاذا كان ذلك فانظروا خروج المهدي ۴“

(غیبۂ نعمانی)

”ترجمہ: جب شام میں دینیزے ٹکرائیں گے تو اللہ کی نشانوں میں سے ایک نشانی منجلی (اور واضح) ہوگی۔“

میں نے عرض کیا: یا امیر المؤمنین! وہ کیا ہوگی؟

آپ نے فرمایا: ”شام میں زلزلہ آئے گا جس میں ایک لاکھ سے زیادہ آدمی ہلاک ہوں گے۔ یہ زمین کے لیے رحمت اور کافروں کے لیے عذاب ہوگا۔ جب ایسا ہو تو تم دیکھو گے کہ مغرب کی جانب سے کچھ لوگ ایسے سرخ گھوڑوں پر سوار ہو کر آئیں گے جن کے چھوٹے چھوٹے کان اور چھوٹی چھوٹی دم ہوں گی اور زرد جھنڈے ہوں گے، پھر قتل کا بازار گرم ہوگا اور چیخ و پکار مچے گی، جب ایسا ہو تو تم دیکھو گے کہ دمشق کے قریوں میں سے ایک قریہ زمین میں دھنس گیا ہوگا جس کا نام ”حرشا (خریشا) ہے۔ جب ایسا ہوگا تو ہندہ جگر خوارہ کا فرزند وادی سے خروج کرے گا اور اگر منبر دمشق پر بیٹھے گا اور جب ایسا ہو تو اُس وقت امام جہدی علیہ السلام کا انتظار کرو۔“ (غیبۂ نعمانی)

### شکر سفینی

(۱۴۵)

محمد بن ہمام نے فزاری سے، انھوں نے حسن بن وہب سے، انھوں نے اسماعیل بن ابان سے، انھوں نے یونس بن یعقوب سے روایت کی ہے یونس کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ:

”اذا خرج السفینی بیعت جیشا الینا وجیشا الیکم فاذا کان كذلك فائتونا علی صعب وذلول“

(غیبۂ نعمانی)

آپ نے فرمایا: ”جب سفینی خروج کرے گا تو ایک لشکر ہماری جانب اور ایک لشکر تم لوگوں کی طرف بھیجے گا۔ جب ایسا ہو تو تم لوگ ہماری جانب چلے آنا۔“

### سفینی کا حلیہ اور اوصافِ رذیلہ کا ذکر

(۱۴۶)

ابن عقدہ نے حمید بن زیاد سے، انھوں نے علی بن صہاح سے، انھوں نے ابو علی حسن بن محمد سے، انھوں نے جعفر بن محمد سے، انھوں نے ابراہیم بن عبد الحمید سے، انھوں نے ابوالوہب

ہے، انھوں نے محمد بن مسلم سے اور انھوں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کیا ہے کہ آپ نے فرمایا:

”السفیانی احمر اشقر اذرق لم یعبدا الله قط ولم یرمک ولا المدینة قط یقول: یارب تاری والتار، یارب تاری والتار“ ترجمہ ”سفیانی، سُرخ، مائل بھورے اور نیلے رنگ کا ایک آدمی ہوگا جس نے نہ کبھی اللہ کی عبادت کی ہوگی اور نہ اُس نے کبھی مکہ و مدینہ دیکھا ہوگا اور بار بار کہے گا ”پروردگار میں انتقام لوں گا خواہ میں جہنم میں چلا جاؤں۔ پروردگار میں انتقام لوں گا خواہ میں جہنم ہی میں چلا جاؤں۔“ (غیبۃ لثانی)

### علامہ ظہور قدرے تفصیلاً

(۱۴۷)

روضۃ الکافی میں محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، انھوں نے اپنے بعض اصحاب اور علی بن ابراہیم سے، علی بن ابراہیم نے اپنے والد سے، انھوں نے ابن ابی عمیر سے، انھوں نے محمد بن ابی حمزہ سے، انھوں نے حران سے روایت کیا ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق کے سامنے شیعوں کی حالت زار کا ذکر کیا تو آپ نے خود اپنا حال بیان فرمایا:

فقال ۲: ”انی سرت مع ابی جعفر (المنصور) وهو فی مرکبہ وهو علی فرس و بین یدیه خیل ومن خلفه خیل وأنا علی حمار الی جانبہ“ فقال لی: یا ابا عبد الله! قد کان ینبغی لك ان تفرج بما اعطانا الله من القوة وفتح لنا من العز ولا تخبر الناس انک احمق بهذا الامر منا واهل بیتک فتغریبا بک وبهم۔ قال: فقلت: ومن رفع هذا الیک عتی فقد کذب۔

فقال: اتحلف علی ما تقول

ترجمہ: ”ایک مرتبہ ابو جعفر منصور (دوایقی) اپنے لاول شکر کے ساتھ کہیں جا رہا تھا اسکے آگے اور پیچھے سواروں کا دستہ تھا۔ وہ خود گھوڑے پر سوار تھا اور میں اُس کے پہلوں ایک گدھے پر سوار تھا۔ اسی دوران وہ میری طرف متوجہ ہوا اور بولا بے ابو عبد اللہ! اللہ تعالیٰ نے ہمیں جو قوت و عزت عطا کی ہے اس پر آپ کو خوش ہونا چاہیے، نہ کہ آپ یہ کہیں کہ تم اور تمہارے اہل بیت اس حکومت کے ہم لوگوں سے زیادہ اس حکومت کے ہمدرد ہیں اس لیے تو ہم ان کے اور تمہارے ساتھ بری پرچور ہوئے ہیں میں نے کہا: کیسی جھوٹ بولا! اُس نے کہا: حلف کرو:

قال: فقلت: ان الناس سحرة - یعنی - یحبون ان یفسدوا قلبک علی۔ فلا تمکنہم من سماعک فانما الیک احوج منک الینا۔ فقال لی: تذکر یوم سالتک: ”هل لنا ملک؟“ نعم، طویل عریض شہید فلا تنزلون فی مہلۃ من امرکم، وفسحة من ذمکم حتی تصیبوا مناہما حراماً فی شہر حرام فی بلد حرام؟“ فعرفت انہ قد حفظ الحدیث:

فقلت: لعل الله عز وجل ان یکفیک فانی لم اخصک بهذا انما هو حدیث رویتہ۔ ثمر لعل غیرک من اهل بیتک ان یتولی ذلک فسکت عتی۔

ترجمہ: ”میں نے کہا: لوگ بہت شعبہ باز ہیں اور وہ یہ چاہتے ہیں کہ تمہارے دل میں میری طرف سے برائی ڈالیں۔ تم ان سنی سنائی باتوں پر اعتبار نہ کرو اس لیے کہ جتنی تمہیں میری ضرورت ہے اس سے زیادہ مجھے تمہاری ضرورت ہے۔

منصور نے کہا: کیا آپ کو یاد ہے ایک دن میں نے آپ سے دریافت کیا تھا کہ کیا ہم لوگوں کے لیے حکومت ہے؟ آپ نے کہا تھا کہ ہاں، بڑی لمبی چوڑی حکومت ہوگی اور تم لوگوں کو اس کے لیے اللہ کی طرف سے مہلت ملے گی۔ اور تمہاری دنیا میں تمہیں کشادگی ملے گی، یہاں تک کہ تم لوگ شہر محترم (مدینہ) کے اندر مہاجر محترم میں ہمارے ایک محترم شخص کا خون بہاؤ گے۔“

پس میں سمجھ گیا کہ میری وہ بات اس کو یاد ہے اس لیے میں نے جواب دیا۔ پھر تو میری صفائی کے لیے یہی بات تمہارے لیے کافی ہوئی چاہیے، اور یہ بات ہر طرف سے متعلق نہیں ہے بلکہ میں نے ایک حدیث کی روایت کی تھی ہو سکتا تھا کہ تمہارے ہی خاندان میں سے کسی اور شخص کو یہ حکومت ملتی۔۔۔۔۔ یہ سن کر وہ خاموش ہو گیا۔

فلما رجعت الی منزلی آتانی بعض موالینا، فقال: جعلت فداک واللہ لقد رأیتک فی مرکب ابی جعفر وانت علی حمار وهو علی فرس وقد اشرت علیک بکلمتک کانک تحتہ: فقلت بیخی و بین نفسی: ہذا حجة الله علی الخلق وصاحب الامر الذی یقتدی بہ وهذا الآخر یعمل بالجوہر ویقتل اولاد الانبیاء وسفک الدماء فی الارض بدلاً لریحہ الله وهو فی مرکبہ وانت علی حمار فدخلنی

من ذالك شلق حتى خفت على ديني ونفسي -  
قال: فقلت: لو رايت من كان حولي، وبين يدي ومن خلفي وعن يميني  
وعن شمالي من الملائكة لاحتقرته واحتقرت ما هو فيه -  
فقال: الآن سكن قلبي - ثم قال: الى متى هؤلاء يملكون؟ او متى  
الراحة منهم؟

فقلت: اليس تعلم ان لكل شئ مدة؟  
قال: بلى

فقلت: هل ينفعك ذلك؟ ان هذا الاسر اذا جاء كان اسرع من  
طرفة العين. انك لو تعلموا لهدم عند الله عز وجل وكيف هي  
كنت لهدم أشد بغضاً ووجهدت وجهه اهل الارض ان  
يدخلوهم في اشد ما هو فيه من الاثم لم يقدروا فلا  
يستغفر لك الشيطان فان العزة لله ولرسوله وللمؤمنين  
ولكن المنافقين لا يعلمون -  
الا تعلم ان من انتظر امرنا وصبر على ما يرى من الازي  
والخوف هو غدا في زموتنا -

(الف) فاذا رايت الحق قد مات وذهب اهله ورايت الجور قد  
شمل البلاد، ورايت القرآن قد خلق واحداث فيه ما  
ليس فيه ووجه على الاهواء، ورايت الذين قد انكفأ  
كما ينكفي الاناء

(ز) ورايت اهل الباطل قد استعلوا على اهل الحق ورايت الشر  
ظاهراً لا ينهي عنه ويعد راصحابه ورايت الفسق قد ظهر  
واكتفى الرجال بالرجال والنساء بالنساء ورايت المومن صامتاً  
لا يقبل قوله: ورايت الفاسق بكذب ولا يرد عليه كذبه  
وفريته ورايت الصغير يستحق بالكبير، ورايت الارحام  
قد تقطعت ورايت من يمتدح بالفسق يضحك منه  
ولا يرد عليه قوله -

(ح) ورايت يعطى ما تعطى المرأة، ورايت النساء يتزوجن النساء

ورأيت النساء قد كثر، ورايت الرجل ينفق المال في غير  
طاعة الله فلا ينهي ولا يؤخذ على يديه ورايت الناظر  
يتعوذ بالله مما يرى المومن فيه من الاجتهاد، ورايت  
الجار يؤذي جاره وليس له مانع -

(٣) ورايت الكافر فرحاً لما يرى في المومن من مرحاً لما يرى في  
الارض من الفساد، ورايت الخمر تشرب علانية ويجمع  
عليها من لا يخاف الله عز وجل، ورايت الامم المعروفة ذليلاً  
ورايت الفاسق فيما لا يحب الله قوياً محموداً، ورايت اصحاب  
الآيات يحرقون ويحتقر من يحبهم، ورايت سبيل الخير  
منقطعاً وسبيل الشر مسلوكة، ورايت بيت الله قد عطل و  
يؤمن بتركه، ورايت الرجل يقول ما لا يفعله -

(٤) ورايت الرجال يتسمنون للرجال والنساء للنساء ورايت  
الرجل معيشته من ديرة، ومعيشة المرأة من فرجها ورايت  
النساء يتخذن المجالس كما يتخذها الرجال -

(٥) ورايت التائب في ولد العباس قد ظهر واظهر والحق  
وامتشطوا كما تمتشط المرأة لزوجها، واعطوا الرجال الاموال  
على فروجهم، وتنوفس في الرجل وتغاي عليه الرجال وكان  
صاحب المال اعز من المومن، وكان الربا ظاهراً لا يغير وكان  
الزنا بمتدح به النساء -

(٦) ورايت المرأة تصانع زوجها على نكاح الرجال ورايت  
اكثر الناس وخير بيت من يساعد النساء على فسقهن  
ورايت المومن مخزوماً محتقراً ذليلاً، ورايت البدع و  
الزنا قد ظهر، ورايت الناس يعتدون بشاهد الزور  
ورايت الحرام يحلل، ورايت الحلال يحرم، ورايت  
الدين بالزأى، وعطل الكتاب واحكامه، ورايت الليل  
لا يستخفى به من الحرمة على الله -

(٧) ورايت المومن لا يستطيع ان ينكر الا بقلبه، ورايت



العظيم من المال ينفق في سخط الله عز وجل -

(٨) — ورأيت الولاة يقرّبون أهل الكفر ويأعدون أهل الخير، ورأيت الولاة يرتشون في الحكم، ورأيت الولاية قبالة لمن زاد -

(٩) — ورأيت ذوات الأرحام يتكهن، ويكتفى بهن ورأيت الرجل يقتل على ( التهمة وعلى ) الظنة ويتأمر على الرجل الذكر قييداً له نفسه وماله، ورأيت الرجل يعير على إتيان النساء، ورأيت الرجل يأكل من كسب امرأته من الفجور، يعلم ذلك ويقدم عليه، ورأيت المرأة تقهر زوجها، وتعمل ما لا يشتهي وتنفق على زوجها -

(١٠) — ورأيت الرجل يكرى امرأته وجاريته ويرضى بالذم من الطعام والشراب، ورأيت الأيمان بالله عز وجل كثيرة على الزور، ورأيت القمار قد ظهر، ورأيت الشراب تباع ظاهراً ليس عليه مانع، ورأيت النساء يبذلن أنفسهن لأهل الكفر، ورأيت الملاح قد ظهرت يمر بها لا يمنعها أحدٌ أحدًا، ولا يجترى أحد على منعها ورأيت الشرهين يستذلّه الذي يخاف سلطانه، ورأيت أقرب الناس من الولاة من يمتدح بشت من أهل البيت، ورأيت من يحبنا يزور ولا يقبل شهادته، ورأيت الزور من القول يتنافس فيه -

(١١) — ورأيت القرآن قد ثقل على الناس استماعه، وخفت على الناس استماع الباطل ورأيت الجار يكره الجار خوفاً من لسانه، ورأيت الحدود قد عظمت وعمل فيها بالهواء، ورأيت المساجد قد زخرفت، ورأيت أصدق الناس عند الناس المفتري الكذب، ورأيت الشر قد ظهر والسعي بالنميمة، ورأيت البغي قد فشا، ورأيت

(١٢) — ورأيت طلب الحجّ والجهاد لغير الله، ورأيت السلطان يذلّ للكافرين، ورأيت الخراب قد أذيل من العمران ورأيت الرجل معيشته من بخص المكيال والميزان ورأيت سفك الدماء يستخف بها -

(١٣) — ورأيت الرجل يطلب الرئاسة لعرض الدنيا ويشمّر نفسه بغبث اللسان ليتقى وتسند إليه الأمور، ورأيت الصلاة قد استخف بها، ورأيت الرجل عنده المال الكثير لم يركه منذ ملكه، ورأيت الميت ينشر من قبره ويؤدي وتباع أكفانيه ورأيت الهرج قد كثرت -

(١٤) — ورأيت الرجل يسمى نشوان، ويصبح سكران لا يهتمر بما يقول ( الناس فيه ) ورأيت البها تهرتكج، ورأيت البها تهرتفرس بعضها بعضاً، ورأيت الرجل يخرج إلى مصلاه ويرجع وليس عليه شيء من ثيابه، ورأيت قلوب الناس قد قست وجمدت أعينهم وثقل الذكركم عليهم ورأيت السحت قد ظهر يتنافس فيه، ورأيت المصلي إنما يصلي ليراة الناس -

(١٥) — ورأيت الفقيه يتفقه لغير الدين يطلب الدنيا والرئاسة، ورأيت الناس مع من غلب، ورأيت طالب الحلال يذم ويغير، وطالب الحرام يمدح ويعظم ورأيت الحرمين يعمل فيهما بما لا يحب الله لا يمنعم مانع ولا يحول بينهم وبين العمل القبيح أحد ورأيت المتعارف ظاهرة في الحرمين -

(١٦) — ورأيت الرجل يتكلم بشيء من الحق ويأمر بالمعروف وينهى عن المنكر فيقوم إليه من ينصحه في نفسه فيقول هذا عنك موضوع، ورأيت الناس ينظر بعضهم لبعض ويتقنون باهل الشرور، ورأيت مسلك الخير وطريقه خالياً لا يسلكه أحد، ورأيت الميت يهرج به فلا يغفر له أحد

(۱۷) — ورأيت كل عام يحدث فيه من البدعة والشئ أكثر مما كان ، ورأيت الخلق والمجالس لا يتابعون إلا الأغنياء ورأيت المحتاج يعطى على الضحك به ، ويرحم بغير وجه الله ، ورأيت الآيات في السماء لا يفرح لها أحد ، ورأيت الناس يتسافدون كما تسافد البهائم ، لا ينكر أحد منكراً تخوفاً من الناس ، ورأيت الرجل ينفق الكثير في غير طاعة الله ، وينع اليسير في طاعة الله .

(۱۸) — ورأيت العقوق قد ظن ، واستخف بالوالدين ، وكانا من أسوأ الناس حالاً عند الولد ويفرح بأن يفترى عليهما (۱۹) — ورأيت النساء قد غلبن على الملك وغلبن على كل امرئ ، لا يؤقى إلا ما لهن فيه هوى ، ورأيت ابن الرجل يفترى على أبيه ، ويدعو على والديه ، ويفرح بموتها ، ورأيت الرجل إذا مرَّ به يوم وليلة يكسب فيه الذنب العظيم من فجور أو خسر مكيال أو ميزان أو غشيان حرام أو شرب مسكر كئيباً حزيباً يحسب أن ذلك اليوم عليه وضیحة من عمره .

(۲۰) — ورأيت السلطان يحتكر الطعام ، ورأيت أموال ذوي القربى تقسم في الزور ويتقارب بها ويشرب بها الخمر ورأيت الخمر يتدأوى بها ، وتوصف للمرضى ويستشفى بها ، ورأيت الناس قد استعزوا في ترك الأمر بالمعروف والنهي عن المنكر وترك التدبیر به ، ورأيت رياح المنافقين وأهل النفاق رائحة ، ورياح أهل الحق لا تحرك .

(۲۱) — ورأيت الأذان بالآجر والصلاة بالآجر ، ورأيت المساجد محتشية من لا يخاف الله مجتمعون فيها للغيبة وأكل لحوم أهل الحق ويتواصفون فيها شراب المسكر ، ورأيت السكران أن يصلى بالناس فهو لا يعقل ولا يشان بالسكر

وإذا سكر أكرم و اتقى وخيف ، وترك لا يعاقب ويعذر بسكرة .

(۲۲) — ورأيت من أكل أموال اليتامى يحدث ، ورأيت القضاة يقضون بخلاف ما أمر الله ، ورأيت الولاة ياتمنون الخونة للطمع ، ورأيت الميراث قد وضعت الولاة لأهل الفسوق والجرمة على الله يأخذون منهم ويخلونهم وما يشتهون ، ورأيت المنابر يؤمر عليها بالتقوى ولا يعمل القائل بما يأمر .

(۲۳) — ورأيت الصلاة قد استخف بأوقاتها ، ورأيت الصلاة بالشفاعة لا يراد بها وجه الله وتعطى لطلب الناس ، ورأيت الناس همهم بطونهم وفروجهم لا يباليون بما أكلوا وبما نكحوا ، ورأيت الدنيا مقبلة عليهم ورأيت اعلام الحق قد درست .

(هدايت) — فكن على حذر واطلب من الله عز وجل النجاة واعلم أن الناس في سخط الله عز وجل (وأنما يهملهم لا يريد الله لهم) فكن مترقباً ! واجتهد ليوالك الله عز وجل في خلاف ما هم عليه ، فإن نزل بهم العذاب وكنت فيهم ، عجلت إلى رحمة الله ، وإن أخرت استأوى كنت قد خرجت منها فيه ، من الجرمة على الله عز وجل واعلم أن الله لا يضيع أجر المحسنين : وَأَنْ رَحِمَهُ اللَّهُ قَرِيبٌ مِنَ الْمُحْسِنِينَ .

ترجمہ :

”اب جب میں اپنے گھر واپس ہوا ، تو میرا ایک دوست دیر سے پاس آیا اور بولا : (مولا آقا) میں آپ پر قربان ، میں نے ابوجعفر (منصور دوانیقی) کے گھوڑ سواروں کے درمیان اور اس کی ہر کابی میں آپ کو دیکھا کہ آپ تو گدھے پر سوار ہیں اور وہ گھوڑے پر ۔ اور وہ آپ سے اس طرح (کبر و نخوت کے انداز میں) مڑبڑ کر آپ سے باتیں کر رہا تھا گویا آپ اُس کے ماتحت و ملازم ہیں ، معاً میں نے

اپنے دل میں کہا کہ یہ تو ساری مخلوق پر اللہ کی طرف سے جنت ہیں اور ایسے صاحبِ ایم ہیں جن کی اقتدار کی جائے اور یہ (کجعت و بدبخت) ظلم پرور، انبیاء کی اولاد کو قتل کرتا ہے اور زمین پر خون بہاتا ہے جو اللہ عزوجل کو ناپسند ہے، اپنے گھوڑے پر سوار ہے، اور یہ (دامم) گدے پر۔ یہ دیکھ کر میرے دل میں شکسا پیدا ہوا اور خطرہ بھی لاحق ہوا کہ میں بیدین نہ ہو جاؤں۔؟

پس میں نے کہا: ”کاش، تم میرے آگے، میرے پیچھے اور میرے راست و چپ ملا لکھ کی فوج دیکھ لیتے تو تمہاری نظریں ابو جعفر (منصور دوانیقی) اور اس کا وہ سارا لاؤشکر حقیر اور بیچ ہو جاتا۔

یہ سن کر اس نے کہا، ”جی ہاں، اب میرے دل کو سکون میسر ہوا ہے، مگر یہ بھی تو فرمائیے کہ یہ سب لوگ کب تک حکومت کرتے رہیں گے؟ اور ان ظالموں سے کب چھٹکارا نصیب ہوگا؟

میں نے کہا: کیا تم نہیں جانتے کہ ہر شے کی ایک مدت مقرر ہے؟

اُس نے کہا: جی ہاں۔

میں نے کہا: پھر اگر تمہیں مزید معلوم ہو جائے تو اس سے ملو کیا فائدہ ہوگا۔ اور سنو! وقت جب آئے گا تو بس پلک جھپکنے سے بھی کم عرصے میں (سب معاملہ درہم و برہم ہو جائیگا) کاش تمہیں یہ معلوم ہو جاتا کہ اللہ عزوجل کی نظریں یہ لوگ کتنے بُرے اور بدبخت ہیں تو پھر تم ان سے اس سے بھی زیادہ نفرت کرنے لگتے، اور اگرچہ یہ لوگ شدید گناہوں میں مبتلا ہیں مگر اس کے باوجود اگر تم اور تمام اہل زمین ملکر ان کی حکومت کو ختم کرنے کی کوشش کریں تو بھی ختم نہیں کر سکتے (اس لیے کہ ان کے لیے مدت مقرر ہے) لہذا: دیکھو! کہیں شیطان تمہیں فریب میں مبتلا نہ کر دے اور عورت تو صرف اللہ اور اس کے رسول اور مومنین کے لیے ہے لیکن منافقین اس کو نہیں سمجھتے۔

کیا تمہیں نہیں معلوم: جو شخص ہمارے صاحبِ امر کا انشطار کرے اور وہ خوف اور اذیتیں جو وہ دیکھ رہا ہے ان پر صبر کرے تو وہ کل (بروز قیامت) ہمارے گروہ میں ہوگا۔

(اب سوال یہ کہ ہمارا صاحبِ امر کب آئے گا) تو سنو!

ترجمہ (الف) ”جب تم دیکھو کہ حق بالکل بے جان ہو چکا ہے اور اہل حق دنیا سے رخصت ہو گئے اور دیکھو کہ ظلم و جور کا اہل سارے شہروں پر چھا گیا ہے، جب دیکھو کہ قرآن مجید کو فرسودہ و کتاب کہنے سمجھ لیا گیا ہے اور اس میں وہ نئی نئی باتیں پیدا کی جا رہی ہیں جو ہیں

نہیں ہیں اور اپنی خواہشات کے مطابق اس کی توجیہات بیان کی جا رہی ہیں، اور جب دیکھو دین کو اس طرح الٹ پلٹ دیا گیا ہے جس طرح پالی کو الٹ پلٹ دیا جاتا، اور جب دیکھو کہ اہل باطل، اہل حق پر چھلگے نہیں، اور جب دیکھو کہ بُرائیاں کھلے عام ہو رہی ہیں اور اُنہیں کوئی روکنے والا نہیں ہے اور بُرائی کرنے والا مغرت بھی نہیں چاہتا، اور جب دیکھو کہ فسق و فجور کھلم کھلا ہو رہا ہے، اور مرد پر مرد، اور عورت پر عورت اکتفا کر رہی ہے، اور دیکھو کہ مومن بیچارہ اور خاموش ہو کر رہ گیا ہے اس کی بات کوئی نہیں مانتا، اور دیکھو کہ فاسق جھوٹ بول رہا ہے اور اس کی تردید نہیں کی جاتی۔ اور دیکھو کہ چھوٹے بڑوں کی تحقیر کر رہے ہیں، اور دیکھو کہ قطع رحم کیا جا رہا ہے اور دیکھو کہ فسق و فجور کی تعریف اور مدح کی جا رہی ہے اور کوئی اس کی تردید کرنے والا نہیں ہے۔

(۲) اور دیکھو کہ بڑوں کو بھی اس طرح مہر دیا جا رہا ہے جیسے عورت کو مہر دیا جاتا ہے، اور عورتیں، عورتوں سے تزویج و نکاح کرتی ہیں، اور دیکھو کہ عورتوں کی کثرت ہو گئی ہے، اور دیکھو کہ مرد اپنا مال غیر اطاعتِ خدا میں صرف کر رہے ہیں مگر انہیں منع نہیں کیا جاتا، ان کا ہاتھ نہیں پکڑا جاتا، اور دیکھو کہ ایک پڑوسی دوسرے پڑوسی کو ستا رہا ہے اور کوئی مانع نہیں ہے۔

(۳) اور جب دیکھو کہ مومن کا حال زار دیکھو کہ کافر خوش ہو رہا ہے اور وہ زمین پر فتنہ و فساد دیکھ کر شنی سے اترا رہا ہے، اور دیکھو کہ شراب علانیہ پی جانے لگی ہے اور وہ لوگ جو خوفِ خدا سے نہیں ڈرتے شراب نوشی پر ایکایکے ہیں، اور دیکھو کہ امر بالمعروف (نیکی کا حکم) کرنے والا ذلیل سمجھا جانے لگا، اور جب فاسق وہ کام کرنے لگا جو اللہ کو پسند نہیں اور اُس کی تعریف کی جاتی ہے، اور دیکھو کہ صاحبانِ آیات، اور اُن سے محبت رکھنے والوں کی تحقیر کی جاتی ہے، اور دیکھو کہ خیر اور نیکی کے راستے بند ہیں اور شر کے راستے کھلے ہوئے ہیں، اور دیکھو کہ اللہ کا گھر بالکل معطل اور اُسے چھوڑنے کا حکم دیا جاتا ہے، اور دیکھو کہ لوگ جو کہتے ہیں اُس پر خود عمل نہیں کرتے۔

(۴) اور جب دیکھو کہ مرد، مرد کے لیے اور عورت، عورت کے لیے آراستہ کی جانے لگی ہیں، بالکل اسی طرح جیسے کسی عورت کو اُس کے شوہر کے لیے آراستہ کیا جاتا ہے، اور دیکھو کہ لوگ اپنے ساتھ (اپنی دُبیوں) بد فعلی کے لیے مال فروغ

کرتے ہیں اور عورتوں نے سبے حیاتی کو اپنی معیشت قرار دیا ہے، اور دیکھو کہ عورتیں، مردوں کی طرح مجالس میں جاتی ہیں۔

(۵) اور جب دیکھو کہ اولاد عباس میں نسوانیت ظاہر ہو رہی ہے خضاب لگا رہے ہیں اور وہ اس طرح کنگھی کرتے ہیں جیسا کہ عورتیں اپنے سر پر دیکھتی ہیں اور لوگوں کو خود سے بدفعلی کرنے کیلئے پیسے دیتے ہیں اور ان لوگوں میں آپس میں نفسا نفسی کا عالم ہے اور مومن سے زیادہ، دولت مندوں کی عزت کی جاتی ہے، اور سود خوری عام ہے، اس کو عیب نہیں سمجھا جاتا، اور زنا کاری عورتوں کے لیے قابلِ تعریف (فیشن) ہو گئی ہے۔

(۶) اور جب دیکھو کہ عورت خود اپنے شوہر کو مرد سے بدفعلی کرنے کی طرف رغبت دلاتی ہے، اور دیکھو کہ بہترین خاندان (بائی فیملی) وہ سمجھا جاتا ہے جو اپنی عورتوں کی فسق و فجور کے لیے ہمت افزائی کرے، اور دیکھو کہ مومن غمرہ ہے اور لوگ اس کو حقیر و ذلیل سمجھتے ہیں، اور دیکھو کہ بدعت اور زنا عام ہے لوگ جھوٹی گواہیوں کے عادی ہو گئے ہیں، حرام کو حلال اور حلال کو حرام کر دیا گیا ہے، قرآن کے احکام معطل کر دیے گئے ہیں، اور دین کو قیاس پر اور بالکل اپنی رائے پر محمول کر دیا ہے، اور اللہ کی نافرمانی اور گناہ کے لیے رات کے پردے کی بھی ضرورت نہیں سمجھی جاتی ہے۔

(۷) اور جب دیکھو کہ مومن زبان نہیں کھول سکتا کہ کسی کو بُرائی سے روک سکے اور وہ اپنے دل ہی دل میں کڑھ رہا ہے، اور دیکھو کہ مال کا ایک ٹرا حصہ اللہ عزوجل کی ناراضگی کے لیے خرچ کیا جا رہا ہے۔

(۸) اور جب دیکھو کہ حکام وقت اہل کفر کو اپنے قریب اور اہل خیر (نیکیوں) کو اپنے سے دور رکھتے ہیں، اور احکام جاری کرنے کے لیے بھی رشوت طلب کرتے ہیں اور دیکھو کہ ملازمت اسے دی جاتی ہے جو زیادہ رشوت دے۔

(۹) اور جب دیکھو کہ عورتیں، عورتوں سے نکاح کرنے لگی ہیں اور اسی پر اکتفا کر رہی ہیں، اور دیکھو کہ مرد صرف تہمت اور شبہ کی بناء پر قتل کیے جاتے ہیں، اور لوگ اپنے ساتھ بدفعلی کے لیے رقم بیٹے ہیں، اور دیکھو کہ عورت سے مباشرت کو مرد کے لیے معیوب سمجھا جاتا ہے، اور مرد اپنی عورت سے پیشہ کرتا، اُسی کمائی پر گزارہ کرتا اور باوجود علم کے اس پر راضی رہتا ہے، اور دیکھو کہ عورت اپنے شوہر

کو ڈانٹ ڈپٹ کرتی ہے اور وہ کام کرتی ہے جو شوہر کو ناپسند ہیں اور اپنے شوہر کا خرچ اپنے کسب سے چلاتی ہے۔

(۱۰) اور جب دیکھو کہ مرد اپنی زوجہ یا اپنی کنیز کو کرائے پر چلاتا ہے، اور نقد حرام اور شراب کو پسند کرتا ہے، اور اللہ پر ایمان کا اکثر دار و مدار جھوٹ اور مکاری پر ہے، اور کھلے بندوں جو اکھلا جاتا ہے، کھلم کھلا شراب فروشی ہوتی ہے اور اس کا روکنے والا بھی کوئی نہیں ہے، اور دیکھو کہ عورتیں خود کو کافروں کے حوالے کر رہی ہیں، اور لہو و لعب (کھیل کود، راگ رنگ وغیرہ) عام طور پر جاری ہے اور کوئی روکنے والا ان افعال سے منع کرنے اور روکنے کی جرات نہیں رکھتا، طاقت اور قوت والا شریفوں کو ذلیل کرتا ہے، اور دیکھو کہ والیان سلطنت کا سب سے زیادہ مقرب وہی بن جاتا ہے جو ہم اہل بیت کو بُرا کہے، اور جب ہمارے دوستوں کو جھوٹا اور مکار سمجھا جانے لگا اور ان کی گواہی قبول نہیں کی جاتی، اور جب جھوٹ بولنے اور مکاری کرنے میں ایک دوسرے پر سبقت لیجانے کی کوششیں کی جائیں۔

(۱۱) اور جب دیکھو کہ قرآن مجید کی تلاوت کا سننا لوگوں پر باد ہے، اور دیکھو کہ سنبھانے باطل کا سننا لوگوں کو بہت پسند ہے، ظالم و جابر کا اکرام اُس کا پڑوسی اس لیے کرتا ہے کہ وہ اُس کی زبان سے دُڑتا ہے، اور شریعت کی مقرر کردہ سزائیں معطل ہیں اور ان میں اپنی خواہش کے مطابق عمل ہوتا ہے، اور دیکھو کہ مسجدوں کو خوب آراستہ کیا گیا ہے، اور لوگوں کے نزدیک سب سے زیادہ سچا وہ ہے جو جھوٹ اور افتراء سے کام لیتا ہو، شر اور غیبت و چغنی پوری کھلے عام ہو گئی ہے، بغاوت اور نافرمانی علانیہ ہو رہی ہے، اور غیبت بطور خوشخبری سنائی جاتی ہے۔

(۱۲) اور جب دیکھو کہ حج اور جہاد غیر خدا کی خوشنودی کے لیے کیا جا رہا ہے، اور سلطان وقت ایک کافر کو خوش کرنے کے لیے مومن کو ذلیل کرتا ہے، اور دیکھو کہ تعمیر پر تخریب غالب ہے، اور دیکھو کہ ناپ تول میں کمی اور کھوٹ اور اشیاء میں ملاوٹ لوگوں کی معیشت اور پیشہ بن گیا ہے، اور جب کسی کا خون بہا نامعمولی سی بات ہے۔

(۱۳) اور جب دیکھو کہ لوگ دنیاوی ریاست بڑھانے کے لئے سرداری حاصل

کرتے ہیں، وہ اپنی بدزبانی سے خود کو مشہر کرتے ہیں، تاکہ اُن سے دُرا جائے اور تمام امور میں لوگ بس انہی کی طرف رجوع کریں۔ اور جب دیکھو کہ نماز کا مذاق اُڑایا جاتا



اور دیکھو کہ لوگوں نے بہت زیادہ مال جمع کر لیا ہے مگر رکوۃ کبھی ادا نہیں کی اور دیکھو کہ میت کو قبر سے نکال کر اسے اذیت دی جاتی ہے اور اس کا کفن بیجا جا رہا ہے۔ اور دیکھو کہ ہرج مرج میں اضافہ ہو رہا ہے۔ (سہ، فتنہ و فساد)

(۱۴) اور جب دیکھو کہ لوگ صبح و شام شراب کے نشے میں چور رہتے ہیں اور انھیں پروا نہیں ہے کہ اور لوگ اسے دیکھیں گے، اور دیکھو کہ جانوروں کا بھی نکاح و بیاہ رچایا جانے لگا ہے، اور دیکھو کہ ایک جانور دوسرے کو بچھاڑ کھاتا ہے اور دیکھو کہ آدمی اپنے مصلے پر جاتا ہے اور پلٹ کر آتا ہے مگر اس کے جسم پر کوئی لباس نہیں، اور دیکھو کہ لوگوں کے دل سخت ہو گئے ہیں، آنکھیں پتھر اگتیں اور ذکر خدا ان کی طبیعت پر بار ہے، اور دیکھو کہ حرام کاری کھل کر جاری ہے، بلکہ باہم مقابلہ ہوتا ہے کہ کون حرام کاری میں فرسٹ اور کون سیکنڈ ہے تاکہ انعام حاصل کرے) اور دیکھو کہ نماز پڑھنے والا دوسروں کو دکھانے کے لیے نماز پڑھتا ہے۔

(۱۵) اور جب دیکھو کہ فقیہ حصول دنیا اور طلب ریاست و منفعت کے لیے فقہ کا علم حاصل کرتا ہے دین کے لیے نہیں، اور دیکھو کہ لوگ اسی کا ساتھ دیتے ہیں جس کو غلبہ حاصل ہو رہا ہے، حرام کمانے والوں کی تعریف اور مرج جاتی ہے، اور دیکھو کہ حرمین شریفین (مکہ و مدینہ) میں ایسے کام کیے جانے لگے ہیں جن کو اللہ پسند نہیں کرتا، اور از کتاب ناپسندیدہ پر انھیں کوئی منع کرنے والا بھی نہیں ہے، ان کے درمیان اور ان اعمال بیچ کے درمیان کوئی حائل ہونے والا بھی نہیں ہے، اور دیکھو کہ حرمین شریفین میں گانا بجانا کھلے عام ہو رہا ہے۔

(۱۶) اور جب دیکھو کہ ایک شخص حق بات کہہ رہا ہے نیکی کا حکم دے رہا ہے، برائی سے روک رہا ہے اور اس کے مقابلے پر دوسرا شخص اٹھ کر کہتا ہے کہ یہ سب کچھ تم اپنی طرف سے کہہ رہے ہو (یعنی حکم خدا اس طرح نہیں ہے) اور لوگ ایک دوسرے کا منہ دیکھ رہے ہیں، اور اہل شرک پیروی کرنے پر لوگوں نے گٹھ جوڑ کر لیا ہے، اور دیکھو کہ خیر اور بھلائی کا راستہ خالی پڑا ہوا ہے اس پر کوئی چلنے والا نہیں ہے، اور دیکھو کہ میت پر کوئی رونے والا نہیں، بلکہ اس کا استہزاء و مذاق اڑایا جا رہا ہے۔

(۱۷) اور جب دیکھو کہ بدعتوں اور شرارتوں میں ہر سال اضافہ ہو رہا ہے اور

دیکھو کہ محتاجوں کو دیتے بھی ہیں لیکن ان کا مذاق اڑایا جاتا ہے، اللہ کی خوشنودی یا اس کے حکم کے لیے نہیں دیا جاتا اور ان پر غیر خدا کے لیے رحم و کرم کیا جا رہا ہے۔ اور جب دیکھو کہ آسمان پر نشانیاں ظاہر ہو رہی ہیں اور ان سے کوئی خوفزدہ نہیں ہے، اور دیکھو کہ لوگ جانوروں کی طرح جفتی کھاتے ہیں اور لوگوں کے ڈر سے کوئی ان کو منع کرنے والا نہیں ہے، اور دیکھو کہ لوگ اللہ کی نافرمانی میں تو کثیر مال صرف کر رہے ہیں اور اطاعت خدا میں تھوڑا سا مال خرچ کرنے کو منع کر رہے ہیں۔

(۱۸) اور جب دیکھو کہ نافرمانی علانیہ ہونے لگی، اور والدین کو ذلیل کیا جانے لگا ہے اور ان پر افترا پردازی کر کے خوش ہوتے ہیں

(۱۹) اور جب دیکھو کہ عورتیں ملک پر غالب ہیں، ہر معاملے میں مردوں کے اوپر حاوی ہیں، ہر کام ان ہی کی مرضی سے ہوتا ہے، اور جب دیکھو کہ بیٹا اپنے باپ پر غلط الزام لگاتا ہے، اور اپنے والدین کے لیے بددعا کرتا ہے اور ان کی موت پر خوش ہوتا ہے، اور دیکھو کہ آدمی پر ایک دن ایسا گذر گیا کہ جس میں وہ کوئی کٹاؤ عظیم نہ کر سکا ہو جیسے فحور و بدکاری، ناپ تول میں کمی، شراب نوشی وغیرہ تو اس کو بڑا دکھ اور رنج ہو رہا ہے اور سمجھتا ہے کہ میرا یہ دن تو بالکل بیکار گذر گیا۔

(۲۰) اور جب دیکھو کہ بادشاہ خود بھی اشیاء خورد و نوش کی ذخیرہ اندوزی میں ملوث ہو رہا ہے، اور دیکھو کہ اپنے عزیزوں اور قریب داروں کا مال دھوکے سے تقسیم کر لیا جاتا ہے اور اس مال سے قمار بازی اور شراب نوشی کی جاتی ہے اور

دیکھو کہ مریض کا علاج شراب سے کیا جانے لگا اور مریض کو اس کے فوائد بتائے جاتے ہیں، اور دیکھو کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اور دیانتداری کو ترک کیے ہوئے ہیں، جب دیکھو کہ نفاق کی ہوائیں مسلسل چل پڑی ہیں، اور اہل حق کی ہوائیں ساکن ہو چکی ہیں۔

(۲۱) اور جب دیکھو کہ اذان کہنے اور نماز پڑھانے کی اجرت لی جاتی ہے اور مسجد ایسے لوگوں سے بھری ہوتی ہے جو خوف خدا نہیں رکھتے، اور مسجد میں ان کا

جمع صرف اس لیے ہے کہ غیبت کریں اور اہل حق کا گوشت کھائیں اور شراب کی تعریف اور توصیف بیان کریں، اور دیکھو کہ نشے کی حالت میں لوگوں کو نماز پڑھانی جاتی ہے اور اس کو بُرا نہیں سمجھا جاتا، بلکہ اگر وہ نشے میں ہو تو اس کی زیادہ عزت ہوتی ہے اور

اُس سے ڈرا جاتا ہے، لوگ اُس سے خوفزدہ ہیں اور اُس کی شراب نوشی اور نشے کے بارے میں طرح طرح کے عذر بہانے اور تاویلات پیش کی جاتی ہیں۔

(۷۲) اور جب دیکھو کہ یتیموں کا مال کھانا قابلِ تعریف کام سمجھا جا رہا ہے اور دیکھو کہ فیصلے اللہ کے احکام کے خلاف کیے جانے لگے، اور دیکھو کہ والی سلطنت خیانت اور طمع کرنے لگے، بادشاہ اہل فسق و فجور کو میراث عطا کر رہا ہے اور اللہ کے خلاف جرأت کی جانے لگی، اور جو چاہتے ہیں کرتے ہیں کوئی منع کرنے والا نہیں، اور دیکھو کہ منبروں سے زہد و تقویٰ کی گفتگو پوری ہے لیکن خود حکم دینے والا اعلیٰ سے خالی ہے (صرف دوسروں کو حکم دیتا ہے)۔

(۷۳) اور جب دیکھو کہ نماز کو اس کے وقت پر نہیں پڑھا جاتا اور اوقات نماز کی بے قدری کی جاتی ہے، اور دیکھو کہ صدقہ دیا بھی جاتا ہے تو خدا کی خوشنودی کے لیے نہیں بلکہ لوگوں کی خوشنودی کے لیے، اور دیکھو کہ لوگوں کو صرف اپنے پیٹ اور خواہشاتِ شہوانی کی فکر ہے وہ یہ نہیں سوچتے کہ کیا کھارہے ہیں، اور کس سے نکاح کر رہے ہیں، اور دیکھو کہ لوگوں کے پاس دولت دنیا خوب آ رہی ہے اور جب دیکھو کہ حق کا پرچم کہیں بلند نہیں ہو رہا ہے۔

حکم امام ۴: پس تم کو چاہیے کہ اُس وقت تم ڈرتے رہو اور اللہ عزوجل سے اپنی نجات کی دعا کرتے رہو، اور یہ سمجھ لو کہ سب غضب الہی کی لپیٹ میں ہیں مگر اُس نے ان لوگوں کو اپنی کسی مصلحت کی بنا پر مہلت دے رکھی ہے، پھر تم انتظار کرو کہ اللہ عزوجل تمہیں وہ دکھا دے جو ان سب کے برخلاف ہے۔ اب اگر ان پر عذاب نازل ہو اور تم ان کے درمیان موجود تو فوراً وہاں سے بھاگ نکلو، تو اللہ تم پر رحم کرے گا، ورنہ وہاں رہے تو تم خود بھی اس عذاب کی لپیٹ میں آ جاؤ گے۔ اور یہ یاد رکھو کہ:

”اللہ عزوجل نیکی کرنے والوں کے ثواب کو کبھی ضائع نہیں کرتا“ اور اللہ کی

رحمت نیکی کرنے والوں کے باکمل قریب ہے۔“ (کافی، (سورہ توبہ ۱۲۰-۱۲۱ سورہ نساء ۵۷)

علامہ ظہور بزبان رسول اللہ ص

(۱۳۸)

جاہر ابن عبد اللہ انصاری سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ ص کے ساتھ آپ کے آخری حج (حجۃ الوداع) کے موقع پر میں بھی حج کیا، جب آنحضرت ص تمام مناسک حج سے فارغ ہوئے تو

مجھے سے رخصت ہونے کے لیے کچے کے پاس تشریف لائے۔ آپ نے در کعبہ کے حلقے کو کپڑا اور بلند آواز سے ارشاد فرمایا: اَيْتُهَا النَّاسُ! (اے لوگو!)

آپ کی یہ آواز سن کر اہل مسجد اور اہل بازار سب جمع ہو گئے تو آپ نے ارشاد فرمایا: سنو! میں وہ باتیں بتاتا ہوں جو میرے بعد رونما ہوں گی، لہذا جو اس وقت یہاں موجود ہیں وہ ان باتوں کو دوسروں تک پہنچا دیں، جو یہاں موجود نہیں ہیں۔

یہ فرما کر آپ پر گریہ طاری ہو گیا، آپ کو دیکھ کر سارا مجمع رونے لگا جب گریہ موقوف ہوا تو

قَالَ ۴: اَعْلُوا رَحِمَكُمُ اللّٰهُ اِنَّ مَثَلَكُمْ فِي هَذِهِ الْيَوْمِ كَمَثَلِ وَرَقٍ

لَا شَوْكَ فِيهِ اِلَى اَرْبَعِينَ وَمِائَةً سَنَةً ثُمَّ يَأْتِي مِنْ بَعْدِ

ذَلِكَ شَوْكٌ وَوَرَقٌ اِلَى مِائَتَيْنِ سَنَةً ثُمَّ يَأْتِي مِنْ بَعْدِ

ذَلِكَ شَوْكٌ لَا وَرَقَ فِيهِ حَتَّى لَا يَرَى فِيهِ اِلَّا سُلْطَانَ جَائِرٍ

اَوْ غَنًى بَخِيلٍ اَوْ عَالِمٍ مَّرَاغِبٍ فِي الْمَالِ اَوْ فَقِيرٍ كَذَّابٍ اَوْ

شَيْخٍ فَاجِرٍ اَوْ صَبِيٍّ وَقَحٍ اَوْ امْرَأَةٍ رِعْنَاءٍ

ثُمَّ يَكُونُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّوْا اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

فَقَامَ اِلَيْهِ سُلَيْمَانُ الْفَارِسِيُّ وَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اخْبِرْنَا

مَتَىٰ يَكُوْنُ ذٰلِكَ؟

فَقَالَ ۵: يَا سُلَيْمَانُ اِذَا قُلْتَ عَلِمَاؤُكُمْ، وَذَهَبْتَ قِرَاؤُكُمْ وَقَطَعْتُمْ

زَكَاتَكُمْ وَاظْهَرْتُمْ مَنَكَرَاتَكُمْ، وَعَلَتْ اَصْوَاتُكُمْ فِي مَسَاجِدِكُمْ

وَجَعَلْتُمُ الدُّنْيَا فَوْقَ رُؤُوسِكُمْ وَالْعِلْمَ تَحْتَ اَقْدَامِكُمْ وَ

الْكُذْبَ حَدِيثَكُمْ وَالْغِيْبَةَ فَالْكَيْتُمْ، وَالْحَرَامَ غَنِيْمَتَكُمْ

وَلَا يَرِحُ كَبِيْرُكُمْ صَغِيْرُكُمْ، وَلَا يُوَقِّرُ صَغِيْرُكُمْ كَبِيْرُكُمْ

فَعِنْدَ ذٰلِكَ تَنْزِلُ اللَّعْنَةُ عَلَيْكُمْ وَيُجْعَلُ بِأَسْكُمْ

بَيْنَكُمْ وَبَقِي الدِّينِ بَيْنَكُمْ لَفْظًا بَاسْتَكُمْ۔

فَاِذَا اَوْتَيْتُمْ هَذِهِ الْخُصَالَ تَوَقَّعُوا الرِّيحَ الْحُمْرَاءَ

اَوْ مَسْحًا اَوْ قَذْفًا بِالْحِجَارَةِ وَتَصْدِيقَ ذٰلِكَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ

عَزَّ وَجَلَّ: ”فَلْهُوَ الْقَادِرُ عَلٰى اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا

مِنْ قَوْفِكُمْ اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجَلِكُمْ اَوْ يَلْبَسَكُمْ شَيْعًا وَيَذِيْقَ

بَعْضُكُمْ بِأَسْ بَعْضٍ اَنْظُرْ كَيْفَ نَصَرَتْ الْاٰيَاتُ لَعَلَّهُمْ يَفْقَهُوْنَ“ (سورہ

(الآيت)

سُئِدَ فَقَامَ إِلَيْهِ جَمَاعَةٌ مِنْ اصْحَابِهِ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ مُخْبِرُنَا  
مَتَى يَكُونُ ذَلِكَ؟

(۳) فقال: "عند تأخير الصلوات، واتباع الشهوات وشرب  
الخموات، وشتم الأباء والأمهات۔

(۴) حق ترون الحرام مغنماً، والزكاة مغرماً، واطاع  
الرجل زوجته وجفا جاره وقطع رحمه وذهبت رحمة  
الكابر وقل حياء الاضاغر وشيّدوا البنیان وظلموا  
العبيد والاماء وشهدوا بالهوى وحكوا بالجور ويسبّ  
الرجل آباءه ويحسد الرجل اخاه ويعامل الشركاء بالخيانة  
وقل الوفاء وشاع الزنا وتزين الرجال بثياب النساء  
وسلب عنهن قناع الحياء ودبّ الكبر في القلوب كدبيب  
السم في الابدان وقل المعروف وظهرت الجرائم و  
هونت العظام وطلبوا المدح بالمال وانفقوا المال للغناء  
وشغلوا بالدنيا عن الآخرة، وقل الورع وكثرت الطمّح و  
الهرج والمرج، واصبح المؤمن ذليلاً ومناق عذمين،  
مساجدهم معمورة بالأذان وقلوبهم خالية من الايمان و  
استخفوا بالقرآن، وبلغ المؤمن عندهم كل هوان۔

(۵) فعند ذلك ترى وجوههم وجوه الادميين وقلوبهم

قلوب الشياطين، كلامهم اهل من العسل وقلوبهم امّز  
من الحنظل، فهم ذئاب وعليهم ثياب، ما من يوم الا

يقول الله تبارك وتعالى:

"اَفَبِي تَفْتَرُونَ؟ اَمْ عَلَيَّ تَجْتَرُونَ؟" وَاَقْصَبْتُمْ  
اَنْفُسَكُمْ خَلَقْتُمْكُمْ عَبَثًا وَاَنْتُمْ اِلَيْنَا لَا تَرْجِعُونَ (سورة مؤمن آیت ۱۵)

فَوَعَزْتُمِي وَخَلَّالِي، لَوْلَا مَنْ يَبْعِدُنِي فُخْلَصًا مَا اَمَلْتُ مِنْ يَغْنِيْنِي  
طُرْفَةَ عَيْنٍ وَ لَوْلَا وَرْعُ النُّورَيْنِ مِنْ عِبَادِي لَمَا اَنْزَلْتُ  
مِنَ السَّمَاءِ قَطْرَةً وَاَلَا اَنْتَبُ وَرَقَةً خَضِرَاءُ فَوَاعَجَبَا  
لِقَوْمٍ اَلَيْسَ لَهُمْ اَمْرٌ اَلَمْ يَخْلُقُوهُمْ وَاَلَمْ يَقْصُرْ اَجَالَهُمْ

وَيُطْمَعُونَ فِي جُبَاوَةِ مَوْلَاهُمْ وَلَا يَصِلُونَ اِلَى ذَلِكَ  
اِلَّا بِالْعَمَلِ وَلَا يَتِمُّ الْعَمَلُ اِلَّا بِالْعَقْلِ "

ترجمہ:

آپ نے فرمایا: "اللہ تم لوگوں پر رحم کرے یہ سمجھ لو کہ آجکل تمہاری مثال اُس پودے کے مانند  
ہے جس میں صرف پتے ہی پتے ہیں کوئی کاٹنا نہیں ہے اور یہ صورت مسئلہ تک  
رہے گی، پھر اس میں پتے اور کانٹے دونوں پیدا ہوں گے اور یہ صورت مسئلہ  
تک رہے گی۔ اس کے بعد اس (پودے) میں صرف کانٹے ہی کانٹے پیدا ہونگے  
پتا ایک بھی نہ ہوگا یعنی اس (زمانے) میں ظالم و جابر بادشاہ، دولت مند بخیل  
دنیا کے حریص عالم، جھوٹے فقیر، فاسق بوڑھے، بدچلن لڑکے اور رعوت  
رکھنے والی عورت کے سوا کوئی نظر نہ آئے گا۔"

یہ فرما کر آپ نے پھر گریہ فرمایا:

سُئِدَ يَسْكُرُ سُلَاطَنُ فَارِسٍ اُطْعِمْنِي اَوْ رَضِضْنِي: يَا رَسُولَ اللَّهِ! اَلَيْسَاكَ هُوَ كَا؟  
آپ نے فرمایا: "اے سلمان! ایسا اُس وقت ہوگا جب تم میں علماء کی قلت ہوگی، قرآن مجید  
کے قاری گزر جائیں گے، جب تم زکوٰۃ دینا بند کر دو گے، علانیہ گناہوں کا ارتکاب  
کرنے لگو گے، مسجدوں میں شور و غل مچاؤ گے، دولت دنیا کو اپنے سروں پر  
اور علم کو پاؤں کے نیچے رکھو گے، تمہاری باتیں جھوٹ پر مبنی ہوں گی، غیبت کو  
تفریح جان لو گے، حرام کی کمائی کو غنیمت سمجھو گے۔ تمہارے بڑے تمہارے کچھوٹوں  
مہربانی نہ کریں گے اور تمہارے چھوٹے تمہارے بڑوں کی عزت نہ کریں گے اسوقت  
تم پر لعنتیں برسیں گی، تمہارے اندر آپس میں لڑائی جھگڑے ہوں گے اور دین  
کا صرف لفظ رہ جائے گا جو صرف تمہاری زبانوں پر ہوگا۔

جب تم میں یہ باتیں آجائیں تو پھر تم اُمید رکھو کہ سرخ آندھیاں آئیں گی،  
صورتیں سبز ہو جائیں گی، پیغمبروں کی بارگاہیں ہوں گی اور اس کی تصدیق اللہ تعالیٰ  
نے اپنی کتاب میں اس طرح فرمائی ہے:

ترجمہ آیت: "کہہ دیجیے: وہ اس بات پر قادر ہے کہ تم پر، تمہارے اوپر سے یا تمہارے پاؤں  
کے نیچے سے عذاب بھیجے، یا تمہیں گروہ بندی میں ملوث کر کے ایک (گروہ)  
کو دوسرے (گروہ) سے ضرر کا مزا اچکھائے۔ دیکھو تو سہی ہم کس طرح آیات کو  
کھول کر بیان کرتے ہیں۔ شاید (کاش) کہ وہ سمجھ سکیں۔" (العام بیت ۵)

(۳) یہ سب صحابہ کی ایک جماعت اٹھی اور عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ سب کچھ ہوگا؟  
آپ نے ارشاد فرمایا: ”یہ سب اُس وقت ہوگا جب تم لوگ نماز میں تاخیر اور لیت و لعل (یعنی تساہلی اور لاپرواہی) کرنے لگو گے اور اپنی خواہشات کی پیروی کرو گے، تب وہ (شراب) پینے لگو گے، اپنے باپوں اور ماؤں کو گالیاں دینے لگو گے۔“

(۴) یہاں تک کہ مال حرام کو غنیمت اور زکوٰۃ کو نقصان سمجھنے لگو گے۔ مرد اپنی زوجہ کا تابع اور اطاعت گزار ہوگا، پڑوسی پر ظلم و جفا کی جائے گی، رشتہ داروں سے برسرِ لوی ہونے لگے گی، بزرگوں میں مہربانی نہ رہے گی، خردوں میں شرم و حیا کی قلت ہوگی، مستحکم عمارتیں تعمیر کی جائیں گی، غلاموں اور کنیزوں پر ظلم ہوگا اپنی خواہشات کے مطابق شہادتیں ہوں گی، نا انصافی سے فیصلے ہوں گے۔ بیٹا اپنے باپ کو گالیاں دے گا، بھائی اپنے بھائی سے حسد کرے گا، شریک کار بددیانتی کریں گے، بیوفائی بڑھ جائے گی، زنا کاری عام ہو جائے گی، مرد و عورتوں کا لباس پہننے کے، عورتوں کی ردائے حیا چھین جائے گی، تکبر لوگوں کے قلوب میں اس طرح پھیل جائے گا جیسے جسم میں زہر پھیلتا ہے، نیکیاں کم ہونے لگیں گی، جرائم میں ترقی ہو جائے گی، رقم و دیگر لوگ اپنی تعریف چاہیں گے، گانے بجانے پر مال صرف کیا جائے گا، آخرت کو چھوڑ کر لوگ دنیا طلبی میں مشغول ہو جائیں گے تقویٰ کی کمی ہو جائے گی، حرص و لالچ بڑھ جائے گا، مومن کو ذلیل اور منافق کو عزت دار سمجھا جائے گا، مساجد اذان سے معمور ہوں گی مگر لوگوں کے قلوب ایمان سے خالی ہوں گے، قرآن کو معمولی و سبک سمجھا جائے گا، مومن کو لوگوں سے بہر صورت تو بہین نصیب ہوگی۔

(۵) اُس وقت تم دیکھو گے کہ ان لوگوں کی صورتیں تو آدمیوں جیسی ہوں گی مگر ان کے قلوب شیاطین کے قلوب کی مانند ہوں گے، ان کی گفتگو شہد سے زیادہ شیریں، مگر دل اندرائن (زہر) سے زیادہ تلخ ہوں گے، وہ درحقیقت بھیڑیے ہوں گے جو انسانوں کا لباس پہنے ہوں گے۔ ہر روز اللہ تبارک و تعالیٰ انھیں پکار کر کہے گا۔ ”تم لوگ مجھ سے دھوکہ کر رہے ہو یا واقعاً مجھ سے گستاخ ہو گئے ہو؟“

آیت کا ترجمہ: ”کیا تم سمجھتے ہو کہ ہم نے تمہیں بیکار پیدا کیا ہے اور اب تم لوگ ہمارے پاس پلٹ کر نہ آؤ گے۔“ (ترجمہ سورہ مومنون ۱۱۵)

(۶) میں اپنی عزت و جلال کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اگر تم میں ہمارے چند غلصہ بندے

نہ ہوتے جو خلوص سے ہماری عبادت کرتے ہیں تو ان گناہگاروں کو چشم زدن کے لیے بھی مہلت نہ دیتا۔ اگرچہ مشقیوں کا تقویٰ نہ ہوتا تو آسمان سے ایک قطرہ پانی کا نہ برساتا اور نہ زمین سے ایک پتہ نباتات کا اُگاتا۔ پس بڑا تعجب ہے اس قوم پر جس نے مال و دولت کو اپنا خدا سمجھ لیا ہے، اُن کی تمنائیں اور آرزوئیں بڑی طویل و بلیض ہیں مگر عرص بڑی کم ہیں، چاہتے ہیں کہ اپنے مالک کا تقرب حاصل کریں مگر یہ بغیر عمل کے ممکن نہیں اور عمل بغیر عقل کے ناتمام ہے۔“

(جامع الاخبار)

### بنی عباس کا زوال

(۱۴۹)

علی نے اپنے والد سے، انھوں نے ابنِ محبوب سے، انھوں نے اسحاق بن عمار سے انھوں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: ”لا ترون ماتحتیون حتی یختلف بنو فلان فیما بینہم، فاذا اختلفوا طمع الناس وتفرقت الكلمة وخرج السفیانی“  
”تم لوگ جو کچھ چاہتے ہو وہ اُس وقت تک نہ ہوگا، جب تک بنی فلان کے اندر بھوٹ نہ پڑ جائے۔ اُن کی باہمی چپقلش کو دیکھ کر لوگ ان کی حکومت چھیننے کی لاپرواہ کریں، اور جب تک کلمہ میں اختلاف نہ ہو جائے اور سفیانی خروج نہ کرے۔“ (کافی)

### شیعوں کا حال زار

(۱۵۰)

عبد اللہ احمد بن محمد سے، احمد نے ابن ابی نجران سے، انھوں نے محمد بن سنان سے انھوں نے ابو الجارود سے، اور انھوں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے قال: ”لا ترون الذی تنظرون، حتی تنکونوا کالمغزی المواءة التي لا یبالی الخابس این یصنع یدہ منہا لیس لکم شرف ترفونہ ولا سناد لتسندون الیہ امرکمہ“

آپ نے فرمایا: ”تم لوگ جس امر کا انتظار کر رہے ہو وہ اُس وقت تک نہ دیکھ سکو گے جب تک کہ تم لوگ اُن بے جان بکروں کے مانند نہ جاؤ کہ شیر جس پر چاہے پنجو مار دے جب تک تم میں کوئی ہنر و شرف نہ رہ جائے کہ جس سے تم ترقی کرو، جب تک تم میں کوئی ایسی مرکزی شخصیت نہ ہو کہ تم اس کی طرف اپنے امور میں رجوع کرو۔“ (کافی)



### (۱۵۱) دنیا کا برا حال

عذہ نے سہل سے، انھوں نے موسیٰ بن عرقیل سے، انھوں نے ابو شعیبہ جراح سے، انھوں نے عبداللہ بن سلیمان سے، انھوں نے حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ:

”لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يُظْرَفُ فِيهِ الْفَاجِرُ وَيُقَرَّبُ فِيهِ الْمَاجِنُ وَيُضْعَفُ فِيهِ الْمُنْصَفُ“

قال فقيل له: ”متى ذاك يا امير المومنين؟“  
فقال: ”اذا اتخذت الامانة مغنما والزكوة مغرمًا والعبادة استطالة“ والصلة منّا“

قال فقيل له: متى ذاك يا امير المومنين؟

فقال: ”اذا تسلطن النساء وسلطن الاماء وامر الصبيان“

”لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا جس میں ناسق و فاجر کو اچھا سمجھا جائے گا

بے حیا و بے شرم کو تقرب نصیب ہوگا، منصف مزاج کو کمزور سمجھا جائے گا۔“

آپ سے عرض کیا گیا: یا امیر المومنین! ایسا کب ہوگا؟

آپ نے فرمایا: جب دوسرے کی امانت کو مال غنیمت، زکوٰۃ کو نقصان، عبادت کو بے عزت اور لامائل رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک کو احسان سمجھ لیا جائیگا۔“

عرض کیا گیا: یہ سب کب ہوگا؟ یا امیر المومنین!

آپ نے فرمایا: جب عورتوں اور کینڑوں کا تسلط ہوگا، جب کسں بچوں کو امیر و حاکم بنایا جائے گا۔“

### (۱۵۲) ایک بد صورت اعرابی کی لشکر کشی

عذہ نے سہل سے، سہل نے اسماعیل بن مہران سے، انھوں نے محمد بن منصور خراعی سے، انھوں نے علی بن سوید اور محمد بن یحییٰ سے، انھوں نے محمد بن حسین سے، انھوں نے ابن بزیع سے، انھوں نے اپنے چچا حمزہ سے، انھوں نے علی بن بن سوید اور حسن بن محمد سے، انھوں نے محمد بن احمد مہدی سے، انھوں نے اسماعیل بن مہران سے، انھوں نے محمد بن منصور سے، انھوں نے علی بن سوید سے روایت ہے کہ انھوں نے حضرت ابوالحسن امام موسیٰ کاظم کو ملے

آپ قید خانے میں تھے خط لکھا اور آپ سے چند مسائل دریافت کیے، آپ نے اس کے جوابات دیے ان میں سے ایک یہ بھی تھا:

”اذا رأيت المشوّه الاعرابي في جفيل جرّار فانظر فرجك ولشيعتك المومنين، واذا انكسفت الشمس فارقم بصرك الى السماء وانظر ما فعل الله عز وجل بالمومنين، فقد فسّرت لك جملاً جملاً وصلى الله على محمد وآله الاخيار“ ترجمہ: ”جب تم ایک بد صورت اعرابی کو ایک لشکر جرّار میں دیکھو تو اس وقت اپنے لیے اور اپنے مومنین شیعوں کے لیے فرج و کشادگی کا انتظار کرو۔ اور جب آفتاب کو گہن لگے تو اپنی نگاہ اٹھا کر آسمان کی طرف دیکھو کہ اللہ عز وجل نے مومنین کے ساتھ کیا کیا ہے۔ میں نے یہ بات تم کو مجمل بتادی ہے۔ اور اللہ محمدؐ اور ان کی آلؑ اخیار پر اپنی رحمت نازل فرمائے۔“ (کافی)

### (۱۵۳) امام مہدی سفیانی کو قتل کریں گے

حمید بن زیاد نے عبید اللہ دہقان سے، عبید اللہ نے طاہری سے، طاہری نے محمد بن زیاد سے، محمد نے ابان سے، ابان نے صباح بن سیاہ سے، صباح نے ابن خنيس سے اور ابن خنيس روایت کرتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ عبداللہ بن نعیم اور سید و غیرہ کے بہت سے خطوط دیکھ کر حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ یہ اس وقت کی بات ہے جب (ابو مسلم خراسانی کا) سیاہ پوش لشکر اولاد بنی عباس کے ظہور سے پہلے ظاہر ہوا تھا۔ آپ نے ان خطوط کو زمین پر پھینکیا، اس میں تحریر تھا کہ ہم لوگ اس معاملے میں آپ کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ قال: ”اَفْتُ مَا اَنَا لَهُوَلَا بَا مَامَا يَعْلَمُونَ اَنَّهُ اَتَانَا بَيَقْتُلُ السَّفِيَانِي“

آپ نے فرمایا: ”افسوس افسوس، میں ان لوگوں کا امام نہیں، کیا ان لوگوں کو نہیں معلوم کہ وہ (صاحب امر) سفیانی کو قتل کرے گا۔“ (کافی ۲)

### (۱۵۴) امام مہدی، امام حسین کی نویں پشت میں ہونگے

جابر ابن عبداللہ انصاری سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”مَتَامَ هَذِهِ الْأُمَّةُ اِذَا صَارَتِ الدُّنْيَا هَرَجًا وَمَرَجًا“

وتظاھرت الفتن وتقطعت السبل وأغار بعضهم على بعض  
فلما كبر يوحنا صغیراً ولا صغیر یوکر کبیراً، فیبعث الله  
عنه ذالک مہدیاً، التاسع من صلب الحسین یفتح حصون  
الفسالة وقلوباً غفلاً یقوم فی الدین فی آخر الزمان کما  
قمت به فی اول الزمان ومیل الأرض عدلاً کما ملئت جوراً“  
آپ نے فرمایا: اس امت کا مہدی ہم اہل بیت میں سے ہوگا۔ جب ساری دنیا ہرج و مرج  
میں مبتلا ہوگی، ہر طرف فتنے سر اٹھائیں گے، ہر جانب ریزی کا دور ہوگا  
ایک دوسرے پر ڈاکہ زنی کرے گا، نہ بڑا چھوٹے پر مہرانی کرے گا اور  
نہ چھوٹا بڑے کی توقیر کرے گا، تو اللہ تعالیٰ ہم میں سے ایک مہدی کو بھیجے گا  
جو نسل حسین میں نویں پشت میں ہوگا۔ وہ گمراہی کے قلعوں اور غافل دلوں  
کو فتح کرے گا۔ اور وہ دین کو آخر زمانہ میں اسی طرح قائم کرے گا جس طرح  
ابتدائی زمانے میں قائم ہوا تھا اور زمین کو عدل و انصاف سے اسی طرح بھر دیگا  
جس طرح وہ ظلم و جور سے بھری ہوگی۔“ (کفایہ)

### از خطبہ لؤلؤ امیر المؤمنین ۴

(۱۵۵)

علقہ بن قیس سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ امیر المؤمنین علیؑ نے ہم لوگوں کو منبر کوثر  
سے ایک خطبہ دیا جو ”خطبہ لؤلؤ“ کے نام سے مشہور ہے۔ اس خطبہ میں جہاں آپ نے اور بہت سی باتیں  
فرمائی، وہاں آخر میں یہ بھی ارشاد فرمایا:

”أَوَّافٍ طَاعِنٍ عَنْ قُرْبٍ وَمَنْطَلِقٍ إِلَى الْمَغِيبِ فَأَرْتَقِبُوا  
الْفِتْنَةَ الْأُمَوِيَّةَ وَالْمَمْلَكَةَ الْكُسْرَوِيَّةَ وَإِمَامَتَهُ مَا أَحْيَاهُ  
اللَّهُ وَإِحْيَاءُ مَا آمَنَهُ اللَّهُ وَاتَّخِذُوا صَوَاعِمَ مَعَكُمْ بِمَوْتِكُمْ  
وَعُضُوا عَلَى مِثْلِ جَمْعِ الْعُضَا وَادْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا فَنُذَكِّرَهُ  
أَكْبَرُ لَوْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ“

ثُمَّ قَالَ: وَتَبْنِي مَدِينَةً يُقَالُ لَهَا الزُّورَاءُ بَيْنَ دَجَلَةٍ وَدَجِيلٍ وَ  
انْفِرَاتٍ، فَلَوْ رَأَيْتُمْ هَؤُلَاءِ مَشِيدَةً بِالْجِصِّ وَالْأَجْرَ مِنْ خُرْقَةٍ  
بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَاللَّازُورِدِ وَالْمُرْمَرِ وَالرَّخَامِ وَأَبْوَابُ  
الْعَاجِ، وَالْخَيْمُ وَالْقَبَابِ وَالسَّتَارَاتِ -

وقد عليت بالساج والعرعر والصنوبر والشب و  
شيدات بالقصور وتوالت عليها ملك بنى شيسان (شیطان)  
اربعة وعشرون ملكاً، فیهما السفاح والمقلان والجرج  
والخمرود والمنظف والموت، والنظار والكبش والمهور  
والعتار والمسطلم والمستصعب والعلام والرهبا فی و  
الخليع والستار والمترون والكديد والاكتب المسن  
والاكتب والوسيم والصيلا والعيونق۔

وتعمل القبة الغبراء ذات الفلاة الحمراء وفي عقبها  
قائما الحف يسفر عن وجهه بين الاقالير كالقمر المضي  
بين الكواكب الدرية۔

أَوَّافٍ لَخُرُوجِهِ عِلَامَاتُ عَشْرَةِ أَوَّلِهَا طُلُوعُ الْكُوكَبِ  
ذِي الذَّنَبِ وَيُقَارَبُ مِنَ الْحَادِي وَيَقَعُ فِيهِ هُوجٌ وَمَرَجٌ  
وَشُغْبٌ وَتِلْكَ عِلَامَاتُ الْخُصْبِ -

ومن العلامة إلى العلامة عجب، فاذا انقضت العلامات  
العشرة إذ ذاك ينظر القمر الزهر وتمت كلمة الاخلاص  
لله على التوحيد “ (کفایہ)

ترجمہ: ”آگاہ ہو جاؤ، میں عنقریب کوچ کرنے والا اور پردے میں جانے والا ہوں اب  
تم اسکی امیر رکھو کہ بنی امیہ کے فتنے ہوں گے کسری جیسی سلطنت ہوگی جس چیز  
کو اللہ نے زندہ کیا ہے، وہ مردہ کر دی جائے گی اور جسے اللہ نے مردہ کیا ہے وہ  
زندہ کی جائے گی۔ اب اپنے گھروں کو اپنا عبادت خانہ بنالینا اور دانتوں کا کاسے  
چبانا اور بہت زیادہ اللہ کا ذکر کرتے رہنا، اس لیے کہ اللہ کا ذکر بہت عظمت والی  
چیز ہے اگر تم سمجھ لو۔

پھر فرمایا: دیکھنا دجلہ و دجیل و فرات کے درمیان مقام زوراء پر ایک شہر آباد ہوگا۔  
کاش تم دیکھتے کہ اس میں ایسے پختہ مکانات ہوں گے جو اینٹ اور چٹان سے بنے  
ہوں گے جن کو سونے چاندی، لاجورد، سنگ مرمر، سنگ رخام سے زینت دی  
گئی ہوگی، اس میں ہاتھی دانت کے دروازے ہوں گے، نیچے اور فتنے اور طرح طرح کے  
پردے ہوں گے۔

ان میں ساگون و سرو اور ضرور ہیں، اس میں بہت سے قصر ہیں اور بنی شیمان (شیطان) کے چوبیس سلاطین اس کے والی ہوں گے جن کے یہ نام ہیں: سفاح، مقلاص و جوج و خدوع و منظر و موت و نظار و کبش و مہتور و غثار و مصطم و مستعصب، و علام و ربانی و خلیع و سیار و مزف و کدیر و اکتب و مسرف و الکلب و وسیم و صیلام و عینوق۔  
اور ایک خاکستری رنگ کا تہ سرخ صحرائیں تعمیر کیا جائے گا جس کے عقب میں قائم ہوں گے جن کا چہرہ اس طرح چمکتا ہوگا جیسے ستاروں کے درمیان چاند۔

اور آگاہ رہو کہ اس کے ظہور کی دس علامات ہیں۔ سب سے پہلے دھارستارہ طلوع ہوگا اس کے بعد عجیب سے عجیب تر علامتیں ظاہر ہوں گی یہاں تک کہ دس علامات ظاہر ہو چکیں گی، تب وہ چمکتا ہوا چاند (امام قائم) نمودار ہوگا، اور اللہ تعالیٰ کا کلمہ توحید امام کو پہنچے گا۔ (کتاب)

### مطلع فجر اور مطلع آفتاب ایک ہی ہوتا ہے

(۱۵۶)

سالم ابی خدیجہ نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت بیان کی کہ سالم کا بیان ہے کہ ایک شخص نے آپ سے یہ سوال کیا تھا اور میں بھی سن رہا تھا۔ آپ اس کا جواب دے رہے تھے۔ سائل نے عرض کیا کہ میں فجر کی نماز پڑھنے کے بعد بقدر واجب ذکر الہی کرتا ہوں پھر چاہتا ہوں کہ لیٹ رہوں اور طلوع آفتاب سے پہلے سو رہوں مگر میں اس کو ناپسند کرتا ہوں۔

آپ نے فرمایا: یہ کیوں؟

اس نے عرض کیا: اس لیے کہ کہیں آفتاب اپنے مطلع کو چھوڑ کر کسی دوسرے مطلع سے طالع نہ ہو جائے آپ نے فرمایا: نہیں اس میں کوئی ابہام نہیں ہے۔ دیکھو! جس جگہ سے فجر طلوع ہوتی ہے وہیں سے آفتاب بھی طالع ہوگا۔ لہذا جب تم ذکر الہی کر چکو تو اب تمہارے سورہے میں کوئی حرج نہیں۔

قول امام کا عنی متن یہ ہے:

”لیس بذالک خفاء، انظر من حیث یطلع الفجر، فدن ثم تطلع الشمس، لیس علیک من حرج ان تنام اذا کنت قد

ذکرت اللہ“ (تہذیب جلد ۱ ص ۲۲۷ - اور استبصار جلد ۱ ص ۱۷۷)

### پریشانی کی کوئی بات نہیں ہے

(۱۵۷)

علی بن بابویہ نے محمد بن یحییٰ سے، انھوں نے محمد بن احمد سے، صفوان بن یحییٰ نے معاویہ بن عمار سے، انھوں نے ابی عبیدہ خدار سے روایت کی ہے، ان کا بیان ہے کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے ظہور صاحب اللام کے بارے میں دریافت کیا کہ یہ کب ہوگا؟

قال ۴ ”ان كنته تؤملون ان یجئکم من وجه فلا تنکروندہ“  
آپ نے فرمایا: جب تم لوگوں کو یہ امید ہے کہ وہ بہر صورت آئے گا تو پھر پریشان ہونے کی کیا بات ہے؟  
(کتاب الامتہ والتبصرہ)

### قرب قیامت میں چند امراض

ہارون بن موسیٰ نے محمد بن موسیٰ سے، انھوں نے محمد بن علی بن خلف سے، انھوں نے موسیٰ بن ابراہیم سے، انھوں نے حضرت امام موسیٰ بن امام جعفر صادق سے، اور آپ نے اپنے پیر بزرگوار سے، اور ان جناب نے اپنے آبا کے کرام سے اور ان جناب نے فرمایا کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”ظہور البواسیر وموت الفجاءة والجذام من اقتراب الساعة“  
”قرب قیامت میں مرض بواسیر، و مرگ مفاعبات اور جذام ظاہر ہونگے“

(کتاب الامتہ والتبصرہ)

### حکومت بنی عباس کے بعد ہی فرج

(۱۵۸)

### اور کشادگی کا زمانہ آئے گا۔

کتاب الامتہ بطائنی میں ابویسر سے روایت ہے کہ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس سے کہیں بالاتر ہے کہ وہ زمین کو بغیر امام عادل کے چھوڑ دے تو میں نے عرض کیا: مولا! میں آپ پر قریان، کوئی ایسی بات تو بتائیں جس سے دل کو سکون ہو۔

قال ۴ ”یا ابا محمد! لیس یرى امۃ محمد فرجاً ابداً مادام لولہ

بنی قسطن ملک حتی ینقرض ملکهم فاذا انقرض ملکهم

اتاج اللہ لامۃ محمد برجل من اهل البیت یشیر بالتقی و یعل

بالهدی ولا یأخذ فی حکمہ الرشا

وَاللّٰهُ اِنِّیْ لَا اَعْرِفُهُ بِاسْمِهِ وَاسْمِ اَبِيهِ ، ثُمَّ یَا تِنَا الْخَلِیْفَ  
الْقَصْرَةَ ، ذُو الْخَالِ وَالشَّامَتِیْنِ الْقَائِدَ الْعَادِلَ ، الْحَافِظَ  
لِمَا اسْتَوْعَیْهَا عَدْلًا وَتَسْطَاكُمَا مِلًّا هَا الْفَجَّارُ جَوًّا  
وَوَلَمَّا ۔۔۔ (اقبال الاعمال)

آپ نے فرمایا ”اے ابو محمد! انت مجھ کو اُس وقت تک فرج و کشادگی نصیب نہ ہوگی جب تک کہ نبی شہان کی حکومت ختم نہیں ہو جاتی۔ جب ان کی حکومت ختم ہو جائے گی تو اللہ تعالیٰ امت محمد کو ہم اہل بیت میں سے ایک ایسا شخص عطا کرے گا جو متقی ہوگا، عادل بہ ہدایت ہوگا اور رشوت ستانی نہیں کرے گا۔

اور خدا کی قسم، میں اس کا اور اس کے والد کا نام بھی جانتا ہوں۔ پھر اس کے بعد ایک شخص آئے گا جو گداز بدن، میانہ قدر ہوگا اس کے زحار پر تل ہوگا، درش پر زلفیں ہوں گی۔ وہ تمام (انبیاء کی) امانتوں کا محافظ ہوگا اور زمین کو عدل و داد سے اس طرح بھر دے گا جس طرح ظالموں اور فاجروں نے اُسے ظلم و جور سے بھر رکھا ہوگا۔“

### شام میں تین جھنڈوں کا اجتماع

(۱۵۹)

سید علی بن عبد الحمید کی کتاب ”سرور اہل ایمان“ میں مرقوم ہے کہ جابر نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے۔ آپ نے فرمایا:

قال ۴: وَ الزَّمَرُ الْاَرْضِ وَلَا تَحْرُكُ بِيَدٍ اَوْ لَا رِجْلًا حَتَّى تَرَى عِلَامَاتِ اَذْكُرَهَا لَكَ ، وَمَا اَرَاكَ تَدْرِكُ ذَلِكَ ، اخْتِلَافٌ بَيْنَ الْعِبَادِ وَمَنَادٍ بِنَادٍ مِنْ السَّمَاءِ وَخَسَفٌ فِي قَرْيَةٍ مِنْ قَرْيِ الشَّامِ بِالْجَابِيَةِ وَنَزُولُ التُّرُكِ الْجَوِيَّةِ وَنَزُولُ الزُّوْمِ الزَّمَلَةِ وَاخْتِلَافٌ كَثِيرٌ عِنْدَ ذَلِكَ فِي كُلِّ اَرْضٍ حَتَّى تَخْرِبَ الشَّامَ وَيَكُونَ سَبَبُ ذَلِكَ اجْتِمَاعُ ثَلَاثِ رَايَاتٍ فِيهِ : رَايَةُ الْاَصْحَبِ وَرَايَةُ الْاَبْقَعِ وَ رَايَةُ السَّفِيَانِيَّةِ ۔

آپ نے فرمایا: ”تم بالکل ہاتھ پاؤں نہ ہلاؤ، زمین پکڑے رہو جب تک وہ علامات ظاہر نہ ہو جائیں جنہیں میں بیان کرتا ہوں، اگرچہ مجھے نظر نہیں آتا کہ تم اُس وقت تک رہو گے: ہندوں میں اختلاف، آسمان سے منادی کی ندا، شام کے ایک قریہ ”جابیہ“ کا زمین

میں دھنس جانا، ترک کا جزیرہ میں وارد ہونا، رومیوں کا رملہ میں نازل ہونا اور اُس وقت ساری روئے زمین پر اختلاف ہی اختلاف، اور ملک شام کی بربادی اور اس کا سبب یہ کہ وہاں تین جھنڈے جمع ہو جائیں گے۔ اصہب کا جھنڈا، ابقع کا جھنڈا اور سفیانی جھنڈا۔“ (سرور اہل ایمان)

### شام میں تین جھنڈوں سے ڈرو

(۱۶۰)

برید نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا:

قال ۴: ”یا برید! اتق جمع الاصب“

قلت: وما الاصب؟

قال ۴: ”الابقع“

قلت: وما الابقع؟

قال ۴: ”الابریص، واتق السفیانی واتق الشریذین من ولد فلان یاتیان مکتہ، یقسمان بہا الاموال یتشبهان بالقائم علی السلام، واتق

الشذاذ من آل محمد“

قلت: ویرید بالشذاذ الزیدیة لضعف مقاتلہم واما کونہم

من آل محمد لاشہد من بنی فاطمة۔“

ترجمہ: فرما ”اے برید! اصہب کے اجتماع سے ڈرتے رہنا۔

میں عرض کیا: اصہب کیا ہے؟

فرمایا: ابقع

میں عرض کیا: ابقع سے بھی واقف نہیں ہوں۔؟

فرمایا: ”ابریص اور سفیانی سے بھی ڈرنا۔ فلان کی اولاد میں ان دونوں سے ڈرنا جو گھر

سے نکلے ہوئے ہیں وہ مکہ میں آئیں گے اور وہاں اموال تقسیم کر کے امام قائم ہو

سے مشابہت کی کوشش کریں گے اور اُس شخص سے بھی ڈرنا جو آل محمد میں سے ہوگا مگر

ان سے کنارہ کش ہو گیا ہے۔

(غالباً اس سے آپ کی مراد زیدیہ ہیں جو آل محمد میں سے شمار ہوتے ہیں اس لئے کہ اولاد ظاہر ہیں)





فیناھم (علی ذلک) اذ قد خرج السفیان فی حصدھم  
حصد الزرع ما رأیت مثله قط

آپ نے فرمایا: ”اے سردار تم اپنے گھر میں بیٹھے رہو اور (اس طرح) جھے رہو (جس طرح یہ ہیں  
اور آسمان جھے ہوئے اور ساکن ہیں)۔ اور جب تمہیں سفیان نے خروج کی خبر  
پہنچے تو فوراً ہمارے پاس پہنچو خواہ تم کو پاسیادہ چل کر ہی پہنچنا پڑے۔

میں نے عرض کیا: میں آپ پر قربان، کیا اس سے پہلے بھی کچھ ہوگا؟

آپ نے فرمایا: ”ہاں“

پھر انہی تین انگلیوں سے شام کی طرف اشارہ کیا اور۔۔۔

فرمایا: ”تین جھنڈے ہوں گے، حسنی جھنڈا، اموی جھنڈا اور قیسیہ جھنڈا۔ ابھی  
یہ لوگ اسی حال میں ہوں گے کہ سفیان خروج کرے گا اور ان لوگوں (تینوں) کو  
گھاس کی طرح کاٹ کر رکھ دے گا۔“ (روضة الکافی ص ۲۷۷)

### ۱۶۲) حیرہ اور کوفہ کے درمیان قتل عام

جابر نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ:  
قال: ”یا جابر! لا یظہر القاتل حتی یشمل اهل البلاد فتنة یطلبون  
منہا المخرج، فلا یجدونہ، فیکون ذلک بین الحیرة و  
الکوفة، قتلہم فیہا علی السری وینادی مناد من السماء: ”  
آپ نے فرمایا: ”اے جابر! امام قائم علیہ السلام کا ظہور اس وقت ہوگا جب حیرہ و کوفہ  
کے درمیان اہل بلاد فتنوں میں گھرے ہوتے ہوں گے اور اس سے بچنے کی  
راہ تلاش کرتے ہوں گے اور ان کے مقتولین ندی کے کنارے پڑے ہونگے  
کہ اتنے میں آسمان سے ایک منادی نرا دے گا۔“

### ۱۶۳) سفیان اور اولاد شیخ کا خروج

اپنے اسناد کے ساتھ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایک طویل روایت  
منقول ہے جس میں آپ نے فرمایا کہ:

”لا یکون ذلک حتی یخرج خارج من ال ابی سفیان یملک  
تسعة اشھر کحمل المرأة، ولا یکون حتی یخرج من ولد الشیخ

فیسیر حتی یقتل بطن النجف۔ فواللہ کافئ النظر الی  
رماحہم و سیوفہم و امتعتہم (الی حائط من حیطان  
النجف، یوم الاثنين، و یستشهد یوم الاربعاء۔“

آپ نے فرمایا: ”ظہور امام قائم م۔“ اس وقت ہوگا جب آل ابی سفیان میں سے ایک  
خروج کرنے والا نو ماہ د عورت کے مدت حمل کے برابر حکومت کر لے گا۔ اور  
یہ اس وقت ہوگا جب اولاد شیخ میں سے ایک شخص خروج کرے گا اور نجف کے  
درمیان قتل کر دیا جائے گا۔ خدا کی قسم گویا میں ان کے نیزوں، تلواروں اور  
ان کے سارے سامانوں کو نجف کے ایک باغ میں دیکھ رہا ہوں۔ یہ دن پیر  
(دوشنبہ) کا ہوگا اور وہ چہار شنبہ (بدھ) کو قتل کر دیا جائے گا۔“

### ۱۶۴) اسوقت جائے امن مکہ ہوگا

الوجزہ ثمالی سے روایت ہے۔ ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام  
کو فرماتے ہوئے سنا، آپ نے فرمایا کہ:

”اذا سمعتم باخلاق الشام فیما بینہم فالمرء من الشام فان

القتل بہا والفتنة

قلت: الی ای البلاد؟

فقال: الی مکة فانہا خیر بلاد یرہب الناس الیہا

قلت: فالکوفة؟

قال: الکوفة ما ذال یلقون؟ یقتل الرجال الا شامح و لکن

الویل لمن کان فی اطرافہا، ما ذال یمز علیہم من اذی بہم

وتسبی بہا رجال ونساء و احسنہم حالا من یعبہ الغرات

ومن لا یکون شہدا لہا۔ قال: فما تری فی مکان سوادھا؟

فقال: سیدہ یعنی لا

ثرفک۔ الخروج منها خیر من المقام فیہا۔ قلت: کم یکون ذلک

قال: ساعة واحدة من نہار۔ قلت: ما حال من یخذ منہم

قال: لیس علیہم بائس اما انہم سیتقدہم اقواما لیس عند اهل الکوفة

یومئذ قد، اما لا یجوزون بہم الکوفة۔“

آپؐ نے فرمایا: ”جب تم سنو کہ اہل شام کے درمیان باہم اختلاف پیدا ہو گیا ہے تو شام سے بھاگ نکلو۔ اس لیے کہ پھر وہاں فتنہ اور خونریزی ہوگی۔“

میں نے عرض کیا: وہاں سے بھاگ کر میں کس شہر میں جاؤں؟  
آپؐ نے فرمایا: ”مکہ چلے جانا“ اس لیے کہ وہ بہترین شہر ہے لوگ بھاگ کر وہیں پناہ دیں گے

میں نے عرض کیا: اور کوفہ؟  
آپؐ نے فرمایا: کوئے پر کیا افتادہ آئے گی، تمہیں معلوم ہے؟ شامیوں کے سوا وہاں کے باشندوں میں مردوں کو قتل کیا جائے گا اور اس کے اطراف میں رہنے والوں پر تو افسوس ہی افسوس ہے کہ ان کے اوپر کیا مصائب گزر جائیں گے۔ وہاں کے مرد اور عورتوں کو قیدی بنا لیا جائے گا۔ مگر سب سے اچھا وہ رہے گا جو فرات کو عبور کر کے اُس پار ہو جائے اور اس کا شاہرہ ہی ذکر ہے (کہ وہاں کیا ہو رہا ہے)

میں نے عرض کیا: سواہر کوفہ کے رہنے والوں کے متعلق کیا راتے ہے؟  
آپؐ نے فرمایا: وہاں قیام کرنے سے بہتر ہے کہ وہاں سے نکل جائیں۔

میں نے عرض کیا: یہ سب کتنے عرصے میں ہو جائے گا؟  
آپؐ نے فرمایا: صرف دن کی ایک ساعت میں۔

میں نے عرض کیا: اور جو لوگ ان میں سے گرفتار ہوں گے ان کا کیا حشر ہوگا؟  
آپؐ نے فرمایا: ان کو کوئی گزند پہنچے گی۔ اس لیے کہ ان کو وہ لوگ چھڑالیں گے جن کی قدر و منزلت اہل کوفہ کے نزدیک اُس وقت نہ ہوگی، اور انہیں گرفتار کر کے کوفہ سے باہر نہیں بھیجا جائے گا۔“

### عربی مہینوں کی خصوصیات

(۱۶۵)

انہیں اسناد کے ساتھ حسین بن الوعاء نے ابوبصیر سے روایت کی ہے اور ابولہیر نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے اُن جناب سے عرض کیا:

”سألتہ عن رجب؟ قال: ذلک شہر کانت الجاہلیۃ تعظمہ  
وکانوا یستونہ الشہر الاصح۔“

قلت: شعبان؟ قال: تشعبت فیہ الامور۔

قلت: رمضان؟ قال: شہر اللہ تعالیٰ وفیہ ینادی باسم صاحبکم واسم ابیہ

قلت: فشتوال؟ قال: فیہ یشول امر القوم۔

قلت: فذوالقعدة؟ قال: یقعدون فیہ۔

قلت: فذوالحجۃ؟ قال: ذلک شہر الدمار۔

قلت: فالحرّم؟ قال: یحرّم فیہ الحرام ویحلّ فیہ الحرام۔

قلت: صفرو ربیع؟ قال: فیہا خزی فظیع، وامر عظیم۔

قلت: جمادی؟ قال: فیہا الفتح من اولہا الی آخرہا۔

ترجمہ: ”میں نے ماہِ رجب کے متعلق دریافت کیا؟ تو فرمایا یہ وہ مہینہ ہے کہ ایامِ جاہلیت میں بھی اس کو معظم سمجھا جاتا تھا اور اہل عرب اس کو ماہِ اہم کہتے تھے (بہر مہینہ)۔  
میں نے عرض کیا: اور شعبان؟ فرمایا: اس میں تمام اُمور درست ہو جاتے ہیں۔ (شاخیں پھوٹتی ہیں)  
میں نے عرض کیا: اور رمضان؟ فرمایا: یہ تو اللہ تعالیٰ کا مہینہ ہے اسی میں تو تمہارے صاحبِ امر کے نام کا ان کے والد بزرگوار کے نام کے ساتھ آسمان سے اعلان ہوگا۔

میں نے عرض کیا: پھر شتوال؟ فرمایا: اس میں قوم کے کام سٹ جاتے ہیں۔

میں نے عرض کیا: اور ذوالعقدہ؟ فرمایا: اس میں قوم بھیڑتی ہے۔

میں نے عرض کیا: ذی الحجہ؟ آپؐ نے فرمایا: یہ خون کا مہینہ ہے (قربانی کا)

میں نے عرض کیا: اور محرم؟ آپؐ نے فرمایا: اس میں حلال حرام ہوتا ہے اور حرام حلال۔

میں نے عرض کیا: اور صفرو ربیعِ اول و ربیعِ الثانی؟ فرمایا: اس میں شرم ہی شرم اور مصیبت ہی مصیبت ہے اور ایک بڑا حادثہ ہے۔

میں نے عرض کیا: اور جمادی؟ آپؐ نے فرمایا: اس میں فتح ہے اول میں بھی اور آخر میں بھی۔

### جب خروجِ سفیانی ہو، تو.....

(۱۶۶)

انہیں اسناد کے ساتھ اسماعیل بن مہران سے، انہوں نے ابن عمرؓ سے، اور انہوں نے حفصی سے روایت کی ہے، اُن کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے عرض کیا کہ جب سفیانی کا خروج ہوگا تو اُس وقت ہم لوگ کیا کریں؟

قال: ”تغیب الرجال وجوہا منہ ولیس علی العیال بأس، فاذا  
ظہر علی الاکوار الخمس یعنی کور الشام فانفروا الی صاحبکم۔“

آپؐ نے فرمایا: تم میں جتنے مرد ہیں وہ تو روپوش ہو جائیں، اور اہلِ عیال کو کوئی گزند نہیں ہوگا۔

جب وہ شام کے پانچوں علاقوں پر قبضہ کرے تو تم لوگ اپنے صاحبِ امر کے پاس چلے جانا۔“

## صاحب منبر سلونی نے فرمایا...؟

(۱۶۷)

اصبح بن نباتہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا آپ لوگوں سے خطاب فرما رہے تھے کہ:

يقول للناس: سلوني قبل أن تفقدوني لا في بطرق السماء أعلم من العلماء ولبطرق الأرض أعلم من العالم، أنا يعسوب الدين

(۱) أنا يعسوب المؤمنين وإمام المتقين وديان الناس يوم الدين، أنا قاسم النار، وخازن الجنان، وصاحب الحوض والميزان، وصاحب الأعراف فليس منا إمام إلا وهو عارف بجميع أهل ولايته، وذالك قوله عز وجل:

﴿إِنَّمَا أَنْتَ مُنذِرٌ وَبِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ﴾ (سورة الرعد آیت ۷)

(۲) أَلَا أَيْهَا النَّاسُ! سلوني قبل أن تفقدوني (فإن بين جوانحي علماً جماً فسلوني قبل أن) تشغبر رجلها فتنة شرقية ورتطاً في خطامها بعد موتها وحياتها وتشب نار بالحطب العزل من غربي الأرض، رافعة ذيلها تدعو يا ويلها لرحله ومثامها، فإذا استدار الفلك، قلتم مات أو هلك، يأتي وادٍ سلك، فيومئذ تأويل هذه الآية: ﴿ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ الْكَرَّةَ عَلَيْهِمْ وَأَمْدَدْنَاكُمْ بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ وَجَعَلْنَا كُودًا كَثِيرًا تَقْيُرًا﴾ (سورة نجم اسرائيل آیت ۲)

(۳) ولذلك آيات وعلامات، أولهن إحصار الكوفة بالرصد

والخندق، وتخريق الروايا في سكك الكوفة وتعطيل السجد أربعين ليلة وكشف الهيكل وخفق رايات حول المسجد الأكبر تهتز، القاتل والمقتول في النار، وقتل سريع، وموت ذريع وقتل النفس الزكية بنظر الكوفة في سبعين والمذبوح بين الركن والمقام وقتل الأسقع صبراً في بيعة الأصنام:

(۴) وخروج السفيناء برأية حمراء أميرها رجل من بني كلب واشتري عشرة الف عنان من خيل السفيناء في يتوجه إلى

مكة والمدينة أميرها رجل من بني أمية يقال له: خزمية اطمر العين الشمال على عينه ظفيرة غليظة يتشك بالرجال لا ترد له رأية حتى ينزل المدينة في دار يقال لها: دار أبي الحسن للأموى ويبعث خيلاً في طلب رجل من آل محمد وقد اجتمع اليه ناس من الشيعة يعود إلى مكة أميرها رجل من غطفان إذا توسط القاع الأبيض خسف بهم فلا ينجو إلا رجل يحول الله وجهه إلى قفاه لينذرهم ويكون آية لمن خلفهم ويومئذ تأويل هذه الآية: (سورة اسبا ۵۱)

(آیت ۱): ﴿وَلَوْ تَرَى إِذْ فُزِعُوا فَلَا فَوْتَ وَأُخِذُوا مِنْ مَكَانٍ قَرِيبٍ﴾

ويعت مائة وثلاثين الفاً إلى الكوفة وينزلون

الروحاء والفارق فيسير منها ستون الفاً حتى ينزلوا الكوفة

موضع قبر هود عليه السلام بالنخيلة، فيهمجون اليهم يوم

الزينة وأمير الناس جبار عنيد، يقال له: الكاهن الساحر

فيخرج من مدينة الزوراء اليهم أمير في خمسة الف من

الكهنة ويقتل على جسرهما سبعين الفاً حتى تحمل الناس

من الغرات ثلاثة أيام من الدماء وتنتن الاجساد ويسبى

من الكوفة سبعون الف بكر لا يكشف عنها كفت ولا قناع

حتى يوضعن في المحامل ويذهب بهن إلى الثوبية

وهي الغرعة

(۵) ثم يخرج من الكوفة مائة الف مابين مشرك و

منافق، حتى يقدر مواد مشق لا يصد هدر عنها صاد و

هي ارم ذات العماد ويقبل رايات من شرقي الأرض

غير معلمة ليست بقطن ولا كتان ولا حرير، محتوم في

رأس القناة بخاتم السيد الأكبر يسوقها رجل من آل محمد

تظهر بالشرق، وتوجد ريحها بالمغرب كالسك الأذفر

يسير الرعب أمامها بشم حتى ينزلوا الكوفة طالبين بدماء

أبائهم



(۷) فَبَيْنَمَا هُمْ عَلَى ذَلِكَ إِذْ أَقْبَلَتْ خَيْلُ الْيَمَانِي وَالْخُرَاسَانِي  
يَسْتَبِقَانِ كَأَنَّهُمَا فَرَسَانِ رَهَانِ شَعَثٌ غَيْرُ جَرْدِ اصْطَلَابِ  
نَوَاطِي وَأَقْدَاحِ إِذَا نَظَرْتَ أَحَدَهُمْ بِرَجُلِهِ بَاطِنُهُ فَيَقُولُ:  
لَا خَيْرَ فِي مَجْلِسِنَا بَعْدَ يَوْمِنَا هَذَا اللَّهُمَّ فَاتِنَا التَّائِبُونَ وَ  
هُمُ الْإِبْدَالُ الَّذِينَ وَصَفَهُمُ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ الْعَزِيمِ:  
” إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ “ (البقرة ۲۲۲)  
وَنَظَرَ أَوْ هَدَمَ مِنْ آلِ فَحْمَدٍ -

(۸) وَيُخْرِجُ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ نَجْرَانَ يَسْتَجِيبُ لِلْإِمَامِ فَيَكُونُ  
أَوَّلَ النَّصَارَى إِجَابَةً فِيهِمْ دَرَبِيْعُهُ وَيَدُقُّ صَلِيبَهُ  
فَيُخْرِجُ بِالْمَوَاتِي وَضَعْفَاءَ النَّاسِ، فَيَسِيرُونَ إِلَى النَّخِيلَةِ  
بِأَعْلَامٍ مَهْدَى نِيكُونُ مَجْمَعُ النَّاسِ جَمِيعًا فِي الْأَرْضِ كُلِّهَا  
بِالْفَارُوقِ فَيَقْتُلُ يَوْمَئِذٍ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ ثَلَاثَةَ  
أَلْفِ أَلْفٍ يَقْتُلُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فَيَوْمَئِذٍ تَأْوِيلُ هَذِهِ الْآيَةِ  
” فَمَا زَالَتْ تِلْكَ دَعْوَاهُمْ حَتَّى جَعَلْنَاهُمْ حَصِيدًا “  
(سُورَةُ الْأَنْبِيَاءِ آيَةُ ۱۵) - بِالسَّيْفِ -

(۹) وَيُنَادِي مُنَادٌ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ مِنْ نَاحِيَةِ الْمَشْرِقِ عِنْدَ  
الْفَجْرِ: يَا أَهْلَ الْهَدَى اجْتَمِعُوا! وَيُنَادِي مُنَادٌ مِنْ  
قَبْلِ الْمَغْرِبِ بَعْدَ مَا يَغِيبُ الشَّمْسُ: يَا أَهْلَ الْبَاطِلِ اجْتَمِعُوا:  
وَمَنْ الْغَدَّ عِنْدَ الظُّهْرِ تَتَلَوَّنَ الشَّمْسُ وَتَصْفَرُ فَتَصِيرُ  
سُودَاءَ مَظْلَمَةٍ، وَيَوْمَ الثَّلَاثِ يَفَرِّقُ اللَّهُ بَيْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ  
وَتُخْرِجُ دَابَّةَ الْأَرْضِ وَتَقْبَلُ الرُّؤْمَ إِلَى سَاحِلِ الْبَحْرِ عِنْدَ  
كَهْفِ الْغَفِيَّةِ، فَيُبْعَثُ اللَّهُ الْغَفِيَّةَ مِنْ كَهْفِهِمْ مَعَ  
كَلْبِهِمْ، مِنْهُمْ رَجُلٌ يَقَالُ لَهُ: مَلِيخَا وَأَخْرَجْمَلَاهَا وَ  
هَٰذَا الشَّاهِدَانِ الْمُسْلِمَانِ لِلْقَائِمِ عَلَيْهِ السَّلَامُ

(امیر المومنینؑ نے فرمایا) ۔۔۔

ترجمہ روایت ”انگوٹہ! مجھ سے جو پوچھنا چاہتے ہو سوال کرو قبل اس کے کہ مجھے تم نہ پاسکو۔  
کیونکہ مجھے آسمان کے راستوں کا تمام علماء سے زیادہ علم ہے اور میں زمین کے

راستوں کا تمام جاننے والوں میں سب سے بہتر جاننے والا ہوں۔ میں دین کا  
یعسوب (سردار) ہوں، میں مومنوں کا یعسوب (امیر) ہوں، اور میں  
مستقیوں کا امام ہوں، اور میں بروہی قیامت لوگوں کا حساب و کتاب لینے والا  
ہوں، میں قاسمِ نار اور خازنِ جنت ہوں، میں حوضِ کوثر کا صاحب و  
مالک ہوں اور صاحبِ میزان ہوں، میں صاحبِ اعراف ہوں اور ہم میں سے  
ہر امام اپنے تمام اہل ولایت (محبوبوں) کو جاننے والا ہوگا۔ اسی کلمے اللہ تعالیٰ  
نے ارشاد فرمایا ہے۔

(ترجمہ آیت) ”اس کے سوا نہیں ہے کہ آپ ایک نذیر و تنبیہ کرنے والے ہیں اور ہر قوم  
کے لیے ایک ہادی ہوا کرتا ہے۔“ (رُحَد آیت ۷)

(۲) آگاہ ہوئے لوگو! مجھ سے سوال کرو جو تم چاہو۔ قبل اس کے کہ تم مجھ کو  
نہ پاسکو۔ اس لیے کہ میرے سینے میں علم خزانے موجود ہیں، لہذا سوال کرو مجھ  
سے، قبل اس کے کہ مشرق سے ایک فتنہ اُٹھے اور خو خوار کشتہ کی طرح اپنی ہی  
ٹانگ کو پھاڑ کھائے اور مغرب سے ایک آگ بلند ہو جو بڑی بڑی کھڑکیوں کو جلا  
ڈالے اور تم جھپٹے ہی رہ جاؤ کہ ہائے وہ (صاحب امر) کہاں گئے، بلکہ آسمان  
کا گردش دن بھی لائے گی کہ تم لوگ کہو گے کہ وہ (صاحب امر) یا تو مر گئے  
یا کسی دوسری وادی میں چلے گئے۔ اور اسی دن اس آیت کی تادیل بھی تمہارے  
سامنے آئے گی: (سُورَةُ بَنِي إِسْرَائِيلَ آيَةُ ۶)

(ترجمہ آیت) ”پھر ہم نے تمہیں اُن کے اوپر غلبہ عطا کر کے تمہارے دن پھیر دیے  
اور ہم نے اموال اور بیٹوں سے تمہاری مدد کی اور تمہیں کثرتِ اولاد عطا کی“  
اور اُن کے ظہور کے لیے بہت سی علامتیں ردنا ہوں گی۔ پہلی علامت  
کونے کا خندق و رمہ سے حصار۔ کونے کی گلیوں میں مشکیزوں کا پھٹنا، مساجد  
کا چالینس شبِ معطل رہنا، ہیکل و مجسمے کا انکساث، سب بڑی مسجد کے اطراف  
مختلف جھنڈوں کا لہرانا، جس میں قاتل و مقتولین دونوں جہنمی ہوں گے، بہت  
تیزی کے ساتھ قتل اور پٹانسی کی موت ہوگی، پشتِ کونہ پر ستر آدمیوں میں نفسِ  
زکیہ کا قتل، رُکن و مقام کے درمیان ایک شخص کا ذبح کیا جانا، بُت خانے میں  
ایک سفید سروالے کو قید کر کے قتل کرنا۔

(۴) اور سرخ جھنڈے کے ساتھ سفیانی کا خروج، جس کا سردار شکر بنی کلب

میں سے ایک شخص ہوگا اور بارہ ہزار سواروں کا ایک لشکر سفیانی کی فوج میں سے مکہ اور مدینہ روانہ ہوگا جس کا سردار بنی امیہ میں سے ایک شخص "حزمیہ" نامی ہوگا جو باتیں آنکھ سے کاننا ہوگا اس کی آنکھ پر سخت قسم کا (آنکھ میں گہرا اور واضح قسم کا) ناخنہ (ناخن) ہوگا جس کے جھنڈے کو کوئی روک نہ سکے گا اور وہ مدینے میں ایک گھر میں ٹھہرے گا جس کا نام دارالابحس اموی ہوگا۔ پھر وہ آل محمد کے ایک شخص کی تلاش میں ایک فوج کا دستہ روانہ کرے گا اور اس کے پاس شیعوں کا ایک گروہ جمع ہو جائے گا جو اسے مکہ کی طرف پلٹا دینگا اس کا سردار بنی غطفان کا ایک شخص ہوگا۔ جب وہ سفید بیابان کے وسط میں پہونچے گا تو زمین دھنس جائیگی سب کا سب دستہ اس میں سما جائے گا سوائے ایک شخص کے کوئی نہ بچے گا اور اس کا بھی چہرہ پشت کی طرف مڑ جائے گا تاکہ لوگ اسے دیکھ کر ڈریں کہ اللہ تعالیٰ نے اس کا چہرہ موڑ کر کیسی سخت سزا دی ہے۔ اور آئندہ عبرت حاصل کریں۔ اُس دن لوگوں کو اس آیت کی تاویل کا پتہ چلے گا:

ترجمہ آیت: "اور اے کاش تم دیکھتے ان (باطل پرستوں) کو جبکہ وہ گھبراتے ہوئے ہوں گے اور کوئی جائے فرار نہ پائیں گے اور قریب ہی سے وہ لے ڈالے جائیں گے۔" (سورۃ سبا آیت ۵۱)

(۵) اور (سفینیائی) ایک لاکھ تیس ہزار کا لشکر کو فوج بھیجے گا جو روحا، اور فاروق میں پڑاؤ ڈالے گا، اس میں سے ساٹھ ہزار فوجی کو فوج میں محکمہ نخبیدہ میں حضرت ھود علیہ السلام کی قبر کے پاس خیمہ زن ہوں گے، پھر یوم زینت لوگ ان پر یلغار کریں گے اور ان لوگوں کا سردار ایک جبار عنید و سرکش ہو گا جسے کاہن و ساحر کبکڑا رکھا جائے گا اور وہ شہر زوراء سے اُن پر خروج کرے گا جسکے ساتھ پانچ ہزار کاہن ہوں گے اور وہ وہاں کے پہلے پستہ ہزار آدمیوں کو قتل کرے گا، تین دن تک دریا تے نزات خون سے رنگین رہے گا اس میں لاشیں سرد ہوں گی، کو فوج سے ستر ہزار لڑکیاں تید کر کے محلوں میں بٹھا کر انھیں مقام ثویٰث غریٰ بیجا یا جائے گا۔

(۶) یہ ہوں گے اور وہ دمشق پہنچیں گے، انہیں روکنے والا کوئی نہ ہوگا اور وہی ارم ذات العباد ہے۔ اور زمین کے مشرقی حصے سے کچھ جھنڈے آئیں گے جنکا

(۷)

پھر برا نہ تو سوتی ہوگا اور نہ کتان کا، نہ ریشمی۔ اس کے اوپر سیّد اکبرؒ کی مہر لگی ہوگی جس کی قیادت آلِ محمدؐ میں سے ایک شخص کرے گا جو مشرق سے ظاہر ہوگا۔ اس کے پھر میرے کی خوشبو مغرب تک پہنچے گی وہ خوشبو مسک (مُشک) جیسی ہوگی، اُس کے آگے آگے ایک ماہ کی مسافت تک رعب و دبہ چلے گا اور وہ اپنے آباءِ کرام کے خون کا انتقام لینے کے لیے کوفے میں نزلِ اِجلال فرمائے گا۔ ابھی وہ لوگ اسی حال میں ہوں گے کہ خراسانی اور یامانی کا گرد آگے بڑھے گا اور ایک دوسرے پر سبقت لیجانے کی کوشش کرے گا اور جب انہیں سے ایک دیکھے گا تو کہے گا کہ اب آج کے بعد بیٹھنے میں کوئی بھلائی نہیں، پروردگار! ہم لوگ توبہ کرتے ہیں۔" اور یہی وہ ابدال ہیں کہ جن کا اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب عزیز میں ذکر فرمایا ہے: (سورۃ البقرۃ آیت ۲۲۲) کا ترجمہ:

ترجمہ آیت: ” بیشک اللہ توبہ کرنے والوں سے محبت رکھتا ہے اور پاک و پاکیزہ لوگوں کو پسند کرتا ہے۔ “ - اور وہ آلِ محمدؐ کی فرد کے منتظر ہوں گے۔

(۸) پھر اہل بجزان میں سے ایک شخص نکلتے گا جو امام کی دعوت پر لبیک کہے گا اور وہ نصاریٰ میں سے پہلا شخص ہوگا جو لبیک کہے گا اور وہ اپنا کلیسا منہدم کر دیگا اور صلیب کو توڑ ڈالے گا اور موالیوں اور ضعفاء کو لبیک کہے گا اور علم ہدایت لیے ہوئے خجیل پہنچے گا اور مقام فاروق پر تمام دنیا کے انسانوں کا جمع ہوگا اور وہ آپس میں ایک دوسرے کو قتل کریں گے اور اس دن تین لاکھ آدمی قتل ہوں گے، اور اُس دن اس آیت کی تاویل ظاہر ہوگی: (سورہ انبیاء آیت ۱۵)

ترجمہ آیت: ”پس اُن کی یہ پکار جاری رہی، یہاں تک کہ ہم نے اُنھیں کٹی ہوئی کھیتی (اور) کبھی ہوئی راگھ بنا دیا۔“۔ تلوار کے ذریعے سے۔

(۹) ماہِ رمضان میں صبح کے وقت مشرق سے ایک منادی ندا کرے گا: اے اہل ہدایت! تم سب ایک جگہ جمع ہو جاؤ۔ پھر مغرب سے شام کے وقت جبکہ شفق کی سرخی ختم ہو جائے گی، ایک منادی ندا دیگا کہ اے اہلِ باطل! تم سب بھی ایک جگہ اکٹھے ہو جاؤ۔ اور اس کے دوسرے ہی دن ظہر کے وقت آفتاب کا رنگ بدے گا، پہلے زرد ہو جائے گا، پھر سیاہ اور تیسرے دن اللہ تعالیٰ حق و باطل کو جدا جدا کر دے گا اور دابۃ الارض کا ظہور ہوگا، اور روم طرہ کہ ساحلِ سمندر تک آجائے گا، جہاں اصحابِ کہف مخدو خواب ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ اصحابِ کہف

کو مع ان کے کئے کے مبعوث فرمائے گا جنہیں سے ایک مرد کا نام ملیجا اور دوسرے کا نام خٹلاھا ہے۔ اور یہ دونوں امام قائم علیہ السلام کی امامت کو تسلیم کر لیں گے اور ان کے گواہ بنیں گے۔“ (العدد)

### علامہ ظہور برایت سلمان فارسی

(۱۶۸)

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں حضرت امیر المومنین علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا، اس وقت آپ تنہا تشریف فرما تھے میں نے عرض کیا یا امیر المومنین آپ کی اولاد میں سے امام قائم کب تشریف لائیں گے؟ یہ سنا آپ نے ایک ٹھنڈی سانس لی اور فرمایا: ”لَا يَنْظُرُ الْقَائِمُ حَتَّى يَكُونَ أُمُورُ الصَّبِيَّانِ، وَيُضَيِّعَ حَقُوقَ الرَّحْمَنِ، وَيَتَغَتَّى بِالْقُرْآنِ، فَاذَا قَتَلْتَ مَلُوكَ بَنِي الْعَبَّاسِ أَوَّلَى الْعَمَى وَالْأَلْتَبَّاسِ، أَصْحَابَ الرَّجْحَى عَنِ الْإِقْوَّاسِ بُوْجُوهَ كَالْتَرَّاسِ، وَخَرِبْتَ الْبَصْرَةَ، هَذَاكَ يَقُومُ الْقَائِمُ مِنْ وَلَدِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ“ (العدد)

ترجمہ ”وہ اس وقت ظہور کریں گے جب بچوں کی حکمرانی ہونے لگے اور حقوق اللہ کو ضائع کیا جائے گا، اور قرآن کو گانے کے طور پر پڑھا جائے گا، جب سلاطین بنی عباس کو قتل کیا جانے لگے گا، بصرہ برباد ہوگا، اُس وقت امام، حسین کی اولاد میں سے امام قائم کا ظہور ہوگا۔“

### بہت سی علامات ظاہر ہو چکیں

(۱۶۹)

کتاب العدد میں مرقوم ہے کہ: ”قَدْ ظَهَرَ مِنَ الْعِلَامَاتِ عِدَّةٌ كَثِيرَةٌ مِثْلُ: خَرَابِ حَائِطِ مَسْجِدِ الْكُوفَةِ، وَقَتْلِ أَهْلِ مِصْرَ أَمِيرِهِمْ، وَزَوَالِ مَلِكِ بَنِي الْعَبَّاسِ عَلَى يَدِ رَجُلٍ خَرَجَ عَلَيْهِمْ مِنْ حَيْثُ بَدَأَ مَلِكُهُمْ وَمَوْتَ عَبْدِ اللَّهِ أَخْرِ مَلُوكِ بَنِي الْعَبَّاسِ، وَخَرَابِ الشَّامِ، وَمَسْأَلَةِ الْجِسْرِ مِثْلَى الْكَرْخِ بِبَغْدَادَ، كُلُّ ذَلِكَ فِي مَدَّةٍ بِسِيرَةِ وَانْشِقَاقِ الْفُرَاتِ وَسَيْمِلِ الْمَاءِ أَنْشَاءَ اللَّهِ إِلَى إِزْقَةِ الْكُوفَةِ.“

ترجمہ روایت: ”امام قائم کے ظہور کی جو علامات بتائی گئی ہیں اکثر ظاہر ہو چکی ہیں، مثلاً مسجد کوفہ کی دیوار کا منہدم ہونا، اہل مصر کا اپنے امیر کو قتل کرنا۔ بنی عباس کی حکومت کا ایک ایسے شخص کے ہاتھوں زوال جس نے ان کے اوپر یورش کی اور ان کی حکومت کو ختم ہی کر دیا، اور بنی عباس کے آخری بادشاہ کی موت اور شام کے علاقوں کی تباہی، محلہ کرخ (کوفہ) سے متصل جسر بغداد کا بڑھنا۔ یہ سب مختصر سی مدت ہی میں ظہور پذیر ہو گیا اور دیارے فرات میں انشقاق ہو چکا ہے انشاء اللہ اس کا پانی کونے کی گلیوں میں بھی جا پہنچے گا۔“

### خروج یمانی و سفیانی

(۱۷۰)

حسین بن ابراہیم ترمذی نے محمد بن وہبان سے، انھوں نے احمد بن ابراہیم سے، انھوں نے حسن بن علی زعفرانی سے، انھوں نے برقی سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے ابن ابوعبیر سے، انھوں نے ہشام بن سالم سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کے سامنے سفیانی کا ذکر ہوا تو آپ نے فرمایا: ”أَمَّا الرَّجَالُ فَتَوَارَى وَجُوهُهُمَا عَنْهُ وَأَمَّا النِّسَاءُ فَلَيْسَ عَلَيْهِنَّ بَأْسٌ“ (المالشیخ)

”اس وقت مرد تو روپوش ہو جائیں گے اور عورتوں کو کوئی گزند نہ پہنچے گا۔“

ان ہی اسناد کے ساتھ ہشام بن سالم سے یہ بھی روایت ہے کہ جب طالب حجت نے خروج کیا تو حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے عرض کیا گیا کہ امید ہے کہ یہ یمانی ہو آپ نے فرمایا: ”لَا، الْيَمَانِيُّ يَتَوَالَى عَلِيًّا، وَهَذَا يَدْرَأُ مِنْهُ“ (نہیں، یمانی تو حضرت علی سے تولا رکھتا ہوگا اور یہ ان کا دشمن اور تبرا رکھتا ہے)

اور ان ہی اسناد کے ساتھ ہشام بن سالم سے یہ روایت بھی ہے کہ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا:

”الْيَمَانِيُّ وَالسَّفِيَانِيُّ كَفَرَسَيَّ رَهَانٌ“

(یمانی اور سفیانی کا خروج گھوڑ دوڑ کے دو گھوڑوں کی طرح (ساتھ ساتھ) ہی ہوگا۔)

## دجال کو سولی دی جاتے گی

(۱۴۱)

شیخ احمد بن محمد کتاب المہذب وغیرہ میں ان ہی اسناد کے ساتھ معلیٰ بن خنیس سے روایت کی ہے کہ معلیٰ بن خنیس نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ قال: "یوم النیروز هو الیوم الذی یظہر فیہ قائمنا اهل البیت وولایة الامر، ویظفرہ اللہ تعالیٰ بالسد جال فیصلبہ علی کناسۃ الکوفۃ"

ترجمہ "آپ نے فرمایا: یوم نوروز وہ دن ہے جس میں ہم اہل بیت کے قائم و ولی امر ظہور کریں گے اور اللہ تعالیٰ انہیں دجال پر قلع و قفر عطا فرمائے گا اور وہ دجال کو کناسہ کوفہ میں سولی پر لٹکائیں گے"

### ملا و اعلیٰ میں کس امر پر اختلاف ہوا

(۱۴۲)

### حدیث معراج میں انکشاف امر

کتاب المحتضر میں حسن بن سیمان نے شیخ صالح ابو محمد حسن کی کتاب المعراج کے حوالے سے نقل کیا ہے ان ہی کی اسناد کے ساتھ صدوق سے، انہوں نے ابن ادریس سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے سہیل سے، انہوں نے محمد بن آدم نسائی سے، انہوں نے اپنے والد آدم بن ابویاس سے، انہوں نے مبارک بن فضالہ سے، انہوں نے وہب بن منبہ سے مرفوعاً اور انہوں نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ ابن عباس کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اِنَّهُ لَمَّا عَرَجَ بِي رَبِّيَ جَلَّ جَلَالُهُ، اَتَانِي النَّدَاءُ: يَا مُحَمَّدُ! قُلْتُ: لَبَّيْكَ دُبَّ الْعُظْمَةِ لَبَّيْكَ، فَأَوْحَى إِلَيَّ: يَا مُحَمَّدُ! فِيمَ اخْتَصَمَ الْمَلَاءُ لِاِلَاحِي؟

قُلْتُ: اِلَاحِي! لَاعِلِمَ لِي - فَقَالَ لِي: يَا مُحَمَّدُ! هَلْ اتَّخَذْتَ مِنْ الْاَدَمِيِّينَ وَزِيْرًا وَاَخَا وَوَصِيْرًا مِنْ بَعْدِكَ؟

فَقُلْتُ: اِلَاحِي! وَمَنْ اَتَّخَذَ؟ تَخَيَّرْتُ لِي يَا اِلَاحِي! فَأَوْحَى إِلَيَّ: يَا مُحَمَّدُ! قَدْ اخْتَرْتَ لَكَ مِنَ الْاَدَمِيِّينَ عَلِيَّ بْنَ اِبِي طَالِبٍ فَقُلْتُ: اِلَاحِي! ابْنِ عَمِّي؟ فَأَوْحَى إِلَيَّ: يَا مُحَمَّدُ! اِنَّ عَلِيًّا وَاَرْثَكَ

ووارث العلم من بعدك وصاحب لوائك لواء الحمد يوم القيامة وصاحب حوضك، يسقى من ورد عليه من مرمي أمتك - ثَرَّ اَوْحَى إِلَيَّ اَنِّي قَدْ اَقْسَمْتُ عَلَى نَفْسِي تَسَاحُفًا لَا يَشْرِبُ مِنْ ذَلِكَ الْحَوْضِ مِبْغُضُكَ وَلَا اَهْلُ بَيْتِكَ وَذُرِّيَّتِكَ الطَّيِّبِينَ، حَقًّا (حَقًّا) اَقُولُ يَا مُحَمَّدُ! لَا دَخَلَ الْجَنَّةَ جَمِيعَ اَمَّتِكَ اِلَّا مِنْ اِلَيَّ -

(۲) قُلْتُ: اِلَاحِي! وَاحِدٌ يَأْتِي دَخَلَ الْجَنَّةَ؟

فَاَوْحَى إِلَيَّ: بَلَى يَا بَنِي -

قُلْتُ: وَكَيْفَ يَأْتِي؟

فَاَوْحَى إِلَيَّ: يَا مُحَمَّدُ! اخْتَرْتَكَ مِنْ خَلْقِي وَاخْتَرْتَ لَكَ وَصِيًّا مِنْ بَعْدِكَ وَجَعَلْتَهُ مِنْكَ بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى اِلَّا اَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدَكَ وَالْقِيَمَةُ مَحَبَّتُهُ فِي قَلْبِكَ وَجَعَلْتَهُ اَبَا لَوْلَاكَ فَحَقُّهُ بَعْدَكَ عَلَى اَمَّتِكَ كَحَقِّكَ عَلَيْهِمْ فِي حَيَاتِكَ فَمَنْ جَعَدَ حَقُّهُ جَعَدَ حَقُّكَ وَمَنْ اَبَى اَنْ يُوَالِيَهُ فَقَدْ اَبَى اَنْ يَدْخُلَ الْجَنَّةَ -

(۳) فَخَرَرْتُ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ سَاجِدًا شَاكِرًا لِمَا اَنْعَمَ عَلَيَّ

فَاِذَا سَنَادُ يَنَادِي، يَا مُحَمَّدُ! اِرْفَعْ رَأْسَكَ، سَلْنِي اَعْطَكَ

فَقُلْتُ: اِلَاحِي! اَجْمَعُ اَمَّتِي مِنْ بَعْدِي عَلَى وَلايَةِ عَلِيَّ بْنِ اِبِي طَالِبٍ

لِيَرُدُّوا عَلَيَّ جَمِيعًا حَوْضِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ -

(۵) فَاَوْحَى إِلَيَّ: يَا مُحَمَّدُ! اِنِّي قَدْ قَضَيْتُ فِي عِبَادِي

اَنْ اَخْلُقَهُمْ وَقَضَايَ مَا ضَرَفْتُ فِيهِمْ لَا اَهْلَكَ بِهِ مِنْ اَشْيَاءِ

وَاَهْدَى بِهِ مِنْ اَشْيَاءِ وَقَدْ اَتَيْتَهُ عَلَيْكَ مِنْ بَعْدِكَ

وَجَعَلْتَهُ وَزِيرَكَ وَخَلِيفَتَكَ مِنْ بَعْدِكَ عَلَى اَهْلِكَ وَ

اَمَّتِكَ عَزِيْمَةً مَتَى لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ اَبْغَضَهُ وَ

عَادَاهُ وَاَنْكَرَ وَلايَتَهُ مِنْ بَعْدِكَ فَمَنْ اَبْغَضَهُ اَبْغَضْتُكَ

وَمَنْ اَبْغَضْتُكَ اَبْغَضْتَنِي وَمَنْ عَادَاهُ فَقَدْ عَادَاكَ وَمَنْ

عَادَاكَ فَقَدْ عَادَانِي، وَمَنْ أَحَبَّهُ فَقَدْ أَحَبَّنَا وَمَنْ



أَحَبُّكَ فَقَدْ أَحَبَّنِي۔

(۷) وَقَدْ جَعَلْتَ (لَهُ) هَذِهِ الْفَضِيلَةَ وَاعْطَيْتَكَ أَنْ  
أَخْرَجَ مِنْ صُلْبِهِ أَحَدَ عَشْرِ مَهْدِيًّا كَلَّمَكَ مِنْ ذُرِّيَّتِكَ  
مَنْ الْبَكْرُ الْبَتُولُ، أَوَّلُ رَجُلٍ مِنْهُمْ رِصَالَتِي خَلْفَهُ عِشِّي  
ابْنُ مَرْيَمَ، يَمْلَأُ الْأَرْضَ عَدْلًا كَمَا مَلَأْتَ جُورًا وَظُلْمًا  
أُنْجِي بِهِ مِنَ السَّالِكَةِ وَاهْدِي بِهِ مِنَ الضَّلَالَةِ وَأُبْرِ  
بِهِ الْأَعْمَى وَاشْفِ بِهِ الْمَرِيضَ۔

(۸) قُلْتُ: إِلَهِي! فَمَتَى يَكُونُ ذَلِكَ؟  
فَأَوْحَى إِلَيَّ عَزَّ وَجَلَّ: يَكُونُ ذَلِكَ إِذَا رَفَعَ الْعِلْمَ وَظَهَرَ الْجَهْلُ وَكَثُرَ  
الْبُقَرَاءُ وَقَلَّ الْعَمَلُ وَكَثُرَ الْقَتْلُ (الْقَتْلُ) وَقَلَّ الْفَقَاءُ  
الرَّهَادُونَ وَكَثُرَ فَقَهَاءُ الضَّلَالَةِ الْخَوْنَةُ وَكَثُرَ الشُّعْرَاءُ۔  
وَاتَّخَذَ أُمَّتُكَ قُبُورَهُمْ مَسَاجِدَ وَحَدِثَ الْمَصَاحِفَ  
وَزَخَرَفَتِ السَّاجِدَ وَكَثُرَ الْجُورُ وَالْفُسَادُ وَظَهَرَ الْمُنْكَرُ وَأَمْرُكُمْ  
بِهِ وَنُصِرَ عَنِ الْمَعْرُوفِ وَانْتَفَى الرِّجَالُ بِالرِّجَالِ وَالنِّسَاءُ  
بِالنِّسَاءِ وَصَارَتِ الْأُمَرَاءُ كُفْرًا وَأَوْلِيَاءُ هُمْ فَجْرَةٌ وَأَعْوَانُهُمْ  
ظُلْمَةٌ وَذُوو الرِّأْيِ مِنْهُمْ فَسَقَةٌ۔

(۹) وَعِنْدَ (ذَلِكَ) ثَلَاثَةُ خُسُوفٍ، خُسُوفٌ بِالْمَشْرِقِ وَخُسُوفٌ  
بِالْمَغْرِبِ، وَخُسُوفٌ بِجَزِيرَةِ الْعَرَبِ وَخُرَابُ الْبَصْرَةِ عَلَى يَدَيِ  
رَجُلٍ مِنْ ذُرِّيَّتِكَ يَتَّبِعُهُ الزُّلُوجُ وَخُرُوجُ وَلَدٍ مِنْ وَلَدِ  
الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَظُهُورُ السَّيْفِيَانِ يَخْرُجُ بِالْمَشْرِقِ مِنْ  
سُجُوسْتَانَ، وَظُهُورُ السَّيْفِيَانِ۔

(۱۰) قُلْتُ: إِلَهِي! وَمَا يَكُونُ بَعْدِي مِنَ الْفِتَنِ؟  
فَأَوْحَى إِلَيَّ: وَأَخْبَرَنِي بِبِلَادِ بَنِي أُمَيَّةٍ وَفِتْنَةٍ وَلَدَ عُمَيٍّ  
وَمَا هُوَ كَأَنَّ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، فَأَوْصَيْتَ بِذَلِكَ ابْنَ عُمَيٍّ  
حِينَ هَبَّتْ إِلَى الْأَرْضِ وَأَدَّتِ الرِّسَالَةَ فَلِلَّهِ الْحَمْدُ  
عَلَى ذَلِكَ كَمَا حَمَدَهُ النَّبِيُّونَ وَكَمَا حَمَدَهُ كُلُّ  
شَيْءٍ قَبْلِي وَمَا هُوَ خَالِفُهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔

آنحضرت نے ارشاد فرمایا: (ترجمہ حدیث معراج)

”جب میرا پروردگار مجھے معراج پر لے گیا تو آواز آئی تو میں نے عرض کیا:  
حاضر ہوں تیری بارگاہ میں لے صاحبِ عظمت پروردگار! میں حاضر ہوں، تو اللہ تعالیٰ نے  
میرے طرف وحی فرمائی: لے محمد! تمہیں معلوم ہے کہ ملائکہ اعلیٰ میں کس امر پر اختلاف ہوا تھا؟  
میں نے عرض کیا: پروردگار! مجھے تو اس کا علم نہیں۔

اللہ تعالیٰ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: لے محمد! کیا آدمیوں میں سے اپنا کوئی وزیر، اور بھائی اور  
اپنا وصی بھی منتخب و مقرر کیا ہے؟ اپنے بعد کے لیے؟

میں نے عرض کیا: پروردگار! اور لے میرے معبود! میں کس کو منتخب کروں؟  
پس میری طرف وحی فرمائی: لے محمد! میں نے علی بن ابی طالب کو آدمیوں میں سے تمہارے  
لیے منتخب کر دیا ہے۔

میں نے عرض کیا: لے میرے معبود! کیا میرے چچا زاد (بھائی) کو؟  
پس میری طرف وحی فرمائی: لے محمد! بلاشبہ تمہارے بعد علی ہی تمہارا وارث اور تمہارے  
علم کا وارث اور قیامت کے دن تمہارا حامل ہوا، یعنی ہوا، حرم کا اٹھانے  
(اور بلند کرنے) والا، اور تمہارے حوض (کوثر) کا ساتھی ہوگا۔ تمہاری اُمت  
میں سے جو محمد پر ایمان لانے والا وہاں وارد ہوگا وہ (علی) اُسے آبِ کوثر سے  
سیراب کرے گا۔

اور یہ بھی وحی کی گئی: (لے محمد!) میں نے اپنے نفس و ذات کی قسم کھائی ہے کہ جو بھی تمہارا  
(۲) دشمن، تمہارے اہل بیت کا دشمن اور تمہاری پاکیزہ ذریت کا دشمن ہوگا، وہ  
اس حوض (کوثر) سے پانی نہیں پیے گا۔ اور لے محمد! میں سچ ہی سچ کہتا  
ہوں کہ تمہاری ساری اُمت کو داخل جنت کر دینا کا سولے ان لوگوں کے جو  
جنت میں داخل ہونے سے انکار کریں گے۔

(۳) میں نے عرض کیا: لے میرے معبود! بھلا کوئی جنت میں جانے سے بھی انکار کرے گا؟  
وحی کی گئی میری طرف: ہاں ہاں انکار کرے گا۔

میں نے عرض کیا: کوئی کیسے انکار کرے گا؟  
میری طرف وحی آئی: لے محمد! میں نے اپنے تمام بندوں اور مخلوق میں تم کو منتخب کیا اور  
تمہارے بعد کے لیے تمہارا ایک بھی بھی منتخب فرمایا ہے اور اس کو  
تم سے دہی نسبت و منزلت عطا فرمائی جو ہزاروں کو تو سنی ہے تھی۔ سوائے اس کے

کہ تمہارے بعد کوئی نبی نہ ہوگا اور میں نے اس کی محبت تمہارے دل میں ڈال دی  
تمہارے فرزندوں کا اسے والد بنایا، پس تمہارے بعد تمہاری اُمت پر اس کو  
وہی حق حاصل ہوگا جو تمہیں اپنی زندگی میں اُن لوگوں کے اوپر حاصل ہے۔ اب  
جو اُس کے حق سے انکار کرے گا، اُس نے گویا تمہارے حق سے انکار کیا۔ جس نے  
اُس کی ولایت سے انکار کیا گویا اُس نے جنت میں جانے سے انکار کیا۔

(۴) یہ سنکر میں نے اللہ کا شکر ادا کرنے کے لیے فوراً سرسجدے میں دکھرایا  
کہ اللہ کا یہ بہت بڑا کرم ہے۔ اتنے میں ایک منادی نے ندا دی کہ اے محمد! اپنے  
سر کو سجدے سے اٹھاؤ۔ تم مجھ سے جو مانگو گے میں عطا کروں گا۔

میں نے عرض کیا: اے میرے معبود! میری ساری اُمت کو علی بن ابی طالب کی ولایت متحد کر دے  
تاکہ یہ سب کے سب قیامت کے دن میرے پاس میرے حوض (کوثر) پر  
وارد ہوں۔

(۵) پس وحی کی گئی میری طرف: اے محمد! میں نے اپنے بندوں کے لیے اُن کو پیدا کرنے  
سے قبل ہی فیصلہ کر لیا ہے اور میرا فیصلہ اُن میں نافذ ہو کر رہے گا کہ میں جس کو  
چاہوں گا اس (علی) کی وجہ سے ہلاک کروں گا اور جسے چاہوں گا اس کی وجہ سے  
ہدایت دوں گا۔ اور میں نے تمہارے بعد تمہارا علم اس کو عطا فرمادیا ہے اور  
اس کو تمہارا وزیر بنایا ہے، تمہارے بعد تمہارے اہل اور تمہاری اُمت پر  
اس کو تمہارا خلیفہ مقرر فرمادیا ہے۔ اور میں نے طے کر لیا ہے کہ جو اسے بغض  
اور دشمنی رکھے گا اور اس کی ولایت سے انکار کرے گا وہ جنت میں ہرگز نہ جائیگا  
اور یہ سمجھ لو کہ جس شخص نے اس (علی) سے عداوت کی اُس نے گویا تم سے عداوت کی، اور  
جس نے تم سے عداوت کی، گویا اُس نے مجھ سے عداوت کی۔ اور جس نے  
اُس سے محبت کی اُس نے تم سے محبت کی، اور جس نے تم سے محبت کی اُس نے  
مجھ سے محبت کی۔

(۶) اور میں نے اُس (علی) کے لیے یہ فضیلت بھی قرار دی ہے، اور یہ کہ  
اُس کے صلب سے گیارہ جہدی پیدا کروں گا۔ اور یہ سب کے سب تمہاری  
ذریعت اور بتول کی اولاد میں سے ہوں گے جن میں آخری جہدی وہ ہوگا جس کے  
پچھے عیسیٰ ابن مریم نماز پڑھیں گے اور وہ زمین کو عدل و داد سے اس طرح  
بھر دے گا جس طرح وہ ظلم و جبر سے بھری ہوئی ہوگی۔ میں اُس کے ذریعے سے

لوگوں کو ہلاکت سے نجات دوں گا اور گمراہی سے ہدایت کی طرف لاؤں گا، اور اس  
کے ذریعے سے اندھوں کو آنکھیں اور سیاروں کو شفا بخشوں گا۔

میں نے عرض کیا: اے میرے معبود! یہ کب ہوگا؟

پس میری طرف وحی آئی کہ یہ اُس وقت ہوگا جب علم دنیا سے اٹھ جائے گا، جہل چھا جائیگا  
قاریوں کی کثرت ہوگی، عمل کم ہوگا، قتل زیادہ ہوگا، ہدایت کرنے والے فقہاء  
کم اور گمراہ اور خیانت کرنے والے فقہاء کی کثرت ہوگی اور شعراء کی زیادتی  
ہوگی۔

(۸) (یہ اُس وقت ہوگا جب) تمہاری اُمت قبروں کے اوپر مساجد تعمیر کرے گی  
مصاحف (قرآن مجید) آراستہ ہوں گے، مسجدوں کی زینت و آرائش ہوگی  
ظلم و فساد کی بہتات اور گناہ علانیہ کیے جائیں گے اور تمہاری اُمت کو برائی  
اور گناہ کا حکم دیا جائے گا اور انہیں نیکیوں سے روکا جائے گا، مرد پر مرد اکتفا  
کریں گے اور عورت، عورت پر اکتفا کرے گی۔ امر اور حکام کا فرہوں گے  
اور اُن کے حوالی و موالی فاجر ہوں گے اور اُن کے اعوان و انصار ظالم ہوں گے  
اور اُن کے مشیر فاسق ہوں گے۔

(۹) اس وقت تین مقامات کی زمین دھنس جائے گی۔ ایک مشرق کی طرف  
اور دوسری مغرب میں اور تیسری جزیرۃ العرب میں۔ اور تمہاری ذریعت میں  
سے ایک شخص کے ہاتھوں بصرہ برباد ہوگا، جس کی پیروی زونج کریں گے اور  
اولاد حسن میں سے ایک شخص ظہور کریگا، اور جال ظالم ہوگا جو مشرق کی  
جانب سبستان سے نکلے گا اور سفیانی خروج کرے گا۔

(۱۰) میں نے عرض کیا: میرے معبود! میرے بعد کیا فتنے رونما ہوں؟  
پس مجھ پر وحی ہوئی، اور مجھے بنی اُمیہ کی آفت اور میرے چچا (عباس) کی اولاد  
کے فتنے کے بارے میں بتایا گیا اور قیامت تک ہونے والے واقعات  
کے متعلق بھی بتایا گیا۔ انقض جب میں مراج سے زمین پر واپس آیا تو میں نے اپنے  
ابن عم (حضرت علیؓ) کو اس کی وصیت و ہدایت کی اور اللہ کا پیغام اُن تک پہنچایا  
میں اس بات پر اللہ کی حمد کرتا ہوں جس طرح انبیاء و ماسلف نے اس کی حمد کی ہے  
جس طرح مجھ نے قبل لوگوں اس کی حمد کر چکے ہیں اور جس طرح وہ تمام چیزیں جو قیامت تک  
پیدا ہونے والی اُس کی حمد و تعریف کریں گی۔

حضرت امیر المومنین علیؑ نے ارشاد فرمایا:  
 "يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَقْرُبُ فِيهِ إِلَّا الْبَاحِلُ وَلَا  
 يَطْرُقُ فِيهِ إِلَّا الْفَاجِرُ وَلَا يَضَعُفُ فِيهِ إِلَّا الْمُنْصَفُ  
 يَعْدُونَ الصَّدَقَةَ فِيهِ غَرْمًا وَصَلَةُ الرَّحِمِ مَتَاوُ  
 الْعِبَادَةِ اسْتِطَالَةٌ عَلَى النَّاسِ فَعِنْدَ ذَلِكَ يَكُونُ  
 السُّلْطَانُ بِمَشُورَةِ الْأَمَاءِ وَإِمَارَةُ الصُّبَّيَّانِ وَتَدْبِيرُ  
 الْخَصِيَّانِ" (بیچ البلاغ)

ترجمہ: "لوگوں پر ایک ایسا بھی زمانہ آئے گا کہ جس میں چغلیخورد مقرب ہوگا، فاجر  
 کو ہرشیار اور زیرک سمجھا جائے گا، انصاف پسند کو کمزور کہا جائے گا  
 صدقہ دیے کو نقصان میں شمار کیا جائے گا، اعزاء کے حقوق کی ادائیگی کو  
 احسان سمجھا جائے گا، عبادت لوگوں پر گراں (ناگوار) ہوگی، اُس وقت  
 حکومت کینروں کے مشوروں سے ہوگی، بچے امیر اور حاکم ہوں گے، خواہ سرا  
 (نامرد) انتظام حکومت سنبھالیں گے۔" (بیچ البلاغ)

# بَحَارُ الْاُخْوَارِ



## بَابُ

### بِسْتِ وَشْتَمِ



### حَالَاتِ يَوْمِ ظَهْرٍ

## باب ۲۶

### حالاتِ یومِ ظہور

#### ظہور جمعہ کے دن ہوگا

(۱)

آبی نے سعد سے، سعد نے ابنِ یزید، انھوں نے ابنِ ابوعبیر سے اور انھوں نے متعدد لوگوں سے روایت کی ہے کہ: حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ”یخرج قائلنا اهل البيت يوم الجمعة الخبز“  
”ہم اہل بیت کا قاتم جمعہ کے دن ظہور و خروج کریں گے“ (الغمال)

#### سب پہلے حضرت جبریل بیعت کریں گے

(۲)

آبی نے محمد عطار سے، انھوں نے اشعری، انھوں نے موسیٰ بن عمر سے، انھوں نے ابنِ سنان سے، انھوں نے ابوسعید قماط سے، انھوں نے بکیر بن اعین سے اور بکیر نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے حجر الاسود اور اس رکن کے متعلق جن میں حجر الاسود لکھا ہوا ہے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

”ومن ذلك الوقت يهبط الطير على القائم عليه السلام

فاول من يبايعه ذلك الطير، وهو والله جبريل ۴ والی

ذلك المقام يسند ظهره، وهو الحجة والدليل على

القائم ۳، وهو الشاهد لمن وافى ذلك المكان تمام الخبر

ترجمہ ”اور اسی رکن سے ایک طائر امام قائم علیہ السلام کے پاس اترے گا اور وہ

طائر سب سے پہلے ان کی بیعت کرے گا اور وہ طائر خدا کی قسم حضرت جبریل ۴

ہوں گے اور امام قائم ۴ اپنی پشت کو ٹیک لگاتے ہوئے کھڑے ہوں گے

اور یہ امام قائم ۴ کی حجت و دلیل ہے اور جو شخص اس کے پاس جائے گا

وہ اس کے سامنے امام قائم ۴ کی گواہی دے گا۔“

(علل الشرائع)

## امام عصر کی رعایا نہ ہوں گے

(۳)

حنان بن سدر نے اپنے والد سدر بن حکیم سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے ابوسعید عقیقی سے اور انھوں نے حضرت امام حسن بن علی (علیہما السلام) سے روایت کی ہے کہ:

آپ نے فرمایا: ”ما منا احد الا ويقع في عنقه بيعه لطاغية زمانه الا

القائم الذي يصلتي خلفه روح الله عيسى بن مريم فاق

الله عز وجل يخفي ولادته ويغيب شخصه لئلا يكون

لاحد في عنقه بيعة اذا خرج، ذلك التاسع من ولد

اخى الحسين ابن سيده الاماء بطيل الله عمره في غيبته

ثم يظهره بقدرته في صورة شاب ذواربعين سنة

ذلك ليعلم ان الله على كل شئ قدير“ (الاحتجاج)

ترجمہ: ”ہم میں سے کوئی بھی ایسا نہیں جو اپنے زمانے کے کسی ظالم کے تحت حکومت

نہ ہو، سوائے اس امام قائم کے جس کے پیچھے حضرت عیسیٰ ۲ بن مریم نماز

پڑھیں گے۔ اللہ برتر و بزرگ اسی لیے ان کی ولادت اور ان کی ذات کو

غائب رکھے گا، تاکہ وہ کسی کے زیر حکومت نہ رہیں۔ یہ میرے بھائی حسین

کی اولاد میں سے نوین پشت میں ہوں گے اور ایک کینز (سیدۃ الاماء) کے

بطن سے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کی غیبت میں ان کی عمر کو طویل کرے گا

اور جب وہ ظہور کریں گے تو دیکھنے میں معلوم ہوگا کہ یہ چالیس سال کے جوان

ہیں۔ یہ اس لیے کجاں لیا جائے کہ اللہ تعالیٰ بلاشبہ ہر شے پر قادر ہے۔“

(احتجاج)

### حمّ عسّی کی تفسیر اس میں

### سن امام قائم پوشیدہ ہے

(۴)

احمد بن علی اور احمد بن ادریس دونوں

نے محمد بن احمد علوی سے، انھوں نے عمر کی سے، انھوں نے محمد بن جہور سے، انھوں نے سلیمان

بن ساعد سے، انھوں نے عبد اللہ بن قاسم سے، انھوں نے یحییٰ بن میسرہ ثعنی سے اور انھوں

نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے ان کا بیان ہے کہ میں نے ان جناب

کو فرماتے ہوئے سنا: ”(يقول ۴) (حمّ) عسّی عدد ادسنی القائم“



و "ق" جبل محیط بال دنیا من زمرّد أخضر وخضرة  
السماء من ذلك الجبل وعلم كل شيء في "عسق"  
ترجمہ: "آپ نے فرمایا: "حتمہ عشق امام قائم علیہ السلام کے سن کے اعداد میں  
اور "ق" ایک پہاڑ ہے جو زمرّد سبز کا ہے جو ساری دنیا کو گھیر رکھوئے  
ہے اور آسمان پر سبزی درحقیقت اسی پہاڑ کا عکس ہے۔ اور ہر شے کا  
علم "عسق" میں مضمر ہے۔" (تفسیر علی بن ابراہیم)

### ۵ امام عصر بوقت ظہور جوان ہوں گے

ابن سعد نے ازدی سے روایت کی ہے اور ازدی کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں اور  
ابو بصیر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہمارے ساتھ عبدالعزیز  
بھی تھے۔ میں نے عرض کیا: مولا!

"آنت صاحبنا؟"

فقال: (فی لصاحبکم)؛

ثم: اخذ جلدہ عضدہ فمدّها:

فقال: أنا شیخ کبیر وصاحبکم شاب حدث

ترجمہ: "کیا آپ ہمارے صاحب الامر ہیں؟"

فرمایا: میں تمہارا امام ہوں۔

پھر: آپ نے اپنے بازو کی جلد پکڑی اور اسے کھینچ کر فرمایا:

دیکھو "میں بہت بوڑھا ہوں (جھڑیاں پڑی ہوئی ہیں) اور تمہارا صاحب الامر

(قرب الاسناد)

تو جوان ہوگا۔"

### ۶ امام عصر کی حکومت چالیس سال رہے گی

زید بن وہب جہنی نے حضرت امام حسن بن علی بن ابی طالب (علیہم السلام) سے  
اور آپ نے اپنے والد بزرگوار سے روایت کی ہے:

قال: "يبعث الله رجلاً في آخر الزمان وکلب من الدهر وجل من الناس

يؤيده الله ملكاً منكم ويعصم انصاره وينصره بأياته

ويظفره على الارض حتى يدينوا طوعاً او كرهاً يملأ الارض

عدلاً وقسطاً ونوراً وبرهاً تأييداً له عرض البلاد وطولها  
لا يبقى كافراً الا امن ولا طاح الا صلح وتصلح في ملكه  
السباع، وتخرج الارض نباتها وتنزل السماء بركتها و  
تظهر له الكنوز يملك ما بين الخافقين أربعين عاماً  
فطوبى لمن أدرك أيامه وسع كلامه۔" (کتاب الاحتجاج)  
ترجمہ: "آپ نے فرمایا: "آخر زمانہ میں اللہ تعالیٰ ایک شخص کو مبعوث فرمائے گا جو مرکز زمانہ  
اور لوگوں میں غیر معصوم ہو جس کی تائید و نصرت اللہ اپنے فرشتوں سے کریگا  
اس کے انصار و مددگاروں کی حفاظت کرے گا، اپنی آیات و نشانیوں سے  
اس کی مدد کرے گا اور وہ ساری روئے زمین پر غالب آئے گا، لوگ بخوشی  
یا مجبوراً بہر حال دین کو قبول کریں گے، وہ زمین کو عدل و داد سے، نور و برکت  
سے بھر دیگا، کوئی کافر بغیر ایمان لائے، اور بد اطوار بغیر اصلاح قبول کیے  
ہوئے نہ رہے گا۔ اس کی حکومت میں درندے بھی درست ہو جائیں گے اور  
زمین اپنی ساری نباتات اُگا دے گی، آسمان سے برکتیں نازل ہوں گی، زمین  
کے اندر مدفون خزانے اُس پر ظاہر ہو جائیں گے اور ساری دنیا پر چالیس سال  
تک حکومت کرے گا، خوش نصیب ہوگا وہ شخص جو اُس کے دور حکومت کو  
پائے اور اُس کے کلام کو سنے۔" (کتاب الاحتجاج)

### ۷ صرف ایک شب میں اقدار قائم ہوگا

محمد بن ابراہیم بن اسحاق نے حسین بن ابراہیم بن عبد اللہ بن منصور سے، انھوں نے  
محمد بن یارون ہاشمی سے، انھوں نے احمد بن عیسیٰ سے، انھوں نے احمد سلیمان، دہادی سے، انھوں نے  
معاویہ بن ہشام سے، انھوں نے ابراہیم بن محمد بن حنفیہ سے، انھوں نے اپنے والد محمد سے، انھوں  
نے اپنے والد بزرگوار حضرت امیر المومنین صلوات اللہ علیہ سے روایت نقل کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ  
حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

"المهدى منّا اهل البيت يصلحه الله له اَمْرٌ في ليلةٍ"

ترجمہ: "مہدی ہم اہل بیت میں سے ہوگا اللہ ایک ہی شب میں اس کا اقدار اور

اس کی حکومت قائم کر دے گا۔"

(اکمال الدین)

## ① امام زمانہ کا بوقتِ ظہور ارشاد ہوگا

طالقانی نے (ابن ہمام) سے، انھوں نے جعفر بن مالک سے، انھوں نے حسن ابن محمد بن سماع سے، انھوں نے احمد بن حارث سے، انھوں نے مفضل بن عمر سے، انھوں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور آپ نے اپنے والد بزرگوار حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

”اذا قام القائمُ: قال: ”فَقَرِيتُ مِنْكُمْ لَمَّا خِفْتُمْ قَوَّهَبَ لِي دَلِّي حُكْمًا وَجَعَلَنِي مِنَ الْمُرْسَلِينَ“ (اشعرار آیت ۲۱)

ترجمہ روایت ”جب امام قائم علیہ السلام ظہور کریں گے تو (حضرت موسیٰ کی طرح) یہ کہیں گے ”ترجمہ آیت ”پس میں تم میں سے راہ فرار اختیار کر گیا“ جب میں تم سے خوفزدہ ہو گیا تھا اور میرے پروردگار نے مجھے حکمت عطا کی اور مجھے مرسلین میں سے قرار دیا۔“

(اکمال الدین)

## ② آپ کا ظہور آفتاب سے زیادہ روشن ہوگا

ابی اور ابن ولید نے سعد اور حمیری اور احمد بن ادریس نے ابن سب نے ابن علی و ابی الوہاب و محمد بن عبد الجبار اور عبد اللہ بن عامر سے، ان سب نے ابن ابی نجران سے، انھوں نے محمد بن مساور سے، انھوں نے مفضل بن عمر جعفی سے اور انھوں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ میں نے ان جناب کو فرماتے ہوئے سنا:

يقولُ: ”اَيُّكُمْ وَالتَّنْوِيهِ اَمَّا وَاللّٰهُ لِيُغَيِّبَنَّ اِمَامَكُمْ سَنِيْنًا مِنْ دَهْرِكُمْ وَلِيُمَحِّصَ حَتّٰى يَقَالَ مَاتَ اَوْ هَلَكَ يَآئِيْ وَادِ سَلَكْ وَلِتَدْمَعَنَّ عَلَيْهِ عَيُّونُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَلِتَكْفَأَنَّ كَمَا تَكْفَأُ السَّفْنُ فِيْ اَمْوَاجِ الْبَحْرِ فَلَا يَبْجُوْا اِلَّا مِنْ اِخْذِ اللّٰهِ مِثْقَالَ وَكُتُبٍ فِيْ قَلْبِهِ الْاِيْمَانُ وَابْتَدَه بَرُوْجُ مِنْهُ وَلِتَرْفَعَنَّ اثْنَتَا عَشْرَةَ رَايَةً مُّشْتَبِهَةً لَا يَدْرِيْ اَيُّهُنَّ اَيُّهُنَّ مِنْ اَيُّ“

قال: فَبَكَيْتُ:

فَقَالَ لِيْ: مَا يَبْكِيْكَ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ؟

فَقُلْتُ: وَكَيْفَ لَا اَبْكِيْ وَانْتَ تَقُوْلُ تَرْفَعُ اثْنَتَا عَشْرَةَ رَايَةً مُّشْتَبِهَةً

لَا يَدْرِيْ اَيُّهُنَّ مِنْ اَيُّهُنَّ؟ فَبَكَيْتُ تَصْنَعُ؟

قال: فنظرت الى شمس داخلية في الصفة فقال: يا ابا عبد الله ترى هذه الشمس؟ قلت: نعم.

قال: ”والله لا امرنا ابين من هذه الشمس“

ترجمہ: فرمایا ”دیکھو! اس بات کو مشہور نہ کرنا۔ خدا کی قسم تمہارا امام قائم ۴ برسوں تک غیب کے پردے میں پوشیدہ رہے گا“ اور اتنی طویل مدت تک غائب رہے گا کہ لوگ کہنے لگیں گے ”وہ مر گئے یا ہلاک ہو گئے یا کسی دوسری وادی میں چلے گئے“ مومنین کی آنکھوں سے ان کے لیے آنسو جاری ہوں گے اور وہ ایسے تھپڑے کھائیں گے جیسے کوئی کشتی سمندر میں تھپڑے کھاتی ہے۔ اس (دور) میں بس وہی شخص (اپنا ایمان) سلامت رکھے گا جس سے روز ازل اللہ نے عہد و پیمان لے لیا ہے اور اس کے دل پر ایمان نقش کر دیا ہے۔ اور روح الایمان سے اس کی مدد کی ہے، ان کے ظہور کے وقت بارہ جھنڈے لہراتے ہو گئے اور یہ پتہ بھی نہ چلے گا کہ حق کا جھنڈا کونسا ہے اور باطل کا کونسا جھنڈا ہے، لوگ اشتباہ میں پڑ جائیں گے۔

ادوی کا بیان ہے کہ یہ سنکر میں رونے لگا۔

یہ نے دریافت کیا: کیوں گریہ کرتے ہو؟

میں نے عرض کیا: کیونکہ نہ گریہ کروں جبکہ آپ یہ فرماتے ہیں کہ بارہ جھنڈے بلند ہوں گے جو مشتبہ حالت میں ہوں گے پتہ نہ چلے گا کہ کونسا جھنڈا کس کا ہے۔ یہ صورت ہوگی تو اس وقت ہم لوگ کیا کریں گے۔؟

بسنکر آپ نے روشندان سے آفتاب کو دیکھا

پھر فرمایا: اے ابا عبد اللہ! تم اس آفتاب کو دیکھتے ہو نا؟

میں نے عرض کیا: جی ہاں۔

یہ نے فرمایا: امام قائم ۴ بخدا، اس سے بھی زیادہ واضح و روشن ہوگا۔ (اس میں)

پریشانی کی کیا بات ہے) (اکمال الدین)

غنیۃ نعمانی میں بھی ابن ابی نجران نے محمد بن عیسیٰ و عبد اللہ بن عامر

و ابن ابی الخطاب کے حوالے سے اور ان سب نے حمیری و جعفر بن محمد بن مالک

نے محمد بن ہمام کے حوالے سے اسی کے مثل روایت نقل کی ہے۔

عنبیہ طوسی میں احمد بن ادریس نے ابن قتیبہ سے، انھوں نے ابن شاذان سے  
 انھوں نے ابن ابی بجران سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔  
 (محمد یعقوب) کلینی نے محمد بن یحییٰ سے، انھوں نے احمد بن محمد سے، انھوں نے  
 عبد الکرم سے اور انھوں نے ابن ابی بجران سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔ (غنیۃ لغاتی)

### ① درحقیقت ہر امام قائم بامر اللہ ہے

سنائی نے اسدی سے، انھوں نے سہل سے، اور سہل نے عبد العظیم حسنی سے  
 روایت کی ہے کہ عبد العظیم کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت محمد تقی بن حضرت علی بن موسیٰ،  
 سے عرض کیا، میرا خیال ہے کہ اہل بیت محمد میں سے آپ ہی وہ امام قائم ہوں گے جو زمین کو عدل و  
 داری سے بھر دیں گے جس طرح وہ ظلم و جور سے بھری ہوئی ہوگی؟

فقال: "يا ابا القاسم! ما متا إلا قائم بامر الله عز وجل وهاد إلى دينه  
 ولكن القائم الذي يطمئنه الله به الأرض من أهل الكفر والحد  
 ويملاها عدلاً وقسطاً هو الذي يخفي على الناس ولادته ويغيب  
 عنهم شخصه ويحرم عليهم تسبيته وهو ستي رسول الله  
 وكنيته وهو الذي تطوى له الأرض ويذل له كل صعب  
 يجتمع إليه أصحابه عدّة أهل بدر ثلاثة عشر رجلاً من  
 اقاصي الأرض وذلك قول الله عز وجل:  
 "أَيُّهَا تَكُونُوا آيَاتٍ بِكُمُ اللَّهُ جَمِيعًا إِنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ  
 شَيْءٍ قَدِيرٌ" (سورة البقرة آیت ۱۷۸)

فاذا اجتمعت له هذه العدّة من أهل الاخلاص اظهر  
 أمره، فاذا اكمل له العقد وهو عشرة آلاف رجل خرج  
 بأذن الله عز وجل، فلا يزال يقتل اعداء الله حتى يرضى  
 الله عز وجل۔

قال عبد العظیم: فقلت له: يا سيدي! وكيف يعلم ان الله قد رضى؟  
 قال: يلقى في قلبه الرحمة فاذا دخل المدينة أخرج اللات والعزى فأحرقهما۔

ترجمہ روایت: آپ نے فرمایا: اے ابوالقاسم! ہم میں سے تو ہر امام قائم بامر اللہ ہے اور

اُس کے دین کی طرف ہدایت کرنے والا ہے لیکن وہ امام قائم جو زمین کو اہل کفر  
 اور منکرین سے پاک کر دے گا اور زمین کو عدل و داری سے بھر دے گا، وہ ہوگا جسکی  
 ولادت اور ذات کو لوگوں سے پوشیدہ رکھا جائے گا اور جس کا نام لینا بھی  
 حرام ہوگا، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہمنام ہوگا اور ہم کنیت ہوگا  
 وہی وہ ہوگا جس کے لیے زمین سمیٹے گی، ہر سختی اُس کے لیے آسان ہوگی، زمین کے  
 دور دراز خطوں سے اس کے اصحاب جنکی تعداد اصحاب بدر کے برابرین سوتیرہ  
 ہوگی اُس کے پاس حج ہوں گے۔ اسی کے لیے اللہ عز وجل کا ارشاد ہے:

ترجمہ آیت: "جہاں کہیں بھی تم ہو (گے) اللہ تم سب کو حج کر کے لے آئے گا  
 بیشک اللہ ہر شے کے اوپر قادر ہے" (البقرہ ۱۲۸)

جب آپ کے یہ سارے اصحاب حج ہو جائیں گے تو آپ اپنی حکومت کا اعلان  
 فرمائیں گے اور جب دس ہزار آدمی آپ کے ہاتھ پر بیعت کر لیں گے تب آپ  
 اللہ کے حکم سے خروج فرمائیں گے اور دشمنان خدا کو قتل کرنا شروع کریں گے اور اتنا قتل کریں گے کہ  
 اللہ عز وجل راضی ہو جائے گا۔

عبد العظیم کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا: اے میرے سردار! انھیں (امام قائم) کو یہ کیسے علم  
 ہو جائے گا کہ اللہ راضی ہو گیا؟

آپ نے فرمایا: وہ (اللہ تعالیٰ) ان کے دل میں رحم ڈال دے گا اور جب وہ مدینہ پہنچیں گے  
 تو لات و عزری (توں) کو نکال کر جلا ڈالیں گے۔ (اکمال الدین)  
 کتاب الاجتہاد میں بھی عبد العظیم کی یہی روایت مرقوم ہے۔

### ② "فَاِذَا انْقَرَفَ فِي النَّاقُورِ" کی تفسیر

ایک جماعت رواۃ نے ابو مفضل سے، انھوں نے محمد حیرى سے، انھوں نے اپنے والد  
 انھوں نے ابن ابی الخطاب سے، انھوں نے موسیٰ بن سعدان سے، انھوں نے عبد اللہ بن قاسم سے،  
 انھوں نے مفضل بن عمر سے روایت کی ہے کہ ابو مفضل بن عمر کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت  
 ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے جابر کی تفسیر سے متعلق دریافت کیا:

فقال: "لا تحدّث به السفله فيذيعونه أمّا تقرأ كتاب الله  
 "فَاِذَا انْقَرَفَ فِي النَّاقُورِ" (سورة مدثر آیت ۸)

إِنَّ مَنَا إِمَامًا مُسْتَتِرًا فَاِذَا ارَادَ اللَّهُ اَظْهَارًا مَرَّةً نَكَتَ فِي قَلْبِهِ

نکتہ فظہر فقام بامر اللہ۔“ (غیبہ طوسی)  
 ترجمہ روایت: ”سفلوں اور پشت ذہنیت والوں سے ان کی تفسیر بیان نہ کرنا، ورنہ وہ اس کو مستہر کر دیں گے۔ کیا تم نے قرآن میں یہ آیت نہیں پڑھی ہے:  
 ترجمہ آیت: ”پس جب صور میں پھونکا جائے گا۔“ (مذکر آیت ۸)  
 بلاشبہ ہم میں سے ایک امام پوشیدہ و مستور ہوگا اور جب اللہ کا ارادہ ہوگا کہ اپنے امر کو ظاہر کرے تو ان کے دل میں یہ بات ڈال دے گا پس وہ ظاہر ہوں گے اور اللہ کے حکم سے قیام کریں گے۔ (کھڑے ہوں گے)  
 (غیبہ طوسی)

★ رجال کثی میں بھی آدم بن محمد بلخی نے علی بن حسن بن ہارون دقاق سے،  
 انھوں نے علی بن احمد سے، انھوں نے احمد بن علی بن سیمان سے، انھوں  
 نے ابن فضال سے، انھوں نے علی بن حسان سے اور انھوں نے مفصل سے  
 یہی روایت بیان کی ہے جو مرقوم ہے۔ (رجال کثی)

### ۱۲) اِنْ نَّشَأْ نُنْزِلْ... کی شان نزول

محمد بن عباس نے عبد اللہ بن اسد سے، انھوں نے ابراہیم بن محمد سے انھوں نے  
 احمد بن معر اسدی سے، انھوں نے محمد بن فضیل سے، انھوں نے کلبی سے، انھوں نے ابوصالح سے  
 اور انھوں نے ابن عباس سے اللہ عزوجل کے اس قول (آیت):

”اِنْ نَّشَأْ نُنْزِلْ عَلَیْہِمْ مِنَ السَّمَاءِ اٰیَةً فَظَلَّتْ  
 اَعْنَاقُہُمْ لَهَا خُضِیْعَیْنِ“ (شورۃ الشعراء آیت ۴)

کی تفسیر میں روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا:

قال: ”ہذہ نزلت فینا و فی بنی اُمیّۃ؛ تكون لنا دولة تذلّ

اَعْنَاقُہُمْ لنا بعد صعوبۃ و هو ان بعد عزّ“

انھوں نے کہا: ”یہ آیت ہم لوگوں کے متعلق اور بنی اُمیّۃ کے بارے میں نازل ہوئی ہے ہمارے  
 خاندان کو اقتدار حاصل ہوگا اور بنی اُمیّۃ کی گردنیں دلت کے ساتھ جھک  
 جائیں گی۔“

ترجمہ آیت: ”اگر ہم چاہیں تو ہم ان پر آسان سے کوئی آیت (معجزہ) نازل کر دیں جس کے  
 سامنے عاجزی کے ساتھ ان کی گردنیں جھک جائیں“ (شورۃ ۴)

### ۱۳) ایت: اِنْ نَّشَأْ نُنْزِلْ... کی شان نزول

محمد بن عباس نے احمد بن حسن بن علی سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے  
 اپنے والد سے، انھوں نے محمد بن اسماعیل سے، انھوں نے حنان بن سیر سے اور انھوں نے حضرت  
 ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے، ان کا بیان ہے کہ میں نے ایک مرتبہ ان جناب کے  
 اللہ عزوجل کے اس قول (آیت):

”اِنْ نَّشَأْ نُنْزِلْ عَلَیْہِمْ مِنَ السَّمَاءِ اٰیَةً فَظَلَّتْ  
 اَعْنَاقُہُمْ لَهَا خُضِیْعَیْنِ“ (الشعراء آیت ۴)

کے متعلق دریافت کیا

قال: ”نزلت فی قائلہ اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم“ بنیادی با سمد  
 من السماء

ترجمہ ”یہ آیت حضرت قائم آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق نازل ہوئی ہے۔  
 ان کے نام کا آسمان سے اعلان ہوگا۔“ (کنز العمال الفوائد)

### ۱۴) ایت: اِنْ نَّشَأْ نُنْزِلْ... کی شان نزول

محمد بن عباس نے حسین بن احمد سے، انھوں نے محمد بن عیسیٰ سے، انھوں نے یونس سے  
 انھوں نے صفوان سے، انھوں نے ابو عثمان سے، انھوں نے معق بن خنيس سے اور انھوں نے حضرت  
 ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے اور ان جناب نے فرمایا کہ حضرت امیر المومنین  
 کا ارشاد ہے کہ:

قال: ”انتظروا الفرج فی ثلاث“

قيل: وما هي؟

قال: ”اختلاف اهل الشام بينهم، والرايات السود من خراسان  
 والفرقة فی شهر رمضان“

قيل له: وما الفرقة فی شهر رمضان؟

قال: ”اما سمعتم قول الله عزوجل فی القرآن:

”اِنْ نَّشَأْ نُنْزِلْ عَلَیْہِمْ مِنَ السَّمَاءِ اٰیَةً فَظَلَّتْ  
 اَعْنَاقُہُمْ لَهَا خُضِیْعَیْنِ“ (الشعراء آیت ۴)



قال: "إِنَّهُ يَخْرُجُ الْفَتَاةَ مِنْ خَدْرَهَا وَيَسْتَيْقِظُ النَّائِمَ وَيُفْرِغُ الْبَيْقِظَانَ -"

ترجمہ: "تین علامتوں کے ظاہر ہونے کے بعد فرج و ظہور امام قائمؑ کا انتظار کرنا۔"

عرض کیا گیا: وہ تین علامتیں کیا ہیں؟

فرمایا: "اہل شام کا آپس میں اختلاف، فرسان کی طرف سے سیاہ جھنڈوں کا نمودار ہونا، اور ماہ رمضان میں فزع (خوف)۔"

دریافت کیا گیا: ماہ رمضان میں خوف کیسا؟

فرمایا: "سیاہ لوگوں نے اللہ عزوجل کا یہ قول قرآن مجید میں نہیں سنا ہے کہ:

"إِنْ تَشَاءُ نُنْزِلُ عَلَيْهِمْ مِنَ السَّمَاءِ آيَةً فَظَلَّتْ أَعْنَاقُهُمْ لَمَّا خُصِعِينَ" (اشعراء آیت ۴)

ترجمہ روایت: "یعنی اس وقت عورتیں پردے سے نکل پڑیں گی اور خوابیدہ لوگ نیند سے جاگ اٹھیں گے اور خوف سے کانپنے لگیں گے۔" (کنز جات الفوائد)

### ۱۵) آیت: إِنْ تَشَاءُ نُنْزِلُ... کی تفسیر

حسین بن عبد اللہ نے بزوفری سے، انھوں نے احمد بن ادریس سے، انھوں نے ابن قتیبہ سے، انھوں نے فضل بن شاذان سے، انھوں نے ابن فضال سے، انھوں نے مثنی حنظل سے، انھوں نے حسن بن زیاد صیقل سے روایت کی ہے کہ ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابوعبد اللہ امام جعفر صادق ابن امام محمد باقر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا:

يَقُولُ: "إِنَّ الْقَائِمَ لَا يَقُومُ حَتَّى يَبَادِيَ مَنَادٌ مِنَ السَّمَاءِ تَسْمَعُ الْفَتَاةَ فِي خَدْرِهَا وَيَسْمَعُ أَهْلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَفِيهِ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ:

"وَإِنْ تَشَاءُ نُنْزِلُ عَلَيْهِمْ مِنَ السَّمَاءِ آيَةً فَظَلَّتْ أَعْنَاقُهُمْ لَمَّا خُصِعِينَ" (اشعراء آیت ۴)

آپ نے فرمایا: "بلاشبہ حضرت امام قائم علیہ السلام کا ظہور اس وقت تک نہ ہوگا جب تک کہ ایک منادی آسمان سے ندا نہ دے گا جسے پردے میں پردہ نشین عورتیں اور تمام مشرق اور مغرب والے سُنیں گے۔ اسی کے لیے یہ آیت نازل ہوئی ہے: (آیت مذکورہ ہے)

يَقُولُ: "إِنْ تَشَاءُ نُنْزِلُ... خُصِعِينَ" (اشعراء آیت ۴)

### ۱۶) امام عصرؑ کے لیے پیری نہیں ہے

طالقانی نے احمد بن علی انصاری سے، انھوں نے ہروی سے روایت کیا ہے اور ہروی کا بیان ہے کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت امام رضا علیہ السلام سے دریافت کیا کہ آپ حضرات کے امام قائمؑ کی کیا پہچان ہوگی؟

قال: "عَلَامَتُهُ أَنْ يَكُونَ شَيْخَ الْمَسْنَةِ شَابًا الْمُنْظَرُ حَتَّى آتَى النَّاطِرُ إِلَيْهِ لِيَحْسِبَهُ ابْنُ أَرْبَعِينَ سَنَةً أَوْ دُونَهَا وَإِنَّ مِنْ عَلَامَتِهِ أَنْ لَا يَسْهَرُ بِمَرُورِ اللَّيَالِي وَاللَّيَالِي عَلَيْهِ حَتَّى يَأْتِيَ أَجَلُهُ -" (اکمال الدین)

آپ نے فرمایا: "ان کی پہچان یہ ہے کہ وہ بہت کیرالنسن ہونے کے باوجود جوان نظر آئیں گے اور دیکھنے والا یہ سمجھے گا کہ یہ زیادہ سے زیادہ چالیس سال کے ہوں گے۔ دوسری پہچان یہ ہے کہ خواہ کتنا ہی زمانہ گزر جائے مرتے دم تک بوڑھے نہ ہوں گے۔" (اکمال الدین)

### ۱۷) آپ کا ظہور بروز عاشورا ہوگا

ابن ادریس نے اپنے والد سے، انھوں نے ابن عیسیٰ سے، انھوں نے ابوہازی سے، انھوں نے بطائی سے، انھوں نے ابوبصیر سے اور ابوبصیر نے حضرت ابوجعفر علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

"يَخْرُجُ الْقَائِمُ يَوْمَ الْمَبِيتِ يَوْمَ عَاشُورَاءِ الْيَوْمِ الَّذِي قُتِلَ فِيهِ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ"

"امام قائم علیہ السلام بروز شنبہ یوم عاشورا، جس دن امام حسین علیہ السلام قتل کیے گئے تھے، ظہور و فوج فرمائیں گے۔" (اکمال الدین)

### ۱۸) سب پہ جبریل بیعت کریں گے

ابن الولید نے صفار سے، انھوں نے ابن زبیر سے، انھوں نے ابن ابوعبیر سے، انھوں نے ابان بن عثمان سے، انھوں نے ابان تغلب سے، اور انھوں نے حضرت ابوعبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ: آپ نے ارشاد فرمایا:

"إِنَّ أَوَّلَ مَنْ يَبَايِعُ الْقَائِمَ جِبْرِيلُ يَنْزِلُ فِي صُورَةِ طَيْرٍ بِمِثْلِ"

فِي بَابِهِ ثُمَّ يَضَعُ رَجُلًا عَلَى بَيْتِ اللَّهِ الْحَرَامِ وَرَجُلًا عَلَى  
بَيْتِ الْمَقْدِسِ ثُمَّ يَنَادِي بِصَوْتٍ طَلِقْ ذَا قِ تَسْمَعُ الْخَلَائِقُ  
(آية): "أَتَى أَهْلُ اللَّهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوهُ" (سورة نحل آیت ۱)  
ترجمہ: "امام قائمؑ کی سب سے پہلے جبریل بیعت کریں گے وہ ایک سفید طائر کی شکل  
میں نازل ہوں گے، ایک پاؤں خانہ کعبہ پر رکھیں گے اور ایک پاؤں اُن کا  
بیت المقدس پر ہوگا اور ایک بلند اور خوش کن آواز کے ساتھ اعلان  
کریں گے کہ:

ترجمہ آیت: "اللہ کا امرب ہے پس اس کے لیے جلدی مت کرو۔" (نحل آیت ۱)

ایک دوسری روایت میں ابان بن تغلب نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے اور  
حضرت امام ابو جعفر محمد باقر علیہ السلام سے بھی اسی کے مثل روایت کی ہے۔  
(تفسیر عیاشی)

آپ کی فوج کے ہر سپاہی کی تلوار  
کے اوپر ایک کلمہ تحریر ہوگا

(۱۹)

ان ہی اسناد کے ساتھ ابان بن تغلب سے روایت ہے کہ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام  
نے ارشاد فرمایا: "سَيَأْتِي فِي مَسْجِدِ كَرْثَلَا ثَمَانِيَّةٌ وَثَلَاثَةُ عَشَرَ رَجُلًا يَعْنِي  
- مسجد مکہ - يعلم اهل مكة انه لم يلد (هم) اباؤهم  
ولا اجدادهم، عليهم السيوف، مكتوب على كل سيف  
كلمة تفتح الف كلمة، فيبعث الله تبارك وتعالى  
ريحا فتنادي بكل واحد: هذا المهدي يقضي بفقاه  
داود وسليمان عليهما السلام لا يريد عليه بيعة -"  
ترجمہ: "عنقریب تمہاری مسجد (خانہ کعبہ) میں تین سو تیرہ اشخاص ایسے آئیں گے  
جنکے متعلق اہل مکہ کو قطعی علم نہ ہوگا کہ وہ کب پیدا ہوتے اور ان کے آباؤ  
اجداد کون ہیں۔ ان کے پاس تلواں ہوں گی، ہر تلوار پر ایک کلمہ مرقوم ہوگا جس  
سے ہزار ہزار کلمے پیدا ہوں گے، پھر اللہ تعالیٰ ایک ہوا کو مبعوث فرمائے گا  
جو ہر وادی میں پکار کر اعلان کرے گی کہ یہ مہدی ہیں۔ حضرت داؤد و سلیمان کے  
مانند فیصلہ کریں گے اور کسی سے گواہ طلب نہ کریں گے۔" (اکمال الدین)

(۲۰) ہر تلوار پر ہزار کلمے تحریر ہوں گے

غیبۃ النبی بن علی بن حسین نے محمد بن یحییٰ غطار سے، انھوں نے محمد بن حسن رازی سے،  
انھوں نے محمد بن علی کوفی سے، انھوں نے اسماعیل بن مہران سے، انھوں نے محمد بن ابو حمزہ سے،  
اور انھوں نے ابان بن تغلب سے ایسی ہی روایت مذکور ہے مگر اس میں یہ ہے کہ:

"مکتوب علیہا الف کلمۃ کل کلمۃ مفتاح الف کلمۃ"

"ہر تلوار پر ہزار کلمے تحریر ہوں گے اور ہر کلمے سے ہزار کلمے برآمد ہوں گے"

(غیبۃ النبی)

(۲۱) اصحاب امام کی بادلوں پر سواری

ماجیلوئے نے اپنے چچا سے، انھوں نے برقی سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے  
محمد بن سنان سے، انھوں نے مفضل بن عمر سے روایت کی ہے، مفضل کا بیان ہے کہ حضرت ابو عبد اللہ  
امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

"لقد نزلت هذه الآية في المفتدين من اصحاب لقائم"

وقوله عز وجل "آيِنَمَا تَكُونُوا يَأْتِ بِكُمُ اللَّهُ جَمِيعًا" (سورة بقرہ آیت ۱۴۸)

انهم المفتقدون عن فرسهم ليلاً، فيصبحون بمكة وبعضهم

يسير في السحاب نهراً يعرف اسمه واسم رابه وحليته و

نسبه قال: فقلت: جعلت فداك آيهم اعظم ايماناً؟

قال: الذي يسير في السحاب نهراً" (اکمال الدین)

ترجمہ روایت: "امام قائمؑ کے اصحاب کی شان میں یہ آیت نازل ہوتی ہے:

ترجمہ آیت: "جہاں کہیں بھی تم ہو گے اللہ تم سب کو لے آئے گا" (بقرة ۱۴۸)

ترجمہ روایت: "وہ (اصحاب امام) رات کے وقت اپنے اپنے فرس خوب سے اچانک

غائب ہو جائیں گے اور صبح مکہ میں جا پہنچیں گے اور کچھ لوگ تو دن کے دن

بادلوں پر سوار ہو کر (خدمت امامؑ میں) حاضر ہوں گے۔ جن کے نام اُن کے

والد کے نام، اُن کا حلیہ اور اُن کا نسب امام جانتے ہوں گے۔"

میں نے عرض کیا: میں آپ پر قربان، ان دونوں میں از روئے ایمان کوا افضل ہے؟

آپ نے فرمایا: وہ لوگ، جو دن کے وقت بادلوں پر سوار ہو کر آئیں گے۔"

(اکمال الدین)

## آپ دیکھنے میں تیس سال کے معلوم ہونگے

(۲۲)

محمد بن بہام نے جعفر بن محمد بن مالک سے، انھوں نے عمر بن طرخان سے، انھوں نے محمد بن اسماعیل سے، انھوں نے علی بن عمر بن علی بن حسین سے، انھوں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

”إِنَّ وَلِيَّ اللَّهِ يَحْمُرُ عَمْرًا هَلِيمًا خَلِيلٍ عَشْرِينَ وَمِائَةَ سَنَةٍ وَيُظْهِرُ فِي صُورَةٍ فَتْحَىٰ مُوَفَّقِي ابْنِ ثَلَاثِينَ سَنَةً۔“

ترجمہ: ”بلاشبہ حضرت ولی اللہ (امام عمرؓ) وقتِ ظہور حضرت ابراہیمؑ کی عمر کی طرف جو ایک سو بیس سال تھی گمروہ دیکھنے میں ایک تیس سالہ جوان معلوم ہوتے تھے۔ تیس سال کے جوان ہوں گے۔ (غنیۃ طوسی)

## ابتداء میں لوگ آپ کا انکار کریں گے

(۲۳)

محمد بن بہام نے حسن بن علی عاقلی سے، انھوں نے حسن بن علی بن ابو حمزہ سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے ابو بصیر سے، انھوں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

”لَوْ خَرَجَ الْقَائِمُ لَقَدْ انْكَرَهُ النَّاسُ، يَرْجِعُ إِلَيْهِمْ شَاتِبًا مُّوَفَّقًا فَلَا يَلْبِثُ عَلَيْهِ إِلَّا كُلُّ مُؤْمِنٍ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَهُ فِي الذِّكْرِ الْأَوَّلِ“

ترجمہ: ”جب امام قائمؑ کا ظہور ہوگا، تو لوگ اُن کے ماننے سے انکار کریں گے، اور آپ اُن کی طرف بھرپور جوان کی صورت میں جائیں گے، لیکن وہ مومن کہ جس سے اللہ تعالیٰ نے عالمِ ذر میں عہد و ميثاق لے لیا ہے، فوراً مان لیں گے۔“ (غنیۃ طوسی)

## لوگ تو امام عصر کو کبیر السن خیال کریں گے

(۲۴)

علی بن حسین مسعودی نے محمد بن عطار سے، انھوں نے محمد بن حسن واہی سے، انھوں نے محمد بن علی کوثری سے، انھوں نے ابن محبوب سے، انھوں نے ابن جبہ سے، انھوں نے بطائنی سے اور بطائنی نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے مذکورہ بالا روایت کے مشابہ روایت نقل کی ہے۔ لیکن اس میں یہ مزید ہے کہ سب بڑی آواز سے یہ ہے کہ لوگ کبیر السن خیال کریں گے۔

لے غنیۃ نعمانی

## ندائے آسمانی کیلئے ابو جعفر منصور کی روایت

(۲۵)

الغضائری نے بزوفری سے، انھوں نے احمد بن ادریس سے، انھوں نے ابن قتیبة سے، انھوں نے ابن شاذان سے، انھوں نے اسماعیل بن صباح سے، انھوں نے کہا کہ میں نے ایک بزرگ سے سنا کہ سیف بن عمیرہ نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ میں ابو جعفر منصور (دوانقی) کے پاس تھا میں نے اس کو کہتے ہوئے سنا کہ:

”يَا سَيْفُ بْنُ عَمِيرَةَ لَا بُدَّ مِنْ مَنَادٍ يَنَادِي بِاسْمِ رَجُلٍ مِنْ وَلَدِ أَبِي طَالِبٍ مِنَ السَّمَاءِ“

قلت: يرويه أحد من الناس؟

قال: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَسَمِعْتُ أَدْفَى مِنْهُ يَقُولُ: لَا بُدَّ مِنْ مَنَادٍ يَنَادِي بِاسْمِ رَجُلٍ مِنَ السَّمَاءِ۔

قلت: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! إِنَّ هَذَا الْحَدِيثَ مَا سَمِعْتُ بِمِثْلِهِ قَطُّ فَقَالَ: يَا سَيْفُ! إِذَا كَانَ ذَلِكَ فَتَحْنِ أَوَّلَ مَنْ بِحَبِيبِهِ أَمَّا إِنَّهُ أَحَدُ بَنِي عَمَّتِنَا۔

قلت: أَيْ بَنِي عَمَّتِكُمْ؟

قال: رَجُلٌ مِنْ وَلَدِ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ۔

ثم قال: يَا سَيْفُ! لَوْلَا أَنِّي سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ يَحْدِثُ بِي ثُمَّ يَحْدِثُ بِي (أَهْلَ الدُّنْيَا مَا قَبِلْتُ مِنْهُمْ وَنَكَّتُهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ) ترجمہ: ”اے سیف بن عمیرہ! لائبرٹی و لازمی ہے کہ ابوطالب کی اولاد میں سے ایک شخص کے نام کا اعلان آسمان سے ہو۔“

میں نے پوچھا: کیا اس کے متعلق کسی شخص نے کوئی روایت نقل کی ہے؟

اُس نے کہا: اُس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے میں نے اپنے کانوں سے سنا ہے کہ آسمان سے ایک شخص کے نام کا اعلان ہوگا۔

میں نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین! مگر میں نے تو اس قسم کی کوئی حدیث کبھی نہیں سنی۔

ابو جعفر منصور نے کہا: اے سیف! جب ایسا کوئی اعلان ہوگا تو میں سب سے پہلے اس آواز پر لبیک کہوں گا، لیکن یہ کہ وہ میرے چچا کی اولاد میں سے کسی کا نام ہوگا۔

میں نے پوچھا: آپ کے کون سے چچا کی اولاد؟

منصور نے کہا: وہ اولادِ فاطمہ سلام اللہ علیہا میں سے ہوگا۔

پھر کہا: اے سیف! اگر یہ بات میں نے ابو جعفر محمد (باقر) بن علی سے نہ سنی ہوتی تو اگر ساری دنیا بھی کہتی تو اعتبار نہ کرتا، مگر یہ بات تو محمد بن علی (امام محمد باقر) نے ہی ہے۔ (پھر کیسے نہ اعتبار کروں)۔  
(غیبۃ موسیٰ)

☆ کتاب الارشاد میں علی بن بلال نے محمد بن جعفر مؤدب سے، انھوں نے احمد بن ادریس سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔ (ارشاد)

### (۲۷) اصحابِ امام قائم ہی اُمتِ معدودہ ہیں

علی نے اپنے والد سے، انھوں نے ابن ابی عمیر سے، انھوں نے منصور بن یونس سے انھوں نے اسماعیل بن جابر سے، انھوں نے ابو خالد سے اور انھوں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے مندرجہ ذیل آیات کے متعلق سنا:  
”فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ اَيُّهَا تَكُونُوا اَيَّاتٍ بِكُمُ اللّٰهُ جَمِيعًا“ (سورۃ التوبہ) ۱۲۸  
آپ نے فرمایا: اس آیت میں خیرات سے مراد ولایت ہے۔  
اور اللہ تعالیٰ کا یہ قول: اَيُّهَا تَكُونُوا اَيَّاتٍ بِكُمُ اللّٰهُ جَمِيعًا: اس سے مراد امام کے تین سوتیرہ اصحاب ہیں اور وہی خدا کی قسم ”مگرنا گنا یا گروہ“ یعنی اُمتِ معدودہ ہے قال: ”یَجْتَمِعُونَ وَاللّٰهُ فِي سَاعَةٍ وَاحِدَةٍ قَزَعُ كَقَزَعِ الْخُرَيْفِ“  
یعنی (یہ لوگ خدا کی قسم ایک ساعت میں اس طرح جمع ہو جائیں گے جیسے برسات کے بارل جمع ہو جاتے ہیں)۔  
(کافی)

### (۲۸) قبل از ظہور چند حجتی امور

(خط) احمد بن ادریس نے ابن قتیبہ سے، انھوں نے ابن شاذان سے، انھوں نے ابن محبوب سے، انھوں نے ثمالی سے روایت کی ہے، اُن کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا (آپ کے پدر بزرگوار) حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ سفیانی کا خروج حجتی امر ہے، آسمانی مذاحتی امر ہے، آفتاب کا مغرب سے طلوع ہونا امر حجتی ہے اور بہت سی باتوں کے لیے وہ جناب فرمایا کرتے تھے کہ یہ امر حجتی ہے۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

”واختلاف بنی فلان من المحتوم وقتل النفس الزکیة من المحتوم وخروج القائم من المحتوم“

قلت: وكيف يكون النداء؟  
قال: ينادي مناد من السماء اول النهار يسمعه كل قوم بالسنتهم  
”اَلَا اِنَّ الْحَقَّ فِي عَلِيٍّ وَشِيعَتِهِ“  
ثم ينادي ابليس في اخر النهار من الارض:

”اَلَا اِنَّ الْحَقَّ فِي عَثْمَانَ وَشِيعَتِهِ“

فَعِنْدَ ذَلِكَ يَوْتَابُ الْمَبْطُلُونَ“  
(غیبۃ موسیٰ)  
ترجمہ روایت: ”اور بنی فلان کے مابین اختلاف بھی امر حجتی ہے اور قتلِ نفسِ زکیہ بھی حجتی امر ہے اور امام قائم کا ظہور بھی امر حجتی ہے۔“

میں نے عرض کیا: ندائے آسمانی کیسی ہوگی؟  
آپ نے فرمایا: صبح کے وقت ایک منادی آسمان سے ندا دے گا کہ:  
”وَاَكْاْهَ بُوْجَاوُ، حَقَّ عَلٰی اَوْرَاقُ الْشَّيْعُوْنَ مِنْ هٰذَا“  
پھر شام کے وقت ابلیس ندا دے گا:

”وَاَكْاْهَ بُوْجَاوُ، حَقَّ عَثْمَانُ اَوْرَاقُ الْشَّيْعُوْنَ مِنْ هٰذَا“  
ابلیس کی اس ندا کو سنکر اہلِ باطل شک میں پڑ جائیں گے۔ (غیبۃ موسیٰ)

☆ کتاب الارشاد میں بھی ابن شاذان سے اسی کے مثل روایت ہے۔ (ارشاد)

### (۲۹) آفتاب سے ایک جسم نمودار ہوگا اور....

خط (غیبۃ موسیٰ) میں سعد بن حسن بن علی زیتونی اور حمیری سے ایک ساتھ اور انھوں نے احمد بن بلال سے، انھوں نے ابن محبوب سے اور انھوں نے حضرت ابو الحسن امام علی الرضا علیہ السلام سے ایک طویل حدیث نقل کی ہے جسے ہم یہاں بقدر ضرورت مختصر بیان کرتے ہیں:  
قال: لا بد من فتنة صماء صيد بسيف طيفها كل بطانة و وليجة، وذلك عند فقد ان الشيعة الثالث من ولدي  
يبيح عليه اهل السماء واهل الارض دكر من مؤمن متأسف  
حران حزين عند فقد الماء المعين كأتى بهما سر ما يكونون



وقد نودوا نداء يسمعه من بعد كما يسمعه من قرب  
يكون رحمة للمؤمنين وعدا أبا على الكافرين  
فقلت: أعم نداء هو؟

قال: ينادون في رجب ثلاثة اصوات من السماء صوتا منها:  
"ألا لعنة الله على القوم الظالمين"  
والصوت الثاني: "أزفت الألفة يا معشر المؤمنين"  
والصوت الثالث يرون بدنًا بارزًا نحو عين الشمس:  
"هذا امير المؤمنين قد كثر في هلاك الظالمين"

وفي رواية الحميري: والصوت بدن يرى في قرن الشمس يقول:  
"إن الله بعث فلانا فاسمعه واطيعوا"

وقال: جميعا فعند ذلك يأتي الناس الفرج وتود الناس لو كانوا  
أحياء ويشقى الله صدور قوم مؤمنين۔ (غنيۃ طوسی)

ترجمہ روایت:

"یہ لازمی ضروری ہے کہ آئندہ ایک سخت اذیت رساں اور مصیبتناک فتنہ کھڑا ہو  
جس میں ساری رازداریاں ختم ہو جائیں گی، اور یہ اُس وقت ہوگا جب ہمارے تیسرے  
نذرندہ شیعہ محرم ہو جائیں گے (یعنی امام حسن عسکریؑ کی وفات کے بعد) جس  
پر اہل آسمان اور اہل زمین گریہ کریں گے اور کتنے ہی مومنین چشمہ آب شیریں کے غائب ہونے  
پر متاسف، مغموم اور محزون رہیں گے، گویا میں دیکھ رہا ہوں اُن کا بے حال ہونا کہ اتنے  
میں ان کے لیے ایک نداء آئے گی جس کو دور والے بھی اسی طرح سنیں گے جیسے قریب  
والے۔ یہ ندامتین کے لیے رحمت ہوگی اور کافروں کے لیے عذاب۔

میں نے عرض کیا: وہ نداء کیا ہوگی؟

آپؐ نے فرمایا: ماہِ رجب میں تین مرتبہ آواز آئے گی۔

پہلی آواز یہ ہوگی: "ألا لعنة الله على القوم الظالمين"

دوسری آواز یہ ہوگی: "أزفت الألفة يا معشر المؤمنين"

تیسری آواز کے وقت سورج سے ایک جہم نمودار ہوگا اور آواز آئے گی:

"هذا امير المؤمنين قد كثر في هلاك الظالمين"

اور ایک روایت میں حمیری کا بیان ہے کہ ایک جہم سورج سے نمودار ہوگا اور وہ یہ کہے گا کہ:

"اللہ تعالیٰ نے فلاں کو بھیجا ہے اس کی بات سنو اور اس کی اطاعت کرو"  
اور اُس وقت لوگوں کو فرج و کشادگی نصیب ہوگی، بلکہ مردے بھی زندہ کریں گے کہ کاش  
ہم زندہ ہوتے اور مومنین کے قلوب کا رنج و غم دور ہو جائے گا۔" (غنیۃ طوسی)

فی: غنیۃ نعمانی میں محمد بن ہام نے احمد بن مہند اور حمیری سے ایک ساتھ اور ان  
دونوں نے احمد بن ہلال سے اسی کے مثل روایت نقل کی ہے (غنیۃ نعمانی)

### ۲۹ تاریخ کو نام کا اعلان عاشور محرم کو ظہور

خط: الفضل نے محمد بن علی کوئی سے، انھوں نے وہب بن حفص سے، انھوں نے  
ابو بصیر سے روایت کی ہے اور ابو بصیر نے بیان کیا کہ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا:  
"إن القائم صلوات الله عليه ينادي باسمه ليلة ثلاث وعشرين  
ويقوم يوم عاشورا يوم قتل فيه الحسين بن علي عليه السلام"  
"۲۳ تاریخ کو امام قائم علیہ السلام کے نام کا اعلان ہوگا اور یوم عاشورا محرم  
جس دن امام حسین علیہ السلام کو قتل کیا گیا، ظہور امام قائمؑ ہوگا۔"  
(غنیۃ طوسی)

### ۳۰ رکن و مقام کے درمیان بیعت

خط: الفضل نے محمد بن علی سے، انھوں نے محمد بن سنان سے، انھوں نے حجت بن  
مروان سے، حجت نے علی بن ہشیر سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام  
نے ارشاد فرمایا:

"كأنني بالقائم يوم عاشورا يوم السبت قائما بين الركن و

المقام بين يديه جبريل، ينادي: البيعة لله فيملاها

عدلا كما ملئت ظلما وجورا۔"

ترجمہ: "گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ امام قائم علیہ السلام روزِ شنبہ عاشورا کے دن

رکن و مقام کے درمیان کھڑے ہیں اور اُن کے سامنے حضرت جبریلؑ یہ

اعلان کر رہے ہیں کہ "اللہ کے لیے ان کی بیعت کرو، یہ زمین کو عدل و قسط

سے اسی طرح بھر دیں گے جس طرح یہ ظلم و جور سے بھری ہوئی تھی۔"

خط: (غنیۃ طوسی)

### (۳۱) آسمان وزمین سے اعلان

غٹ: الفضل نے ابن محبوب سے، انھوں نے علی بن ابو حمزہ سے، انھوں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا:

”قَالَ: ”خروج القائم من المحتوم“

قلت: وكيف يكون النباء؟

قال: ينادي من السماء أول النهار: ”إِلَّا إِنَّ الْحَقَّ فِي عَلِيٍّ“

وَشِيعَتِهِ“ ثم ينادي ابليس في آخر النهار: ”إِلَّا إِنَّ الْحَقَّ فِي عَثْمَانَ وَشِيعَتِهِ“ فعند ذلك يترابا المبتلون

آپ نے فرمایا: ”امام قائم کا ظہور حتمی امر ہے“

میں نے عرض کیا: اُن کے ظہور کا اعلان کیسے ہوگا؟

آپ نے فرمایا: آسمان سے ایک منادی صبح کے وقت نداءے گا کہ ”وَاكْأَنَّ هُوَ جَاوِ حَقِّ حَفَرْتِ عَلِيٍّ“ اور ان کے شیعوں میں ہے: ”

پھر: شام کے وقت ابلیس اعلان کرے گا کہ: ”اَكْأَنَّ هُوَ جَاوِ حَقِّ عَثْمَانَ“ اور ان کے شیعوں میں ہے۔“

یہ اعلان سنکر اہل باطل شک میں پڑ جائیں گے۔ غٹ = (غیبہ طوسی)

### (۳۲) اعلان جبریل کو سب نہیں گے

غٹ، (غیبہ طوسی) میں ہے کہ الفضل نے ابن محبوب سے، انھوں نے ابو ایوب سے، انھوں نے محمد بن مسلم سے، اور ان کا بیان ہے کہ:

”ينادي من السماء باسم القائم فيسمع ما بين المشرق الى

المغرب، فلا يبقى راقداً الا قام، ولا قام الا قعد، ولا قاعد

الا قام على رجليه من ذلك الصوت، وهو صوت جبريل

الروح الامين“

محمد بن مسلم نے کہا: ”آسمان سے ایک منادی امام قائم علیہ السلام کے نام کا اعلان کرے گا جسکو

تمام اہل شرق و مغرب نہیں گے جسکو سنکر سونے والے جاگ اٹھیں گے، جو کھڑا ہوگا وہ

بیٹھا جائیگا، بیٹھا ہو کھڑا ہو جائے گا۔ اور یہ آواز حضرت جبریل روح الامین کی ہوگی“

### (۳۳) امام قائم کے تین نام

فضل نے اسماعیل بن عیاش سے، انھوں نے ایش سے، انھوں نے ابی وائل سے، انھوں نے حذیفہ سے روایت کی ہے کہ حذیفہ کا بیان ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سنانے حضرت امام مہدی علیہ السلام کا ذکر ہو رہا تھا کہ میں نے سنا کہ آپ نے ارشاد فرمایا:

”إِنَّهُ يَبَايِعُ بَيْنَ التُّوَكُنِ وَالْمَقَامِ اسْمُهُ أَحْمَدُ وَعَبْدُ اللَّهِ وَالْمَهْدِيُّ

فَهَذِهِ أَسْمَاؤُهُ ثَلَاثَتُهَا“ (غیبہ طوسی)

”اُن (امام مہدی) کی بیعت رکن و مقام کے درمیان ہوگی، اُن کے

تین نام ہیں احمد، عبد اللہ اور مہدی“

### (۳۴) امام قائم کی حکومت ۳۰۹ سال ہوگی

فضل نے علی بن عبد اللہ سے، انھوں نے عبد الرحمن بن ابی عبد اللہ سے، انھوں نے ابو الجارود سے روایت کی ہے، انھوں نے بیان کیا کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ:

”إِنَّ الْقَائِمَ يَمْلِكُ ثَلَاثَ ثَمَانِيَةٍ وَتِسْعَ سِنِينَ كَمَا لَبِثَ أَهْلُ الْكَفِّ

فِي كَهْفِهِمْ، يَمْلِكُ الْأَرْضَ عَدْلًا وَقِسْطًا كَمَا مَلَّتْ ظُلُمًا وَجَوْرًا

وَيَفْتَحُ اللَّهُ لَهُ شَرْقَ الْأَرْضِ وَغَرْبَهَا، وَيَقْتُلُ النَّاسَ حَتَّى لَا

يَبْقَى إِلَّا دِينَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِيرُ بَسِيرَةَ سُلَيْمَانَ بْنِ

دَاوُدَ“ غٹ = (غیبہ طوسی)

امام نے فرمایا: ”بلاشبہ امام قائم علیہ السلام تین سو نو سال حکومت کریں گے جتنے عرصے تک

اصحاب کہف کے غار میں رہنے کی خبر ہے۔ وہ اپنے دور حکومت میں زمین کو

عدل و انصاف سے اس طرح بھر دیں گے جس طرح وہ ظلم و جور سے بھری ہوئی

ہوگی۔ اللہ تعالیٰ اُن کو سارے شرق و غرب زمین پر فتح عطا فرمائے گا

اور لوگوں کو اتنا قتل کریں گے کہ سولے دین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

کوئی دین باقی نہ رہے گا۔ وہ حضرت سلیمان ابن داؤد کی (طرح حکومت

کریں گے) سیرت پر عمل کریں گے۔“ (غیبہ طوسی)

(غٹ یعنی غیبہ طوسی)

### ۳۵ امام قائم کی مدت حکومت

فضل نے عبد اللہ بن قاسم حفری سے، انھوں نے عبد الکریم بن عمرو خثعی سے، اور خثعی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا کہ حضرت امام قائم علیہ السلام کتنے عرصے تک حکومت کریں گے؟  
 قال: "سبع سنين يكون سبعين سنة من سنيتكم هذه" (الارشاد)  
 آپ نے فرمایا: "سات سال (حکومت کریں گے) مگر یہ سات سال تم لوگوں کے ستر سال کے برابر ہوں گے۔" (شاہ معنی و ارشاد)

### ۳۶ آپ کا ظہور طاق سال ہی میں ہوگا

ابن محبوب نے علی بن ابو حمزہ سے، انھوں نے ابو بصیر سے، اور ابو بصیر نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:  
 قال: "لا يخرج القائم الا في وتر من السنين سنة احدى او ثلاث او خمس او سبع او تسع"  
 آپ نے فرمایا: "امام قائم علیہ السلام کا ظہور طاق سالوں میں سے کسی سال میں ہی ہوگا جیسے، ایک، تین، پانچ، سات یا نو" (یعنی جو سال دو سے تقسیم نہ ہو) (الارشاد ص ۲۴)

### ظہور کے بعد تمام ممالک کے شیعہ

### آپ کے پاس جوق در جوق جمع ہونگے

ابی سمینہ نے حضرت ابوالحسن علیہ السلام کے غلام سے روایت بیان کی ہے  
 ان کا (غلام کا) بیان ہے کہ میں نے حضرت امام ابوالحسن علیہ السلام سے قول خدا کے متعلق دریافت کیا: قوله: "اَيُّنَمَا تَكُونُوا يَأْتِ بِكُمْ اللهُ جَمِيعًا"  
 (سورۃ البقرہ ۱۲۸)  
 (جہاں کہیں بھی تم ہو گے، تم کو اللہ یکجا جمع کر دیگا)  
 قال: "وذلك والله ان لو قد قام قائمنا يجمع الله اليه شيعتنا من جميع البلدان"  
 (شی = تغیر عیاشی)  
 آپ نے فرمایا: "مجدد ہمارے قائم ظہور کریں گے تو اللہ تعالیٰ ہمارے شیعوں کو تمام ممالک سے ان کے پاس جمع کر دیگا۔"

### آپ کی حیات پر شک کیا جائیگا

۳۸

عبد الواحد بن عبد اللہ نے احمد بن محمد بن رباح سے، انھوں نے احمد بن علی حیرتی سے، انھوں نے ابن محبوب سے، انھوں نے عبد الکریم بن عمرو اور محمد بن فضیل سے، انھوں نے حماد بن عبد الکریم جلاب سے روایت نقل کی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کے سامنے امام قائم علیہ السلام کا ذکر ہوا تو آپ نے فرمایا:  
 فقال: "امنا الله لو قد قام لقال الناس اني يكون هذا وقد بليت عظامه مذكذ او كذا"  
 (فی = غیبتہ لغائی)  
 پس آپ نے فرمایا: (امام قائم کا) بلاشبہ جب ان کا ظہور ہوگا تو لوگ کہیں گے کہ بھلا یہ قائم کہاں ہو سکتے ہیں، ان کو تو پیدا ہوتے بھی ایک عرصہ گزر چکا ہے اب تک تو ان کی ہڈیاں بھی گل چکی ہوں گی۔

### امام قائم ظہور کے بعد اس آیت مندرجہ ذیل کی تلاوت فرمائیں گے

۳۹

محمد بن بہام نے جعفر بن محمد سے، انھوں نے حسن بن (محمد بن) سماع سے، انھوں نے حارث انطاہلی سے، انھوں نے مفضل سے، (ابن عقدہ نے قاسم بن محمد سے، انھوں نے عبید بن ہشام سے، انھوں نے ابن جبہ سے، انھوں نے احمد بن نصر سے اور انھوں نے مفضل سے روایت نقل کی ہے کہ:  
 حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ:  
 "ان لصاحب هذا الامر غيبة يقول فيها:  
 (الآية) "فَقُضِرَتْ مِنْكُمْ لَنَا حَقَّتْكُمْ  
 فَوَهَبَ لِي رَبِّي حُكْمًا وَجَعَلَنِي مِنَ الْمُرْسَلِينَ"  
 (اشعور آیت ۱۱)  
 ترجمہ روایت: "بیشک صاحب الامر جب غیبت کے بعد ظہور فرمائیں گے تو اس آیت کی تلاوت فرمائیں:

(ترجمہ آیت) "پس میں تم میں سے جہاں نکلا جب میں تم سے ڈرتا تھا

اور میرے پروردگار نے مجھے حکمت عطا فرمائی، اور مجھے مرسلین

میں سے قرار دیا۔" (ابن عقدہ) (غیبتہ لغائی)

☆ عبد الواحد بن عبد اللہ نے احمد بن محمد بن رباح سے، انھوں نے احمد بن علی حیري سے، انھوں نے حسن بن ایوب سے، انھوں نے عبد الکرم خثعمی سے، انھوں نے احمد بن حارث سے، انھوں نے مفضل سے اور مفضل سے حضرت ابو عبد اللہ سے اور آپ نے اپنے پدر بزرگوار حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے اسی کے مثل روایت نقل کی ہے۔ (غیبہ نعمانی)

### ۴۰ نزائے آسمانی اور اعلان ابلیسی

ابن عقده نے علی بن حسن تمیمی سے، انھوں نے عمر بن عثمان سے، انھوں نے ابن محبوب سے، انھوں نے عبد اللہ بن سنان سے روایت کی ہے کہ عبد اللہ کا بیان ہے کہ میں حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں ایک مرتبہ موجود تھا کہ آپ سے ایک شخص نے عرض کیا کہ عوام الناس ہم پر طعنہ زنی کرتے ہیں کہ تم لوگوں کا اعتقاد ہے کہ تمہارے صاحب الامر کے نام کا اعلان ایک منادی آسمان سے کرے گا۔

یہ سن کر حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام جو نیکی کا سہارا لگائے ہوئے تھے سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور ارشاد فرمایا: اچھا، تو پھر تم لوگ اس روایت کو میری طرف سے مت بیان کرو، بلکہ میرے پدر بزرگوار کی طرف منسوب کر کے بیان کرو، اس میں تم پر کوئی حرج نہیں ہوگا اور میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے اپنے پدر بزرگوار حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا: آپ نے فرمایا: **يَقُولُ: "وَاللّٰهُ اِنَّ ذٰلِكَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لَبَيِّنٌ حَيْثُ يَقُولُ: اِنَّ نُّشْرًا نُّزِّلَ عَلَيْهِمْ مِنَ السَّمَاءِ اَيَّةٌ فُظِّلَتْ اَعْنَاقُهُمْ لَمَّا خَضِعُوْنَ"** (سورۃ الشعراء آیت ۴)

فَلَا يَتَّقِيْ فِي الْاَرْضِ يَوْمَئِذٍ اَحَدٌ اِلَّا خَضَعَ وَذَلَّتْ رِقَبَتُهُ لَهَا فَيُؤْمِنُ اَهْلُ الْاَرْضِ اِذَا سَمِعُوا الصَّوْتِ مِنَ السَّمَاءِ: اِلَّا اِنَّ الْحَقَّ فِيْ عِلْيٍّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ وَشِيعَتِهِ " فَاِذَا كَانَ الْغَدُ صَدَّ ابْلِيسُ فِي السَّمَوَاتِ حَتَّى يَتَوَارَىٰ عَنْ اَهْلِ الْاَرْضِ ثُمَّ يَنْبَادِي: " اَرَا اِنَّ الْحَقَّ فِيْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانٍ وَشِيعَتِهِ فَاِنَّهُ قُتِلَ

مَنْظُومًا فَاطْلُبُوا بِيَدِهِ " قَالَ: فَيَنْبِئُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ عَلَى الْحَقِّ وَهُوَ نَبِيْدَا

الْاَوَّلُ وَيَتَابِ يَوْمَئِذٍ الَّذِيْنَ فِي قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَالْمُرِضُ وَاللّٰهُ عَدَاوَتُنَا، فَحَنَدَ ذٰلِكَ يَتَمَيَّزُوْنَ مِنَّا وَنَبْنَا وَلَوْ نَا فَيَقْبَلُوْنَ " اِنَّ الْمُنَادِي الْاَوَّلَ سَحَرًا مِنْ سَحَرِ اَهْلِ هٰذَا الْبَيْتِ ثُمَّ تَلَا ابُو عَبْدِ اِثْمَ تَلَا ابُو عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَوْلَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ: (الاية) " كَاِنْ يَّرَوْا اٰيَةً يَّعْرِضُوْا وَيَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ " (القرآنیۃ ۲) (غیبہ نعمانی)

ترجمہ روایت: " خدا کی قسم یہ بات (نزلے آسمانی) خدا کی کتاب میں صاف صاف اللہ عزوجل نے ارشاد فرماتا ہے: " اگر تم چاہتے تو ہم ان پر آسمان سے کوئی آیت نازل کرتے جس کے سامنے عاجزی کے ساتھ ان کی گردنیں جھک جائیں۔ "

چنانچہ حیدر بن (آسمانی ندا) ہوگی روئے زمین پر ہر شخص اطاعت قبول کر لے گا اور عاجزی کے ساتھ اپنی گردن جھکا دیگا اور جب (اہل زمین آسمان کی اس آواز کو سنیں گے کہ: " آگاہ ہو حق علی ابن ابیطالب اور ان کے شیعوں میں ہے " تو ایمان لائیں گے۔ دوسرے دن ابلیس ہوا (فضا) میں بلند ہوگا اور اہل بیت کی نگاہوں سے چھپ کر یہ اعلان کرے گا کہ " آگاہ ہو کہ حق عثمان بن عفان اور ان کے شیعوں میں ہے وہ منظوم قتل کیے گئے، ان کے خون کا انتقام لو۔ پس وہ لوگ جو صاحب ایمان ہوں گے، پہلے ہی اعلان آسمانی پر ثابت قدم رہیں گے، مگر وہ لوگ کہ جن کے دلوں میں مرض ہوگا اور وہ مرض خدا کی قسم ہماری عداوت ہے، وہ شک میں پڑ جائیں گے اور ہم سے برأت کا اظہار کرنے لگیں گے، ہمیں برا کہنے لگیں گے کہ پہلا اعلان اس گھرانے والوں کا سحر و جادو ہے " یہ فرما کر حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اللہ عزوجل کے قول کی تلاوت فرمائی جس کا ترجمہ یہ ہے: (ترجمہ آیت) " اور اگر وہ لوگ کوئی معجزہ دیکھتے ہیں تو روگردانی کرتے ہیں اور کہنے لگتے

ہیں کہ یہ تو مسلسل جادو ہے۔ " (سورۃ قمر آیت ۲) (غیبہ نعمانی)

☆ ابن عقده نے محمد بن مفضل اور سعدان بن اسحاق اور احمد بن

حسین (اور محمد بن احمد قنطوانی) سب نے ابن محبوب سے، انھوں

نے عبد اللہ بن سنان سے اسی کے مثل روایت بیان کی ہے۔ (غیبہ نعمانی)

☆ ابن عقده نے قاسم بن محمد بن حسین بن حازم سے، انھوں نے عیسیٰ بن ہشام سے،

انھوں نے ابن جبہ سے، انھوں نے عبد الصمد بن بشر سے اور انھوں نے کہا کہ امام سے یہ سوال عامہ بہرانی نے کیا تھا۔

سہ حواہ روایات میں مذکور ہوا ہے اس کے جواب میں حضرت ابو عبد اللہ نے یہ روایت بیان فرمائی



## آسمانی ندا کا ذکر قرآن میں ہے

(۴۱)

ابن عقده نے علی بن حسن سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے احمد بن عمر حلبی سے، حلبی نے حسین بن موسیٰ سے، انھوں نے فضیل بن حجر سے، اور فضیل نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

”قَالَ: ”أَمَّا رَأَيْتَ السَّمَاءَ الْأَدْلَى مِنَ السَّمَاءِ بِاسْمِ الْقَائِمِ فِي كِتَابِ اللَّهِ لَبِيتَ“

فَقُلْتُ: ”إِن هُوَ اسْلَحَكَ اللَّهُ؟“  
فَقَالَ: ”فِي ”طَسَمَ تِلْكَ آيَةُ الْكِتَابِ الْمُبِينِ“ (القصص آیت)  
قوله: ”إِنْ نَشَأْ نُزِّلْ عَلَيْهِمْ مِنَ السَّمَاءِ آيَةٌ فَظَلَّتْ  
أَعْنَاقُهُمْ لِمَا خَضِعِينَ“ (سورة الشعراء آیت)

قَالَ: ”إِذَا سَمِعُوا الصَّوْتَ أَصْبَحُوا وَكَاتَمًا عَلَى رُءُوسِهِم الطَّيْرُ“  
ترجمہ روایت ”یقیناً آسمان سے امام قائم کے نام کے اعلان کا ذکر تو قرآن مجید میں موجود ہے۔  
میں نے عرض کیا: ”وہ ذکر کہاں ہے، اللہ آپ کا بھلا کرے؟“  
آپ نے فرمایا: ”طَسَمَ تِلْكَ آيَةُ الْكِتَابِ الْمُبِينِ“ میں اس کا ذکر ہے  
اور اس آیت میں بھی:-

ترجمہ آیت ”اگر تم چاہتے تو آسمان سے اُن پر کوئی آیت نازل کرتے جس کے سامنے  
عاجزی سے اُن کی گردنیں خم ہو جائیں۔“ (الشعراء آیت ۴)

پھر فرمایا: ”جب لوگ اس آواز کو سنیں گے تو ایسے دم بخود ہو جائیں گے جیسے اُن کے  
مروں کے اوپر طائر بیٹھے ہوئے ہیں۔“ (غیبہ نغانی)

## کتاب جدید پر بیعت

(۴۲)

ابن عقده نے احمد بن یوسف سے، انھوں نے اسماعیل بن مہران سے، انھوں نے  
(ابن) بطائی سے انھوں نے (اپنے والد اور وہب سے) انھوں نے ابوبصر سے روایت  
کی ہے اور ابوبصر نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے کہ  
قَالَ: ”إِذَا صَعِدَ الْعَبَّاسِيُّ أَعْوَادَ مَنْبَرِ مَرْوَانَ أَدْرَجَ مَلِكُ بَنِي الْعَبَّاسِ  
وَقَالَ: ”قَالَ لِي الْبَيَّةُ: ”لَا بُدَّ لَنَا مِنْ أَدْرِجِ بْنِ الْيَقُومِ“

لَهَا شَيْءٌ فَإِذَا كَانَ ذَلِكَ فَكُونُوا أَحْلَاسَ بِيُوتِكُمْ (وَالْبَدْوَا مَا  
الْبَدْنَا) وَالسَّهَاءُ (وَحَسَفَ) بِالْبِيدِ أَوْ فَإِذَا تَحَرَّكَ تَحَرَّكَ  
فَاسْجُوا إِلَيْهِ وَلَوْ حَبْوًا، وَاللَّهُ سَكَتٌ أَنْظَرَ إِلَيْهِ بَيْنَ الرُّكْنِ وَ  
الْمَقَامِ يَبَايِعُ النَّاسَ عَلَى كِتَابِ حَدِيدٍ عَلَى الْعَرَبِ شَدِيدٍ

وَقَالَ: ”وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرِّ قَدْ اقْتَرَبَ۔“  
آپ نے فرمایا ”جب مروان کے منبر کی سیڑھیوں پر عباسی چڑھے تو عباس کے خاندان کی  
حکومت کا خاتمہ ہو جائے گا۔“

نیز فرمایا، میرے پر بزرگوار یعنی حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: ”اور یہ بھی  
لازم ہے کہ آذربایجان سے ہمارے لیے کوئی تحریک اُٹھے گی۔ جب ایسا ہوگا تو  
تم اپنے گھروں میں ہی بیٹھے رہنا جس طرح ہم غار نشین ہیں۔ آسمان سے ندا آئیگی  
اور بیابان میں زمین دھنس جائے گی، جب ٹھہر کرنے والا ظہور کرے تو تم فوراً  
اس کے پاس پہنچنے کی کوشش کرنا خواہ گھٹنوں کے بل ہی جانا پڑے۔ بخدا میں  
گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ جیسے وہ رکن و مقام کے درمیان لوگوں سے کتاب جدید  
پر بیعت لے رہا ہے جو عرب کے لیے بہت گراں گذرے گا۔“

اور فرمایا: افسوس کہ عرب شر سے بہت قریب ہیں۔“ (غیبہ نغانی)

## ندائے آسمانی سنکر لوگ بیعت کریں گے

(۴۳)

ابن عقده نے علی بن حسن تمیمی سے، انھوں نے محمد اور احمد  
نے (یعنی دونوں بھائیوں سے) ان دونوں نے علی بن یعقوب سے، انھوں نے بارون بن مسلم  
سے، انھوں نے عبید بن زرارہ سے اور انھوں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق سے  
روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

”يَسَادِي بِاسْمِ الْقَائِمِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيُؤْتِي وَهُوَ خَلْفَ الْمَقَامِ،  
فَيَقَالُ لَهُ: قَدْ نَوَدَى بِاسْمِكَ فَمَا تَنْتَظِرُ؟ ثُمَّ يُؤْخَذُ بِيَدِهِ  
فَيُبَايِعُ۔“

”جو وقت (آسمان سے) امام قائم علیہ السلام کا نام پکارا جائے گا اس وقت  
آپ مقام (ابراہیم) کے پیچھے ہو جائیں گے۔ ان سے کہا جائے گا کہ آپ کے نام کا اعلان تو  
ہو چکا ہے اب آپ کو کس بات کا انتظار ہے پھر آپ کا ہاتھ پکڑ کر آپ کی بیعت کی جائے گی“ (غیبہ نغانی)

### قبل از ظہور حتمی امور

(۴۳)

وبہذا الاسناد: بارون مسلم نے (ابو) خالد قاطا سے، انھوں نے حران بن اعین سے، اور حران نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے کہ آپ نے فرمایا: **قَالَ: "مَنْ الْمَحْتَمُ الَّذِي لَا بَدَّ أَنْ يَكُونَ قَبْلَ قِيَامِ الْقَائِمِ خُرُوجَ السَّيْفَانِي وَخَسَفَ بِالْبِيدَاءِ وَقَتْلَ النَّفْسِ الزَّكِيَّةِ وَالْمَنَادِي مِنَ السَّمَاءِ"** آپ نے فرمایا: "وہ حتمی امر جو قیام قائم علیہ السلام سے پہلے ظہور پذیر ہوں گے وہ سفیانی کا خروج، بیابان کا زمین میں دھنس جانا، قتلِ نفسِ زکیہ اور ندائے آسمان ہے۔" (غیبۃ نعمانی)

### شیطان بھی اعلان کرے گا

(۴۵)

ابن عقدہ نے احمد بن یوسف بن یعقوب سے، انھوں نے اسماعیل بن مہران سے، انھوں نے حسن بن علی سے، انھوں نے اپنے والد سے اور وہب بن حفص سے، انھوں نے ناجیہ عمار سے اور انھوں نے کہا کہ میں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا، آپ نے فرمایا **قَالَ: "إِنَّ الْمَنَادِي يَنَادِي: أَنَّ الْمَهْدِيَّ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ بِاسْمِهِ وَاسْمِ أَبِيهِ، فَيَنَادِي الشَّيْطَانُ إِنَّ فُلَانًا وَشِيعَتَهُ عَلَى الْحَقِّ، يَعْنِي رَجُلًا مِنْ بَنِي أُمِّيَّةٍ"** آپ نے فرمایا: "بلاشبہ (آسمان سے) ندا آئے گی کہ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ امام، مہدی ہیں۔ اور ادھر شیطان، بنی اُمیہ میں ایک شخص کے لیے اعلان کریگا کہ فُلَانُ اور اس کے شیعہ حق پر ہیں۔" (غیبۃ نعمانی)

### علی اور ان کے شیعہ کامیاب ہیں: ندا:

(۴۶)

ابن عقدہ نے علی بن حسن سے، انھوں نے عباس بن عامر سے، انھوں نے ابنِ کبیر سے، انھوں نے زرارہ سے اور زرارہ نے بیان کیا کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق کو فرماتے ہوئے سنا:

**يَقُولُ: "يَنَادِي مَنَادٌ مِنَ السَّمَاءِ إِنَّ فُلَانًا هُوَ امِيرٌ وَيَنَادِي مُنَادٌ إِنَّ عَلِيًّا وَشِيعَتَهُ (هُمْ) الْفَائِزُونَ"** (غیبۃ نعمانی)

**قُلْتُ: فَمَنْ يِقَاتِلُ الْمَهْدِيَّ بَعْدَ هَذَا؟**

**قَالَ: إِنَّ الشَّيْطَانَ يَنَادِي: إِنَّ فُلَانًا وَشِيعَتَهُ (هُمْ) الْفَائِزُونَ لِرَجُلٍ مِنْ بَنِي أُمِّيَّةٍ"**

**قُلْتُ: فَمَنْ يَعْرِفُ الصَّادِقَ مِنَ الْكَاذِبِ؟**

**قَالَ: يَعْرِفُهُ الَّذِينَ كَانُوا يَرَوْنَهُ وَيَقُولُونَ إِنَّهُ يَكُونُ قَبْلَ أَنْ يَكُونَ وَيَعْلَمُونَ أَنَّهُمْ هُمُ الْمُحَقَّقُونَ الصَّادِقُونَ"**

آپ نے فرمایا: "آسمان سے ایک منادی ندا دیگا کہ آگاہ رہو " فُلَانُ امیر ہے اور ایک منادی ندا کرے گا کہ علی اور ان کے شیعہ ہی کامیاب ہیں۔"

میں نے عرض کیا: پھر اس اعلان کے بعد امام مہدی علیہ السلام سے جنگ کون کرے گا؟ آپ نے فرمایا: مگر اس (اعلان) کے بعد شیطان بنی اُمیہ کے ایک شخص کے لیے اعلان کریگا کہ "آگاہ رہو، فُلَانُ اور اس کے شیعہ کامیاب ہیں۔"

میں نے عرض کیا: پھر یہ کیسے چلے گا کہ سچا کون ہے اور جھوٹا کون ہے؟

آپ نے فرمایا: اس ندا کے ہونے سے پہلے لوگ اس کی روایت کرتے چلے آ رہے ہیں (اس طرح کے دو اعلان ہوں گے) ان کو علم ہو جائے گا کہ ان میں کون سچا ہے۔" (غیبۃ نعمانی)

### تو پھر امام مہدی سے جنگ کون کریگا؟

(۴۷)

ابن عقدہ نے علی بن حسن سے، انھوں نے (حسن بن علی بن یوسف سے) انھوں نے مشتی سے، انھوں نے زرارہ سے اور انھوں نے کہا کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا: خدا آپ کو سلامت رکھے، مجھے تعجب ہے جب بیابان میں شکر کا دھنس جانا، آسمان سے ندا، جیسی علامات کو دیکھ لیں گے تو پھر امام قائم سے ان تمام باتوں کے باوجود کون جنگ کرے گا؟

**قَالَ: "إِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَدْعُو عَمْدًا حَتَّى يَنَادِيَ كَمَا نَادَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْعَقَبَةِ"** (غیبۃ نعمانی)

پہلے آپ نے فرمایا: "شیطان کب چھوڑ دے گا وہ بھی تو اعلان کریگا جس طرح اس نے یومِ عقبہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے برخلاف اعلان کیا تھا۔"

### سچا اعلان کونسا ہوگا؟ اعتراض

(۴۸)

ابن عقدہ نے علی بن حسن سے، انھوں نے محمد بن عبد اللہ سے، انھوں نے ابنِ ابو عمیر سے

انہوں نے ہشام بن سالم سے روایت کی ہے، اُن کا بیان ہے کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ اسحاق کا بھائی حریری ہم لوگوں پر اعتراض کرتا اور کہتا ہے کہ تم لوگ اس بات کے قائل ہو کہ اُس وقت دو طرح کا اعلان ہوگا، پھر کیسے پتہ چلے گا کہ سچا کون ہے اور جھوٹا کون ؟

فقال: "قولوا له: ان الذي اخبرنا بذلك وانت تشكر ان هذا يكون هو الصادق" (غیبۃ نعمانی)

آپ نے فرمایا: "اُس سے کہو کہ تم لوگ تو اعلان کے منکر ہو، مگر جن لوگوں نے اس کی خبر دی ہے کہ وہ اعلان ہوگا تو اسی سے پتہ چل جائے گا کہ یہ خبر دینے والا سچا ہے۔"

### (۴۹) اعلانات کے اوقات

ان ہی اسناد کے ساتھ ہشام بن سالم سے روایت ہے کہ حضرت امام ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا:

"هما صيحتان: صيحة في اول الليل وصيحة في اخر الليل"

الثانية:-

قال فقلت: كيف ذلك ؟

فقال: واحدة من السماء وواحدة من البليس-

فقلت: كيف تعرف هذه من هذه ؟

فقال: يعرفها من كان سمع بها قبل ان تكون -

آپ نے فرمایا: "اُس وقت دو اعلان ہوں گے، ایک اعلان اول شب میں اور دوسرا اعلان آخر شب میں ہوگا۔"

اس نے کہا، میں نے پوچھا: یہ اعلان کیسے ہوگا ؟

فرمایا: پہلا اعلان آسمان سے ہوگا اور دوسرا اعلان البلیس کرے گا

میں نے عرض کیا: پھر ان دونوں میں کیسے پتہ چلے گا کہ یہ اعلان کس کا ہے ؟

فرمایا: وہ شخص جس نے پہلے ہی سے سنا ہوا ہے کہ اس طرح کے دو اعلان ہوں گے

پہلا حق دوسرا باطل (تو اُس کو علم ہو جائے گا وہ اسے پہچان لے گا کہ پہلا اعلان

کونسا ہے۔"

(غیبۃ نعمانی)

### (۵۰) اعلان حق سے کون متعارف ہوگا

ابن عقده نے علی بن حسن سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے محمد بن خالد سے انہوں نے ثعلبہ بن میمون سے، انہوں نے عبد الرحمن بن مسلمہ سے روایت کی ہے اور عبد الرحمن نے بیان کیا کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ ہم پر لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ جب دو طرح کے اعلان ہوں گے تو کیسے پتہ چلے گا کہ حق کون سا اور باطل کونسا ہے ؟ آپ نے فرمایا: پھر تم لوگوں نے اس اعتراض کا کیا جواب دیا ؟ میں نے عرض کیا: ہم اس کا کوئی جواب نہ دے سکے۔

فقال: قولوا لهم: يصدق بها اذا كانت من كان مؤمناً بها قبل

ان تكون قال الله عز وجل:

الآية: "وَأَقِمُّوا يُهْدِي إِلَى الْحَقِّ أَحَقُّ أَنْ يُتَّبَعَ أَمْ مَنْ لَا يَهْدِي إِلَّا أَنْ يَهْدِيَهُ فَمَا لَكُمْ بِهِ كَيْفَ تَحْكُمُونَ؟" (سورہ یونس آیت ۳۵)

آپ نے فرمایا: ان لوگوں کو یہ جواب دو: اس اعلان کے ہونے سے پہلے جو شخص اس پر ایمان رکھتا ہے وہی حق و باطل میں فرق سمجھ لے گا۔ چنانچہ اللہ عزوجل کا ارشاد ہے:

ترجمہ آیت: "پس کیا وہ شخص جو حق کی طرف ہدایت کرتا ہے اس بات کا زیادہ

مستحق ہے کہ اُس کی پیروی کی جائے یا وہ شخص جو ہدایت نہیں کر سکتا

بلکہ ہدایت کیا جاتا ہے ؟ پھر تمہیں کیا ہو گیا ہے کیا حکم لگاتے ہو ؟" (یونس ۳۵)

### (۵۱) ندائے آسمانی امام زمانہؑ کے نام سے ہوگی

ابن عقده نے علی بن حسن تمیمی کی کتاب جو "رجب" کے حوالے سے، انہوں نے

محمد بن عمر بن یزید اور محمد بن ولید بن خالد خزازی سے، انہوں نے حماد بن عیسیٰ سے، انہوں نے عبد اللہ بن سنان سے روایت کی ہے، عبد اللہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا، آپ نے فرمایا:

يقول: "إِنَّهُ ينادي باسم صاحب هذا الامر من السماء: الأمر

لفلان بن فلان فقيم القتال"

آپ نے فرمایا: بیشک صاحب الامرؑ کے نام کے ساتھ ایک منادی آسمان سے نرا دیگا کہ

فلان بن فلان صاحب الامر ہیں پس کس لیے جنگ کرتے ہیں " (غیبۃ نعمانی)

## خبردار ہو جاؤ... جنگ کیوں کرتے ہو

(۵۲)

ابو سلیمان نے احمد بن ہودہ باہلی سے، انھوں نے ابراہیم بن اسحاق بن ہادند (رحمۃ اللہ علیہ) سے، انھوں نے عبداللہ بن حماد انصاری سے، انھوں نے ماہ رمضان ۱۳۸ھ میں عبداللہ بن سنان سے یہ روایت کی اور انھوں نے حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ آپ نے فرمایا: "یقول: لا یكون هذا الامر الذي تمدون أعینکم الیه حتی ینادی مناد من السماء: ألا یت فلاناً صاحب الامر فعلم القتال؟" آپ نے فرمایا: "وہ امر جس کی طرف تم لوگ اپنی نگاہیں مرکوز کیے ہو وہ اس وقت تک ظاہر نہ ہوگا جب تک کہ ایک منادی آسمان سے یہ ندا نہ کرے گا کہ آگاہ ہو جاؤ کہ فلان صاحب الامر ہے، پھر جنگ کیوں کرتے ہو؟" (غنیۃ لغاتی)

## لوگ بھاگ کر حرم میں پناہ لیں گے

(۵۳)

ابن عقدہ نے محمد بن مفضل اور سعدان بن اسحاق اور احمد بن حنین اور محمد بن احمد سب سے، انھوں نے حسن بن محبوب سے، انھوں نے عبداللہ بن سنان سے روایت کی ہے عبداللہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا: "یقول: یشتمل الناس موت و قتل حتی یلجأ الناس عند ذلک الی الحرم: فینادی مناد صادق من شدۃ القتال والقتال؟ صاحبکم فلان؟"

آپ نے فرمایا: "اس وقت لوگ موت اور قتل اور جنگ میں مبتلا ہوں گے اور بھاگ کر حرم میں پناہ لیں گے تو ایک سچا منادی ندا کرے گا کہ یہ قتل و قتال کیوں کرتے ہو؟ تمہارا صاحب الامر فلان ہے۔" (غنیۃ لغاتی)

## لَیَسْتَخْلَفَنَّہُمْ فِی الْأَرْضِ کی تفسیر

(۵۴)

محمد بن ہمام نے فرزاری سے، انھوں نے اشعری سے، انھوں نے محمد بن سنان سے انھوں نے یونس بن ظبیان سے اور یونس نے حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ: قال "اذا کان لیلۃ الجمعة اھبط الرب تبارک وتعالی ملکاً الی السماء الدنیا، فاذا طلع الفجر نصب محمد بن علی و حسن و حسین

منابر من نور عند البیت المحمود، فیصعدون علیہا ویجمع لہم الملائکۃ والنبیین والمؤمنین ویفتح البواب السماء فاذا زالت الشمس قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم "یا ربّ میعادک الذی وعدت فی کتابک وھو ھذہ الایۃ: "

"وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلَفَنَّہُمْ فِی الْاَرْضِ کَمَا اَسْتَخْلَفْتَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِہُمْ" (سورۃ التورۃ آیت ۵۵)

ویقول الملائکۃ والنبیون مثل ذلک ثم یخرو محمد وعلی و الحسن و الحسین سجداً ثم یقولون "یا ربّ اغضب فانہ قد ھتک حریمک و قتل اصفیاءک و اذلّ عبادک الصالحون" فیفعل اللہ

ما یشاء و ذلک وقت معلوم۔" (غنیۃ لغاتی)

ترجمہ روایت: "آپ نے فرمایا کہ شب جمعہ میں اللہ تعالیٰ ایک فرشتے کو آسمان دنیا پر اتارے گا اور طلوع فجر کے وقت حضرت محمد وعلی و حسن و حسین کے لیے چند نوری منبر بیت معور کے قریب نصب کیے جائیں گے اور یہ حضرات ان پر بیٹھیں گے اور اللہ تعالیٰ ان کے لیے ملائکہ، انبیاء اور مؤمنین کا مجمع فراہم کرے گا اور آسمان کے دروازے کھول دے گا، پھر زوال آفتاب کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عرض کریں گے کہ پروردگار! وہ وعدہ جو تو نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے کہ:

"اللہ نے تمہیں سے ان لوگوں سے جو کہ ایمان لائے اور اعمال صالح

بجالائے وعدہ کیا ہے کہ وہ بالضرور ان کو زمین میں خلیفہ

بنائے گا جس طرح کہ ان سے قبل والوں کو اس نے خلیفہ بنایا تھا۔" (نور ۵۵)

اب اس وعدے کو پورا کرنے کا وقت آگیا، اور یہی بات (آنحضرت کی تصدیق میں) تمام انبیاء اور ملائکہ بھی کہیں گے۔ اس کے بعد حضرت محمد وعلی و حسن و حسین سجدے میں چلے جائیں گے اور اس کے بعد عرض کریں گے کہ پروردگار! ان لوگوں نے میری ہتک حرمت کی ہے میرے منتخب بندوں کو قتل کیا ہے، میرے صالح بندوں کو ذلیل کیا، ان پر غضب نازل فرما۔ تو اللہ تعالیٰ اس وقت معلوم ہو چکا ہے گا کہ گار۔" (غنیۃ لغاتی)



### (۵۵) امام کا نام لیکر ندا ہوگی

احمد بن ہودہ نے ابراہیم بن اسحاق سے، انھوں نے عبداللہ بن حماد سے، انھوں نے ابوبصیر سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ:  
 قال ۲: ”ینادی باسم القائم یا فلان بن فلان۔“ (رقم) فی المصدر ۱۱  
 آپ نے فرمایا: ”(ندائے آسمانی میں) امام قائم کا نام پکارا جائے گا کہ لے فلان بن فلان“ (غیبہ لغائی)  
 اور المصدر میں (رقم) کا اضافہ ہے۔ یعنی لے فلان بن فلان کھڑے ہو جاؤ

### (۵۶) ظہور بروز عاشور

ان ہی اسناد کے ساتھ ابوبصیر سے روایت ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ”یتقوم القائم یوم عاشور اور“  
 ”امام قائم ۲ یوم عاشور اظہور فرمائیں گے“  
 (غیبہ لغائی)

### (۵۷) علامت ظہور، شام میں فتنہ برپا ہوگا

ابن عقدہ نے محمد بن مفضل اور سعدان بن اسحاق اور احمد بن حسین بن عبدالملک اور محمد بن احمد سب سے، انھوں نے یعقوب بن سراج سے، انھوں نے جابر سے، اور جابر نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے کہ ایک مرتبہ آپ نے مجھ سے فرمایا:

”یا جابر! لا یظهر القائم حتی یشمل الشّام فتنۃ یطلبون المخرج منها فلا یجدونه ویکون قتل بین الکوفة والحیرة قتلاهم علی سواء وینادی مناد من السماء“ (غیبہ لغائی)  
 ”لے جابر! امام قائم اس وقت تک ظہور نہ کریں گے جب تک کہ شام میں ایک فتنہ برپا نہ ہو جائے، جس سے لوگ نکل بھاگنے کی کوشش کریں گے مگر انہیں کوئی راہ فرار نہ ملے گی، اور کوفہ و حیرہ کے درمیان زبردست خونریزی ہوگی اور آسمان سے ایک منادی ندا دے گا۔“  
 (غیبہ لغائی)

### (۵۸) دمشق سے ایک آواز

ان ہی اسناد کے ساتھ ابن محبوب نے عمار سے، عمار نے حمزہ سے، حمزہ نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ:  
 قال ۲: ”توقّعوا الصوت یا تیمم بنبیۃ من قبل دمشق فیہ لکم فرج عظیم“  
 آپ نے فرمایا: ”اُمید رکھو کہ دمشق کی جانب سے ایک آواز آجائے اچانک بلند ہوگی جس میں تمہارے لیے بڑی فرج و کشادگی ہوگی۔“  
 (غیبہ لغائی)

### (۵۹) مدت حکومت امام قائم ۲

ابن عقدہ نے علی بن حسن تبلی سے، انھوں نے حسن بن علی بن یوسف سے انھوں نے اپنے والد اور محمد بن علی سے اور انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے احمد بن عمر حلبی سے، انھوں نے حمزہ بن حمران سے، انھوں نے ابن ابویعفور سے اور انھوں نے حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ:  
 قال ۲: ”ملک القائم تسع عشرة سنة واشهر“  
 آپ نے فرمایا: ”امام قائم ۲ کی حکومت انیس سال چہ ماہ رہے گی“  
 (غیبہ لغائی)

### (۶۰) مدت حکومت امام قائم ۲

ابو سیمان بن ہودہ نے نہاوندی سے، انھوں نے عبداللہ بن حماد انصاری انھوں نے ابن ابویعفور سے، اور انھوں نے حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ:  
 قال ۲: ”ملک القائم منا تسع عشرة سنة واشهر“  
 ”ہم میں سے امام قائم ۲ انیس سال اور چہ ماہ حکومت کریں گے“

### (۶۱) مدت حکومت امام قائم ۲

ابن عقدہ نے محمد بن مفضل بن ابراہیم اور سعدان بن اسحاق ابن سعید اور احمد بن حسین بن عبدالملک اور محمد بن احمد بن حسین سے، انھوں نے ابن محبوب سے، انھوں نے عمرو بن



☆ ابن عقده نے علی بن حسن سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے محمد بن خالد سے  
انھوں نے ثعلبہ سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔ (عنایت نمائی)  
☆ کافی میں ابوعلی اشعری نے محمد سے، انھوں نے ابن فضال اور حمال سے،  
انھوں نے داؤد بن فرقد سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔ (کافی)

### ندائے آسمانی، ابو دوانیق کی روایت

(۶۵)

کافی میں، علی نے اپنے والد سے، انھوں نے ابن ابی نجران وغیرہ سے، انھوں نے  
اسماعیل بن صباح سے روایت کی ہے اُن کا بیان ہے کہ میں نے ایک شیخ کو ذکر کرتے ہوئے سنا  
کہ محمد سے سیف بن عیسہ نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ میں ابو دوانیق کے ہمراہ تھا اس نے از خود مجھے مخاطب  
کر کے کہا کہ:

”یا سیف بن عمیرہ لا بدَّ من منادٍ ینادی باسم رجلٍ من وُلدِ ابیطالب  
(قلت: یرویہ أحد من الناس؟ قال: والذی نفسی بیدہ لسمعتُ  
أُذنی منهُ یقول: لا بدَّ من منادٍ ینادی باسم رجلٍ)

قلت: یا امیر المؤمنین! إنَّ هذا الحدیث ما سمعتُ بمثله قط؟  
فقال لی: یا سیف! إذا کان ذلک فنحن أوّل من یجیبہ أمّا إنَّه  
أحد بنی عَمِّنا! قلت: أیُّ بنی عَمِّکم؟ قال: رجلٌ من وُلدِ  
فاطمة - ثم قال: یا سیف! لو لا أنَّی سمعتُ ابا جعفرٍ یُحدِّثُ  
علیَّ یقولہ ثمَّ حدَّثنی بہ اهل الأرض ما قبلتُ منهم ولکنَّ  
ہم یُحدِّثون علیَّ“ (کافی)

ترجمہ: ”اے سیف بن عمیرہ! یہ لازمی امر ہے کہ ”اولادِ ابوطالب میں سے ایک شخص  
(کی حکومت کے لیے آسمان سے) ایک منادی ندا کریگا۔

میں نے کہا: کیا راویوں میں سے کسی نے اس قسم کی کوئی روایت بیان کی ہے؟  
اُس نے کہا: اُس ذات کی قسم جسکے قبضہ قدرت میں میری جان ہے میں نے اپنے ان کاٹوں  
سے اُن کو کہتے ہوئے سنا کہ ایک مرد کے نام سے (آسمان سے) ندا آئے گی۔

میں نے عرض کیا: یا امیر المؤمنین! یہ حدیث یا اسی قسم کی کوئی حدیث تو میں نے کبھی نہیں سنی۔  
پس اُس نے مجھ سے کہا: اے سیف! جب یہ ندا ہوگی تو میں سب پہلے اس پر نیک کہوں گا، مگر مرنے پر  
کہ وہ میرے چچا کی اولاد میں سے ہوگا۔

میں نے عرض کیا: آپ کے کون سے چچا کی اولاد میں سے ہوگا؟  
اُس نے کہا: وہ ندا اولادِ فاطمہ میں سے ایک مرد کے لیے آئے گی (پھر کہا) اے سیف!  
”اگر میں خود حضرت ابو جعفر امام محمد باقر بن علی علیہ السلام کو بیان کرتے ہوئے  
ندائے خدا تو روئے زمین پر اگر کوئی بھی کہتا تو میں اس کو باور نہ کرتا، مگر یہ حدیث  
تو محمد (باقر) بن علی سے سنی ہے۔“ (کافی)

### امام زمانہ کے پاس تبرکاتِ رسول ہونگے

(۶۶)

محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، انھوں نے ابن محبوب سے، انھوں نے یعقوب  
سراج سے اور اُن کا بیان ہے کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے  
دریافت کیا کہ (فرزندِ رسول!) آپ کے شیعوں کو فرج و کشادگی کب نصیب ہوگی؟

فقال: ”اذا اختلف وُلدُ العباس وروی سلطانہم وطمع فیہم (من لم  
یکن یطمع فیہم) وخلعت العرب اعنتہا ورفع کل ذی  
صیصیة صیصیة وظہر الشامی وأقبل الیمانی وتحرک  
الحسنی وخرج صاحب ہذا الامر من المدینة الی مکة  
بتراث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم“

فقلت: ما تراث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم؟

قال: سیف رسول اللہ ودرعہ وعمامتہ وبردہ وقصیبہ ورايتہ  
ولامتہ وسرجہ حتی یُنزل مکة فیخرج السیف من غمدہ  
ویلبس الدرع ویشر الراية والبردة والعمامة ویتناول  
القضیب بیدہ ویستأذن اللہ فی ظہورہ فیقطع علی ذلک بعض  
موالیہ فیأتی الحسنی تبخبرہ الخبر فیستدر الحسنی الی  
الخروج فیثب علیہ اهل مکة فیقتلونہ ویبعثون برأسہ  
الی الشام۔

فیظہر عند ذلک صاحب ہذا الامر فیبايعہ الناس  
ویتبعونہ ویبعث الشامی عند ذلک جیشا الی المدینة  
فیہلکہم اللہ عز وجل دونہا ویہرب یومئذ من کان  
بالمدينة من وُلد علی علیہ السلام الی مکة فیلحقون بصاحب

هَذَا الْأَمْرُ وَيَقْبَلُ صَاحِبُ هَذَا الْأَمْرِ نَحْوَ الْحَرَقِ وَيَبْعَثُ  
جَيْشًا إِلَى الْمَدِينَةِ فَيَأْتِي أَهْلَهَا وَيَرْجِعُونَ إِلَيْهَا - " (کافی)  
ترجمہ: "آپ نے فرمایا:

"جب اولاد عباس کے درمیان سلطنت کے لیے اختلاف ہوگا اور ایسے لوگ  
بھی سلطنت کی طمع کریں گے جنہیں سلطنت کا خیال بھی نہ آیا ہوگا۔ عرب والوں کے  
ہاتھ سے عنان سلطنت جاتی رہے گی اور ایک شخص اس پر اپنا پنجہ مارے گا  
ایک شامی خروج کرے گا اور سیانی پیش قدمی کرے گا، ایک مرجسی حرکت میں  
آجائے گا، پھر حضرت صاحب الامر کا ظہور ہوگا۔ وہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کے تمام تبرکات لیے ہوئے مدینہ سے مکہ تشریف لائیں گے۔  
میں نے عرض کیا: (فرزند رسول!) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تبرکات کیا ہوں گے؟  
آپ نے فرمایا: آنحضرتؐ کی سیف، زره، عمامہ، ردا، عصا، پرچم، زره مخصوص اور  
زین۔ آپ جب مکہ پہنچیں گے تو دلوں، سیف کو نیام سے نکالیں گے، زره کو  
زیچہم فرمائیں گے، رایت کا پھر برا کھولیں گے، ردا دوش پر ڈالیں گے اور  
عمامہ سرافندس پر رکھیں گے، ہاتھیں عصا لیں گے پھر اللہ تعالیٰ سے ظہور کی اجازت  
طلب کریں گے، اسکی اطلاع آپ کے کسی موالی و محب کو ہو جائے گی تو وہ ایک  
مرجسی کے پاس جائے گا اور اسے خبر دے گا (کہ ظہور کا حکم ہو چکا ہے) پس  
وہ مرجسی جلدی سے خروج کرے گا تو اہل مکہ اس پر جھپٹ پڑیں گے اور اسے قتل  
کر کے اسکا سر کاٹ کر شام بھیج دیں گے۔

اس وقت صاحب الامر ظہور کریں گے اور لوگ ان کی بیعت کریں گے۔  
یہ خبر سنکر شامی اپنی ایک فوج مدینہ بھیجے گا، مگر مدینہ پہنچنے سے قبل ہی اللہ  
اس فوج کو ہلاک کر دے گا۔ اس وقت اولاد علیؑ میں سے جتنے لوگ مدینہ  
میں ہوں گے وہ مکہ چلے جائیں گے اور صاحب الامر سے وابستہ ہو جائیں گے  
پھر صاحب الامر وہاں سے عراق جائیں گے اور وہاں سے ایک فوج مدینہ والوں  
کی حفاظت کے لیے روانہ کریں گے، وہ فوج اہل مدینہ کو اس دہانہ دے گی  
شہر چھوڑ کر چلے جانے والے واپس مدینہ پہنچ جائیں گے۔ " (کافی)

غیبہ نغمان میں اسناد کے ساتھ ابن محبوب سے بھی اسی کے مثل روایت ہے

## حضرت زید بن علیؑ کے لیے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا

(۶۷)

"کافی" میں علی نے اپنے والد سے  
انہوں نے صفوان بن یحییٰ سے، انہوں نے عیص بن قاسم سے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت امام  
جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا: تم لوگ خدائے واحد لاشریک سے ڈرو اور اپنے نفسوں  
پر نگاہ رکھو۔

ثُمَّ قَالَ " فَوَاللَّهِ إِنْ الرَّجُلُ لَيَكُونُ لَهُ الْغَنَمُ فِيهَا الرَّاعِي فَأِذَا وَجَدَ  
رَجُلًا هُوَ أَعْلَمُ بِغَنَمِهِ مِنَ الَّذِي هُوَ فِيهَا يَخْرِجُهُ وَيَجْعَلُ  
بِذَلِكَ الَّذِي هُوَ أَعْلَمُ بِغَنَمِهِ مِنَ الَّذِي كَانَ فِيهَا -

ثُمَّ قَالَ: وَاللَّهِ تَوَكَّأْتُ لِأَحَدِكُمْ نَفْسًا يِقَاتِلُ بِوَاحِدَةٍ يَجْرِبُ بِهَا  
ثُمَّ كَانَتْ الْأُخْرَى بِأَفْيَةٍ فَعَمِلَ عَلَى مَا قَدْ اسْتَبَانَ لَهَا وَلَكِنْ  
لَهُ نَفْسٌ وَاحِدَةٌ إِذَا ذَهَبَتْ فَقَدْ وَاللَّهِ ذَهَبَتِ التَّوْبَةُ  
فَانْتَمَ أَحَقُّ أَنْ تَخْتَارُوا لِأَنْفُسِكُمْ إِنْ أَتَاكُمْ أَنْتُمْ فَانْظُرُوا  
عَلَى أَيْ شَيْءٍ تَخْرُجُونَ؟ وَلَا تَقْوُوا خَرَجَ زَيْدٌ، فَإِنَّ زَيْدًا  
كَانَ عَالِمًا وَكَانَ صَدُوقًا وَلَمْ يَدْعِكُمْ إِلَى نَفْسِهِ إِنَّمَا  
دَعَاكُمْ إِلَى الرَّضَى مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ وَلِيُظْهِرَ نَوْفِي بِمَا دَعَاكُمْ  
إِلَيْهِ إِنَّمَا خَرَجَ إِلَى سُلْطَانٍ مُجْتَمِعٍ لِيَنْقُضَهُ -

فَالْحَاجُّ مَتَى الْيَوْمَ إِلَى أَيْ شَيْءٍ يَدْعُوكُمْ؟ إِلَى الرَّضَى  
مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ؟ فَتَنْحَنُ نَشْرَكُمْ أَنْ لَسْنَا نَرْضَى بِهِ وَهُوَ يَعْصِينَا  
الْيَوْمَ وَلَيْسَ مَعَهُ أَحَدٌ وَهُوَ إِذَا كَانَتْ الرِّايَاتُ وَالْأَلْوِيَّةُ  
أَجْدَرُ أَنْ لَا يَسْمَعَ مِنْهَا إِلَّا (مَعَ) مَنْ اجْتَمَعَتْ بَنُو فَاطِمَةَ مَعَهُ  
فَوَاللَّهِ مَا صَاحِبُكُمْ إِلَّا مَنْ اجْتَمَعُوا عَلَيْهِ، إِذَا كَانَ رَجَبُ  
فَاقْبَلُوا عَلَى اسْمِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَإِنْ أَحْبَبْتُمْ أَنْ تَتَأَخَّرُوا  
إِلَى شَعْبَانَ فَلَا ضَيْرَ، وَإِنْ أَحْبَبْتُمْ أَنْ تَصُومُوا فِي أَهَالِكُمْ  
فَلَعَلَّ ذَلِكَ أَنْ يَكُونَ أَقْوَى لَكُمْ وَكَفَاكُمْ بِالسَّيْفِ فِي عِلَامَةٍ " (کافی)



ترجمہ: ”خدا کی قسم اگر تم میں سے کسی کے پاس دو نفس ہوتے تو وہ ایک نفس سے مقابلہ کرتا اور تجربہ حاصل کرتا (کہ قتل کے بعد کیا ہوتا ہے) اور دوسرا نفس رکھتا اور اپنے تجربے کے مطابق عمل کرتا، لیکن نفس تو ایک ہی ہے اگر وہی چلا گیا تو پھر دوبارہ کا موقع بھی ہاتھ سے گیا۔ لہذا تم لوگ زیادہ حقدار ہو اس امر میں کہ اپنے نفس کے لیے کونسا کام پسند کرتے ہو، اور اگر ہم میں سے کوئی مرد خروج کرتا ہے تو دیکھو اور سوچو کہ تم لوگ کس بات پر خروج کر رہے ہو۔ ۹ اور تم یہ مت کہو کہ زید نے خروج کیا تھا اس لیے کہ زید عالم تھے، صاحبِ صدق و صفا تھے انھوں نے اپنے نفس کے لیے کسی کو دعوت نہیں دی تھی بلکہ انھوں نے تو تم لوگوں کو آلِ محمد کی رضا کی طرف دعوت دی تھی۔

اب آج جو ہم میں سے ایک شخص خروج کر رہا ہے بتاؤ کہ وہ کس بات کی طرف دعوت دے رہا ہے؟ کیا وہ آلِ محمد کی رضا کی طرف دعوت دے رہا ہے؟ تو پھر سنو! ہم گواہی دیتے ہیں کہ ہم لوگ اُس کے اس اقدام سے راضی نہیں، وہ ہماری بات نہیں مان رہا ہے۔ اُس کے ساتھ کوئی نہیں ہے۔ ہم میں سے کوئی خواہ کتنے ہی پھر ریے و علم لیکر نکلے وہ اس لائق نہیں کہ اُس کی بات سنی جائے سوائے اس کے جس پر سارے بنی فاطمہ مجتمع ہو جائیں۔ خدا کی قسم تمھارا صاحبِ امر وہی ہوگا جس پر سارے بنی فاطمہ مجتمع ہوں گے۔ چنانچہ جب ’ماہِ جب‘ آئے تو اللہ کا نام سبک کر کے گڑھ جانا اور اگر تاخیر کرنا چاہو تو شعبان تک تاخیر کرنے میں کوئی ہرج نہیں تاخیر کر سکتے ہو، اور اگر چاہتے ہو کہ اپنے اہل و عیال میں رہ کر روزہ رکھو تو شاید میرے خیال میں تم لوگوں کے لیے یہ زیادہ بہتر ہے اور تمھارے لیے ظہور کی علامت تو ایک سقیانی کا خسروج بھی کافی ہے۔“ (کافی)

ظہور قائم سے قبل ہم میں سے خروج کرنا بڑا ہلکا ہوگا

”کافی“ میں علی نے اپنے والد سے، انھوں نے حماد بن عیسیٰ سے، انھوں نے رجبی سے منقولاً، انھوں نے حضرت علی ابن ابیہیٰ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: ”واللہ لا یرخج واحد متا قبل خروج القائم الا کان مثله مثل“

۱۰ محمد بن عبد اللہ بن حسن بن علی کو امام ششم نے خروج کیلئے نہ فرمایا تھا اور حق و غیثہ کے قتل کی پیشگوئی بھی نہائی تھی لیکن وہ نہ ملتا۔ اور خروج کے بعد قتل ہوا۔

فرخ طار من وکرہ قبل ان یستوی جناحاہ فاخذہ الصبیان فحبثوا بہ۔“ (کافی)

آپ نے فرمایا: ”بخدا، قبل ظہور امام قائم، ہم میں سے جو بھی خروج کرے گا اس کی مثال ایسی ہی ہوگی جیسے کسی چڑیا کا بچہ جس کے ابھی پوری طرح بازو مضبوط بھی نہ ہوئے ہوں اور وہ اپنے گھونسلے سے نکل پڑے اور بچے اس کو پکڑ کر اُس کے ساتھ کھیلنے لگیں۔“ (کافی)

زمانہ غیبت میں ہمیں کیا کرنا چاہیے؟

(۴۹)

احمد بن محمد نے ابن عیسیٰ سے، انھوں نے بکر بن محمد سے، انھوں نے سدید سے روایت کی ہے، اور سدید کا بیان ہے کہ محمد سے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: ”یا سدید! الزم بیتک وکن جلدًا من احلاسہ واسکن ماسکن اللیل والنهار فاذا بلغک ان السفیا فی قد خرج فارحل الینا ولو علی رجلك“ (کافی)

ترجمہ: ”اے سدید! اپنے گھر میں رہا کرو اور بائیں خانہ نشین ہو جاؤ جب تک یہ دن اور رات ساکن و خاموش ہیں تم بھی خاموش رہو، مگر جب تمہیں یہ خبر ملے کہ سفیانی نے خروج کیا، تو فوراً ہمارے پاس آ جاؤ خواہ تمہیں پیدل ہی چل کر کیوں نہ آنا پڑے“ (کافی)

پانچ کتابوں میں ایک سی روایت

(۵۰)

روای نداء المنادی من السماء باسم المہدی علیہ السلام ووجوب طاعتہ احمد بن المنادی فی کتاب ”الملاحم“ و ابو نعیم الحافظ فی کتاب ”اخبار المہدی“ و ابن شیریہ الدیلمی فی کتاب ”الفردوس“ و ابو العلاء الحافظ فی کتاب ”الفتن“ ترجمہ: ”روایت کی گئی کہ ”آسمان سے ایک منادی امام مہدی علیہ السلام کے نام سے ندا دے گا اور یہ کہ آپ طاعت واجب ہے۔“

اس روایت کو احمد بن منادی نے کتاب ”السلام“ میں اور حافظ ابو نعیم نے اپنی کتاب ”اخبار المہدی“ میں، اور ابن شیریہ دہلی نے اپنی کتاب ”فردوس الاخبار“ میں اور حافظ ابو العلاء نے اپنی کتاب ”الفتن“ میں نقل کیا ہے۔

## سُورِيهِمْ اَيَاتِنَا... کی تفسیر

(۷۱)

سہل نے ابن فضال سے، انھوں نے ثعلبہ سے، انھوں نے طیار سے اور طیار نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے قول خدا:

”سُورِيهِمْ اَيَاتِنَا فِي الْاَفَاقِ وَفِي اَنْفُسِهِمْ حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُ الْحَقُّ...“ (سورہ حمر السجدة آیت ۵۳)

ترجمہ آیت: ”عنقریب ہم ان کو کائنات میں اور خود ان کے ناسوں میں اپنی نشانیاں دکھائیں گے، حتیٰ کہ ان پر حق واضح ہو جائے گا کہ بیشک یہی بات حق ہے۔۔۔“

کی تفسیر کے متعلق روایت بیان کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

قال: ”خسف ومسح وقدون“

قال قلت: ”حتى يتبين لهم“

قال: ”دع ذا ذلك قيام القائم“

ترجمہ روایت: ”آپ نے فرمایا: اس سے مراد خسف (زمین کا دھنسا) مسح (ہوجانا) (ایک شخص کا) اور پتھروں کی بارش ہونا ہے۔“

میں نے عرض کیا: اور ”حتى يتبين لهم“ سے کیا مراد ہے۔

آپ نے فرمایا: اسے چھوڑو، یہ ظہور امام قائم علیہ السلام کے متعلق ہے۔“ (کافی)

## وقت ظہور کی ایک خاص علامت

(۷۲)

ابو الفضل شیبانی نے کلینی سے، انھوں نے محمد عطار سے، انھوں نے سلمہ ابن خطاب سے، انھوں نے محمد طیاسی سے، انھوں نے ابن ابی عمیرہ اور صالح بن عقبہ دونوں سے اکٹھے، انھوں نے علقمہ بن محمد حضرمی سے اور علقمہ نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے، اور آپ نے اپنے آباء کرام و حضرت علی علیہم السلام سے روایت کی ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

قال رسول الله: ”يا علي! ان قاسنا اذا خرج يجتمع اليه ثلاثمائة و

ثلاثه عشر رجلاً عدد رجال بدر فاذا حان وقت خروجه

يكون له سيف مغمود ناداه السيف: قم يا ولي الله!

فاقتل اعداء الله۔“

ترجمہ: رسول اللہ نے ارشاد فرمایا: اے علی! جب ہمارا قائم ظہور کرے گا تو اسے صاحب بدر کی تعداد کے برابر زمین سوتیرہ آدمی ان کے پاس جمع ہو جائیں گے اور جب وقت خروج آئے گا تو آپ کی تلوار خود بخود نیام سے باہر نکل آئے گی اور آواز دے گی: اے اللہ کے ولی! اٹھیے اور دشمنانِ خدا کو قتل کیجیے۔“ (کفایہ)

## بوقت ظہور امام زمانہ کی شان

(۷۳)

اختصاص میں ہے کہ ہم سے بیان کیا محمد بن معقل قریسینی نے، انھوں نے محمد بن عاصم سے، انھوں نے علی ابن الحسین سے، انھوں نے محمد بن مرزوق سے، انھوں نے عامر سراج سے، انھوں نے سفیان ثوری سے، انھوں نے قیس بن مسلم سے، انھوں نے طارق بن شہاب سے، انھوں نے حذیفہ سے روایت نقل کی ہے حذیفہ کا بیان ہے کہ میں حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

يقول: ”اذا كان عند خروج القائم ينادي مناد من السماء: ايها الناس! قطع عنكم مدة الجبارين وولي الامر خير امة محمد فالحقوا بمكة، فيخرج الذجباء من مصر والابدال من الشام وعصائب العراق دهبان بالليل، ليوث بالنهار كائن قلوبهم زبر الحديد فيبأ يعونه بين الركن والمقام۔“

قال عمران بن الحصين: يا رسول الله! صف لنا هذا الرجل؟

قال: هو رجل من ولد الحسين كانه من رجال شنسوة عليه عبا

قطوا نيستان اسمه اسمي، فعند ذلك تفرح الطيور في

او كارهها والحيتان في بحارها وتمدد الزنمار وتفيض العيون

وتنبت الارض ضعف اكلاما ثم يسير مقدمته جبرئيل

وساقتة اسرافيل فيملا الارض عدلا وقسطا كما ملئت

جورا وظلما۔“ (اختصاص)

آپ نے فرمایا: ”جب ظہور امام قائم کا وقت آئے گا تو آسمان سے ایک منادی نداء دے گا

اے لوگو! اب تم پر جابروں اور ظالموں کے تسلط کی مدت ختم ہو گئی۔ اب میرے

محمدؐ کی بہترین ہستی ولی امر ہیں جاؤ اور مکہ میں ان سے ملو۔“

یہ سنکر: نجباء مہر اور ابدالِ شام اور عصائبِ عراق نکل کھڑے ہوں گے جو شب کو

راہب و عابد اور دن کے وقت شیر ہوں گے، اُن کے دل فولاد جیسے ہوں گے اور مکہ آکر رکن و مقام کے درمیان حضرت صاحب الامر کی بیعت کرینگے  
عمر بن حصین نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کچھ اس مرد (صاحب الامر) کے متعلق بھی ارشاد فرمائیے؟

آپ نے ارشاد فرمایا: وہ امام حسین علیہ السلام کی اولاد میں سے ہوں گے، اُن کا نام میرا نام ہوگا ان کے ظہور کے ہی چڑیاں اپنے گھونسلوں میں خوب بچے لکائیں گی، دریاؤں میں مچھلیاں بکثرت پیدا ہوں گی۔ دریاؤں میں پانی خوب لہریں مارے گا، جگہ جگہ پانی کے چشمے بھی اُبھیں گے، زمین ضرورت سے زیادہ غلہ اگائے گی۔ جب وہ چلیں گے تو آگے آگے جبریل ہوں گے اور پیچھے اُن کے امرا فیل ہوں گے اور وہ زمین کو عدل و داد سے اس طرح بھر دیں گے جس طرح وہ ظلم و جور سے بھری ہوگی۔“ (اختصاص)

### ۴۳ ظہور کی پانچ علامتیں

کافی میں، محمد بن یحییٰ نے ابن عیسیٰ سے، اُنھوں نے علی بن حکم سے، اُنھوں نے ابویوب خزازی سے، اُنھوں نے عمر بن حنظلہ سے اور اُن کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا:

يقول: "خمس علامات قبل قيام القائم: الصيحة، والسفاني، والحسف، وقتل النفس الزكية، واليماني"۔

فقلت: جعلت فداك ان خرج احد من اهل بيتك قبل هذه العلامات اخرج معه؟

قال: لا

فلتأ كان من الغد تلوت هذه الآية:

(الآية) "ان نشأ نازل عليهم من السماء آية فطلت اعناقهم لهم الخضمين" (سورة اشعراء آیت ۴)

فقلت له: أهي الصيحة؟

فقال: أما لو كانت خضعت اعناق اعداء الله؟ (کافی)

ترجمہ روایت: "آپ نے فرمایا: امام قائم کے ظہور سے قبل پانچ علامتیں ظاہر ہوں گی۔ صیحہ (ندا آسمانی) سفیانی، خسف (زمین کا شق ہونا) قتل نفس زکیہ اور یمانی (کا خروج)۔"

میں نے عرض کیا: میں آپ پرست رہاں، ان علامات کے ظاہر ہونے سے پہلے اگر آپ کے اہل بیت میں سے کوئی شخص خروج کرے تو کیا ہم اُس کا ساتھ دیں؟ آپ نے فرمایا: نہیں۔

پھر میں نے دوسرے دن اس آیت کی تلاوت کی: (ان نشأ..... خضعیّن) ترجمہ آیت: "اگر ہم چاہیں تو آسمان سے اُن پر معجزہ نازل کر دیں اور اُن کی گردنیں ذلت کے ساتھ جھک جائیں۔" (اشعراء ۴)

اور عرض کیا کہ اس سے مراد صیحہ ہے؟

آپ نے فرمایا: (ہاں) اگر اس سے خدا کے دشمنوں کی گردنیں جھک جائیں۔ (کافی)

### ۴۵ دو طرح کی ندا ہوگی

محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اُنھوں نے ابن فضال سے، اُنھوں نے ابو جہیل سے اُنھوں نے محمد بن علی حبشی سے اُنھوں نے کہا کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا: يقول: "اختلاف بنی العباس من المحتوم، والثناء من المحتوم و خروج القائم من المحتوم"

قلت: وكيف الثناء؟

قال: "ينادي من السماء اول النهار: ألا إن علياً وشيعته هم الفائزون" قال: وينادي مناد آخر النهار: ألا إن عثمان

وشيعته هم الفائزون"

ترجمہ: آپ نے فرمایا: "بنی عباس میں اختلاف حتمی امر ہے، ندائے آسمانی امر حتمی ہے اور امام قائم کا ظہور امر حتمی ہے۔"

میں نے عرض کیا: ندا کیسی ہوگی؟

آپ نے فرمایا: "دن کی ابتداء میں آسمان سے ایک منادی ندا دیگا، آگاہ ہو جاوے گا کہ علی اور اُن کے شیعہ ہی کامیاب ہیں۔" پھر دن کے آخر (شام کے وقت) میں ایک منادی ندا دے گا کہ آگاہ رہو عثمان اور اُن کے شیعہ ہی کامیاب ہیں۔"

(کافی)

### ۴۶ جب تم صبح کی وقت اٹھو گے تو.....؟

سید علی ابن عبد الحمید نے اپنے استاد کے ساتھ بحوالہ احمد بن محمد ایادی مرفوعاً

انہوں نے عبداللہ بن عبدلہ سے روایت کی ہے، انہوں نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ ہم نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کے سامنے حضرت قائم علیہ السلام کا ذکر کیا کہ ہمیں کس طرح پتہ چلے کہ ان کا خروج ہو گیا۔

آپ نے فرمایا: ”یصحب احداکم وتحت رأسہ صحیفۃ علیہا مکتوب طاعنتہ معروفۃ“

”جب تم لوگ (رجح کے وقت) اٹھو گے تو تمہارے تکیہ کے نیچے سے ایک پرچہ نکلے گا جس پر تحریر ہوگا: ”طاعنتہ معروفۃ“ یعنی (ان کی اطاعت کرنا ہی نیکی اور بہتر ہے)

آپ کے علم کے پھر پیر کی عبارت ؟

فضل بن شاذان سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ:

”یکون فی رایۃ المہدی علیہ السلام ”اسمعوا واطیعوا“ امام مہدی علیہ السلام کے علم کے پھر پیر پر تحریر ہوگا: ”سنو اور اطاعت کرو“

”تمام بزرگوں کے وارث امام زمانہ ہیں۔“

اور اسناد کے ساتھ فضل نے ابن محبوب سے اور ابن محبوب نے حضرت ابو جعفر امام مہدی باقر علیہ السلام سے مرفوعاً روایت کی ہے کہ:

قال: ”اذا خسف بجیش السفیانی الی ان قال: والقائم یومئذ بکۃ عند الکعبۃ مستجیراً بھا، یقول: ”اَنَا وَلِیُّ اللّٰهِ اَنَا اَوَّلِیُّ اللّٰهِ وَمُحَمَّدٌ ص مِنْ حَاجَتِیْ فِی اَدَمَ فَاَنَا اَوَّلِیُّ النَّاسِ بِاَدَمَ، وَمِنْ حَاجَتِیْ فِی نُوحٍ فَاَنَا اَوَّلِیُّ النَّاسِ بِنُوحٍ وَمِنْ حَاجَتِیْ فِی اِبْرَاهِیْمَ فَاَنَا اَوَّلِیُّ النَّاسِ بِاِبْرَاهِیْمَ، وَمِنْ حَاجَتِیْ فِی مُحَمَّدٍ فَاَنَا اَوَّلِیُّ النَّاسِ بِمُحَمَّدٍ وَمِنْ حَاجَتِیْ فِی النَّبِیِّیْنَ فَاَنَا اَوَّلِیُّ النَّاسِ بِالنَّبِیِّیْنَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی یَقُولُ:

”اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰی اَدَمَ وَنُوحًا وَاٰلَ اِبْرَاهِیْمَ وَاٰلَ عِمْرَانَ عَلَی الْعَالَمِیْنَ ذُرِّیَّةً بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ وَاللّٰهُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ“

(سورہ آل عمران ۳۳)

فَاَنَا بَقِیَّةُ اَدَمَ وَخِیْرَةُ نُوحٍ وَمُصْطَفٰی اِبْرَاهِیْمَ وَصَفْوَةُ مُحَمَّدٍ اَلَا وَمِنْ حَاجَتِیْ فِی کِتَابِ اللّٰهِ فَاَنَا اَوَّلِیُّ النَّاسِ بِکِتَابِ اللّٰهِ اَلَا وَمِنْ حَاجَتِیْ فِی سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ فَاَنَا اَوَّلِیُّ النَّاسِ بِسُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَسِیْرَتِهِ وَاُسْتَدِ اللّٰهِ مِنْ سَمْعِ کَلَامِیْ لِمَا یَبْلُغُ الشَّاهِدَ الْغَائِبُ۔

فیجمع اللّٰہ اصحابہ ثلاثۃ وثلثۃ عشرۃ رجلاً فیجمعہم اللّٰہ علی غیر ميعاد قزع کقزع الخلیف۔

ثم تلا هذه الآية: ”اٰیْمًا تَكُوْنُوْنَ اٰیَاتٍ بِکُمْ اللّٰهُ جَمِیْعًا“ (البقرة ۱۲۸)

فبا یعونہ بین الرکن والمقام ومعہ عہد رسول اللّٰہ قد تواترت علیہ الایات فان اشکل علیہم من ذالک شیء فان الصوت من السماء لا یشکل علیہم اذا نودی باسمہ واسم أبیہ۔“

ترجمہ روایت: ”آپ نے سفیانی کے لشکر کے زمین میں دھنس جانے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ:

اس دن حضرت قائم علیہ السلام مکہ میں خانہ کعبہ کے پاس یہ کہتے ہوئے ہوں گے کہ ”میں اللہ کا ولی ہوں، میں اللہ اور محمدؐ کا زیادہ حقدار ہوں۔ اگر کوئی مجھ سے حضرت آدمؑ کے متعلق بحث کرے تو میں ثابت کروں گا کہ میں آدمؑ کا تمام لوگوں سے زیادہ حقدار ہوں، اگر کوئی حق تواریخ کے متعلق مجھ سے بحث کرے گا تو میں ثابت کروں گا کہ میں سب سے زیادہ حقدار ہوں، جو شخص حضرت ابراہیمؑ کے متعلق مجھ سے بحث کرے گا تو میں ثابت کروں گا کہ میں حضرت ابراہیمؑ کا تمام لوگوں میں سب سے زیادہ حقدار ہوں، اور جو شخص حضرت محمدؐ مصطفیٰ کے متعلق بحث کرے گا تو میں ثابت کروں گا کہ میں محمدؐ کا تمام لوگوں سے زیادہ حقدار ہوں، اور جو شخص دیگر انبیاء کے متعلق مجھ سے بحث کرے گا تو میں ثابت کروں گا کہ میں انبیاء کرام کا تمام لوگوں سے زیادہ حقدار ہوں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

ترجمہ آیت: ”بیشک اللہ نے آدمؑ و نوحؑ اور آل ابراہیمؑ اور آل عمرانؑ کو منتخب کیا تمام عالمین پر، ان میں سے بعض، بعضوں کی ذریت ہیں اور اللہ سننے والا جاننے والا ہے۔“

میں بقیۃ آدمؑ ہوں، میں منتخب نوحؑ ہوں، میں برگزیدہ ابراہیمؑ ہوں اور میں صفوۃ و برگزیدہ محمدؐ ہوں۔ آگاہ ہو، اگر کوئی مجھ سے کتاب خدا کے بارے میں بحث کرے گا تو میں ثابت کروں گا کہ میں اللہ کی کتاب کا سب سے زیادہ متقی ہوں، آگاہ ہو، اگر کوئی مجھ سے سنت رسول اللہؐ کے متعلق بحث کرے گا تو میں ثابت کروں گا کہ



میں سنت رسول خدا کا سب سے زیادہ حقدار ہوں، میں خدا کا واسطہ دیتا ہوں کہ اس وقت جو لوگ میری یہ باتیں سن رہے ہیں وہ ان لوگوں تک پہنچا دیں جو یہاں موجود نہیں ہیں۔“

اس کے بعد: اللہ تعالیٰ ان (امام قائم) کے تین سو تیرہ اصحاب کو ان کے پاس اس طرح جمع کر دے گا جیسے موسمِ برسات کے بادل ایک کے پیچھے ایک۔

پھر اپنے اس آیت کی تلاوت فرمائی: (سورہ بقرہ آیت ۱۴۸)

ترجمہ آیت: ”جہاں کہیں بھی تم ہو گے اللہ تم سب کو ایک جگہ جمع کر دیگا“

اس کے بعد لوگ ان کی بیعت رکن و مقام کے مابین کریں گے۔ ان کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تمام برکات ہوں گے جو بتواتر تسلسلِ بعد میں (یعنی ان کے آیا و واجداد سے) ان تک پہنچے ہیں، اور اگر ان برکات کے بعد بھی کسی کو پہنچانے میں دشواری و اشکال درپیش ہوگا تو پھر آسمانی نداء سے ساری شکل دور ہو جائے گی جب ان کا نام ان کے والد کے نام کے ساتھ پکارا جائے گا۔“

### ۴۹ امام زمانہ کیلئے براق لایا جائیگا

اپنے اسناد کے ساتھ حضرت علی ابن الحسین علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپ نے امام قائم علیہ السلام کے ذکر میں ایک طویل حدیث میں فرمایا کہ

قال: ”فیجلس تحت شجرة سمرة فیجئہ جبرئیل فی صورة رجل من

بنی کلب، فیقول: یا عبد اللہ! ما یجسک ههنا؟ فیقول:

یا عبد اللہ! انی انتظر ان یأتین العشاء فاخرج فی دبرہ الی

مکة واکوہ ان اخرج فی هذا الحجر۔ قال: فیضحك فاذا

ضحك عرفہ آتہ جبرئیل۔ قال: فیأخذ بیدہ ویصافحہ

ویسلم علیہ ویقول له: قم ویجئہ بفرس یقال له البواق

فیؤکبه ثم یأتی الی جبل رضوی فیأتی محمد وعلی فیکتبان

له عهداً منشوراً یقرؤہ علی الناس ثم یخرج الی مکة والناس

یجتمعون بہا۔

قال: ”فیقوم رجل منه فینادی ایہا الناس! هذا اطلبکم قد جاءکم

یدعوکم الی ما دعاکم الیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: قال:

فیقومون، قال: فیقوم ہونفسہ، فیقول: ایہا الناس! انا فلان بن فلان، انا ابن نجب اللہ، ادعوکم الی ما دعاکم الیہ نجب اللہ۔

فیقومون الیہ لیقتلوہ، فیقوم ثلاثاً وینیف

علی الشلث شماً فیمنعونہ منہ خمسون من اهل الکوفة

وسائرہ من ابناء الناس لا یعرف بعضهم بعضاً اجتمعوا علی

غیر مبعاد۔“

ترجمہ: آپ نے فرمایا: ”... پھر امام قائم ایک بول کے درخت کے نیچے بیٹھ جائیں گے،

اتنے میں حضرت جبرئیل ان کے پاس ایک مرد بنی کلب کی شکل میں آئیں گے

اور کہیں گے، اے بندہ خدا! تم یہاں کیوں بیٹھے ہو؟

آپ فرمائیں گے اے اللہ کے بندے! مجھے انتظار ہے کہ شام ہو جائے تو کہہ جاؤں

اس دعویٰ اور گری کی تہارت میں مجھے چلنا پسند نہیں۔

پھر جبرئیل ہنس پڑیں گے۔ انھیں ہنستا ہوا دیکھ کر آپ پہچان لیں گے کہ یہ جبرئیل ہی

پھر جبرئیل آگے بڑھ کر ان کا ہاتھ پکڑ کر مصافحہ کریں گے، سلام کریں گے اور کہیں گے

اچھا: اب اٹھیے۔ پھر گھوڑا لائیں گے جس کو ”براق“ کہتے ہیں، اس انھیں

سوار کریں گے اور ان کو لیکر جبل رضوی پہنچیں گے اور وہاں حضرت

محمد وعلی تشریف لائیں گے اور یہ دونوں ان کو ایک منشور لکھ کر دیں گے تاکہ

لوگوں کے سامنے پڑھ کر سنائیں، یہ منشور لیکر امام قائم مکہ آئیں گے تو لوگ

ان کے پاس جمع ہو جائیں گے۔

پھر ان میں سے ایک شخص اٹھ کر اعلان کرے گا: اے لوگو! تم لوگ جس کی تلاش میں تھے

وہ آگیا، یہ اسی چیز کی طرف دعوت دے رہے ہیں جس کی طرف حضرت رسول اللہ

دعوت دیا کرتے تھے۔

یہ سن کر لوگ کھڑے ہو جائیں، امام قائم بھی کھڑے ہوں گے اور فرمائیں گے کہ:

اے لوگو! میں فلان بن فلان ہوں، میں اللہ کے نبی کا فرزند ہوں، میں تم لوگوں کو

اسی امر کی طرف دعوت دیتا ہوں جس کی طرف اللہ کے نبی نے تمہیں دعوت دی تھی

آپ کے اس اعلان پر لوگ آپ کو قتل کرنے کے لیے بڑھیں گے تو تین سو سے کچھ زائد

آدمی جنہیں پچاس آدمی کو ذبح کر دیا جائے گا باقی مانرہ دوسرے لوگ جو مختلف اطراف

ہوں گے اور وہ ایک دوسرے کو پہچانتے بھی ہوں گے مختلف اوقات میں آئے ہوتے ہوں گے وہ سب اٹھ کر آپ کی حفاظت کریں گے اور قتل سے بچائیں گے۔

### مقام ذی طوی میں انتظار

(۸۰)

ابوبصیر نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: ”اِنَّ الْقَائِمَ يَنْتَظِرُ مِنْ يَوْمِهِ ذِي طَوًى فِي عِدَّةِ اَهْلِ بَدْرٍ ثَلَاثَ مِائَةٍ وَثَلَاثَةَ عَشَرَ رَجُلًا حَتَّى يَسْنُدَ ظَهْرَهُ اِلَى الْحَجَرِ وَيَسْمُرَ الرَّايَةَ الْمَغْلَبَةَ“ ترجمہ: ”اس دن سے امام قائم علیہ السلام اپنے تین سوتیرہ اصحاب کے ساتھ مقام ذی طوی میں انتظار کریں گے، پھر حبر اسود کی طرف اپنی پشت کر کے کھڑے ہوں گے اور اپنا پرچم لہرائیں گے۔“

### آنحضرت امام قائم کو کتاب جدید دیں گے

(۸۱)

ابوبصیر نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی ایک طویل حدیث میں یہ روایت بھی بیان کی ہے کہ: ”يَقُولُ الْقَائِمُ لِاصْحَابِهِ: يَا قَوْمِ اِنَّ اَهْلَ مَكَّةَ لَا يَرِيدُوْنِي وَلَكِنِّي مَرْسِلُ الْبَيْهَمِ لَا حَتَجَ عَلَيْهِمْ بَمَا يَنْبَغِي لِمِثْلِي اِنْ يَحْتَجُّ عَلَيْهِمْ“

فید عور جلّ من اصحابہ فیقول لہ: امض الی اهل مکة فقل: یا اهل مکة انا رسول فلان الیکم وهو یقول لکم انا اهل بیت الرحمة ومحمدان الرسالة والخلافة ونحن ذریة محمد وسلالة النبیین وانا قد ظلمنا واضطهدنا وتظلمنا وابتر منا حقنا منذ قبض نبینا الی یومنا هذا فنحن نستنصرکم فانصرونا۔

فاذا تکلمتم هذا الفصحی بهذا الکلام اتوا الیه قد بجوه بین الزکون والمقام، وهی النفس الزکیة فاذا بلغ ذلك الامام قال لاصحابه: اَلا اخبیرکم ان اهل مکة لا یریدوننا، فلا یدعونہ حتی یخرج فیہم بط من عقبہ طوی فی ثلاث مائة وثلاثة عشر رجلا

عدّة اهل بیدرحتی یا قی المسجد الحرام، فیصلی فیہ عند مقام ابی اھلیم أربع رکعات، ویسند ظہرہ الی الحجر الاسود، ثمّ یحمد الله ویثنی علیہ ویذکر النبی ص ویصلی علیہ یتکلم بکلام لم یتکلم بہ احد من الناس۔

فیکون اول من یشرب علی یدہ ویشایعہ جبریل و میکائیل ویقوم معهما رسول الله وامیر المؤمنین فیدفعاں الیہ کتابا جدیدا هو علی العوب شدید بخا تم رطب فیقولون لہ: اعمل بما فیہ ویشایعہ الثلاثا وثلاثة وقلیل من اهل مکة۔

ثم یمخرج من مکة حتی یکون فی مثل الحلقة۔ قلت: وما الحلقة؟ قال: عشرة الاث رجل، جبریل عن یمینہ ومیکائیل عن شمالہ، ثم یمسر الراية الجليلة ویشرها وھی راية رسول الله ص السحابیة ودرع رسول الله السابغة ویقتل بسيف رسول الله ص ذی الفقار۔

وخبر آخر: ما من بلدة الا یمخرج معہ منهم طائفة الا اهل البصرة فاستہ لا یمخرج معہ منها احد۔“

ترجمہ: ”امام قائم علیہ السلام اپنے اصحاب سے فرمائیں گے: اے قوم! یہ اہل مکہ مجھے تسلیم کرنے کا ارادہ نہیں رکھتے لیکن میں ان کے پاس اپنا ایک قاصد بھیجوں گا تاکہ ان پر حجت تمام کر دوں!“

پھر آپ اپنے اصحاب میں سے ایک کو بلا کر فرمائیں گے کہ تم اہل مکہ کے پاس جاؤ اور کہو کہ اے اہل مکہ! میں فلان کا فرستادہ و قاصد ہوں وہ تم لوگوں سے یہ فرماتے ہیں کہ میں اہل بیت رحمت اور معدن رسالت و خلافت ہوں، میں ذریت محمد ص اور انبیاء کا خلاصہ ہوں جب سے ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وفات پائی اس وقت سے آج تک مسلسل ہم پر ظلم و ستم کیا جاتا رہا ہے ہم مقہور کیے گئے، ہمارا حق ہم سے چھین لیا گیا ہم تم لوگوں سے مدد چاہتے ہیں تم لوگ ہماری مدد کرو۔

جب یہ جوان ان لوگوں تک جا کر یہ پیغام پہنچائے گا تو وہ اسے پکڑ کر (نفس زکیہ)

مُزکن و مقام کے درمیان ذبح کر دیں گے، اور یہی نفسِ زکیہ ہے۔ جب یہ خبر امام قائم کو پہونچے گی تو آپ اپنے اصحاب سے فرمائیں گے۔ کیا میں نے تم سے نہیں بتایا تھا کہ یہ اہل مکہ نہیں تسلیم نہیں کریں گے؟ پھر آپ اصحاب بدر کی تعداد کے مطابق تین سو تیرہ آدمیوں کو سبکِ عقبہ طوبی سے اتر کر مسجدِ حرام میں تشریف لائیں گے اور مقامِ ابراہیم پر چار رکعت نماز پڑھیں گے۔ پھر حجرِ اسود سے پشت لگا کر کھڑے ہوں گے اور حمد و ثنائے الہی بجالائیں گے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر کریں گے اُن پر درود بھیجیں گے اور ایک ایسا خطبہ دیں گے کہ آج تک ایسا خطبہ کسی نے نہ دیا ہوگا۔

اس خطبے کے بعد سب سے پہلے جو شخص آپ کے ہاتھ پر رکھ کر بیعت کریگا وہ جبریل اور پھر میکائیل ہوں گے اور ان ہی دونوں کے ساتھ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور امیر المومنین علیہ السلام بھی کھڑے ہوں گے، آپ حضرت امام قائم علیہ السلام کو ایک کتاب جدید جو لے کر آئیں گے، جو اہل عرب کچھ بہت شدید ہوگی اور اُس کے اوپر تازہ مہر لگی ہوگی اور امام قائم سے فرمائیں گے کہ اس تحریر کے اندر جو کچھ ہے اس پر عمل کرنا ہے۔ پھر تین سو آدمی (آپ کے اصحاب) اور اہل مکہ میں سے چند لوگ آپ کی بیعت کریں گے۔

پھر آپ مکہ سے رآہِ مدینہ کے قواکبِ حلقہ کے اندر ہوں گے۔ میں نے عرض کیا: حلقہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: دس ہزار آدمیوں کا ایک حلقہ ہوگا، حضرت جبریل اپنے جانب اور حضرت میکائیل آپ کے بائیں جانب ہوں گے۔ پھر آپ اپنا جلالِ علم لہرائیں گے اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا علم ہوگا جس کا نام سحابہ ہے اور آپ کی زرہ سابعہ زیب تن کریں گے اور رسول اللہ کی سیفِ ذی الفقار کو کمر میں لٹکائیں گے۔

”ایک دوسری روایت میں ہے کہ ہر شہر کے کچھ لوگ آپ کے ساتھ ہونگے سوائے بصرہ کے، وہاں سے آپ کے ساتھ کوئی نہ ہوگا۔“

### امام قائم کے لشکریوں کی شان

(۱۲)

فصیل بن یسار نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے کہ قال: ”لہ کثر بالطالقان ما ہو بذهب ولا فضة، وراية لم تنشر

منذ طويت، ورجال كانت قلوبهم زبوا لحدید لا یسویہا شئ فی ذات اللہ اشد من الحجر، لو حملوا علی الجبال لا ذلوا، لا یقصدون برا یا تمہم بلدة الاخریہا، کانت علی خیولہم العقبان یتسجون بسرج الامام علیہ السلام یطلبون بذلک البرکة، ویحقون بہ یقونہ بانفسہم فی الحروب ویکفونہ ما یرید فیہم۔

رجال لا ینامون اللیل، لہم دوی فی صلاتہم کدوی النحل، ینبتون قیاما علی اطرافہم ویصبحون علی خیولہم رہبان باللیل لیوث بالثمار ہم اطوع لہ من الامة لستہا کالمصابیح کانت قلوبہم القنادیل، وہم من خشية اللہ مشفقون یدعون بالشهادة ویتمنون ان یقتلوا فی سبیل اللہ، شعارہم: یا نثار الحشین، اذا ساروا بید الرعب اما ہم مسيرة شہر یمشون الی المولی ارسالاً، ہم ینصر اللہ امام الحق۔“

ترجمہ: ”امام قائم علیہ السلام کے ساتھ طالقان کا ایک خزانہ ہوگا جو سونے چاندی کا نہیں ہوگا، اور وہ علم ہوگا کہ جب سے پیدا کیا ہے ابھی تک نہیں کھولا گیا۔ کچھ مرد ہوں گے جن کے دل گویا فولاد کے بنے ہوئے ہوں گے جنہیں شک کا شائبہ بھی نہ ہوگا اور وہ اللہ کے معاملہ میں (فی سبیل اللہ) پتھر سے بھی زیادہ سخت ہوں گے وہ ایسے دہشت دہانے ہوں گے کہ اگر پہاڑوں پر بھی حملہ آور ہوں تو انھیں بھی اُن کی جگہ سے ہٹا دیں، اور جس شہر کا بھی رخ کریں گے اس کو تہس نہس کر دیں گے اور حصولِ برکت اور دل میں قوت پیدا کرنے کے لیے امام قائم علیہ السلام کی زین کو بوسہ دیتے جائیں گے۔ آپ ان لوگوں سے جو موقع رکھیں گے وہ اسے پورا کریں وہ ایسے مرد ہوں گے کہ راتوں کو نہ سوتیں گے نمازوں میں مشغول رہیں گے، اُن کی تلاوت کی آوازیں اس طرح سنائی دیں گی جیسے شہر کی گھنٹیوں کی بھنبھناہٹ۔ کھڑے کھڑے رات بسر کریں گے اور صبح کو اپنے گھوڑوں پر سوار ہو جائیں گے رات کو رامپ وزاہد ہوں گے اور دن کو شیروں کی طرح نہ ہوں گے۔ ایک کنیز اپنے آقا کی جتنی اطاعت کرتی ہے اس سے بھی زیادہ یہ اپنے امام کے مطیع ہوں گے اُن کے قلوب (ایمان کے لحاظ سے) مثل اُن قندیلوں کے ہوں گے جنہیں چراغ روشن ہوں

وہ اللہ سے ڈرتے ہوں گے، وہ شہادت کو دعوت دیں گے، انہیں تمتا ہوگی کہ  
راہِ خدا میں قتل ہو جائیں، اُن کا نعرہ ہوگا: ”یا ثاراتِ الحسین“۔  
یعنی ”امام حسین کے خون کا انتقام“۔ جب کسی طرف کوچ کریں گے تو ان کا رعب  
ایک ماہ کی مسافت تک آگے آگے (دور دور تک) ہوگا۔ ان ہی کے ذریعے  
سے اللہ تعالیٰ امام حق کی نعمت کرے گا۔“

### بعد خروجِ عملِ امام زمانہ

(۸۳)

اپنے اسناد کے ساتھ کابل سے اور کابل نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے  
روایت کی ہے، آپ نے فرمایا:

”یَسَالِجُ الْقَائِمُ بِمَكَّةَ عَلَى كِتَابِ اللَّهِ وَسُنَّةِ رَسُولِهِ وَيَسْتَعْمِلُ  
عَلَى مَكَّةَ، ثُمَّ يَسِيرُ نَحْوَ الْمَدِينَةِ فَيُبَلِّغُهُنَّ عَامِلَهُ قَتْلَ  
فَيَرْجِعُ إِلَيْهِنَّ فَيَقْتُلُ الْمُقَاتِلَةَ، وَلَا يَزِيدُ عَلَى ذَلِكَ  
ثُمَّ يَنْطَلِقُ فَيَدْعُو النَّاسَ بَيْنَ الْمَسْجِدِ إِلَى كِتَابِ اللَّهِ وَ  
سُنَّةِ رَسُولِهِ وَلَوْلَايَةِ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَالْبَرَاءَةِ مِنْ  
عَدُوِّهِ حَتَّى يَبْلُغَ الْبَيْدَاءَ فَيُخْرِجُ إِلَيْهِ جَيْشَ السَّفِيَانِي  
فَيُخَسِّفُ اللَّهُ بِهِمْ

وَفِي خَيْرٍ آخِرٍ: يُخْرِجُ إِلَى الْمَدِينَةِ فَيَقِيمُ بِهَا مَا شَاءَ  
ثُمَّ يُخْرِجُ إِلَى الْكُوفَةِ وَيَسْتَعْمِلُ عَلَيْهَا رِجَالًا مِنْ أَصْحَابِهِ  
فَإِذَا نَزَلَ أَشْفَرَةَ جَاءَهُمْ كِتَابُ السَّفِيَانِي أَنْ لَمْ يَقْتُلُوهُ  
لَا قَتَلَتْ مُقَاتِلِيكُمْ وَلَا سَيِّئَتْ ذُرَارِيكُمْ فَيَقْبَلُونَ عَلَى  
عَامِلِهِ فَيَقْتُلُونَهُ

فَيَأْتِيهِ الْخَبَرُ فَيَرْجِعُ إِلَيْهِمْ فَيَقْتُلُهُمْ وَيَقْتُلُ قَرِيبًا  
حَتَّى لَا يَبْقَى مِنْهُمْ إِلَّا أَكَلَةٌ كَبْشٍ ثُمَّ يُخْرِجُ إِلَى الْكُوفَةِ  
وَيَسْعَمِلُ رِجَالًا مِنْ أَصْحَابِهِ فَيَقْبَلُ وَيَنْزِلُ النَجَفَ -  
ترجمہ: ”مکہ میں امام قائم علیہ السلام کی بیعت کتابِ خدا اور سنتِ رسولِ خدا  
پر کی جائے گی۔ پھر آپ مکے میں اپنی طرف سے ایک عامل مقرر کر کے مدینہ  
تشریف لیجائیں گے تو آپ کو خبر ملے گی کہ آپ کے عامل کو قتل کر دیا گیا۔“

یُسْکَرُ آبُ مَكَّةَ وَابْسِ آتَيْنِ گئے اور اُس کے قاتلوں کو قتل کریں گے پھر مکہ  
اور مدینہ کے درمیان لوگ کو کتابِ خدا اور سنتِ رسولِ خدا اور علی ابنِ  
ابیطالب کی ولایت اور اُن کے دشمنوں سے برأت کی دعوت دیتے چلیں  
گئے، یہاں تک کہ بیدار (صحرا) میں پہنچیں گے تو سفیانی کا لشکر آپ پر خروج  
کرے گا اور لشکرِ سفیانی بیدار (صحرا) میں پہنچ کر زمین میں دھنس جائیگا  
ایک دوسری روایت میں ہے کہ آپ مدینہ تشریف لیجائیں گے اور وہاں  
کچھ دنوں قیام کریں گے پھر کوفہ تشریف لے جائیں گے اور مدینہ میں اپنے اصحاب  
میں سے کسی کو عامل مقرر فرمائیں گے، جب آپ مقامِ شفرہ پر پہنچیں گے تو  
اہلِ مدینہ کو سفیانی کا خط ملے گا کہ اگر تم لوگوں نے اُن کے عامل کو قتل نہ کیا تو  
ہم پہنچ کر تم سب کو قتل کر دیں گے اور تمہارے اہل و عیال کو قیدی بنالیں  
گے۔ لہذا اہلِ مدینہ آپ کے عامل کو قتل کر دیں گے۔

جب آپ کو اس کی اطلاع پہنچے گی تو پلٹ کر آئیں گے اور ان لوگوں  
کو اور قریش کو اتنا قتل کریں گے کہ بس بکری کے چارے کے برابر نہ جائیں گے  
اور وہاں اپنے اصحاب میں سے کسی کو اپنا عامل مقرر کر کے کوفہ جائیں گے اور پھر  
نجف اشرف میں منزل فرمائیں گے۔“

### یومِ نوروزِ یومِ ظہورِ امام

(۸۴)

شیخِ احرارِ فہر نے اپنی کتاب ”المہذب“ میں اور دوسروں نے اپنی کتابوں میں اپنے اپنے  
اسناد کے ساتھ علی بن خنیس سے روایت تحریر کی ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:  
”یَوْمَ النِّيروزِ هُوَ الْيَوْمُ الَّذِي يَظْهَرُ فِيهِ قَائِمُنَا أَهْلُ الْبَيْتِ وَوَلَاةُ الْأَمْرِ وَ  
يَظْفَرُهُ اللَّهُ تَعَالَى بِالْذِّحَالِ فَيُصَلِّيهُ عَلَى كَنَاسَةِ الْكُوفَةِ وَمَا مِنْ يَوْمٍ  
نِيروزٍ إِلَّا وَنَحْنُ نَتَوَقَّعُ فِيهِ الْفَرَجَ لَا شَيْءَ مِنْ آيَاتِنَا خَفِظَتْهُ الْفَرَسُ وَ  
ضَيَّعَتْهُمُ“

ترجمہ: ”یومِ نوروز وہ دن ہے جس میں ہم اہل بیت کا قائم ظہور کریگا، اور انہیں دجال پر فتح ہوگی اور وہ دجال  
کو کناسہ کوفہ میں سولی پر چڑھا دیں گے اور ہر سال نوروز کو ہم لوگ فرج و کشادگی کی امید رکھتے  
ہیں اس لیے کہ یہ ہمارا دن ہے جس کی اہلِ فارس نے حفاظت کی اور تم لوگوں نے اسے خائف کر دیا۔“  
(المہذب)



# بَحَارُ الْاُخْوَارِ

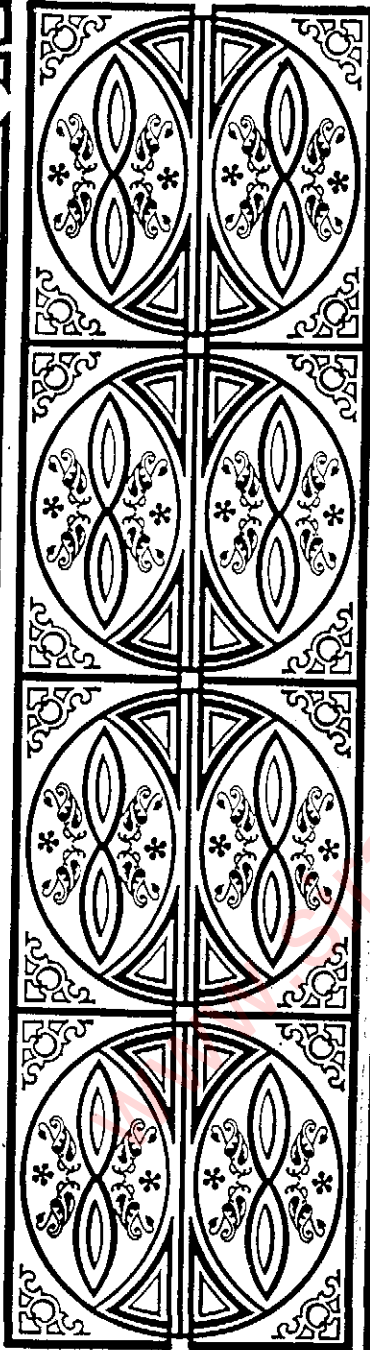


## بَابُ

بِسْتِ وَبِفَتْحِ



سیرت و اخلاقِ اِمَامِ زَمَانِہ  
تعدادِ اصحاب اور اُن کے  
حالات



## باب ۲۷

سیرت و اخلاق امام زمانہؑ. تعداد اصحاب اور ان کے حالات

### ① نظام زمینداری کا خاتمہ

ہارون نے ابن زیاد سے اور ابن زیاد نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام اور آپ اپنے پسر بزرگوار سے روایت نقل کی ہے کہ:

قال: "اذا قام قائمنا اضمحلت القطائع فلا قطائع۔"  
آپ نے فرمایا: "جب ہمارا قائم ظہور کرے گا تو زمین کے نظام مالکداری و مقاطعہ کو ختم کر دیگا"  
(قرب الاسناد)

### ② تین جدید احکام کا نفاذ

ابن موسیٰ نے حمزہ بن قاسم سے، انھوں نے محمد بن عبد اللہ بن عمران سے، انھوں نے محمد بن علی مہرانی سے، انھوں نے علی بن ابی حمزہ سے، انھوں نے اپنے والد سے، اور انھوں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام اور حضرت امام ابو الحسن علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ دونوں حضرات نے فرمایا کہ:

"لو قد قام القائم لحکم بثلاث لم يحکم بها أحد قبله: يقتل الشيخ الزانی ويقتل مانع الزکاة، ويورث الاخ أخاه في الأظلة"  
"جب امام قائم علیہ السلام ظہور کریں گے تو تین احکامات ایسے جاری کریں گے کہ ان سے قبل کسی نے جاری نہ کیے ہوں گے۔ یعنی۔ بوڑھا شخص اگر زنا کرے تو اس کو قتل کر دیا جائے، زکوٰۃ دینے سے انکار کرنے والے کو قتل کر دیا جائے، غلام ارواح میں اخوت پر بھی ایک بھائی کا وارث قرار پائے گا۔"  
(الخصال)

### ③ امام زمانہؑ کے ساتھ نو قبیلوں کے افراد ہونگے

ابی نے سعد بن یزید سے، انھوں نے مصعب بن یزید سے، انھوں نے عوام ابو زبیر سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:  
"و يقبل القائم عليه السلام في خمسة واربعين رجلاً من تسعة

احياء: من حجت رجل ومن حجت رجلان، ومن حجت ثلاثة  
ومن حجت اربعة، ومن حجت خمسة ومن حجت ستة  
ومن حجت سبعة، ومن حجت ثمانية ومن حجت تسعة  
ولا يزال كذا الك حتى يجتمع له العدد" (الخصال)

ترجمہ: "امام قائم علیہ السلام نو قبیلوں میں سے پینتالیس آدمیوں کے ساتھ ظہور فرمائیں گے۔ ایک قبیلے سے ایک آدمی آئے گا، دوسرے قبیلے سے دو، تیسرے قبیلے سے تین، چوتھے قبیلے سے چار، پانچویں قبیلے سے پانچ، چھٹے قبیلے سے چھ، ساتویں قبیلے سے سات، آٹھویں قبیلے سے آٹھ، نویں قبیلے سے نو افراد آتے رہیں اور یہ تعداد پوری ہوگی۔"  
(الخصال)

### ④ علم کا پھیرا اور تلوار امام زمانہؑ سے اللہ کے حکم سے گویا ہوں گے

احمد بن ثابت دو ایسی نے محمد بن علی بن عبد الصمد سے، انھوں نے علی بن عامر سے انھوں نے ابو جعفر ثانی حضرت امام علی النقی علیہ السلام سے اور آپ نے اپنے آباء کرام سے روایت کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابی بن کعب سے امام قائم علیہ السلام کے متعلق فرمایا کہ:  
"إن الله تعالى ركب في صلب الحسن عليهما السلام (امام حسن عسکری) نطفة مباركة زكية طيبة طاهرة مطهرة، يرضى بها كل مؤمن ممن قد اخذ الله ميثاقه في الولاية ويكفر بها كل جاحد فهو امام تقى تقى سائر موصى هاد ممدى يحكم بالعدل ويأمر به بصدق الله عز وجل ويصدق الله في قوله يخرج من تهامة حين تظهر الدلائل والعلامات وله كنوز لا ذهب ولا فضة إلا خيول مطهّرة، ورجال مسومة يجمع الله له من اقاصي البلاد على عدة اهل بدر ثلاثمائة وثلاثة عشر رجلاً معه صحيفة مختومة فيها عدد اصحابه باسمائهم وبلدانهم وطبائعهم وحلّاهم وكنائهم كذا دون عبدون في طاعته۔"

فقال له أبي: وما دلائله وعلاماته يا رسول الله؟

قَالَ لَهُ عَالِمٌ إِذَا حَانَ وَقْتُ خُرُوجِهِ انْتَشِرْ ذَلِكَ الْعَلَمَ مِنْ نَفْسِهِ وَ  
انْطَقَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ، فَنَادَاهُ الْعَالِمُ، اخْرُجْ يَا وَلِيُّ اللَّهِ فَاقتل  
اعْدَاءَ اللَّهِ، وَهَذَا آيَتَانِ، وَعَلَامَتَانِ.

وَلَهُ سَيْفٌ مُعَمَّدٌ، فَإِذَا حَانَ وَقْتُ خُرُوجِهِ اقْتُلْ ذَلِكَ  
السَّيْفَ مِنْ غَمْدِهِ وَانْطَقَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَنَادَاهُ السَّيْفُ: اخْرُجْ  
يَا وَلِيُّ اللَّهِ فَلَا يَجِلُّ لَكَ أَنْ تَقْعُدَ عَنْ اِعْدَاءِ اللَّهِ فَيُخْرِجُ وَ  
يَقْتُلُ اِعْدَاءَ اللَّهِ حَيْثُ تُقْفِئُمْ وَيَقِيمُ حُدُودَ اللَّهِ وَيُحْكَمُ بِحُكْمِ  
اللَّهِ يَخُوجُ وَجِبْرِيلُ عَنْ يَمِينِهِ وَمِيكَائِيلُ عَنْ يَسْرَتِهِ وَسُوفَ  
تَذَكَّرُونَ مَا أَقُولُ لَكُمْ وَلَوْ جِدَّ حِينَ وَافَوْضْ أَمْرِي إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ  
يَا أَبُي! طُوبَى لِمَنْ لَقِيَهُ، وَطُوبَى لِمَنْ أَحَبَّهُ وَطُوبَى لِمَنْ  
قَالَ بِهِ يَنْجِيهِمْ مِنَ الْمَلَكَةِ وَبِالْإِقْرَارِ بِاللَّهِ وَبِرَسُولِهِ وَبِجَمِيعِ  
الْأُتَمَّةِ يَفْتَحُ اللَّهُ لَهُمُ الْجَنَّةَ مِثْلَهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمِثْلِ الْمَسْكِ  
الَّذِي يَسْطَعُ رِيحُهُ فَلَا يَتَغَيَّرُ أَبَدًا وَمِثْلَهُمْ فِي السَّمَاءِ كَمِثْلِ  
الْقَمَرِ الْمُنِيرِ الَّذِي لَا يَطْفَأُ نُورُهُ أَبَدًا.

قَالَ أَبِي: يَا رَسُولَ اللَّهِ! كَيْفَ حَالُ هَؤُلَاءِ الْأُتَمَّةِ عَنْ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ؟  
قَالَ: إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى أَنْزَلَ عَلَيَّ اثْنَتَيْ عَشَرَ صَحِيفَةً اسْمُ كُلِّ امَامٍ عَلَى  
خَاتَمِهِ وَصَفَتُهُ فِي صَحِيفَتِهِ.

ترجمہ: ”بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے صلبِ امام حسن (عسکری) علیہ السلام میں ایک ایسا مبارک  
زکی، قیّی، طاہر، مطہّر، نطق و دیعت قرار دیا ہے جس کا ہر وہ مومن مُقر و محب  
ہوگا جس سے اللہ تعالیٰ نے اُس کی ولایت کا عہد و میثاق لے لیا ہوگا اور جس سے  
ہر کافر و منکر خدا و رسولؐ کا انکار کرے گا۔ وہ امام ہوگا، صاحبِ تقویٰ اور صاحبِ  
طہارت ہوگا، وہ راضی برضائے الہی اور بادی و مہدی ہوگا، وہ عدل کے ساتھ  
حکومت کرے گا اور عدل کا حکم دے گا، وہ اللہ کے قول کی تصدیق کرنے والا  
ہوگا اور اللہ برتر و بزرگ اُس کے قول کو سچا کر دکھائے گا۔

وہ سرزمینِ تہامتہ سے اس وقت خروج کرے گا جب اس کے ظہور کی تمام  
علامات ظاہر ہو چکی ہوں گی، اُس کے پاس خزانے ہوں گے، مگر سونے اور  
چاندی کے نہیں، بلکہ حسین و خوبصورت گھوڑے اور نشاندار سواروں کے خزانے

سے مکہ معظمہ اور حجاز کے کچھ علاقے کو تہامتہ کہتے ہیں، وہاں کے باشندے کو تہاتھی کہتے ہیں

جو مختلف ممالک سے اصحابِ بدر کی تعداد کے مطابق تین سو تیرہ حج ہوں گے۔  
اُس امام کے پاس ایک صحیفہ مُہر شدہ ہوگا جس میں اُس کے اصحاب کے نام اور  
اُن شہروں کے نام، اُن کی طبیعت و مزاج، اُن کے خلیے اور اُن کی کنیت بھی تحریر  
ہوگی۔ وہ اپنے امام کی اطاعت میں انتہائی اٹھک اور جد و جد سے کام لیں گے۔

یہ سنکر اُبی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اُس (امام) کے دلائل و علامات کیا ہیں؟  
آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا: اُس کے پاس ایک علم ہوگا، جب وقت خروج آئے گا تو اُس کا پھر یہ ازخود  
کھل جائے گا اور اللہ تعالیٰ اُسے قوت گویائی عطا فرمائے گا تو وہ علم اس طرح کلام  
کرے گا کہ: ”اے اللہ کے ولی! خروج کیجیے اور اللہ کے دشمنوں کو قتل کیجیے۔“  
(پھر یہیے کا ازخود کھل جائے گا اور امام سے کلام کرنا) یہ دونشانیاں اور علامتیں  
ہوں گی۔

پھر اُن کی سیفِ نیام میں ہوگی لیکن جب وقت خروج آئے گا تو سیف بھی ازخود  
نیام سے باہر نکل آئے گا اور اللہ برتر و بزرگ اُس کو بھی قوت کلام عطا فرمائے گا  
تو اس طرح اپنے امام سے کلام کرے گا کہ ”اے اللہ کے ولی! اب آپ نکل کھڑے  
ہوں، اب آپ کے لیے اللہ کے دشمنوں کو چھوڑ کر اس طرح بیٹھے رہنا جائز نہیں۔“  
یہ سنکر آپ (علم و سیف) بے ہوش ہوئے، نکل کھڑے ہوں گے اور اُس وقت خدا کے دشمنوں کو جہاں  
بھی پائیں گے قتل کریں گے، حدودِ الہی کو قائم کریں گے، احکامِ خدا کو نافذ کریں گے  
جبریل اُن کے دایرے جانب اور میکائیل بائیں جانب ہوں گے۔ اور جو میں تم سے  
کہتا ہوں اسے آئندہ یاد کرو، اگرچہ کچھ دنوں بعد ہی، اور میں اپنا معاملہ تو اللہ  
غالب و بزرگ کے ہی سپرد کرتا ہوں۔

اے اُبی! خوش نصیب ہے وہ جو اُس (امام) سے ملاقات کرے گا، سعادت مند ہے وہ جو  
اُن سے محبت کرے گا، اور خوش قسمت ہے وہ جو اُن کی امامت کا قائل رہے گا۔  
وہ ہلاکت سے محفوظ رہے گا اور اللہ اور اُس کے رسولؐ اور تمام ائمہ کے اقرار  
کیوجہ اللہ عز و جل اُس کے لیے جنت کے دروازے کھول دیگا۔ اُن لوگوں کی  
مثال روئے زمین پر بیشک کے مانند ہوگی جس کی خوشبو دور تک پھیلی ہے، وہ  
کبھی غراب نہیں ہوتی، اور آسمان پر اُن کی مثال چمکتے اور نور و قمر کی طرح ہے جسکی  
روشنی و نور کبھی ماند نہیں پڑتا نہ بجھتا ہے۔

اُبی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ان ائمہ طاہرین کا کچھ حال و اوصاف بیان فرمائیے؟

آپؐ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھ پر بارہ صحیفے نازل فرمائے ہیں، اور ہر امام کا جو صحیفہ ہے اس کے اختتام پر اس کا نام اور اوصاف مرقوم ہیں۔“ (عیون الاخبار)

### ⑤ شبِ معراج امامِ قائم کا تذکرہ

ابن سعید ہاشمی نے فرات سے، انھوں نے محمد بن احمد ہمدانی سے، انھوں نے عباس بن عبد اللہ بخاری سے، انھوں نے محمد بن قاسم بن ابراہیم سے، انھوں نے پروی سے اور انھوں نے حضرت امام علی الرضا علیہ السلام سے، اور آپؑ نے اپنے آبا سے کرام سے روایت کی ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”لَمَّا عَرَجَ بِي إِلَى السَّمَاءِ نُوْدِيْتُ يَا مُحَمَّدُ!

فَقُلْتُ: لَبَّيْكَ رَبِّي وَسَعْدِيكَ تَبَارَكَتَ وَتَعَالَيْتَ۔

فَنُوْدِيْتُ: يَا مُحَمَّدُ! أَنْتَ عَبْدِي وَأَنَا رَبُّكَ فَأَيُّيَ فَاعْبُدْ وَعَلَيْكَ

فَتَوَكَّلْ، فَإِنَّكَ لَنُورِي فِي عِبَادِي وَرَسُولِي إِلَى خَلْقِي وَحُجَّتِي عَلَى

بَرِيَّتِي لَكَ وَلَمَنْ تَبِعَكَ خَلَقْتَ جَنَّتِي، وَلَمَنْ خَالَفَكَ

خَلَقْتَ نَارِي، وَلَا أَوْصِيَاكَ أَوْجِبْتَ كِرَامَتِي وَلَشَيْعَتِهِمْ أَوْجِبْتَ ثَوَابِي۔

فَقُلْتُ: يَا رَبِّ وَمَنْ أَوْصِيَا تُبَيِّنُ؟

فَنُوْدِيْتُ: يَا مُحَمَّدُ! أَوْصِيَاؤُكَ الْمَكْتُوبُونَ عَلَى سَاقِ عَرْشِي فَتَنْظُرُ

فَتَنْظُرْتُ، وَأَنَا بَيْنَ يَدَيْ رَبِّي حُلَّ جَلَالِهِ إِلَى سَاقِ الْعَرْشِ فَرَأَيْتُ اثْنَيْ

عَشْرَ نُورٍ فِي كُلِّ نُورٍ سَطْرٌ أَخْضَرُ عَلَيْهِ اسْمٌ وَصَحْتُ مِنْ أَوْصِيَاؤِي

أَوَّلَهُمْ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ، وَآخِرَهُمْ مُحَمَّدٌ أُمِّي۔

فَقُلْتُ: يَا رَبِّ هَؤُلَاءِ أَوْصِيَاؤِي بَعْدِي؟

فَنُوْدِيْتُ: يَا مُحَمَّدُ! هَؤُلَاءِ أَوْلِيَاؤِي وَأَحْبَابِي وَأَصْفِيَائِي وَخُجَجِي

بَعْدَكَ عَلَى بَرِيَّتِي وَهُمْ أَوْصِيَاؤُكَ وَخَلَفَاؤُكَ وَخَيْرُ خَلْقِي

بَعْدَكَ وَعِزَّتِي وَجَلَالِي لَا تُظْهِرَنَّ بِهِمْ دِينِي وَلَا عَلَيْنَ بِهِمْ

كَلِمَتِي وَلَا تُظْهِرَنَّ الْأَرْضَ بِآخِرِهِمْ مِنْ أَعْدَائِي وَلَا مَلَائِكَتَهُ

مُشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا، وَلَا تُسَخِّرَنَّ لَهُ الرِّيَّاحَ وَلَا ذُلَّ لَيْلٍ

لَهُ السَّحَابَ الصَّعَابَ، وَلَا رَقِيقَتَهُ فِي الْأَسْبَابِ وَلَا نَصْرَتَهُ

بِجَنْدِي وَلَا مَدَنَتَهُ بِمَلَائِكَتِي حَتَّى يَبْلُغَنَّ دَعْوَتِي وَيُجْمَعَنَّ

الْخَلْقَ عَلَى تَوْحِيدِي ثُمَّ لَا دِينَكَ مَلِكُهُ وَلَا دَوْلَتُ الْإِيَّامِ

بَيْنَ أَوْلِيَائِي إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔“ (علل الشرائع، عیون الاخبار)

آنحضرتؐ ارشاد فرمایا: ”جب شبِ معراج مجھے آسمان پر لے جایا گیا تو آواز آئی اے محمدؐ!

میں نے عرض کیا: اے میرے پروردگار! میں حاضر ہوں، تری بابرکت اور عالی بارگاہ میں۔

آواز آئی: اے محمدؐ! تم میرے بندے ہو میں تمھارا رب ہوں، صرف میری ہی عبادت

کرنا اور مجھ ہی پر توکل اور بھروسہ کرتے رہنا“ (دیکھو!) تم میرے بندوں میں میرے

نور ہو، میری مخلوق کی طرف میرے پیغامبر و فرستادہ ہو، میرے بندوں میں پری

حجت ہو، میں نے تمھارے اور تمھاری پیروی کرنے والوں کے لیے اپنی جنت

اور تمھاری مخالفت کرنے والوں کے لیے اپنی جہنم پیدا کی ہیں، تیرے اوصیاء

کے لیے کرامت اور ان کے شیعوں کے لیے ثواب مقرر کیا ہے۔

میں نے عرض کیا: پروردگار! میرے اوصیاء کون ہیں؟

آواز آئی: اے محمدؐ! تمھارے اوصیاء کے نام ساقِ عرش پر مرقوم ہیں۔

(یسنکر) میں نے بارگاہِ پروردگاری میں سامنے کھڑے کھڑے ساقِ عرش پر نظر ڈال

تو دیکھا کہ اس پر بارہ نور ہیں اور ہر نور میں ہزار رنگ کی ایک سطر ہے اور ہر

سطر میں میرے اوصیاء میں سے ایک وصی کا نام تحریر ہے جنہیں سے پہلے امام

علیؑ ابن ابی طالبؑ کا ہے اور آخری نام میری امت کے امام مہدیؑ کا ہے۔

میں نے عرض کیا: اے میرے پروردگار! کیا یہی میرے بعد میرے اوصیاء ہوں گے؟

آواز آئی: (ہاں) اے محمدؐ! یہی (انوار) میرے اولیاء، میرے جبار، میرے برگزیدہ

اور تمھارے بعد میری مخلوق پر میری حجت ہیں، یہی (انوار) تمھارے بعد

تمھارے جانشین، اور تمھارے خلیفہ و نائب اور مخلوقات میں سب سے بہتر

ہیں۔ میں اپنی عزت و جلالت کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں ان ہی کے ذریعے

سے اپنے دین کو غالب اور کلمے کو بلندی و رفعت بخشوں گا، اور ان میں سے

آخری (تاجدار و وصایت و ولایت) کے ذریعے سے زمین کو اپنے دشمنوں سے

پاک کر دوں گا، اور اس کو زمین کے تمام مشاقت و مغایب پر اقتدار عطا کر دوں گا

اس کے لیے ہوا کو مسخر کروں گا، بادلوں کو اس کا مطیع و فرمانبردار بنادوں گا،

سارے وسائل پر اس کو قابو دوں گا، اپنی فوج سے اس کی نصرت کروں گا، اپنے

فرشتوں سے اس کی مدد کروں گا، تاکہ وہ میری طرف لوگوں کو بلا اعلان دعوت دے سکے۔



اور میری توحید پر ساری مخلوق کو حج کر دے گا، میں اس کی سلطنت کو ہمیشگی  
اور دوام بخشوں گا اور قیامت تک میرے ان اولیاء کے درمیان یہ سلطنت  
چلتی رہے گی۔  
(علل الشرائع، عیون الاخبار)

## ④ امام حسین کے دشمنوں کا قتل

بہدائی نے علی سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے ہروی سے روایت کیا ہے کہ  
ایک مرتبہ میں نے حضرت ابوالحسن امام علی رضا علیہ السلام سے عرض کیا کہ فرزند رسول! آپ اس حدیث  
کے متعلق کیا ارشاد فرماتے ہیں جو حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ ”جب امام قائم  
ظہور فرمائیں گے تو وہ جناب امام حسین علیہ السلام کے قاتلوں کی اولادوں کو ان کے باپ داداؤں  
کے جرائم کی پاداش میں قتل کریں گے؟“

آپ نے ارشاد فرمایا: ہاں ایسا ہی ہوگا۔

میں نے عرض کیا: مگر اللہ تعالیٰ کا ارشاد تو یہ ہے کہ:

”لَا تَذِرُوا أَرْسَالَهُ وَيَرْسِلْهُ لَكَ الْخُلَاسِي“ (سورة الانعام آیہ ۱۶)

(کوئی ایک دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا)

پھر اس کے کیا معنی؟

آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ہر قول سچا ہے، بات یہ ہے کہ

”وَلَكِنْ ذَرَارَى قَتَلَةِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَرْضَوْنَ بِفَعَالِ آبَائِهِمْ

وَيَفْتَخِرُونَ بِهِمْ“، ”وَمَنْ رَضِيَ شَيْئًا كَانَ كَمَنْ آتَاهُ وَلَوْ أَنَّ رَجُلًا

قَتَلَ بِالْمَشْرِقِ فَوَضَى بِقَتْلِهِ رَجُلًا بِالْمَغْرِبِ لَكَانَ الرَّاغِبُ عِنْدَ

اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ شَرَّ رَايَاتِ الْقَاتِلِ وَاتِّمَامًا يَقْتُلُهُمُ الْقَائِمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِذَا

خَرَجَ لِرِضَاهُمْ بِفَعَالِ آبَائِهِمْ“

قال قلت له: يا سيدي بيد القاتل منكم اذا قام؟

قال: بيد بني شيبه فيقطع ايديهم لا تهم سراق بيت الله

عز وجل۔“

آپ نے فرمایا: ”لیکن امام حسین علیہ السلام کے قاتلوں کی اولادیں اپنے باپ داداؤں کے ان

تمام افعال پر راضی ہوں گی بلکہ اس پر فخر کریں گی۔“ اور یہ قاعدہ ہے کہ جو شخص کی

بات پر راضی ہے گویا وہ بھی اس میں شریک ہے، اور یہ ان کی اولادوں کی بات ہے،

اگر ایک شخص مشرق میں کسی کو قتل کر دے اور دوسرا شخص مغرب میں اس کے قتل پر  
خوشی و رضامندی کا اظہار کرے تو اللہ کے نزدیک وہ راضی ہونے والا شخص  
بھی اس کے قتل میں شریک ہے۔ لہذا امام قائم علیہ السلام جب ظہور کریں گے  
تو ان لوگوں کو اسی لیے قتل کریں گے کہ وہ اپنے باپ داداؤں کے اس فعل پر  
راضی تھے۔

میں نے عرض کیا: جب امام قائم ۴ خروج کریں گے تو آپ سزا دینے کا کام کہاں سے شروع کریں گے؟  
آپ نے فرمایا: وہ بنی شیبہ سے شروع کریں گے، ان کے ہاتھ قلم کریں گے، اس لیے کہ وہ  
لوگ بیت اللہ کے چور ہیں۔“  
(علل الشرائع، عیون الاخبار)

## ⑤ جعفر احمر سے مراد؟

حمزہ بن یعلیٰ نے محمد بن فضیل سے، انھوں نے ربعی سے، انھوں نے رفید غلام ابن  
ہبیرہ سے، روایت کی ہے، رفید کا بیان ہے کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق ۴ سے  
عرض کیا: فرزند رسول! میں آپ پر قربان، کیا امام قائم علیہ السلام بھی اہل سواد کے ساتھ ہی برتاؤ  
کریں گے جو حضرت علی امیر المؤمنین ابن ابیطالب نے کیا تھا؟

آپ نے فرمایا: ”لا، یا رفید ان علی بن ابی طالب علیہ السلام ساری اہل

السواد بما فی الجفر الابيض وان القائم یسیر فی العرب بما فی

الجفر الاحمر“

قال قلت: جعلت فداك وما الجفر الاحمر؟

قال: فامر اصبعه على حلقه، ”فقال: هكذا“ یعنی الذبح۔

ثم قال: یا رفید ان لكل اهل بیت نجيباً شاهداً عليهم شافعاً لثالثهم؟

ترجمہ: ”فرمایا: نہیں، اے رفید! حضرت علی ابن ابیطالب علیہ السلام نے اہل سواد

کے ساتھ وہ سلوک کیا تھا جو جعفر ابیض میں تھا۔ امام قائم علیہ السلام عرب کے

ساتھ وہ برتاؤ کریں گے جو جعفر احمر میں ہے۔“

میں نے عرض کیا: میں آپ پر قربان، جعفر احمر کیا ہے؟

یہ سکر آپ نے اپنی انگلی اپنے گلے پر پھیری، اور فرمایا: اس طرح۔

یعنی ذبح کر دیں گے۔“

(بصائر الدرجات)

## ۱. مَنْ دَخَلَهُ كَانَ آمِنًا کی تفسیر

ابی اور ابن ولید دونوں نے سعد سے، سعد نے برقی سے، برقی نے ابوہریرہ شیبہ بن انس سے اور انھوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے بعض اصحاب سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ ابوحنیفہ امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس آئے تو انہوں نے ان سے دریافت فرمایا کہ بتاؤ اللہ تعالیٰ کے اس قول "سَيُورُوا فِيهَا لِيَأْمَنُوا" (سبا آیت ۱۸) کا کیا مطلب ہے؟ اور زمین پر وہ خط کہاں ہے؟ ابوحنیفہ نے کہا: میرا خیال ہے کہ مکہ و مدینہ کے درمیان کا خط ہے (جہاں لوگ دن رات امن سے گزرتے ہیں)۔

یہ سنکر امام جعفر صادق علیہ السلام اپنے اصحاب کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: تم لوگ بھی جانتے ہو کہ مکہ اور مدینہ کے درمیان لوگ راستے میں لوٹ لے جاتے ہیں، ان کے اسباب جھین لے جاتے ہیں اور ان کی جان کا خطرہ رہتا ہے بلکہ بعض بعض تو قتل بھی کر دیے جاتے ہیں؟ اصحاب نے کہا: جی ہاں، ایسا تو برابر ہوتا ہے۔

یہ سنکر ابوحنیفہ خاموش رہے، امام جعفر صادق علیہ السلام نے پھر فرمایا: اے ابوحنیفہ! اچھا یہ بتاؤ کہ اللہ تعالیٰ کے اس قول: کا کیا مطلب ہے؟

"وَمَنْ دَخَلَهُ كَانَ آمِنًا" (آل عمران ۹۴)

(اور جو اس میں داخل ہوا وہ امن میں ہے)

وہ کون سا مقام ہے کہ کوئی اس میں داخل ہو تو اس کے لیے امن ہے؟

ابوحنیفہ نے کہا: خانہ کعبہ۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: کیا تمہیں معلوم ہے کہ جس وقت عبداللہ بن زبیر نے خانہ کعبہ میں پناہ لی تو حجاج بن یوسف نے منجنیق سے سنگباری کر کے کعبہ کی چھتری کی اور عبداللہ بن زبیر کو قتل کر دیا، کیا وہاں ابن زبیر کو امن ملا؟

یہ سنکر ابوحنیفہ خاموش ہو گئے۔ جب ابوحنیفہ وہاں سے اٹھ کر چلے گئے تو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں آپ پر قہر بان، ان دونوں کا کیا جواب ہے؟

آپ نے فرمایا: یا ابا بکر "سَيُورُوا..... آمِنِينَ" فقال: مع قائمنا اهل البيت "جو ہم اہل بیت کے ساتھ چلے گا وہ امن میں ہوگا۔ اور "وَمَنْ دَخَلَهُ كَانَ آمِنًا" سے مراد جو ان کی بیعت کر لیا، ان کے حلقے میں داخل ہوگا ان کے اصحاب میں مل ہوگا وہ امن کے ساتھ رہے گا۔ (عل الشرح)

## ۹. حضرت محمد رحمت ہیں اور قائمِ نقت

ماجیلوید نے اپنے چچا سے، انھوں نے برقی سے، برقی نے اپنے والد سے، انھوں نے عمر بن سلیمان سے، انھوں نے داؤد بن نعمان سے، انھوں نے عبدالرحیم قمیر سے روایت کی ہے ان کا بیان ہے کہ مجھ سے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے ایک مرتبہ فرمایا کہ:

"أما لوقام قائمنا لقد ردت إليه فُلانة حتى يجلد ها الحدّ وحتى ينتقم لابنة محمد فاطمة منها۔

قلت: جعلت فداك ولم يجلد ها الحدّ؟

قال: لفریتها علی أم ابراهیم صلی اللہ علیہ۔

قلت: فکیف آخره الله للقاءم علی السلام؟

فقال له: إن الله تبارک وتعالی بعث محمدًا صلی اللہ علیہ رحمة وبعث

القائم علی السلام نقمة "

ترجمہ: "جب ہمارا قائم قیام کرے گا تو فُلانة ان کے پاس لوٹائی جائے گی

تاکہ وہ اس کو کوڑے لگائیں اور فاطمہ بنت محمد کا انتقام لیں۔

میں نے عرض کیا: سزا میں اس کو کوڑے کیوں لگائیں گے؟

آپ نے فرمایا: اس لیے کہ اُس نے اُمّ ابراہیم پر جھوٹ اور افترا کیا تھا۔

میں نے عرض کیا: پھر اللہ نے اس کی سزا کو مؤخر کیوں کر دیا؟

آپ نے فرمایا: اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو رحمت کے لیے مبعوث فرمایا تھا اور امام قائم علیہ السلام کو نقت کے لیے۔ (عل الشرح)

## ۱۰. امام قائم وارثِ انبیاء ہیں

ابی نے ابن ابوعمیر سے، انھوں نے منصور بن یونس سے، انھوں نے ابو خالد کاہلی سے

روایت کی ہے ابو خالد کاہلی کا بیان ہے کہ حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

"والله كما في انظر الى القائم علی السلام وقد اسند ظهيرة الى

الحجر ثم ينشد الله حقّه ثم يقول:

يقول القائم: أيها الناس من يحاجني في الله فأنا اولی بالله۔

أيها الناس من يحاجني في آدم فأنا اولی بآدم۔

أَيُّهَا النَّاسُ! مَنْ يَحَاجُّنِي فِي نَوْحٍ فَأَنَا أَوَّلِي يُنَوِّحُ  
 أَيُّهَا النَّاسُ! مَنْ يَحَاجُّنِي فِي إِبْرَاهِيمَ فَأَنَا أَوَّلِي بِإِبْرَاهِيمَ  
 أَيُّهَا النَّاسُ! مَنْ يَحَاجُّنِي فِي مُوسَى فَأَنَا أَوَّلِي بِمُوسَى  
 أَيُّهَا النَّاسُ! مَنْ يَحَاجُّنِي فِي عِيسَى فَأَنَا أَوَّلِي بِعِيسَى  
 أَيُّهَا النَّاسُ! مَنْ يَحَاجُّنِي فِي مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 فَأَنَا أَوَّلِي بِمُحَمَّدٍ، أَيُّهَا النَّاسُ! مَنْ يَحَاجُّنِي فِي كِتَابِ اللَّهِ فَأَنَا أَوَّلِي  
 بِكِتَابِ اللَّهِ -

ثُمَّ يَنْتَقِي إِلَى الْمَقَامِ فِيصَلِّي رَكَعَتَيْنِ وَيُنْشِدُ اللَّهُ حَقَّهُ -  
 ثُمَّ قَالَ ابُجَعْفَرُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: هُوَ اللَّهُ الْمُضْطَرُّ فِي كِتَابِ اللَّهِ فِي قَوْلِهِ:  
 (الْأَيَّةُ) "أَمَّنْ يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّومَ وَيَجْعَلُكُمْ  
 خُلَفَاءَ الْأَرْضِ" (سورة النحل آیت ۶۲)  
 فَيَكُونُ أَوَّلُ مَنْ يَبَايِعُهُ جَبْرِئِيلُ ثُمَّ الثَّلَاثُ مِائَةُ وَالثَّلَاثَةُ  
 عَشْرُ، فَمَنْ كَانَ ابْتَلَى بِالسَّيْرِ وَافِي، وَمَنْ لَمْ يَبْتَلِ بِالسَّيْرِ  
 فَقَدْ عَنِ فَرَاثِهِ، وَهُوَ قَوْلُ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ:  
 "هُمْ الْمَفْقُودُونَ عَنْ فَرَشِهِمْ" وَذَلِكَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ:  
 (الْأَيَّةُ) "وَقَاتِلُوا الْخَيْرَاتِ" أَيْ مَا تَكُونُوا يَأْتِي بِكُمْ اللَّهُ جَمِيعًا  
 قَالَ: الْخَيْرَاتُ: الْوَلَايَةُ -

وَقَالَ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ:  
 (الْأَيَّةُ) "وَلَكِنَّ آخِرَنَا عَنْهُمْ الْعَذَابُ إِلَى أُمَّةٍ مَعْدُودَةٍ" (هُدَايَةُ)  
 وَهُمْ وَاللَّهُ اصْحَابُ الْقَائِمِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَجْتَمِعُونَ وَاللَّهُ إِلَيْهِ فِي سَاعَةٍ  
 وَاحِدَةٍ فَإِذَا جَاءَ إِلَى الْبَيْدَاءِ يَخْرُجُ إِلَيْهِ جَيْشُ السَّفِيَا فَيُتِ  
 فَيَأْتِيهِمُ اللَّهُ الْأَرْضَ نَتَاخِذُ بِأَقْدَامِهِمْ وَهُوَ قَوْلُهُ:  
 (الْأَيَّةُ) "وَلَوْ تَرَى إِذْ فَزَعُوا أَنْفُلَ قُوْتٍ وَأُخْذُوا مِنْ مَّكَانٍ قَرِيبٍ  
 وَقَالُوا آمَنَّا بِهِ رَبَّنَا إِنَّهُ رَئِيفُ الْغَنَامِ مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ  
 (سورة التبا ۵۴ تا ۵۵)  
 وَآتَى لَكُمْ التَّنَادُشُ مِنْ مَّكَانٍ بَعِيدَةٍ وَقَدْ كَفَرُوا بِهِ  
 مِنْ قَبْلُ وَيَقْدُونَ بِالْغَيْبِ مِنْ مَّكَانٍ بَعِيدٍ وَحِيلَ  
 بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُونَ (بَعْنَى الْأَيْدُ بَوَا) كَمَا فَعِلَ

بِأَشْيَاءِهِمْ مِنْ قَبْلُ (بَعْنَى مَنْ كَانَ قَبْلَهُمْ هَلَكُوا) ائْتَهُمْ كَانُوا  
 فِي شَكٍّ مُرِيبٍ (سورة السبا آیت ۵۴ تا ۵۵)  
 (تفسیر علی بن ابراہیم)

آپ نے فرمایا: "خدا کی قسم! گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ امام قائمؑ اپنی پشت حجر اسود سے  
 لگائے ہوئے کھڑے ہیں اور لوگوں کو اللہ کے حق کا واسطہ دیتے ہیں اور کہتے ہیں  
 اے لوگو! جو شخص مجھ سے اللہ کے متعلق بحث کریگا تو میں ثابت کروں گا کہ میں اللہ کا تمام  
 لوگوں میں سب سے زیادہ حقدار ہوں۔  
 اے لوگو! جو شخص مجھ سے حضرت آدمؑ کے بارے میں بحث کرے گا تو میں ثابت کروں گا کہ  
 میں آدمؑ کا تمام لوگوں میں سب سے زیادہ حقدار ہوں۔  
 اے لوگو! جو شخص مجھ سے حضرت نوحؑ کے بارے میں بحث کرے گا تو میں ثابت کروں گا کہ  
 میں حضرت نوحؑ کا تمام لوگوں میں سب سے زیادہ حقدار ہوں۔  
 اے لوگو! جو شخص مجھ سے حضرت ابراہیمؑ کے بارے میں بحث کرے گا تو میں ثابت کروں گا  
 کہ میں حضرت ابراہیمؑ کا تمام لوگوں میں سب سے زیادہ حقدار ہوں۔  
 اے لوگو! جو شخص مجھ سے حضرت موسیٰؑ کے بارے میں بحث کرے گا تو میں ثابت کروں گا کہ  
 میں حضرت موسیٰؑ کا تمام لوگوں میں سب سے زیادہ حقدار ہوں۔  
 اے لوگو! جو شخص مجھ سے حضرت عیسیٰؑ کے بارے میں بحث کرے گا تو میں ثابت کروں گا  
 کہ میں حضرت عیسیٰؑ کا تمام لوگوں میں سب سے زیادہ حقدار ہوں۔  
 اے لوگو! جو شخص مجھ سے حضرت محمدؑ کے بارے میں بحث کرے گا تو میں ثابت کروں گا  
 کہ میں حضرت محمدؑ کا تمام لوگوں میں سب سے زیادہ حقدار ہوں۔  
 اے لوگو! جو شخص مجھ سے اللہ کی کتاب (قرآن مجید) کے بارے میں بحث کرے گا تو میں  
 ثابت کروں گا کہ میں اللہ کی کتاب کا تمام لوگوں میں سب سے زیادہ حقدار ہوں۔  
 اس کے بعد آپ مقام حضرت ابراہیمؑ کے پاس جا کر دو رکعت نماز ادا کریں گے اور لوگوں کو  
 اللہ کے حق کی قسم دیں گے۔

پھر امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا قول ہے: "أَمَّنْ ..... الْأَرْضِ"  
 (ترجمہ آیت): "بھلا وہ کون ہے جو مضطر و پریشان کی دعا کو قبول کرتا ہے جب وہ اُسے  
 پکارتا ہے اور مصیبت کو دفع کرتا ہے اور جو تم کو زمین پر جان نشین بناتا ہے؟"

”اس آیت میں خدا کی قسم مضطر“ سے مراد امام قائم کی ذات ہے۔“  
پھر سب سے پہلے حضرت جبریل ان کی بیعت کریں گے اس کے بعد تین سو تیرہ  
اشخاص بیعت کریں گے۔ کچھ لوگ خود سے چل کر پہنچیں گے اور کچھ راتوں  
رات اپنے بستروں سے غائب ہو جائیں گے، اور انھیں لوگوں کے متعلق حضرت  
امیر المومنین علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ہے کہ: ”یہی وہ لوگ ہیں جو اپنے بستروں  
سے غائب ہو جائیں گے۔ اور اللہ تعالیٰ کا قول ہے:  
(ترجمہ آیت) ”پس تم نیکیوں میں سبقت کرو، جہاں کہیں بھی تم ہو، اللہ تم سب کو جمع  
کر کے لے آئے گا۔“ (بقرہ ۱۳۸)

آپ نے فرمایا: اس آیت میں خیرات سے مراد ولایت ہے۔

نیز دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

(ترجمہ آیت) ”اور اگر ہم ان سے ایک معین مدت تک عذاب کو ملتوی کر دیں...“ (سورہ ہود)  
اس آیت میں بخدا ائمہ معدودہ سے مراد اصحاب امام قائم ہیں جو ایک  
ساعت میں آپ کے پاس جمع ہو جائیں گے۔

پھر جب وہاں سے جھک کر اپنے اصحاب کے ساتھ آپ بیدار (ہیماں) میں آئیں گے  
تو سفیانی ان پر فروغ کرے گا، اور (اس وقت) اللہ تعالیٰ زمین کو حکم دیگا کہ  
”ان لوگوں کو پیروں کی طرف سے (شق ہو کر) لے لے۔“ (نکل لے)۔  
(اور سفیانی کا لشکر زمین میں سما جائے گا) اسی کے متعلق اللہ کا قول ہے:

ترجمہ آیات: ”اور کاش کہ تم دیکھتے ان (اہل باطل) کو جبکہ وہ گھبرائے ہوئے ہوں گے اور  
(سورہ سبا ۴۵ آیت ۵۶) کوئی جائے فرار نہ پائیں گے اور قریب ہی سے لے لیے (نکل لے) جائیں گے  
اور وہ کہتے ہوں گے کہ ہم اس (حق والے گروہ) پر ایمان لے آئے (یعنی

قائم آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) مگر اب دور مقام سے ان کی اُس تک  
رسائی کیسے ممکن ہے، جبکہ وہ پہلے اُس کا انکار کرتے رہے اور دور ہی بیٹھے  
غیب کے متعلق بلا تامل انکل سے باتیں بناتے رہے۔ اور ان لوگوں کے مابین  
اور ان چیزوں کے درمیان جن کی وہ خواہش کرتے تھے ایک آڑ قائم کر دی جائیگی  
(یعنی عذاب کی آڑ) جس طرح ان سے قبل انہی جیسے گمراہوں کے ساتھ کیا گیا  
تھا۔ (یعنی جو لوگ ان سے پہلے ہلاک کر دیے گئے) بلاشبہ وہ پریشان کن  
شک میں مبتلا تھے۔“ (ترجمہ سورہ سبأ آیت ۵۱ تا ۵۲)

## حکومتِ امام قائم کی اک جھلک

(۱۱)

کتاب الخصال میں ہے کہ: حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:  
”بنا یفتح اللہ و بنا یختم اللہ و بنا یحو ما یشاء و بنا یتثبت و  
بنا یدفع اللہ الزمان الکلب، و بنا ینزل الغیث، فلا یغترککم  
باللہ الغور، ما انزلت السماء قطرة من ماء منذ حسبه اللہ  
عز وجل“ و لو قد قام قائمنا لانزلت السماء فطرها ولا خرجت  
الارض نباتها ولذهبت الشجر من قلوب العباد واصطلحت  
السباع والبہائم حتی تمشی المرأة بین العراق الى الشام  
لا تصنع قد میہا الا علی الثبات و علی رأسها زبیلہا لا یمسجھا  
سبح لا تخافہ۔“

ترجمہ: ”ہم لوگوں سے ہی اللہ نے ابتداء کی ہے اور ہم پر ہی اللہ تعالیٰ ختم فرمایا  
اللہ تعالیٰ ہمارے ذریعے سے ہی جو چاہتا ہے محفوظ رہے اور ہمارے ہی واسطے  
سے اللہ جو باقی رکھتا ہے (تحریر کرتا ہے) اللہ تعالیٰ ہم لوگوں کے واسطے سے فحاشی  
دور کر دیتا ہے اور ہمارے واسطے سے ہی اللہ تعالیٰ پانی برساتا ہے۔ دیکھو قریب  
میں مبتلا نہ ہو، جب سے اللہ نے روک دیا ہے آسمان نے ایک قطرہ پانی نہیں  
برسایا، ہاں، مگر سہارا قائم جب قیام کریگا تو آسمان پانی بھی برسائے گا اور زمین  
اپنے پودے بھی اگائے گی، بندروں کے دلوں سے کینہ و دشمنی بھی دور ہوگی و درندوں  
اور چوہوں میں صلح و آشتی بھی پیدا ہو جائے گی۔ اور ایسا امن و امان کا دور  
ہوگا، ایسی سرسبزی و شادابی کا عہد ہوگا کہ اگر کوئی عورت اپنی ٹوکرے سر پر رکھے  
ہوئے عراق سے شام کی طرف روانہ ہو تو اس کے قدموں کے نیچے سبزہ ہر سبزہ  
ہوگا اور وہ بخوش چلی جائے گی کوئی درندہ بھی اُس کو نہ ستائے گا۔ (الخصال)

ہمارے شیعوں کی ساری مصیبتیں ختم ہو جائیں گی

(۱۲)

ابن ویدرنہ صفار سے، انھوں نے حسن بن علی بن عبد اللہ بن مغیرہ سے، انھوں نے  
عباس بن عامر سے، انھوں نے ربیع بن حمزہ سے، انھوں نے حسن بن ثوبیر بن ابی فاخرہ سے، انھوں نے  
اپنے والد سے، انھوں نے حضرت امام علی بن حسین علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ:



قال: "اذا قام قائمنا اذهب الله عز وجل عن شيعتنا العاهة وجعل قلوبهم كزبد الحديد وجعل قوّة الرجل منهم قوّة اربعين رجلاً ويكونون حكام الارض وسناهاها" (انخصال)

آپ نے فرمایا: "جب ہمارا قائم اٹھ کھڑا ہوگا تو اللہ برتر و بزرگ ہمارے شیعوں کی ساری مصیبتیں دور کر دے گا ان کے دل فولاد کے مانند ہو جائیں گے۔ ایک ایک شخص میں چالیس چالیس آدمیوں کی طاقت آجائے گی اور روئے زمین پر وہی حاکم ہوں گے۔" (انخصال)

### ۱۳ فضائل مسجد بہلہ اور امام قائم کا قیام

شیخ صدوق نے محمد بن علی بن فضال سے، انھوں نے احمد بن محمد بن عمار سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے حمران فلاسی سے، انھوں نے محمد بن جہور سے، انھوں نے مریم بن عبد اللہ سے، انھوں نے ابو بصیر سے، انھوں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق صلوٰۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

قال: "يا ابا محمد (ابی بصیر) کافی ارضی تزلزل القائم في مسجد السّلمة باهله وعياله -

قلت: يكون منزله؟

قال: نعم، هو منزل ادريس وما بحث الله نبياً الا وقد صلى فيه والمقيم فيه كالمقيم في قسطاط رسول الله صلى الله عليه وآله وما من مؤمن ولا مؤمنة الا وقلبه يحث اليه وما من يوم ولا ليلة الا والملائكة ياوون اليه هذا المسجد، يعبدون الله فيه يا ابا محمد! اما اني لو كنت بالقرب منك ما صليت صلاة الا فيه ثم اذا قام قائمنا انتقم الله لرسوله ولنا اجمعين" (قصص الانبياء)

ترجمہ: آپ نے فرمایا: اے ابو محمد! گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ امام قائم مسجد بہلہ میں رہیں گے۔ اہل و عیال کے وارد ہوتے ہیں۔

میں نے عرض کیا: کیا مسجد بہلہ میں ان کی منزل وجائے قیام ہوگی؟

آپ نے فرمایا: ہاں، یہ مقام حضرت ادريس کی بھی منزل وجائے قیام رہ چکا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جس نبی کو بھی مبعوث فرمایا اس نے اس مسجد میں نماز پڑھی ہے۔ اس میں قیام

کرنے والا ایسا ہی ہے جیسے کسی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کے خیمہ اقدس میں قیام کیا ہو۔ ہر مومن اور ہر مومنہ کا دل اس مسجد کی طرف رجوع ہوتا ہے۔ نیز ہر دن اور ہر رات اس مسجد میں ملائکہ آتے ہیں اور اس میں عبادت کرتے ہیں۔ اے ابو محمد! اگر میں تم لوگوں کے قرب و جوار میں رہتا تو اس مسجد کے سوا کسی اور جگہ ایک نماز بھی نہ پڑھتا۔ پھر یہ کہ جب ہمارا قائم قیام کرے گا (اٹھ کھڑا ہوگا) تو وہ دنیا والوں کے (خدا و رسول کے دشمنوں سے) اللہ کا اور اس کے رسول کا اور ہمارا انتقام لے گا (قصص الانبياء)

### ۱۴ شیبہ کی اولاد پر حد سرقہ جاری ہوگی

ابی نے سعد سے، انھوں نے احمد بن محمد سے، انھوں نے علی بن حسن تمیمی سے، انھوں نے اپنے بھائیوں محمد و احمد سے، انھوں نے علی بن یعقوب ہاشمی سے، انھوں نے مروان بن مسلم سے، انھوں نے سعید بن عمر جعفی سے، انھوں نے اہل مصر سے ایک شخص سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

قال: "اما ان قائمنا لو قد قام لقد اخذ بنی شیبہ وقطع آیدیم وطاف بهم، وقال: هؤلاء سراق الله (علی الشرائع) آپ نے فرمایا: جب ہمارا قائم قیام کرے گا (اٹھ کھڑا ہوگا) تو اولاد شیبہ کو گرفتار کر کے ان کے ہاتھ کاٹے گا اور انھیں بازاروں میں گھمائے گا اس لیے کہ یہ لوگ اللہ کے چور ہیں۔" (علی الشرائع)

### ۱۵ امام قائم کی ہمرای میں فضیلت جہاد

شیخ مفید نے ابن قولویہ سے، انھوں نے کلینی سے، انھوں نے علی سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے یقطنی سے، انھوں نے یونس سے، انھوں نے عمرو بن شمر سے، انھوں نے جابر سے، انھوں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

قال: "من أدرك قائمنا فقتل معه كان له أجر شهيدین ومن قتل بين يديه عدد النّاس كان له أجر عشرين شهيداً"

آپ نے فرمایا: جس شخص کو ہمارے قائم کا عہد ملے اور ان کی ہمرای میں قتل ہو جائے تو اسے دو شہیدوں کا ثواب ملے گا اور جو شخص امام قائم کے ہمراہ کسی ایک دشمن کو بھی قتل کرے گا اس کو بیس شہیدوں کا اجر ملے گا۔ (امالی شیخ مفید)

## امام قائم اور علم کتاب سنت

(۱۶)

قال ابو جعفر عليه السلام "ان العلم بكتاب الله عز وجل وسنة نبیه صلی اللہ علیہ وسلم لیسبب فی قلب مہدینا کما یسبب الزرع علی احسن نباتہ ، فمن منکم حتی یراہ فلیقل حین یراہ "السَّلَامُ عَلَیْکُمْ يَا اَهْلَ بَيْتِ الرَّحْمَةِ وَالنَّبُوَّةِ وَ الْمُعَدُّنُ الْعِلْمُ وَمَوْضِعُ الرِّسَالَةِ السَّلَامُ عَلَیْکَ يَا بَقِیَّةَ اللَّهِ فِی اَرْضِهِ -"

(کتاب السند)

ترجمہ: "حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ اللہ کی کتاب اور سنت نبی اللہ ص کا علم ہمارے قائم کے دل میں اس طرح روئید ہوگا (اگلے گا) جس طرح کوئی بہت عمدہ زراعت اگتی ہے۔ اگر تم میں سے کوئی شخص اس وقت باقی رہے اور انہیں دیکھے تو یہ کہے:

(ترجمہ سلام) سلامتی (نازل) ہو آپ کے اوپر اے اہل بیت رحمت و نبوت اور علم کے ذخیرے (کان) اور رسالت کی جگہ و مقام، سلامتی ہو آپ کے اوپر اے اللہ کے بقیہ اس کی زمین میں۔"

(کتاب العدد)

## احادیث ائمہ صعب مستصعب ہوتی ہیں

(۱۷)

احمد بن محمد نے جعفر بن محمد کوئی سے، انہوں نے حسن بن حماد طائی سے، انہوں نے سعد سے، اور سعد نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ:

قال: "حدیثنا صعب مستصعب لا یحتملہ الا ملک مقرب اذنہی مرسلی او مؤمن متحن او مدینۃ حصینۃ فاذا وقع امرنا وجاء مہدینا کان الرجل من شیعتنا آجری من لیث وامضی من سنان یطأ عدوفا برجلہ ویضربہ بکفہ ، وذلك عند نزول رحمة الله و فرجہ علی العباد -"

(بصائر الدرجات)

ترجمہ روایت

آپ نے فرمایا: "ہماری احادیث مشکل ہی نہیں بلکہ بہت ہی مشکل ہیں جن کا سمجھنا مشکل ترین امر

ان کو برداشت کرنا ہر شخص کے بس کی بات نہیں ہے) ان کا متحمل نہ ہو سکتا مقرب فرشتے، نبی مرسل یا وہ مومن ہو سکتا جس (کے قلب کی آزمائش) اللہ نے ایمان کے ذریعے کر لی ہو۔ ان علاوہ دوسرا متحمل نہیں ہو سکتا۔ (سنو!) جب ہماری حکومت ہوگی اور ہمارا مہدی ظہور کریگا تو ہمارے شیعوں میں سے ہر شخص شیر سے زیادہ جرأت مند، نیزے سے زیادہ تیز ہوگا جو ہمارے دشمنوں کو اپنے پاؤں تلے کچل دیگا اور اپنے ہاتھوں سے پیٹے گا اور یہ اس وقت ہوگا جب اللہ کی رحمت نازل ہوگی اور بندوں پر فرج و کشادگی کے باب کھلیں گے۔"

(بصائر الدرجات)

## امام قائم جعفر احمر پر عمل کریں گے

(۱۸)

احمد بن محمد نے ابن سنان سے، انہوں نے ابو ہبیرہ کے غلام رفید سے اور رفید نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ آپ نے مجھ سے ارشاد فرمایا:

قال: "یا رفید! کیف انت اذا رأیت اصحاب القائم قد ضربوا فساطیطہم فی مسجد الکوفۃ ، ثم اخرج المثل الجدید علی العرب شدید -"

قال: قلت: جعلت فداک ما هو؟

قال: الذبح -

قال: قلت: یا محبی شیء یسیر فیہم بما سار علی بن ابی طالب علیہ السلام فی اہل السواد؟

قال: لا۔ یا رفید! ان علیاً سار بما فی الجعفر الابيض وهو الکفّ وهو یعلم انہ سیظہ علی شیعۃ من بعدہ و ان القائم یسیر بما فی الجعفر الاحمر وهو الذبح وهو یعلم انہ لا یظہر علی شیعۃ -

آپ نے فرمایا: "اے رفید! اس وقت تیرا (تم لوگوں) کا کیا حال ہوگا جب تو دیکھے گا کہ اصحاب قائم علیہ السلام نے اپنے خیمے مسجد کوفہ میں لگائے ہیں۔ پھر وہ ایک مثال عبد بن زکالین کے جو اہل عرب پر بہت سخت ہوگی۔"

میں نے عرض کیا: میں آپ پر قربان وہ کیا ہے ؟  
آپ نے فرمایا: ذبح۔

میں نے عرض کیا: کیا وہ اُن لوگوں کے ساتھ حضرت علیؑ ابن ابی طالبؑ کی سیرت پر عمل کریں گے ؟  
آپ نے فرمایا: نہیں، لے رفید! حضرت علیؑ بن ابی طالبؑ نے جو کچھ جفر ابیض میں تھا اس پر  
عمل کیا، اور وہ عمل تلوار کو روک لینا تھا۔ حالانکہ وہ جانتے تھے کہ وہ میرے بعد  
میرے شیعوں پر کیا ظلم و ستم کرے گا اور امام قائم علیہ السلام ان لوگوں کے  
ساتھ وہ سلوک کریں گے جو جفر احمر میں ہے اور وہ ”ذبح“ ہے، کیونکہ وہ جانتے  
ہوں گے کہ اب یہ ہمارے شیعوں پر کوئی زیادتی نہ کر سکے گا۔ (بصائر الدرجات)

### امام قائمؑ کے پاس عصائے موسیٰ ہے

(۱۹)

سلسلہ بن خطاب نے عبد اللہ بن محمدؑ سے، انھوں نے منیع بن حجاج بصریؑ سے،  
انھوں نے مجاشعؑ سے، انھوں نے معقلؑ سے، انھوں نے محمد بن فیضؑ سے، انھوں نے محمد بن امام  
محمد باقر بن امام علیؑ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

قال: ”کان عصی موسیٰ ۴ لادئم، فصارت الی شعیب، ثم صارت  
الی موسیٰ بن عمران، و انما لعننا، و ان عسلی بہا انفاؤ  
ھی خضر، اکسیتھا حین انتزعت من شجرھا، و انما  
لتنطق اذا استنطق، اعدت لقائنا لیصنع کما کان موسیٰ  
یصنع بہا، و انما لتروع و تلقت ما یا فکون و تصنع کما  
تؤمر، و انما حیث آقبلت تلقت ما یا فکون تفتح لہا شفتا  
احداھا فی الارض و الاخری فی السقف و بینہما اربعون ذراعاً  
و تلقت ما یا فکون بلسانہا۔“ (اکمال الدین)

ترجمہ: آپ نے فرمایا: ”حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جو عصا تھا وہ حضرت آدمؑ کا  
تھا، پس اُن سے وہ عصا حضرت شعیب علیہ السلام تک پہنچا، پھر وہ حضرت  
موسیٰ علیہ السلام کو ملا اور اب وہ عصا ہمارے پاس ہے اور اب تک ایسا  
ہی سرسبز ہے گویا ابھی درخت سے توڑا گیا ہے، جب اس سے کلام کرنے کو کہا  
جاتا ہے تو کلام بھی کرتا ہے۔ یہ ہمارے قائم علیہ السلام کے لیے رکھا ہوا ہے  
تاکہ وہ اس سے وہی کام لیں جو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے لیا تھا اور وہ اس

کو جو حکم دیں گے وہ اس پر عمل کرے گا، اور جب وہ آگے بڑھے گا تو جتنی بھی  
کرشمہ سازیاں ہوں گی سب کو ہڑپ کر جائے گا، اس کے دو ہونٹ اس قدر  
بڑے ہیں کہ جب وہ منہ کھولتا ہے تو ایک لب زمین پر اور دوسرا چھت پر  
ہوتا ہے ان دونوں لبوں کا درمیانی فاصلہ چالیس ذراع (ہاتھ) ہوتا ہے  
اور جو چیز مقابلے آنے کی سب کو ہنگل لے گا۔“ (بصائر الدرجات)

آپ نے محمد بن یحییٰ سے، انھوں نے سلسلہ سے اسی کے مثل روایت نقل کی ہے۔  
(اکمال الدین)

### آنحضرتؐ کی زرہ امام قائمؑ کے جسم پر ہوگی

(۲۰)

ابراہیم نے برقی سے، انھوں نے برنطی وغیرہ سے، انھوں نے ابوالیوب حذرار  
سے، ابوالیوب نے ابولبیر سے اور ابولبیر نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے  
روایت کی ہے، اُن کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں نے اُن جناب سے عرض کیا: (فرزید رسول!) میں آپؐ  
تقریباً ہوجاؤں، میری دلی تمنا ہے کہ ذرا میں آپ کے سینہ مبارک و مقدس کو مس کروں۔  
آپ نے ارشاد فرمایا: ”کرو۔“

اجازت پا کر (بڑی مسرت سے) میں نے اُن جناب کے سینہ اقدس اور دوش مبارک  
کو مس کیا۔

آپ نے ارشاد فرمایا: مگر اے ابو محمد! اس کی کیا حاجت تھی ؟

میں نے عرض کیا: میں آپ پر قربان، میں نے آپ کے پدر گرامی قدر کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ امام قائمؑ  
کا سینہ مبارک کشادہ ہوگا، دونوں کاندھوں کے درمیان کی کشادگی کافی ہوگی۔

آپ نے ارشاد فرمایا: اے ابو محمد! میرے پدر عالی قدر نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی  
زرہ مبارک زیب تن فرمائی تو وہ زمین تک لٹک آئی، پھر میں نے پہنی تو میرے لیے  
بھی ایسی ہی ثابت ہوئی۔ اب وہ زرہ امام قائمؑ کے لیے محفوظ ہے اور وہ اُن کے جسم  
پر اسی طرح ٹھیک آئے گی جس طرح حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے  
جسم مطہر پر ٹھیک تھی۔ (علاوہ ازیں یہ کہ میرا سن چالیس سال سے زائد ہو چکا ہے) جبکہ  
امام قائمؑ وہ ہوں گے جن کا سن چالیس سال سے زیادہ کا نظر نہ آئے گا۔

(عربی متن یہ ہے) فقال: یا ابا محمد! انّ آبی لبس درع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وکانت  
تسحب علی الارض و انّی لبستھا فکانت وکانت و انما فکون من القائم

حران بن اعین سے روایت کی ہے، حران کا بیان ہے کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ کیا آپ لوگ انبیاء ہیں؟

قال: لا۔ قلت: فقد حدثني من لا اتهم انك قلت: انكم انبياء؟ قال: من هو ابو الخطاب؟ قال قلت: نعم۔ قال: كنت اذا اهرج؟ قال قلت: فيما تحكمون؟ قال: نحكم بحكم آل داود

آپ نے فرمایا: ”نہیں۔“ میں نے عرض کیا، مگر میں نے ایک معتبر شخص سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا ہے کہ آپ لوگ انبیاء ہیں؟

آپ نے فرمایا: ”وہ ابو الخطاب ہوگا (جس نے یہ حرکت کی ہے)؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ (اُسی نے کہا ہے)

آپ نے فرمایا: اسی لیے تم بھی ہڈیاں بکنے لگے۔

میں نے عرض کیا: پھر آپ حضرات فیصلے کس بنا پر کرتے ہیں؟

آپ نے فرمایا: ”جس بنا پر آل داود فیصلے کیا کرتے تھے اُسی بنا پر ہم بھی فیصلے کرتے ہیں،“

### امام زمانہ انبیاء کی طرح فیصلے کریں گے (۲۱)

محمد بن عیسیٰ نے محمد بن اسماعیل سے، انھوں نے منصور بن یونس سے، انھوں نے فضیل الاعور سے، انھوں نے ابو عبیدہ سے، ابو عبیدہ نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ:

قال: ”اذا قام قائم آل محمد يحكم بحكم داود وسليمان لا يسأل الناس بيّنة“

آپ نے فرمایا: ”جب حضرت قائم آل محمد ظہور و قیام کریں گے تو وہ بھی حضرت داود اور حضرت سلیمان کی طرح (مقدمات کا) فیصلہ کریں گے اور کسی مقدمے میں کسی سے ثبوت طلب نہیں کریں گے۔“ (بصائر الدرجات)

### امام قائم فصل الخطاب (۲۲)

حسن بن ظریف سے روایت ہے۔ ان کا بیان ہے کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت محمد بن حسن عسکری علیہ السلام کی خدمت میں ایک خط لکھا اور دریافت کیا کہ جب حضرت

کما كانت من رسول الله صلى الله عليه مشمزة كانه ترفع  
نطاقها بخلقيتين، وليس صاحب هذا الامر من جاز العین  
(بصائر الدرجات)

### امام قائم حضرت داود کے مانند مقدمات کے فیصلے کیا کریں گے (۲۱)

عبد اللہ بن جعفر نے محمد بن عیسیٰ سے، انھوں نے یونس سے، انھوں نے حران سے روایت کی ہے، ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا:

يقول: ”لن تذهب الدنيا حتى يخرج رجل منا اهل البيت يحكم بحكم داود وال داود لا يسأل الناس بيّنة“ (بصائر الدرجات)

آپ نے فرمایا: ”دنیا اُس وقت تک ختم نہ ہوگی جب تک کہ ہم اہل بیت میں سے ایک ایسا مرد نہ پیدا ہو جائے (خروج نہ کرے جو حضرت داود اور آل داود علیہ السلام کی طرح فیصلے نہ کرے، وہ کسی مقدمے میں کسی سے ثبوت طلب نہ کرے گا۔ ہر شخص کا فیصلہ اپنے علم کی بنیاد پر کرے گا۔“ (بصائر الدرجات)

### امام زمانہ کے فیصلے (۲۲)

احمد بن محمد نے ابن سنان سے، انھوں نے ابان سے روایت کی ہے، ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا، آپ نے فرمایا: ”لا يذهب الدنيا حتى يخرج رجل مني يحكم بحكم داود“

آل داود لا يسأل عن بيّنة، يعطى كل نفس حكمها“

”دنیا اُس وقت تک ختم نہ ہوگی جب تک کہ ہم میں سے ایک ایسا مرد نہ پیدا ہو جائے جو آل داود کی حکومت کی طرح حکومت نہ کرے، وہ کسی بھی مقدمے میں کسی سے ثبوت طلب نہ کرے گا، بلکہ ہر شخص کا فیصلہ خود (اپنے علم) سے کرے گا۔“ (بصائر الدرجات)

### وہ ابو الخطاب ہی ہو سکتا ہے؟ (۲۳)

محمد بن حسین نے صفوان بن یحییٰ سے، انھوں نے ابو خالد قماط سے، انھوں نے



امام قائم علیہ السلام ظہور فرمائیں گے تو آپ لوگوں کے فیصلے کس بنیاد پر کیا کریں گے؟ اور ارادہ کیا تھا کہ چوتھیہ بخار کے لیے بھی دریافت کروں گا، مگر بھول گیا۔

جواب آیا: ”سألت عن الإمام، فإذا قام بقبضى بين الناس بعلمه كقضاء داود عليه السلام لا يسأل البينة“ ترجمہ: ”تم نے امام قائم علیہ السلام کے متعلق دریافت کیا ہے۔ تو سنو! جب آپ ظہور کریں گے تو لوگوں کے فیصلے اپنے علم کی بناء پر کیا کریں گے جس طرح حضرت داؤد علیہ السلام فیصلے کرتے تھے، اور آپ کسی سے ثبوت طلب نہیں کریں گے۔ (اور آپ کا فیصلہ بھی حضرت داؤد کی طرح فصل الخطاب ہوگا۔) (بصائر الدرجات)

### ۲۶) سورہ رحمن کی آیت کی تفسیر

ابراہیم بن ہاشم نے سلیمان دہلوی سے، انھوں نے معاویہ دہلوی سے اور انھوں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے قول خدا: ”يَعْرِفُ الْمَجْرُمُونَ سَبِيحًا هُمْ يَتَوَخَّوْنَ بِاللَّوْاحِشِ وَالْأَقْدَامِ“ (سورہ رحمن) کے متعلق روایت بیان کی ہے کہ آپ نے فرمایا: اے معاویہ بتاؤ کہ لوگ اس آیت کے متعلق کیا کہتے ہیں میں نے عرض کیا: لوگ کہتے ہیں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ قیامت کے دن مجرموں کو ان کی پشیمانیوں سے شناخت کرنے کا اور ان کے متعلق حکم دے گا کہ ان کے سر کے بال اور ان کی ٹانگیں پکڑ کر جہنم میں ڈال دیا جائے۔ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جس نے ان مجرموں کو پیدا کیا ہے اور جو بھی اس کی مخلوق ہیں وہ ان کے پہچاننے کے لیے نشانی کا محتاج کیسے ہو سکتے ہیں؟

میں نے عرض کیا: پھر اس کا کیا مطلب ہے؟

آپ نے فرمایا: ”لو قام قائمنا أعطاه الله السيما فيأمر بالكافر فيؤخذ بنواصيهم واقدامهم ثم يخط بالسيف خطا“

ترجمہ: ”جب ہمارا قائم قیام کرے گا تو اللہ تعالیٰ ان کو ایک سیما (نشانی) بتا دیگا اس کے ذریعے سے پتہ چل جائے گا کہ کافر کون ہے اور آپ حکم دیں گے کہ کافر کے بال اور اس ٹانگ پکڑ کر گھسیٹے ہوئے لائیں گے اور اس کو تہ تیغ کریں گے“ (بصائر الدرجات)

(بصائر الدرجات)

### ۲۷) امام زائدہ کی سواری میں ابر صعب ہوگا

احمد بن محمد نے ابن سنان سے، انھوں نے ابو خالد اور ابو سلام سے اور انھوں نے سورہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: قال: إنا إن ذا القرنين قد خيّر السحابين فاختار الذلول وذخر لصاحبكم الصعب“

قال قلت: وما الصعب؟

قال: ما كان من سحاب فيه رعد وصاعقة أو برق فصاحبكم يركبه أما ركب السحاب ويرقى في الأسباب السحابات السبع والأرضين السبع، خمس عوام واثنان خرابان“ (بصائر الدرجات)

ترجمہ: آپ نے فرمایا ”ذوالقرنین کو دو سحابوں (بادلوں) میں سے ایک کو اپنی سواری کے لیے منتخب کرنے کا اختیار دیا گیا تو انھوں نے نرم و متواضع سحاب کو منتخب کر لیا۔ اور صعب و سخت سحاب کو تمھارے صاحب امر کے لیے محفوظ کر دیا گیا ہے۔ میں نے عرض کیا: سحاب صعب (سخت بادل) کسے کہتے ہیں؟

آپ نے فرمایا: یہ وہ ابر ہے جس میں گرج و چمک ہو بجلیاں کوندتی ہوں۔ وہ تمھارے صاحب کی سواری ہوگا آپ ابر پر سوار ہو کر ساتوں آسمانوں اور ساتوں زمینوں کی سیر کریں گے جنہیں سے پانچ زمینیں آباد ہوں گی اور دو زمینیں غیر آباد ہوں گی“ (اختصاص) (بصائر الدرجات)

احمد بن محمد نے علی بن سنان سے، انھوں نے عبد الرحیم سے اور انھوں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔ (بصائر الدرجات) (اختصاص)

### ۲۸) امام قائم کی مخصوص سواری

محمد بن ہارون نے سہیل بن زیاد ابو یحییٰ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

إنا الله خير ذ القرنين السحابين الذلول والصعب فاختار

الذلول وهو ما ليس فيه برق ولا رعد ولو اختار الصعب لم يكن

لَهُ ذَٰلِكَ لِأَنَّ اللَّهَ اَدَّخَرَهُ لِلْقَائِمِ عَلَيْهِ السَّلَامُ  
ترجمہ: آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ذوالقرنین کو نرم اور سخت دو طرح کے بادلوں میں سے ایک  
منتخب کر لینے کا اختیار دیا تو انھوں نے نرم بادل کو منتخب کیا جس میں گرج وچک  
نہیں ہوتی، اگر وہ سخت کو منتخب کرتے تو یہ ان کے لیے ممکن نہ تھا اس لیے  
سخت (رعد و برق والے) بادل کو اللہ تعالیٰ نے حضرت قائم قائم علیہ السلام  
کے تابع فرمان رکھا ہے۔ (اختصاص و بصائر الدرجات)

### حضرت امام علی بن موسیٰ علیہ السلام کا حکم

بہرائی نے علی سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے علی بن معبد سے، انھوں  
نے حسین ابن خالد سے روایت کی ہے کہ حضرت امام علی بن امام موسیٰ الرضا علیہ السلام نے فرمایا:

قَالَ: "لَا دِينَ لِمَنْ لَا وَعَ لَهُ وَلَا إِيمَانَ لِمَنْ لَا تَقِيَّةَ لَهُ  
إِنَّ أَكْرَمَ عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَعْمَلَكُمْ بِالتَّقِيَّةِ قَبْلَ  
خُرُوجِ قَائِمِنَا فَمَنْ تَرَكَهَا قَبْلَ خُرُوجِ قَائِمِنَا فَلَيْسَ مِنَّا  
فَقِيلَ لَهُ: يَا ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ! وَمَنْ الْقَائِمُ مِنْكُمْ أَهْلُ الْبَيْتِ؟

قَالَ: الرَّابِعُ مِنْ وَلَدِي ابْنِ سَيِّدَةِ الْأُمَمِ يُطَهِّرُ اللَّهُ بِهِ  
الْأَرْضَ مِنْ كُلِّ جَوْرٍ وَيَقْدِرُ سَهًا مِنْ كُلِّ ظُلْمٍ وَهُوَ الَّذِي  
يُشَلِّقُ النَّاسَ فِي وِلَادَتِهِ وَهُوَ صَاحِبُ الْغَيْبَةِ قَبْلَ  
خُرُوجِهِ، فَاذْخِرْ أَشْرَقَتِ الْأَرْضُ بِنُورِ رَبِّهَا وَوُضِعَ  
مِيزَانُ الْعَدْلِ بَيْنَ النَّاسِ، فَلَا يَظْلَمُ أَحَدٌ أَحَدًا -  
وَهُوَ الَّذِي تَطْرُقُ لَهُ الْأَرْضُ، وَلَا يَكُونُ لَهُ ظِلٌّ

وَهُوَ الَّذِي يَنَادِي مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ بِاسْمِهِ، يَسْمَعُهُ  
جَمِيعُ أَهْلِ الْأَرْضِ بِالدُّعَاءِ إِلَيْهِ، يَقُولُ: "أَلَا إِنَّ  
حُجَّةَ اللَّهِ قَدْ طَهَرَ عِنْدَ بَيْتِ اللَّهِ فَاتَّبِعُوهُ فَإِنَّ الْحَقَّ  
مَعَهُ وَفِيهِ"، وَهُوَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ:

(الْأُفْيَةِ) "إِنَّ نَزْلًا نُنَزِّلُ عَلَيْهِمْ مِنَ السَّمَاءِ آيَةً

فَقُلْتُ أَغْنَاهُمْ لِمَا خُضِعِينَ" (الشعراء آية ۴)

ترجمہ: "آپ نے فرمایا: جس شخص میں ورع اور تقویٰ (گناہوں سے بچنا) نہیں اُس میں دین نہیں  
جس میں تقیہ نہیں، اس میں ایمان نہیں، اللہ کے نزدیک تم لوگوں میں سب  
زیادہ مکرم وہ ہے جو ہمارے امام قائم کے ظہور سے قبل تقیہ پر عمل کرتا رہے،  
جو شخص ظہور امام قائم سے قبل تقیہ ترک کر دے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

آپ سے عرض کیا گیا: فرزندِ رسول! آپ اہل بیت میں سے امام قائم کون ہے؟  
آپ نے فرمایا: میری نسل میں سے چوتھا۔ اور اللہ تعالیٰ اُن کے ذریعے سے زمین کو ہر طرح کے  
ظلم و جور سے پاک کرے گا، یہی وہ ہوں گے جن کی ولادت میں لوگوں کو شک  
رہے گا، اُن کے لیے ظہور سے پہلے غیبت ہے جب اُن کا ظہور ہوگا تو زمین  
پر ورکار کے نور سے جگمگا اُٹھے گی، عدل کی ترازو لوگوں کے درمیان نصب  
کر دی جائے گی اور کوئی شخص کسی دوسرے پر ظلم نہیں کر سکے گا۔

یہی وہ ہوں گے جن کے لیے طی الارض ہوگا (زمین سمٹ جائیگی) اُن کے  
جسم کا سایہ نہ ہوگا، یہی وہ ہوں گے کہ ایک منادی جن کے نام کا آسمان سے  
اعلان کرے گا اور تمام لوگوں کو اُن کی طرف دعوت دے گا جس کو تمام اہل زمین  
سنیں گے اور وہ منادی کہے گا کہ:

"آگاہ ہو جاؤ کہ حجت خدا نے خانہ کعبہ کے پاس ظہور کیا ہے تم لوگ  
اُن کی پیروی کرو کیونکہ حق اُن کے ساتھ ہے اور اُن میں (حق) ہے۔"

چنانچہ اللہ برتر و بزرگ نے ارشاد فرمایا ہے:

ترجمہ آیت: "اگر ہم چاہتے تو ان لوگوں پر آسمان سے ایک معجزہ نازل کر دیتے  
پس ذلت سے اُن کی گردنیں جھک جاتیں۔" (الشعراء آیت ۴)

(اکمال الدین)

کتاب اعلام الوری میں علی سے اسی کے مثل ایک روایت ہے۔

### امام قائم کی جسمانی قوت

(۳۰)

بہرائی نے علی سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے ربیان بن صلت سے روایت  
کی ہے، ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے عرض کیا کہ: (فرزندِ رسول!) کیا  
آپ صاحب الامر ہیں؟

آپ نے فرمایا: ہاں! انا صاحب هذا الامر، ولكنی لست بالذی أملأها عدلاً كما

ملئت جوراً وكيف اكون ذاك على ما ترى من ضعف بدني؟  
 وإن القائم هو الذي اذا خرج كان في سن الشيوخ، ومنظر  
 الشباب قوياً في بدنه حتى يمد يده الى اعظم شجرة  
 على وجه الارض لقلعها، ولو صاح بين الجبال لتدكدكت  
 صخورها ليكون معه عصا موسى وخاتم سليمان، ذاك الرابع  
 من ولدي يغيبه الله في سترة ما شاء الله، ثم يظهره فيملا  
 به الارض قسطاً وعدلاً كما ملئت جوراً وظلماً (اعلام الوری)  
 ترجمہ: آپ نے فرمایا: ”ہاں، میں صاحب الامر تو ہوں، مگر وہ صاحب الامر نہیں جو زمین کو عدل و داد  
 سے اس طرح بھر دے گا جس طرح وہ ظلم و جور سے بھری ہوگی، اور میں وہ صاحب الامر ہوں  
 کیسے ہو سکتا ہوں، تم تو دیکھتے ہو کہ میں جہانی طور پر کتنا کمزور ہوں، جبکہ وہ  
 صاحب الامر اور قائم تو ایسا ہوگا جس کا سن تو بڑھوں جیسا مگر شکل و صورت  
 جوانوں جیسی ہوگی، اس کے بدن میں اتنی قوت ہوگی کہ اگر وہ چاہے گا تو بڑے سے  
 بڑے تناور درخت کو زمین سے اکھاڑ کر پھینک دے گا، اور پہاڑوں کے درمیان  
 پیچھے مارے گا تو ان کی چٹانیں ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں گی، اُس کے پاس حضرت موسیٰ  
 کا عصا اور حضرت سلیمان کی انگوٹھی ہوگی، وہ میری نسل میں چوتھی پشت میں تولد  
 ہوگا، اللہ تعالیٰ جب تک چاہے گا اس کو پردہ غیب میں رکھے گا۔ اس کے بعد  
 اس کا ظہور ہوگا اور وہ زمین کو قسط و عدل سے بھر دے گا جس طرح وہ اس سے  
 پہلے ظلم و جور سے بھری ہوئی ہوگی۔“ (اعلام الوری)  
 \* اعلام الوری میں ایک اور روایت اس اضافہ کے ساتھ ہے لوگ منادی کی ندا  
 کو بعید و قریب سے یکساں سنیں جو مومنوں کے لیے تو باعثِ رحمت ہوگی  
 مگر کافروں کے لیے عذاب۔ (اعلام الوری)

### ذوالقرنین کی غیبت

(۳۱)

منظر علوی نے ابن عیاشی سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے (محمد بن نصیر  
 سے)، انھوں نے محمد بن عیسیٰ سے، انھوں نے (حماد بن عیسیٰ سے) انھوں نے عمرو بن شمر سے،  
 انھوں نے جابر جعفی سے، انھوں نے جابر انصاری سے، اور جابر انصاری کا بیان ہے کہ میں نے حضرت  
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: آپ نے ارشاد فرمایا کہ:

قال: ”إن ذالقرنین كان عبداً صالحاً جعله الله حجة على عباده  
 فدعا قومه الى الله عز وجل وأمرهم بتقوا، ففضربوه  
 على قربة فخاب عنهم زماناً حتى قيل مات أو هلك بأبي  
 وإدسلت - ثم ظهر ورجع الى قومه ففضربوه على قربة.  
 ألا وفيكم من هو على سنته - وإن الله عز وجل مكن  
 له في الارض وآتاه من كل شيء سبباً، وبلغ المشرق  
 والمغرب، وإن الله تبارك وتعالى سيجري سنته في القائم  
 من ولدي ويبلغه شرق الارض وغربها حتى لا يبقى سهل  
 ولا موضع من سهل ولا جبل وطئ ذوالقرنين إلا وطئه  
 ويظهر الله له كنوز الارض ومعادنها وينصره بالرعب  
 يملأ الارض عدلاً وقسطاً كما ملئت جوراً وظلماً.

انحضرت ۲ نے ارشاد فرمایا:

ترجمہ ”ذوالقرنین ایک عبد صالح تھے اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنے بندوں پر حجت قرار  
 دیا تھا، انھوں نے اپنی قوم کو اللہ عز وجل کی طرف دعوت دی اور انھیں تقویٰ  
 اختیار کرنے کے لیے کہا، مگر ان لوگوں نے ان کے سر پر مارا (زخمی کر دیا)۔  
 چنانچہ وہ ایک زمانے تک ان سے غائب رہے، یہاں تک کہ لوگ سمجھ گئے کہ  
 وہ مر گئے یا کسی جگہ ہلاک ہو گئے یا وہ کسی وادی میں چلے گئے۔ مگر پھر انھوں نے  
 ظہور کیا اور اپنی قوم کے پاس آئے۔ انھوں نے دوبارہ ان کے سر پر ضرب لگائی  
 مگر ان چند لوگوں کے علاوہ جو سنت ذوالقرنین پر قائم تھے۔ پھر اللہ عز وجل  
 نے روئے زمین پر ذوالقرنین کو اقتدار دیا اور ہر چیز کا سبب و وسیلہ عطا کیا وہ  
 مشرق و مغرب تک جا پہنچے۔ اور اللہ عزت و بزرگی والا ذوالقرنین کا یہی طبیعت  
 سنت میرے فرزند امام قائم میں بھی جاری کریگا، وہ بھی زمین کے مشرق و مغرب  
 تک پہنچیں گے، کوئی میدانی علاقہ یا کوئی پہاڑی علاقہ ایسا باقی نہ رہے گا جس میں  
 ذوالقرنین کے قدم پہنچے ہوں اور ان کے قدم نہ پہنچیں۔ ان کے لیے زمین اپنے  
 خزانے اور معدنیات اُگل دے گی۔ اللہ عز وجل رعب و ڈر سے ان کی نصرت  
 کرے گا، وہ زمین کو عدل و انصاف سے اس طرح بھر دیں گے جس طرح وہ ظلم و جور  
 سے بھری ہوئی ہوگی۔“ (اکمال الدین)

### مساجد کے میناروں کی تعمیر بدعت؟

(۳۲)

سعد نے ابو ہاشم جعفری سے روایت کی ہے، اُن کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں حضرت ابو محمد امام حسن عسکری علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا، آپ نے ارشاد فرمایا:

”قال: إذا قام القائم أمر بهدم المنار والمقاصير التي في المساجد فقلت في نفسي: لا ي معنى هذا؟“

فأقبل علي فقال: معنى هذا أنها محدثة مبتدعة لم يبينها نبي ولا حجة“

ترجمہ: آپ نے فرمایا: ”جب امام قائم ظہور و قیام کریں گے تو مسجدوں کے تمام مینار اور مقصورے منہدم کر دیں گے۔“

میں نے اپنے دل میں کہا: اس کے کیا معنی؟ (ایسا کیوں ہوگا)

فوراً آپ میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اس کے معنی یہ کہ یہ تمام چیزیں بدعت ہیں۔ یہ مینار اور مقصورہ نہ کبھی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تعمیر کرایا اور نہ کسی حجت خدا نے اور مقصورہ (غنیبہ طوسی)

### شکرِ امام زمانہ کی تعداد

(۳۳)

ابن ادیس نے اپنے والد سے، انھوں نے ابن عسائی سے، انھوں نے ابواری سے، انھوں نے ابوعمیر سے، انھوں نے ابو یوب سے، انھوں نے ابوبصیر سے روایت کیا ہے کہ اہل کوفہ میں سے ایک شخص نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا کہ امام قائم علیہ السلام کے ساتھ خروج کرنے والے کتنے لوگ ہوں گے۔ کہا جاتا ہے کہ اُن کی تعداد اہل بدر کی تعداد کے برابر تین سو تیرہ ہوگی؟

آپ نے فرمایا: ”ما يخرج الا في اولى قوة وما يكون اولا القوة اقل من عشرة آلاف“

”وہ صاحب قوت ہو کر خروج کریں گے اور صاحب قوت ہونے کے لیے کم از کم دس ہزار افراد کی ضرورت ہوگی۔“ (اکمال الدین)

### اصحابِ امام قائم کی تعداد

(۳۴)

عطاء نے اپنے والد سے، انھوں نے ابن ابو خطاب سے، انھوں نے محمد بن سنان سے

انھوں نے ابو خالہ قنطاط سے، انھوں نے ضریس سے، انھوں نے ابو خالہ کابلی سے اور ابو خالہ کابلی نے حضرت سید العابدین امام علی بن حسین علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا:

”المفقودون عن فرشم ثلاثمائة وثلاثة عشر رجلاً عداة أهل بدر فيصبحون بمكة وهو قول الله عز وجل: (الآية) ”أَيُّكُمْ تَكُونُوا يَأْتِ بِكُمْ اللَّهُ جَمِيعًا“ (سورہ بقرہ ۱۴۸)

آپ نے فرمایا: ”وہ لوگ جو اپنے بستروں سے غائب ہوں گے اُن کی تعداد اصحاب بدر کی تعداد کے برابر تین سو تیرہ ہوگی اور وہ صبح ہوتے مکہ جا پہنچیں گے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ عز وجل نے ارشاد فرمایا ہے:

ترجمہ آیت: ”جہاں کہیں بھی تم ہو گے اللہ تمہیں یکجا جمع کر دے گا۔“ (نقرہ ۱۴۸)

امام نے فرمایا: ”وہم اصحاب القائم“ (اور وہی اصحاب قائم) (اکمال الدین)

### آپ کے ظہور کا علم کیسے ہوگا؟

(۳۵)

ابن ولید نے محمد عطار سے، انھوں نے ابن ابو خطاب سے، انھوں نے صفوان بن یحییٰ سے، انھوں نے منذر سے، انھوں نے بکار بن ابوبکر سے، انھوں نے عبد اللہ بن عجلان سے روایت کی ہے، اور انھوں نے کہا کہ ہم لوگ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں بیٹھے ہوئے (ظہور حضرت امام قائم علیہ السلام کا ذکر کر رہے تھے، آشنا گفتگو میں نے آنجناب سے دریافت کیا کہ میں اُن حضرت کے ظہور کا علم کیسے ہوگا؟

قال: ”يصبغ احداكم وتحت رأسه صحيفة عليها مكتوب طاعة معروفة“

آپ نے فرمایا: ”تم لوگ سو رہے ہو گے کہ تمہارے سر پرانے سے (تکیوں کے نیچے سے) ایک ایک رقعہ رکھا ہوا (برآمد) ہوگا جس پر تحریر ہوگا کہ: طاعة معروفة“

یعنی اطاعت کے لیے تیار ہو جاؤ۔

(اکمال الدین)

### يُظْهِرُهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ كِتَابًا

(۳۶)

ابن متوکل نے سعد آبادی سے، انھوں نے برقی سے، انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے ابن ابو عمیر سے، انھوں نے علی بن ابو حمزہ سے، انھوں نے ابوبصیر سے اور ابوبصیر نے روایت بیان کی ہے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے اللہ عز وجل کے



اِس قَوْلٍ: هُوَ الَّذِي اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْمَدْعٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَ  
عَلٰى الدِّيْنِ كَلِمَهٗ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ (سورة توبه آیت ۳۲)  
(سورة الف آیت ۹)

کے متعلق ارشاد فرمایا:

”وَ اَللّٰهُ مَا نَزَلَ تَاوِيْلَهَا بَعْدَ وَلَا يَنْزِلُ تَاوِيْلَهَا حَتّٰى يَخْرُجَ الْقَائِمُ“  
فاذا خرج القائم لم يبق كافر بالله العظيم ولا مشرك بالامام الا  
كفره خروجه حتى لو كان كافرا او مشركا في بطن صخرة  
لقاتل: يا مؤمن في بطنى كافر فاكسرنى واقتله (اکمال الدین)

ترجمہ آیت ”۔ وہ وہی ذات (افس) ہے جس نے اپنے رسول کو دین حق کے ساتھ  
(سورة توبه ۳۲) بھیجا، تاکہ وہ اُسے ہر دین پر غالب کر دے، اگرچہ مشرکین کو کشا ہی ناگوار ہو۔“  
اس آیت کے بارے میں آپ نے ارشاد فرمایا کہ:

ترجمہ روایت: ”بخدا جب سے یہ آیت نازل ہوئی آج تک نہ اس کی تاویل سامنے آئی، اور  
جب تک امام قائم نہ کاظہور نہ ہو، نہ اس کی تاویل سامنے آئے گی رہاں جب  
ان کا ظہور ہوگا تو نہ کوئی کافر باللہ باقی رہے گا اور نہ کوئی مشرک بالامام جو ان  
ظہور کو پسند نہ کرے، اور اگر کوئی کافر یا مشرک خوفزدہ کسی پتھر کی چٹان کے  
نیچے بھی جا چپے گا تو وہ پتھر کی چٹان پکا کر کہے گی کہ اے مومن! میرے نیچے  
ایک کافر یا مشرک چھپا ہوا ہے تم مجھے توڑ کر اسے نکالو اور قتل کر دو“ (اکمال الدین)

مکہ سے نجف کی طرف امام قائم کی  
روانگی حجر موٹی کے ساتھ ہوگی

(۳۷)

ما جیلوبہ نے حمزہ عطار سے، انھوں نے  
ابن عینی اور ابن ابی خطاب سے ایک ساتھ، انھوں نے محمد بن سنان سے، انھوں نے ابوجار سے  
انھوں نے حضرت ابوجعفر امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ:  
قال: ”اذا خرج القائم علی السلام من مکة ینادی منادیہ:  
”اَلَا لَا یَحْمِلُنَّ اَحَدٌ طَعَامًا وَلَا شَرَابًا وَحَمْلًا مَعَهُ  
حَجْرًا مَوْسِیٰ بَنَ عَمْرًا وَهُوَ وَقَرٌ بِعِیْرِ فَلَا یَنْزِلُ مِنْزَلًا  
اِلَّا اَنْفَجَرَتْ مِنْهُ عِیُونَ، فَمَنْ كَانَ جَائِعًا شَبِعَ وَمَنْ لَمْ  
كَانَ ظَمًا نَآرُ رُوی، وَ رُویت دَوَابُّہُمْ حَتّٰى یَنْزِلُوا الْبَغِیْنَ مِنْ ظُہْرِ الْوُكْبَةِ

آپ نے فرمایا: ”حضرت امام قائم علیہ السلام جب مکہ سے روانہ ہوں گے تو ان کی جانب سے  
ایک مناری اعلان کرے گا کہ کوئی شخص اپنے ساتھ کھانے پینے کا سامان لے کر نہ  
چلے کیونکہ امام قائم کے ساتھ جب حضرت موسیٰ ہوگا جو ایک اونٹ پر بار ہوگا،  
اور آپ جس منزل پر قیام فرمائیں گے اُس حجر موٹی سے مختلف چشمے پھوٹ نکلیں گے  
جس سے ہر بھوکا شکم سیر ہوگا اور ہر پیاسے شخص اور ان کی سواری کے جانوروں کی  
بھی پیاس بجھ گئی، یہاں تک کہ آپ منزل بہ منزل چل کر پشت کوفہ سے ہوتے ہوئے  
نجف پہنچیں گے۔“ (اکمال الدین)

\* غیبہ نعمانی میں بھی محمد بن مہام اور محمد بن حسن بن جہور سے، انھوں نے  
حسن بن محمد بن جہور سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے سلیمان  
بن سماء سے اور انھوں نے ابوجارود سے مذکورہ روایت نقل کی ہے۔ (غیبہ نعمانی)  
\* اور بصائر الدرجات میں بھی محمد بن حسین نے موسیٰ بن سعدان سے، انھوں نے  
عبداللہ بن قاسم سے، انھوں نے ابوسعید خراسانی سے، انھوں نے حضرت  
ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور آپ نے اپنے پدر عالی قدر  
سے اسی قسم کی روایت نقل کی ہے۔ (بصائر الدرجات)

امام قائم صاحب معرفت ہونگے

(۳۸)

ابن ولید نے صفار سے، انھوں نے ابن یزید سے، انھوں نے ابن ابوعبیر سے، انھوں نے  
ابن ابان بن عثمان سے، انھوں نے ابان بن ثعلب سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق  
علیہ السلام نے فرمایا:

”اِذَا قَامَ الْقَائِمُ عَلَیْہِ السَّلَامُ لَمْ یَقُمْ سِوَہِ اِحَدٍ مِنْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ  
اِلَّا عَرَفَہُ صَالِحٌ هَؤُلَاءِ طَالِحٌ؟ اَلَا وَفِیْہِ اٰیۃٌ لِّلْمُتَوَسِّمِیْنَ  
وہو السبیل المقیم“

ترجمہ ”جب امام قائم علیہ السلام کا ظہور ہوگا تو رحمن کی مخلوق میں سے جو بھی آپ  
کے سامنے آئے گا آپ اُسے فوراً پہچان لیں گے کہ نیک کون ہے اور بُر کون ہے؟  
آگاہ ہو، اس میں بھی اہل فکر و نظر کے لیے نشانی ہے اور یہ ایک صحیح و مقیم راستہ ہے“  
(اکمال الدین)

### (۳۹) اسلام میں دو خون ہیں ؟

انہی اسناد کے ساتھ ابن تغلب سے روایت ہے کہ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادقؑ نے ارشاد فرمایا: ”دماں فی الاسلام حلال من اللہ عزوجل لا یقضی فیہا احد بحکم اللہ عزوجل حتی یبعث اللہ القائم من اهل البيت فیحکم فیہما بحکم اللہ عزوجل لا یرید فیہ بیئۃ : الزانی المحصن یرجمہ ومانع الزکاۃ یضرب رقبتہ“ (اکمال الدین)

ترجمہ : ”اسلام میں دو خون حلال ہیں، مگر آج تک حکیم خدا کے مطابق کسی نے اس کا فیصلہ نہیں کیا، البتہ جب ہم اہل بیت میں سے امام قائمؑ ظہور کریں گے تو وہ حکم خدا کو جاری کریں گے اور کسی سے ثبوت طلب نہیں کریں گے۔ ایک زنا محصن (زانی محصن، یعنی وہ زانی جس کی زوجہ موجود ہو اور وہ زنا کرے)۔ (شادی شدہ) تو امام قائمؑ اس کے رحم کا حکم دیں گے (سنگسار کا حکم ہوگا) دوسرا وہ شخص جو زکاۃ دینے سے انکار کرے گا تو اس کی گردن مار دینے کا حکم دیں گے“ (اکمال الدین)

### (۴۰) نصرتِ امام قائم کیلئے فرشتوں کا نزول

انہی اسناد کے ساتھ ابن تغلب سے روایت ہے کہ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا:

”کأتی أنظر (الی) القائم علی طہر نجف (فاذا استوی علی طہر النجف) رکب فرسا دھم ابنت بین عینیہ شراخ ثم ینتقض بہ فوسہ یتقی اهل بلدة إلا وہم یظنون أنه معہم فی بلادہم، فاذا نشر رایۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انحط علیہ ألف ملک وثلاثۃ عشر ملکاً کم ینتظرون القائم وہم الذین كانوا مع نوح علیہ السلام فی السفینۃ والذین كانوا مع ابراہیم الخلیل علیہ السلام حیث أنقوا فی النار وكانوا مع عیسیٰ علیہ السلام حین رفع، واربعة آلاف مسوّمین ومردفین وثلاثمئة وثلاثۃ عشر ملکاً یوم بدر واربعة آلاف ملک الذین هبطوا یریدون القتال مع الحسین بن علیؑ فلم

یؤذن لهم فصعدوا فی الاستیذان وهبطوا وقد قتل الحسين علیہ السلام فرسم شعث غبر یمکون عند قبر الحسین الی یوم القیامۃ وما بین قبر الحسین الی السماء مختلف الملائکۃ“ (اکمال الدین)

آپ نے فرمایا: ”گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ امام قائم علیہ السلام پشت و نجف پہنچے ہیں، اور جب آپ پشت و نجف پر پہنچیں گے تو ایک چنکرے گھوڑے پر سوار ہوں گے جس کی پیشانی پر ایک سفید لکیر ہوگی۔ آپ کا گھوڑا ایک جھوٹے لے گا، اہل شہر میں سے ہر ایک شخص یہی سمجھے گا کہ یہ بھی ہم ہی لوگوں میں سے کوئی شخص ہے، مگر جب آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کا پھر پرا لہرائیں گے تو تیرہ ہزار وہ ملائکہ آسمان سے اتریں گے جو اب تک امام قائم کا انتظار کر رہے تھے۔

یہی ملائکہ حضرت نوحؑ کے ساتھ آپ کی کشتی میں تھے، اور یہی ملائکہ حضرت ابراہیمؑ کو آگ میں ڈالا جا رہا تھا تو آپ کے ساتھ تھے، اور یہی ملائکہ جب حضرت عیسیٰؑ کو آسمان پر اٹھایا گیا تو آپ کے ساتھ تھے۔ نیز چار ہزار فرشتے ایسے گھوڑوں پر سوار ہوں گے جن پر نشان لگا ہوا اور دوہری سواروں والے ہوں گے۔ پھر تین سو تیرہ وہ جو جنگ بدر میں شریک تھے، اور چار ہزار فرشتے وہ بھی ہوں گے جو یوم عاشور امام حسین علیہ السلام کی نصرت کرنا چاہتے تھے مگر امامؑ نے ان کو اجازت نہ دی تھی تو وہ پرواز کر گئے تھے اور اللہ تعالیٰ سے اجازت حاصل کر کے قبر حسینؑ پر مغوم و سوگوار اور گریہ کنان تا قیامت مجاور بنے ہوئے ہوں گے اور قبر حسینؑ سے آسمان کے درمیان ان فرشتوں کی آمد و رفت ہوتی رہتی ہے۔ (اکمال الدین)

### (۴۱) حضرت جبریلؑ آپ کے علمبردار ہوں گے

انہی اسناد کے ساتھ ابن تغلب نے ثمالی سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

”کأتی (کأتی) أنظر الی القائم قد ظہر علی نجف الکوفۃ فاذا ظہر علی النجف نشر رایۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عودھا من عمد

عِشْرَ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَسَاطِرُهَا مِنْ نَصْرِ اللَّهِ جَلَّ جَلَالُهُ  
لَا يَسْهُوُ بِهَا أَحَدٌ إِلَّا أَهْلَكَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ“  
قال: قلت: تكون معه أو يوقى بها؟

قال: بل يوقى بها يأتيه بها جبريل عليه السلام“  
ترجمہ: آپ نے فرمایا: ”گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ امام قائم علیہ السلام پشت و نچت پر  
نمودار ہوئے، اور انھوں نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا  
وہ علم مبارک لہرایا جس کا عمود، عرش کے عمودوں میں سے ایک ہے اور  
اس کو لیکر جدھر جا رہے ہیں اللہ جل جلالہ وہاں مشرکوں اور کافروں کو  
ہلاک کر رہا ہے۔

میں نے عرض کیا: کیا امام قائم ۴ وہ علم خود اٹھائے ہوتے ہوں گے یا کوئی اور آپ کے  
ساتھ ہوگا؟

آپ نے فرمایا: حضرت جبریل اٹھائے ہوتے آپ کے ساتھ ساتھ ہوں گے۔“

(اکمال الدین)

(۳۲) منبر کوفہ سے خطبہ امام زمانہ ۴

ماجیلوئیہ نے اپنے چچا سے، انھوں نے ایک کوفی سے، کوفی نے اپنے والد سے،  
انھوں نے محمد بن سنان سے، انھوں نے مفضل بن عمر سے، اور مفضل نے حضرت امام جعفر صادق ۴  
سے روایت کی ہے، کہ آپ نے فرمایا:

”كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى الْقَائِمِ عَلَى مَنبَرِ الْكُوفَةِ وَحَوْلَ أَصْحَابِهِ  
ثَلَاثَ مِائَةٍ وَثَلَاثَةَ عَشَرَ رَجُلًا أَهْلُ بَدْرٍ وَهُمْ  
أَصْحَابُ الْاَلْوِيَةِ وَهُمْ حُكَّامُ اللَّهِ فِي أَرْضِهِ عَلَى خَلْقِهِ  
حَتَّى يَسْتَخْرِجَ مِنْ قِبَائِهِ كِتَابًا مَحْتُمًا بِخَاتَمٍ مِنْ ذَهَبٍ  
عَمْدَ مَعْمُودٍ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَجْفَلُونَ عَنْهُ  
إِجْفَالُ الْغَنَمِ، فَلَا يَبْقَى مِنْهُمْ إِلَّا الْوَزِيرُ وَاحِدٌ عَشْرَ نَقِيبًا  
كَمَا بَقُوا مَعَ مُوسَى بْنِ عِمْرَانَ“

فَيَجْلُونَ فِي الْأَرْضِ فَلَا يَجِدُونَ عَنْهُ مَذْهَبًا فَيَرْجُونَ  
إِلَيْهِ وَاللَّهُ إِنِّي لَا أَعْرِفُ الْكَلَامَ الَّذِي يَقُولُهُ لَمْ يَكْفُرُونَ  
بِهِ“

(اکمال الدین)

آپ نے فرمایا: ”گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ امام قائم علیہ السلام منبر کوفہ پر تشریف فرما ہیں  
ترجمہ روایت: اور آپ کے گرد آپ کے اصحاب ہیں جن کی تعداد اصحاب بدر کے برابر  
تین سو تیرہ ہے جنہیں سے ہر ایک صاحب علم ہے اور یہی لوگ تمام روئے زمین  
پر اللہ کی طرف سے حکومت کریں گے۔ اسی دوران آپ نے اپنی قبائے مبارک  
سے ایک کتاب نکالی جس کے اوپر سونے کی انگوٹھی سے مہر لگی ہوگی جس پر  
حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عہد نامہ تحریر ہوگا، اسے دیکھ کر لوگ  
اس طرح بھاگ کھڑے ہوں گے جیسے سمیڑوں کا گڑ بھاگتا ہے۔ اور ایک وزیر  
اور گیارہ نقیبوں کے سوا وہاں کوئی نہ رہ جائے گا جیسا کہ حضرت موسیٰ کے  
ساتھ ان کے وزیر اور گیارہ نقیب رہ گئے تھے، مگر وہ بھاگ کھڑے ہوئے  
والے ساری زمین میں پھریں گے، انھیں راستہ نہ ملے گا تو پھر آپ کے پاس ہی  
واپس آئیں گے (حضرت موسیٰ کی قوم کے ساتھ بھی ایسا ہی ہوا تھا وہ بھی راہ نہ پاتے  
تھے اور جہاں سے چلتے تھے واپس وہیں پہنچ جاتے تھے)۔

اور نجد میں جانتا ہوں کہ آپ ان لوگوں سے کیا فرمائیں گے جس کی وجہ سے  
وہ لوگ انکار و گریز کریں گے۔“

(اکمال الدین)

(۳۳) اصحاب امام قائم کے فضائل

ابی نے سعد سے، انھوں نے احمد بن حسین سے، انھوں نے محمد بن جہور سے، انھوں  
نے احمد بن ابی ہر اسہ سے، انھوں نے ابراہیم بن اسحاق سے، انھوں نے عبداللہ بن حماد سے،  
انھوں نے عمرو بن شمر سے، انھوں نے جابر سے، اور جابر نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام  
سے روایت کی ہے کہ:

قال: ”كَأَنِّي بِأَصْحَابِ الْقَائِمِ وَقَدْ أَحْاطُوا بِمَا بَيْنَ الْخَافِقِينَ، لَيْسَ  
مِنْ شَيْءٍ إِلَّا وَهُوَ مَطْبُوعٌ لَهُمْ، حَتَّى سَبَاحُ الْأَرْضِ وَسَبَاحُ الطَّيْرِ  
تَطْلُبُ رِضَاهُمْ (فِي) كُلِّ شَيْءٍ، حَتَّى تَفْخَرُ الْأَرْضُ عَلَى الْأَرْضِ  
وَتَقُولُ: مَرَّ بِي الْيَوْمَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ الْقَائِمِ ۴“

ترجمہ: آپ نے فرمایا: ”گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ اصحاب قائم ۴ ساری دنیا پر چھائے ہیں دنیا  
کی ہر چیز انکی مطیع ہے یا خاک کے زمین کے درند اور رضا کے پرند بھی انکی رضا کے طالب ہیں زمین

ایک حد تک سر پر فخر کر کے کہتا ہے کہ آج اصحاب قائم میں ایک شخص میری طرف سے گذر رہا ہے“ (اکمال الدین)

## ۴۴) اوصاف اصحاب امام قائم

ابن مسرور نے ابن عامر سے، انھوں نے اپنے چچا سے، انھوں نے ابن ابوعبیر سے انھوں نے علی بن ابی حمزہ سے، انھوں نے ابوبصیر سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

”ما کان یقول لوط علیہ السلام:

(الایۃ) ”لَوْ اَنَّ لِي بِكُمْ قُوَّةٌ اَوْ اَوْحِيَ اِلَيَّ رُكْنٌ شَدِيدٌ“ (ہود آیت)

اَلَا تَتَمَنَّيْا لِقُوَّةِ السَّامِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَلَا ذِكْرَ الرَّشْدَةِ اصْحَابِهِ

فَاِنَّ الرَّجُلَ مِنْهُمْ يَعْطٰى قُوَّةً اَرْبَعِيْنَ رَجُلًا وَاِنَّ قَلْبَهُ

لَا شَدُّ مِنْ زُبُرِ الْحَدِيدِ وَلَوْ مَتَّوًّا بِجِبَالِ الْحَدِيدِ لَقَطَعُوْهَا

لَا يَكْفُوْنَ سَيُوفُهُمْ حَتّٰى يَرْضٰى اللّٰهُ عَنْ رَجُلٍ“ (اکمال الدین)

ترجمہ روایت: ”حضرت لوط علیہ السلام جو یہ فرمایا کرتے تھے کہ:

ترجمہ آیت: ”کاش! مجھ میں تمہارے مقابلے کی قوت ہوتی یا میرا کوئی

زبردست پشت پناہ ہوتا“ (سورہ ہود آیت ۸۰)

ترجمہ روایت: ”تو دراصل وہ تمنا کرتے تھے حضرت امام قائم علیہ السلام کی اور یاد کرتے

تھے اصحاب امام قائم علیہ السلام کی طاقت کو، کیونکہ اصحاب امام قائم

میں سے ہر ایک کو چالیس مردوں کی طاقت عطا ہوگی اور ہر ایک کا قلب

فولاد سے بھی زیادہ قوی و مضبوط ہوگا، اگر وہ فولادی پہاڑوں کی طرف سے

بھی ہو کر گزریں گے تو انھیں بھی کاٹ کر رکھ دیں گے۔ وہ اپنی تلواریں اس وقت

تک نہ روکیں گے جب تک اللہ عزت و بزرگی والا راضی نہ ہو جائے۔“

(اکمال الدین)

## ۴۵) وارثِ موارثِ انبیاء

ماجیلویہ نے محمد بن یحییٰ سے، انھوں نے محمد بن حسین سے، انھوں نے حمزہ

بن اسماعیل سے، انھوں نے ابو اسماعیل سراج سے، انھوں نے جعفر بن بشیر سے، انھوں نے

مفضل بن عمر سے، انھوں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے

یقول ”آتدری ما کان قمیص یوسف علیہ السلام؟“

قال: قلت: ”لا“ قال: ”اِنَّ اِبْرَاهِیْمَ عَلَیْهِ السَّلَامُ لَمَّا اَوْقَدَتْ لَهُ النَّارُ

نَزَلَ اِلَيْهِ جِبْرِیْلُ بِالْقَمِیصِ وَالْبِسَ اَیَّاهُ فَاَمَّ بِضَرِّهِ مَعَهُ حَزْرًا لَا بَرَدَ  
فَلَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ جَعَلَهُ فِی تَمِیْمَةٍ وَعَلَّقَهُ عَلٰی اِسْحَاقَ عَلٰی  
یَعْقُوْبَ فَلَمَّا وَلَدَ یُوسُفَ عَلَّقَهُ عَلَیْهِ وَكَانَ فِی عَضْدَةٍ حَتّٰى كَانَ  
مِنْ اَمْرَةِ مَا كَانَ۔

فَلَمَّا اَخْرَجَهُ یُوسُفُ مِنَ التَّمِیْمَةِ وَجَدَ یَعْقُوْبَ رَیْحَهُ وَهُوَ

قَوْلُهُ عَنْ وَجَلٍ:

(الایۃ) ”اِنِّیْ لَا اَجِدُ رَیْحَ یُوسُفَ لَوْ لَا اَنْ تُفْنِدُوْنَ“ (سورہ یوسف ۹۴)

قال: ”فَمِنْ ذٰلِكَ الْقَمِیصِ الَّذِیْ مِنَ الْجَنَّةِ۔“

قلت: جعلت فداک فالی من صار هٰذا القميص؟

قال: ”اِلٰی اَهْلِهِ دَهْوَمَعٌ قَاتِنًا اِذَا خَرَجَ ثُمَّ قَالَ: کُلُّ نَبِیٍّ وَرِثَ

عِلْمًا اَوْ غَیْرَهُ فَقَدْ اَنْتَهٰی اِلٰی مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ۔“

(اکمال الدین)

ترجمہ روایت:

آپ نے فرمایا: ”سیا تم جانتے ہو کہ قمیص حضرت یوسف کیا ہے؟

میں نے عرض کیا: نہیں۔“

آپ نے فرمایا: جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لیے آگ روشن کی گئی تو حضرت جبرائیل وہ

قمیص لیکر نازل ہوئے اور انھیں وہ قمیص پہنادی جس سے ان کو گرمی اور برکات

کوئی ضرر نہ پہنچا سکی جب حضرت ابراہیم کا وقت وفات قریب آیا تو آپ نے

اُسے ایک تعویذ میں لپیٹ کر رکھ دیا اور پھر حضرت اسحاق کے گلے میں ڈال دیا۔

اور حضرت اسحاق نے اُسے حضرت یعقوب کے گلے میں حائل کر دیا اور جب

یوسف تولد ہوئے تو حضرت یعقوب نے اُس کو حضرت یوسف کے بازو کے

اوپر باندھ دیا۔ پھر اس کا اثر جو کچھ ہوا وہ سب کو معلوم ہے۔

حضرت یوسف نے اس قمیص ابراہیمی کو تعویذ سے نکالا تو حضرت یعقوب

کو اُسکی خوشبو محسوس ہوئی اور انھوں نے کہا:

(ترجمہ آیت): ”بلاشبہ مجھے یوسف کی خوشبو محسوس ہو رہی ہے اگر تم مجھے

سٹھپایا ہو خیال نہ کرو۔“ (یوسف آیت ۹۴)

”یہ وہ قمیص ہے جو جنت سے آئی تھی۔“

میں نے عرض کیا: میں آپ پر قربان، اب وہ قمیص کس کے پاس ہے؟



آپ نے فرمایا: وہ اس کے پاس ہے جو اس کا اہل ہے، اور جب امام قائم ظہور کریں گے تو وہ ان کے پاس ہوگی۔

پھر فرمایا: ہر نبی کی علمی اور غیر علمی میراث حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پہنچی ہے۔ (اکمال الدین)

☆ کتاب الخراج و الجراح میں بھی مفضل سے اسی کے مثل روایت ہے۔

## ۴۶) امام قائم کے پیش نظر دنیا کی مثال

انہی اسناد کے ساتھ مفضل بن عمر نے ابو بصیر سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

”اِنَّهُ اِذَا تَنَاهَتْ اُمُورُ الْاِلٰهِ صَاحِبِ هٰذَا الْاَمْرِ رَفَعَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى لَهٗ كُلَّ مَنَحْفُضٍ مِّنَ الْاَرْضِ وَخَفَضَ لَهٗ كُلَّ مَوْتَفِعٍ حَتّٰى تَكُوْنَ الدُّنْيَا عَسَدَةً بِمَنْزِلَةِ رَاحَتِهِ فَاَتِيَكُمْ لَوْ كَانَتْ فِي رَاحَتِهِ شَعْرَةٌ لَّمْ يَبْصُرْهَا۔“ (اکمال الدین)

ترجمہ: ”جب حضرت امام قائم صاحب الامر کی حکومت ہوگی تو اللہ صاحب برکت و برز زمین کے ہر پست کو بلند اور ہر بلند کو پست کر دیگا اور آپ کے سامنے یہ دنیا ایک ہتھیلی کے مانند ہوگی اور کون ایسا شخص ہے جس کی ہتھیلی پر بال رکھا ہو اور وہ اسے نہ دیکھ سکے۔“ (اکمال الدین)

## ۴۷) امام قائم کے دست مبارک کا اعجاز

ابن مسرور نے ابن عامر سے، انہوں نے معلیٰ سے، انہوں نے وشاء سے، انہوں نے مثنی حنظل سے، انہوں نے قتیبہ اعشیٰ سے، انہوں نے ابن ابو جعفر سے، انہوں نے مولیٰ بنی شیبان سے، انہوں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ:

قال ۲: ”اِذَا قَامَ قَائِمُنَا وَضَعَ يَدَهُ عَلٰى رُؤُسِ الْعِبَادِ، فَجَمَعَ بَهَا عَقُولَهُمْ وَكَمَلَتْ بَهَا اَحْلَامُهُمْ۔“ (اکمال الدین)

ترجمہ: ”جب ہمارے قائم ظہور کریں گے تو جس کے سر پر اپنا دست مبارک رکھ دیں گے اس کی عقل درست اور ادراک و فہم مکمل ہو جائے گی۔“ (اکمال الدین)

☆ (کا) = کافی میں بھی حسین بن محمد نے معلیٰ سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔

## ۴۸) مومنین اپنی قبروں میں ایک دوسرے کو ظہور امام زمانہ کی مبارکباد دیں گے

حسین بن محمد بن عامر نے احمد بن

اسحاق سے، انہوں نے سعد بن مسلم سے، انہوں نے عمر بن ابان بن تغلب سے، اور انہوں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ:

قال ۱: كَأَنِّي بِالْقَائِمِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى نَجْمِ السَّكُوفَةِ وَقَدْ لَبِسَ دِرْعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَيَنْفُضُ هَوْبَهَا فَيَسْتَدِيرُ عَلَيْهِ، فَيُخَشِّئُهَا بِخُذَّاجَةٍ مِنْ اسْتَبْرَقٍ وَيَرْكَبُ فَرَسًا أَدْهَمَ بَيْنَ عَيْنَيْهِ شَمْرَاجٌ، فَيَتَفَضَّلُ بِهِ انْتِفَاضَةً لَا يَبْقَى أَهْلُ بِلَادٍ إِلَّا وَهَمَ يَدُونَ أَنَّهُ مَعَهُمْ فِي بِلَادِهِمْ فَيَنْشُرُ رَايَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ عَمُودَهَا مِنْ عَمُودِ الْعَرْشِ وَسَاوَرَهَا مِنْ نَصْرِ اللَّهِ، لَا يَهْوِي بِهَا إِلَى شَيْءٍ أَبَدًا إِلَّا أَهْلَكَهُ اللَّهُ فَإِذَا هَزَّهَا لَمْ يَبْقَ مُؤْمِنٌ إِلَّا صَارَ قَبْلَهُ كَزِيرِ الْحَدِيدِ وَيُعْطَى الْمُؤْمِنُ قُوَّةَ أَرْبَعِينَ رَجُلًا وَلَا يَبْغِي مُؤْمِنٌ مِّمَّنْ إِلَّا دَخَلَتْ عَلَيْهِ تِلْكَ الْفَوْجَةُ فِي قَبْرِهِ وَذَلِكَ حَيْثُ يَتَنَزَّلُونَ فِي قُبُورِهِمْ وَيَتَبَاشَرُونَ بِقِيَامِ الْقَائِمِ فَيَنْحَطُّ عَلَيْهِ ثَلَاثَةُ عَشَرَ آلَافَ مَلِكٍ وَثَلَاثُمِائَةِ عَشَرَ مَلَكًا۔

قلت: كُلُّ هَؤُلَاءِ الْمَلَائِكَةُ ؟

قال ۲: نَعَمْ الَّذِينَ كَانُوا مَعَ نُوحٍ فِي السَّفِينَةِ وَالَّذِينَ كَانُوا مَعَ إِبْرَاهِيمَ حِينَ أُلْفِيَ فِي النَّارِ، وَالَّذِينَ كَانُوا مَعَ مُوسَى حِينَ فُتِقَ الْبَحْرُ لِبَنِي إِسْرَءِيلَ وَالَّذِينَ كَانُوا مَعَ عِيسَى حِينَ رَفَعَهُ اللَّهُ إِلَيْهِ وَ أَرْبَعَةُ آلَافٍ مَلِكٍ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ مَسُومِينَ وَأَلْفَ مَرْدِفِينَ وَثَلَاثُمِائَةِ وَثَلَاثَةَ عَشَرَ مَلَائِكَةً بِدَرِيئِينَ وَ أَرْبَعَةَ آلَافٍ مَلِكٍ هَبَطُوا يَرِيدُونَ الْقِتَالَ مَعَ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ، فَلَمْ يُوْذَنْ لَهُمْ فِي الْقِتَالِ فَهَمَّ عِنْدَ قَبْرِ

شُحْتُ غَيْرِ يَبْكُونَهُ الْيَوْمَ الْقِيَامَةِ ، وَرُئِيسُهُمْ مَلِكٌ  
يُقَالُ لَهُ : مَنْصُورٌ فَلَا يَزُورُهُ زَائِرٌ إِلَّا اسْتَقْبَلُوهُ وَلَا يُوَدِّعُهُ  
مَوْدِعٌ إِلَّا شَيَّعُوهُ وَلَا يَمْرُضُ مَرِيضٌ إِلَّا عَادُوهُ وَلَا يَمُوتُ  
مَيِّتٌ إِلَّا صَلَّوْا عَلَى جَنَازَتِهِ ، وَاسْتَغْفَرُوا لَهُ بَعْدَ مَوْتِهِ  
وَكُلُّهُمُ لَامٌ فِي الْأَرْضِ يَنْتَظِرُونَ قِيَامَ الْقَائِمِ إِلَى وَقْتِ خُرُوجِهِ ۚ

(کامل الزیارة)

ترجمہ : آپ نے فرمایا : ”گو یا، میں دیکھ رہا ہوں کہ امام قائمؑ نجف کو فہم ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زرہ مبارک زینبہؑ کے ہوتے ہیں اور اس کو خواب کے ایک لباس سے ڈھلپے ہوئے ایک ایسے سرمئی گھوڑے پر سوار ہیں جس کی پیشانی پر ایک سفیدی لکیر ہے، آپ کو دیکھ کر سب لوگ یہ گمان کریں گے کہ یہ بھی ہمارے ہی اہل شہر میں سے ہیں۔ اتنے میں آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وہ علم مبارک لہرائیں گے جس کا چوب عرش کے چوبوں میں سے ایک ہے اسے دیکھ کر ہر مومن کا دل فولاد کی طرح مضبوط و قوی ہو جائے گا، اور اس کو چالیس مردوں کی طاقت ہو جائے گی، بلکہ جو مومن مرچکا ہوگا وہ بھی اپنی قبر میں خوش ہو جائیگا وہ ایک دوسرے سے قبر میں ملاقات و زیارت کریں گے اور امام قائم علیہ السلام کے ظہور کی خوشخبری سنائیں گے، اور مبارکباد دیں گے۔ پھر آپ پر تیرہ ہزار اور تیس فرشتے نازل ہوں گے۔

میں نے عرض کیا: وہ سب کے سب فرشتے ہی ہوں گے؟

آپ نے فرمایا: ہاں، وہ وہی فرشتے ہوں گے جو حضرت فوجؑ کے ساتھ سینے میں تھے حضرت ابراہیمؑ کے ساتھ آگ میں ڈلے جانے کے وقت تھے، حضرت موسیٰؑ کے ساتھ بنی اسرائیل کے لیے دریا کو شکاف دیتے وقت تھے، حضرت عیسیٰؑ کے ساتھ آسمان پر اٹھاتے جانے کے وقت تھے اور چار ہزار وہ فرشتے ہوں گے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ اور تین سو تیرہ وہ فرشتے ہوں گے جو جنگ بدر میں شریک تھے، اور چار ہزار وہ فرشتے ہوں گے جو اس مقصد سے نازل ہوئے تھے کہ ہم حضرت امام حسین بن علیؑ کے ساتھ آپ کے دشمنوں سے جنگ کریں گے، مگر امام حسینؑ نے انھیں جنگ کی اجازت نہیں دی تھی، اور اب وہ آپ کی قبر پر بال پریشان، سروں پر خاک اڑاتے ہوئے

قیامت تک آنسو بہاتے رہیں گے جبکہ سردار کا نام منصور ہے اور جو شخص آپ کی زیارت کے لیے آتا ہے یہ سب اس کا استقبال کرتے ہیں اور جب وہ وہاں سے زیارت کر کے رخصت ہوتا ہے تو یہ کچھ دور تک اس کے ساتھ جاتے ہیں، جب کوئی بیمار پڑتا ہے تو یہ اس کی عیادت کرتے ہیں، جب کوئی مرتا ہے تو یہ اس کی نماز جنازہ پڑھتے اور بعد موت اس کے لیے دعائے مغفرت بھی کرتے ہیں، اور یہ سب کے سب اسی سرزمین پر امام قائم علیہ السلام کے ظہور کے وقت کا انتظار کر رہے ہیں۔“

(کامل الزیارة)

غیبتہ نعمانی میں بھی عبد الواحد نے محمد بن جعفر سے، انھوں نے ابو جعفر ہمدانی سے انھوں نے موسیٰ بن سعدان سے، انھوں نے عبد اللہ بن قاسم سے اور انھوں نے عمر بن ابان سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔

اور ابن عقدہ نے علی بن حسن سے، انھوں نے حسن اور محمد ابنی علی بن یوسف سے، انھوں نے سعدان بن مسلم سے، اور انھوں نے ابن تغلب سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔

### (۴۹) امام قائم کی نصرت غیر مسلم بھی کریں گے

فضل نے علی بن حکم سے، انھوں نے مثنیٰ سے، انھوں نے ابو بصیر سے روایت کی ہے، ان کا بیان ہے کہ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ:

قال: ”لَيَنْصُرَنَّ اللَّهُ هَذَا الْأَمْرَ مِنْ الْأَخْلَاقِ لَهُ ، وَلَوْ قَدْ حَبَا  
أَمْرًا لَقَدْ خَرَجَ مِنْهُ مَنْ هُوَ الْيَوْمَ مُقِيمٌ عَلَى عِبَادَةِ الْأَوْثَانِ  
أَنْتَ نَعْنِي“ اللہ تعالیٰ حضرت صاحب الامرؑ کی نصرت ایسے لوگوں سے بھی کرے گا جن کا کوئی دین و مذہب نہ ہوگا، اور جب صاحب الامرؑ ظہور کریں گے تو ایسے لوگ بھی جو اب تک بت پرستی کرتے تھے وہ بت پرستی ترک کر کے آپ کے ساتھ ہو جائیں گے۔“

(غیبتہ طوسی)

### (۵۰) قبل از قیامت کوفہ میں مومنین کا اجتماع

فضل نے حمزانی سے، انھوں نے محمد بن فضیل سے، انھوں نے اجماع سے انھوں نے عبد اللہ بن ہذیل سے روایت کی ہے کہ جب تک تمام مومنین کوفہ میں جمع نہ ہو جائیں گے قیامت نہیں آئے گی۔“

(غیبتہ طوسی)

## ۵۱ مومنین کا کوفہ میں اجتماع

(خط) فضل نے ابنِ عمر اور ابنِ بزیع سے، انھوں نے منصور بن یونس سے، انھوں نے اسماعیل بن جابر سے، انھوں نے ابو خالد کابل سے، اور ابو خالد نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر سے روایت کی ہے کہ:

قال: "اذا دخل القائم الكوفة لم يبق مؤمن الا وهو بها اويجئ اليها وهو قول امير المؤمنين عليه السلام ويقول لاصحابه: "سيدوا بنا الى هذه الطاغية فيسيروا اليه" (غنية طوسي) ترجمہ: "جب امام قائم علیہ السلام کوفہ میں نزول اجال فرمائیں گے تو ہر مومن کوفہ میں یا تو پہلے سے ہوگا یا وہاں پہنچ جائے گا۔ چنانچہ حضرت امیر المومنین کے ارشاد کے بموجب حضرت امام قائم اپنے اصحاب سے فرمائیں گے اس سرکش و طاغی (سفیانی) سے جنگ کے لیے ہمارے ساتھ چلو۔" (غنیہ طوسی)

## ۵۲ کوفہ کی آبادی میں توسیع

رواة کی ایک جماعت نے تلکبری نے علی بن حبشی سے، انھوں نے جعفر بن محمد بن مالک سے، انھوں نے احمد بن ابو نعیم سے، انھوں نے ابراہیم بن صالح سے، انھوں نے محمد بن غزال سے، انھوں نے مفقعل بن عمر سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام فرمایا: "ان قاسمنا اذا قام اشرفت الارض بنور ربها واستغنى العباد من ضوء الشمس ويعمر الرجل في ملكة حتى يولد له العت ذکر، لا يولد فيهم اثني ويبنى في ظهر الكوفة مسجداً له الف باب ويتصل بيوت الكوفة بنهر كربلا وبالحديرة حتى يخرج الرجل يوم الجمعة، على بغلة سفوار يربيد الجمعة فلا يبدركما" (غنیہ طوسی) ترجمہ: "ہمارے قائم جب ظہور کریں گے تو زمین اپنے پروردگار کے نور سے روشن ہو جائے گی اور بندگان خدا کو آفتاب کی روشنی کی ضرورت نہ رہے گی، انہی مملکت میں ہر ایک شخص اتنی طویل عمر پائے گا کہ ایک ایک فرد سے ہزار ہزار ایک ہزار ہزار پیدا ہوں گے، بیٹی پیدا نہ ہوگی۔ آپ مسجد کوفہ سے باہر ایک ایسی مسجد

تعمیر کرائیں گے جس کے ایہزار دروازے ہوں گے اور کوفہ کے مکانات نہر کربلا سے متصل ہو جائیں گے اور آبادی اتنی وسیع ہو جائے گی کہ اگر کوئی شخص ہر روز جمعہ اپنے بغلہ (خچر) پر سوار ہو کر چلے تو اس کو نماز جمعہ نہیں ملے گی۔" (غنیہ طوسی)

## ۵۳ لوگوں پر زبردست رقت طاری ہوگی

ابو محمد محمدی نے محمد بن علی بن فضل سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے محمد بن ابراہیم بن مالک سے، انھوں نے ابراہیم بن بنان خثمی سے، انھوں نے احمد بن یحییٰ بن معمر سے، انھوں نے عمرو بن ثابت سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے ایک طویل حدیث نقل کی ہے جس میں آپ نے فرمایا:

قال: "يدخل المهدي الكوفة وبها ثلاث رايات قد اضطربت بينهما، فتصولة فيدخل حتى يأتي المنبر ويخطب ولا يدرى الناس ما يقول من البكاء وهو قول رسول الله صلى الله عليه واله كافي بالحسين والحسين وقد قاده فاستلمها الى الحسين فيبايعونه فاذا كانت الجمعة الثانية، قال الناس: يا بن رسول الله الصلوة خلفك تضاوى الصلوة خلف رسول الله صلى الله عليه واله والمسلم لا يسعنا"

فيقول: "انا متادلكم فيخرج الى الغري فيخط مسجداً له الف باب يسع الناس عليه اصيل ويبعث فيحفر من خلف قبر الحسين عليه السلام لسم نمرأ يجري الى الغريين حتى ينبذ في النجف ويعمل على فوته قناطير وأرجاء في السبيل، وكأني بالبحوز وعلى رأسها مكتل فيه بر حتى تطحنه بكر بلاء"

ترجمہ: آپ نے فرمایا: "جب حضرت امام مہدی علیہ السلام کوفہ میں داخل ہوں گے تو وہاں تین جگہ لہرا رہے ہوں گے، لوگ آپ کیلئے راستہ چھوڑ دیں گے اور آپ منبر پر جا کر خطبہ دیں گے اور لوگوں پر ایسی رقت طاری ہوگی کہ کسی کی ہڈی نہ اٹے گی آپ کیا فرما رہے ہیں۔ پھر لوگ آپ کی بیعت کریں گے۔ جب دوسرا جمعہ آئے گا تو لوگ عرض کریں گے کہ: فرزند رسول! آپ کے پیچھے نماز ادا کرنا ایسا ہی ہے گویا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھنا ہے، اگر یہ مسجد اتنے بڑے مجمع کیلئے کافی ہے

آپ فرمائیں گے: ”اچھا، تو میں تم لوگوں کے لیے ایک دوسری مسجد کا انتظام کرتا ہوں۔  
یہ مسجد مگر آپ کو ذہ سے باہر نکلیں گے اور ایک ایسی مسجد کی تعمیر کے لیے زمین پر  
خطوط کھینچیں گے جس کے ایک ہزار باب ہوں گے جو اتنی وسیع ہوگی کہ  
تمام حج کے لیے کافی ہو جائے۔ پھر آپ آدمیوں کو بھیجیں گے کہ وہ قبر  
امام حسین علیہ السلام کی پشت کی طرف سے ایک نہر کھودیں، اور  
نخعت و جیو کی طرف لیجائیں اور جہاں جہاں ضرورت ہو اسے پھیلنے  
پر تعبیر کریں۔

اور گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ ایک بوڑھی عورت اپنے سر پر گہوڑوں سے  
بھری ہوتی ٹوکری رکھے ہوئے آٹا پسوانے کے لیے کربلا جا رہی ہے۔“ (غیبۃ طوسی)

اعلام الوری اور کتاب الارشاد میں بھی مروی ہے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام  
سے اسی کے مثل روایت بیان کی ہے۔

### مسجد سہلہ امام قائم کی قیام گاہ ہوگی

فضل نے عثمان بن عیسیٰ سے، انھوں نے صالح بن ابواسود سے اور انھوں نے حضرت  
ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ کے سامنے مسجد سہلہ کا ذکر ہوا تو آپ نے  
فرمایا: ”اَمَّا رِثَتُهُ مَنْزِلُ صَاحِبِنَا اِذَا قَدَّمَ بَاہِلَهُ“

”مسجد سہلہ تو ہمارے صاحب الامر کی منزل ہوگی جب وہ اپنے  
اہل و عیال کو لے کر یہاں آئیں گے۔“ (غیبۃ طوسی)

کتاب کافی میں محمد بن یحییٰ سے، انھوں نے علی بن حسن سے، انھوں نے  
عثمان سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔ (کافی)

### امام قائم کو سلام کرنے کا طریقہ

فضل نے ابن محبوب سے، انھوں نے مروی ہے، انھوں نے جابر سے اور  
جابر نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے آپ نے ارشاد فرمایا:  
”جب تم میں سے کوئی ہمارے قائم سے ملاقات کرے تو ان الفاظ میں اُن کو سلام کرے:  
”السَّلَامُ عَلَیْکُمْ يَا اَهْلَ بَيْتِ النَّبُوَّةِ، وَمُعَدِّنِ الْعِلْمِ وَمَوْضِعِ الرِّسَالَةِ“ (غیبۃ طوسی)

### اصحاب امام قائم کی آزمائش

(۵۶)

فضل نے عبد الرحمن بن ابی ہاشم سے، انھوں نے علی بن ابی حمزہ سے، انھوں نے  
ابو بصیر سے، اور ابو بصیر نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ:  
قال: ”اِنَّ اصْحَابَ مُوسٰی ابْتَلَوْا بِسُہُرِ وَهُوَ قَوْلُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ:

”اِنَّ اللّٰهَ مُبْتَلِیْکُمْ بِسُہُرٍ“ (بقرہ آیت ۲۴۹)

”اِنَّ اصْحَابَ الْقَائِمِ یَبْتَلُوْنَ بِمِثْلِ ذٰلِکَ۔“

ترجمہ: آپ نے فرمایا: ”حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اصحاب کو ایک نہر کے ذریعے سے آزمایا گیا  
تھا۔ چنانچہ اللہ صاحب عزت و بزرگی کا ارشاد ہے:

”بیشک اللہ تعالیٰ تم کو ایک نہر کے ذریعے سے آزمائے گا۔“ (بقرہ ۲۴۹)

اور یقیناً اصحاب امام قائم علیہ السلام بھی اسی طرح آزمائے جائیں گے۔“

(غیبۃ طوسی)

علی بن حسین نے محمد بن عمار سے، انھوں نے محمد بن حسن رازی سے

انھوں نے محمد بن علی کوفی سے، اور انھوں نے ابن ابی ہاشم سے اسی

کے مثل روایت بیان کی ہے۔ (غیبۃ طوسی)

### مسجد الحرام اور مسجد الرسول کی دوبارہ تعمیر

(۵۷)

فضل نے عبد الرحمن بن ابی ہاشم سے، انھوں نے ابن ابی حمزہ سے، انھوں نے ابو بصیر سے  
اور انھوں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے:

قال: ”الْقَائِمُ یَسْہِمُ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ حَتّٰی یَرُدَّہُ اِلٰی اَسَاسِہٖ وَمَسْجِدَ

الرَّسُولِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِلٰی اَسَاسِہٖ وَیَرُدُّ الْبَیْتَ اِلٰی مَوْضِعِہٖ

وَاَقَامَ عَلٰی اَسَاسِہٖ وَقَطَعَ اَیْدِیَ بَنِی شَیْبَةَ السُّرَّاقِ وَ

عَلَّقَہَا عَلٰی الْکَعْبَةِ۔“

ترجمہ: آپ نے فرمایا: ”امام قائم مسجد الحرام اور مسجد رسول دونوں کو منہدم کر کے دوبارہ ان دونوں

کو ان کی اصل بنیادوں پر تعمیر کریں گے، اور بنی شیبہ کے ہاتھ قلم کریں گے

اور اسے کعبہ پر لٹکائیں گے، کیونکہ کعبہ کے چور ہیں۔“

(غیبۃ طوسی)



## ۵۸) وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ کی تفسیر

فضل نے علی بن حکم سے، انھوں نے سفیان جریری سے، انھوں نے ابوصادق سے، انھوں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ:  
قال: "دولتنا آخر الدُّول ولن يبقى اهل بيت لعم دوله الا ملكوا قبلنا لئلا يقولوا اذا رأوا سيوتنا: اذا ملكنا سونا مثل سيرة هؤلاء وهو قول الله عز وجل:

الآية: "وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ" (سورہ اعراف ۱۲۸) ترجمہ: (اور عاقبت تو پر ہیزگاروں کے لیے ہے)

ترجمہ روایت: "آپ نے فرمایا: ہمارا عہد حکومت تو سب کے بعد ہی آئے گا، ہم قبل ہر خاندان اور قبیلے کو حکومت کرنے کا موقع دیا جا چکے گا، تاکہ ہمارے دور حکومت کو دیکھ کر کوئی یہ نہ کہہ سکے کہ اگر ہمیں حکومت کرنے کا موقع ملا ہوتا تو ہم بھی ایسا ہی طریقہ اختیار کرتے۔ چنانچہ اللہ عزوجل کا ارشاد ہے "وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ" (سورہ قصص آیت ۲۸)

## ۵۹) نیا نظام حکومت

فضل نے عبدالرحمان بن ابوباشم اور حسن بن علی سے، انھوں نے ابو خدیج سے اور انھوں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: "اذا قام القائم جاء بامر غير الحق كان" ترجمہ: "جب امام قائم ظہور کریں گے تو وہ ایسا نظام حکومت لائیں گے جو اس قبل نہ ہوگا"

## ۶۰) حدیث امیر المومنین کا ایک جزو

فضل نے علی بن حکم سے، انھوں نے ربیع بن محمد مسلمی سے، انھوں نے سعد بن طریف سے، انھوں نے اصبع بن نباتہ سے، اور انھوں نے امیر المومنین سے روایت کی ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا:

قال: "حتى انتهي الى مسجد الكوفة وكان مبيناً بخزف ودنان وطين

فقال: "وبيل لمن هدمك وبيل لمن سبّل هدمك وبيل لبانيك بالطبخ، المغيرة قبله نوح، طوبى لمن شهد هدمك مع قائم اهل بيتي اولئك خيار الامة مع ابرار المعترة"

آپ نے ایک طویل حدیث میں فرمایا: "جب امام قائم مسجد کوفہ پہنچیں گے جسکی چہار دیواری اُتوت پختہ اینٹوں اور گارے سے بنی ہوگی تو اسے دیکھ کر فرمائیں گے: ویل ہو اس کے لیے جس نے تجھے شہید کیا، ویل ہو اس کے لیے جس نے تیرے انہدام میں آسانی فرمائی، اور ویل ہو اس کے لیے جس نے تجھے پختہ اینٹوں سے بنایا، اور حضرت نوح کے قبلہ کو بدلا، اور خوش نصیب وہ لوگ ہونگے جو میرے اہل بیت کے امام قائم کے ساتھ انہدام کا مشاہدہ کریں گے وہی لوگ بہترین امت ہیں جو عترت ابرار کے ساتھ ہوں گے۔" (غیبت طوسی)

## مسجد کوفہ کی از سر نو تعمیر

فضل نے عبدالرحمان بن ابوباشم سے، انھوں نے علی بن ابی حمزہ، انھوں نے ابو بھیر سے روایت کی ہے اور ابو بھیر کی ایک طویل حدیث کو یہاں مختصراً بیان کرتے ہیں کہ:

قال "اذا قام القائم دخل الكوفة وامر بهدم المساجد الاربعة حتى يبلغ اساسها ويصيرها عريشاً كعريش موسى ويكون المساجد كلها جثاء لا شرف لها كما كان على عهد رسول الله صلى الله عليه وآله ويوسع الطريق الاعظم فيصير ستين ذراعاً ويهدم كل مسجد على الطريق، ويسد كل كوة الى الطريق وكل جناح وكنيف وميزاب الى الطريق ويأمر الله الفلك في زمانه فيبطل في دوره حتى يكون يوم ف أيامه عشرة أيام والشهر عشرة (الشهر والسنة عشرة سنين من سنيتكم)

ثم لا يلبث الا قليلاً حتى يخرج عليه مائة الف من الموالى سريّة الدّسكرة عشرة الاف شعارهم: يا عثمان يا عثمان! فيدعوا رجلاً من الموالى فيقتله سيفه

فیخرج الیہم فیقتلہم حتی لا یبقی منهم احد ثم یتوجہ  
الی کابل شاہ وہی مدینۃ لم یفتحہا احد قط غیرہ  
فیفتحہا ثم یتوجہ الی الکوفۃ ، فینزلہا ویکون دارہ  
و یمہرج سبعین قبیلۃ من قبائل العرب -  
و فی خبر آخر اَنَّہ یفتح قسطنطینیۃ والرومیۃ وبلاد  
و بلاد الصلین -

ترجمہ : ” جب امام قائم علیہ السلام کا ظہور ہوگا اور وہ کوفہ میں نزول اجلال فرمائیں  
گے تو چاروں مسجدوں کو دنیا و تک منہدم کر دینے کا حکم دیں گے اور حضرت  
موسیٰ کے عریضہ کی طرح اس پر عریضہ مساجد بنادیں گے۔ کیونکہ مسجدوں  
کی ایسی تعمیریں کوئی شرف نہیں، عہد رسولؐ میں جیسی مسجدیں تھیں ویسی  
ہی بنائیں گے اور شاہراہوں کو اتنا چوراہہ کشادہ کریں گے کہ ان کا عرض شاٹھ  
ہاتھ ہو جائے، راستے میں جو مسجدیں پڑیں گی ان کو منہدم کرادیں گے، راستے کی طرف  
کھلا ہوا ہر روشن دان، چھتے، پرنا لے اور بیت الخلاء کو نہ کرادیں گے اور اللہ تعالیٰ  
آسمان کو حکم دے گا کہ وہ ان کے در حکومت میں اپنی گردش کو کم کرے، چنانچہ اس وقت کا ایک دن تھا کہ  
وہ دن، ایک ہینہ دس ہینوں اور ایک سال تھا اے دس سال کے برابر ہوں گے۔  
تھوڑے ہی دنوں بعد ان پر دس ہزار مار تین رسید و سکرہ سے  
خروج کریں گے اور ان کا نعرہ یا عثمانؓ ! یا عثمانؓ ہوگا۔ تو آپ اپنے  
مواہلوں میں سے ایک کو بلا کر اس کی کمر میں اپنی تلوار حائل کر دیں گے وہ  
اکھیلایا ہی ان سب کو قتل کر دے گا، ان میں سے کوئی ایک فرد بھی نہ بچے گا  
پھر آپ کابل شاہ کا رخ کریں گے، یہ وہ شہر ہے جسے آج تک کسی  
نے فتح نہیں کیا۔ آپ ہی اس کو فتح کریں گے، اس کے بعد آپ کو نہ واپس تشریف  
لائیں گے اور وہاں منزل فرمائیں گے اور عرب کے ستر قبیلوں کو تریخ کریں گے۔  
(غیبۃ طوسی)

اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ آپ قسطنطینیۃ اور روم اور چین کے  
شہروں کو بھی فتح کریں گے۔

### ۶۲) اہل عرب کیلئے بدترین دور ۶

فضل نے علی بن اسباط سے، انھوں نے اپنے والد اسباط بن سالم سے، انھوں نے  
موسیٰ ابار سے، اور موسیٰ ابار نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ:  
اِنَّہُ قَالَ: ” اتق العرب فان لہم خبیر سوء اما انہ لم یخرج مع القائم  
منہم واحد “

آپؑ نے فرمایا ” اہل عرب کو ڈرنا چاہیے کیونکہ ان کے لیے وہ بہت بُرا زمانہ آنے والا ہے  
اس لیے کہ امام قائمؑ کے ساتھ ان میں سے کوئی فرد واحد بھی خروج نہ کرے گا۔“  
(غیبۃ طوسی)

### ۶۳) امام قائمؑ کے اصحاب جوان ہونگے

فضل نے عبد الرحمن بن ابی اسلم سے، انھوں نے عمرو بن ابو مقدام سے، انھوں نے  
عمران بن ظبیان سے، انھوں نے حکیم بن سعد سے، اور انھوں نے حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے  
روایت کی ہے کہ:

قَالَ: ” اصحاب المہدی شباب لا کسول فیہم الا مثل کسول العین و  
الملح فی الزاد و اقل الزاد الملح “

آپؑ نے ارشاد فرمایا: ” امام مہدی کے اصحاب سب جوان ہوں گے، ان میں بڑھا کوئی نہ ہوگا  
مگر بہت ہی کم جیسے آنکھ میں سرمہ یا جیسے کھانے میں نمک اور ظاہر ہے کہ کھانے  
میں سب سے کم چیز تو نمک ہی ہوتا ہے۔“  
(غیبۃ طوسی)

غیبۃ نعمانی میں علی بن حسین سے، انھوں نے محمد بن یحییٰ سے، انھوں نے محمد بن  
حسن رازی سے، انھوں نے محمد بن علی کوفی سے، انھوں نے عبد الرحمن بن  
ابو اسلم سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔ (غیبۃ نعمانی ص ۱۹۵، غیبۃ شیخ ص ۲۹۵)

### ۶۴) بیعت امام درمیان رکن و مقام

فضل نے احمد بن عمر بن مسلم سے، انھوں نے حسن بن عقیقہ نہیں سے، انھوں نے  
ابو اسحاق البناؤ سے، انھوں نے جابر بن جعفر سے روایت کی ہے، اور جابر کا بیان ہے کہ حضرت  
ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے حضرت امام قائم علیہ السلام کے بارے میں ارشاد فرمایا:

قال: "يبايع القائم بين الركن والمقام ثلاثمائة ونيّف  
عدة اهل بدر، فيهم النجباء من اهل مصر و  
الابdal من اهل الشام والابخيار من اهل العراق  
فيقيم ماشاء الله ان يقيم."

آپ نے فرمایا: "حضرت امام قائم علیہ السلام کی بیعت رکن و مقام کے درمیان اصحاب  
کی تعداد کے برابر تین سو تیرہ آدمی کریں گے جنہیں کچھ شرفائے اہل مفر  
کچھ ابدال اہل شام اور اہل عراق کے نیک لوگ ہوں گے اور جب اللہ  
چاہے گا وہاں سے خروج کریں گے۔" (غنیۃ طوسی)

### ۶۵ "يَا تَبِكُمُ اللَّهُ... کی تفسیر"

فضل نے محمد بن علی سے، انھوں نے وہیب بن حفص سے، انھوں نے ابو بصیر سے  
اور ابو بصیر نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ:  
قال: "كان امير المؤمنين يقول: لا يزال الناس ينقصون حتى لا  
يقال: الله: فاذا كانت ذلک ضرب يحسوب الدين بذنبه  
فيبعث الله قوماً من اطرافها ويجيئون قزعا كقزع الخريف  
والله اتي لا عرفهم واعرف اسماءهم وقبائلهم واسم  
اميرهم، وهم قوم يحملهم الله كيف شاء من القبيلة الجل  
والجليل حتى بلغ تسعة - فيستوفون من الفاق ثلاثمائة  
وثلاثة عشر رجلاً عدة اهل بدر وهو قول الله تعالى:  
(الاية: ) "وَاَيْنَمَا تَكُوْنُوا يَاتِ بِكُمْ اللّٰهُ جَمِيعًا اِنَّ اللّٰهَ  
عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ" (سورة بقرہ آیت ۱۲۸)  
حتى اَنَّ الرَّجُلَ لِيَحْتَبِيَ فَلَا يَحِلُّ جَبْوَتُهُ حَتّٰى يَبْلُغَهُ اللّٰهُ  
ذٰلِكَ" (غنیۃ طوسی)

آپ نے فرمایا "حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا کرتے تھے کہ لوگ گھٹتے گھٹتے  
اتنے ہو جائیں گے کہ اللہ کا نام تک لینے والا کوئی نہ رہے گا تو اس وقت  
دین کا سردار اٹھ کھڑا ہوگا اور اللہ تعالیٰ اطراف و جوانب سے ایک گروہ  
کو بھیجے گا جو موسم برسات کے بادلوں کے ٹکڑوں کی طرح اگر جمع ہو جائیگی

اور خدا کی قسم میں یہ بھی جانتا ہوں کہ ان کے نام کیا ہیں، وہ کس قبیلے سے  
ہوں گے، ان کے سردار کا کیا نام ہوگا اور اللہ جس طرح چاہے گا انھیں  
اٹھائے گا، کسی قبیلے سے ایک، کسی سے دو، کسی سے تین، کسی سے چار کسی  
سے پانچ کسی سے چھ، کسی سے سات، کسی سے آٹھ اور کسی سے نو۔ اس طرح  
وہ اہل بدر کی تعداد کے برابر تین سو تیرہ جمع ہو جائیں گے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ  
ارشاد فرماتا ہے:

ترجہ آیت: "جہاں کہیں بھی تم ہو گے اللہ تم کو ایک جگہ جمع کر دے گا۔ بیشک  
اللہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے۔" (سورة بقرہ ۱۲۸)

### ہم سے جنگ کرنے والا دجال کا ساتھی

۶۶

حضرت امام علی رضا علیہ السلام نے اپنے آبائے کرام سے روایت کی ہے کہ حضرت  
علی بن ابی طالب علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:  
قال: "من قاتلنا فی آخر الزمان فکأثماً قاتلنا مع الدجال"  
قال ابو القاسم طائی: سألت علی بن موسی الرضا علیہ السلام عن قاتلنا  
فی آخر الزمان؟  
قال: "من قاتل صاحب عیسیٰ بن مریم وهو المہدی علیہ السلام۔"  
ترجمہ: "جو شخص آخری زمانے میں ہم سے جنگ کرے گا، وہ گویا دجال کے ساتھ  
ہو کر ہمارے ساتھ جنگ کرے گا۔"  
ابو القاسم طائی نے کہا کہ میں نے حضرت امام علی بن موسی الرضا علیہ السلام سے دریافت کیا  
کہ آخر زمانہ میں آپ حضرات میں سے کس سے جنگ کرے گا؟  
آپ نے فرمایا: حضرت عیسیٰ بن مریم کے ساتھی یعنی امام مہدی علیہ السلام سے جنگ کرے گا"  
(صیغۃ الرضا)

### زادِ سفر کے بڑے حجرونی ساتھ ہوگا

۶۷

ابو سعید خراسانی نے حضرت امام جعفر صادق بن امام محمد باقر علیہ السلام سے، اور  
آپ نے اپنے پدر بزرگوار سے روایت کی ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ:  
"اذا قام القائم بمکة و اراد ان یتوجه الی الکوفة نادى منادیه"

”أَلَا لَا يَحْمِلُ أَحَدٌ مِنْكُمْ طَعْمًا وَلَا شَرَابًا وَيَحْمِلُ حَجْرًا مِثْلَ  
الَّذِي أَنْبَجَتْ مِنْهُ اثْنَتَى عَشْرَةَ عَيْنًا فَلَا يَنْزِلُ مِنْزِلًا  
إِلَّا نَصَبَهُ ، فَاَنْبَجَتْ مِنْهُ الْعُيُونُ فَمَنْ كَانَ جَانِعًا شَبِيعَ  
وَمَنْ كَانَ ظَمْآنًا رَوَى فَيَكُونُ زَادَهُمْ حَتَّى يَنْزِلُوا الْبَيْعَتِ مِنْ  
ظَاهِرِ الْكَوْفَةِ ، فَاذْأَنْزَلُوا ظَاهِرَهَا أَنْبَعَتْ مِنْهُ الْمَاءُ وَاللَّبَنُ  
دَائِمًا ، فَمَنْ كَانَ جَانِعًا شَبِيعَ وَمَنْ كَانَ عَطْشًا رَوَى .“  
ترجمہ: ”آپ نے فرمایا: امام قائمؑ مکہ میں ظہور فرمائیں گے اور وہاں سے کوفہ جانے کا  
ارادہ کریں گے تو آپ کا ایک منادی نداء دے گا: ”آگاہ ہو جاؤ، جو شخص ہمارے  
ساتھ چلنے کا ارادہ رکھتا ہے وہ اپنے ہمراہ کوئی کھانے یا پینے کی چیز نہ لے جائے“  
اور آپ اپنے ساتھ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا وہ حجر (پتھر) رکھیں گے جس سے بارہ  
چشتے پھوٹ نکلتے تھے، اور جب کسی منزل پر قیام کریں گے تو اُسے ایک جگہ نصب  
کردیں گے پھر اس سے مختلف چشتے پھوٹ نکلیں گے جو ہوگا ہوگا وہ اس سے شکم سیر  
ہوگا جو پیاسا ہوگا اُس سے اُس کی پیاس بجھے گی اور یہی اُن لوگوں کے لیے زادِ سفر  
ہوگا، یہاں تک کہ آپ اُن سب کو لیکر نجف کوفہ کے باہر منزل فرمائیں، اور وہاں بھی  
اُس سے مسلسل پانی اور دودھ جاری رہے گا جس سے بھیوے کے شکم سیر ہوں گے اور  
پیاسے اپنی تشنگی بجھائیں گے۔“ (الخروج والبراء)

### ۶۸) بیمار شفا پائیں گے

محمد بن عبدالحمد سے روایت ہے، اُنھوں نے ابو جہیل سے، اُنھوں نے ابوبکر حفصی سے  
اور اُنھوں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ:  
قال: ”مَنْ أَدْرَكَ قَائِمَ أَهْلِ بَيْتِي مِنْ ذِي سَاعَةِ بَرٍّ أَوْ مِنْ ذِي  
ضَعْفٍ قَوِيٍّ“

آپ نے فرمایا: ”جو شخص ہم اہلبیت کے قائم سے ملاقات کرے گا، اگر بیمار ہوگا تو شفا یاب ہوگا  
اور جو کمزور و ناتوان ہوگا وہ قوی و طاقت ور ہو جائے گا۔“ (الخروج والبراء)

### ۶۹) اصحاب قائم کیسے ہوں گے؟

ابوبکر حفصی نے عبد الملک بن اعین سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ میں حضرت ابو جعفر

امام محمد باقر علیہ السلام کی مجلس سے اٹھا تو اپنے ہاتھ کا سہارا لیکر اٹھا اور اپنی کمزوری و ناتوانی پر  
رو پڑا، پھر عرض کیا: (فرزندِ رسول!) مجھے تو متنا ہے کہ صاحب الامرؑ کا دور آجائے تو میں طاقتور اور  
قوی ہو جاؤں۔

فقال: ”أَمَّا تَرْضَوْنَ أَنَّ أَعْدَاءَكُمْ يَقْتُلُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا وَأَنْتُمْ آمَنُونَ  
فِي بَيْوتِكُمْ إِنَّهُ لَوْ كَانَ ذَلِكَ أُعْطِيَ الرَّجُلُ مِنْكُمْ قُوَّةَ أَرْبَعِينَ  
رَجُلًا ، وَجَعَلَ قُلُوبَكُمْ كَزُبُرِ الْحَدِيدِ ، لَوْ قَدْ فَنَمَ بِهَا الْجِبَالُ  
فَلَقَتَهَا ، وَأَنْتُمْ قَوَّامُ الْأَرْضِ وَخَوَّانُهَا .“

آپ نے فرمایا: ”کیا تم لوگ اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تمہارے دشمن خود ہی آپس میں ایک دوسرے  
کو قتل کریں اور تم لوگ امن و سکون سے اپنے گھروں میں بیٹھے رہو، اور اگر جنگ  
کا موقع آیا بھی تو تم میں سے ہر شخص کو چالیس مردوں کی طاقت عطا کر دی جائے گی  
اور تمہارے دل فولاد کے مانند ایسے بنا دیے جائیں گے کہ اگر تم ارادہ کرو تو پہاڑ  
کے بھی ٹکڑے ٹکڑے کر دو۔ تم ہی لوگ تو زمین کا انتظام چلاؤ گے اور اس کے خزانہ دار  
بنو گے۔“ (الخروج والبراء)

کافی میں محمد بن یحییٰ نے ابن عسلی سے، اُنھوں نے ابوازی سے، اُنھوں نے  
فضالہ سے، اُنھوں نے ابن عمیر سے، اُنھوں نے حفصی سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔ (کافی)

### ۷۰) ہمارے شیعوں کے اوصاف

محمد بن عسلی نے صفوان سے، اُنھوں نے عمرو بن شمر سے، اُنھوں نے جابر سے، جابر نے  
حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے، آپ نے فرمایا:

قال: ”إِنَّ اللَّهَ نَزَعَ الْخَوْفَ مِنْ قُلُوبِ شِيعَتِنَا وَاسْكَنَهُ قُلُوبَ  
أَعْدَائِنَا فَوَاحِدُهُمْ امْضَى مِنْ سَنَانٍ وَأَجْرِي مِنْ بَيْتِ بَيْطَعِنَ  
عَدُوَّةٍ بِرُمَحَةٍ وَبِضَرْبَةِ سَيْفَةٍ وَبِدَوْسِهِ بِقَدَمِهِ .“

آپ نے فرمایا: ”(ظہور قائمؑ کے بعد) اللہ تعالیٰ ہمارے شیعوں کے دلوں سے خوف نکال دیا  
اور ہمارے دشمنوں کے دلوں میں خوف جاگزیں کر دیا۔ ہمارے ان شیعوں میں  
ہر ایک نیزے سے زیادہ تیز اور شیر سے زیادہ جرات مند ہوگا، اپنے دشمنوں پر  
نیزے سے وار کرے گا، اپنی تلوار سے اس کے ٹکڑے کرے گا اور اپنے پاؤں کے نیچے اُسے  
مسل دے گا۔“ (الخروج والبراء)



## ④۱ امام قائم کی سیما

محمد بن عیسیٰ نے صفوان سے، انھوں نے مشتقی سے، انھوں نے ابو خالد کابلی سے، اور انھوں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے:

قال: "اذا قام قائمنا وضع يده على رؤس العباد فجميع به عقولهم واكمل به اخلاقهم"

آپ نے فرمایا: "جب ہمارا قائم ظہور کرے گا تو جس شخص کے سر پر (اگر لوگوں کے سروں پر) ہاتھ پھیر دیں (یا ہاتھ رکھ دیں گے تو ان کی عقلیں درست اور اخلاق کامل ہو جائیں گے۔" (الخروج والبراء)

## ④۲ شیعوں کی قوت سماعت و بصارت

الیوب بن نوح نے عباس بن عامر سے، انھوں نے ربیع بن محمد سے، انھوں نے ابو ربیع شامی سے روایت کی ہے، اور ابو ربیع شامی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا:

يقول: "ان قائمنا اذا قام مد الله لشيعةنا في اسماعهم وابصارهم حتى (لا) يكون بينهم وبين القائم برید يكلمهم فيسمعون وتنبطرون اليه دهور في مكانه"

آپ فرماتے تھے کہ "جب ہمارے قائم کا ظہور ہوگا تو اللہ تعالیٰ ہمارے شیعوں کی قوت سماعت اور قوت بصارت میں اتنا اضافہ کر دے گا کہ ان لوگوں اور امام قائم کے درمیان قاصد کی ضرورت نہ رہے گی، امام اپنے مقام پر بیٹھے بیٹھے جو کچھ فرمائیں گے وہ یہ لوگ سنیں گے اور جب نظر اٹھائیں گے تو اپنے امام کی زیارت کر لیں گے۔" (الخروج والبراء)

\* کتاب کافی میں ابو علی اشعری نے حسن بن علی کوئی سے، انھوں نے عباس بن عامر سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔ (کافی)

## ④۳ پورا علم ستائیس حروف پر مشتمل ہے جنہیں...

موسیٰ بن عمر نے ابن محبوب سے، انھوں نے صالح بن حمزہ سے، انھوں نے ابان سے اور

ابان نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ:

قال: "العلم سبعة وعشرون حرفاً فجميع ما جارت به الرسل حروف فلم يعرف الناس حتى اليوم غير الحرفين فاذا قام قائمنا اخرج الخمسة والعشرين حرفاً فبثها في الناس وضم اليها الحرفين حتى يثبتها سبعة وعشرون حرفاً"

ترجمہ: "علم ستائیس حروف پر مشتمل ہے، تمام انبیاء و رسل جو کچھ لائے وہ صرف دو حروف ہی اور تمام لوگ دو حروف سے زیادہ کچھ نہیں جانتے۔ جب حضرت امام قائم علیہ السلام ظہور کریں گے تو باقی پچیس حروف کو ظاہر کریں گے اور اسے دو حروف میں ملا دیں گے اور پورے ستائیس حروف کے علم کو پھیلانے لیں گے۔" (الخروج والبراء)

## ④۴ امام قائم کے فیصلے

سعد بن یقطنی سے، انھوں نے صفوان سے، انھوں نے ابو علی خراسانی سے، اور انھوں نے ابان بن تغلب سے، ابان نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

"كأني بطائر ابيض فوق الحجر فيخرج من تحته رجل يحكم بين الناس بحكم آل داود وسليمان لا يبتغي بئنة"

"گو یا میں ایک سفید طائر کو دیکھ رہا ہوں جو حجر پر بیٹھا ہوا ہے اور اس کے نیچے سے ایک شخص ظاہر ہوا ہے جو لوگوں کا فیصلہ بالکل آل داود و سلیمان کے مانند کر رہا ہے اور کسی سے ثبوت نہیں طلب کر رہا ہے۔"

(الخروج والبراء)

## ④۵ امام قائم کے لشکر کی روانگی

حجّال نے ثعلبہ سے، انھوں نے ابو بکر حفصی سے، اور انھوں نے حضرت ابو جعفر محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے:

قال: "كأني بالقائم علي السلام علي نجف الكوفة وقد سار اليها من مكة في خمسة آلاف من الملائكة جبريل

عن يمينه وميكائيل عن شماله والمؤمنون بين يديه وهو يفرق الجنود في البلاد"

(الارشاد)

آپؐ نے فرمایا: ”گو یا میں دیکھ رہا ہوں کہ امام قائم علیہ السلام مکہ سے نجات کو ذرا تشریف لائے ہیں اور آپ کے چلو میں پانچ ہزار ملائکہ ہیں حضرت جبریلؑ آپ کے دہانے جانب اور حضرت میکائیلؑ بائیں جانب ہیں اور مومنین آگے آگے ہیں اور وہ حضرت اپنے لشکر مختلف مالک کی طرف روانہ کر رہے ہیں۔“ (الارشاد)

### بیرون کوفہ ایک مسجد کی تعمیر

جس میں ایک ہزار دروازے ہوں گے

(۴۶)

مفصل سے روایت ہے کہ میں نے خود

حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا:

يقول: ”اِذَا قَامَ قَائِمُ آلِ مُحَمَّدٍ بَنَى فِي ظَهْرِ الْكُوفَةِ مَسْجِدًا لَ

الْفَتْ بَابٍ وَاتَّصَلَتْ بِبُيُوتِ الْكُوفَةِ بِسُورٍ كَرِيمَةٍ“

آپ فرما رہے تھے کہ ”جب امام قائم آل محمدؑ ظہور کریں گے تو آپ بیرون کوفہ ایک ایسی

مسجد تعمیر کریں گے جس میں ایک ہزار دروازے ہوں گے اور کوفہ کی عارتیں

اور کربلا کی نہر متصل ہو جائیں گی۔“ (الارشاد)

### آپؐ کے دور حکومت میں کوئی حاجتمند نہ ہوگا

(۴۷)

عبد الکریم خثعمی سے روایت ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے

دریافت کیا کہ حضرت امام قائم علیہ السلام کتنے عرصے تک حکومت کریں گے؟

فقال: سبع سنين، يطول الايام والليالي حتى تكون السنة

من سنين مقداره عشرين سنين من سنينكم فيكون (سنو)

مُلْكُهُ سَبْعِينَ سَنَةً مِنْ سَنِينَكُمْ هَذِهِ۔“

واذا آن قيا مه مطر الناس جمادى الآخرة وعشرة أيام

من رجب، مطرًا لم تزلزلت مثله فينبت الله به

لحوم المؤمنين وابدانهم في قبورهم وكأقي النظر إليهم

مقبليين من قبل جهيننه ينفضون شعورهم من التراب

وروى المفضل بن عمر قال سمعت ابا عبد الله عليه السلام يقول:

”ان القائمنا اذا قام اشرفت الارض بنور ربها واستغنى العباد

عن ضوء الشمس، وذهبت الظلمة ويعمر الرجل في ملكه حتى يولد له الف ذكر لا يولد فيهم انثى و تنظر الارض كنوزها حتى تراها الناس على وجسها و يطلب الرجل منكم من يوصله بماله و يأخذ من زكاة لا يوجد أحد يقبل منه ذلك استغنى الناس بما رزقهم الله من فضله۔“

ترجمہ: آپؐ نے فرمایا: ”سات سال (حکومت کریں گے) مگر اُس زمانے میں دن و رات اس قدر

طویل کر دیے جائیں گے کہ اُس وقت کا ایک سال تمہارے آجکل کے دس سال

کے برابر ہوگا اور اسی طرح آپ کے سات سال کی حکومت تمہارے آجکل کے

سات سال کے برابر ہوگی۔

اور جب قیامت کے آنے کا وقت قریب ہوگا تو جمادی الآخر سے لیکر رجب

رجب تک ایسی بارش ہوگی کہ لوگوں نے ایسی بارش کبھی نہ دیکھی ہوگی۔ اُس

بارش میں مومنین کے (مردہ) ابدان اور گوشت کو ان کی قبور میں اللہ تعالیٰ

پیدا کر دے گا۔ اور میں دیکھ رہا ہوں گویا مومنین اپنی قبروں سے مٹی جھاڑتے

ہوئے سر نکال رہے ہیں۔

نیز مفصل بن عمر نے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادقؑ

کو فرماتے ہوئے سنا: آپؐ نے فرمایا:

”جب بلا تشہد ہمارا قائم ظہور کرے گا تو زمین اپنے پروردگار کے نور سے

ضیا پائے اور جگہ جگہ اٹھے گی اور لوگوں کو آفتاب کی روشنی کی ضرورت نہ رہے گی

لوگ اس سے مستغنی ہو جائیں گے، دنیا سے تاریکی دور ہو جائے گی آپکی حکومت

میں ایک ایک شخص کی عمر اتنی طویل ہوگی کہ اُس سے ایک ایک ہزار روپے

پیدا ہوں گے اور لوگ کوئی پیدا نہ ہوگی۔ زمین اپنے خزانے اگل دے گی، اور

لوگ ان خزانوں کو روئے زمین پر مشاہدہ کریں گے۔ اور لوگ تلاش کریں گے

کہ کوئی ایسا نادار شخص مل جائے جس کے ساتھ مالی سلوک کیا جائے، کوئی زکوٰۃ

کی رقم لینے والا شخص نہ ملے گا، سب غنی ہوں گے اور اللہ نے جو رزق انکو

عطا فرمایا ہے وہ اس کی وجہ سے کسی قسم کے مال یا امداد کے حاجتمند نہ

ہوں گے۔“

(الارشاد)

۷۸

## جبریل سب پہلے بیعت امام کری گے

مفضل بن عمر سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادقؑ کو فرماتے ہوئے سنا:

يقول: "إِذَا أَدَّيْنُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِلْقَائِمِ فِي الْخُرُوجِ، صَعْدَ الْمَنِيرُ وَدَعَا النَّاسَ إِلَى نَفْسِهِ وَنَاشَدَهُمْ بِاللَّهِ دَعَاَهُمْ إِلَى حَقِّهِ وَانْ يَسِيرُ فِيهِمْ بِسِيرَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَعْمَلُ فِيهِمْ بِعَمَلِهِ، فَيَبْعَثُ اللَّهُ جَلَّ جَلَالُهُ جَبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَتَّى يَأْتِيَهُ فَيَنْزِلُ عَلَى الْحَطِيمِ ثُمَّ يَقُولُ لَهُ: إِلَى أَيِّ شَيْءٍ تَدْعُو؟ فَيُخْبِرُهُ الْقَائِمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَقُولُ جَبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَا أَوَّلُ مَنْ يَبَايِعُكَ ابْطِ يَدُكَ، فَيَمْسَحُ عَلَى يَدِهِ، وَقَدْ وَافَاهُ ثَلَاثُمِائَةِ وَبُضْعَةُ عَشْرِ رَجُلًا فَيَبَايِعُونَهُ وَيَقْبِضُ بِمَكَّةَ حَتَّى يَتِمَّ أَصْحَابُهُ عَشْرَةُ آلَافٍ أَنْفُسٍ ثُمَّ يَسِيرُ مِنْهَا إِلَى الْمَدِينَةِ" (الارشاد)

آپؑ نے فرمایا: "جب اللہ عزت و جلالت والا امام قائم علیہ السلام کو اذنِ ظہور فرمائیگا تو آپ منبر پر تشریف لیجائیں گے اور لوگوں کو اپنی طرف دعوت دیں گے اور اللہ کا واسطہ دیکر لوگوں کو اپنے حق کی طرف بلائیں گے اور انھیں بتائیں گے کہ ہم تم لوگوں کے ساتھ وہ سیرت اختیار کریں گے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کی سیرت تھی اور وہی عمل کریں گے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کا عمل تھا۔

پھر اللہ جلالت و بزرگی والا جبریل کو بھیجے گا وہ اگر حطیم پر نازل ہونگے اور امام قائم سے کہیں گے کہ آپ، لوگوں کو کس چیز کی طرف بلا رہے ہیں؟ اور حضرت قائم، انھیں بتائیں گے تو وہ کہیں گے کہ سب سے پہلے میں آپ کی بیعت کرتا ہوں اپنا ہاتھ بڑھائیں۔ وہ اپنا ہاتھ آگے بڑھائیں گے تو وہ ان کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ مسح کریں گے اُس وقت تین سو تیرہ آدمی بڑھیں گے اور آپ کی بیعت کریں گے اور جب تک آپ سے بیعت کرنے والے دس ہزار نہ ہو جائیں گے آپ مکہ میں قیام کریں گے اس کے بعد آپ وہاں سے مدینہ روانہ ہوں گے۔

۷۹

## اہل قریش کا قتل

عبد اللہ بن مغیرہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

"إِذَا قَامَ الْقَائِمُ مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَقَامَ خَمْسَمِائَةَ مِنْ قُرَيْشٍ فَضْرَبَ أَعْنَاقَهُمْ، ثُمَّ أَقَامَ خَمْسَمِائَةَ (فَضْرَبَ أَعْنَاقَهُمْ، ثُمَّ خَمْسَمِائَةَ) أُخْرَى حَتَّى يَفْعَلَ ذَلِكَ سِتِّ مَرَّاتٍ" قلت: وَيَبْلُغُ عَدَدُهُمْ هَذَا؟

قال: نعم منهم ومن مواليتهم" (الارشاد)

جب حضرت قائم آل محمد علیہ السلام ظہور فرمائیں گے تو قریش کے پانچ سو آدمیوں کو کھڑا کر کے ان کی گردن مار دیں گے، پھر ان میں سے پانچ سو کو کھڑا کریں گے اور ان کی گردنیں بھی مار دیں گے اور اسی طرح چھ مرتبہ پانچ پانچ سو آدمیوں کو کھڑا کر کے ان کی گردنیں مار دیں گے۔

میں نے عرض کیا: اُس وقت اتنی تعداد میں قریشی موجود ہوں گے؟ آپؑ نے فرمایا: ہاں، وہ ہوں گے اور ان کے موالی بھی ہوں گے۔ (ارشاد)

## بنی شیبہ کے ہاتھ کاٹے جائیں گے

ابو بصیر سے روایت ہے کہ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: "إِذَا قَامَ الْقَائِمُ هَدَمَ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ حَتَّى يَبْرُؤَهُ إِلَى آسَاسِهِ وَحَوَّلَ الْمَقَامَ إِلَى الْمَوْضِعِ الَّذِي كَانَ فِيهِ وَقَطَعَ أَيْدِي بَنِي شَيْبَةَ وَعَطَّقَهَا عَلَى بَابِ الْكُحْبَةِ وَكَتَبَ عَلَيْهِمَا هَوْلَاءُ سُرَّاقِ الْكُحْبَةِ"

جب حضرت امام قائم علیہ السلام ظہور فرمائیں گے تو مسجد الحرام کو منہدم کر کے اس کو اصل بنیاد پر از سر نو تعمیر کریں گے اور مقام (ابراہیم) کو موجودہ جگہ سے اٹھا کر اس جگہ رکھیں گے جو واقعاً اس کی جگہ تھی اور بنی شیبہ کے ہاتھ قلم کر کے خانہ کعبہ کے دروازے پر لٹکا دیں گے اور اس پر ایک یہ کتبہ آویزاں کریں گے کہ "یہ سب خانہ کعبہ کے چور تھے"

## فرقہ بترتہ زیدیہ اور منافقوں کا قتل

(۸۱)

ابو الجارود نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے ایک طویل حدیث روایت کی ہے جس میں یہ ہے:

قال: "اذا قام القائم عليه السلام سار الى الكوفة، فيخرج منها بضعة عشر آتات أنفس يدعون البترتية عليهم السلاح فيقولون له: "ارجع من حيث جئت فلاحاجة لنا في بني فاطمة فيضع فيهم السيف حتى يأتي على آخرهم ثم يدخل الكوفة فيقتل بها كل منافق مزاب ويهدم قصورها و يقتل مقاتليها حتى يرضى الله عز وجل" (الارشاد)

ترجمہ: آپ نے فرمایا: "جب حضرت امام قائم علیہ السلام کو کوفہ کی جانب تشریف لے جائیں گے تو کوفہ سے بترتہ زیدیہ فرقے کے دس ہزار سے زیادہ مسلح افراد نکلیں گے اور آپ سے کہیں گے کہ: تم جہاں سے آتے ہو وہیں واپس جاؤ ہم بنی فاطمہ کی ضرورت نہیں۔" چنانچہ آپ ان سب کو تبریع کر دیں گے ان میں سے کوئی بھی نہ بچے گا۔ اس کے بعد داخل کوفہ ہو کر تمام منافقوں کو قتل کریں گے ان کے قصور و محلات کو مسمار و منہدم کریں گے یہاں تک کہ اللہ عزت و بلندی والا راضی ہو جائے گا۔" (ارشاد)

## جدید احکامات جاری ہونگے

(۸۲)

ابو خدیجہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق نے ارشاد فرمایا:

"اذا قام القائم عليه السلام جابرا مرجديدا كما دعى رسول الله"

في سبب الاسلام الى امر جديد

فرمایا آپ نے: "جب حضرت امام قائم علیہ السلام ظہور فرمائیں گے تو جس طرح حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابتدائے اسلام میں جدید احکامات جاری کیے تھے، آپ بھی اسی طرح جدید احکامات جاری کریں گے۔" (ارشاد)

لے بترتہ فرقہ کا تعلق منیر بن سعد سے ہوگا جسکو ابتر کے نام سے پکارا جاتا ہے، یہ فرقہ زیدیہ کا ایک گروہ ہوگا

## عدل و اسلام کا بول بالا ہوگا

(۸۳)

علی بن عقبہ نے اپنے والد سے روایت کی ہے:

قال ابيه: "اذا قام القائم عليه السلام حكم بالعدل وارتفع في أيامه الجور و أمنت به السبل و أخرجت الأرض بركاتهما و رزق كل حق إلى أهله و لم يبق أهل دين حتى يظهر و الاسلام و يعترفوا بالايمان . أمّا سمعت الله سبحانه يقول:

(آیہ) "وَلَهُ اسْلَمَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَرَعًا

ترجمہ: "وہ اس کے والد نے کہا: "جب امام قائم علیہ السلام ظہور فرمائیں گے تو عدل کی حکمرانی ہوگی اور

ان کے دور میں ظلم و جور ختم ہو جائے گا۔ راستے پر امن و امان ہوں گے، زمین اپنی تمام تر برکتیں اور خزانے اگل دے گی، ہر حقدار کو اس کا حق واپس دلایا جائے گا اور تمام ادیان کے لوگ اسلام قبول کر لیں گے اور ایمان کا اعتراف کریں گے۔" (ترجمہ: آل عمران آیت ۸۳)

سماوات نے اللہ سبحانہ کا یہ قول نہیں سنا ہے:

(ترجمہ: آیت) "اور جو کوئی بھی آسمانوں اور زمین میں ہیں (انھوں نے) خوشی سے یا جبراً اُسی (اللہ) کے سامنے تسلیم خم کیے ہیں اور وہ اُسی کی طرف لوٹ کر جائیں گے۔" (ترجمہ: آل عمران آیت ۸۳)

ثم قال: "وحكم بين الناس بحكم داود وحكم محمد صلى الله عليه وآله وسلم فحينئذ تظهر الأرض كنوزها وتبدي بركاتهما ولا يجد الرجل منكم يومئذ موضعاً لصدقته ولا لبرءه لشمول الغنى جميع المؤمنين -

ثم قال: "إن دولتنا آخر الدُّوَل ولم يبق أهل بيت لشم دولتنا إلا ملوكا قبلنا سلا يقولوا إذا رأوا سيرتنا إذا ملكنا سرنا

بمثال سيرة هؤلاء وهو قول الله تعالى:

(قصص: ۸۳)

(الاعراف: ۱۷۸)

(آیہ) "وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ"

ترجمہ: روایت:

پھر اس نے کہا: "اور امام قائم علیہ السلام، حضرت داؤد اور حضرت محمد (جس میں نازل ہوں یا پروردگار کی آل پر)



کے فیصلوں کی طرح فیصلے کریں گے اُسوقت زمین اپنے خزانے اگل دے گی اور اُس کی برکتیں اور قوت نشو و نما نمودار ہو جائے گی۔ اُس دور میں تمام مومنین غنی اور دولت مند ہوں گے کسی کو کوئی صدقہ و خیرات لینے والا نہ ملے گا۔

پھر کہنا: ”ہمارا دور حکومت آخری دور حکومت ہوگا“ اور ہم سے پہلے ہر کنبے اور قبیلے کو حکومت کا موقع دیا جائے گا، تاکہ ہمارے دور حکومت کو دیکھ کر کوئی شخص یہ نہ کہہ سکے کہ اگر ہم لوگوں کو حکومت کا موقع ملتا تو ہم لوگ بھی یہی کرتے جو کچھ یہ لوگ کر رہے ہیں۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: (زمرہ آیت) ”اور عاقبت تو پرہیزگاروں کیلئے ہی ہے“ (ان، قصص، ارشاد)

### ۸۴) کوفے کی چار مساجد کا انہدام

ابو بصیر نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے ایک طویل حدیث روایت کی ہے جس میں یہ بھی مذکور ہے:

”قَالَ“ اِذَا قَامَ اتِّقَامُ، سَارَ اِلَى الْكُوفَةِ فَمَدَّ بِهَا اَرْبَعَةَ مَسَاجِدَ وَلَمْ يَبْقَ مَسْجِدٌ عَلَى الْاَرْضِ لَهْ شَرْفٍ اِلَّا هَدَمَهَا وَجَعَلَهَا مَجْمَاءً وَوَسَّعَ الطَّرِيقَ الْاَعْظَمَ وَكَسَّرَ كُلَّ جَنَاحٍ خَارِجٍ عَنِ الطَّرِيقِ وَابْطَلَ الْكُنْفَ وَالْمِيزَابَ اِلَى الطَّرِيقَاتِ وَلَا يَبْقَى بَدْمَةٌ اِلَّا وَاَزَالَهَا وَلَا سُنَّةٌ اِلَّا اَقَامَهَا وَيَفْتَتِحُ قِسْطَ طَبِئِيَّةِ وَالْقَصِيْنَ وَجِبَالِ الدَّيْلَمِ، فَيَمَكْتُ عَلَى ذَٰلِكَ سَبْعَ سِنِيْنَ مَقْدَارِ كُلِّ سَنَةٍ عَشْرَ سِنِيْنَ مِنْ سَنِيْكُمْ هَذِهِ ثُمَّ يَفْعَلُ اللّٰهُ مَا يَشَاءُ۔

قال: قلت له: جعلت فداك فكيف تقطع السنون؟

قال: ”يا مِرا اللّٰه تعالى الفلك باللبوث، وقلة الحركة فتطول الايام لذلك والسنون“

قال: قلت له: انتم يقولون: ان الفلك اذا تغير فسد؟

قال: ذلك قول الزنادقة فاما المسلمون فلا سبيل لهم الى ذلك

وقد شقّ الله القمر لنبيّه صلّو اللّٰه عليّ وآلہٖ وسلّم وردّ الشمس من قبله ليوشع بن نون، وَاخْبِرْ بِطُولِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ هـ وَآلَتُهُ كَالْفَسْنَةِ مَا تَعْدُوْنَ۔“

ترجمہ روایت: ”جب امام قائم علیہ السلام ظہور فرمائیں گے تو آپ کوفہ جائیں گے، اور وہاں کی چار مسجدوں کو منہدم کر دیں گے اور زمین پر کوئی بڑی شاندار مسجد بسا نہ رہے گی جس کو منہدم نہ کر دیں، شاہراہوں کو وسیع کر دیں گے، راستے جتنے چھوٹے (یا لکونی) اور پر نالے نکلے ہوئے ہوں گے اور بیت الخلا جو راستے کی طرف بنے ہوئے ہوں گے ان سب کو سہا کر دیں گے، ہر بدعت کو ختم اور ہر سنت کو جاری فرمائیں گے قسطنطینیہ اور حنین و جبال دلیم کو فتح کرینگے اس طرح آپ سات سال تک حکومت کریں، جس کا (آپ کی حکومت کا) ہر سال تمہارے دس سال کے برابر ہوگا، اُس کے بعد اللہ جو چاہے گا کرے گا۔

راوی کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا: میں آپ پر قریباً، یہ سال اس قدر طویل کیسے ہو جائیں گے؟ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ آسمان کو حکم دے گا کہ وہ اپنی حرکت کو کم کر دے اس لیے دن طویل ہو جائیں گے اور جب دنوں کو طویل ہوگا تو سال خود بخود طویل ہو جائیں گے۔ میں نے عرض کیا: مگر لوگ تو یہ کہتے ہیں کہ اگر آسمان کے نظام میں ذرا بھی تبدیلی واقع ہوئی تو وہ فاسد و تباہ ہو جائے گا۔؟

آپ نے فرمایا: یہ قول زنادقہ کا ہے۔ مگر مسلمانوں کو اس کے تسلیم کرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیؐ کے لیے چاند کو شق (کر کے دو ٹکڑے) کیا اور اس سے قبل حضرت یوشع بن نون کے لیے آفتاب کو پٹا دیا، پھر یہ کہ قیامت کے دن کے متعلق اُس نے خود ارشاد فرمایا ہے کہ:

”بیشک وہ (دن) تمہارے حساب کے مطابق ایک ہزار سال کے برابر ہوگا۔“

(ارشاد)

### ۱۵) قرآن کی تعلیم تنزیل کی مطابق ہوگی

جابر نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ:

قال: ”اِذَا قَامَ اتِّقَامُ (صلی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلّم) مُحَمَّدٌ ضَرَبَ فِئَاطِيطَ لِنِّ يَعْطَمُ النَّاسُ الْقُرْآنَ عَلَى مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ جَلَّ جَلَالُهُ فَاَصْعَبُ مَا

يكون على من حفظه اليوم لآتته يخالف فيه التأليف  
آپ نے فرمایا: ”جب امام قائم آل محمد علیہ السلام ظہور کریں گے تو قرآن پڑھنے والوں  
کے لیے ہر طرف خیمے نصب کر دیے جائیں گے جو لوگوں کو قرآن کی تعلیم اسی  
ترتیب سے دیں گے جس طرح اللہ جل جلالہ نے نازل فرمایا ہے۔ اور اس  
صورت سے حافظان قرآن کو بڑی دقت و دشواری پیش آئے گی، اس لیے  
کہ انھوں نے موجودہ ترتیب سے قرآن حفظ کیا ہے۔“ (ارشاد)

### ۱۷) مقدمات کے فیصلے الہام کے ذریعے ہونگے

عبداللہ بن عثمان سے روایت ہے کہ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام  
نے ارشاد فرمایا: ”اذا قام قائم آل محمد علیہ السلام حکم بین الناس بحکم داؤد  
لا يحتاج الى بينة يارحمه الله تعالى فيحكم بحكمه ويخبر  
كل قوم بما استبطوه ويعرون وليه من عدوه بالتوسم  
قال الله سبحانه:“

آیہ ”إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّمَن تَوَسَّعَتْ  
لَيْسَبِيلُ مَقِيمٍ“ (سورہ الحجۃ ۷۵-۷۶)

ترجمہ روایت: ”جب حضرت قائم آل محمد علیہ السلام ظہور فرمائیں گے تو لوگوں کے مقدمات  
کا فیصلہ حضرت داؤد کی طرح کریں گے، آپ فیصلے کے لیے ثبوت کے محتاج  
نہیں ہوں گے، بلکہ اپنے علم کی بنا پر فیصلہ کریں گے اللہ تعالیٰ آپ پر  
الہام فرمائے گا۔ آپ بتائیں گے کہ کس کے دل میں کیا بات چھپی ہوئی ہے  
وہ اپنے دوست اور دشمن کو تو سم و قبائے سے پہچان لیں گے۔ چنانچہ  
اللہ تعالیٰ و سبحانہ ارشاد فرماتا ہے:

ترجمہ نکیت ”و بلاشبہ اس میں صاحبان فہم و فراست کے لیے نشانیاں (عبریں) ہیں  
اور وہ (لبتی تباہ شدہ) اب بھی سر راہ قائم ہے۔“ (الحجر ۷۵-۷۶)

### ۱۸) آپ کا دور حکومت انیس سال ہوگا

روى أنَّ مدَّة دولة القائم تسعة عشر سنة يطول  
(الارشاد)

ایامها وشمورها على ما قد مناه، وهذا أمر مغيب عنا  
وانما اتقى الدنيا، منه ما يفعله الله تعالى بشرط يعلمه من  
المصالح المعلومة جل اسمه فلنسا نقطع على احد امرين  
وان كانت الرواية بذكر سبع سنين اظهر واكثر۔“ (ارشاد)  
ترجمہ: ”روایت کی گئی ہے کہ امام قائم علیہ السلام کا دور حکومت انیس سال ہوگا اور  
اس کے دن اور مہینے جیسا کہ پہلے مذکور ہے طویل ہوں گے اور یہ ایک راز قدرت  
ہے جو ہم لوگوں سے پوشیدہ ہے مگر جو کچھ ہمیں بتایا گیا وہ یہی ہے۔ ویسے وہ  
(اللہ تعالیٰ) اپنی مصلحت کو خود ہی بہتر جانتا ہے ہم لوگ قطعی طور پر کچھ نہیں کہہ سکتے  
کہ آپ کی مدت حکومت ان دونوں میں سے کیا ہوگی۔ اور سات سال والی  
روایت اظہر و اکثر ہیں۔“ (ارشاد)

### ۱۸) بنیاد اگر ہماری حکومت ہوتی تو ؟

معلى بن خنيس سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت امام جعفر صادق  
سے عرض کیا: کاش یہ حکومت آپ حضرات کی ہوتی تو ہم لوگ خوب عیش سے بسر کرتے ؟  
قال: ”والله لو كان هذا الامر ايننا لما كان الا اكل الجشب و  
لبس الخشن“ (دعوات راونزی)  
آپ نے فرمایا: ”بھلا اگر یہ حکومت ہماری ہوتی تو تم لوگوں کو موٹا کھانا اور موٹا پہننا پڑتا“

مفضل بن عمر سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا:

”لو كان هذا الامر ايننا لما كان الا عيش رسول الله  
وسيرة امير المؤمنين“

”اگر ہماری حکومت ہوتی تو وہی طرز زندگی اختیار کرنی پڑتی جو رسول اللہ  
کی تھی اور اسی سیرت کو اپنا نا پڑتا جو امیر المؤمنین کی تھی۔“

(دعوات راونزی)

### ۱۹) ”وَلَهُ أَسْلَمَ... کی شان نزول

رفاع بن موسیٰ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق  
کو اس آیت ”وَلَهُ أَسْلَمَ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ طَوْعًا وَكَرْهًا“ کی

تفسیر میں ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ:

قال: "اذا قام القائم لا يبقى ارض الا نودي فيها شهادة ان لا اله الا الله وان محمداً رسول الله"

آپ نے فرمایا: جب امام قائم علیہ السلام کا ظہور ہوگا تو زمین کا کوئی حصہ ایسا باقی نہ رہے گا کہ جہاں سے یہ گواہی کی آواز بلند نہ ہو کہ:

"نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ کے اور بیشک محمد اللہ کے رسول ہیں"

(تفسیر عیاشی)

### بہر حال اسلام قبول کرنا پڑیگا

(۹۰)

ابن بکر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابوالحسن امام علی الرضا علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کے اس قول: "وَلَهُ اسَلَمَ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَكَرْهًا" کے متعلق دریافت کیا، تو آپ نے فرمایا:

قال: "انزلت في القائم عليه السلام اذا اخرج باليهود والنصارى والصائبين والزنادقة واهل الردة والكفار في شرق الارض وغربها، فعرض عليهم الاسلام فمن اسلم طوعاً أمراً بالصلوة والزكاة وما يؤمر به المسلم ويجب الله عليه، ومن لم يسلم ضرب عنقه حتى لا يبقى في المشارق والمغارب احد الا وحده الله -

قلت له: جعلت فداك ان الخلق اكثر من ذلك؟

فقال: ان الله اذا اراد امر اقليل الكثير وكثر القليل -

(تفسیر عیاشی)

آپ نے فرمایا: یہ آیت حضرت امام قائم علیہ السلام کے متعلق نازل ہوئی ہے۔ جب آپ ظہور فرمائیں گے تو سارے شرق و غرب کے یہودیوں، نصرانیوں، زنادیق اہل ارتداد اور کفار کے سامنے اسلام پیش کریں گے، جو اس کو خوشی سے قبول کریں گے تو اسے نماز و زکوٰۃ اور ان تمام احکامات پر عمل کا حکم دیں گے جو ایک مسلمان پر واجب التعمیل ہیں، اور جو اللہ چاہتا ہے۔ اور جو اسلام قبول نہیں کریں گے اس کی گردن مار دیں گے، پھر شرق و غرب تک اللہ کو ایک ماننے والوں کے سوا کوئی نہ رہے گا۔

میں نے عرض کیا: میں آپ پر قربان، گرمسماؤں سے زیادہ تو دوسری قومیں ہیں (ان سب پر کیسے غالب آئیں گے؟)

آپ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ ارادہ کریں گے تو قلیل کو کثیر اور کثیر کو قلیل بنا دیں گے۔ (تفسیر عیاشی)

### علامات بعد ظہور

(۹۱)

عبد الاعلیٰ حلبی نے حضرت ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ:

قال: "يكون لصاحب هذا الامر غيبة في بعض هذه الشعاب - ثم اوماً ببيده الى ناحية ذي طوى - حتى اذا كان قبل خروجه لبيلتين انتهى المولى الذي يكون بين يديه حتى يلقي البعض اصحابه، فيقول: كم انتم ههنا؟ فيقولون نحو من اربعين رجلاً فيقول: كيف انتم لو قد لايتكم صاحبكم؟ فيقولون: والله لو يادى بنا الجبال لا دينناها معكم ثم ياتيهم من القابلة فيقول لهم: اشيروا الى ذوى اسنانكم و اخیاركم عشرة، فيشيرون له اليهم فينطلق بهم حتى ياتون صاحبهم ويعدهم الى الليلة التي تليها -

ثم قال ابوجعفر: والله كما في النظر اليه وقد استند ظهره الى الحجر، ثم ينشد الله حقه ثم يقول: يا ايها الناس! من يحتاجني في الله فانا اولى الناس بالله - يا ايها الناس! من يحتاجني في آدم فانا اولى الناس بآدم - يا ايها الناس! من يحتاجني في نوح فانا اولى الناس بنوح - يا ايها الناس! من يحتاجني في ابراهيم فانا اولى الناس بابراهيم - يا ايها الناس! من يحتاجني في موسى فانا اولى الناس بموسى - يا ايها الناس! من يحتاجني في عيسى فانا اولى الناس بعيسى - يا ايها الناس! من يحتاجني في محمد صلى الله عليه وآله وسلم فانا اولى الناس بمحمد يا ايها الناس! من يحتاجني في كتاب الله فانا اولى الناس بكتاب الله -

ثم ينتهي الى المقام فيصلي عنده ركعتين ثم ينشد الله حقه

ثُمَّ قَالَ ابُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ : هُوَ وَاللَّهُ الْمُضْطَرُّ فِي كِتَابِ اللَّهِ وَهُوَ قَوْلُ اللَّهِ  
 " آمَنْتُ بِحُجُبِ الْمُضْطَرِّ إِذَا دَعَاكَ وَكَشِفْتُ السُّوءَ  
 وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَاءَ الْأَرْضِ " (سورة النمل آيت ٢٢)  
 وجبريل على السيزاب في صورة طائر ابيض ، فيكون اول  
 خلق الله بيابيه جبريل وبيابيه الثلاثمائة والبضعة  
 عشر رجلاً -

قال : قال ابوجعفر عليه السلام فمن ابتلى في المسير وافاه في تلك الساعة و  
 من لم يبتل بالمسير فقد عن فراشه

ثُمَّ قَالَ : هُوَ اللَّهُ قَوْلَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ " الْمَفْقُودُونَ عَنْ  
 فَرَشِهِمْ " وَهُوَ قَوْلُ اللَّهِ - " وَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ إِنَّمَا تَكُونُوا  
 (آية) يَأْتِي بِكُمْ اللَّهُ جَمِيعًا " (سورة البقرة آيت ١٢٨)

اصحاب القائم الثلاثمائة والبضعة عشر رجلاً ،  
 قال : وهم والله الأمة المحدودة التي ، قال الله في كتابه  
 (آية) " وَلَكِنْ أَخَّرْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ إِلَى أُمَّةٍ مَعْدُودَةٍ " (هود)  
 قال : يَجْتَمِعُونَ فِي سَاعَةٍ وَاحِدَةٍ فَرَعًا كَقَرْعِ الْخَرِيفِ قِيصَح  
 بمكة ، فيدعو الناس الى كتاب الله وسنة نبيه صلى الله  
 عليه وآله وسلم فيجيبه نفر يسير ويستعمل على مكة ثم  
 يسير فيبلغه ان قد قتل عامله فيرجع اليهم فيقتل  
 المقاتلة لا يزيد على ذلك شيئاً - يعني السبي -

ثُمَّ يَنْطَلِقُ فِيَدْعُو النَّاسَ إِلَى كِتَابِ اللَّهِ وَسُنَّةِ نَبِيِّهِ  
 عَلَيْهِ وَآلِهِ السَّلَامِ وَالْوَلَايَةَ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ  
 وَالْبِرَاءَةَ مِنْ عَدُوِّهِ ، وَلَا يَسْتَأْذِنُ أَحَدًا حَتَّى يَنْتَهِيَ  
 إِلَى الْبَيْدَاءِ ، فَيُخْرِجُ إِلَيْهِ جَيْشَ السُّفْيَانِ فِيَأْمُرُ اللَّهَ  
 الْأَرْضَ فَيَأْخُذُ هُمْ مِنْ تَحْتِ أَقْدَامِهِمْ وَهُوَ قَوْلُ اللَّهِ :  
 (آية) " وَلَوْ تَرَى إِذْ فُزِعُوا فَلَا فَوْتَ وَأُخِذُوا مِنْ

مَكَانٍ قَرِيبٍ وَقَالُوا آمَنَّا بِهِ " (سورة السبا : ٥١)  
 يعني : بقاء آل محمد " وَقَدْ كَفَرُوا بِهِ " يعني بقاء آل محمد

إِلَى آخِرِ السُّورَةِ -

فَلَا يَبْقَى مِنْهُمْ إِلَّا رَجُلَانِ يُقَالُ لَهَا وَتَرَوْا تَبِيرَةً مِنْ مَرَدٍ  
 وَجُوهَهُمَا فِي آفَاقَيْهِمَا يَمْشِيَانِ الْعَقَمَ مَرِي يَخْبِرَانِ النَّاسَ  
 بِمَا فَعَلَ بِأَصْحَابِهِمَا -

ثُمَّ يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ فَيَغِيبُ عَنْهُمْ عِنْدَ ذَلِكَ قَرِيشٌ  
 وَهُوَ قَوْلُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ :

(قوله) " وَاللَّهُ لَوَدَّتْ قَرِيشٌ أَيْ عِنْدَهَا مَوْقِفًا وَاحِدًا  
 جَزَرَ جُزُورَ بَكْلٍ مَا مَلَكَتْ وَكُلٌّ مَا طَلَعَتْ  
 عَلَيْهِ الشَّمْسُ أَوْ غَرِبَتْ "

ثُمَّ يَحْدُثُ حَدَثًا فَإِذَا هُوَ فَعَلَ ذَلِكَ قَالَتْ قَرِيشٌ : أَخْرَجُوا  
 بِنَا إِلَى هَذِهِ الطَّاغِيَةِ ، فَوَاللَّهِ إِنْ لَوْ كَانَ مُحَمَّدًا مَا  
 فَعَلَ ، وَلَوْ كَانَ عَلِيًّا مَا فَعَلَ ، وَلَوْ كَانَ فَاطِمِيًّا مَا فَعَلَ  
 فَيَمْنَحُهُ اللَّهُ أَكْثَرًا فَرَمَ ، فَيَقْتُلُ الْمُقَاتِلَةَ وَيَسْبِي الذَّرِيَّةَ  
 ثُمَّ يَنْطَلِقُ حَتَّى يَنْزِلَ الشَّقْرَةَ فَيَبْلُغُهُ أَنْهَرُ قَدْ قَتَلُوا  
 عَامِلَهُ فَيَرْجِعُ إِلَيْهِمْ فَيَقْتُلُهُمْ مَقْتَلَةً لَيْسَ قَتْلُ الْحُرَّةِ  
 إِلَيْهَا بِشَيْءٍ ثُمَّ يَنْطَلِقُ يَدْعُو النَّاسَ إِلَى كِتَابِ اللَّهِ وَسُنَّةِ  
 نَبِيِّهِ وَالْوَلَايَةَ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَ  
 الْبِرَاءَةَ مِنْ عَدُوِّهِ ، حَتَّى إِذَا بَلَغَ إِلَى الثَّعْلَبِيَّةِ قَامَ إِلَيْهِ  
 رَجُلٌ مِنْ صُلُبِ أَبِيهِ وَهُوَ مِنْ أَشَدِّ النَّاسِ بِيَدَنِهِ ، وَ  
 أَشْجَعُهُمْ بِقَلْبِهِ مَا خَلَا صَاحِبَ هَذَا الْأَمْرِ يَقُولُ : يَا  
 هَذَا مَا تَصْنَعُ ؟ فَوَاللَّهِ إِنَّكَ لَتَجْعَلُ النَّاسَ إِجْفَالًا نَعَمَ  
 أَفْبَحُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْ بِمَاذَا ؟ يَقُولُ  
 الْمَوْلَى الَّذِي وَلِيَ الْبَيْعَةَ : وَاللَّهِ لَتَسْكُنَنَّ أَوْ لَا تُضْرِبَنَّ  
 التَّنْذِيرُ فِيهِ عَيْنَاكَ -

فَيَقُولُ (لَهُ) الْقَائِمُ : اسْكُنْ يَا فُلَانُ إِيَّيَّيْ وَاللَّهِ إِنَّ مَعِيَ  
 عَمِدًا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ هَاتِ لِي (يَا) فَلَانُ الْعِيَةَ أَوْ الزَّنْفِيلَةَ  
 فَيَأْتِيهِ بِهَا فَيَقْرُؤُهُ الْعَمِدَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ فَيَقُولُ : جَعَلَنِي اللَّهُ



فداك أعطى رأسك أقبله فيعطيه رأسه ، فيقبل بين عينيه ثم يقول : جعلني الله فداك ، حبيد لنا بيعة فيجدد لهم بيعة .

قال ابو جعفر عليه السلام : لكا في انظر اليهم مصعدين من نجف الكوفة ثلاث مائة وبضعة عشر رجلاً كان قلوبهم زبر الحديد . جبريل عن يمينه وميكائيل عن يساره يسير الرعب امامه شهراً وخلفه شهراً آمدة الله بخمسة آلاف من الملائكة مسؤمين حتى اذا سعد النجف قال لأصحابه : تعبدوا ليلتكم هذه فيبيتون بين رак وساجد ، يتضرعون إلى الله حتى اذا أصبح . قال : خذوا بنا طريق النخيلة وعلى الكوفة خندق مخدق قلت : خندق مخدق ، قال : اى والله حتى ينتهي إلى مسجد ابراهيم عليه السلام بالنخيلة ، فيصلّى فيه ركعتين فيخرج اليه من كان بالكوفة من مرجئها وغيرهم من جيش السفيا فيقول لأصحابه : استظروا لهم ، ثم يقول : كروا عليهم ، قال

قال ابو جعفر عليه السلام (و) لا يجوز والله الخندق منهم مخبر ثم يدخل الكوفة فلا يبقى مؤمن إلا كان فيها أوحى اليها ، وهو قول امير المؤمنين علي عليه السلام ، ثم يقول لأصحابه : سيروا إلى هذه الطاغية ، فیدعو إلى كتاب الله وسنة نبيه صلى الله عليه وآله ، فيعطيه السفيا من البيعة سلماً ، فيقول له كلب وهم اخواله : ما هذا ؟ ما صنعت ؟ والله ما بنايكم على هذا أبداً ، فيقول : ما أصنع ؟ فيقولون : استقبله فيستقبله ثم يقول له القائم صلى الله عليه وآله : خذ حذرک فاننى اذيت اليك وأنا مقاتلك ، فيصبح فيقاتلهم ، فيمنحه الله اکتافهم و يأخذ السفيا في أسيراً فينطلق به (و) يذبحه بيده .

ثم يرسل جريدة خيل إلى الروم ليستحضروا بقية بني أمية فاذا انتهوا إلى الروم قالوا : أخرجوا إلينا أهل ملتنا عندكم فيا بون ويقولون : والله لا نفعل فيقول الجريدة والله لو أمرنا لقاتلناكم ، ثم يرجعون إلى صاحبهم فيعرضون ذلك عليه ، فيقول : انطلقوا فأخرجوا اليهم اصحابهم فان هؤلاء قد أتوا بسلطان عظيم وهو قول الله :

(آية) ” فَلَمَّا أَحْسَسُوا بِأَسَاسِنَا إِذْ هُمْ مِنْهَا يَرْكُضُونَ ۝ لَا تَرْكُضُوا وَارْجِعُوا إِلَى مَا أُتْرِفْتُمْ فِيهِ وَمَسْكِنِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَسْئَلُونَ ۝ ” (سورة الانبياء)

قال : يعنى الكنوز التي كنتم تكنزون :

(آية) ” قَالُوا يٰلَؤْيِكُنَا اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ۝ فَمَا ذٰلِكَ بِكَ دَعَوٰهُمْ حَتّٰى جَعَلْنٰهُمْ حَصِيدًا ۝ خٰمِدِيْنَ ۝ ” (سورة الانبياء)

لا يبقى منهم مخبر .

ثم يرجع إلى الكوفة فيبعث الثلاث مائة والبضعة عشر رجلاً إلى الآفاق كلها فيمسح بين اکتافهم وعلى صدورهم فلا يتعاضدون في قضاء ولا تقبل ارض إلا نودي فيها شهادة أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأن محمداً رسول الله وهو قوله :

(آية) ” وَلَئِنْ سَأَلْتُمْ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ طَوْعًا وَكَرْهًا وَآلِهَةٍ مَّرْجِعُونَ ۝ ” (آل عمران آية ٨٣)

ولا يقبل صاحب هذا الامر الجزية كما قبلها رسول الله صلى الله عليه وآله وهو قول الله :

(آية) ” وَقَاتِلُوهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنُ فِتْنَةً وَيَكُوْنُ الدِّيْنُ كُلُّهُ لِلّٰهِ ” (سورة البقرة - ١٩٣)

قال ابو جعفر عليه السلام : يقاتلون والله حتى يوحد الله ولا يشرك به شيء وحتى يخرج العجوز الضعيفة من المشرق تريد

المغرب ولا ينماها أحد ويخرج الله من الأرض بذرها  
ويسنزل من السماء قطرها ويخرج الناس خراجهم  
على رقابهم إلى المسدع ويوسع الله على شيعتنا  
ولولا ما يدركهم من السعادة لبغوا۔

فبينما صاحب هذا الأمر قد حكم ببعض الأحكام وتكلم  
ببعض السنن إذ خرجت خارجه من المسجد  
يبريدون الخروج عليه ، فيقول لأصحابه : انطلقوا  
فيلحقوهم في التمارين فيأتونه بسم أسرى فيأمر  
بهم فيذبحون ، وهي آخر خارجه يخرج على قائم  
آل محمد صلى الله عليه وآله وسلم۔ (تفسير عياشي)

(ترجمہ)

ترجمہ روایت ” حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا : امام صاحب الامر علیہ السلام  
ان ہی گھاٹیوں میں سے کسی گھاٹی میں غیبت اختیار کریں گے ، یہ فرما کر آپ نے  
اپنے ہاتھ سے ذی طوی کی طرف اشارہ کیا ، پھر فرمایا : جب آپ کے ظہور میں  
دوراتیں باقی رہ جائیں گی تو آپ کا ایک خاص ملازم آپ کے کسی صحابی کے پاس  
آئے گا اور پوچھے گا کہ آپ لوگ یہاں کتنے افراد ہیں ؟ وہ جواب دیکھا کہ ہم لوگ  
چالیس آدمی ہیں۔ پھر وہ پوچھے گا ، اگر آپ لوگ اپنے صاحب الامر کو دیکھ لیں تو  
کیا کریں گے ؟ انھوں نے جواب دیا : واللہ اگر وہ حضرت یہاں سے چل کر کسی پہاڑ  
میں پناہ لیں گے تو ہم بھی آنحضرت کے ساتھ ہی ہوں گے۔

پھر دوسری شب کو وہ دوبارہ ان کے پاس آکر کہے گا ، آپ لوگ اپنے  
تمام ساتھیوں سے مشورہ کر لیں۔ چنانچہ وہ لوگ آپس میں مشورہ کر کے آئینکے  
تو وہ ملازم انھیں لیکر صاحب الامر علیہ السلام کی خدمت حاضر ہوگا ، اور  
آپ ان لوگوں سے آئندہ شب کا وعدہ کریں گے۔

پھر حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا : واللہ گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ حضرت  
صاحب الامر علیہ السلام اپنی پشت حجر اسود سے ٹیکے ہوئے کھڑے ہیں اور  
اللہ کے حق کا واسطہ دیکر لوگوں سے مخاطب ہو کر فرماتے ہیں :

اے لوگو ! جو کوئی مجھ سے اللہ کے متعلق بحث کریگا تو میں ثابت کر دوں گا کہ

میں تمام لوگوں میں اللہ کا سب سے زیادہ حقدار ہوں۔

اے لوگو ! جو کوئی مجھ سے حضرت آدم علیہ السلام کے متعلق بحث کریگا تو میں  
ثابت کر دوں گا کہ میں تمام لوگوں میں حضرت آدم کا سب سے زیادہ حقدار ہوں۔

اے لوگو ! جو کوئی مجھ سے حضرت نوح علیہ السلام کے متعلق بحث کریگا تو میں  
ثابت کر دوں گا کہ میں تمام لوگوں میں حضرت نوح کا سب سے زیادہ حقدار ہوں۔

اے لوگو !..... جو کوئی مجھ سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے متعلق بحث کریگا تو میں  
ثابت کر دوں گا کہ میں تمام لوگوں میں حضرت ابراہیم کا سب سے زیادہ حقدار ہوں۔

اے لوگو !..... جو کوئی مجھ سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے متعلق بحث کریگا تو میں  
ثابت کر دوں گا کہ میں تمام لوگوں میں حضرت موسیٰ کا سب سے زیادہ حقدار ہوں۔

اے لوگو !..... جو کوئی مجھ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق بحث کریگا تو میں  
ثابت کر دوں گا کہ میں تمام لوگوں میں حضرت عیسیٰ کا سب سے زیادہ حقدار ہوں۔

اے لوگو !..... جو کوئی مجھ سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق بحث کریگا تو میں  
ثابت کر دوں گا کہ میں تمام لوگوں میں حضرت محمد کا سب سے زیادہ حقدار ہوں۔

اے لوگو !..... جو کوئی مجھ سے کتاب خدا (قرآن مجید) کے متعلق بحث کریگا تو میں  
ثابت کر دوں گا کہ میں تمام لوگوں میں کتاب خدا کا سب سے زیادہ حقدار ہوں۔

الغرض ، یہ خطبہ دیکر آپ مقام ابراہیم پر آئیں گے اور وہاں دو رکعت  
نماز ادا کریں گے۔ اس کے بعد پھر لوگوں کو اللہ کے حق کا واسطہ دیں گے۔

پھر حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا : خدا کی قسم کتاب خدا کی اس آیت :

”وَأَمَّا نُنُحِيتُ الْمُنْظَرِ إِذَا دَعَاهُ وَكَشَفَ السُّورَةَ وَيُجَلِّدُكُمْ

خُلُفَاءَ الْأَمْرِ“ (نحل ۶۲)

ترجمہ آیت : ”بھلا وہ کون ہے جو مضطر کی دعا قبول کرتا ہے جب وہ اُسے پکارتا ہے اور

اور مصیبت کو دور کرتا ہے ، اور جو تمہیں زمین پر غلبہ بناتا ہے۔“

(اس آیت میں ”مضطر“ کا ذکر ہے ، اس سے مراد یہی صاحب الامر ہیں۔

حضرت جبریل ایک سفید طائر کی شکل میں میزاب پر بیٹھے ہوں گے اور مخلوق خدا

میں سب سے پہلے آپ ہی بیعت کریں گے۔ پھر تین سو کچھ آدمی آپ کی بیعت کریں گے

پھر حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا : پس جو شخص چل کر آسکتا ہے وہ فوراً اسی وقت

آپ کے پاس حاضر خدمت ہو جائے گا اور جو (بہت دور ہوگا) نہیں آسکتا تو وہ

شب کو اپنے بستر سے اٹھالیا جلے گا۔ انھیں لوگوں کے متعلق حضرت امیر المؤمنین نے ارشاد فرمایا ہے: ”وہ اپنے بستر سے غائب ہو جائیں گے“ اور انھیں کے بارے میں قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی قدر ہے:

ترجمہ آیت: ”اور سبقت کرو کارہائے خیر میں جہاں کہیں بھی تم ہو گے اللہ تمکو ایک جگہ جمع کر دے گا۔“ (بقرہ ۱۲۸)

یعنی: جمیع اصحاب قائم علیہ السلام تین سو تیرہ افراد ہوں گے۔ بخدا یہی امتِ محدودہ ہیں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے:

ترجمہ آیت: ”اور اگر ہم ان سے ایک معین مدت تک عذاب کو ملتوی کر دیں“ (ہود-۸) آپ نے فرمایا: یہ سب کے سب ایک ساعت میں اس طرح جمع ہو جائیں گے جس طرح برسات

کے موسم میں بادلوں کے بھرے ہوئے ٹکڑے یک بیک جمع ہو جاتے ہیں اور مکہ میں جمع کر دیں گے۔ پھر آپ لوگوں کو کتابِ خدا اور سنتِ رسول اللہ پر عمل کی دعوت دیں گے، مگر آپ کی اس دعوت پر بہت کم لوگ ہٹیک کہیں گے، اور آپ مکہ میں ایک شخص کو اپنا عامل مقرر فرما کر وہاں سے روانہ ہوں گے مگر دورانِ راہ ہی آپ کو اُس کے قتل کر دیے جانے کی اطلاع ملے گی، چنانچہ آپ واپس مکہ پہنچیں گے اور اہل مکہ سے جنگ کریں گے مگر کسی کو قیدی نہ بنائیں گے۔

اس کے بعد پھر آپ روانہ ہوں گے اور کتابِ خدا، سنتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ اور علی بن ابی طالب علیہ السلام کی ولایت اور آپ کے دشمنوں سے برأت و ہزاری کی طرف لوگوں کو دعوت دیں گے، مگر کسی کا نام نہیں لیں گے۔ اس طرح آپ مقامِ بیدار مدینہ پہنچیں گے۔ وہاں لشکرِ سفیانی آپ کے مد مقابل آئے گا تو اللہ تعالیٰ زمین کو حکم دے گا، زمین شق ہو جائے گی اور اس کا سارا لشکر اس میں سما جائے گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے:

ترجمہ آیت: ”اور کاش کہ تم دیکھتے ان (باطل پرستوں) کو جبکہ وہ گھبراتے ہوئے پھریں گے اور قریب ہی سے لے لیے جائیں گے اور“ (سجدا-۵۱)

کہیں گے کہ ہم ایمان لے آئے۔“ (سجدا-۵۱)۔

یعنی قائم آل محمدؐ پر ایمان لے آئے۔ (وقد کفواہ) حالانکہ اس کے قبل وہ قائم آل محمدؐ کے ماننے سے انکار کر چکے تھے۔ (جب اللہ کا عذاب ان پر آ پڑا اور وہ زمین میں دھسنے لگے تو خوفِ عذاب سے ایمان لانا بے سود تھا)

اس لشکر میں سے وتر اور فترہ دو آدمیوں کے سوا کوئی نہ بچے گا اور ان کے بھی منہ پشت کی طرف پھر جائیں گے اور وہ لوگوں کو جا کر بتائیں گے کہ ہمارے ساتھیوں کے ساتھ کیا پیش آیا۔

اس کے بعد حضرت الامیر مدینہ میں داخل ہوں گے تو قریش، اہل مدینہ سے کہیں گے کہ ہمارے ساتھ اس سرکش سے جنگ کے لیے چلو۔ خدا کی قسم اگر یہ محمدؐ ہی ہوتا تو ہرگز ایسا نہ کرتا، اگر علوی ہوتا تو ہرگز ایسا نہ کرتا، اگر فاطمی ہوتا تب بھی ایسا نہ کرتا، تب آپ ان لوگوں سے جنگ کریں گے۔ ان کی اولادوں کو قید کر لیں گے اس کے بعد آپ وہاں سے چلکر مقامِ شقرہ پہنچیں گے تو اطلاع ملے گی کہ آپ کے عامل کو لوگوں نے قتل کر دیا ہے۔ لہذا آپ واپس آئیں گے اور ایسا قتلِ عام کریں گے کہ واقعہ حُرہ بھی اس کے سامنے کچھ نہ ہوگا۔

اس کے بعد پھر کتابِ خدا، سنتِ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام کی ولایت اور آپ کے دشمنوں سے ہزاری کی طرف لوگوں کو دعوت دیں گے۔ وہاں سے چلکر آپ منزلِ ثعلبہ پر پہنچیں گے تو آپ کے پیر بزرگوار کے صلب سے پیدا ہونے والا ایک شخص آپ کے سامنے آئے گا جو جسمانی طور پر بڑا طاقتور ہوگا، بڑا شجاع و بہادر ہوگا، وہ کہے گا کہ یہ آپ کیا کر رہے ہیں، واللہ آپ تو ان کو جانوروں کی طرح ہنکار رہے ہیں کیا آپ کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کوئی عہد نامہ ہے یا کوئی اور چیز؟

پس آپ کا لازم (غلام) خاص، کہے گا، خاموش ہو جا، ورنہ تیرا سر توڑ دوں گا لیکن آپ اپنے لازم خاص سے کہیں گے۔ اے فلان خاموش رہ، میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عہد نامہ موجود ہے جو فلان قبیلے میں رکھا ہوا ہے جا کر لے آ۔

جب لازم خاص لیکر آئے گا تو آپ اُس شخص کے سامنے وہ عہد نامہ پیش کریں گے وہ اس کو لیکر پڑھے گا اور کہے گا، میں آپ پر قربان، ذرا آپ اپنا سراقہ میری طرف کیجئے تاکہ میں بوسہ دے لوں۔ آپ اپنا سراقہ اس کی طرف بڑھائیں گے تو وہ آپ کی پیشانی مبارک کا بوسہ لیگا، پھر کہے گا، میں آپ پر قربان، میں تجھ پر بیعت کا خواہاں ہوں۔ اور آپ اس سے بیعت لیں گے۔

حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ آپ تین سو تیرہ

اصحاب کے لشکر ساتھ، جنکے دل گویا فولاد کے بنے ہوئے ہونگے، جبریل آپ کے دل پہنے جانب اور میکائیل بائیں جانب، سوتے بخت کو فروانہ ہیں اور آپ کا رعب و دبدبہ ایک ماہ کی مسافت تک آگے آگے اور ایک ماہ کی مسافت تک عقب میں لوگوں پر چھایا ہوا ہوگا اور اللہ تعالیٰ آپ کی مدد کے لیے پانچ ہزار فرشتے ساتھ کر دے گا۔ جب آپ بخت اشرف وارد ہوں گے تو اپنے اصحاب سے فرمائیں گے اس شب میں تم لوگ یہاں عبادت کرو۔ تو وہ سب لوگ وہاں مشب بھر کو آئے اور سجدہ میں بسر کریں گے۔ جب صبح ہوگی تو آپ انہیں نچیلے چلنے کا حکم دیں گے اور سب لوگ وہاں سے نچیلے میں مسجد ابراہیم پہنچیں گے، وہاں دو رکعت نماز پڑھیں گے کہ اتنے میں کوفہ سے کچھ مرجئی اور کچھ سفیانی کے لشکر آپ کی طرف ٹپھیں گے تو آپ اپنے اصحاب سے فرمائیں گے کہ تم لوگ ان کی گھات میں رہو، پھر حملہ کرنے کا حکم دیں گے۔ بالآخر آپ کوفہ میں داخل ہوں گے، سفیانی سے جنگ ہوگی، اور سفیانی کو گرفتار کر کے آپ کے سامنے پیش کیا جائے گا آپ خود اپنے ہاتھ سے اس کو ذبح کریں گے۔

اس کے بعد آپ کچھ سواروں کا ایک دستہ روہم کیلئے روانہ کریں گے (جہاں بنی امیہ کے بقیہ لوگ بھاگ کر پناہ لیے ہوں گے) کہ انہیں ہمارے حوالے کر دو۔ جب وہ انہیں آپ کی تحویل میں دینے سے انکار کریں گے تو آپ خود اپنے اصحاب کے ساتھ وہاں پہنچیں اور ان لوگوں کو گھاس کی طرح کاٹ کر رکھ دیں گے۔

پھر آپ کوفہ واپس آئیں گے اور اپنے تین سوتیرہ اصحاب کو دنیا کے مختلف حصوں میں روانہ کریں گے اور ان کے شانوں اور سینوں پر ہاتھ پھیریں گے پھر انہیں کسی امر کے فیصلے میں کوئی دقت پیش نہ آئے گی اور پھر زمین کے ہر حصے اور ہر خطے میں یہ کلمہ شہادت ہوگا: اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَاَنْ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ

ترجمہ آیت: "وَفَلَمَّا اَحْضَوْا . . . . . خَبِيْرًا" (انبیاء ۱۵۸)  
(مع اشارہ آیت) پس جب انہیں ہمارے عذاب کا احساس ہوا تو وہ وہاں سے بھاگ کھڑے ہوئے۔

مت بھاگو، لوٹ آؤ، اپنے مساکن اور اس عیش و راحت کی طرف جو تمہیں مہیا کیا گیا تھا ماکر تمہاری جواب طلبی کیجئے۔ ان لوگوں نے کہا، ہمارے فکوس ہم پر بیشک ہم ظالم تھے اور ان کی یہ پکار جاری رہی یہاں تک کہ ہم نے انہیں کٹی ہوئی کھیتی اور بھیجی ہوئی راکھ بنا دیا۔

حضرت صاحب الامر علیہ السلام کسی کافر سے کوئی جزیہ قبول نہیں کریں گے جس طرح حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قبول کر لیا تھا اور کافروں سے صلح کر لی تھی بلکہ آپ اللہ تعالیٰ کے اس قول پر عمل کریں گے:

آیت مع "وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰی لَا تَكُوْنُ فِتْنَةٌ وَّ يَكُوْنُ الدِّيْنُ لِلّٰهِ" (بقرة ۱۹۳)

ترجمہ: اور ان سے جنگ کرو یہاں تک کہ فساد باقی نہ رہے اور دین اللہ کے لیے (خالص) ہو جائے۔

حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ بخدا وہ لوگ استقدر جنگ کریں گے کہ سب اللہ کی توحید کا اقرار کرنے لگیں گے، کوئی مشرک باقی نہ رہ جائے گا اور دنیا میں ایسا امن و امان ہوگا کہ اگر ایک بوڑھی عورت مشرق سے مغرب کا سفر اختیار کرنا چاہے تو اس کے لیے کوئی رکاوٹ یا دقت نہ ہوگی۔ اللہ تعالیٰ زمین سے ہر بیج کو اگا دے گا، اور آسمان سے بارش برسائے گا، لوگ اپنے اپنے خراج کی رقم وغیرہ اپنے کاندھوں پر رکھ کر امام مہدی علیہ السلام کے پاس خود حاضر ہوں گے اور اس وقت اللہ تعالیٰ ہمارے شیعوں کو خوشحالی نصیب فرمائے گا۔

پھر ایک مرتبہ حضرت امام صاحب الزمان علیہ السلام اپنے احکامات لوگوں میں جاری کریں گے اور بعض سنتوں کے متعلق گفتگو فرما رہے ہوں گے کہ بیرون مسجد سے ایک شور و غوغا بلند ہوگا، کچھ لوگ آپ پر حملہ آور ہونا چاہیں گے لیکن آپ اپنے اصحاب سے فرمائیں گے کہ ان کی سرکوبی کرو۔ آپ کے اصحاب انہیں راستے ہی میں جالیں گے اور گرفتار کر کے آپ کی خدمت میں پیش کریں گے۔ چنانچہ آپ کے حکم سے ان سب کو قتل کر دیا جائے گا، اور یہ آخری خروج ہوگا جو آپ پر کیا جائے گا۔

(تفسیر عیاشی)

غیبت نقانی میں بھی ابن عقدہ نے محمد بن علی سے، انھوں نے ابو بزیع سے اور محمد سے بیان کیا منصور بن یونس نے انھوں نے اسماعیل بن جابر سے اور انھوں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے اسی کے مثل روایت نقل کی ہے۔

امام زمانہ کچھ لوگوں کو زندہ کر کے قبروں کے برابر کرینگے

(۹۲)

مفضل بن عمر نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ



قال ۴: "اذا قام قائم آل محمد استخرج من طهر الكعبة سبعة وعشرين رجلاً، خمسة وعشرين من قوم موسى الذين يقضون بالحق ويبعدون وسبعة من اصحاب الكهف ويوشع بن نون وصي موسى ومومن آل فرعون وسلمان الفارسي وابا دجانه الانصاري ومالك الاشتر۔"

آپ نے فرمایا: "جب قائم آل محمد ظہور فرمائیں گے تو آپ پشت کعبہ سے ستائیس آدمیوں کو، قوم موسیٰ کے پچیس آدمیوں کو جو حق کے ساتھ عدل و فیصلے کیا کرتے تھے اور اصحاب کہف میں سے سات آدمیوں کو، اور یوشع بن نون وصی موسیٰ کو، اور مومن آل فرعون کو، اور سلمان فارسی، ابو دجانہ انصاری اور مالک بن اشتر کو زندہ کر کے قبروں سے نکالیں گے۔" (تفسیر عیاشی)

\* کتاب الارشاد میں بھی مفضل سے یہ تغیر الفاظ یہ سلسلہ رجعت اسی کے مثل روایت منقول ہے۔ (الارشاد)

### ۹۳) اسلام سارے ادیان پر غالب ہوگا

(شی) عن ابی المقدام، عن ابی جعفر علیہ السلام فی قول اللہ: "لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ" "يَكُونُ أَنْ لَا يَبْقَى أَحَدٌ إِلَّا أَقَرَّ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ" (تفسیر عیاشی)

\* "وقال فی خبر آخر: عنه: قال ليظهره الله في الرجعة" (تفسیر عیاشی)

ترجمہ روایت:

(تفسیر عیاشی) میں ابو مقدام نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے قول خدا: "لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ" (توبہ - ۳۳) (ترجمہ آیت) "رتاکہ اُسے ہر دین پر غالب کر دے۔ اگرچہ مشرکین کو ناگوار ہی کیوں نہ ہو" کے متعلق روایت کی ہے۔ آپ نے فرمایا، ظہور امام قائم کے دور میں بغیر حضرت محمد مصطفیٰ اللہ علیہ وآلہ کی رسالت کا اقرار کیے کوئی باقی نہ رہے گا۔" (تفسیر عیاشی)

\* اور آپ ہی نے ایک دوسری روایت میں فرمایا: رجعت میں اللہ تعالیٰ اسلام کو تمام ادیان پر غالب کرے گا۔ (تفسیر عیاشی)

### ۹۲) بالآخر شرک کفر کو ترک کرنا ہی پڑیگا

(شی) عن سلمة، عن ابی عبد اللہ علیہ السلام "هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَى وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ" (توبہ - ۳۳)

قال ۵: "اذا خرج القائم لم يبق مشرك بالله العظيم ولا كافرا الا كرهه خروجه۔"

(تفسیر عیاشی) سماع نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے قول خدا: "هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَى وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ" (توبہ - ۳۳) (ترجمہ آیت) "وہ وہی ذات اقدس ہے جس نے اپنے رسول کو دین حق کے ساتھ بھیجا، تاکہ اُسے (اسلام کو) ہر دین پر غالب کر دے۔ اگرچہ مشرکوں کو کتنا ناگوار کر دے۔"

آپ نے فرمایا: جب حضرت امام قائم ظہور فرمائیں گے تو ہر مشرک و کافر کو بہ جبر واکراہ شرک و کفر سے نکلنا پڑے گا۔" (تفسیر عیاشی)

### ۹۵) امام قائم اور ان کے اصحاب کا مسکن

سعد بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی مجلس میں ایک شخص کہہ رہا تھا کہ صالح اور عیسیٰ بن علی کا گھر ابھی صبح و سالم ہے، وہ دوسرے شخص نے کہا کہ اللہ تعالیٰ اس کو برباد کرے یا ہمارے ہاتھوں برباد کر دے۔

قال ۶: "لا تنقل هنكذ ابل يكون مساكن القائم واصحابه" اما سمعت الله يقول:

(آیت) "وَسَكُنْتُمْ فِي مَسْكِنِ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ" (ابراہیم - ۶۵) (ترجمہ آیت) آپ نے فرمایا: "ایسا نہ کہو، یہ تو امام قائم اور ان کے اصحاب کا مسکن ہوگا۔" قول خدا ہے کہ (ترجمہ آیت) (حالانکہ تم انہی کے مسکنوں میں مقیم ہوتے، جنہوں نے کہ اپنے نفسوں پر ظلم کیا تھا۔) (ترجمہ سورہ ابراہیم - ۶۵)

(تفسیر عیاشی)

## ۹۶) ابدال شام اور اشراق عراق کا اجتماع

جہاں نے ابن عقده سے، ابن عقده نے عمر بن عیسیٰ بن عثمان سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے خالد بن عامر بن عباس سے، انھوں نے محمد بن سید اشعری سے روایت کی ہے اور اشعری کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ ہم اور قنبر بن خلیفہ حضرت امام جعفر بن امام محمد بن الصادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے ہماری طرف کچھ کھجوریں بٹھائیں، ہم نے کھانا شروع کیا، بعد کچھ کھجوریں آپ نے فطر کو بھی دیں، تو اس نے آپ سے دریافت کیا کہ: (فرزند رسول!) ابدال اہل شام اور اشراق اہل کوفہ (عراق) کے متعلق جو حدیث ابو طفیل سے مروی ہے کہ "اللہ تعالیٰ جس دن ان لوگوں کو یکجا کرے گا وہ ہمارے دشمنوں کے لیے بدترین دن ہوگا۔"؟

قال: "رحمکم اللہ بنا یبدأ البلاء ثم بکم، و بنا یبدأ الرخاء ثم بکم رحم اللہ من حبنا الی الناس ولم یکثر ہنا الیم" آپ نے فرمایا: "اللہ تم پر رحم کرے سنو! پہلے ہم بلا و مصیبت میں مبتلا ہوتے ہیں پھر تم لوگ۔ اسی طرح پہلے ہمارے لیے خوشحالی آئے گی پھر تم لوگوں کے لیے اللہ رحم کرے اس پر جو لوگوں کے دلوں میں ہماری محبت پیدا کرے، دشمنی اور نفرت نہ پیدا کرے۔" (محاسن مفید)

## ۹۷) امام قائم میں چار انبیاء کی مشابہت

علی بن احمد نے عبید اللہ بن موسیٰ سے، انھوں نے عبداللہ بن جبہ سے، انھوں نے ابن بطائی سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے ابوبصیر سے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا:

قال: "فی صاحب ہذا الامر سبہ من اربعة انبیاء: شبہ من موسیٰ و شبہ من عیسیٰ و شبہ من یوسف و شبہ من محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔"

قلت: ما شبہ موسیٰ؟

قال: "خائف یترب"۔

قلت: وما شبہ عیسیٰ؟ فقال: قیل فیہ ما قیل فی عیسیٰ

قلت: فما شبہ یوسف؟ قال: السجن والغیہ۔

قلت: وما شبہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم؟

قال: اذا قام سار بسیرۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم إلا انہ یتین

آثار محمد و یضع السیف ثانیۃ اشھر و جاکر جاکر حتی یرضی اللہ

قلت: فکیف یصلہ رضا اللہ؟

قال: یتلقى اللہ فی قلبہ الرحمة۔ (غنیۃ لغائی)

(ترجمہ روایت:) اس صاحب الامر میں چار انبیاء کی مشابہت ہوگی۔ کچھ مشابہت حضرت موسیٰ سے ہوگی، کچھ حضرت عیسیٰ سے، کچھ حضرت یوسف سے اور کچھ مشابہت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوگی۔

میں نے عرض کیا: حضرت موسیٰ سے کیا مشابہت ہوگی؟

آپ نے فرمایا: خوف (کی وجہ سے مفرح و ذکر دور نکل گئے تھے) اور (وقت کا) انتظار کرتے رہتے تھے) اور یہ بھی۔

میں نے عرض کیا: اور حضرت عیسیٰ سے کیا مشابہت ہوگی؟

آپ نے فرمایا: جو کچھ عیسیٰ کے لیے کہا گیا، وہی ان کے لیے کہا جائیگا۔

میں نے عرض کیا: اور حضرت یوسف سے کس امر میں مشابہت ہوگی؟

آپ نے فرمایا: قید اور غیبت۔

میں نے عرض کیا: اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے کس امر میں مشابہت ہوگی؟

آپ نے فرمایا: جب یہ ظہور کریں گے تو وہی سیرت اختیار کریں گے جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت تھی۔ اور حضرت محمد کے تمام آثار و نشانیوں کو پیش کریں گے۔ آٹھ

ماہ تک (کفار و مشرکین کو) قتل کرتے رہیں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ان سے

راضی ہو جائے گا۔

میں نے عرض کیا: انہیں یہ کیسے معلوم ہو جائے گا کہ اب اللہ راضی ہو گیا؟

آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ان کے دل میں رحم ڈالے گا۔ (غنیۃ لغائی)

## ۹۸) امام قائم کے ساتھ اہل عرب کی قلت ہوگی

ابن عقده نے احمد بن یوسف جعفی ابو الحسن کی کتاب سے، انھوں نے اسماعیل

بن مہران سے (کتاب میں نقل کیا) اور انھوں نے ابن بطائی سے، انھوں نے اپنے والد ابو وہب

انھوں نے ابوبصیر سے اور ابوبصیر نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا:

”مع القائم علی السلام من العرب شیء یسیر، فقیل له: إن من یصف هذا الامر منهم لکثیر؟“

قال: لا بُدَّ للناس من ان یمحصوا ویبیزوا ویغریبوا، و سیخرج من الغریال خلق کثیر۔“ (غنیۃ لغائی)

ترجمہ: ”امام قائم علیہ السلام کے ساتھ عرب کے بہت کم لوگ رہیں گے۔ عرض کیا گیا: مگر ان میں امام قائم کی توصیف کرنے والے لوگ تو زیادہ ہیں؟ آپ نے فرمایا: لوگوں میں سے لازمی ہے کہ چھانٹا، پرکھا اور چھلنی میں چھانا جائے گا، اور جب چھلنی میں چھان لیا جائے گا تو اس میں سے بہت سے لوگ نکل جائیں گے۔“ (غنیۃ لغائی)

### (۹۹) شانِ ظہور اور خروج

احمر بن محمد بن سعید نے یحییٰ بن زکریا سے، انھوں نے یوسف ابن کلب سے، انھوں نے ابن بطائی سے، انھوں نے ابن حمید سے، انھوں نے ثمالی سے روایت کی ہے، انھوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام (بن علی) کو فرماتے ہوئے سنا کہ: یقول ”لوقد خرج قائم آل محمد علیہ السلام لنصرة الله بالملائكة المسومین والمردیین والمنزلیین والکذوبین، یکون جبرائیل امامه ومیکائیل عن یمینه واسرافیل عن یساره والرعب مسیره شهر امامه وخلفه وعن یمینه وعن شماله والملائكة المقربون حذاه، اول من یتبعه محمد صلی الله علیه وآله وعلی علیہ السلام الثانی، ومعہ سیف مخترط یفتح الله له الروم والصین والتوک والدایلم والسند والهند وکابل شاه والخزر۔“

یا ابا حنزة! لا یقوم القائم علیہ السلام الا علی خون شدید و زلزل وفتنة وبلای یصیب الناس، وطاعون قبل ذلك وسیف قاطع بین العرب، واختلاف شدید بین الناس وتشتت فی دینهم وتغیر من حالهم حتی یتمتی المتمنی

الموت صباحاً و مساءً من عظم ما یرى من کلب الناس واکل بعضهم بعضاً، وخروجه اذا خرج عند الیاس والقنوط۔ فیا طوبی لمن ادرکه وکان من النصارة، والویل کلّ الویل لمن خالفه وخالف امره، وکان من اعدائه۔

ثم قال: یرقوم بأمر جدید وستة جدیدة وقضاء جدید، علی العرب شدید، ویس شأنه الا القتل، ولا یتنبی (أحدًا ولا تأخذه فی الله لومة لائم۔“ (غنیۃ لغائی)

ترجمہ روایت:

آپ نے فرمایا ”جب حضرت قائم آل محمد علیہ السلام خروج فرمائیں گے تو اللہ تعالیٰ ملائکہ مسومین (نشان شدہ) و مردفین (ایک کے پیچھے ایک) و منزلیین (نازل ہونے والے) اور کربین (مقرب فرشتے) ان کی مدد کے لیے نازل فرمائے گا، حضرت جبرائیل ان کے آگے آگے ہوں گے، میکائیل دایسے جانب اور اسرافیل بائیں جانب اور رب و دبرہ ایک ماہ کی مسافت تک آگے آگے اور ایک ماہ کی مسافت تک پیچھے پیچھے، ایک ماہ کی مسافت تک دایسے جانب اور ایک ماہ کی مسافت تک بائیں جانب۔ پھر ملائکہ مقربین آپ کے پیچھے ہوں گے اور آپ کے عقب میں سب سے پہلے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آنحضرت کے عقب میں دوسرے حضرت علی علیہ السلام ہوں گے۔ آپ کے ہاتھ میں برہنہ تلوار ہوگی، تو اس طرح اللہ آپ کو روم، چین، ترک، دایلم، سند، ہند، کابل شاہ اور خزر پر فتح عنایت کرے گا۔“

لے البحرہ (ثمالی)! امام قائم علیہ السلام اُس وقت ظہور کریں گے جب لوگ شدید خوف زلزلوں، فتنوں اور بلاؤں میں مبتلا ہوں گے اور آپ کے ظہور سے قبل طاعون کی وبا پھیلے گی۔ اہل عرب کے درمیان باہم شدید اختلاف اور کشیدگی پیدا ہوگی، تلواریں چلیں گی، دین میں انتشار ہوگا اور ان کا ایسا برا حال ہوگا کہ لوگ صبح و شام موت کی تمناں کریں گے، اس لیے کہ دیکھ رہے ہوں گے کہ ایک دوسرے کو کھائے جارہا ہے، ظلم ڈھارہا ہے۔ آپ اُس وقت خروج کریں گے جب لوگوں پر مایوسی اور ناامیدی چھائی ہوئی ہوگی۔

خوش نصیب ہے وہ شخص جس کو امام قائم علیہ السلام کا عہد مل جائے اور ان کے

انصار میں شامل ہو جائے۔ اور دہلی و انیسوس ہے اس پر جو ان کی مخالفت کرے  
اُن کا حکم نہ مانے، اُن کے دشمنوں میں شامل ہو جائے۔  
پھر فرمایا: آپ ظہور کریں گے تو امرِ جدید و سنتِ جدیدہ، فیصلہِ جدید کے ساتھ، جو اہل  
عرب کے لیے بہت گراں ہوگا، کیونکہ اُن کا کام صرف قتل ہوگا، وہ کسی ملامت  
کرنے والے کی ملامت کی پروا نہیں کریں گے۔“ (غنیۃ لغائی)

### ۱۰۰) اہل قریش کا قتل عام

ابنِ عقیلہ نے قاسم بن محمد بن حسین سے، انھوں نے عیسیٰ بن ہشام سے،  
انھوں نے ابنِ جبکہ سے، انھوں نے علی بن ابی مغیرہ سے، انھوں نے عبداللہ بن شریک سے  
انھوں نے بشر بن غالب اسدی سے روایت کی ہے، انھوں نے کہا کہ مجھ سے حضرت امام حسین ابن  
علی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ:

”یا بشر! ما بقاء قریش اذا قدم القائم المہدیؑ منہم  
خمسائۃ رجل فضرب اعناقہم صبرا ثم قدم خمسائۃ  
فضرب اعناقہم (صبرا) ثم قدم خمسائۃ فضرب  
اعناقہم صبرا؟“

قال نقلت: (لہ) اصلک اللہ اے بلخون ذلک؟

فقال الحسين بن علی علیہما السلام ان مولی القوم منہم“

(غنیۃ لغائی)

ترجمہ: اپنے فرمایا: ”اے بشر! امام قائم علیہ السلام کے سامنے قریش کے پانچ سو آدمی گرفتار ہو کر  
آئیں گے تو اُن کی گردن مار دی جائے گی۔ پھر پانچ سو گرفتار ہو کر آئیں گے، اُن کی  
بھی گردن مار دی جائے گی، پھر پانچ سو گرفتار ہو کر آئیں گے اُن کی بھی گردن مار دی  
جائے گی۔“

میں نے عرض کیا: خدا آپ کا بھلا کرے کیا اُن کی اتنی تعداد ہوگی؟

پس امام حسین بن علی علیہ السلام نے فرمایا: قوم کے غلاموں کا شمار بھی قوم ہی میں ہوتا ہے۔“

(غنیۃ لغائی)

### ۱۰۱) ایک فیصلہ

ابنِ عقیلہ نے محمد بن مفضل بن ابراہیم سے، انھوں نے محمد بن عبداللہ بن زرارہ سے

انھوں نے حارث بن مغیرہ اور ذریعہ الحارثی سے روایت کی ہے دونوں کا بیان ہے کہ حضرت ابوعبداللہ  
امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

”ما بقی بیننا وبين العرب الا الذبح واما مایده الی حلقہ“

ترجمہ: ”ہمارے اور اہل عرب کے مابین مولے ذبح کے اور کچھ باقی نہیں ہے۔“ اور یہ  
فرما کر آپ نے (اپنے حلق (گردن) کی طرف اشارہ کیا۔“ (غنیۃ لغائی)

### ۱۰۲) خانہ کعبہ کے لیے ایک نذر

علی بن حسین نے محمد عطار سے، انھوں نے محمد بن حسن رازی سے، انھوں نے  
محمد بن علی صیرفی سے، انھوں نے محمد بن سنان سے، انھوں نے محمد بن علی خثعمی سے، انھوں نے  
سید صیرفی سے، انھوں نے اہل جزیرہ میں سے ایک شخص سے روایت کی ہے، اُس کا بیان ہے کہ:

”میں نے خانہ کعبہ کے لیے ایک کینز کی نذر مانی تھی لہذا میں نذر پوری کرنے کے لیے  
کینز کو لیکر مکہ معظمہ پہنچا اور وہاں خانہ کعبہ کے حاجیوں اور خادموں سے ملا  
اور اُن سے اپنی نذر کے متعلق بیان کیا تو جس سے بھی اس نذر کا مسئلہ بیان  
کیا، اُس نے یہی کہا کہ وہ کینز مجھے دید و تمہاری نذر سمجھ لو کہ اللہ نے قبول کر لی۔  
ہر ایک کا یہ جواب سن کر میرے دل میں الجھن سی پیدا ہو گئی میں نے اس کا ذکر  
اہل مکہ میں سے اپنے دوست سے کیا۔ اُس نے کہا: میری بات مانو گے؟“

میں نے کہا: ہاں۔ مان لوں گا۔

اُس نے کہا: دیکھو! وہ ایک شخص جو اس کو پاس بیٹھا ہوا ہے جس کے گرد لوگ جمع ہیں۔ وہ ابوجعفر  
(امام) محمد (باقی) بن علی بن حسین علیہ السلام ہیں۔ اُن سے اپنا یہ مسئلہ بیان  
کر دو اور جو کچھ حل وہ بتائیں اُس پر عمل کرو۔

راوی کا بیان ہے: میں اُن جناب کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ اللہ آپ پر رحمت نازل فرما  
میں ایک شخص جزیرے کا باشندہ ہوں، میرے ساتھ ایک کینز ہے جس کو اپنی  
ایک نذر پوری کرنے کیلئے خانہ کعبہ کی نذر کرنا چاہتا ہوں۔ میں جب اس کو  
یہاں لے کر آیا اور اس کا تذکرہ حاجیوں اور خادموں سے کیا تو ہر شخص یہی کہتا ہے کہ  
یہ کینز مجھے دید و تمہاری نذر قبول کر لیگا۔ سب کا یہ مطالبہ سن کر میرے دل  
میں بڑی الجھن ہوئی۔ (اب آپ کی خدمت میں آیا ہوں)

قال ابو جعفر علیہ السلام: یا عبد اللہ! ان البیت لایا کل ولا یشر فبع جاریتک



واستقص وانظر اهل بلادك متن حج هذا البيت فمن  
عجز منهم عن نفقة فأعطه حتى يقوى على العود الى  
بلادهم۔

ترجمہ (حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے) فرمایا: اے بندۂ خدا! خانہ کعبہ نہ تو کھاتا  
ہے نہ پیتا ہے۔ تم کثیر کو فروخت کر دو اور وہ رقم اپنے اہل وطن حاجیوں میں  
سے جسے دیکھو کہ اخراجات کے لیے اُس کے پاس کچھ رقم گھٹ گئی اُس کو دیدو  
تاکہ وہ اپنے وطن واپس جاسکے۔

پھر اُس نے کہا: میں نے اُن جناب کے فرمانے پر عمل کیا۔

اُس کے بعد میں جس حاجب اور خادمِ حرم سے ملا، اُس نے مجھ سے یہی پوچھا  
کہ تو نے کثیر کا کیا حل تلاش کیا؟  
میں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے جو کچھ فرمایا تھا، وہی بتا دیا۔  
”وہ کہنے لگے کہ وہ تو (معاذ اللہ) جاہل و کذاب ہے۔ پتہ نہیں کہ وہ یہ کیسے  
کہتا ہے۔“

پھر میں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام کے پاس جا کر اُن لوگوں کی باتیں بتا دیں۔  
آپ نے فرمایا: اچھا، اُنکی باتیں تو تم نے مجھ سے بیان کر دیں، کیا میری بات بھی اُن تک پہنچاؤ گے؟  
میں نے عرض کیا: جی ہاں۔  
آپ نے فرمایا: اُن سے کہدو:

”قال لکم ابو جعفر کیف بکم لو قد قطعت ایدیکم وارجلکم و

علقت فی الکعبۃ۔ ثم یقال لکم: نادوا نحن سراق الکعبۃ“

ترجمہ ”حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام تم لوگوں سے فرماتے ہیں کہ اُس وقت تمھارا  
کیا حال ہوگا جب تمھارے ہاتھ پاؤں کاٹ کر خانہ کعبہ پر لٹکا دیے جائیں گے  
اور تم لوگوں سے کہا جائے گا کہ اعلان کرو کہ ہم لوگ خانہ کعبہ کے چور تھے۔“  
چنانچہ جب میں وہاں سے اُٹھنے لگا کہ جا کر اُن لوگوں تک آپ کا پیغام پہنچا دوں تو آپ نے  
فرمایا: مگر میں خود ایسا نہیں کروں گا، بلکہ ہم اہل بیت میں سے ایک مرد ایسا  
کام انجام دے گا۔

(غیبۂ نغانی)

## (۱۰۳) غارِ انطاکیہ سے کتب آسمانی برآمد کریں

انہی اسناد سے محمد بن علی نے، انھوں نے ابن محبوب سے، انھوں نے عمرو بن شمر سے  
انھوں نے جابر سے روایت کی ہے کہ جابر نے بیان کیا کہ ایک شخص نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر  
کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: اللہ آپ کا بھلا کرے، یہ پانچ سو درہم زکوٰۃ کے ہیں جو میں نے  
اپنے مال سے نکالے ہیں، آپ لے لیں۔

قال لہ ابو جعفر: خذھا أنت فضعھا فی جدرانک من اهل الاسلام  
والمساکین من اخوانک المساکین۔

ثم قال: اذا قام القائم اهل البيت قسم بالسویۃ وعدل فی الرعیۃ  
فمن اطاعہ فقد اطاع اللہ، ومن عصاہ فقد عصی اللہ  
وانما سئى المسئدی لانه یهدی الی امر حق۔

ویستخرج التوراة و سائر کتب اللہ عزوجل من غمار  
بانطاکیۃ و حکم بین اهل التوراة بالتوراة و بین اهل  
الانجیل بالانجیل و بین اهل الزبور بالزبور و بین اهل  
القرآن بالقرآن، و یجمع الیہ اموال الدنیا من بطن  
الارض و ظہرها فیقول للناس: تعاونوا الی ما قطعتم فیہ  
الارحام و سفکتہم فیہ الدماء الحرام و رکبتم فیہ ما  
حرم اللہ عزوجل، فیعطی شیعنا لم یعطہ أحد کان  
قبلہ و یملا الارض عدلاً و قسطاً و نوراً کما ملئت ظلاماً و  
جوراً و شرّاً۔ (غیبۂ نغانی)

ترجمہ: حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے اس سے فرمایا: تم اسے اپنے پاس رکھو اور  
تمھارے قرب و جوار میں جو مسلمان ہیں وہ تمھارے اسلامی برادر ہیں ان میں سے  
جو مساکین و مفلس ہوں، ان کو انہی میں تقسیم کر دینا۔

پھر فرمایا: جب ہم اہل بیت میں سے امام قائم ظہور کریں گے تو وہ سب پر برابر برابری تقسیم  
کریں گے اور اپنی رعایہ کے ساتھ عدل سے کام لیں گے۔ جس نے ان کی اطاعت  
کی، اُس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے اُن کی نافرمانی کی، اُس نے اللہ کی نافرمانی  
کی۔ اُن کا نام مہدی اس لیے ہے کہ وہ ارضی کی طرف ہدایت کریں گے۔

اور توریت و نیز تمام کتب اللہ عزوجل (کی نازل کردہ) کو انطاکیہ کے غار سے برآمد کریں گے۔ پھر اہل توریت کا فیصلہ توریت کے مطابق، اہل انجیل کا انجیل کے مطابق، اہل زبور کا زبور کے مطابق اور اہل قرآن کا فیصلہ قرآن کے مطابق کریں گے۔ اور شکم ارض اور پشت زمین کی ساری دولت یکجا جمع کر کے لوگوں سے فرمائیں گے، (دھڑاؤ، اسی چیز کے لیے تو تم لوگ قطع رحم کیا کرتے تھے، ناجائز خون بہایا کرتے تھے اور حرام کاموں میں مشغول رہا کرتے تھے) پھر آپ ان سب کو اتنا کچھ عطا فرمائیں گے کہ اُس سے قبل کسی نے نہ دیا ہوگا، اور زمین کو عدل و انصاف سے اس طرح بھر دیں گے جس طرح وہ ظلم و جور سے بھری ہوگی۔“ (غیبۃ لغانی)

### ۱۰۴) تابوتِ آدم اور عصاِ موسیٰ کے وارث ؟

ابن عقدہ نے محمد بن مفضل سے اور سعد بن اسحاق، اور احمد بن حنبل، اور محمد قطوانی سے، انھوں نے ابن محبوب سے، انھوں نے عبد اللہ بن سنان سے روایت کی ہے عبد اللہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا:

يقول ۶: كانت عصي موسى قضيب آس من غرس البجّة، آناه بسها جبرئيل لما توجه تلقاء مدین وهي تابوت آدم في بحيرة طبرية ولن يبلها ولن يتغيرا حتى يخرجها القائم اذا قام عليه السلام۔“ (غیبۃ لغانی)

آپ فرماتے تھے کہ ”حضرت موسیٰ کا عصا، شجر آس کی ایک شاخ تھی جو جنت میں لگا ہوا ہے جسے حضرت جبرئیل ان کے پاس اُس وقت لائے جب وہ مرنے جانے لگے۔ وہ عصا اور تابوتِ حضرت آدم یہ دونوں بحیرہ طبریہ میں (موجود) ہیں، جو نہ تو بوسیدہ ہوں گے اور نہ متغیر (ہو کر خراب) ہوں گے۔ جب حضرت امام قائمؑ ظہور کریں گے تو آپ ان دونوں چیزوں کو نکالیں گے۔“ (غیبۃ لغانی)

### ۱۰۵) زاد سفر اور حجرِ موسیٰ علیہ السلام

احمد بن ہوزہ نے نہاوندی سے، انھوں نے عبد اللہ بن حماد سے، انھوں نے ابو جابر سے ابو جابر نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ:

قال: ”اذا ظهر القائم ظهر برایة رسول الله صلى الله عليه وآله

وخاتم سليمان وحجر موسى وعصاه، ثم يا مرنداديه فينادي ”آلَا لَا يَحْمِلُ رَجُلٌ مِنْكُمْ طَعَامًا وَلَا شَرَابًا وَلَا عِلْفًا“ فيقول اصحابه: انّہ یرید ان یقتلنا، ویقتل دوابنا من الجوع والعطش، فیسیروں معہ، فأول منزل ینزلہ یضرب الحجر فینبع منه طعام وشراب وعلف، فیاکلون ویشربون ودوابهم حتی ینزلوا التّجف بظہر الکوفة۔“ (غیبۃ لغانی)

ترجمہ: ”جب حضرت امام قائم علیہ السلام ظہور فرمائیں گے تو آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کا علم مبارک، حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی، حجرِ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کے عصا کو نکالیں گے اور اپنے ساتھیوں میں اعلان کر دیں گے کہ کوئی شخص اپنے ساتھ بطور زاد راہ کھانے پینے کی چیزیں اور سواری کے جانوروں کا چارہ نہ لے کر چلے۔“ (یسنکر) آپ کے ساتھی کہیں گے کہ ”معلوم ہوتا ہے کہ یہ ہمیں اور ہماری سواری کے جانوروں کو بھوکا پیاسا مار ڈالنا چاہتے ہیں۔“ مگر جب آپ پہلی ہی منزل پر قیام فرمائیں گے تو حجرِ موسیٰ پر عصا سے ضرب لگائیں گے تو اُس میں سے کھانا پانی اور سواریوں کا چارہ اہل پڑے گا اور یہ لوگ اور ان کے جانور کھائیں پئیں گے اور اسی طرح منزل بہ منزل چلتے ہوئے پشتِ کوفہ یعنی نجف اشرف پہنچ جائیں گے۔“ (غیبۃ لغانی)

### امام زمانہ کی حکومت میں مہینے میں

### دو بار تنخواہ اور سال میں دو بونس

انہی اسناد کے ساتھ عبد اللہ نے ابن بکر سے، انھوں نے حمران سے، اور حمران نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ:

قال ۶: ”کاشنی بدینکم هذا لا یزال مولیاً یفحص بدمہ ثم لا یردّہ علیکم الا رجل منا اهل البيت فیعطیکم فی السنّة عطاءً ین ویرزکم فی الشهر رزقین وتؤتون الحکمة فی زمانہ حتی ات المرأة لتقضى فی بیتہا بکتاب اللہ تعالیٰ وسنّة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔“ (غیبۃ لغانی)

ترجمہ: ”آپ فرمایا: گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ ہم اہل بیت میں سے ایک شخص آئے گا جو

سال بھر میں دو مرتبہ تم لوگوں کو (پونس) عطا کرے گا اور چھینے میں دو مرتبہ روزی (روزینہ - تنخواہ) دے گا، اور اُس کے زمانے میں علم و حکمت تم لوگوں کو اس قدر ملے گی کہ ایک عورت اپنے گھر میں بیٹھی ہوئی کتابِ خدا اور سنتِ رسول کے مطابق فیصلہ (خود ہی) کرے گی۔“ (غنیۃ لغانی)

### منبرِ کوفہ پر سرِ بہرِ عہد نامہ سُنانا

(۱۰۷)

سہل نے ابنِ محبوب سے، اُنھوں نے اپنے بعض لوگوں سے اور اُنھوں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ:

”قال: كافي بالقائم علي المنبر (الكوفة) عليه قبار فيخرج من وريان قباثه كتاباً محتوماً بخاتم (من) ذهب فيفكّه فيقرأه على الناس فيجفلون عنه إجمال الغنم فلم يبق إلا النقباء، فيتكلّم بكلام فلا ياحقون ملجأً حتّى يرجعوا إليه واني لأعرف الكلام الذي يتكلّم به -“ (كافي)

ترجمہ: ”آپ نے فرمایا: گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ امام قائم علیہ السلام اپنی قبا زینت کیے ہوئے منبرِ کوفہ پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ آپ نے اپنی قبا کے اندر سے ایک سرِ بہرِ تحسیر نکالی، پھر تہ توڑی اور لوگوں کو پڑھ کر سنایا تو لوگ آپ سے اس طرح بدک کر بھاگ رہے ہیں جس طرح بھیڑ بکریاں بدکتی ہیں اور سوائے آپ کے نقیبوں کے کوئی باقی نہ رہا۔ پھر آپ نے ایک ایسی بات کہی جس سے وہ بھاگے ہوئے لوگ مجبوراً واپس آ گئے۔ اور میں جانتا ہوں کہ وہ کیا کہیں گے۔“

(کافی)

### آپ اسلام کو جدید انداز میں پیش کریں گے

(۱۰۸)

عبدالواحد بن عبد اللہ نے احمد بن محمد بن رباح سے، اُنھوں نے احمد بن علی حمیری سے اُنھوں نے حسن بن ایوب سے، اُنھوں نے عبد الکریم خثعمی سے، اُنھوں نے احمد بن حسن بن ابان سے، اُنھوں نے عبد اللہ بن عطا سے، اور اُنھوں نے شیخ الفقہاء (فقہاء میں سب سے بزرگ) یعنی حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ: میں نے ایک مرتبہ اُن جناب سے سیرتِ حضرت امام مہدی علیہ السلام کے متعلق دریافت کیا:

قال: ”يصنع ما صنع رسول الله صلى الله عليه وآله يسهد ما كان قبله

كما هدم رسول الله صلى الله عليه وآله اموال الجاهلية ويستأنف الاسلام جديداً۔“ (غنیۃ لغانی)

ترجمہ: آپ نے فرمایا: آپ وحی کریں گے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا تھا یعنی اپنے پہلے کے تمام رواجم کو ختم کر دیں گے جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایامِ جاہلیت کے تمام رسم و رواج کو ختم کر دیا تھا، اور اسلام کو ایک جدید انداز سے پیش کریں گے۔“

### سیرتِ رسول اللہ اور سیرتِ قائم میں فرق

(۱۰۹)

علی بن الحسین نے محمد عطار سے، اُنھوں نے محمد بن حسن رازی سے، اُنھوں نے محمد علی کوفی سے، اُنھوں نے برنطی سے، اُنھوں نے ابنِ بکیر سے، اُنھوں نے اپنے والد سے اُنھوں نے زرارہ سے اور زرارہ نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ میں آنجناب سے عرض کیا کہ (فرزندِ رسول!) آپ امام قائم کا نام تو بتا دیں؟ فقال: اسمه اسمی۔

قلت: أيسر بسيرة محمد صلى الله عليه وآله؟

قال: هيما ت هيما ت يا زرارة ما يسير بسيرته۔

قلت: جعلت فداك لِم؟

قال: إن رسول الله صلى الله عليه وآله سار في أمته باللين كان يتألف

الناس، والقائم عليه السلام يسير بالقتل، بذالك أمر

في الكتاب الذي معه: أن يسير بالقتل ولا يستتيب

أحدًا، ويل لمن ناداه۔“ (غنیۃ لغانی)

آپ نے فرمایا: اُن کا نام میرا نام ہوگا۔

میں نے عرض کیا: کیا آنجناب کی سیرت بھی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت ہوگی؟

آپ نے فرمایا: افسوس، افسوس! اے زرارہ! وہ آنحضرت م کی سیرت پر عمل نہ کریں گے۔

میں نے عرض کیا: میں آپ پر قربان، یہ کیوں؟

آپ نے فرمایا: یہ اس لیے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی امت کے ساتھ نرمی

اور تالیفِ قلوب کا سلوک کیا، مگر امام قائم، تو قتل کرینگے اور اسی کا اُن کو حکم دیا گیا ہوگا اس کتاب

میں جو اُن کے پاس ہوگی، اس میں ریتِ قتل کا حکم ہوگا، تو یہ قبول نہ ہوگی، ویل ہے اُس پر جس اُن سے منہ موڑا۔ (غنیۃ لغانی)

محمد بن علی کوئی نے عبدالرحمان بن (ابی) ہاشم سے، انھوں نے ابوذر جریج سے اور ابو جریج نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ امیر المومنین کا ارشاد ہے: ”کان لی ان اُقتل المولّی و اُجبت علی الجریج، ولکن ترکت ذلک للعاقبة من اصحابی ان جرحوا لم یقتلوا، والقائم له ان یقتل المولّی و یجبت علی الجریج۔“ (غنیۃ لغائی)

ترجمہ: ”میرے لیے یہ ممکن تھا کہ منہ موڑنے والے کو قتل کروں اور زخمیوں کی مرہم پٹی کروں، مگر میں نے اپنے اصحاب کے انجام کے پیش نظر ایسا نہیں کیا کہ اگر یہ زخمی ہو جائیں تو قتل نہ کیے جائیں، مگر امام قائمؑ، منہ موڑنے والے کو قتل کریں گے اور زخمیوں کو دفن (تجہیز) کر دیں گے۔“ (غنیۃ لغائی)



### ۱۱۳) امر جدید کے ساتھ ظہور

انہی اسناد کے ساتھ بزنجی نے عاصم بن حمید حنظل سے، انھوں نے ابوبصیر سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا:

”يقوم القائم بامر جديد وكتاب جديد وقضاء جديد على العرب شديد، ليس شأنه إلا بالسيف لا يستتيب أحدًا ولا يأخذ في الله لومة لائم“ (غیبۃ لغانی)

”امام قائم علیہ السلام امر جدید و کتاب جدید اور فیصلہ جدید کے ساتھ ظہور کریں گے، اور اہل عرب پر شدید ہوں گے، وہ سوائے تلوار کے اور کوئی بات نہ کریں گے، کسی کا عذر و توبہ قبول نہ کریں گے۔ وہ ملامت کرنے والے کی ملامت کی اللہ کے بارے میں، پیروا نہ کریں گے۔“ (غیبۃ لغانی)

### ۱۱۵) لباس اور غذا میں سادگی

انہی اسناد کے ساتھ محمد بن علی کوفی نے ابن محبوب سے، انھوں نے بطائنی سے انھوں نے ابوبصیر سے اور ابوبصیر نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

”ما تستعجلون بخروج القائم؟ فوالله ما لباسه إلا الغليظ ولا طعامه إلا الجشب، وما هو إلا السيف والموت تحت ظل السيف“ (غیبۃ لغانی)

”تم لوگ امام قائم کے ظہور کے لیے تعجل کیوں چاہتے ہو؟ خدا کی قسم وہ تو موٹا جھوٹا نہیں گے، اور روکھی سوکھی کھائیں گے۔ ان کا کام تلوار اور صرف تلوار (چلانا) ہے اور تلوار ہی کے زیر سایہ موت ہے۔“ (غیبۃ لغانی)

### ۱۱۶) آپ کی غذا نانِ شعیر ہوگی

ابن عقدہ نے احمد بن یوسف بن یعقوب سے، انھوں نے اسماعیل بن مہران سے انھوں نے ابن بطائنی سے، انھوں نے اپنے والد اور وہیب سے، اور انھوں نے ابوبصیر سے اور ابوبصیر نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے کہ:

قال: ”أذا خرج القائم لم يكن بينه وبين العرب وقریش إلا السيف (ما يأخذ منها) (لا السيف) وما يستعجلون بخروج القائم؟ والله ما طعامه إلا الشعير الجشب ولا لباسه إلا الغليظ، وما هو إلا السيف والموت تحت ظل السيف“

(غیبۃ لغانی)

آپ نے فرمایا: جب امام قائم علیہ السلام کا ظہور ہوگا تو آنجناب کے اور اہل عرب و قریش کے درمیان صرف تلوار ہوگی اور تم لوگ ظہور قائم، میں تعجل کیوں چاہتے ہو؟ بخدا ان جناب کی غذا تو صرف جو کی بدمزہ روٹی ہوگی اور آپ کا لباس موٹا جھوٹا ہوگا، اور آپ کا کام صرف تلوار ہوگا، اور تلوار ہی کے زیر سایہ موت۔“ (غیبۃ لغانی)

### ۱۱۷) آپ کا خوف ہر شے پر طاری ہوگا

ابن عقدہ نے علی بن حسن تمیمی سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے حسن بن علی بن یوسف اور محمد بن علی سے، انھوں نے سعدان بن مسلم سے، انھوں نے اپنے بعض اشخاص (رجال) سے، انھوں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے، ان کا بیان ہے کہ آپ نے فرمایا:

”بيننا الرجل على رأس القائم عليه السلام يأمره وينهاه إذا قال: أديروه فيديرونه إلى قدامه فيأمر بضرب عنقه فلا يبقى في الخافقين شيء إلا خافه“ (غیبۃ لغانی)

”لوگ گرفتار کر کے آپ کے سامنے پیش کیے جائیں گے اور ان کی گردن زنی کا حکم دیں گے اور دنیا میں کوئی شے باقی نہ رہے گی جو آپ سے غفر زدہ نہ ہو۔“

(غیبۃ لغانی)

علی بن احمد بندرہجی نے عبید اللہ بن موسیٰ سے، انھوں نے برقی سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے سعدان بن مسلم سے، انھوں نے ہشام بن سالم سے اور انھوں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے اسی کے مثل روایت نقل کی ہے۔

(غیبۃ لغانی)

## قمیص رسولِ امام قائم کے جسم پر ہوگی

(۱۱۸)

محمد بن ہمام نے حمید بن زیاد سے، انھوں نے حسن بن محمد بن سماعہ سے، انھوں نے احمد بن حسن سے، انھوں نے اپنے چچا حسین بن اسماعیل سے، انھوں نے یعقوب بن شعیب سے اور انھوں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ اُن جناب نے مجھ سے فرمایا:

”اِنَّ اُرَيْكَ قَمِيصَ الْقَائِمِ الَّذِي يَقُومُ عَلَيْهِ؟“

فقلت: بلى - فدمًا بقمطر ففتحته وأخرج منه قميص كرايسين

فنشره فاذا في كتفه الأيسر دم -

فقال: هذا قميص رسول الله صلى الله عليه وآله الذي عليه يوم

ضربت رباعيته وفيه يقوم القائم، فقبلت الدّم و

وضعته على وجحي ثم طواه ابو عبد الله عليه السلام ورفعته -

(غيبۃ لغانی)

ترجمہ:

آپ نے فرمایا: ”کیا میں تمہیں وہ قمیص دکھاؤں جسے پہن کر امام قائم ظہور فرمائیں گے؟“

میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ تو آپ نے ایک بستہ منگوا یا، اُسے کھولا، اُس میں سے ایک قمیص نکالی

پھر اُسے پھیلا دیا، تو اُس کی بائیں آستین پر خون لگا ہوا تھا۔ اُسے دکھا کر آپ نے

فرمایا: یہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وہ قمیص ہے جسے آپ اُس دن

زیر تن کیے ہوئے تھے جس دن آپ کے دندان مبارک شہید ہوئے تھے۔ یہی قمیص

پہن کر امام قائم مہم قیام فرمائیں گے۔

یسنکر میں نے اس خون کو بوسہ دیا جو اُس قمیص کی آستین پر لگا ہوا تھا اور میں نے

اُس کو اپنے چہرے پر رکھا۔ پھر حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے

اُس کو طے کر کے رکھ دیا۔“ (غیبۃ لغانی)

## آیہ: ”آتَىٰ أَمْرًا لِلَّهِ...“ کی تفسیر

(۱۱۹)

علی بن احمد نے عبید اللہ بن موسیٰ سے، انھوں نے علی بن حسن سے، انھوں نے علی بن حسان سے، انھوں نے عبد الرحمن بن کثیر سے، اور انھوں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے قول خدا: ”آتَىٰ أَمْرًا لِلَّهِ فَلَا تَسْتَجِدُّهُ“

کے متعلق ارشاد فرمایا:

”هو امرنا امر الله عز وجل (أ) لا تستعجل به يؤيده“

بثلاثة اجناد بالملائكة والمؤمنين والرعب وخروجه

كخروج رسول الله صلى الله عليه وآله وذلك قوله عز وجل:

(آیہ) ”كَمَا أَخْرَجَكَ رَبُّكَ مِنْ بَيْتِكَ بِالْحَقِّ تَوَارَاتٍ فَرِيقًا“

مِنَ الْمُؤْمِنِينَ لَكُرْهُوْنَ“ (سورة الانفال آیت ۵)

ترجمہ روایت: ”آپ نے فرمایا: ”یہی ہمارا امر ہے جو امر خدا ہے ہم لوگ اس میں عجلت نہیں

چاہتے۔ اللہ تعالیٰ اُن کی (ہماری صاحب الامر کی) مدد افواج فرشتگان

اور مومنین اور رعب و دبدبہ سے کرے گا۔ اُن کا خروج بھی رسول اللہ

کے خروج کے مانند ہوگا۔ چنانچہ اللہ عز وجل ارشاد فرماتا ہے کہ:

ترجمہ آیت: ”جس طرح تیرے پروردگار نے تجھے تیرے گھر سے حق کے

ساتھ نکالا، حالانکہ مومنین میں سے ایک گروہ اسے بہت زیادہ

پسند کرتا تھا۔“ (سورہ انفال آیت ۵)

## تین سو تیرہ فرشتوں کا نزول

(۱۲۰)

احمد بن ہودہ نے ابراہیم بن اسحاق سے، انھوں نے عبد اللہ بن حماد سے

انھوں نے بطامنی سے اور بطامنی نے حضرت امام علیہ السلام سے روایت کی کہ آپ نے

ارشاد فرمایا: ”اذا قام القائم عليه السلام نزلت الملائكة بثلاثمائة وثلاثة“

عشیر: ثلث علی خیول شہب، و ثلث علی خیول بلق

و ثلث علی خیول حو، قلت: وما الحو؟

قال: الحمر۔“ (غیبۃ لغانی)

ترجمہ روایت: ”آپ نے ارشاد فرمایا: ”جب امام قائم علیہ السلام ظہور فرمائیں گے تو

تین سو تیرہ فرشتے نازل ہوں گے جن میں سے ایک تہائی شہب

(سیاہی مائل سفید رنگ کے) گھوڑوں پر، ایک تہائی ابلق (سیاہ اور

سفید داغوں والے) گھوڑوں پر، اور ایک تہائی حو گھوڑوں پر سوار ہوں گے۔“

میں نے عرض کیا: حو سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا: سُرخ۔ ”احمر“ (سُرخ گھوڑے)۔

## ۱۲۱) ہر سپاہی کیلئے تلوار نازل ہوگی

اور انہی اسناد کے ساتھ بھارتی نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

”قال: اذا قام القائم علیہ السلام نزلت سیوف القتال علی کل سیف اسم الرجل واسم ابیه“

آپ نے فرمایا: ”جب امام قائم علیہ السلام ظہور فرمائیں گے (تو آسمان سے آپ کے فوجیوں کے لیے جہاد کے واسطے) تلواریں نازل ہوں گی جن پر ہر فوجی کا نام اور اس کے والد کا نام کندہ ہوگا۔“

(غنیۃ لغائی)

## ۱۲۲) فرقہ مرجئہ کا خیال ہے کہ خون نہ بہے گا

ابن عقدہ نے علی بن حسن تیملی سے، انھوں نے عباس بن عامر سے، انھوں نے موسیٰ بن بکر سے، انھوں نے بشیر بن مال سے، انھوں نے علی بن احمد سے، انھوں نے عبد اللہ بن مسلم سے، انھوں نے ایوب بن نوح سے، انھوں نے صفوان سے، انھوں نے بشیر سے روایت کی ہے۔ اُن کا بیان ہے کہ جب میں مریہ گیا تو حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام کے بیت الشرف پر حاضر ہوا، دیکھا کہ دروازے پر ایک خچر زین کسا ہوا کھڑا ہے۔ چنانچہ میں بیت الشرف کے ایک طرف جا بیٹھا۔ کچھ دیر کے بعد آپ اندر سے برآمد ہوئے۔ میں نے سلام عرض کیا تو آپ خچر پر سوار ہو چکے تھے لیکن مجھے دیکھ کر آپ فوراً ہی اتر پڑے اور میری طرف تشریف لائے اور دریافت فرمایا کہ تم کون ہو؟

میں نے عرض کیا: عراق کا رہنے والا ہوں۔

آپ نے فرمایا: عراق میں کہاں کے باشندہ ہو؟

میں نے عرض کیا: کوفے کا باشندہ ہوں۔

آپ نے فرمایا: اس سفر میں تمہارے ہمراہ کون تھا؟

میں نے عرض کیا: محدثہ کا ایک گروہ۔

آپ نے فرمایا: محدثہ کون؟

میں نے عرض کیا: مرجئہ۔

آپ نے فرمایا: کل جہاد قائم ہو کر رہے گا تو یہ لوگ کس کے پاس پناہ لیں گے؟

میں نے عرض کیا: یہ لوگ کہتے ہیں کہ اگر ایسا ہوا تو ہمارے اور تمہارے ساتھ برابر کا انصاف ہوگا۔ آپ نے فرمایا: من تاب، من تاب، من تاب اللہ علیہ ومن استر نفاقاً فلا یبعد اللہ غیہ ومن اظہر شیئاً اھرق اللہ دمہ۔

ثم قال: یدبحم والذی نفسی بیدہ کما یدبح القصاب شاتہ و اوما بیدہ اری حلقہ۔

قلت: انتم یقولون: انہ اذا کان ذلک استقامت لہ الامور فلا یسرق محبۃ دم،

فقال: کلاً والذی نفسی بیدہ حتی نمسح وانتم العرق والعلق و اوما بیدہ اری جہتہ۔“

ترجمہ: آپ نے فرمایا: جو توبہ کرے گا اللہ اس کی توبہ قبول کرے گا، مگر جو دل میں نفاق چھپائے ہوئے ہوگا اللہ اس کو دھنکا کر دیگا۔ اور اگر کوئی کچھ اور کرنے پر آمادہ ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس کا خون بہا دیگا۔

پھر فرمایا: یعنی۔ اُن کو ذبح کر دیگا، اُس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے جس طرح قصاب بکری کو ذبح کرتا ہے۔

اور یہ فرما کر آپ نے اپنی گردن (حلق) کی طرف اشارہ کیا۔

میں نے عرض کیا: وہ لوگ تو یہ کہتے ہیں کہ جب اُن کی حکومت قائم ہو جائے گی تو وہ کسی کا خون نہ بہائیں گے آپ نے فرمایا: اُس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، ہرگز ایسا نہیں ہے بلکہ تم لوگ خون اور پیسے میں لت پخت (لتھڑے) ہو گے اور ہم اُسے پونچھیں گے۔ یہ فرما کر آپ نے اپنی پیشانی کی طرف اشارہ کیا۔“

(غنیۃ لغائی)

## ۱۲۳) بڑی خونریزی کے بعد آپ کی حکومت قائم ہوگی

ابن عقدہ نے محمد بن سالم سے، انھوں نے عثمان بن سعید سے، انھوں نے احمد بن سلیمان سے، انھوں نے موسیٰ بن بکر سے، انھوں نے بشیر بن مال سے یہی روایت کی ہے مگر اس میں یہ ہے کہ جب میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے عرض کیا کہ مرجئہ کہتے ہیں کہ حضرت امام ہو کر جب ظہور فرمائیں گے تو اُن کی حکومت بغیر ایک قطرہ خون بہے آسانی سے قائم ہو جائیگی۔

قال: ”کلاً والذی نفسی بیدہ لو استقامت لاحد عفو“

لاستقامت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین ادمیت دباعیہ

وَشَجَّ فِي وَجْهِهِ كَلًّا وَالَّذِي لَفْسِي بَيِّدَهُ حَتَّى نَمْسَحَ  
نَحْنُ وَانْتَدَّ الْعِرْقُ وَالْعَلَقُ، ثُمَّ مَسَحَ جَبْهَتَهُ۔“

آپؐ نے فرمایا ”ہرگز ایسا نہیں ہے، اُس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، اگر کسی کا اقتدار یونہی قائم ہو جائے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اقتدار سب سے پہلے اسی طرح قائم ہوتا۔ آنحضرتؐ کا اقتدار بھی اُس وقت قائم ہوا جب آپؐ کے دندان مبارک شہید ہوئے اور آپؐ کے چہرہ اقدس پر زخم آئے۔ اُس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ امام قائمؑ کی حکومت بھی اُس وقت ہی قائم ہوگی جب تم لوگوں کی پیشانیاں خون اور پسینے سے تر رہیں گی اور ہم اُسے پونچھیں گے۔“

پھر آپؐ نے اپنی پیشانی پونچھ کر بتایا کہ اس طرح پونچھیں گے۔“ (غیبہ نعمانی)

### محنت شاقہ کے بعد قیام حکومت (۱۲۴)

علی بن احمد نے عبید اللہ بن موسیٰ سے، انھوں نے حسن بن معاویہ سے، انھوں نے ابن محبوب سے، انھوں نے عیسیٰ بن سلیمان، انھوں نے مفضل سے روایت کی ہے، مفضل نے بیان کیا کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا، جب آپ کے سامنے امام قائم علیہ السلام کا ذکر کیا گیا تو میں نے عرض کیا کہ مجھے امید ہے کہ امام قائمؑ کی حکومت آسانی سے قائم ہو جائے گی۔

آپؐ نے فرمایا: ”لَا يَكُونُ ذَلِكَ حَتَّى تَمْسَحُوا الْعِرْقَ وَالْعَلَقَ“  
ترجمہ: ”نہیں، یہ حکومت اُس وقت قائم ہوگی جب تم لوگوں کو اپنی پیشانیوں سے خون اور پسینہ پونچھنا پڑے گا۔“ (غیبہ نعمانی)

### اہل حق ہمیشہ سختیوں میں رہے (۱۲۵)

عبد الواحد بن عبد اللہ سے، انھوں نے محمد بن جعفر سے، انھوں نے ابن ابی الخطاب سے، انھوں نے محمد بن سنان سے، انھوں نے یونس بن ظبیان سے روایت کی ہے، اُن کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا:

يَقُولُ: ”إِنَّ أَهْلَ الْحَقِّ لَمْ يَزَالُوا مِنْذُ كَانُوا فِي شِدَّةٍ، أَمَّا أَنْ  
ذَلِكَ إِلَى مَدَّةٍ قَرِيبَةٍ وَعَاقِبَةُ طَوِيلَةٍ۔“ (غیبہ نعمانی)

ترجمہ: آپؐ نے فرمایا: ”اہل حق، بلاشبہ جب سے بھی رہے، ہمیشہ شدت اور سختیوں میں رہے مگر یہ سختیاں ایک قریبی مدت تک رہیں، اسکے بعد اسکا انجام بہت طویل ہوگا۔“ (غیبہ نعمانی)

\* ابن عقدہ نے اپنے بعض رجال سے، انھوں نے علی بن اسحاق بن عمار سے  
انھوں نے محمد بن سنان سے بھی اسی کے مثل روایت کی ہے۔ (غیبہ نعمانی)

### وہ دور بہت جانفشانی کا ہوگا (۱۲۶)

علی بن حسین نے محمد بن یحییٰ سے، انھوں نے محمد بن حسن رازی سے، انھوں نے محمد بن علی سے، انھوں نے معمر بن خلد سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت امام علی الرضا علیہ السلام کے سامنے حضرت امام قائم علیہ السلام کا ذکر آیا تو:

قَالَ: ”أَنْتُمْ (اَيُّوْم) اَرْخَى بِالْأَمْنِكُمْ يَوْمُهُ“  
قال: وكيف؟

قال: ”لَوْ قَدْ خَرَجَ قَائِمُنَا عَلَيَّ السَّلَامُ لَمْ يَكُنْ إِلَّا الْعَلَقُ وَالْعِرْقُ  
(و) الْقَوْمُ عَلَى السَّرُوحِ وَمَا لِبَاسُ الْقَائِمِ عَلَيَّ السَّلَامُ إِلَّا الْغَلِيظُ  
وَمَا طَعَامُهُ إِلَّا الْجَشَبُ“ (غیبہ نعمانی)

ترجمہ: آپؐ نے فرمایا: ”تم لوگ اس دور میں زیادہ آرام و چین سے ہو رہے نسبت اُس دور کے“  
راوی نے عرض کیا: وہ کیسے؟

آپؐ نے فرمایا: جب امام قائم علیہ السلام ظہور کریں گے تو بڑی عرق ریزی اور خوں ریزی کرنی پڑے گی، قوم کو اپنی سواری کی پشت پر رہنا پڑے گا اور خود امام قائمؑ کا لباس بہت معمولی (موٹا جھوٹا) اور آپ کا طعام بد مزہ ہوگا۔“ (غیبہ نعمانی)

### مظلومیت بھی نعمت ہے (۱۲۷)

عبد الواحد نے احمد بن ہوزہ سے، انھوں نے نہاوندی سے، انھوں نے عبد اللہ ابن حماد سے، انھوں نے مفضل سے روایت کی ہے کہ اُن کا بیان ہے کہ حالت طوان میں ایک مرتبہ میں حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کے قریب تھا، آپؐ نے نظر اٹھا کر میری طرف دیکھا  
وَقَالَ لِي: ”يَا مَفْضُلُ مَا لِي أَرَاكَ مَسْمُومًا مَتَغَيِّرَ اللَّوْنُ؟“  
قال: فقلت له: جعلت فداك نظري الى بنى العباس، وما في ايدى يهم من



هَذَا الْمَلِكُ وَالسُّلْطَانُ وَالْجَبْرُوتُ ، فَلَوْ كَانَ ذَلِكَ لَكُمْ  
لَكُنَّا فِيهِ مَعَكُمْ -

فَقَالَ : ” يَا مِفْضَلُ ! أَمَا لَوْ كَانَ ذَلِكَ لَمْ يَكُنِ الْإِسْلَامُ سِيَاحَةَ النَّهَارِ وَأَكَلَ الْجَشْبُ ، وَلَبَسَ الْخَشَّ سَبَّ  
أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَالْإِفَالْتَارُ ، فَرَزَى ذَلِكَ عَتَا  
فَصَرْنَا نَأْكُلُ وَنَشْرِبُ ، وَهَلْ رَأَيْتَ ظُلَامَةً جَعَلَهَا اللَّهُ  
نِعْمَةً مِثْلَ هَذَا ؟ “

ترجمہ: اور آپ نے مجھ سے دریافت فرمایا: اے مفضل! کیا بات ہے میں تم کو کچھ محزون و غموں پارہاؤں  
اور تمہارے چہرے کا رنگ بھی تغیر ہے؟

میں نے عرض کیا: میں آپ پر قرآن، میں بنی عباس کو دیکھتا ہوں کہ ان کے ہاتھوں میں سلطنت  
اور اقتدار و طاقت وغیرہ سبھی کچھ ہے۔ کاش یہ سب کچھ آپ حضرات کے پاس  
ہوتا تو ہم لوگ بھی آپ حضرات کے ساتھ اس میں شریک ہوتے؟

آپ نے فرمایا: اے مفضل! اگر ایسا ہوتا تو تم لوگوں کو بڑی محنت کرنی پڑتی، راتوں کو لوگوں  
کی حفاظت اور دلوں کو چکر لگانا پڑتا، بدرمہ کھانا اور موٹا جھوٹا پہننا پڑتا  
جیسا کہ حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام کے دور حکومت میں تھا، اور اگر ایسا نہ  
کرتے تو انجام کار جہنم تھا۔ یہ ذمے داریاں ہمارے سر سے اٹھالی گئی ہیں، اس  
ہم لوگ مناسب غذا کھاتے پیتے ہیں۔ کیا تم نے کبھی دیکھا ہے کہ ظلم کسی کھیلے  
باعثِ نفع بن گیا ہو، جیسا کہ یہ ہے (اس دور میں ہے) “

(غیبۃ لغانی)

### اگر امت کو حکومت ملتی ... ؟

(۱۲۸)

انہی اسناد کے ساتھ عبداللہ بن حماد سے، انھوں نے عمر بن شمر سے روایت  
کی ہے، وہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کے بیت الشرف  
میں حاضر تھا اور بیت الشرف لوگوں سے (کچھ کچھ) بھرا ہوا تھا، ان لوگوں میں سے جو شخص آپ سے  
کچھ دریافت کرتا، آپ اس کا جواب دیتے جاتے تھے اور میں بیت الشرف کے ایک گوشے میں بیٹھا ہوا  
رو رہا تھا کہ اس دوران:

فَقَالَ مَا يَبْكِيكَ يَا عَمْرُو !

قُلْتُ : جَعَلَتْ فِدَاكَ وَكَيْفَ لَا أَبْكِي وَهَلْ فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ مِثْلُكَ

وَالْبَابُ مَغْلُوقٌ عَلَيْكَ وَالسُّتُرُ لَمْ يَرْخَى عَلَيْكَ ؟  
فَقَالَ : لَا تَبْكُ يَا عَمْرُو نَأْكُلُ أَكْثَرَ الطَّيِّبِ وَنَلْبَسُ اللَّبَنِ وَلَوْ  
كَانَ الَّذِي تَقُولُ لَمْ يَكُنْ إِلَّا أَكَلَ الْجَشْبُ وَلَبَسَ  
الْخَشَّ ، مِثْلَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ  
إِلَّا فَمَعَالِجَةُ الْأَغْلَالِ فِي النَّارِ “

(ترجمہ) پس آپ نے دریافت فرمایا: اے عمرو! کیوں رو رہے ہو؟  
میں نے عرض کیا: (فرزند رسول!) میری جان آپ پر نثار کیے نہ دونا آئے کہ آپ جیسا محترم  
شخص اس امت میں کوئی اور بھی ہے؟ اس کے باوجود آپ پر دروازہ بند ہے

آپ کی شخصیت پر پردہ ڈال دیا گیا ہے؟  
آپ نے فرمایا: اے عمرو! نہ رو، اس وقت تو ہم اکثر و بیشتر اچھی اور طیب غذا میں کھاتے  
ہیں اور اچھا لباس پہنتے ہیں، اگر وہ ہوتا جو تم کہتے ہو، تو پھر سولے بدرمہ  
کھانے اور موٹا کپڑا پہننے کے اور کچھ نہ ہوتا۔ جیسا کہ حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام  
کا معمول تھا، اور اگر ایسا نہ ہوتا تو (اے عمرو!) معالجہ جہنم میں زنجیریں ہوتیں۔ “

(غیبۃ لغانی)

### علم رسول کا پھریرا اور اقی جنت

(۱۲۹)

انہی اسناد کے ساتھ عبداللہ بن حماد سے، انھوں نے عبداللہ بن سنان سے اور  
عبداللہ بن سنان نے حضرت ابو عبداللہ امام جعفر (بن محمد باقر) الصادق علیہ السلام سے روایت  
کی ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا:

” أَيْ اللَّهَ إِلَّا أَنْ يَخْلُفَ وَقْتُ الْمَوْتَيْنِ -

وہی راویہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نزل بہا جبریل یوم بدر سیر بہ  
ثُمَّ قَالَ : يَا أَبَا حَمْدٍ ! مَا هِيَ وَاللَّهِ مِنْ قَطْنٍ وَلَا كَثَّانٍ وَلَا قَرْ وَلَا حَرِيرٍ  
فَقُلْتُ : مِنْ أَيْ شَيْءٍ هِيَ ؟

قَالَ : مِنْ وَرَقِ الْجَنَّةِ ، نَشَرَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ ، ثُمَّ  
لَفَّهَا وَدَفَعَهَا إِلَى عَلِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَلَمْ تَزَلْ عِنْدَ عَلِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَتَّى  
كَانَ يَوْمَ الْبَصْرَةِ ، فَنَشَرَهَا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَفَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ  
ثُمَّ لَفَّهَا - “

وہی عندنا ہذا لا ینشرھا أحدھ حتی یقوم القائم

فاذا قام نشرها فلم يبق في المشرق والمغرب أحد إلا لعننا  
ويسير الرعب قدامها شهراً (و وراءها شهراً) وعن عيينها  
شهراً وعن يسارها شهراً۔

ثم قال: يا با محمد إنه يخرج متوراً غضبان أسفاً لغضب الله على  
هذا الخلق عليه فيميص رسول الله صلى الله عليه وآله الذي  
كان عليه يوم أحد و عمامة السحاب ، و درع رسول الله صلى  
الله عليه وآله السابغة ، و سيف رسول الله صلى الله عليه وآله ذو الفقار  
يجرد السيف على عاتقه ثمانية أشهر يقتل هرماً۔  
فاؤل ما يبداً ، ببخى شعبة فيقطع أيدى يهم ويلتصق في الكعبة  
وينادي مناديه هؤلاء سراق الله ، ثم يتناول قریشاً فلا يأخذ  
منها إلا السيف ، ولا يعطيها إلا السيف ولا يخرج القاشم ،  
حتى يقرأ كتابان كتاب بالبصرة وكتاب بالكوفة بالبراءة  
من علي عليه السلام۔“

آپے ارشاد فرمایا: ”اللہ نے یہ طے کر لیا ہے کہ وہ وقت معین کر نیویں کے خلاف کرے گا۔  
اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا علم مبارک ہے جس کو حضرت جبریل یوم  
بدلیہ کو نازل ہوتے تھے اور اسے لیکر چلے تھے۔  
پھر فرمایا: اے ابو محمد! بخدا اس علم کا پھر سیرانہ موت کا ہے، نہ کتان کا، نہ حریر کا،  
نہ پرنیان کا۔

سینے عرض کیا: پھر کس چیز کا بنا ہوا ہے۔؟

آپ نے فرمایا: اس کا پھر سیرانہ جنت کے اور اق کا ہو گا جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
نے یوم بدلیہ لایا تھا، پھر اسے پیٹ کر حضرت علی علیہ السلام کے حوالے کیا۔ وہ  
حضرت ابوالائمہ علی علیہ السلام کے پاس مسلسل رہا، یہاں تک کہ جنگ بھرہ (جمل)  
میں حضرت ابوالائمہ امام علی علیہ السلام نے وہی پھر سیرا پھر لایا اور اللہ تعالیٰ نے  
آپ کو فتح عطا فرمائی، اس کے بعد آپ نے اسے پیٹ کر رکھ دیا۔ اور اب وہ پھر سیرا  
اس وقت ہمارے پاس ہے اور حضرت امام قائم علیہ السلام کے ظہور سے قبل  
اسے کوئی نہیں لہرائے گا، جب آپ ظہور فرمائیں گے تو وہی اس کو لہرائیں گے جسے  
دیکھ کر مشرق و مغرب کا شخص اس کو برا کہے گا، مگر اس پھر سیرا کا رعب و دہرہ

ایک ماہ کی مسافت کے برابر آگے آگے اور ایک ماہ کی مسافت کے برابر پیچھے،  
ایک ماہ کی مسافت کے برابر دایہ جانب اور ایک ماہ کی مسافت کے برابر  
بائیں جانب چھایا رہے گا۔

پھر آپ نے فرمایا: اے ابو محمد! امام قائم علیہ السلام غیظ و غضب کے عالم میں خروج کریں گے  
اس لیے کہ اللہ تعالیٰ اس مخلوق پر غضبناک ہو گا۔ آپ وہی قمیص زیب تن  
کیے ہوئے ہوں گے جو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یوم دجک (جنگ بدر)  
زیب تن فرمائی ہوئی تھی، اور آپ کے فرقہ اندس پر عمامہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ  
اور جسم مبارک پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سالغہ نامی زیرہ اور دست پاکیزہ  
میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تلوار ذو الفقار ہوگی جسے آپ آٹھ ماہ  
تک اپنے دوش مبارک پر رکھے ہوئے رہیں گے اور قتل عام کریں گے۔  
اور قتل عام سب سے پہلے بنی شیبہ سے شروع کریں گے، اُن لوگوں  
کا تھقہ قطع کریں گے اور خانہ کعبہ میں لٹکا دیں گے اور اُن کا ایک منادی اعلان کرے گا کہ  
”یہ سب خانہ کعبہ کے چور تھے۔“ اس کے بعد قریش کی گرفتاریاں ہونگی  
اُن سے بھی سولے تلوار کے نہ کچھ لیں گے اور سولے تلوار کے نہ کچھ دیں گے اور جب  
امام قائم علیہ السلام خروج فرمائیں گے تو آپ دو تحریریں پڑھیں گے ایک تحریر بھرہ  
میں اور دوسری تحریر کوفہ میں جس کے اندر (لوگوں کی) حضرت ابوالائمہ امام  
علی علیہ السلام سے برائت کا اظہار ہو گا۔“

علم رسول اللہ جبریل لائیں گے

(۱۳۰)

عبدالواحد بن عبداللہ نے محمد بن جعفر سے، انھوں نے ابن ابی خطاب سے، انھوں  
نے محمد بن سنان سے، انھوں نے حماد بن ابی طلحہ سے، انھوں نے (ثابت) ثمالی سے روایت کی  
ہے کہ ثمالی کا بیان ہے کہ حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا:  
”یا ثابت! کافئ بقائم اہل بیتی قد اشرف علی نجفکم هذا“  
و آدمایدا (النی) ناحیة الکوفة۔  
”فاذا هو اشرف علی نجفکم نشر رایة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فاذا هو  
نشرها انحطت علیہ ملائكة بدر۔“  
قلت: وما رایة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم؟

قال: عودها من عبد عرش الله ورحمته وسائرهما من نصر الله  
لا يهوى بها إلى شيء إلا أهلكه الله -

قلت: فمخبوءة (هي) عندكم حتى يقوم القائم فيجدها أم  
يؤتي بها؟

قال: لا بل يؤتي بها -

قلت: من يأتيه بها؟

قال: جبريل ۴ -

ترجمہ: آپ نے فرمایا: ”اے ثابت! گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ ہمارا قائم اہل بیت تمہارے اس  
نحف پر نمودار ہوا ہے۔“

(یہ فرما کر آپ نے کونے کی طرف اشارہ کیا۔)

اور جب وہ ظہور فرمائیں گے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم کو لہرائیں گے اور  
اس کے لہرتے ہی جنگ بدر میں شریک فرشتے آسمان سے اترنے لگیں گے۔

میں نے عرض کیا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا علم کیسا ہوگا؟

آپ نے فرمایا: اس کا چوبہ عرش کا اور اللہ کی رحمت کا ایک چوبہ ہوگا اس کو لیکر اللہ کی نصرت کے  
ساتھ روانہ ہوں گے، یہ علم جس طرف بڑھے گا اذھر اللہ کے دشمنوں کو ہلاک کر دے گا

میں نے عرض کیا: وہ علم آپ حضرات کے پاس امام قائم علیہ السلام کے ظہور تک پوشیدہ رہے گا اور  
وہ اس کو (آپ حضرات کے ذریعے سے) پائیں گے یا اس وقت ان کے پاس

لایا جائے گا؟

آپ نے فرمایا: نہیں، بلکہ لایا جائے گا۔

میں نے عرض کیا: وہ علم کون لیکر آئے گا؟

آپ نے فرمایا: جبریل علیہ السلام لیکر آئیں گے۔

### تاول قرآن پر جنگ ہوگی

(۱۳۱)

ابن عقیل نے محمد بن فضال سے، انھوں نے محمد بن عبد اللہ بن زرارہ سے، انھوں نے

محمد بن مروان سے، انھوں نے فضیل سے روایت کی ہے، فضیل کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابومرثد

امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا:

يقول: "إِنَّ قَائِمَنَا إِذَا قَامَ اسْتَقْبَلَ النَّاسَ أَشَدَّ مَا اسْتَقْبَلَهُ

رسول الله صلى الله عليه من جفال الجاهلية -

فقلت: وكيف ذلك؟

قال: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ أَتَى النَّاسَ وَهُمْ يَعْبُدُونَ الْحِجَارَةَ

وَالصُّخُورَ وَالْعِيدَانَ وَالْخَشَبَ الْمَنْحُوتَةَ، وَإِنَّ قَائِمَنَا إِذَا

قَامَ أَتَى النَّاسَ وَكُلَّهُمْ يَتَأَوَّلُ عَلَيْهِ كِتَابَ اللَّهِ، يَحْتَجُّ عَلَيْهِ بِهِ

ثُمَّ قَالَ: "أَمَّا وَاللَّهِ لَيَدْخُلَنَّ عَلَيْهِمْ عَدْلُهُ جَوْتُ يَبُوتُهُمْ كَمَا يَدْخُلُ

الْحَرُّ وَالْقُرُ" -

(غيبۃ نعمانی)

آپ فرما رہے تھے:

”جب ہمارا قائم ظہور کرے گا تو انھیں جاہلوں کی طرف سے اس سے بھی زیادہ

شدید مزاحمتوں کا سابقہ ہوگا جن مزاحمتوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کو درج جاہلیت کے جاہلوں کے ہاتھوں سابقہ پڑا تھا۔

میں نے عرض کیا: (فرزیر رسولؐ) یہ کیسے؟

آپ نے فرمایا: وہ اس طرح کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے تھے تو وہ لوگ

پتھروں، چٹانوں، کھجور کے اونچے اونچے درختوں اور لکڑی کے تراشے ہوئے

بتوں کی پرستش کیا کرتے تھے اور ہمارا قائم اس وقت آئے گا جب لوگ

اللہ کی کتاب سے غلط تاویلیں اخذ کر کے آپ کے سامنے دلیلیں پیش کریں گے

پھر آپ فرمایا: مگر خدا کی قسم امام قائم ان لوگوں کے گھروں میں اپنا عدل اس انداز سے قائم

کریں گے جس طرح ان کے گھروں میں سردی اور گرمی داخل ہو کر اپنا اثر و نفوذ

قائم کر لیتی ہیں۔“

(غیبۃ نعمانی)

### امام قائم کو مزاحمتوں کا سامنا

(۱۳۲)

عبد الواحد نے محمد بن جعفر سے، انھوں نے ابن ابی الخطاب سے، انھوں نے محمد بن سنان

بن محمد بن حسین بن مختار سے، انھوں نے ثمالی سے، روایت کی ہے ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت

جعفر امام محمد باقر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا:

يقول: "إِنَّ صَاحِبَ هَذَا الْأَمْرِ لَوْ قَدْ ظَهَرَ لِقَى مِنَ النَّاسِ مِثْلَ مَا لَقَى

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ (وَأَكْثَرُ)

(غیبۃ نعمانی)

”جب صاحب اللام ظہور کرے گا تو انکو بھی رسول اللہ کی طرح مزاحمتوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔ بلکہ زیادہ“

## ۱۳۲ تاویل قرآن پر جہاد ہوگا

محمد بن بہام نے حمید بن زیاد سے، انھوں نے حسن بن محمد بن سماء سے، انھوں نے احمد بن حسن مثنیٰ سے، انھوں نے محمد بن ابو حمزہ سے، انھوں نے اپنے بعض اصحاب سے روایت کی کہ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ:

” اِنَّ الْقَائِمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَلْقَى فِي حَرْبٍ مَّا لَمْ يَلِقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَآئِنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَاهُمْ وَهُمْ يَبْعِدُونَ الْحِجَارَةَ الْمَنْقُوعَةَ وَالْخَشَبَةَ الْمَنْحُوتَةَ ، وَاِنَّ الْقَائِمَ يَخْرُجُونَ عَلَيْهِ فَيَتَأَوَّلُونَ عَلَيْهِ كِتَابَ اللَّهِ وَيَقَاتِلُونَهُ عَلَيْهِ -“

ترجمہ: اپنے فرمایا ” بلاشبہ امام قائم علیہ السلام کو اپنے جہاد میں ایسے دشوار امور پیش آئیں گے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی پیش نہ آئے تھے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُس دور میں تشریف لائے تھے جب لوگ پتھروں اور لکڑیوں کے تراشے ہوئے بتوں کی پرستش کی کرتے تھے اور امام قائم اُس وقت ظہور فرمائیں گے جب لوگ اُن کے سامنے کتاب خدا کی تاویلات پیش کر کے آپ سے برسرِ پیکار ہوں گے۔“ (غیبۂ نقیانی)

## ۱۳۳ ظہورِ حق کو کیوں بُرا کہیں گے ؟

علی بن احمد نے عبید اللہ بن موسیٰ علوی سے، انھوں نے محمد بن حسین سے، انھوں نے محمد بن سنان سے، انھوں نے قتیبہ اشعی سے، انھوں نے ابان بن تغلب سے روایت کی ہے کہ بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا:

يقول: ” اِذَا ظَهَرَتْ رَايَةُ الْحَقِّ لَعْنَهَا اَهْلُ الشَّرْقِ وَالْغَرْبِ ، اَتَدْرِي لِمَ ذَلِكْ قُلْتُ : لَا . : قَالَ : لِأَنَّهُ يَلْقَى النَّاسَ مِنْ اَهْلِ بَيْتِهِ قَبْلَ خُرُوجِهِ “

آپ نے فرمایا: جب حق کا علم بلند ہوگا تو تمام اہل شرق و اہل غرب اُس کو بُرا کہیں گے۔ تمہیں معلوم ہے یہ کیوں کہیں گے ؟

میں نے عرض کیا (فرزِ رسول!) مجھے علم نہیں۔ آپ نے فرمایا: اُن کے ظہور سے قبل لوگوں کو اُن کے اہل خاندان (یعنی اہل شام) سے لوگوں کو نقصان پہنچا ہوگا۔“ (غیبۂ نقیانی)

## ۱۳۵ اہل مشرق و مغرب مخالفت کریں گے

عبد الواحد نے محمد بن جعفر سے، انھوں نے محمد بن حسین سے، انھوں نے محمد بن سنان سے، انھوں نے قتیبہ سے، انھوں نے منصور بن حازم سے، انھوں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ:

قال: ” رَفَعَتْ رَايَةَ الْحَقِّ لَعْنَهَا اَهْلُ الشَّرْقِ وَالْغَرْبِ “

قُلْتُ لَهُ : مِمَّ ذَلِكْ ؟

قال: ” مِمَّا يَلْقَوْنَ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ -“ (غیبۂ نقیانی)

آپ نے فرمایا: ” جب حق کا علم بلند ہوگا تو تمام اہل مشرق و اہل مغرب اس کو بُرا کہیں گے۔“

میں نے عرض کیا: (فرزِ رسول!) ایسا کیوں کہیں گے ؟

آپ نے فرمایا: اس لیے کہ بنی ہاشم کی طرف سے لوگوں (یعنی اہل شام) کیلئے سختی لگنی ہوگی جس سے ان کو ذیبت پہنچے ہوگا۔“ (غیبۂ نقیانی)

## ۱۳۶ تیرہ شہروں کے لوگ اور قبیلے جنگ کریں گے

علی بن احمد نے عبید اللہ بن موسیٰ اور احمد بن علی اعلم سے، انھوں نے محمد بن یعقوب صیرفی سے، انھوں نے محمد بن صدقہ اور ابن اذینہ عبیدی اور محمد بن سنان سب سے اور انھوں نے یعقوب سراج سے، اور یعقوب سراج کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا:

سَمِعْتُ اَبِيَّ فَرَمَا: ” ثَلَاثَةُ عَشْرَ مَدِينَةٍ وَطَائِفَةُ يَحَارِبُ الْقَائِمَ اَهْلُهَا وَبِحَارِبُونَهُ “

اهل مكة و اهل المدينة و اهل الشام و بنو امية و اهل البصر و اهل ديمسان و الاكراد و الاعراب و ضبة و غني و باهلة و آزد و اهل الرمي .“ (غیبۂ نقیانی)

ترجمہ: ” تیرہ شہروں اور قبیلوں کے لوگ امام قائم سے جنگ کریں گے۔ اہل مکہ،

اہل مدینہ، اہل شام، بنی امیہ، اہل بصرہ، اہل دیمسان، قوم کرد، اعراب ضبہ، غنی، باہلہ، آزد اور اہل رمی۔“ (غیبۂ نقیانی)

## ۱۳۷ امام ششم نے فرمایا ...

ابن عقدہ نے احمد بن زیاد سے، انھوں نے علی بن الصباح سے، انھوں نے (ابی الحسن بن محمد حضرمی سے) انھوں نے علی بن محمد حضرمی سے، انھوں نے جعفر بن محمد سے، انھوں نے



ابراہیم بن عبد الحمید سے روایت کی ہے اور ابراہیم بن عبد الحمید کا بیان ہے کہ مجھ سے ایک ایسے شخص نے بیان کیا جس نے خود حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا تھا، آپ فرماتے تھے کہ ”اذا خرج القائم علیہ السلام خرج من ہذا الامر من کان یری آتہ (من) اہلہ ودخل فی سنتہ عبدة الشمس والقمر۔“ (غنیۃ لغائی)  
ترجمہ: ”جب امام قائم علیہ السلام ظہور کریں گے تو کچھ لوگ انھیں چھوڑ کر سورج اور چاند کو پوجنے والوں کی سیرت اختیار کر لیں گے۔“ (غنیۃ لغائی)

### مومنین کو قوت واپس دے دیا تیگی

(۱۳۸)

ابن عقدہ نے احمد بن یوسف سے، انھوں نے اسماعیل بن مہران سے، انھوں نے ابن بطائنی سے، انھوں نے مفضل بن محمد سے، انھوں نے حرزی سے، حرزی نے حضرت ابو عبد اللہ سے، انھوں نے اپنے والد بزرگوار سے، اور آپ نے حضرت امام علی ابن الحسین علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ ”اِنَّہ قال: اذا قام القائم اذهب الله عن کل مؤمن العاہة وردّ الیہ قوتہ۔“ (غنیۃ لغائی)  
ترجمہ: ”جب امام قائم کا ظہور ہوگا تو کل مومنوں کی ناتوانی دور ہو جائے گی اور انھیں ان کی قوت واپس دیدی جائے گی۔“ (غنیۃ لغائی)

### امام قائم مسجد کوفہ کا قبلہ درست کریں گے

(۱۳۹)

ابن عقدہ نے علی بن حسن سے، انھوں نے حسن اور محمد ابْنِی (علی بن) یوسف سے، انھوں نے سعد بن مسلم سے، انھوں نے صباح مزنی سے، انھوں نے حارث بن حصیرہ سے، انھوں نے حبیبہ عری سے، حبیبہ عری نے بیان کیا کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: ”کآ فی النظر الی شیعتنا بمسجد الکوفہ، وقد ضلوا الفساطیط یعلمون الناس القرآن کما أنزل، أما ان قائمنا اذا قام کسرة وسوی قبلتہ۔“ (غنیۃ لغائی)  
ترجمہ: ”گو یا میں دیکھ رہا ہوں کہ ہمارے شیعہ مسجد کوفہ میں بہت سے خیمے ڈالے ہوئے ہیں اور لوگوں کو قرآن کی تعلیم اس طرح دے رہے ہیں جس طرح وہ نازل ہوا تھا اور جب بلاشبہ ہمارا قائم، اٹھ کھڑا ہوگا تو اس (مسجد) کو توڑ کر اس کا قبلہ (ازمرو) درست کر دے گا۔“ (غنیۃ لغائی)

### ازمرو تو تعلیم قرآن

(۱۴۰)

علی بن حسین نے محمد بن یحییٰ سے، انھوں نے محمد بن حسن رازی سے، انھوں نے محمد بن علی کوفی سے، انھوں نے عبد اللہ بن محمد النجاشی سے، انھوں نے علی بن عقبہ سے، انھوں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ: قال: کآ فی بشیعة علی فی ایدہم المشافی یعلمون الناس (المستأنف)۔  
آپ نے فرمایا: ”گو یا میں دیکھ رہا ہوں کہ شیعیان علی کے ہاتھوں میں مثانی (قرآن) ہے اور وہ لوگوں کو ازسرنو قرآن کی تعلیم دے رہے ہیں۔“ (غنیۃ لغائی)

### مسجد کوفہ میں عجمی قرآن کی تعلیم دیں گے

(۱۴۱)

احمد بن یوزہ نے نہادندی سے، نہادندی نے عبد اللہ بن حماد سے، انھوں نے صباح مزنی سے، انھوں نے حارث بن حصیرہ سے، انھوں نے ابن نباتہ سے روایت کی ہے، اور ابن نباتہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابوالاسم امام علی علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا: یقول: ”کآ فی بالعجم فساطیطہم فی مسجد الکوفہ یعلمون الناس القرآن کما أنزل۔“ قلت: یا امیر المومنین! اولیس ہو کما أنزل؟

فقال: لا، محی منه سبعون من قریش بأسمائہم وأسماء آبائہم وما ترک البولہب الا لالازراء علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ لا یتہ عتہ۔“ (غنیۃ لغائی)  
آپ فرما رہے تھے: گو یا میں عجمیوں کو دیکھ رہا ہوں کہ ان کے بہت خیمے مسجد کوفہ میں نصب ہیں اور وہ لوگوں کو تنزیل کے مطابق قرآن کی تعلیم دے رہے ہیں۔  
میں نے عرض کیا: یا امیر المومنین! کیا یہ قرآن تنزیل کے مطابق نہیں ہے؟  
آپ نے فرمایا: نہیں، اس میں نثر قریشیوں کے نام مع ولایت موجود تھے جو محو کر دیے گئے ہیں اور البولہب کا نام اس لیے نہیں محو کیا گیا تاکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چٹکی لی جائے، کیونکہ وہ ان کا چچا تھا۔“ (غنیۃ لغائی)

## اصحابِ امامِ قائم کے خیمے مسجدِ کوفہ میں

(۱۴۲)

علی بن احمد نے عبید اللہ بن موسیٰ سے، انھوں نے اپنے ایک راوی سے، اُس نے جعفر اس یحییٰ سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر بن امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے:

اَنَّهُ قَالَ: "كَيْفَ اَنْتُمْ لَوْ ضَرَبَ اصْحَابُ الْقَائِمِ عَلَیْهِ السَّلَامُ الْفَسَاطِیْطُ فِیْ مَسْجِدِ الْكُوفَانِ، ثُمَّ یَخْرُجُ الَیْهِمْ الْمِثَالُ الْمُسْتَأْنَفُ

امر حدید، علی العرب شدید۔" (غیبۃ لغائی)

کہ آپ نے فرمایا: "اُس وقت تم لوگوں کا کیا حال ہوگا جب اصحابِ امامِ قائم مسجدِ کوفہ میں اپنے خیمے نصب کریں، پھر اُن (مسلمانوں) کے سامنے ایک امر حدید پیش کریں گے جو اہل عرب پر بہت گراں ہوگا۔" (غیبۃ لغائی)

## حکومتِ حق و باطل

(۱۴۳)

محمد بن بہام نے فزاری سے، فزاری نے ابوطاہر وراق سے، انھوں نے عثمان بن عیسیٰ سے، انھوں نے ابوالصباح کنانی سے روایت کی ہے کنانی کا بیان ہے ایک مرتبہ میں حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک بوڑھے شخص نے آکر عرض کیا کہ میرے بیٹے نے میری نافرمانی کی اور مجھ پر ظلم کیا۔

"فَقَالَ لَهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: أَوْ مَا عَلِمْتَ أَنَّ لِلْحَقِّ دَوْلَةً وَلِلْبَاطِلِ دَوْلَةً، وَكَلاَهُمَا ذَلِيلٌ فِي دَوْلَةِ صَاحِبِهِ، فَمَنْ أَصَابَتْهُ دَوْلَةُ الْبَاطِلِ اقْتَصَصْ مِنْهُ فِي دَوْلَةِ الْحَقِّ۔" (غیبۃ لغائی)

"پس اس سے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا: کیا تمہیں نہیں معلوم کہ کبھی حق کی حکومت ہوتی ہے اور کبھی باطل کی حکومت ہوتی ہے اور یہ دونوں اپنے صاحب کی حکومت میں ذلیل رہتے ہیں۔ لہذا جب کسی فرد کو باطل کی حکومت میں مصیبت برداشت کرنی پڑے تو وہ اس وقت قصاص لے گا جب حق کی حکومت آئیگی۔" (غیبۃ لغائی)

## اپنے ہاتھ کی ہتھیلی سے ہدایت حاصل کرو

(۱۴۴)

احمد بن ہودہ نے نہاوندی سے، انھوں نے عبد اللہ بن حماد انصاری سے، انھوں نے

محمد بن جعفر (صادق) سے اور محمد نے اپنے پر بزرگوار حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ:

قَالَ: "اِذَا قَامَ الْقَائِمُ (بَعَثَ) فِي اَقَالِيمِ الْاَرْضِ فِي كُلِّ اَقْلِيمٍ رَجُلًا یَقُولُ عَهْدُكَ (فِي) كَفْكَ، نَاذِرًا وَرَدَ عَلَیْكَ مَا لَا تَقْهَمُ وَ لَا تَعْرِفُ الْقَضَاءُ فِیْهِ، فَانْظُرْ اِلَیْ كَفْكَ وَ اَعْمَلْ بِمَا فِیْهَا۔"

قَالَ: وَ یَبْعَثُ جُنْدًا اِلَی الْقُسْطَنْطِیْنِیَّةِ فَ اِذَا بَلَغُوا اِلَی الْخَلِیْجِ كَتَبُوا عَلَی اَقْدَامِهِمْ شِیْئًا وَ مَشَوْا عَلَی الْمَاءِ (فَاِذَا اَنْظَرَ اِلَیْهِمُ الرُّومُ یَبْشُرُونَ عَلَی الْمَاءِ) قَالُوا: هَؤُلَاءِ اصْحَابُ عِمْشُونَ عَلَی الْمَاءِ فَكَيْفَ هُوَ؟

فَعَصَدَ ذَلِكَ یَفْتَحُونَ لَیْسَ بَابَ الْمَدِیْنَةِ فِیَدْخُلُونَهَا فِیَحْكُمُونَ فِیْهَا بِمَا یُرِیدُونَ۔" (غیبۃ لغائی)

(ترجمہ: آپ نے فرمایا: جب امام قائم علیہ السلام ظہور و قیام فرمائیں گے تو آپ رومین پر جتنے ممالک ہیں ان میں اپنا ایک ایک آدمی روانہ کریں گے اور اس سے فرمائیں گے کہ تمہارے لیے ہدایتیں تمہارے ہاتھ کی ہتھیلی میں ہیں، جب بھی کوئی ایسا معاملہ درپیش ہو کہ جو تمہاری سمجھ میں نہ آئے کہ تم اُس میں کیا فیصلہ کرو، تو تم اپنی ہتھیلی پر نظر کرو اور اس پر جو ہدایت درج ہو پڑھ کر اس پر عمل کرنا۔

بشکر کا سطح آب پر چلنا:

نیز فرمایا: کہ امام قائم علیہ السلام ایک فوج قسطنطینیہ روانہ کریں گے جب یہ فوج خلیج تک پہنچے گی تو وہ اپنے پاؤں کے (تلوں پر کچھ لکھے گی اور پھر وہ فوج سطح آب پر چلنے لگے گی۔ جب اہل روم یہ منتظر دیکھیں گے کہ یہ لوگ سطح آب پر چل رہے ہیں تو کہیں گے کہ یہ تو امام قائم کے اصحاب ہیں جو پانی پر چل رہے ہیں تو پھر وہ خود کیسے ہوں گے۔

پس یہ دیکھ کر شہر کا دروازہ کھول دیں گے اور یہ فوج اس میں داخل ہو کر جو احکام جاری کرنا چاہیں گے کریں گے۔" (غیبۃ لغائی)

## اہل حق اور باطل پرست میں علیہ کی ہوجائیں گی

(۱۴۵)

عبدالواحد نے محمد بن جعفر قریشی سے، انھوں نے ابن ابی الخطاب سے،

اُنھوں نے محمد بن سنان سے، اُنھوں نے حمزہ سے، اُنھوں نے ابان بن تغلب سے روایت کی ہے اور ابان بن تغلب کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا: یقول: لا تذهب الدنيا حتى ينادى مناد من السماء: "يا اهل الحق اجتمعوا فيصرون في صعيد واحد ثم ينادى مرة اخرى يا اهل الباطل اجتمعوا فيصرون في صعيد واحد۔

قلت: فيستطيع هؤلاء ان يدخلوا في هؤلاء؟ قال: لا والله و ذلك قول الله عز وجل:

"وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَىٰ مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ

حَتَّىٰ يَمِيزَ الْخَبِيثَ مِنَ الطَّيِّبِ" (آل عمران، آیت ۱۰۹)

(غنیۃ لغائی)

ترجمہ روایت: آپ فرماتے تھے: "دنیا اُس وقت تک ختم نہ ہوگی جب تک کہ ایک منادی آسمان سے یہ نداء دے گا کہ "اے اہل حق! تم سب ایک جگہ جمع ہو جاؤ۔ اور وہ (دیکھ کر) ایک جگہ جمع ہو جائیں گے۔ پھر دوسری مرتبہ نداء ہوگی کہ: "اے اہل باطل! تم سب ایک جگہ جمع ہو جاؤ۔" وہ بھی سب کے سب ایک جگہ جمع ہو جائیں گے۔

میں نے عرض کیا: کیا یہ ممکن ہے کہ یہ لوگ اُن لوگوں میں داخل ہو جائیں؟

آپ نے فرمایا: نہیں بخدا، ایسا ممکن نہ ہوگا، اور اس کے لیے قول خدا ہے کہ:

ترجمہ آیت: "وَمَا كَانَ... من الطَّيِّبِ" (آل عمران، ۱۰۹)

: اور اللہ صاحبِ ایمان کو اس حالت میں نہیں چھوڑے گا جس میں کہ

تم ہو، تاکہ وہ پاک لوگوں کو خبیث لوگوں سے الگ نہ کر دے۔"

(۱۳۶) اُس وقت کیلئے بہر صورت تیار رہو تاکہ...

ابن عقده نے احمد بن یوسف سے، اُنھوں نے اسماعیل بن مہران سے، اُنھوں نے ابن بطائنی سے، اُنھوں نے اپنے والد اور وہیب دونوں سے، اُنھوں نے ابوبصیر سے روایت کی ہے کہ ابوبصیر نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام روایت کی ہے کہ: قال: "لَيَعْدَنَّ (نَ) احدكم لخروج القائم ولو سهما فان الله اذا علم ذلك من نيتہ رجوت لان ينسى في عمره حتى يبدركه، ويكون من اعوانه والنصاره۔"

آپ نے فرمایا: "تم لوگوں میں ہر ایک کو چاہیے کہ امام قائم علیہ السلام کے خروج کیلئے اسلحہ فراہم کر کے تیار رہے، خواہ وہ ایک تیرہ کیوں نہ ہو۔ کیونکہ جب اللہ تعالیٰ تمہاری نیت دیکھ لیگا تو ہو سکتا ہے کہ وہ تمہاری عمر میں اتنا اضافہ فرمادے کہ تم اُن کے عہد خروج و ظہور کو پا لو اور امام قائم علیہ السلام کے اعوان و انصار میں شامل ہو جاؤ۔" (غنیۃ لغائی)

(۱۳۷) "اسلام غرباء سے چلا ہے..."

ابن عقده نے علی بن حسن تمیمی سے، اُنھوں نے محمد اور احمد (دونوں بھائیوں) ابی الحسن سے، ان دونوں نے اپنے والد سے، اُنھوں نے ثعلبہ سے اور اُنھوں نے تمام اہل کناسہ سے، اُنھوں نے ابوبصیر سے اور اُنھوں نے کامل سے، کامل نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

قال: "ان قائمنا اذا قام دعا الناس الى امر جديد كما دعا

اليه رسول الله صلى الله عليه وآله وان الاسلام بدا غريبا وسيعود غريبا كما بدا افطوي للغرباء۔" (غنیۃ لغائی)

آپ نے فرمایا: "جب ہمارا قائم ظہور و قیام کرے گا تو لوگوں کو امر جدید کی طرف دعوت دیگا جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امر جدید کی دعوت دی تھی۔ اور یہ یاد رہے کہ اسلام غریبوں سے شروع ہوا اور غریبوں ہی میں واپس جائے گا جیسے کہ شروع ہوا تھا اور خوشخبری ہے (کیا کہنا ہے) غرباء کیلئے۔" (غنیۃ لغائی)

(۱۳۸) اور خوشخبری ہے غرباء کیلئے

عبد الواحد نے محمد بن جعفر قریشی سے، اُنھوں نے ابن ابو خطاب سے، اُنھوں نے محمد بن سنان سے، اُنھوں نے ابن مسکان سے، اُنھوں نے ابوبصیر سے، اور ابوبصیر نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے:

انه قال: "الاسلام بدا غريبا وسيعود غريبا كما بدا افطوي للغرباء۔"

قلت: اشرح لي هذا اصلك الله؟

فقال: يستأنف الداعي منا دعاء جديد كما دعا رسول الله

صلى الله عليه وآله۔"

کہ آپ نے فرمایا: ”اسلام غریب سے شروع ہوا اور بالآخر عنقریب غریب ہی کی طرف واپس جائے گا۔ پس خوشخبری ہے غریب کے لیے۔“  
میں نے عرض کیا: (فرزند رسول!) اللہ آپ کا بھلا کرے، ذرا اس کی وضاحت فرمادیں۔  
آپ نے فرمایا: ہمارا داعی (اسلام کی طرف بلانے والا) ایک امر جدید کی طرف بلانے کا، جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امر جدید کی طرف (جہاد کو) بلایا تھا۔ یعنی دعوت دی تھی۔“

### (۱۴۹) اوصافِ امامِ قائم ناقابلِ بیان ہیں

اور اپنی اسناد کے ساتھ ابن مسکان نے مالک جہنی سے روایت کی ہے، اُن کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے عرض کیا کہ ہم لوگ صاحب الامر علیہ السلام کے ایسے اوصاف بیان کرتے ہیں جو دنیا میں کسی شخص کے اندر نہیں ہیں۔  
آپ نے فرمایا: ”لا والله لا یکون ذلک أبداً، حتی یکون هو الذی یحتج علیکم بذلک ویدعوکھ الیہ۔“  
”نہیں، بخدا، ایسے اوصاف تم تا اب بیان نہیں کر سکتے، تا وقتیکہ اُن کے وہ معجزات و اوصاف تمہارے سامنے نہ آجائیں جن کو تم لوگوں پر اپنی حجت قائم کریں گے اور اپنی طرف تم لوگوں کو دعوت دیں گے۔“ (غیبۃ نقانی)

### (۱۵۰) حضرت امیر المومنین علیہ السلام کا قول

عبدالواحد نے احمد بن محمد بن رباح سے، انھوں نے محمد بن عباس ابن عیسیٰ سے، انھوں نے ابن بطنانی سے، انھوں نے شعیب حداد سے، انھوں نے ابوبصیر سے، روایت کی ہے، ابوبصیر کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام کا قول ہے:

”ان الاسلام بدا غریباً وسیعود کما بدا فطوبی للغریار“  
فقال: ”بابا محمد! ادا قام القائم علی السلام استأنف دعا جدیداً لکما دعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ۔“ قال: فقلت الیہ فقلت رأسہ وفلت: اشهد انک امامی فی الدنیا والاخرۃ اوالی ولینک وأعدای عدوک، وانت ولی اللہ (فقال: رحمک اللہ) (غیبۃ نقانی)

قول امیر المومنین علیہ السلام کہ: ”اسلام غریب سے شروع ہوا اور غریب ہی کی طرف واپس جائے گا، پس غریب کے لیے خوشخبری ہے (غریب کا کیا کہنا) اس کا مطلب سمجھا دیجیے؟  
آپ نے فرمایا: ”اے ابو محمد! سنو! جب امام قائم کا ظہور ہوگا تو وہ دنیا کو امر جدید کی طرف دعوت دیں گے جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امر جدید کی طرف دعوت دی تھی۔“

راوی کا بیان ہے کہ: یہ سنکر میں کھڑا ہو گیا، آپ کی پیشانی کو بوسہ دیا اور کہا: ”میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ دنیا و آخرت دونوں میں میرے امام ہیں، میں آپ کے دستاروں سے دوستی اور آپ کے دشمنوں سے دشمنی رکھتا ہوں، آپ ولی خدا ہیں۔“  
آپ نے فرمایا: اللہ تم پر رحم فرمائے۔“

(غیبۃ نقانی)

### (۱۵۱) علمِ رسول اللہ کی خصوصیت؟

محمد بن ہمام نے احمد بن مہنداد سے، انھوں نے احمد بن ہلیل سے، انھوں نے ابن ابی عمیر سے، انھوں نے ابو المغرا سے، انھوں نے ابوبصیر سے، روایت کی ہے کہ ابوبصیر نے بیان کیا کہ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

”لما التقی امیر المومنین علیہ السلام و اهل البصرة نشر الراية راية رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ فتزلزلت اقدامهم فما اصفرت الشمس حتی قالوا: امتنا یا ابن ابی طالب فغند ذلك۔“  
قال: لا تقتلوا الا سراء، ولا تجزوا علی جريح، ولا تتبعوا مولیاً ومن اتقى سلاحه فهو آمن ومن اغلق بابہ فهو آمن۔“  
ولما کان يوم صفین، سألوه نشر الراية فأبى علیهم فتحملوا علیہ بالحسن والحسين وعمار بن یاسر فقال للحسن: یا بنی انّ للقوم مدّة یبلغونها وانّ هذه الراية لا ینشرها بعدی الا القائم صلوات الله علیہ۔“

ترجمہ: ”جب امیر المومنین علیہ السلام کا (جنگِ جلی میں) اہل بصرہ سے مقابلہ ہوا تو آپ نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا علم مبارک لہرایا۔ یہ دیکھکر حزبِ مخالف کے پاؤں کانپنے لگے اور چپلا اٹھے کہ اے ابن ابی طالب تم نے تو ہمیں ماری ڈالا۔“



اس کے بعد امیر المؤمنین علیہ السلام نے حکم دیا کہ ان کے اسیروں کو قتل نہ کیا جائے، اور زخمیوں کو نہ مارا جائے، بھاگنے والوں کا پیچھا نہ کیا جائے، جو ہتھیار ڈال دے اُس کو امن دیا جائے، اور جو شخص اپنے گھر کا دروازہ بند کر کے بیٹھا ہے اس کے لیے بھی امن و امان ہے۔

مگر جب جنگ صفین چھڑی تو لوگوں نے عرض کیا کہ آپ یہاں بھی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا علم مبارک لہرا دیں، اور اس کے لیے امام حسن و امام حسین اور عمار بن یاسر کے ذریعے سے آپ پر زور ڈالا، تو آپ نے حضرت امام حسن علیہ السلام سے فرمایا: اے فرزند! اس قوم کے لیے ایک مدت مقرر ہے، وہ اُس مدت تک رہیں گے۔ اور یہ علم مبارک تو میرے بعد سوائے امام قائم علیہ السلام کے اور کوئی نہیں کھولے گا۔“ (غنیۃ لغائی)

### رسول اللہ کا علم مبارک امام قائم کے ساتھ ہوگا

ابن عقہ نے یحییٰ بن زکریا بن شیبان سے، انھوں نے یونس بن کلیب سے، انھوں نے ابن بطائی سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے ابو بصیر سے روایت کی ہے اور ابو بصیر نے بیان کیا کہ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: قال: ”لا يخرج القائم من مكة حتى تكمل الحلقة“ قلت: وكم الحلقة؟

قال: عشرة آلاف: جبرئیل عن یحییٰ، ومیکائیل عن یسارہ ثم یسر الرایة المخلبة، ویسیر بہا، فلا یبقی احد فی المشرق ولا فی المغرب الا لعنہا۔

ثم یجتمعون قرعاً کقرع الخریف من القبائل ما بین الواحد والاثنین والثلاثة والاربعة والخمسة، والستة، والسبعة، والثمانية، والتسعة، والعشرة۔“ آپ نے فرمایا: ”امام قائم مکہ سے اس وقت تک خروج نہ کریں گے جب تک کہ آپ کا حلقہ پورا نہ ہو جائے۔“

میں نے عرض کیا، آنجناب کے حلقے میں کتنے لوگ ہوں گے؟

آپ نے فرمایا: دس ہزار ہوں گے۔ حضرت جبرئیل آپ کے واسطے جانب اور میکائیل بائیں

جانب ہوں گے اور آپ اس علم مبارک کو کھولیں گے اور اسے لیکر روانہ ہوں گے تو اُسے دیکھ کر مشرق و مغرب کا کوئی شخص ایسا نہ ہوگا جو انھیں برا نہ کہے۔ پھر موسم برسات کے بادلوں کے ٹکڑوں کی طرح مختلف قبائل سے کسی سے ایک کسی سے دو کسی سے تین کسی سے چار کسی سے پانچ کسی سے چھ کسی سے سات کسی سے آٹھ کسی سے نو اور کسی سے دس افراد اگر آپ کے پاس جمع ہو جائیں گے۔“ (غنیۃ لغائی)

### اصحاب امام بادلوں پر سوار ہو کر مکہ وارد ہوں گے

(۱۵۳)

ابن عقہ نے علی بن حسن تمیمی سے، انھوں نے علی کے فرزندوں حسن اور محمد سے انھوں نے سعد بن مسلم سے، انھوں نے ایک شخص سے، اُس نے مفضل بن عمر سے روایت کی ہے مفضل بن عمر نے بیان کیا کہ:

قال: ابوصد الله عليه السلام: اذا اذن الامام دعا الله باسمه العبراني فأتیحت له صحابته الثلاثة وثلاثة عشر قرع كقرع الخريف وهم اصحاب الاكوية، منهم من يفقد عن فراشه ليلاً فيصبح بمكة، ومنهم من يري يسير في السحاب نهائراً يعرف باسمه واسم ابیه وحلیته ونسبه۔ قلت: جعلت فداك آیتهم اعظم ایماناً؟

قال: الذي يسير في السحاب نهائراً وهم المفقودون وفيهم نزلت هذه الآية:

(الآية) ”اَيْنَمَا تَكُونُوا يَأْتِ بِكُمُ اللّٰهُ جَمِيعًا“ (سورة البقرة ۱۲۸) (غنیۃ لغائی)

ترجمہ روایت: حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

”جب حضرت امام قائم علیہ السلام کو اذن ظہور ہوگا تو آپ عمرانی زبان میں اللہ کے اسم کے ساتھ دعا کریں گے تو موسم برسات کے بادلوں کے ٹکڑوں کی طرح تین سو تیرہ افراد مختلف مقامات سے آپہنچیں گے اور یہ سب آپ کے علم برادران شکر ہوں گے۔ ان میں سے کچھ راتوں رات اپنے بستر سے غائب ہو جائیں گے اور صبح ہوتے ہوئے مکہ پہنچ جائیں گے، کچھ ایسے ہوں گے جو دن کے وقت بادلوں میں جاتے ہوئے نظر آئیں گے جبکہ نام مع ولایت اور اُن کا حلیہ اور نسب مبارک علم ہے

(علی بن لوسف کے فرزندوں حسن اور محمد سے)

میں نے عرض کیا: اُن میں از روئے ایمان کون بلند ہے؟  
آپ نے فرمایا: وہ لوگ جو دن کے وقت بادلوں میں چلتے ہوئے نظر آئیں گے اور یہی وہ لوگ  
ہوں گے جنہیں مفقودون (غائب ہوجانے والے)۔ اور قرآن مجید میں ان ہی  
کے لیے ارشاد فرمایا ہے:

”اَيْنَمَا تَكُونُوا يَأْتِ بِكُمُ اللَّهُ جَمِيعًا“ (سورہ بقرہ ۱۲۸)

ترجمہ: جہاں کہیں بھی تم ہو گے اللہ تم سب کو ایک جگہ جمع کرے گا۔

تفسیر عیاشی میں بھی مفصل سے اسی کے مثل روایت منقول ہے۔

### مفقودون کون ہیں؟

(۱۵۲)

عبدالواحد نے محمد بن جعفر قریشی سے، انھوں نے ابن ابی خطاب سے، انھوں نے محمد  
بن سنان سے، انھوں نے ضریس سے، انھوں نے ابو خالد کابلی سے، انھوں نے حضرت امام علی  
ابن امام حسین اور حضرت ابو جعفر امام محمد باقر (علیہم السلام) سے روایت کیا ہے کہ:  
قال: ”الْفُقْدَانُ قَوْمٌ يَفْقِدُونَ مِنْ فَرَشِهِمْ فِيَصْبَحُونَ بِمَكَّةَ  
وَهُوَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ:“

”اَيْنَمَا تَكُونُوا يَأْتِ بِكُمُ اللَّهُ جَمِيعًا“ (بقرہ ۱۲۸)

وہم اصحاب القائم علیہ السلام۔“

ترجمہ روایت: آپ نے فرمایا: ”مفقودون“ وہ گروہ ہے جو شب کے وقت اپنے اپنے  
بستروں سے گم ہوجائیں گے اور صبح کے وقت مکہ پہنچ جائیں گے۔ چنانچہ  
اللہ عز وجل ان ہی لوگوں کے لیے ارشاد فرماتا ہے:

”اَيْنَمَا تَكُونُوا يَأْتِ بِكُمُ اللَّهُ جَمِيعًا“ (بقرہ ۱۲۸)

ترجمہ: ”جہاں کہیں بھی تم ہو گے اللہ تم کو ایک جگہ جمع کرے گا۔“

اور یہی اصحاب قائم علیہ السلام ہیں۔

### اصحاب امام قائم کے اوصاف

(۱۵۵)

احمد بن ہودہ نے نہادندی سے، انھوں نے عبداللہ بن حماد سے، انھوں نے ابن کثیر سے  
انھوں نے ابان بن تغلب سے روایت کی ہے اور ابان بن تغلب کا بیان ہے کہ میں ایک مرتبہ مسجد کتب

حضرت امام جعفر بن امام محمد علیہ السلام کے ساتھ تھا اور آپ میرا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے اور فرمایا تھا  
”قال:“ ”يَا ابَانُ! سَيَأْتِي اللَّهُ بِثَلَاثَمِائَةِ وَثَلَاثَةِ عَشْرَ رَجُلًا فِي مَسْجِدِكُمْ  
هَذَا يَعْلَمُ أَهْلَ مَكَّةَ أَنَّهُ لَمْ يَخْلُقْ أَبَاؤُهُمْ وَلَا أجدَادُهُمْ  
بَعْدَ عَلَيْهِمُ السَّيُوفُ مَكْتُوبٌ عَلَى كُلِّ سَيْفٍ اسْمُ الرَّجُلِ  
وَأَسْمُ أَبِيهِ وَحَلِيتُهُ وَنَسَبُهُ ثُمَّ يَا مَرْمَدًا يَا فِينَادِي:  
”هَذَا الْمَسْجِدُ يَقْضَى بِقَضَاءِ دَاوُدَ وَسُلَيْمَانَ لَا

يَسْأَلُ عَلَى ذَلِكَ بَيْتَةً“ (غنیۃ لغائی)

آپ نے فرمایا: ”اے ابان! تمہاری اس مسجد میں اللہ تعالیٰ تین سو تیرہ آدمی ایسے لاتے گا  
جن کے متعلق اہل مکہ یہ سمجھتے ہوں گے کہ ان لوگوں کے آباء و اجداد پیدا ہی نہیں  
ہوئے۔ ان کے کاندھوں پر تلواریں ہوں گی اور ہر تلوار پر، تلوار والے کا نام مع  
اس کی ولایت، اس کا حلیہ اور اس کا نسب کندہ ہوگا۔ پھر منادی کو حکم ہوگا اور  
وہ اعلان کرے گا کہ:

”یہی جہادی ہیں، آپ مقدمات و معاملات کا فیصلہ حضرت داؤد اور  
حضرت سلیمان کی طرح فرمائیں گے اور اس کے لیے آپ کسی شخص سے  
کوئی ثبوت و دلیل طلب نہیں کریں گے۔“ (غنیۃ لغائی)

### آیہ ”أَمَّنْ يَجِيبُ الْمُضْطَرَّ“ کی تفسیر

(۱۵۶)

علی بن احمد نے عبداللہ بن موسیٰ سے، انھوں نے ہارون بن سلم سے، انھوں نے  
سعد بن صدقہ سے، انھوں نے عبدالحمید طویل (طائی) سے روایت کی ہے اور عبدالحمید طویل نے  
حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے قرآن مجید کی اس آیہ مبارکہ:  
”أَمَّنْ يَجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ“ (سورہ النحل ۹۷)

کے متعلق دریافت کیا کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا:

قال: ”أُنْزِلَتْ فِي الْقَائِمِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَجَبَّيْلٌ عَلَى الْمِيزَابِ فِي صُورَةِ  
طَيْرٍ أبيض، فَيَكُونُ أَوَّلُ خَلْقٍ يَبَايِعُهُ وَيَبَايِعُهُ النَّاسُ  
ثَلَاثَمِائَةٍ وَثَلَاثَةِ عَشْرَ فَمَنْ كَانَ ابْتَدَى بِالسَّيْرِ وَافِي  
تِلْكَ السَّاعَةِ وَمَنْ (لَمْ يَبْتَغِ بِالْمَسِيرِ) فَقَدْ عَنَافَرَهُ  
وَهُوَ قَوْلُ امِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: ”لِلْمُفْقُودُونَ عَنْ فَرَشِهِمْ“

وہو قول اللہ عز وجل :  
 (آیہ) ”فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ أَيْنَمَا تُكُونُوا آيَاتُ بَيْكُمُ اللَّهُ جَمِيعًا“  
 قال: ”الخيرات“ الولایۃ (لنا اهل البيت)“ (بقرہ ۱۴۸)  
 (غنیۃ لغائی)

(ترجمہ روایت) ”یہ آیت حضرت امام قائم علیہ السلام کی شان میں نازل ہوئی ہے۔ حضرت آپ نے فرمایا: ”ایک طائر سفیدی شکل میں میزاب خانہ کعبہ پر بیٹھیں گے اور تمام مخلوقات میں سب سے پہلے وہی امام قائم علیہ السلام کی بیعت کریں گے۔ ان کے بعد تین سو تیرہ اشخاص آپ کی بیعت کریں گے۔ ان میں سے جو چیل کر آسکتا ہوگا وہ اسی وقت وہاں جا پہنچے گا اور جو چیل کر نہیں پہنچ سکے گا، وہ اپنے بستر سے ہی غائب کر لیا جائے گا۔ انھیں کے بارے میں امیر المومنینؑ نے ارشاد فرمایا ہے:

”المفقودون عن فرشهم“ (اپنے بستروں سے غائب ہونے والے)  
 اور ان ہی کے متعلق اللہ بزرگ وعزت والے کا ارشاد گرامی قدر ہے:

”فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ . . . . . جَمِيعًا“ (بقرہ ۱۴۸)  
 ترجمہ آیت: ”پس تم نیکیوں (خیرات) میں سبقت کرو، جہاں کہیں بھی تم ہو گے اللہ تم سب کو جمع کر کے لے آئے گا۔“ (ترجمہ سورہ بقرہ ۱۴۸)  
 آپ نے فرمایا: ”الخيرات“ سے مراد الولایۃ ”یعنی ہم اہل بیت کی ولایت و دوستی ہے۔“  
 (غنیۃ لغائی)

### ۱۵۷) تین سو تیرہ اولادِ عجم ہونگے

احمد بن ہوزہ نے نہادندی سے، انھوں نے عبداللہ بن حماد سے، انھوں نے ابوجارود سے روایت کی ہے اور ابوجارود کہتے ہیں کہ حضرت ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا قال: ”اصحاب القائم ثلاثا وثلاثون“ و ثلاثون عشر رجلاً اولاد العجم بعضهم یحمل فی السحاب مناراً یعرفون باسمه واسم امیہ و نسبه و حلیتہ و بعضهم نام علی فراشه فیری فی مکة علی غیر میعاد“ (غنیۃ لغائی)

آپ نے فرمایا: ”تین سو تیرہ اصحاب امام قائم علیہ السلام اولادِ عجم ہوں گے جن میں سے بعض دن کے وقت بادلوں پر سوار ہو کر آئیں گے جن کے نام ”ان کے آبا کے

نام، ان کے نسب اور ان کے چلے سب معلوم ہیں اور بعض اپنے بستروں پر سوئے ہوئے ہونگے مگر صبح کو وہ مکہ میں نظر آئیں گے۔“ (غنیۃ لغائی)

### ۱۵۸) ثنیۃ ذی طوی میں نزولِ اجلال

علی بن حسین نے محمد بن یحییٰ سے، انھوں نے محمد بن حسن رازی سے، انھوں نے محمد بن علی کوفی سے، انھوں نے علی بن حکم سے، انھوں نے بطائنی سے، انھوں نے ابوبصیر سے روایت کی ہے اور ابوبصیر نے حضرت ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے کہ: ”انَّ القائم یهبط من ثنیۃ ذی طوی فی عدۃ اہل بدر ثلاثا وثلاثون رجلاً حتی یسند ظہرہ الی الحجر ویہز الراية الغالبة۔“  
 قال علی بن ابی حمزہ: فذکرت ذلک لابی الحسن موسیٰ بن جعفر علیہما السلام۔

فقال: ”کتاب منشور“  
 ترجمہ: آپ نے فرمایا: ”بلاشبہ وہ تحقیق امام قائم علیہ السلام اہل بدر کی تعداد کے برابر یعنی تین سو تیرہ آدمیوں کو لیکر ثنیۃ ذی طوی میں نزولِ اجلال فرمائیں گے۔ پھر جبراسود سے اپنی پشت کو تکیہ لگا کر کھڑے ہونگے اور آپ غالب ہونے والا علم مبارک لہرائیں گے۔“  
 علی بن حمزہ کا بیان ہے کہ میں نے اس حدیث کا ذکر حضرت ابوالحسن امام موسیٰ بن امام جعفر علیہما السلام سے کیا تو:

آپ نے فرمایا: ”کتاب منشور“ یعنی کتاب منشور، اسی علم کا پھر پرا۔ (ہوگا) (غنیۃ لغائی)

### ۱۵۹) شیعہ نوجوانوں کا اجتماع

احمد بن ہوزہ نے نہادندی سے، انھوں نے عبداللہ بن حماد سے، انھوں نے بطائنی سے اور بطائنی نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر بن امام محمد علیہ السلام سے روایت کی ہے قال: ”بینا شباب الشیعة علی ظہور سطوحهم نیام اذا توافوا الی ماہم فی لیلۃ واحدة علی غیر میعاد فیصعون بمکة“ (غنیۃ لغائی)  
 آپ نے فرمایا: ”شیعہ نوجوان بچوں پر چڑھ کر ہونگے کہ ایک ایک ہی شب میں اپنے صاحبِ اللہ کے پاس گھر میں جمع کریں گے“

## آیہ: "فَسَوْفَ... كَافِرِينَ" کی تفسیر

(۱۶۰)

ابن عقیقہ نے علی بن فضال سے، انھوں نے محمد بن حمزہ اور محمد بن سعید سے، انھوں نے عثمان بن حماد سے، انھوں نے سلیمان بن یارون عجلی (مجتبی) سے روایت کیا ہے اور ان کا بیان ہے کہ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

"إِنَّ صَاحِبَ هَذَا الْأَمْرِ مَحْفُوظٌ لَهُ، لَوْ ذَهَبَ النَّاسُ جَمِيعًا إِلَى اللَّهِ لَهُ بِأَصْحَابِهِ وَهُمْ الَّذِينَ قَالَ لِسَمِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: "فَإِنْ تَكْفُرْ بِمَا هُوَ لَا يَفْقَهُ وَكَلَّمْنَا بِمَا قَوْمًا لَيْسُوا بِمَا يَكْفُرُونَ" (سورة الانعام: ۸۹)

وَهُم الَّذِينَ قَالَ اللَّهُ فِيهِمْ: "فَسَوْفَ يَأْتِي اللَّهُ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ أَذِلَّةٌ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ أَعِزَّةٌ عَلَى الْكَافِرِينَ" (سورة المائدة: ۵۴)

(غنیۃ لغائی)

(ترجمہ روایت:)" بلاشبہ صاحب الامر علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں ہیں، اگر سارے لوگ ختم بھی ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ ان کو مٹانے کے اصحاب کے لئے گا، اور ان ہی لوگوں کے لیے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

"وَإِنْ تَكْفُرْ... كَافِرِينَ" (انعام: ۸۹)

ترجمہ آیت: (پس اگر یہ لوگ اس کی ناشکری کریں گے تو ہم یہ نعت ایسے لوگوں کے سپرد کر دیں گے جو اُس کی ناشکرگذازی کرنے والے نہ ہوں گے)

اور ان ہی لوگوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

(ترجمہ آیت: (پس عنقریب اللہ تمہاری جگہ) ایسے لوگوں کو لے آئے گا جن سے

وہ محبت کرتا ہے، اور جو اُس سے محبت کرتے ہیں، وہ مومنوں کے ساتھ

منکسر مزاج ہوں گے، اور کافروں کے لیے تند مزاج ہوں گے۔) (المائدہ: ۵۴)

## شیعہ شمر کے مانند بہادر ہوں گے

(۱۶۱)

جابر نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ:

قَالَ: "إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَلْقَى فِي قُلُوبِ شِيعَتِنَا الرَّعْبَ فَاذَا قَامَ

قَائِمًا وَظَهَرَ مَدِينَتَانِ كَانَ الرَّجُلُ اجْرَى مِنْ لَيْثٍ وَامْضَى مِنْ سَنَانٍ -"

(ترجمہ: فرمایا) اللہ تعالیٰ ہمارے شیعوں کے دلوں میں رعب ڈال دے گا۔ اور جب ہمارا قائم اٹھ کھڑا ہوگا اور ہمارا بھڑی ظہور کرے گا تو (ان کے شیعوں کا) ہر مرد شیر سے زیادہ بہادر اور نیزے سے زیادہ تیز ہو جائے گا۔)

(کشف الغتہ)

## حکم خدا کا صحیح نفاذ ہوگا

(۱۶۲)

بہت سے لوگوں نے سہل سے، انھوں نے ابن شہتمون سے، انھوں نے اہم سے انھوں نے مالک بن عطیہ سے، انھوں نے ابن تغلب سے روایت کیا ہے، ابن تغلب کا بیان ہے کہ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

"وَمَا فِي الْأَسْلَامِ حَلَالٌ مِنَ اللَّهِ لَا يَقْضِي فِيهَا أَحَدٌ حَقِّي

يَبْعَثُ اللَّهُ قَائِمًا أَهْلَ الْبَيْتِ، فَاذَا بَعَثَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ

قَائِمًا أَهْلَ الْبَيْتِ حَكَمَ فِيهِمَا بِحُكْمِ اللَّهِ لَا يَرِيدُ عَلَيْهِمَا

بَيْتُهُ: الزَّانِي الْمَحْصَنُ يَرْجُوهُ وَمَا نَحَ الزَّكَاةَ يُضْرِبُ عُنُقَهُ -"

(کافی)

(ترجمہ:)" (دو خون اسلام میں اللہ کی طرف سے حلال ہیں، مگر آج تک کسی نے اس کو نافذ نہیں کیا۔ اب جب ہمارا قائم اہل بیت آئے گا تو اس حکم خدا کو نافذ کرے گا اور اس کے لیے کوئی ثبوت و گواہ طلب نہیں کرے گا۔ ایک وہ مرد جسکی زوجہ ہو اور وہ زنا کرے اس کو رجم کا حکم دیں گے، دوسرے زکوٰۃ دینے سے انکار کرنے والے کی گردن مارنے کا حکم نافذ کریں گے۔)" (کافی)

## ایک عجیب واقعہ

(۱۶۳)

محمد بن ابو عبد اللہ اور محمد بن حسن نے سہل بن زیاد اور محمد بن یحییٰ سے، انھوں نے احمد بن محمد سب نے حسن بن عباس بن حریش سے، انھوں نے حضرت ابو جعفر الشافعی امام تقی علیہ السلام سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا کہ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے بیان فرمایا ایک مرتبہ میرے پد بزرگوار خانہ کعبہ کا طواف کر رہے تھے کہ ایک شخص سر پہ چادر ڈالے ہوئے آپ کا انتظار کرنے لگا، آپ نے اُس کے لیے طواف ترک کر دیا۔ وہ انھیں ایک مکان میں جو



کوہ صفا کے پہلو میں تھا لے گیا، پھر اس شخص نے ہمارے پاس آدمی بھیجا، ہم تین آدمی تھے۔ جب میں پہنچا تو اس نے کہا: فرزند رسول! مرحبا۔

اس کے بعد اس نے میرے سر پر ہاتھ رکھا اور کہا: اے اپنے آباؤ کے بعد امین خدا! بارک اللہ۔

اے ابو جعفر! اگر آپ چاہیں تو مجھ سے بیان کریں یا پھر آپ چاہیں تو میں آپ سے بیان کروں۔ اور اگر آپ چاہیں تو مجھ سے دریافت کریں، اور اگر آپ چاہیں تو میں آپ سے دریافت کروں۔ اور اگر آپ چاہیں تو میری تصدیق کریں اور یا پھر آپ چاہیں تو میں آپ کی تصدیق کروں۔

پھر اس شخص نے کہا: میں یہ سب کچھ چاہتا ہوں۔ اس کے بعد گفتگو ہوتی رہی یہاں تک کہ اس شخص نے کہا:

”فَرَدَدْتُ أَنْ عَيْنِيكَ تَكُونُ مَعَ مَهْدِي هَذِهِ الْأُمَّةُ وَالْمَلَائِكَةُ بِسُيُوفِ آلِ دَاوُدَ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ تَعْدُبُ أَرْوَاحَ الْكَافِرَةِ مِنَ الْأَمْوَاتِ وَيُلْحِقُ بِهِمْ أَرْوَاحَ أَشْبَاهِهِمْ مِنَ الْأَحْيَاءِ ثُمَّ أَخْرَجَ

ثُمَّ أَخْرَجَ سَيْفًا ثُمَّ قَالَ: هَا إِنَّ هَذَا مِنْهَا۔

قال: فقال ابني: ابي والذي اصطفي محمدًا على البشر۔

قال: فرد الرجل اعتجازه وقال: أنا الياس ما سألتك عن

أمرك ولم به جمالة، غير أنني أحببت أن يكون هذا

الحديث قوة لأصحابك وساق الحديث بطله إلى

أن قال: ثم قام الرجل وذهب فلم أره۔“

ترجمہ: ”پس میری تمنا ہے کہ آپ کی دونوں آنکھیں اس امت کے مہدی کے ساتھ ہوں اور ملائکہ آل داؤد کی تلواریں لیے ہوئے زمین و آسمان کے درمیان موجود ہوں اور کفار

کی ارواح پر عذاب کرتے رہیں اور خدو کی روجوں کو ان سے ملحق کرتے رہیں۔

پھر انھوں نے ایک تلوار نکالی اور کہا یہ بھی ان ہی تلواروں میں سے ایک ہے۔

میرے پدر بزرگوار نے فرمایا: ہاں، اس ذات کی قسم جس نے محمد کو تمام انسانوں میں منتخب فرمایا

یہ سنکر اس شخص نے چادر اپنے سر سے ہٹائی اور کہا کہ میں الیاس (پیغمبر خدا) ہوں۔ میں نے آپ کے

متعلق جو کچھ پوچھا، وہ اس لیے نہیں کہ میں اس سے ناواقف تھا، بلکہ اس لیے کہ

یہ حدیث آپ کے اصحاب کے لیے قوی ہو جائے۔ اس کے بعد بھی سلسلہ گفتگو جاری رہا۔ پھر وہ شخص (الیاس) اٹھا اور چلا گیا اور کسی کو نظر نہ آیا۔“ (کافی)

## حکومتِ امام قائم میں شیعوں کا اقتدار

(۱۶۴)

حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ

”يَكُونُ شِيعَتُنَا فِي دَوْلَةِ الْقَائِمِ عَلَيْهِ السَّلَامُ سَنَامَ الْأَرْضِ وَحُكْمَهَا يُعْطَى كُلُّ رَجُلٍ مِنْهُمْ قُوَّةَ أَرْبَعِينَ رَجُلًا۔“

”حضرت امام قائم علیہ السلام کے دورِ حکومت میں ہمارے شیعہ روئے زمین پر بلند مقام کے مالک اور حاکم ہوں گے، ان میں سے ہر ایک شخص کو چالیس افراد کی قوت عطا کی جائے گی۔“

حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

”الْبَقِيَّةُ الرُّعْبُ فِي قُلُوبِ شِيعَتِنَا مِنْ عَدُوِّنَا، فَإِذَا وَقَعَ أَمْرُنَا

وَخَرَجَ مَهْدِيْنَا كَانَ أَحَدُهُمْ أَجْرِي مِنَ اللَّيْلِ وَامْضَى

مِنَ السَّنَانِ، يَطْأُ عَدُوَّنَا بِقَدَمَيْهِ وَيَقْتُلُهُ بِكَفَيْهِ۔“

ترجمہ: ”اس وقت تو ہمارے شیعوں کے دلوں میں ہمارے دشمنوں کا خوف ڈال دیا

گیا ہے۔ مگر جب ہماری حکومت آئے گی اور ہمارا مہدی ظہور کرے گا تو ہمارے

شیعوں میں سے ہر ایک شیر سے زیادہ جری اور بہادر اور نیزے سے زیادہ تیز

ہو گا۔ ہمارے دشمنوں کو اپنے پیروں تلے کچل ڈالے گا اور اپنے ہاتھوں سے

اس کا گلا کاٹ ڈالے گا۔ (یا۔ دبا دے گا)

## یہ دور خاموشی کا ہے

انہی اسناد کے ساتھ ربعی نے برید عجمی سے روایت کی ہے، انھوں نے کہا کہ ایک مرتبہ

حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے عرض کیا گیا کہ کوفہ میں ہمارے اصحاب کی بڑی تعداد ہے۔ اگر

آپ انھیں حکم دیں تو وہ آپ کی اطاعت کریں گے اور آپ کے حکم پر چلیں گے۔

تفعل: بیجی احدہم الی کیس اخیہ فیأخذ منہ حاجتہ؟ فقال: لا

قال: فہم بد ما دہم ابخل

ثُمَّ قَالَ: إِنَّ النَّاسَ فِي هَدَنَةٍ، نَنَاقِحُهُمْ وَنَوَازِشُهُمْ وَنَقِيقُهُمْ عَلَيْهِمُ الْحُدُودَ وَنُؤَذِّي أَمَانَتَهُمْ حَتَّى إِذَا قَامَ الْقَاسِمُ جَاءَتِ الْمَزَامِلَةُ وَيَأْتِي الرَّجُلُ إِلَى كَيْسٍ أَخِيهِ فَيَأْخُذُ حَاجَتَهُ لَا يَمْنَعُهُ۔“ (كتاب الاختصاص)

ترجمہ: آپ نے فرمایا: یہ بتاؤ، کیا یہ بات ممکن ہے کہ ایک برادر میں کسی دوسرے اپنے برادر میں کے تھیلے سے اپنی ضرورت کے مطابق رقم نکال لے اور وہ اسے منع نہ کرے؟

اُس نے کہا: نہیں، (یہ دور ایسا نہیں ہے) آپ نے فرمایا: (جب مال میں اتنا بخل ہے) تو کسی کے لیے خون دینے میں تو اس سے زیادہ بخل اور کنجوسی ہوگی۔

پھر فرمایا: سنو! یہ خاموشی اور جنگ بندی کا دور ہے اس میں ہم ان لوگوں سے شادی بیاہ کریں گے، ایک دوسرے کے وارث بھی نہیں گے، اُن پر حدود قائم کریں گے اور انکی امانتیں بھی واپس کریں گے، مگر جب امام قائم کا ظہور ہوگا تو اصل دوستی اور مراقت کا وہ دور ہوگا کہ اُس وقت ایک شخص اگر اپنے کسی بھائی کے تھیلے سے اپنی ضرورت بھر رقم نکال کر لیجائے گا تو وہ اسے منع نہیں کرے گا۔“ (كتاب الاختصاص)

### ۱۶۵) ”امیر المؤمنین“ صرف حضرت علیؑ کے لیے مخصوص لقب ہے

جعفر بن محمد فزاری نے عمران بن داہر سے روایت بیان کی ہے کہ ایک شخص نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ: کیا ہم لوگ امام قائم علیہ السلام کو امیر المؤمنین کہہ کر سلام کر سکتے ہیں؟

قال: ”لا۔“ ذلک اسم سبّاء اللہ امیر المؤمنین لا یستی بہ احد قبلہ ولا بعدہ الا کافر۔“

قال: فکیف نسلم علیہ؟

قال: تقول: اَسْلَامٌ عَلَیْكَ يَا بَقِیَّةَ اللّٰهِ۔

ثم قرأ جعفر علیہ السلام: ”بَقِیَّتُ اللّٰهُ خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ کُنْتُمْ مُؤْمِنِیْنَ“ (سورہ ہود آیت ۸۶) (کافی)

آپ نے فرمایا: نہیں، یہ نام اللہ تعالیٰ نے خاص امیر المؤمنین (حضرت علی علیہ السلام) کیلئے مخصوص فرمادیا ہے۔ آپ سے قبل یا آپ کے بعد جس نے بھی یہ لقب اختیار کیا، وہ کافر ہوگا۔

اُس نے عرض کیا: پھر ہم اُن کو کیا کہہ کر سلام کریں گے؟

آپ نے فرمایا: تم لوگوں کو چاہیے کہ اس طرح سلام کرو۔ ”اَلْسَلَامُ عَلَیْكَ يَا بَقِیَّتَ اللّٰهِ“

اس کے بعد حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس آیت کی تلاوت فرمائی:

”بَقِیَّتُ اللّٰهُ خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ کُنْتُمْ مُؤْمِنِیْنَ“ (سورہ ہود آیت ۸۶)

(اللہ کا بقیۃ (نشانی) تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم مومن ہو)

### ۱۶۶) اللہ تعالیٰ کا وعدہ پورا ہو گیا

حسین بن علی بن علی بن زید بن علی سے روایت ہے انھوں نے بیان کیا

”اِذَا قَامَ الْقَاسِمُ مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ: یَقُولُ: اَیْہَا النَّاسُ نَحْنُ السَّادِیْنَ

وَعَدَکُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی فِی کِتَابِہِ:

(الایۃ) ”اَلَّذِیْنَ اِنْ مَّکَّنَّہُمْ فِی الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَآتَوُا

الزَّکٰوۃَ وَامْرُؤًا بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَؤْا عَنِ الْمُنْکَرِ وَلِلّٰهِ

حَکْمَیْہِ الْاُمُورُ“ (سورہ الحج آیت ۴۱)

ترجمہ روایت: ”جب قائم آل محمدؑ ظہور فرمائیں گے تو وہ فرمائیں گے: اے لوگو! ہم وہ ہیں

جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں سے اپنی کتاب قرآن مجید میں وعدہ کیا:

ترجمہ آیت: کہ: ”یہ وہ لوگ ہوں گے کہ جن کو اگر ہم زمین میں اقتدار عطا کریں گے تو وہ نماز

قائم کریں گے، زکوٰۃ ادا کریں گے، نیکی کا حکم دیں گے اور بُرائی سے روکیں گے اور

تمام کاموں کا انجام اللہ ہی کے اختیار میں ہے۔“

### ۱۶۷) ناصبی، امام قائم کے دور حکومت میں؟

قاسم بن عبید مغنعتا نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے

سورہ فرقان کی مندرجہ ذیل (آیت ۶۳ تا آیت ۷۶) تیرہ آیتوں کے متعلق دریافت کیا:

(آیت ۶۳) ”اَلَّذِیْنَ یَمْشُوْنَ عَلٰی الْاَرْضِ هَوْنًا وَّ اِذَا خَاطَبَهُمُ الْجُمُہُورُ اَجْمَلُوْنَ

ترجمہ: ”اَلْوَا سَلَمًا“ (یہ وہ ہیں جو زمین پر بڑی انکساری سے چلتے ہیں اور جب جاہل لوگ

اُن سے مخاطب ہوتے ہیں تو وہ سلامتی کی بات کہتے ہیں (غصے سے کوئی بات نہیں کرتے)  
 آیت: ”وَالَّذِينَ يَبِيتُونَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَقِيَامًا“ ۲۲

ترجمہ: (اور وہ ہیں جو اپنے رب کیلئے سجدے اور قیام میں ہی راتیں بسر کرتے ہیں۔)

آیت: ”وَالَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ إِنَّ عَذَابَ ابْنَاهَا كَانَ غَرَامًا“ ۲۳

ترجمہ: (اور وہ جو کہتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار! ہم سے عذابِ دوزخ کو پھیر دے  
 (یعنی دور ہی رکھ عذابِ دوزخ کو) بلاشبہ اس کا عذاب چمٹ جانے والا ہے۔)

آیت: ”إِنَّمَا سَاءَتْ مُسْتَقَرًّا وَمُقَامًا“ ۲۴

ترجمہ: (بیشک وہ (جہنم) نہایت بُرا ٹھکانہ اور (بُری) قیامگاہ و مقام ہے)

آیت: ”وَالَّذِينَ إِذَا أَنْفَقُوا لَمْ يُسْرِفُوا وَلَمْ يَقْتُرُوا وَكَانَ بَيْنَ ذَلِكَ قَوَامًا“ ۲۵

ترجمہ: (اور وہ لوگ جب خرچ کرتے ہیں تو نہ تو اسراف کرتے ہیں اور نہ ہی بخل

(سے کام لیتے ہیں) اور اُن کی روش اور طریقہ تو متوسط و میانہ ہے)

آیت: ”وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ“ ۲۶ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ يَلْقَ أَثَامًا“ ۲۷

ترجمہ: (اور جو خدا کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پکارتے، اور کسی ایسے نفس کو

قتل نہیں کرتے جسے اللہ نے (قتل کرنا) حرام قرار دیا ہو، مگر حق کے ساتھ، اور

نہ وہ کبھی زنا کرتے ہیں، اور جو ایسا فعل کرے گا وہ گناہ کی سزا پائے گا۔)

آیت: ”يُضَاعَفُ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيَخْلُدُ فِيهِ مُهْلًا“ ۲۸

ترجمہ: (قیامت کے دن اُس پر عذاب دوگنا کر دیا جائے گا، اور وہ اُس (جہنم)

میں ہمیشہ ذلیل و خوار ہو کر رہے گا۔)

آیت: ”إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَأُولَٰئِكَ يُبَدِّلُ اللَّهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا“ ۲۹

ترجمہ: (سوائے اُن کے جنہوں نے توبہ کر لی اور ایمان لے آئے اور اعمالِ صالح

بجالائے، پس وہی ہیں جن کی بُرائیوں کو اللہ نیکیوں میں بدل دے گا اور

اللہ تو بخشنے والا رحیم ہے۔)

آیت: ”وَمَنْ تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَإِنَّهُ يَتُوبُ إِلَى اللَّهِ مَتَابًا“ ۳۰

ترجمہ: (اور جس نے توبہ کی، اور اعمالِ صالح بجالایا، پس وہ پلٹے گا اللہ کی

طرف (اس طرح) جیسا کہ رجوع کرنے (پلٹنے) کا حق ہے۔)

آیت: ”وَالَّذِينَ لَا يَشْعُرُونَ الشُّرُوءَ وَإِذَا مَرُّوا بِاللَّغْوِ مَرُّوا كِرَامًا“ ۳۱

ترجمہ: (اور وہ جو کبھی جھوٹ نہیں ہوتے گانے (کی محافل و اجتماعات) میں اور

جب لغویات (رگناہ کی چیزوں) کے پاس سے گزرتے ہیں تو شریفانہ اور

بزرگانہ انداز میں گزر جاتے ہیں۔)

آیت: ”وَالَّذِينَ إِذَا دُكِرُوا بِآيَةِ رَبِّهِمْ لَمْ يَخِرُّوا عَلَيْهَا صُمًّا وَعُمْيَانًا“ ۳۲

ترجمہ: (اور وہ کہ جب اُنہیں وعظ و نصیحت کی جائے اُن کے پروردگار آیتوں کے

ذریعے سے، تو وہ اُن کے خلعت نہیں ہوتے اندھے اور بہرے ہو کر۔)

آیت: ”وَالَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا ذُرِّيَّتًا قَوَّاءَ عَيْنٍ وَاجْعَلْ لَنَا مَثْقَلِينَ إِمَامًا“ ۳۳

ترجمہ: (اور وہ جو کہتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار! ہمارے لیے ہماری ازواج

اور ہماری ذریعتوں میں سے ہمیں عطا فرما آنکھوں کی ٹھنڈک اور ہمیں

مستقیوں کا امام بنادے۔)

آیت: ”أُولَٰئِكَ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوا وَيُلَقَّوْنَ فِيهَا تَحِيَّةً وَسَلَامًا“ ۳۴

ترجمہ: (ایسے ہی لوگوں کو جزا دی جائے گی بلند درجہ کی، بوجہ اُس صبر کے جو

اُنہوں کیا، اور اُن لوگوں میں بدیعِ تہنیت اور سلام بھیجا جائے گا۔)

آیت: ”خُلِدْنِي فِيهَا حَسَنَتٌ مُسْتَقَرًّا وَمُقَامًا“ ۳۵

ترجمہ: (وہ اُس (جنت) میں ہمیشہ رہیں گے، جو عمدہ جائے رہائش اور

قیام گاہ ہے۔)

آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ: ”الذین یمشون علی الارض ہوناً“ سے مراد اوصیاء ہیں جو

زمین پر نرم رفتار رکھیں گے، مگر جب امام قائم، کا ظہور ہوگا تو تمام ناہبی،

(وہ مشائخ اہل بیت) آپؐ کے سامنے پیش کیے جائیں گے:



قال: "فَإِنْ أَقَرَّ بِالْإِسْلَامِ وَهِيَ الْوَلَايَةُ وَالْأَصْرِيَّةُ عَنْقَهُ  
أَوْ أَقَرَّ بِالْجَزِيَّةِ فَأَدَّاهَا كَمَا يُؤَدِّي أَهْلُ الدِّمَةِ"  
آپ نے فرمایا: (پس اگر انھوں نے اسلام یعنی ولایت کا اقرار کر لیا تو ٹھیک، ورنہ انکی  
گردن مار دی جائے گی، یا پھر یہ کہ وہ جزیہ دینے کا اقرار کریں، اور دمی کفار  
کی طرح وہ بھی جزیہ ادا کریں۔) (کافی)

### بنی شیبہ کی سزا

۱۶۸

کچھ راویوں نے احمد بن محمد سے، انھوں نے علی بن حسن تیمی سے، انھوں نے آپ  
دو بھائیوں محمد اور احمد سے، انھوں نے علی بن یعقوب ہاشمی سے، انھوں نے مروان بن مسلم سے  
انھوں نے سعید ابن جریج سے، انھوں نے اہل مصر کے ایک شخص سے، اور اس شخص نے حضرت  
امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے کہ:

قال: "أَمَّا إِنْ قَاتَلْنَا عَلَيْهِ السَّلَامُ لَوْ قَدْ قَامَ لَخَذَ بِنِي شَيْبَةَ وَقَطَعَ  
أَيْدِيَهُمْ وَطَافَ بِهِمْ - وَقَالَ: هَؤُلَاءِ سَرَّاقُ اللَّهِ" (کافی)  
آپ نے فرمایا: جب ہمارا قائم علیہ السلام ظہور کرے گا تو بنی شیبہ کو گرفتار کر لے گا اور  
ان لوگوں کے ہاتھ کاٹے گا، انھیں بازاروں میں پھرائے جانے حکم دے گا اور  
پیشتر کرانے گا کہ دیکھو! یہ سب کے سب اللہ کے چور ہیں۔" (کافی)

### امام قائم کا پہلا عدل

۱۶۹

محمد بن یحییٰ وغیرہ سے، انھوں نے احمد بن ہلال سے، انھوں نے احمد بن محمد سے  
انھوں نے ایک شخص سے، اور اس شخص نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ:  
قال: "أَوَّلُ مَا يَنْظُرُ الْقَائِمُ مِنَ الْعَدْلِ أَنْ يَنْأَدِيَ صَاحِبَ الدِّبَةِ أَنْ يَسْلُمَ  
صَاحِبَ النَّافِلَةِ لَصَاحِبِ الْفَرِيضَةِ الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ وَالطَّوْافِ"  
آپ نے فرمایا: امام قائم علیہ السلام سب سے پہلے عدل کا اظہار اس طرح فرمائیں گے کہ  
ان کا منادی یہ اعلان کرے گا کہ صاحب نافلة لوگ صاحب فریضہ لوگوں کو حجرات  
اور طواف حوالے کریں۔

(کافی)

### چھت دار مسجدیں

۱۶۵

علی نے اپنے والد سے، انھوں نے ابن غیر سے، انھوں نے حماد سے، انھوں نے حلی  
سے روایت کی ہے اور حلی کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت  
کیا گیا کہ کیا مسقف (چھت دار) مساجدیں نماز پڑھنا مکروہ ہے؟

فَقَالَ: نَعَمْ، وَلَكِنْ لَا يَضُرُّكُمْ الْيَوْمَ، وَلَوْ قَدْ كَانَ لَعَدِلَ  
لَرَأَيْتُمْ كَيْفَ يَصْنَعُ فِي ذَلِكَ -" (کافی)

آپ نے فرمایا: ہاں، مگر آج کل تم لوگوں کے لیے کوئی ہرج نہیں، البتہ جب عدل کا دور  
آئے گا تو دیکھنا کہ وہ کیا کرتے ہیں۔

### تصویر دار مسجدیں

۱۶۱

حسن بن علی علوی نے سہل بن جہور سے، انھوں نے عبد العظیم ابن عبد اللہ علوی سے  
انھوں نے حسن بن حسین عری سے، انھوں نے عمرو بن جمیع سے روایت کی ہے، انھوں نے بیان  
کیا کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے دریافت کیا کہ تصویر لگی ہوئی مساجد  
میں نماز کا کیا حکم ہے؟

فَقَالَ: أَكْرَهُ ذَلِكَ، وَلَكِنْ لَا يَضُرُّكُمْ الْيَوْمَ، وَلَوْ قَدْ قَامَ  
الْعَدْلُ لَرَأَيْتُمْ كَيْفَ يَصْنَعُ فِي ذَلِكَ -" (کافی)

آپ نے فرمایا: "میں اس کو مسکروہ سمجھتا ہوں، مگر آج کل تم لوگوں کے لیے کو حرج نہیں،  
البتہ جب عدل قائم ہو گا تب تم دیکھنا کہ وہ اس مسئلے میں کیا کریں گے۔"  
(کافی)

### مسجد کوفہ کے وسط میں چار چشمے

۱۶۲

احمد بن محمد نے یعقوب بن عبد اللہ سے، انھوں نے اسماعیل بن زید کاہلی کے غلام سے  
اس نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ کا ارشاد ہے کہ حضرت  
ابیر المؤمنین علیہ السلام نے مسجد کوفہ کے متعلق ارشاد فرمایا کہ:  
قال: "فِي وَصْفِ مَسْجِدِ الْكُوفَةِ:

فِي وَسْطِهِ عَيْنٌ مِنْ دَهْنٍ وَعَيْنٌ مِنْ لَبَنٍ، وَعَيْنٌ مِنْ

مَاءٍ، شَرَابٌ لِلْمُؤْمِنِينَ وَعَيْنٌ مِنْ مَاءٍ طَهُورٍ لِلْمُؤْمِنِينَ -" (تہذیب)



امیر المؤمنینؑ نے فرمایا: کہ: اس (مسجد کوئہ) کے وسط میں ایک چتر تیل کا، ایک چتر دودھ کا، اور ایک چتر پانی کا مومین کے پینے کے لیے اور ایک چتر پانی کا اور ہے جو مومین کے طہارت (کے کاموں) کے لیے ہے۔ (تہذیب)

### ۱۴۳ کوئہ میں چار مٹی مساجد تعمیر ہوئی

محمد بن احمد بن یحییٰ نے محمد بن حسین سے، انھوں نے محمد بن اسماعیل سے، انھوں نے صالح بن عقبہ سے، انھوں نے عمرو بن البقر سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے جبہ بنی سے روایت کی ہے، اور جبہ بنی نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ امیر المؤمنین علیؑ سلام حیرہ تشریف لے گئے فقال: "لِتَصْلُتْ هَذِهِ بِهَذِهِ" "وَأَوْمَأَ بِدِهْ إِلَى الْكُوفَةِ وَالْحِيرَةِ" حتی یباع الذراع فیما بینہما بدنانیر ولینبئ بالحریرہ مسجد الہ خمسائے باب یصلی فیہ خلیفۃ القائم علیہ السلام (۱۵) لَأَنَّ سَجْدَ الْكُوفَةِ لِيَضِيقَ عَلَيْهِمْ وَلِيَصْلِيَنَّ فِيهِ أَشَاعِرُ أَمَّا عَدْلُ۔

قلت: یا امیر المؤمنین! وسیع مسجد الکوفۃ ہذا الذی تصف الناس یومئذ؟ قال: "تَبْنِیْ لَهُ اَرْبَعُ مَسَاجِدَ، مَسْجِدَ الْكُوفَةِ اصْغَرُهَا، وَهَذَا وَمَسْجِدَانِ فِي طَرَفِي الْكُوفَةِ، مِنْ هَذَا الْجَانِبِ وَهَذَا الْجَانِبِ" "وَأَوْمَأَ بِدِهْ نَحْوَ نَهْرِ الْبَصْرِيِّينَ وَالْغُرِّيِّينَ" آپ نے فرمایا: "یہ مقام، اس مقام سے مل جائے گا" یہ فرما کر آپ نے حیرہ اور کوئہ کی طرف اشارہ فرمایا۔

اور فرمایا: یہاں تک کہ ان دونوں کے درمیان کی زمینیں ایک ایک ہاتھ، ایک ایک دینار میں فروخت ہوں گی۔ اور مقام حیرہ پر ایک مسجد تعمیر ہوگی جس میں پانچ سو دروازے ہوں گے اور اس میں خلیفہ امام قائم نماز پڑھائیں گے، اس لیے کہ مسجد کوئہ (آبادی کے لحاظ سے) تنگ ہو جائے گی، اور اس میں بارہ امام عادل نماز پڑھائیں گے میں نے عرض کیا: یا امیر المؤمنین! یہ مسجد کوئہ تو بقولے بہت وسیع ہے؟

آپ نے فرمایا: وہاں تو چار مساجد اس علاوہ اور تعمیر ہوں گی اور یہ مسجد کوئہ ان سب چھوٹی ہوگی۔ یہ مسجد اور دو مساجد کوئہ کے اس جانب اور اس جانب اور ہوں گی۔ پھر آپ نے ہر پچھترہ اور پچھترہ کی طرف اشارہ فرمایا۔ (تہذیب)

### حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ کی طرح امام قائمؑ کے خلاف بھی خروج ہوگا

۱۴۴

ابو الحسن بن عبد اللہ نے ابن ابویعفور سے روایت کی ہے، انھوں نے بیان کیا کہ امیر تہ میں حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ کے پاس چند آپ کے اصحاب موجود تھے۔ آپ نے مجھ سے فرمایا: اے ابن ابویعفور! کیا تم نے قرآن مجید پڑھا ہے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں (فرزند رسول!) پڑھا تو ہے مگر یہی مروجہ قرآن مجید۔ آپ نے فرمایا: ہاں، ہاں، میں بھی اسی مروجہ قرآن مجید کے متعلق پوچھ رہا ہوں کسی اور کیلئے نہیں۔ میں نے عرض کیا: بہتر، مگر آپ نے یہ کیوں دریافت فرمایا؟ قال: "لَاَنَّ مُوسَىٰ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَدَّثَ قَوْمَهُ يَحْدُثُ لَمْ يَحْتَمِلُوهُ عَنْهُ فَخَرَجُوا عَلَيْهِ بِمِصْرَ، فَقَاتَلُوهُ فَقَاتَلَهُمْ فَقَتَلَهُمْ وَلَاَنَّ عِيسَىٰ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَدَّثَ قَوْمَهُ يَحْدُثُ فَلَمْ يَحْتَمِلُوهُ عَنْهُ فَخَرَجُوا عَلَيْهِ بِتَكْرِيتَ فَقَاتَلُوهُ فَقَاتَلَهُمْ فَقَتَلَهُمْ، وَهُوَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: (سُورَةُ صَافٍ آیت ۱۷) "قَامَتُ طَارِيفَةٌ مِّنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَكَفَرَتْ طَارِيفَةٌ فَأَيَّدْنَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَىٰ عَدُوِّهِمْ فَأَصْبَحُوا ظَاهِرِينَ" (روایت) وَإِنَّهُ أَوَّلَ قَائِمٍ يَقُومُ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ يَحْدُثُكُمْ بِحَدِيثٍ لَا تَحْتَمِلُونَهُ فَتَخْرُجُونَ عَلَيْهِ بِرَمِيلَةٍ الدَّسَكِرَةِ فَيَقَاتِلُكُمْ فَيَقْتُلُكُمْ، وَهِيَ أَخْرَجَ رَجُلٌ تَكُونُ۔ (کتاب حین بن سعید)

ترجمہ روایت:

آپ نے فرمایا: اس لیے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم سے ایک بات کہی اور ان کی قوم اسے برداشت نہ کر سکی، چنانچہ مصر میں ان پر چڑھائی کر دی اور حضرت موسیٰ کو ان سے جنگ کر کے انھیں قتل کرنا پڑا۔ اور اس لیے (یہ بات تم سے پوچھی کہ) حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بھی اپنی قوم سے ایک بات کہی اور ان کی قوم اسے برداشت نہ کر سکی اور مقام تکریت میں ان پر چڑھائی کر دی، چنانچہ انھوں نے بھی اپنی قوم سے جنگ کی اور قتل کرنا پڑا۔ چنانچہ اس کے متعلق اللہ تعالیٰ کا قول ہے:

(الایة) فَأَمَنْتُ . . . . . لَطِيفُ رُبِّكَ ۱۷ (ص ۱۴)

ترجمہ آیت: (پس بنی اسرائیل کا ایک گروہ ایمان لے آیا اور ایک گروہ نے کفر اختیار کیا۔) پس ہم نے مدد کی ایمان والوں کی ان کے دشمنوں کے خلاف اور وہ مغلوب ہوئے)

(روایت) پھر ہم اہل بیت میں سے ایک قائم جب ظہور کرے گا اور تم لوگوں سے ایک بات کہیگا تو تم لوگ بھی اسے برداشت نہ کرو گے اور تم لوگ مقام رسید میں اس پر خروج کرو گے اور وہ بھی تم لوگوں سے جنگ کرے گا اور تمہیں قتل کر ڈالے گا۔ اور یہ آخری خروج ہوگا جو امام قائم علیہ السلام پر کیا جائے گا۔ (کتاب حسین بن سعید)

### ناصبیوں کے ساتھ کیا سلوک ہوگا؟

(۱۴۵)

محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، انھوں نے ابن محبوب سے، انھوں نے احوال سے، انھوں نے سلام بن مستنیر سے روایت کی ہے۔ سلام کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کو بیان فرماتے ہوئے سنا کہ:

”اذا قام القائم علیہ السلام عرض الایمان علی کل ناصب فان دخل فیہ بحقیقة ولا ضرب عنقه او یؤدی الجزیة كما یؤدیہا الیوم اهل الذمۃ، ویشد علی وسطه الرسمان، ویخرجہم من الامصار الی السواد۔“ (کافی)

آپ نے فرمایا: جب امام قائم علیہ السلام کا ظہور ہوگا تو ہر ناصبی دشمن اہل بیت کے سامنے ایمان پیش کیا جائے گا، اگر وہ حقیقتاً داخل ایمان ہو گیا تو ٹھیک۔ ورنہ اس کی گردن ماری جائے گی، یا جرح کا فرد تمہی آجکل جزیرہ ادا کرتا ہے، وہ بھی جزیرہ ادا کرے گا، اور اپنی کمرس بیاباں (روپیوں یا درہم و دیناروں کی تحصیل) باز نہ کر اس ديار سے نکلی کر حبش کی طرف چلا جائے گا۔ (کافی)

### امام قائم کے ظہور کا اہم مقصد؟

(۱۴۶)

علی بن محمد نے صالح بن ابو حماد سے، انھوں نے محمد بن عبد اللہ بن مہران سے، انھوں نے عبد اللہ بن بشیر سے، انھوں نے عیثم بن سلیمان سے، انھوں نے معاویہ بن عمار سے، اور معاویہ بن عمار نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ:

”قال: اذا تمعنی احدکم القائم فلیمتہ فی عافیة فان الله بعث محمدًا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رحمۃ وبعث القائم نقمة۔“ (کافی)

آپ نے فرمایا: ”اگر تم میں سے کوئی امام قائم علیہ السلام کے عہد کے پانے کا متمنی ہے تو اسے چاہیے کہ وہ اپنی عافیت کے لیے بھی دعا کرے، اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رحمت اور نرمی کے لیے مبعوث فرمایا تھا اور امام قائم علیہ السلام کو نکت (و تدارک) کے لیے مبعوث فرمائے گا۔

نوٹ: (کیونکہ لوگوں کو بعثت پیغمبر سے ظہور امام قائم تک کے طویل زمانے میں اللہ تعالیٰ نے مہلت دی، اگر اس کے بعد بھی لوگ دین حق کی طرف مائل نہیں ہوتے اور اپنی ہٹ دھرمی پر ہی اڑے رہتے ہیں تو پھر اس کا تدارک نکت ہی ہے۔)

### آپ کا مسکن مسجد سہلہ میں ہوگا

(۱۴۷)

ابو بصیر سے روایت ہے انھوں نے بیان کیا کہ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ”یا ابا محمد کافی اری نزول القائم علیہ السلام فی مسجد السہلۃ بأہلہ و عیالہ۔“

قلت: یکون منزله جعلت فداک؟  
قال: نعم، کان فیہ منزل ادریس، وکان منزل ابراہیم خلیل الرحمن، وما بعث الله نبیاً الا وقد صلی فیہ و فیہ مسکن الخضر (والمقیم فیہ کالمقیم فی فسطاط رسول الله صلی الله علیہ وآلہ) وما من مؤمن ولا مؤمنة الا وقلبه یحیی الیہ)  
قلت: جعلت فداک؟ لایزال القائم فیہ ابداً؟  
قال: نعم۔

قلت: فمن بعدہ؟

قال: هكذا من بعدہ الی انقضاء الخلق۔

قلت: فما یکون من اهل الذمۃ عندہ؟

قال: ۱: یسلمہم کما سلمہم رسول الله صلی الله علیہ وآلہ ویؤدوہ عن ید وھم ضاعرون۔

قلت: فمن نصب لکم عداوة؟

فَقَالَ: لَا يَا أَبَا حَمْدٍ! مَا لَمْ يَخْلَفْنَا فِي دَوْلَتِنَا مِنْ نَصِيبِ إِنْ اللَّه  
قَدْ أَحَلَّ لَنَا دِمَاءَهُمْ عِنْدَ قِيَامِ قَائِمُنَا، فَاَلْيَوْمِ حُجْرَمَ عَلَيْنَا  
وَعَلَيْكُمْ ذَلِكَ فَلَا يَغْنَزُكَ أَحَدٌ، إِذَا قَامَ قَائِمُنَا انْتَقَمَ اللَّهُ  
وَلِرَسُولِهِ وَلَنَا أَجْمَعِينَ۔“

آپ نے فرمایا: ”اے ابو محمد! گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ امام قائم اپنے اہل و عیال کے  
ساتھ مسجد مسجد میں اترے ہیں۔“

میں نے عرض کیا: میں آپ پر قریب کیا وہیں اُن کا مکان ہوگا؟

آپ نے فرمایا: ہاں، وہیں حضرت ادریس علیہ السلام کا بھی مکان تھا، اور وہیں حضرت ابراہیم  
خلیل الرحمن علیہ السلام کا بھی مکان تھا اور جس نبی کو بھی اللہ نے مبعوث فرمایا  
اس نے اس میں نماز پڑھی اور وہ حضرت خضر علیہ السلام کا بھی مکان ہے اس میں  
قیام کرنے والا ایسا ہی ہے جیسے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کے خیمے میں  
قیام کیا اور ہر مومن و مومنہ کا دل اس کی طرف مائل ہوتا ہے۔

میں نے عرض کیا: میں آپ پر ترسان، کیا امام قائم علیہ السلام ہمیشہ اسی میں رہیں گے؟  
آپ نے فرمایا: ہاں۔

میں نے عرض کیا: اور اُن کے بعد؟

آپ نے فرمایا: اسی طرح دنیا کے ختم ہونے تک۔

میں نے عرض کیا: اور اُن کے دور میں اہل ذمہ (کافر ذمی) کا کیا ہوگا؟  
آپ نے فرمایا: جس طرح حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن سے صلح رکھی، وہ بھی اُن  
صلح رکھیں گے مگر وہ جزیہ دیں گے۔

میں نے عرض کیا: اور آپ حضرات کے دشمنوں کا کیا ہوگا؟

آپ نے فرمایا: اے ابو محمد! نہیں، ہم لوگوں کے عہد حکومت میں ہمارے دشمنوں کے لیے کوئی جگہ  
نہیں ہوگی۔ امام قائم علیہ السلام کے ظہور کے بعد ان لوگوں کا خون اللہ نے  
ہمارے لیے حلال کیا ہے جو آجکل ہمارے اور تمہارے لیے حرام ہے۔ تم میں سے  
کوئی شخص دھوکے میں نہ رہے۔ جب امام قائم علیہ السلام ظہور کریں گے تو وہ  
اللہ اور اس کے رسول اور ہم سب کا پورا پورا انتقام لیں گے۔“

(کتاب مزار)

## ابلیس کی مہلت کا اختتام

(۱۷۸)

کتاب انوار المصیبت میں اسحاق بن عمار سے روایت ہے کہ میں نے اُن جناب سے ”ابلیس  
کی مہلت“ وقت معلوم کی تو ”مہلت“ کے بارے میں دریافت کیا جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں کیا ہے  
”فَأَنكَ مِنَ الْمُنْظَرِينَ إِلَى يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُومِ“ (سورہ الحجر آیت ۳۸)

قال: ”الوقت المعلوم“ یوم قیام القائم، فاذا بعثه الله كان في  
مسجد الكوفة وجاء ابليس حتى يجثو على ركبتيه فيقول  
يا ويلاه من هذا اليوم فيأخذ بناصيته فيضرب عنقه  
فذلك ”یوم الوقت المعلوم“ منتهى اجله۔“

آپ نے فرمایا: یوم وقت معلوم سے مراد یوم ظہور امام قائم علیہ السلام۔ جب اللہ تعالیٰ  
اُن کو مبعوث فرمائے گا اور وہ جناب مسجد کوفہ میں ہوں گے تو ابلیس ملعون آئینا  
اور اپنے گھٹنوں کے بل بیٹھ جائے گا اور کہے گا، ہائے افسوس آج کا دن (مجھے  
دیکھنا پڑا)۔ تو آپ اس کو پیشانی سے پکڑ لیں گے اور اس کی گردن مار دیں گے  
بس وہی یوم وقت معلوم ہے اور اس کی مہلت کے دن کا خاتمہ ہے۔

(انوار المصیبت)

## رجب کوفہ کا دھینہ نکالا جائے گا

(۱۷۹)

ابوالقاسم شعرائی نے مرفوعاً ابن طلیبان سے، انھوں نے ابن حجاج، اور ابن حجاج  
نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ:

قال: ”اذا قام القائم علیہ السلام أتى رحبة الكوفة، فقال برجله  
هكذا أو أوماً ببیده الى موضع۔ ثم قال: احفروا ههنا  
فيحضرون فيستخرجون اثني عشر ألف درع واثني عشر ألف  
سيف واثني عشر ألف بيضة، لكل بيضة وجهان ثم يدعوا  
اثني عشر ألف رجل من الموالی (من العرب) والجم، فيلبسهم  
ذلك، ثم يقول: من لم يكن عليه مثل ما عليكم فاقتلوه۔“

آپ نے فرمایا: ”جب امام قائم علیہ السلام کا ظہور ہوگا تو وہ جناب پایادہ (سیدل) (اختصاص)

رجب کوفہ کی طرف آئیں گے۔“ یہ فرما کر آپ نے ایک جگہ کی طرف اشارہ کیا

پھر فرمایا: وہ حکم دیں گے کہ اس مقام کو کھودو۔ جب لوگ اس کو کھودیں گے تو وہاں

تو بارہ ہزار زہر ہیں، بارہ ہزار تلواریں اور بارہ ہزار آہنی ٹوپیاں (بھٹ) جن کے دروغ ہوں گے برآمد ہوں گے اور اپنے موالیوں میں سے بارہ ہزار عرب اور عجم کے مردوں کو پینے کے لیے دیں گے پھر انھیں حکم دیں گے کہ جس کے جسم پر یہ (اسلحہ) نہ ہوں جو تم نے پینے ہوئے ہیں، اسے قتل کر دو۔“ (اختصاص)

### ۱۸۰ ” فَلَمَّا أَحْسَوْا..... خُمِدْنِ “ کی تشریح

علی نے اپنے والد سے، انھوں نے ابن فضال سے، انھوں نے ثعلبہ بن میمون سے، انھوں نے ابن خلیل ازدی سے روایت کی ہے اور ابن خلیل ازدی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ آپ نے قول خدا عزوجل:

” فَلَمَّا أَحْسَوْا أَبَاسًا إِذْ أَهْمُ مِنْهَا يَرْكُضُونَ ۚ لَا تَرْكُضُوا  
وَارْجِعُوا إِلَىٰ مَا أُتْرِفْتُمْ فِيهِ وَمَسْكِنِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَسْكُنُونَ ۚ  
قَالُوا يَٰوَيْلَنَا إِنَّا كُنَّا ظَالِمِينَ ۚ ” فَمَا زَالَتْ تِلْكَ دَعْوَاهُمْ  
حَتَّىٰ جَعَلْنَاهُمْ حَصِيدًا خُمِدْنِ ۚ ” (سورہ الانبیاء) ۱۵

کے بارے میں ارشاد فرمایا:

” اِذَا قَامَ الْقَائِمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَبَعَثَ إِلَىٰ بَنِي أُمَيَّةَ بِالشَّامِ هَرَبُوا  
إِلَى الرُّومِ فَيَقُولُ لَهُمُ الرُّومُ: لَا نَدْخُلُكُمْ حَتَّىٰ تَنْتَصِرُوا ۚ  
فَيَعْلَقُونَ فِي أَعْنَاقِهِمُ الصُّلْبَانَ وَيُدْخِلُونَهُمْ -  
فَإِذَا نَزَلَ بِحَضْرَتِهِمُ اصْحَابُ الْقَائِمِ عَلَيْهِ السَّلَامُ طَلَبُوا الْإِمَامَ وَ  
الصَّلَاحَ، فَيَقُولُ اصْحَابُ الْقَائِمِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: لَا نَفْعَ لِحَتَّىٰ تَدْفَعُوا  
إِلَيْنَا مِنْ قَبْلِكُمْ مَنَا - قَالَ: فَيَدْفَعُونَهُمُ إِلَيْهِمْ فَذَلِكَ قَوْلُهُ  
(الْأُمَيَّة) ” لَا تَرْكُضُوا وَارْجِعُوا إِلَىٰ مَا أُتْرِفْتُمْ فِيهِ وَمَسْكِنِكُمْ  
لَعَلَّكُمْ تَسْكُنُونَ ۚ ”

قَالَ: يَسْلُمُ الْكَنُوزَ، وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمَا، قَالَ: فَيَقُولُونَ:  
(الْأُمَيَّة) ” يَٰوَيْلَنَا إِنَّا كُنَّا ظَالِمِينَ ۚ ” فَمَا زَالَتْ تِلْكَ

دَعْوَاهُمْ حَتَّىٰ جَعَلْنَاهُمْ حَصِيدًا خُمِدْنِ ۚ ” بِالْأُسْبُحِ  
ترجمہ روایت: جب امام قائم علیہ السلام ظہور فرمائیں گے اور بنی امیہ سے انتقام  
لینے کے لیے اپنی فوج شام روانہ فرمائیں گے تو وہ بھاگ کر شام سے روم

چلے جائیں گے، مگر اہل روم ان سے کہیں گے کہ جب تک تم نصرانی نہ بن جاؤ گے  
ہمارے ملک میں داخل نہیں ہو سکتے۔ چنانچہ بنی امیہ اپنے لگے میں صلیب لٹکا  
لیں گے اور روم میں داخل ہو جائیں گے۔

مگر جب اصحاب امام قائم علیہ السلام ان کے علاقے میں داخل ہوں گے تو اہل روم  
ان سے امان طلب کریں گے اور صلح چاہیں گے تو اصحاب قائم انھیں جواب دیں گے  
کہ ہمارے آدمی بھاگ کر تمھارے یہاں آگئے ہیں جب تک تم لوگ انھیں واپس  
نہ کرو گے ہم تمہیں امان نہ دیں گے اور نہ صلح کریں گے۔

چنانچہ وہ لوگ بنی امیہ کو واپس کر دیں گے۔ اسی کے متعلق اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:  
” لَا تَرْكُضُوا وَارْجِعُوا إِلَىٰ مَا أُتْرِفْتُمْ فِيهِ وَمَسْكِنِكُمْ  
لَعَلَّكُمْ تَسْكُنُونَ ۚ ” (سورہ الانبیاء) ۱۵

(ترجمہ) (مت بھاگو، اور پلٹ آؤ اپنے مسکن اور اس عیش و آسائش کی  
طرت جو تمہیں دیئے گئے تھے۔ تاکہ تم سے جواب طلب کیا جائے۔)

(ترجمہ روایت) یعنی ان کے خزانوں کے متعلق جواب طلب اور پوچھ گچھ کی جائے گی باوجودیکہ وہ  
خود ان خزانوں سے واقف ہوں گے۔ پھر وہ لوگ کہیں گے کہ:

” قَالُوا يَٰوَيْلَنَا إِنَّا كُنَّا ظَالِمِينَ ۚ ” فَمَا زَالَتْ تِلْكَ دَعْوَاهُمْ  
حَتَّىٰ جَعَلْنَاهُمْ حَصِيدًا خُمِدْنِ ۚ ” (انبیاء) ۱۵

روایت (ان لوگوں نے کہا۔ ہائے افسوس، ہم پر۔ بیشک ہم ظالم تھے۔ اور انکی یہ  
پکار جاری رہی، جب تک کہ ہم نے انھیں کٹی ہوئی کھیتی اور بھٹی ہوئی  
راکھ نہ بنادیا۔)

یعنی ہم انھیں تلواروں سے کاٹ کر رکھ دیں گے (مذکورہ آیت کے مطابق)  
(دکائی)

” وَيَكُونُ الدِّينُ.... لِلَّهِ كِتَابُ... ”

علی نے اپنے والد سے، انھوں نے ابن ابوعبیر سے، انھوں نے ابن اذینہ سے، انھوں  
نے ابن مسلم سے، روایت کی ہے، ان کا بیان ہے کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت ابو جعفر امام محمد باقر  
علیہ السلام سے قول خدا:

” وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّىٰ لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ

كُلَّهُ ۚ ” (سورہ انفال آیت ۳۹) کے متعلق دریافت کیا:

اور ان سے جنگ کرو تا ایک فساد باقی نہ رہے اور دین صرف اللہ کے لیے باقی رہ جائے



قَالَ: لَمْ يَجِئْ تَأْوِيلُ هَذِهِ الْآيَةِ بَعْدَ، إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لَهُمْ لِحَاجَتِهِ وَحَاجَةَ أَصْحَابِهِ فَلَوْ تَدَجَّاءَ تَأْوِيلُهَا لَمْ يَقْبَلْ مِنْهُمْ وَلَكِنْ تَمَّ يَقْتُلُونَ حَتَّى يُوَحِّدَ اللَّهُ عِزَّ وَجَلَّ وَحَتَّى لَا يَكُونَ شَرِكٌ (کافی)

آپ نے فرمایا: یہ آیت جب سے نازل ہوئی ہے اس کی تاویل ابھی تک نہیں آئی، بلاشبہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی اور اپنے اصحاب کی ضرورت کی بنا پر رہنے کی اجازت دیدی، مگر جب اس آیت کی تاویل آجائے گی تو پھر ان لوگوں کا عذر قبول نہ ہوگا، اور سب کے سب قتل کر دیے جائیں گے تاکہ شرک باقی نہ رہے اور سب کے سب اللہ کو واحد و یکتا ماننے لگیں۔

### امام قائم ہر بدی کی نفی کریں گے

(۱۸۷)

حسین بن محمد نے معلیٰ سے، اُنھوں نے وشار سے، اُنھوں نے علی بن ابی نصر سے روایت کی ہے اور علی بن ابی نصر نے بیان کیا کہ ایک شخص حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا کہ آپ حضرات اہل بیت رحمت ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آپ حضرات کو اس سے مخصوص فرمایا ہے۔

فَقَالَ لَهُ: كَذَلِكَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ لَا نَدْخُلُ أَحَدًا فِي ضَلَالَةٍ، وَلَا نَخْرُجُهُ مِنْ هُدًى إِنَّ الدُّنْيَا لَا تَذْهَبُ حَتَّى يَبْعَثَ اللَّهُ عِزَّ وَجَلَّ رَجُلًا مِّنْ أَهْلِ الْبَيْتِ يَعْمَلُ بَكْتَابِ اللَّهِ لَا يَبْرِي مِنْكُمْ إِلَّا أَنْتُمْ (کافی)

آپ نے اُس سے فرمایا: ایسا ہی ہے الحمد للہ کہ ہم کبھی گمراہی میں داخل ہی نہیں ہوئے اور نہ کبھی ہدایت سے باہر قدم رکھا۔ دنیا اُس وقت تک ختم نہ ہوگی جب تک کہ اللہ عز و جل ہم اہل بیت میں سے ایک ایسے مرد کو نہ بھیجے جو کتاب خدا پر کما حقہ عمل کرے اور وہ جو بھی بدی و بُرائی دیکھے اُس کی نفی کرے۔

### آپ کے اوپر سایہ ابر ہوگا

(۱۸۸)

فحام نے اپنے چچا سے، اُنھوں نے احمد بن عبد اللہ بن علی سے، اُنھوں نے عبد الرحمن بن عبد اللہ سے، اُنھوں نے یحییٰ بن مغیرہ سے، اُنھوں نے اپنے بھائی محمد سے

اُنھوں نے محمد بن سنان سے، اُنھوں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق سے، اور آپ نے اپنے پیر بزرگوار حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے حدیث لوح میں روایت کی ہے کہ:

”م ح م د یخرج فی آخر الزمان علی رأسه غمامة بيضاء تظله من الشمس، تنادي بلسان فصيح يسعها الثقلين والخافقين: هو المهدى من آل محمد يملك الارض عدلا كما ملئت جورا“۔ (امالی شیخ)

ترجمہ: ”م ح م د“ آخر زمانہ میں ظہور کریں گے اُن کے سر مبارک پر دھوپ سے بچنے کے لیے سفید ابر کا سایہ ہوگا اور فصیح زبان میں ایک آسمانی نذر آئے گی جس کو دونوں جہان کے لوگ سنیں گے کہ یہ مہدی آل محمد ہیں، جو زمین کو عدل و داد سے بھر دیں گے جس طرح وہ ظلم و جور سے بھری ہوئی ہوگی۔ (امالی شیخ)

### میرے بعد امام بارہ ہوں گے

(۱۸۹)

عطار نے اپنے والد سے، اُنھوں نے ابن عبد الجبار سے، اُنھوں نے محمد بن زیاد ازری سے، اُنھوں نے ابان بن عثمان سے، اُنھوں نے ثمالی سے، اُنھوں نے حضرت امام علی ابن امام حسین سے، اور آپ نے اپنے پیر بزرگوار (امام حسین) سے، اور آپ نے (امام حسین) نے اُنکے جدِ امجد (حضرت ابوالانکس امام علی بن ابی طالب) سے روایت بیان کی ہے کہ:

قال رسول الله صلى الله عليه وآله: ”الْأُتَمَّةُ مِنْ بَعْدِي اثْنَا عَشَرَ أَوْ لَمْ أَنْتَ يَا عَلِيُّ، وَآخِرُهُمُ الْقَائِمُ الَّذِي يَفْتَحُ اللَّهُ تَعَالَى ذِكْرَهُ عَلَى يَدَيْهِ مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا“

(اکمال الدین، عیون الاخبار الرضا، امالی شیخ)

ترجمہ: ”حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: میرے بعد بارہ امام ہوں گے جن میں سب سے پہلے، اے علی! تم ہو اور اُن میں سب سے آخر امام القائم ہوں گے۔ جن کے ہاتھوں پر اللہ تعالیٰ تمام مشارق و مغارب کو فتح کر لے گا۔“

### بارہ ائمہ کے اسمائے گرامی

(۱۹۰)

طالقانی نے محمد بن ہمام سے، اُنھوں نے احمد بن مہنداد سے، اُنھوں نے احمد بن ہلال سے، اُنھوں نے ابن ابی عمیر سے، اُنھوں نے مفصل سے، اُنھوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے

اور امام صادق آل محمد نے اپنے آباء کرام علیہ السلام سے روایت کی ہے اور ان حضرات نے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت سنی ہے کہ:

قال: "لما أُسْرِي جِي أَوْحَى إِلَيَّ رَبِّي جَلَّ جَلَالُهُ وَسَأَلَ الْحَدِيثَ إِلَى أَنْ قَالَ: فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَأَذَا أُنَا بِأَنْوَارِ عَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ وَعَلِيَّ ابْنِ الْحُسَيْنِ وَعُمْدَةَ بَنِ عَلِيٍّ وَجَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَمُوسَى بْنَ جَعْفَرٍ، وَعَلِيَّ بْنَ مُوسَى وَعُمْدَةَ بَنِ عَلِيٍّ وَعَلِيَّ بْنَ مُحَمَّدٍ وَالْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ وَالْحُجَّةَ بْنَ الْحَسَنِ الْقَائِمَ فِي وَسْطِهِمْ كَأَنَّهُ كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ۔"

قلت: يارب من هؤلاء؟

قال الله: هَؤُلَاءِ الْأَكْثَمَةُ وَهَذَا الْقَائِمُ الَّذِي يَحُلُّ حُلَاةً وَيُحَرِّمُ حَرَامِي، وَبِهِ أَنْتَقِمُ مِنْ أَعْدَائِي وَهُوَ رَاحَةُ لِأَوْيَاةِي وَهُوَ الَّذِي يَشْفِي قُلُوبَ شَيْعَتِكَ مِنَ الْقَلَامِ وَالْجَاهِدِينَ وَالْكَافِرِينَ، فَيُخْرِجُ اللَّاتِ وَالْعُزَّى طَرِيقِينَ فَيَحْرِقُهُمَا، فَلَفْتَنَةُ النَّاسِ بِهِمَا يَوْمَئِذٍ أَشَدُّ مِنْ فِتْنَةِ الْعَجَلِ وَالسَّامِرِيِّ۔"

(کمال الدین، عیون الاخبار)

آنحضرت نے ارشاد فرمایا:

"شب اسری (شب معراج) جب مجھے لیا گیا تو میرے پروردگار بزرگ و برتر نے مجھے وحی فرمائی: (اس کے بعد مضمون بیان فرماتے ہوئے آپ نے ارشاد فرمایا) پھر میں نے جب اپنا سر اٹھایا تو علیؑ و فاطمہؑ و حسنؑ و حسینؑ اور علیؑ ابن اکسینؑ و محمدؑ بن علیؑ و جعفرؑ بن محمدؑ و موسیٰؑ بن جعفرؑ، و علیؑ بن موسیٰؑ، و محمدؑ بن علیؑ، و علیؑ بن محمدؑ و حسنؑ بن علیؑ کے انوار میری نظر کے سامنے جلوہ گر ہوئے جن کے درمیان حضرت جنت بن الحسن قائم کا نور کوكب دري کی طرح (بہت زیادہ) منور و روشن تھا۔"

میں نے عرض کیا: اے میرے پروردگار! یہ کون ہیں؟ (کن کے انوار ہیں)

(آواز آئی) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: یہ (انوار) ائمہ ہیں اور ان کے درمیان وہ (نور) قائم ہے جو میرے حلال کردہ کو حلال کرے گا اور میرے حرام کردہ کو حرام قرار دے گا اور اس کے ذریعے میں اپنے دشمنوں سے انتقام لوں گا۔ اور یہ میرے اولیاء کے لیے باعث راحت ہوگا اور تمہارے شیعوں کے دلوں کو ظالموں، منکروں اور

کافروں سے شفا بخشنے گا۔ اور لات و عزریٰ کو (قبروں سے) نکال کر نذر آتش کرے گا جن کی وجہ سے اس دن لوگ فتنہ سامری سے بھی زیادہ شدید فتنہ میں مبتلا ہوں گے۔ (کمال الدین، عیون الاخبار الرضا)

### سب سے آخری امام وہ ہوگا؟

(۱۸۶)

اسناد سابقہ کے ساتھ باب بیس ائمہ اثنا عشر میں حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے کہ:

قال: "آخرهم اسمہ علی اسمی، يخرج فيملا الأرض عدلاً كما ملئت جوراً وظلماً يأتيه الرجل والمال كدس فيقول: يا مئدئ اعطني، فيقول: خذ"

(عبقہ نعمانی)

آنحضرت نے ارشاد فرمایا: "سب سے آخری (امام) وہ ہوگا جس کا نام میرا نام ہوگا، وہ ظہور کرے گا اور زمین کو عدل سے اسی طرح بھر دے گا جس طرح وہ ظلم و جور سے بھری ہوگی۔ اس کے سامنے مال و دولت کا ڈھیر لگا ہوگا، لوگ اگر سوال کریں گے کہ لے مہتری! نہیں کچھ عنایت فرمائیے۔ تو آپ اُس سے فرمائیں گے، جتنا چاہو لے جاؤ۔"

(عبقہ نعمانی)

### مجھ سے سب سے زیادہ مشابہ ہوگا

(۱۸۷)

مذکورہ اسناد کے ساتھ ابن عباس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت نقل کی ہے کہ:

قال: "التاسع منهم قائم اهل بيتي ومئدئ اُمتي أشبه الناس بي في شمائله وأقواله وأفعاله، ليظهر بعد غيبة طوييلة وحيرة مضلة، فيعطي امر الله، ويظهر دين الله ويؤيد بنصر الله، وينصر بملائكة الله فيملأ الأرض عدلاً وقسطاً كما ملئت جوراً وظلماً۔"

(کفایت)

آنحضرت نے فرمایا: "ان (ائمہ) میں سے نواں میرے اہل بیت کا قائم اور میری اُمت کا مہتری ہوگا جو خصائل و شمائل، اقوال و افعال میں تمام لوگوں میں مجھ سے سب سے زیادہ مشابہ ہوگا وہ ایک طویل غیبت کے بعد اور لوگوں کو گمراہ کر دینے والی حیرت کے بعد ظہور کرے گا اور امر خدا کو غالب کرے گا، تائید الہی کے ساتھ اللہ کے ملائکہ کی نصرت کرے گا وہ زمین کو عدل سے اسی طرح بھر دے گا جس طرح وہ جور و ظلم سے بھری ہوگی۔" (عبقہ نعمانی)

## امام قائمؑ قریہ یمن ظہور فرمائیں گے

اسانید کثیرہ باب مذکورہ کے ساتھ حضرت ابوالاثرہ امام علی صلوات اللہ علیہ نے فرمایا کہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: بعد عید الاثنیۃ علیہم السلام، ثم یغیب عنہم امامہم ما شاء اللہ ویکون لہ غیبتان إحداھا أطول من الاخری ثم التفت الیہ رسول اللہ ص فقال رافعا صوته: الحذر الحذر إذا فقد الخامس من ولد السابع من ولدی۔

قال علیؑ: فقلت: یا رسول اللہ ص! فما یكون (حالہ) عند غیبتہ؟ قال ص: یصبر حتی یأذن اللہ لہ بالخروج - فیخرج (من الیمن) من قریہ یقال لہا: کرعہ؟ علی رأسہ عما متی، متدرج بدرعی، متقلد بسیفی ذی الفقار ومانار ینادی: ہذا المہدی خلیفۃ اللہ فاتبعوہ، یملأ الارض قسطا وعدلا کما ملئت جورا وظلما و ذلک عند ما تصیر الدنیا ہرجا و مرجا و یفار بعضہم علی بعض، فلا یکبیر یرحم الصغیر، ولا القوی یرحم الضعیف فحینئذ یأذن اللہ لہ الخروج۔“

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ائمہ کے اسماء گنوائے ہوئے ارشاد فرمایا کہ پھر ان لوگوں کا امام اُن سے غائب ہو جائے گا اور اس کے لیے دو غیبتیں ہوں گی ایک غیبت سے دوسری زیادہ طویل ہوگی۔

راوی کا بیان ہے کہ پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری طرف متوجہ ہوئے اور بلند آواز سے فرمایا: جب میرے ساتویں فرزند کا پانچواں فرزند غائب ہو جائے تو، بچو، بچو! حضرت ابوالاثرہ علیہ السلام نے عرض کیا: یا رسول اللہ ص! زمانہ غیبت میں امام قائم کا کیا حال ہوگا؟ آپ نے ارشاد فرمایا: وہ صبر سے کام لے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کو ظہور کی اجازت دے گا۔ جب اذن مل جائے گا تو وہ یمن کے ایک قریہ جس کو کرعہ کہا جاتا ہے ظہور کرے گا اس کے سر پر میرا علامہ ہوگا، جسم پر میری زہرہ ہوگی، کمر میں میری تلوار ذوالفقار ہوگی اور ایک منادی ندا کرے گا کہ ”یہ میری خلیفہ خدا ہیں، تم لوگ ان کی پیروی کرو، یہ زمین کو قسط و عدل سے بھر دیں گے جس طرح وہ جور و ظلم سے بھری ہے“

اور اس وقت دنیا کا یہ حال ہوگا کہ سب لوگ بڑی مصیبت میں مبتلا ہوں گے ایک دوسرے کو ہلاک کرنے کے درپے ہوں گے، نہ بڑے چھوٹوں پر رحم و کرم کریں گے اور نہ کوئی طاقتور کسی کمزور پر رحم بانی کرے گا اُس وقت اللہ تعالیٰ اُن کو ظہور کا حکم دے گا۔

## حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام کا مطلب

۱۹۰

محمد بن سنان نے داؤد بن کثیر قتی سے روایت کی ہے، اُن کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کیا مطلب ہے؟

فقال: ”إِنَّ اللہ تبارک و تعالیٰ لما خلق نبیہ و وصیہ و ابنتہ و انبیہ و جمیع الاثنیۃ و خلق شیعہ تم اخذ علیہم الميثاق و أن یصبروا و یدابروا و یرابطوا، و أن یتقوا اللہ۔ و وعدہم أن یسلم لہم الارض المبارکة و الحرم الامن و ان ینزل لہم البیت المعمور، و یظهر لہم السقف المرفوع و یرحمہم من عدوہم و الارض التي یرید لہا اللہ من السلام و یسلم ما فیہا لہم “ لاشیۃ فیہا “ قال:

قال: لا خصوصۃ فیہا لعدوہم و أن یکون لہم فیہا ما یحبون و أخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی جمیع الاثنیۃ و شیعہ تم الميثاق بذلك و اتما السلام علیہ تذکرہ نفس الميثاق و یجید لہ علی اللہ لعلہ أن یعجلہ جل و عل و یعجل السلام لکم جمیع ما فیہ “ آپ نے فرمایا: ”بتحقیق اللہ تبارک و تعالیٰ نے جب اپنے نبی اور اُن کے وصی کو، اُن کی دختر اور اُن کے دونوں صاحبزادوں کو، تمام ائمہ اور اُن کے شیعوں کو خلق فرمایا تو ان سے سب سے عہد و پیمان لیا کہ وہ صبر کریں گے اور ایک دوسرے کو صبر کی تلقین کریں گے، آپس میں رابطہ رکھیں گے اور تقویٰ و خوف خدا اختیار کیے رہیں گے۔

اور ان سب حضرات نے وعدہ فرمایا کہ ارض مبارک و حرم امن ان کے سپرد کر دیا اُن کے لیے بیت معمور نازل کرے گا، ان کے لیے سقف مرفوع ظاہر فرمائے گا، اُنکی کرشنوں سے انھیں نجات دیگا اور وہ زمین جس کو اللہ نے سلام (سلامتی) سے بدل دیا

جو کچھ اس میں ہے سب ان کے حوالے کرے گا جس کے لیے اُن کے دشمن کوئی جھگڑا اور مخالفت نہ کر سکیں گے اور اس میں اُن کو وہ سب کچھ ملیگا جو وہ چاہیں گے۔ چنانچہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تلم اُمّت اور اُن کے شیعوں سے اس کا عہد و پیمان لیا۔

اب حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام " اسی عہد و پیمان کی یاد دہانی ہے اور تجدید عہد الہی ہے تاکہ اس یاد دہانی کی وجہ سے ممکن ہے اللہ تعالیٰ اپنے عہد کو پورا کرنے میں تعجیل فرمائے اور تم لوگوں کو وہ سب زمین سلام اور جو کچھ اس میں ہے مل جائے۔ " (کافی)

### مسجد سہیل مسکن امام قائمؑ

(۱۹۱)

مولف مزار کبیر نے اپنے اسناد کے ساتھ ابولہیر سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھ سے ارشاد فرمایا :  
 " یا اباحمد ! کافّی اُروی نزول القائم فی مسجد السہلۃ بأہلہ وعیالہ :

قلت : یکون منزله جعلت فداک ؟

قال : نعم کان فیہ منزل ادریس وکان منزل ابراہیم خلیل الرحمن وما بعث اللہ نبیاً الا وقد صلی فیہ ، وفیہ مسکن الخضر والمقیم فیہ کالمقیم فی قسطنطین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وما من مؤمن ولا مؤمنۃ الا وقلیہ یحیی الیہ ۔

قلت : جعلت فداک : ولا یزول القائم فیہ ابداً ؟

قال : نعم ۔

قلت : فمن بعدہ ؟

قال : ہکذا من بعدہ الى انقضاء الخلق ۔

قلت : فما یکون من اهل الذمۃ عنده ؟

قال : یسالہم کما سالہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و یؤدّون الجزیۃ عن یدوہم صاغرون ۔

قلت : فمن نصب لکم عداوۃ ؟

فقال : لا ، یا اباحمد ! ما لمن خالفنا فی دولتنا من نصب ان اللہ قد احلّ لنا دماءہم عند قیام قائمنا ، فالیوم محرم علینا وعلیکم ذلک ، فلا یخربک احد اذا قام قائمنا انتقم للہ ولرسولہ ولنا اجمعین ۔

آپ نے فرمایا : " اے ابو محمد ! گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ امام قائم علیہ السلام اپنے اہل و عیال کے ساتھ مسجد سہیل میں وارد و نازل ہوتے ہیں ۔

میں نے عرض کیا : میں آپ پر قرآن کیا وہی ان کا مسکن ہوگا ۔ ؟

آپ نے فرمایا : ہاں ، وہی مقام حضرت ادریسؑ کا بھی مسکن تھا ، وہی حضرت ابراہیم خلیل الرحمنؑ کا بھی مسکن تھا اور اللہ تعالیٰ نے جس نبی کو بھی مبعوث فرمایا اُس نے اس میں آکر تازی پڑھی ، اسی میں حضرت خضرؑ کا بھی مسکن ہے ، اور اس میں قیام کرنے والا الیاسیؑ ہے جیسے اُس نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خیمے میں قیام کیا ہوا ۔ اور ہر مومن و مومنہ کا قلب اس مسجد سہیل کی طرف مائل ہوتا ہے ۔

میں نے عرض کیا : کیا امام قائم علیہ السلام اس میں ہمیشہ رہیں گے ؟

آپ نے فرمایا : ہاں ۔

میں نے عرض کیا : اور اُن حضرت کے بعد ؟

آپ نے فرمایا : ہاں ، اسی طرح اُن حضرت کے بعد بھی وہ لوگ دنیا کے تمام ہوتے تک وہیں آباد رہیں گے ۔

میں نے عرض کیا : پھر اُن جناب کے عہد حکومت میں اہل ذمہ ( کافر ذمی ) کے ساتھ کیا سلوک ہوگا ؟ آپ نے فرمایا : جس طرح حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن ( ذمیوں ) سے صلح فرمائی تھی اسی طرح یہ بھی اُن ( ذمیوں ) سے صلح فرمائیں گے لیکن وہ جزیہ ضرور ادا کریں گے ۔

میں نے عرض کیا : اور آپ حضرات کے دشمنوں کا کیا ہوگا ؟

آپ نے فرمایا : نہیں ، اے ابو محمد ! ہماری سلطنت میں ہمارے دشمنوں کے لیے کوئی جگہ نہیں ۔

ظہور امام قائمؑ کے وقت اُن دشمنوں کا خون ہمارے لیے مباح ہوگا ، مگر آجکل ( اس دور ) اُن کا خون دہانا ہم پر اور تم لوگوں پر حرام ہے ۔ تم میں سے کوئی شخص غلط فہمی میں نہ رہے ۔ جب ہمارا قائم ظہور کرے گا تو وہ اللہ کا اور اس کے رسول کا اور ہم سب کا انتقام لے لیگا ۔ " (مزار کبیر)



## ۱۹۲) حضرت امام قائمؑ، آنحضرتؐ کی سیرت پر عمل کریں گے

صفار نے ابن ابی الخطاب سے، انھوں نے جعفر بن بشیر اور محمد بن عبداللہ بن ہلال سے انھوں نے علاء سے، اور علاء نے حمزہ سے روایت کی ہے، اُن کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے سوال کیا کہ جب حضرت امام قائم علیہ السلام ظہور فرمائیں گے تو وہ جناب کس سیرت پر عمل کریں گے۔؟

فقال: "بسيرة ما سار به رسول الله صلى الله عليه وآله حتى يظهر الاسلام

قلت: وما كانت سيرة رسول الله صلى الله عليه وآله؟

قال: ابطال ما كانت في الجاهلية واستقبل الناس بالعدل

وكذلك القائم عليه السلام اذا قام يبطل ما كان في البدنة

متماكان في ايدى الناس ويستقبل بهم العدل" (تہذیب)

آپؑ نے فرمایا: "امام قائمؑ، اسی سیرت پر عمل کریں گے جس پر حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عمل کیا تھا، یہاں تک کہ اسلام غالب آجائے گا۔

میں نے عرض کیا: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت کیا تھی؟

آپؑ نے فرمایا: آیام جاہلیت کے جتنے رسم و رواج تھے آنحضرتؐ نے اُن سب کو باطل کر دیا تھا

اور لوگوں کو عدل کی طرف مائل کیا تھا۔ اسی طرح حضرت امام قائم علیہ السلام جب

ظہور کریں گے تو اُن تمام چیزوں کو باطل کر دیں گے جو زمانہ جنگ بندی میں لوگوں کے

درمیان جاری و ساری رہیں اور انھیں عدل کی طرف لیائیں (مائل کریں) گے۔" (تہذیب)

## نوٹ: مخالفین کے اعتراض کا جواب

ہمارے شیخ و بزرگ حضرت علامہ طبرسی علیہ الرحمہ نے اپنی کتاب "اعلام الوری" میں

تفسیر فرمایا ہے کہ اگر کسی مخالف کی طرف سے یہ کہا جائے کہ اس بات پر اجماع ہے کہ حضرت

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں ہے مگر تم لوگوں کا عقیدہ ہے کہ جب حضرت

امام قائم علیہ السلام ظہور کریں گے تو اہل کتاب سے جز بہ قبول نہیں کریں گے، اور جس کی عمر

بیس سال ہوگئی اور اس نے علم دین حاصل نہیں کیا اس کو قتل کر دیں گے، مساجد و مشاہد

کو منہدم کر دیں گے جس طرح حضرت داؤد فیصلہ کیا کرتے تھے وہ فیصلہ کریں گے۔ اور اسی طرح

کی اور بہت سی باتیں جو تم لوگوں کی روایات میں ہیں انہیں تو اس سے تو شریعت بھی منسوخ اور اس کے

احکامات باطل ہو جائیں گے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ تم لوگ لفظ اُن کو نبی نہیں کہتے، مگر معنًا اُن کی نبوت ثابت کرتے ہو۔

اس کا جواب یہ ہے:-

"جو باتیں اعتراضاً لگی گئی ہیں مثلاً یہ کہ وہ اہل کتاب سے جز بہ قبول نہیں کریں گے اور

بیس سال کی عمر تک جس نے علم دین حاصل نہیں کیا اسے قتل کر دیں گے۔ یہ باتیں تو ہمارے

یہاں کسی روایت میں نہیں ہیں اور اگر بالفرض کیسی روایت میں ہوں بھی تو وہ غیر قطعی

اور ناقابل اعتبار ہیں۔

رہ گیا مساجد و مشاہد کا انہدام تو اگر ان کی بنیاد تقویٰ کے خلاف اور حکم خدا کے

خلاف رکھی گئی ہے تو اس کا انہدام تو شریعت کے عین مطابق ہے اور اس پر

خود حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی عمل کر چکے ہیں۔

اور وہ روایت جس میں یہ ہے کہ وہ جناب آل داؤد کی طرح فیصلہ فرمائیں گے

اور کسی سے نبوت و دلیل طلب نہیں کریں گے، تو روایت بھی غیر قطعی ہے۔ اور اگر

بالفرض یہ روایت صحیح ہو تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ وہ جناب اپنے علم (لُغی) پر

فیصلہ کریں گے، اور یہ بری امر ہے کہ اگر امام یا حاکم مقدمہ کے کا ذاتی علم دکھتا ہوگا

تو وہ اپنے علم کے مطابق فیصلہ کرے گا کسی سے کیوں کو اپنی طلب کرے گا، اور اس سے

شریعت کا منسوخ ہونا لازم نہیں آتا۔

علاوہ برائے جزیہ کا قبول نہ کرنا، یا کسی مقدمہ میں نبوت کا نہ سننا اگر یہ صحیح

بھی ہو تو اس سے شریعت کا منسوخ کر دینا کیسے لازم آئے گا جبکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یہ ارشاد فرما چکے ہیں کہ امام قائمؑ میری ذریت و اولاد میں سے ہوگا اس کی اتباع

اور اس کے احکامات پر عمل واجب ہے۔ تو اگر وہ کوئی ایسا حکم دیں گے جو سابقہ

احکامات کے خلاف ہو تو اس سے شریعت کا منسوخ ہونا لازم نہیں ہو سکتا، بلکہ

رسول خدا کے حکم پر عمل ہے جو عین شریعت ہے۔

(اعلام الوری)

## ظہور امام قائمؑ کی روایا کو نزول عیسیٰؑ کے منسوب کیا گیا

۱۹۳

حسین بن مسعود نے اپنی کتاب شرح السنہ "میں اپنے اسناد کے ساتھ حضرت

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ حدیث نقل کی ہے کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا:

قال: "والله نفسي بيده ليوصلن أن ينزل فيكم ابن مريم حكماً عدلاً

یکسر الصلیب ویقتل الخنزیر ویضع الجزیة فیغیض المال حتی لا یقبلہ احد۔

ثم قال: قوله: اُس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ عنقریب ابن مریم حکم اور عدل کے ساتھ تم لوگوں میں نازل ہوں گے صلیب کو توڑ دیں گے خنزیر کو قتل کر دیں گے، جزیہ کو ختم کر دیں گے اور مال کی اس قدر سخاوت کریں گے کہ کوئی قبول کرنے والا نہ ملے گا۔

اس کے بعد مذکورہ بالا حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں کہ:

”صلیب کے توڑنے“ کا مطلب یہ ہے کہ ضرب لہرائیہ کو باطل کر دیں گے۔ اور حکم ”سے مراد“ شرع اسلام کے مطابق فیصلہ کریں گے۔

”خنزیر کو قتل کرنے“ سے مراد یہ ہے کہ اس کا کھانا، یا اس سے کوئی اور فائدہ حاصل کرنا حرام اور اس کے قتل کو جائز قرار دیں گے، اس لیے کہ وہ نجس العین ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اسلامی شریعت کے حکم پر اس کو قتل کریں گے کیونکہ وہ ظاہر چیز پر نجس بخش ہوا اس کا تلف کرنا مباح نہیں ہے۔

آپ کا یہ فرمانا کہ وہ جزیہ کو اہل کتاب سے ختم کر دیں گے، اس کا مطلب یہ ہے کہ اُن سب لوگوں کو اسلام پر لائیں گے۔

چنانچہ ابومریرہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نزول عیسیٰ کے متعلق روایت کی ہے کہ: آپ نے ارشاد فرمایا: ”ویملک فی زمانہ الملک کلما اِلا الاسلام ویملک الدجال فیملک فی الارض اربعین سنة ثم یتوفی فیصلی علیہ المسلمون“

ترجمہ: ”اور اُن کے زمانے میں اسلام کے سوا تمام ملتیں ہلاک (ختم) ہو جائیں گی، دجال ہلاک ہوگا، پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام چالیس سال تک زمین پر زندہ رہیں گے اس کے بعد وفات پائیں گے تو مسلمان اُن کی نماز جنازہ پڑھیں گے۔“

آنحضرت کا یہ ارشاد کہ ”امام قائمؑ جزیہ ختم کر دیں گے۔“ اس کا مطلب یہ ہے کہ:

”مال و دولت کی فراوانی ہوگی، ایسا کوئی شخص نہ ملے گا جس پر جزیہ کی رقم صرف کی جائے، وہ مال دیں گے مگر اس کا قبول کرنے والا نہ ملے گا۔“

نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”اس وقت تم لوگوں کا کیا حال ہوگا جب دیکھو گے کہ ابن مریم آسمان سے نازل ہوئے اور تمہارا امام تم میں سے ہے۔“

معروضہ: اس طرح کی روایات نہ صرف ہمارے یہاں بلکہ حسین بن مسعود صاحب کتاب ”شرح السنۃ“ اور ان کے علاوہ دوسرے علماء اہل سنت نے بھی سیرت حضرت امام قائمؑ میں اس طرح کی بہت سی روایات نقل کی ہیں اور یہ سب باتیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف منسوب کر دی ہیں۔ مگر اس کے ساتھ یہ بھی تحریر کر دیا ہے کہ ”امامکم منکم“ تمہارا امام تم میں سے ہوگا۔ لہذا اس سلسلے میں جو جواب اہل سنت کا ہوگا وہی جواب ہمارا بھی ہے۔ یہ شبہ اور اعتراض دونوں کے لیے مشترک ہے۔

### حضرت ادریسؑ کے صحیفے میں کیا تحریر ہے؟

(۱۹۲)

علامہ سید ابن طاووس قدس اللہ روحہ نے اپنی کتاب ”سعد السعد“ میں تحریر فرمایا ہے کہ میں نے حضرت ادریس علیہ السلام کے صحیفوں میں جہاں ابلیس کے سوال اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے جواب کا ذکر ہے، لکھا ہے کہ:

ابلیس نے کہا: پروردگار! تو مجھے قیامت کے دن تک کی مہلت دے۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”لَا“ ”فَانْتَبِذَ مِنَ الْمُنْظَرِينَ“ ”اَلِیْ یَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُومِ“ ”نہیں“ بلکہ تجھے یومِ وقت معلوم تک کی مہلت ہے۔

اس لیے کہ میں نے حتیٰ طور پر یہ فیصلہ کر لیا ہے۔ اس دن زمین کو کفر و شرک اور موعی

سے پاک کر دوں گا اور اُس وقت کے لیے میں نے ایسے بندے منتخب فرمائے ہیں

جن کے قلوب کامیں نے ایمان و خشوع و ورع و اخلاص و یقین و تقویٰ و صدق

و حلم و صبر و وقار و زہد فی الدنیا اور اپنی طرف رغبت سے امتحان لے لیا ہے

اور میں نے انہیں داعیانِ شمس و قمر اور زمین پر اپنا خلیفہ بنانے کا فیصلہ کر لیا ہے

اور انہیں اُس دین کا حاکم بناؤں گا جس کو میں نے اُن کے لیے پسند کیا ہے۔

اس کے باوجود وہ صرف میری عبادت کریں گے، میرے ساتھ کسی کو شریک قرار

نہیں دیں گے، وہ نماز قائم کریں گے، زکوٰۃ دیں گے، نیکی کا حکم دیں گے اور

برائیوں سے روکیں گے۔

اور ہم اُس زمانے میں زمین پر امانت و دیانت اتاریں گے جسے کوئی بھی شے

کسی شے کو ضرر نہیں پہنچائے گی، کوئی شے کسی شے سے خوف نہیں کھائے گی،

درندے اور چرندے آدمیوں کے درمیان گھومتے پھریں گے لیکن کسی کو اذیت نہیں

پہونچائیں گے، ہم ہر ذریعے جانور کا ذہر دور کریں گے، ہر ڈنک مارنے والے کا ڈنک نکال دیں گے، آسمان سے برکتیں نازل کریں گے، زمین کو رونق بخشیں گے اچھے اچھے پودے اگیں گے جن پر لذیذ و طیب پھل آئیں گے۔

ہم لوگوں کے دلوں میں رحمت و نرمی ڈالیں گے جس سے لوگ آپس میں برکت حاصل کر سکیں گے، اور مال برابر برابری میں تقسیم کریں گے جس کی وجہ سے فقیر غنی ہو جائیں گے اور کوئی کسی پر اپنی بڑائی نہ دکھائے گا۔ بڑا چھوٹے پر رحم کرے گا اور چھوٹا بڑے کا احترام کرے گا۔ سب لوگ دین حق پر چلیں گے، عدل سے کام لیں گے اور عدل سے فیصلہ کریں گے، وہی میرے اولیاء ہیں جن کے لیے ہم نے ایک نبی مصطفیٰ کو اور ایک امین مرتضیٰ کو منتخب کیا ہے، ہم نے ان کو نبی بنایا اور ان کو لوگوں کو ان کا ولی اور انصار بنایا، یہی وہ امت و گروہ ہے جسے ہم نے اپنے نبی مصطفیٰ کے لیے اور اپنے امین مرتضیٰ کے لیے منتخب کیا ہے، ان سب کو میں نے اپنے علم غیب میں چھپا رکھا ہے اور اس کا ہونا لازمی ہے اس دن میں مجھے اور تیرے تمام پیل اور سواروں کے لشکر کو نیست و نابود کر دوں گا۔ جالب تھے

یوم وقت معلوم تک کے لیے مہلت دیدی گئی۔“ (کتاب سعد السعود، ابن طاووس)

اب عرض یہ ہے کہ یہ جتنی باتیں مذکور ہوئیں مع الہام اور اس کے لشکر کے نیست و نابود ہونگے۔ یہ کام حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک تو وقوع پذیر نہیں ہوا اور نہ آنحضرت کے بعد۔ لہذا لازمی ہے کہ یہ امام قائم کے عہد میں وقوع پذیر ہو۔

## غیبت کی وجہ

سید علی ابن عبد الحمید نے اپنی کتاب "غیبتہ" میں اپنے اسناد کے ساتھ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا:

(آیۃ) "فَفَرَرْتُ مِنْكُمْ لَمَّا خِفْتُمْ فَوَهَبَ لِي رَبِّي حُكْمًا" (اشعار ال)

ترجمہ: "پس میں تم میں سے فرار (غائب) ہو گیا کیونکہ میں تم سے خائف تھا اور (میرے پروردگار نے مجھے حکم عطا فرمایا۔"

روایت: "خفتم علی نفسی وجسمکم لَمَّا اُذِنَ لِي رَبِّي وَاَصْلَحَ لِي امْرِي"

ترجمہ روایت: "یعنی: مجھے تم لوگوں سے اپنی جان کا خطرہ لاحق تھا، اور اب آیا ہوں جب میرے پروردگار نے مجھے حکم ظہور فرمایا ہے اور میرے لیے میرے معاملات کو درست فرمادیا ہے"

(کتاب الغیبتہ - ابن عبد الحمید)

(۱۹۶)

## وقت ظہور کون ثابت قدم رہیگا

اپنے اسناد کے ساتھ ابو بصیر سے روایت ہے کہ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: "لو خرج القائم علیہ السلام بعد ان انکسرت کثیر من الناس يرجع الیہم شابًا فلا یثبت علیہ الا کل مؤمن اخذ الله میثاقہ فی الذر الاول"

ترجمہ: "بہت لوگ آپ کے وجود سے انکار کر چکے ہوں گے اس وقت امام قائم ظہور فرمائیں گے تو آپ عالم شباب جوانی میں ہوں گے، اور اس وقت ایمان پر سرورہ مؤمن ثابت قدم رہے گا جس سے اللہ تعالیٰ نے عالم ذریعہ عہد و میثاق لے لیا ہوگا۔"

اور اپنے اسناد کے ساتھ سماع سے روایت ہے کہ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق نے ارشاد فرمایا:

"کَافٍ بِالْقَائِمِ عَلَیْهِ السَّلَامُ عَلٰی ذٰی طُوٰی قَائِمًا عَلٰی رَجْلَیْہِ حَافِیًا، یَرْتَقِبُ بَسَنَۃَ مُوسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ حَتّٰی یَاْتِیَ الْمَقَامَ فِیْدَ عَوَافِیہ"

ترجمہ: "گو یا میں دیکھ رہا ہوں کہ امام قائم علیہ السلام مقام ذی طوی سے پاسبانہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی سنت پر عمل کرتے ہوئے آرہے ہیں اور جب مقام (ابراہیم) پر پہنچیں گے تو وہاں لوگوں کو دعوت دیں گے۔"

## کوفے میں مومنین کا اجتماع

(۱۹۷)

اپنے اسناد کے ساتھ حفصی نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا:

"جَبْرِئِلُ عَنْ یَمِیْنِہِ وَمِیْکَائِلُ عَنْ یَسَآرَہِ وَعَنْہُ:

قال: اِذَا قَامَ الْقَائِمُ، وَدَخَلَ الْکُوفَۃَ لَمْ یَبْقَ مُؤْمِنٌ اِلَّا وَہُوَ بِہَا"

"امام قائم کے اپنے جانب جبریل اور بائیں جانب میکائیل ہوں گے۔ اور آپ نے فرمایا: جب امام قائم ظہور فرمائیں گے تو کوفہ تشریف لے جائیں گے پھر کوئی مومن ایسا نہ ہوگا جو آپ کے ساتھ نہ ہو۔"

### مجھے وہ مقام زیادہ پسند ہے جہاں ؟

کتاب فضل بن شاذان میں سعد سے روایت ہے کہ حضرت ابوالانصاریؓ امام علی بن ابی طالبؓ نے ارشاد فرمایا: اور اس روایت کو سعد نے حضرت ابو محمد امام حسن علیہ السلام سے نقل کیا کہ: "الموضع الرجل في الكوفة أحب الي من دار في المدينة" "وہ مقام جہاں اس مرد (امام قائم) کا مسکن ہوگا مجھے مدینہ کے گھر سے زیادہ پسند ہے۔"

☆ اور سعد بن ابی صبح نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے۔ آپ فرماتے تھے کہ: "من كانت له دار بالكوفة فيتمسك بها" "جس کا گھر کوفہ میں ہو وہ اس سے متمسک رہے، اُسے نہ چھوڑے۔"

### امام قائم اُس کو شکست دیں گے

اپنے اسناد کے ساتھ حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ: "يَهْزِمُ الْمُسَدِّيَّ عَلَيْهِ السَّلَامُ تَحْتَ شَجَرَةِ اَغْصَانِهَا مَدْلَاةٌ فِي الْحَيْرَةِ طَوِيلَةٌ" "حضرت امام مہدی علیہ السلام مقام حیرہ میں ایک گھنے درخت کے نیچے (سفیان) کو شکست دیں گے۔"

### دو جھاڑو کے درختوں کو نکال کر جلائیں گے ؟

اپنے اسناد کے ساتھ بشیر نیال نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے۔ آپ نے فرمایا:

قال: "هل تدري اول ما يبده به القائم عليه السلام؟" قلت: لا۔

قال: يخرج هذين رطبين غضبين فيحرقهما ويدريهما في الرّيح ويكسر المسجد۔ ثم قال: ان رسول الله قال: عريش كعريش موسى عليه السلام وذكر ان مقدم مسجد رسول الله ص كان طيناً وجانبه جريد النخل۔

آپ نے فرمایا: "کیا تمہیں معلوم ہے کہ امام قائم، اپنا عمل کہاں سے شروع کریں گے؟ میں نے عرض کیا: (فرزیر رسول!) مجھے تو علم نہیں ہے۔"

آپ نے فرمایا: "سب سے پہلے اُن دو جھاڑو کے جھاڑوں کو (مدفن) سے نکال کر جلا دلائیں گے، اور اُن کی راکھ کو ہوا میں اڑا دیں گے، اس کے بعد مسجد کو سمار کریں گے۔"

پھر فرمایا: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا کہ چھپر کا سا تباں جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا سا تباں تھا۔

پھر فرمایا: مسجد رسول میں مٹی کا چبوترہ تھا جس کے ایک طرف کھجور کے تنے کا ستون تھا۔

### چہار دیواری کا انہدام

اور اپنے اسناد کے ساتھ اسحاق بن عمار نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ:

قال: اذا قدم القائم عليه السلام وثب ان يكسر الحائط الذي على

القبر فيبعث الله تعالى ريحاً شديدة وصواعق ورموداً

حتى يقول الناس: انما ذاذا! فيتفوق اصحابه عنه

حتى لا يبقى معه احد، فيأخذ المعول بيده، فيكون اول

من يضرب بالمعول ثم يرجع اليه اصحابه اذا راوه يضرب

المعول بيده، فيكون ذلك اليوم فضل بعضهم على بعض

ويصلبهما ثم ينزلهما ويحرقهما ثم يذريهما في الرّيح

آپ نے فرمایا: "جب امام قائم پیشقدم کریں گے اور قبر کے گرد چہار دیواری کو توڑنے کے لیے

آگے بڑھیں گے تو اللہ تعالیٰ شدیدہ آندھی کو گرج و چمک کے ساتھ بھیجے گا۔ لوگ

کہنے لگیں گے کہ یہ (آندھی وغیرہ) اسی وجہ سے ہے۔ اور آپ کے ساتھی بھی آپ کے ساتھ

چھوڑ جائیں گے اور کوئی باقی نہ رہے گا تو آپ کدال دکھال (خود اپنے ہاتھ میں لیں گے

اور آپ پہلے شخص ہوں گے جو اس پر کدال دکھال) چلائیں گے۔ پھر آپ کے ساتھی

جب یہ دیکھیں گے تو وہ بھی آجائیں گے اور اُس دن جس قدر جلد اور پہلے جو سبقت

کرے گا اس کو اتنی ہی فضیلت حاصل ہوگی اور سب ملکر چہار دیواری کو منہدم کر دیں گے

پھر دو جھاڑو کے جھاڑوں کو نکال کر جلائیں گے اور اُس کی راکھ ہوا میں اڑا دیں گے۔"



## حکومتِ امام قائم اور آپ کے اصحاب کے اوصاف

۲۰۲

اور ان ہی اسناد کے ساتھ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

”يَمْلِكُ الْقَائِمُ سَبْعَ سِنِينَ تَكُونُ سَبْعِينَ سَنَةً مِنْ سَنِيكَ هَذِهِ“

ترجمہ: (امام قائم علیہ السلام کی حکومت سات سال تک رہے گی جو تمہارے ستر سال کے برابر ہوں گے۔)

☆ نیز ان ہی جناب (امام جعفر صادق علیہ السلام) سے روایت ہے:

قال: ۴: ”كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى الْقَائِمِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاصْحَابِهِ فِي النَّجْفِ الْكُوفَةِ كَأَنِّي عَلَى رُؤْسِهِمُ الطَّيْرُ قَدْ فَنَيْتُ أَزْوَاجَهُمْ وَخَلَقْتُ شِيَابَهُمْ، قَدْ أَثَرُ السُّجُودَ بِجَبَاهِهِمْ لِيُوثَّ بِالنَّهَارِ دَهْبَانًا بِاللَّيْلِ كَأَنِّي قُلُوبَهُمْ زَبَرُ الْحَدِيدِ، يُعْطَى الرَّجُلُ مِنْهُمْ قُوَّةُ أَرْبَعِينَ رَجُلًا لَا يَقْتُلُ أَحَدًا مِنْهُمْ إِلَّا كَافِرًا وَمُنَافِقًا وَقَدْ وَصَفَهُمُ اللَّهُ تَعَالَى بِالتَّوَسُّمِ فِي كِتَابِهِ الْعَزِيزِ بِقَوْلِهِ:

(الْأَيَةُ) ”إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّمَنْ تَوَسَّعَ“ (سورة الحجرات ۵۵)

یعنی (بیشک اس میں باریک بین لوگوں (اپل فرست) کے لیے نشانیاں ہیں)

آپ نے فرمایا:

ترجمہ روایت: ”گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ امام قائم علیہ السلام اور ان کے اصحاب نجف کو ذہن میں ہیں اور اس طرح خاموش ہیں گویا ان کے سروں پر طائر بیٹھے ہوئے ہیں، ان کا زانو ہر ختم ہو چکا ہے، ان کے لباس بوسیدہ اور پرانے ہو گئے ہیں، ان کی پیشانیوں پر سجدوں کے نشان ہیں، دن کے وقت شیر جیسے نظر آتے ہیں اور سب کے وقت عابدان شب زندہ دار، ان کے قلوب گویا فولاد کے بنے ہوئے ہیں۔ ان میں سے ہر ایک شخص میں چالیس آدمیوں کی طاقت ہے، ان میں سے ہر ایک سوائے کافر اور منافق کے اور کسی کو قتل نہیں کرتے اور اللہ تعالیٰ نے ان ہی کی صفت کا ذکر قرآن مجید میں بیان فرمایا ہے کہ وہ صاحبانِ فراست ہیں:

”إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّمَنْ تَوَسَّعَ“ (سورة الحجرات ۵۵)

یعنی (بیشک اس میں صاحبانِ فراست کے لیے نشانیاں ہیں۔)

## عہد نامہ رسول آپ کی جیب میں ہوگا

۲۰۳

عبد اللہ بن سنان کا بیان ہے کہ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

قال: ۵: ”يَقْتُلُ الْقَائِمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَتَّى يَبْلُغَ السُّوقُ قَالَ يَقُولُ لَهُ: رَجُلٌ مِنْ وَلَدِ أَبِيهِ: إِنَّكَ لَتَجْعَلُ النَّاسَ إِجْفَالِ النِّعَمِ، فَيَعْبُدُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ بِمَا ذَا؟“

قال: ۶: ”وَلَيْسَ فِي النَّاسِ رَجُلٌ أَشَدُّ مِنْهُ بَأْسًا فَيَقُومُ إِلَيْهِ رَجُلٌ مِنَ الْمَوَالِي فَيَقُولُ لَهُ: لَتَسْكُنَنَّ أَوْ لَا ضَرْبَ عَقْلِكَ“

فَعِنْدَ ذَلِكَ يَخْرُجُ الْقَائِمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَمْدًا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

آپ نے فرمایا: ”حضرت امام قائم علیہ السلام جب (دشمنوں کو) قتل کرتے ہوئے بازار میں پہنچیں گے تو آپ کے والد بزرگوار کی اولاد میں سے ایک شخص جس کی قوت و طاقت بہت زیادہ ہوگی وہ اپنی نظیر نہ رکھتا ہوگا، آپ سے کہے گا کہ آپ ان لوگوں کو اس طرح ہنکار رہے ہیں جس طرح جانوروں کو ہنکایا جاتا ہے۔ کیا آپ کے پاس حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کوئی عہد نامہ ہے یا کوئی اور چیز ہے؟“

یہ سن کر آپ کے موالیوں میں سے ایک شخص کہے گا، خاموش رہو ورنہ میں تمہاری گردن اڑا دوں گا اُس وقت حضرت امام قائم علیہ السلام اپنی جیب سے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عہد نامہ نکال کر اُس کو دکھائیں۔“

(گذشتہ روایت میں یہ بھی ہے کہ: پھر وہ شخص آپ کے ہاتھ پر بیعت کرے گا۔۔۔)

## صحرا میں پھلدار درخت

۲۰۴

کاہلی نے حضرت امام علی ابن محمدین علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ:

قال: ۷: ”يَقْتُلُ الْقَائِمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ حَتَّى يَنْتَهِيَ إِلَى الْأَحْضَرِ وَيَصِيْبُهُمْ مَجَاعَةٌ شَدِيدَةٌ: قَالَ فَيَضْحَكُونَ وَقَدْ نَبَتَ لَهُمْ ثَمَرَةٌ يَأْكُلُونَ مِنْهَا وَيَتَزَوَّدُونَ مِنْهَا، وَهُوَ قَوْلُهُ تَعَالَى شَأْنُهُ“

(الْأَيَةُ) ”وَإِيَّاهُ لَهْمُ الْأَرْضِ الْمَيْتَةِ أَحْيَيْنَاهَا وَأَخْرَجْنَا مِنْهَا حَبًّا فَنَسْنُهُ يَأْكُلُونَهُ“ (سورة يس ۳۳)

ثُمَّ يَسِيرُ حَتَّى يَنْتَهِيَ إِلَى الْقَادِسِيَّةِ وَقَدْ اجْتَمَعَ النَّاسُ  
بِالْكُوفَةِ وَبَايَعُوا السَّفِيَانِيَّ -

آپ نے فرمایا: ”امام قائم علیہ السلام جب اہل مدینہ کو قتل کرتے ہوئے مقام اجفر تک پہنچیں گے تو آپ کی فوج شدید بھوک میں مبتلا ہوگی تو وہاں اُن کے لیے پھلدار درخت اُگیں گے اور وہ اُن ریحیوں کو کھائیں گے اور اُن ہی سے زادِ سفر مہیا کر لیں گے۔ اور اسی کے متعلق اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ آیت: ”اور اُن کے لیے ایک نشانی مردہ زمین ہے کہ جس کو ہم نے زندہ کیا اور ہم نے اس میں سے اناج کو نکالا جس میں سے وہ کھاتے ہیں۔“ (سورۃ یس ۳۳) ترجمہ روایت: پھر وہاں سے چکر قادیسیہ پہنچیں گے۔ اُدھر کوفہ میں بہت سے لوگ جمع ہونگے اور سفیانی کی بیعت کر لیں گے۔“

### دشمنوں سے آپ کا برتاؤ کیا ہوگا ؟

(۲۰۵)

اپنے اسناد کے ساتھ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے قال: ”يَقْدُمُ الْقَائِمُ عَلَيَّ السَّلَامُ حَتَّى يَأْتِيَ النَّجْفَ فَيُخْرِجُ إِلَيْهِ مِنَ الْكُوفَةِ جَيْشَ السَّفِيَانِيِّ وَاصْحَابَهُ ، وَالنَّاسَ مَعَهُ وَذَلِكَ يَوْمَ الْارْبَعَاءِ فَيَدْعُوهُمْ وَيُنَاشِدُهُمْ حَقَّهُ وَيُخْبِرُهُمْ أَنَّهُ مَظْلُومٌ مَقْهُورٌ وَيَقُولُ : مَنْ حَاجَنِي فِي اللَّهِ فَا تَأْتُوا أَوَّلَى النَّاسِ بِاللَّهِ ۔۔۔“ اِلَى آخِرِهَا تَقْدَمُ مِنْ هَذِهِ ۔۔۔

فَيَقُولُونَ : ارْجِعْ مِنْ حَيْثُ شِئْتَ لِأَحَاجَةَ لَنَا فَيْلِكَ ، قَدْ خَبَرْنَاكَمْ وَاخْتَبَرْنَاكَمْ فَيَتَفَرَّقُونَ مِنْ غَيْرِ قِتَالٍ ۔

فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ يَبْعَا وَدَفِجِي سَهْمَ فَيَصِيبُ رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَيَقْتُلُهُ فَيَقَالُ إِنَّ فُلَانًا قَدْ قَتَلَ فَضْلًا ذَاكَ يَشْرِي رَأْيَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا نَشَرَهَا انْحَطَّتْ عَلَيْهِ مَلَأُكَ يَدْرَافَا ذَا زَالَتِ الشَّمْسُ هَبَّتِ الرِّيحُ لَهُ فَيَحْمِلُ عَلَيْهِمْ هُوَ وَاصْحَابُهُ فَيَمْنَحُهُمُ اللَّهُ اكْتَا فُسْمَ وَيُولُوتُ ، فَيَقْتُلُهُمْ حَتَّى يَدْخُلَهُمُ ابْيَاتُ الْكُوفَةِ وَيُنَادِي مُنَادِيَهُ أَلَّا لَا تَتَّبِعُوا مَوْلِيًّا وَلَا تَجْمِزُوا عَلَيَّ جَرِيحَ وَيَسِيرُ بِهِمْ كَمَا سَارَ عَلَيَّ يَوْمَ الْبَصْرَةِ

ترجمہ روایت: ”آپ نے فرمایا: ”امام قائم علیہ السلام وہاں سے چکر نجف اشرف پہنچیں گے اور اُدھر کوفہ سے سفیانی، اس کے اصحاب اور اُس کا لشکر نیکے گا وہاں کے لوگ بھی اس کے ساتھ ہوں گے۔ یہ جہاں شنبہ کلان ہوگا۔ امام قائم علیہ السلام انکے کو پکار کر اپنے حق کا واسطہ دیں گے اور بتائیں گے کہ وہ مظلوم و مقہور ہیں اور فرمائیں گے کہ جو مجھ سے اللہ کے متعلق بحث کرے گا میں ثابت کر دوں گا کہ میں تمام لوگوں سے زیادہ اللہ کا حقدار ہوں، وغیرہ وغیرہ (جو اس سے قبل روایات میں مذکور ہے) اور وہ لوگوں کو جواب دیں گے کہ:

”ہمیں تمہاری ضرورت نہیں ہے تم واپس چلے جاؤ ہم تمہیں تباہ کچے ہیں اور تم لوگوں کو آزا کچے ہیں۔“

یہ کچھ سکر وہ لوگ بغیر جنگ کے منتشر ہو جائیں گے۔

جمعے دن وہ لوگ پھر ملٹ کر آئیں گے اور ایک تیرہ ہینکس کے جو مسلمانوں میں ایک شخص کو لگے گا اور وہ مرجلے گا اور لوگ کہیں گے کہ فلاں شخص کو قتل کر دیا گیا یہ سکر امام قائم علیہ السلام حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علمِ مبارک (کا پرچم) کھولیں گے اور اس کے نشتر ہوتے ہی طائفہ بدر نازل ہوں گے، زوالِ آفتاب کے وقت سخت آندھی چلے گی جو سفیانی کی فوج پر حملہ کر دے گی وہ بھاگ کھڑے ہوں گے اور امام علیہ السلام اُن کو قتل کرنا شروع کر دیں گے اور انہیں بھاگ کر کوفہ کے گھروں میں داخل کر دیں گے۔ پھر ایک منادی اعلان کرے گا کہ ان بھاگنے والوں کا پیچھا نہ کرو اور زخمیوں کو بھی قتل نہ کرو۔“ اور آپ ان لوگوں کے ساتھ وہی برتاؤ کریں گے جو حضرت ابوالاٹسہ امام علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے جنگِ بصرہ (جمل) میں کیا تھا۔“

### سفیانی بیعت کر کے پھر جائے گا

(۲۰۶)

جابر بن زید سے مروی روایت ہے کہ حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: ”وَإِذَا بَلَغَ السَّفِيَانِيَّ أَنَّ الْقَائِمَ قَدْ تَوَخَّاهُ إِلَيْهِ مِنْ نَاحِيَةِ الْكُوفَةِ يَتَجَرَّدُ بِغَيْلِهِ حَتَّى يَلْقَى الْقَائِمَ فَيُخْرِجُ فَيَقُولُ : أَخْرِجُوا إِلَيَّ ابْنِ عَتَّى ، فَيُخْرِجُ عَلَيْهِ السَّفِيَانِيَّ فَيَكْتُمُهُ الْقَائِمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ : فَيُجِئُ السَّفِيَانِيَّ فَيُبَايِعُهُ ۔ ثُمَّ يَنْصُرُ إِلَى اصْحَابِهِ

فیقولون له: ما صنعت ؟

فیقول : اسلمت وبايعت :

فیقولون له: قبح الله راۓك بين ما انت خليفة متبوع فصورت تابعا

فيستقبله فيقاتله ، ثم يمسون تلك الليلة ، ثم يصبحون  
للقيام على السلام بالحرب فيقتتلون يومهم ذلك -

ثم ، ان الله تعالى يمنع القائم واصحابه اکتافهم فيقتلونهم حتى  
يفنؤهم حتى ان الرجل يختفى في الشجرة والحجرة فنقول  
الشجرة والحجرة : يا مؤمن ! هذا رجل كافرا فاقتلوه  
فيقتله -

قال : فتشيع السباع والطيور من لحومهم ، فيقيم بها القائم ،  
ما شاء

ثم يقعد بها القائم على السلام ثلاث رايات : لواء الى القسطنطينية  
يفتح الله له . ولواء الى الصين فيفتح له ، ولواء الى جبال  
الديلم فيفتح له -

ترجمہ روایت : ” جب سفیانی کو یہ خبر پہونچے گی کہ امام قائم علیہ السلام نے اطراف کو ذرے سے اُسکی  
طرف کا رخ کیا ہے تو وہ اپنے ساتھیوں کے حلقے کے ساتھ امام علیہ السلام کے تعالیں  
جائے گا۔ تو امام علیہ السلام فرمائیں گے : میرے ابن عم کو میرے پاس بھیجو۔

چنانچہ : سفیانی اپنے حلقے سے نکل کر آپ کے پاس آئے گا۔ امام قائم علیہ السلام اُس سے  
گفتگو فرمائیں گے ، اِس کے بعد وہ آگے بڑھ کر آپ کے ہاتھ پر بیعت کرے گا۔ پھر  
وہ پلٹ کر اپنے ساتھیوں میں جائے گا تو لوگ پوچھیں گے کہ تم نے کیا کیا ؟

وہ جواب دے گا : میں نے اُن کو تسلیم کر لیا ہے اور اُن کی بیعت کر لی ہے۔

اُس کے ساتھی کہیں گے : اللہ تیرا منہ کالا کرے ۔ ابھی تک تو تم خلیفہ تھے اور لوگ تمہارے تابع تھے۔  
اب تم تابع بن گئے ۔ تم آگے بڑھ کر اُن سے جنگ کرو۔

چنانچہ : وہ رات بھر وہیں رہیں گے اور صبح ہوتے ہی جنگ کا آغاز کریں گے اور تمام دن جنگ  
جاری رہے گی۔

پھر اللہ تعالیٰ امام قائم علیہ السلام اور آپ کے اصحاب کو اُن لوگوں پر غلبہ عطا فرمائے گا تو یہ  
(اصحاب باہم) اُن لوگوں کو اس قدر قتل کریں گے کہ وہ فنا ہو جائیں گے اور اگر انہیں سے

کوئی شخص کسی درخت یا پتھر کی چٹان کے نیچے بھی جا چھپے گا تو وہ درخت اور پتھر آواز  
دے گا کہ ” اے مؤمن ! ایک کافر یہاں چھپا ہوا ہے آکر اسے قتل کر دے۔ اور وہ  
جا کر اُسے بھی قتل کر ڈالے گا اور اُن سب کے گوشت سے درندے اور پرندے  
اپنے پیٹ پھریں گے۔ پھر امام قائم علیہ السلام جتنے دن چاہیں گے قیام فرمائیں گے  
اِس کے بعد ، امام قائم علیہ السلام تین لشکر تیار کریں گے۔ ایک لشکر قسطنطنیہ روانہ کریں گے اور  
اللہ تعالیٰ انہیں فتح دے گا ، ایک لشکر چین روانہ کریں گے اللہ تعالیٰ انہیں بھی فتح  
عطا فرمائے گا ، اور ایک لشکر جبال دلم روانہ کریں گے وہ لشکر فتحیاب ہوگا۔

### \* اہل روم اسلام قبول کر لیں گے

اور اپنے اسناد کے ساتھ مرقون البوصری نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے  
ایک طویل حدیث روایت کی ہے اس میں آپ نے ارشاد فرمایا :

قال ” وینہزم قوم کثیر من بنی امیہ حتی یلحقوا بارض الروم

فیطلبوا الی ملکها ان یدخلوا الیہ فیقول لہم الملك :

لا ندخلکم حتی تدخلوا فی دیننا وتکفوا ونکحکم و

تاکلوا اللحم الخنازیر وتشریوا الخمر وتحلقوا الصلبان فی

اعناقکم والزنا ین فی اوساطکم۔ فیقبلون ذلک فیدخلونہم

فیبعث الیہم القائم علیہ السلام ان : اخرجوا هؤلاء الذین

ادخلتوہم فیقولون : قوم رغبوا فی دیننا وزهدوا فی

دینکم فیقول علیہ السلام انکم ان لم تخرجوہم وضعا للسیف

فیکم ، فیقولون له : ہذا کتاب اللہ بیننا و بینکم :

فیقول : قد رضیت بہ فیخرجون الیہ فیقرأ علیہم واذا فی شرطہ

الذی شرط علیہم ان یدفعوا الیہ من دخل الیہم مرتدا

عن الاسلام ، ولا یدرد الیہم من خرج من عندہم راعبا الی

الاسلام فاذا قرأ علیہم الکتاب وراوا ہذا الشرط لازما

لہم اخرجوہم الیہ ، فیقتل الرجال ویبقر بطون الحبالی !!

ویرفع الصلبان فی الروماح۔

قال: والله لَكَأَنِّي أَنْظِرُ إِلَيْهِ وَ إِلَى أَصْحَابِهِ يَقْتَسِمُونَ الدَّانِيَةَ عَلَى الْجَحْفَةِ ثُمَّ تَسْلِمُ الرُّومُ عَلَى يَدِهِ فَيَبْنِي فِيهِمْ مَسْجِدًا

وَيَسْتَخْلِفُ عَلَيْهِمْ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِهِ ثُمَّ يَنْصُرُ -

(ترجمہ) آپ نے ارشاد فرمایا: "اور بنی اُمیہ کی ایک کثیر تعداد شکست کھا کر بھاگے گی اور ملک روم پہنچے گی اور وہ لوگ وہاں کے بادشاہ سے ملک میں داخلے کی اجازت چاہیں گے وہ کہے گا: ہم اس وقت تمہیں داخلے کی اجازت دیں گے جب تم لوگ ہمارا دین قبول کرو، اور تم لوگوں (کی عورتوں) سے نکاح کریں گے اور تم لوگ ہم سے ازدواجی رشتے قائم کرو۔ اور تم لوگوں کو خنزیر کا گوشت کھانا پڑے، شراب پینی ہوگی نگلے میں صلیب اور کمر میں زاربانہ ہو گئے۔

چنانچہ: بنی اُمیہ کے وہ لوگ ساری شرطیں قبول کریں گے اور روم میں داخل ہو جائیں گے پھر امام قائم علیہ السلام ان کے پاس پیغام بھیجیں گے کہ جن لوگوں کو تم نے اپنے ملک میں داخل کر لیا ہے انہیں نکالو۔

وہ لوگ جواب دیں گے: اُن لوگوں (بنی اُمیہ) نے تمہارا دین چھوڑ کر ہمارا دین اختیار کر لیا ہے۔ امام فرمائیں گے: اگر تم لوگ اُن سب کو نہیں نکالو گے تو ہم تم ہی لوگوں کو قتل کر دیں گے۔ وہ لوگ کہیں گے: ہمارے اور آپ کے درمیان کتابِ خدا ہے۔

آپ فرمائیں گے: مجھے منظور ہے بشرطیکہ تم لوگ اُن سب کو ہمارے حوالے کر دو جو اسلام سے مرتد ہو کر تمہارے پاس آگئے ہیں۔ مگر تم میں سے جو شخص خود اپنی مرضی سے اسلام قبول کر لیکا، ہم اس کو بھی واپس نہ کریں گے۔

الغرض: وہ لوگ بنی اُمیہ کو آپ کے حوالے کر دیں گے۔ امام علیہ السلام ان کے مردوں کو قتل کریں گے، حاملہ عورتوں کے بچوں کو بھی ختم کریں گے۔

پھر امام محمد باقر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

"گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ امام قائم علیہ السلام کے اصحاب مقامِ جحفہ پر آپس میں دنیا تقسیم کر رہے ہیں۔ اس کے بعد اہل روم آپ کے ہاتھ پر اسلام قبول کر لیں گے اور ان کے لیے روم میں ایک مسجد تعمیر کرائیں گے اور اپنے اصحاب میں سے ایک شخص کو وہاں پر اپنا نائب مقرر فرما کے وہاں سے واپس ہوں گے۔"

### چار فیصلے چار انبیاء کے مطابق

۲۰۷

ابو بکر نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ:

قال: ۴. يَقْضِي الْقَائِمُ بِقَضَايَا بَنِي كُرْهَا بَعْضُ أَصْحَابِهِ مِمَّنْ قَدْ ضُرِبَ قَدْ آمَهُ بِالسَّيْفِ وَهُوَ قَضَاءُ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَقْتُلُهُمْ فَيَضْرِبُ أَعْنَاقَهُمْ ثُمَّ يَقْضِي الثَّانِيَةَ فَيَنْكُرُهَا قَوْمٌ آخَرُونَ مِمَّنْ قَدْ ضُرِبَ قَدْ آمَهُ بِالسَّيْفِ وَهُوَ قَضَاءُ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَقْتُلُهُمْ فَيَضْرِبُ أَعْنَاقَهُمْ ثُمَّ يَقْضِي الثَّلَاثَةَ فَيَنْكُرُهَا قَوْمٌ آخَرُونَ مِمَّنْ قَدْ ضُرِبَ قَدْ آمَهُ بِالسَّيْفِ وَهُوَ قَضَاءُ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَقْتُلُهُمْ فَيَضْرِبُ أَعْنَاقَهُمْ ثُمَّ يَقْضِي الرَّابِعَةَ وَهُوَ قَضَاءُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ فَلَا يَنْكُرُهَا أَحَدٌ عَلَيْهِ -

آپ نے فرمایا: "امام قائم علیہ السلام ایک مقدمے کا فیصلہ حضرت آدم علیہ السلام کے فیصلے کے مطابق کریں گے تو آپ کے کچھ ساتھی اس کی مخالفت کریں گے تو انہیں طلب کیے اُن کی گردن ماری جائے گی۔ پھر آپ دوسرا فیصلہ حضرت داؤد علیہ السلام کے مطابق کریں گے تو کچھ لوگ اس کی مخالفت کریں گے تو اُن کی بھی گردن ماری جائیگی پھر آپ تیسرا فیصلہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے فیصلے کے مطابق کریں گے تو اُن کی بھی گردن ماری جائے گی، پھر چوتھا فیصلہ آپ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فیصلے کے مطابق کریں گے تو اس کی کوئی مخالفت نہ کرے گا۔"

### آپ نیکو کار و بُدکار کو پہچان لیں گے

۲۰۸

اپنے اسناد کے ساتھ ابنِ تغلب سے روایت ہے کہ:

قال ابو عبد الله عليه السلام: اذا خرج القائم عليه السلام لم يبق بين يديه احد الا عرفه صالح او طالح -

حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب امام قائم علیہ السلام ظہور فرمائیں گے تو آپ کے سامنے جو شخص بھی آئے گا آپ اُسے پہچان لیں گے کہ صالح و نیک ہے یا غیر صالح و بدکار ہے۔



## ۲۰۹) نبی اور امام کی وحی میں فرق

اپنے اسناد کے ساتھ ابو جارود سے روایت ہے۔ اُن کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے عرض کیا کہ (فرزندِ رسول!) آپ مجھے حضرت صاحبِ الامر علیہ السلام کے متعلق بتائیے۔؟

قال ۴: "يَمْسِي مِنْ أَخَوَاتِ النَّاسِ وَيَصْبِحُ مِنْ آمِنِ النَّاسِ يُوْحِي

إِلَيْهِ هَذَا الْاَمْرُ لَيْلَهُ وَنَهَارُهُ"

قال: قلتُ: يُوْحِي إِلَيْهِ يَا أَبَا جَعْفَرٍ!؟

قال ۴: يَا أَبَا جَارُود! إِنَّهُ لَيْسَ وَحْيُ نَبْوَةٍ وَلَكِنَّهُ يُوْحِي إِلَيْهِ كَوَحْيِهِ

الْحَبِ مَرْيَمَ بِنْتِ عِمْرَانَ وَالْحَبِ مَوْسَى وَالْحَبِ النَّحْلُ،

يَا أَبَا جَارُود! إِنَّ قَاسِمَ آلِ مُحَمَّدٍ لَعِنَهُمُ اللَّهُ مِنْ مَرْيَمَ

بِنْتِ عِمْرَانَ وَأُمِّ مَوْسَى وَالنَّحْلِ۔"

آپ نے فرمایا: اُن کی شبِ انتہائی خوف کے عالم میں بسر ہوگی اور اُن کا دن (صبح) انتہائی

امن اور بخوشی کے عالم میں بسر ہوگا۔ ان پر شب و روز وحی نازل ہوتی رہے گی

میں نے عرض کیا: اے ابو جعفر (علیہ السلام)! کیا اُن پر بھی وحی نازل ہوگی؟

آپ نے فرمایا: اے ابو جارود! اُن پر انبیاء جیسی وحی نہیں ہوگی، بلکہ جس طرح حضرت مریم

بنتِ عمران اور حضرت موسیٰ کی والدہ، اور شہید کی ہمتی کیطون وحی نازل

ہوتی تھی۔ (اسی طرح اُن پر وحی نازل ہوگی)

اے ابو جارود! بلاشبہ حضرت امام قائم علیہ السلام اللہ کے نزدیک جناب

مریم بنتِ عمران، اُمّ موسیٰ اور شہید کی ہمتی سے زیادہ مکرم ہیں۔"

## ۲۱۰) تلوار کے سوا کچھ نہ ہوگا

اپنے اسناد کے ساتھ مرفوعاً عبد اللہ بن سنان سے روایت ہے کہ:

قال ابی عبد اللہ علیہ السلام: اِذَا خَرَجَ الْقَاسِمُ عَلَیْهِ السَّلَامُ لَمْ یَكُنْ بَیْنَهُ وَبَیْنِ

الْعَرَبِ وَالْفَرَسِ إِلَّا السَّيْفُ لَا جِأَ خَذَهَا إِلَّا بِالسَّيْفِ وَلَا

یُعْطِیْهَا إِلَّا بـ۔"

حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب حضرت امام قائم علیہ السلام

ظہور کریں گے تو اُن کے درمیان اور اہل عرب و اہل فارس کے درمیان سوائے تلوار کے کچھ نہ ہوگا۔ اور وہ سولے تلوار کے اُن سے کچھ نہ لیں گے اور نہ سولے تلوار کے

انھیں کچھ دیں گے۔"

نیز اُن ہی جناب سے یہ روایت ہے کہ:

"لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتَّى تَنْدَرِسَ أَسْمَاءُ الْقَبَائِلِ وَیَنْسِبَ

الْقَبِیْلَةُ إِلَى رَجُلٍ مِنْكُمْ فَيَقَالُ لَهَا: آلُ فُلَانٍ وَحَقٌّ یَقُومُ

الرَّجُلُ مِنْكُمْ إِلَى حَسْبِهِ وَنَسَبِهِ وَقَبِیْلَتُهُ فِیْدَعُوهُمْ

فَإِنْ أَحَابَوْهُ وَإِلَّا ضَرَبَ أَعْنَاقَهُمْ۔"

ترجمہ: "دنیا ختم نہ ہوگی جب تک کہ تمام قبائل کے نام نہ مٹ جائیں اور تم لوگوں

میں سے کسی کی طرف قبیلہ منسوب ہوگا اور کہا جائے گا کہ یہ آلِ فُلان ہے۔ اور

جب کسی کو آلِ فُلان کہہ کر پکارا جائے گا تو اگر اُس نے جواب نہ دیا تو اس کی گردن

ماری جائے گی۔"

## ۲۱۱) اراضی کا صحیح مصروف؟

اور اپنے اسناد کے ساتھ ابو خالد کاہلی سے روایت ہے کہ:

قال ابو جعفر علیہ السلام: وَجَدْنَا فِي كِتَابِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ: أَنَّ الْأَرْضَ لِلَّهِ

يُورِثُهَا مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ فَمَنْ أَخَذَ

أَرْضًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَعَمَرَهَا فَلْيُؤَدِّ خُرَاجَهَا إِلَى الْأَمَامِ مِنْ

أَهْلِ بَيْتِي وَلَهُ مَا أَكَلَ مِنْهَا حَتَّى يَنْظُرَ الْقَاسِمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ

(مَنْ أَهْلُ بَيْتِي) بِالسَّيْفِ فَيُخْرِجُهُمْ عَنْهَا كَمَا حَافَا

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ إِلَّا مَا كَانَ فِي أَيْدِي شِيعَتِنَا

فَإِنَّهُ يَقَاطِعُهُمْ عَلَى مَا فِي أَيْدِيهِمْ وَيَتْرَكَ الْأَرْضَ فِي

أَيْدِيهِمْ۔"

ارشاد فرمایا حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے: میں نے کتابِ علی علیہ السلام میں

یہ لکھا دیکھا ہے کہ بلاشبہ پوری زمین اللہ تعالیٰ کی ہے، وہ اپنے بندوں میں سے

جس کو چاہے اس کا وارث بنائے اور انجام و عاقبت بخیر متقیوں کے لیے ہے۔"

پس مسلمانوں میں سے اگر کوئی شخص زمین لیکر اسے آباد کرے تو اسے چاہے کہ اس کی

مالگذاری ہم اہل بیت میں سے جو امام ہو اُسے ادا کرے اور جب تک ہم اہل بیت میں سے امام قائم علیہ السلام ظہور نہیں کرتے، وہ اس زمین سے کھا تا پیتا ہے کیونکہ جب امام قائم علیہ السلام ظہور کریں گے تو وہ ساری زمین اُن سے ضبط کر لیں صرف ہمارے شیعوں کی زمین مقاطعہ پر شیعوں کے پاس رہنے دیں گے۔“

### دیوار گوش دارد

(۲۱۲)

اور اپنے اسناد کے ساتھ موعلاً جابر سے اور انھوں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر سے روایت نقل کی ہے کہ:

قال: "أول ما يبدء القائم عليه السلام بالنكاية فيستخرج منها التوراة من غار فيب عصى موسى وخاتم سليمان . . . قال: "واسعد الناس به اهل الكوفة . . ."

وقال: "انما ستنى المهدي لا ننه يمدى الى امر حفتى حتى انه يبعث الى رجل لا يعلم الناس له ذنب فيقتله حتى ان احدهم يتكلم في بيته فيخاف ان يشهد عليه الجدار . . ."

ترجمہ: آپ نے فرمایا: امام قائم علیہ السلام اپنا عمل انطاکیہ سے شروع کریں گے اور وہاں ایک غار سے توریت نکالیں گے اور اُن میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا اور حضرت سلیمان کی انگشتی بھی محفوظ ہیں۔

آپ نے فرمایا: اور سب سے زیادہ خوش قسمت تو اہل کوفہ ہیں۔

پھر فرمایا: امام قائم علیہ السلام کا نام مہدی اس لیے رکھا گیا ہے کہ وہ تمام امور پر شیعہ دُخفی کی طرف رہنمائی کریں۔ حدیث ہوگی کہ آپ اپنا آدمی بھیجیں گے کہ جا کر فلان شخص کو قتل کر دے اور لوگوں کو معلوم بھی نہ ہوگا کہ اس کا جرم کیا تھا جس پر اسے قتل کیا گیا نیز شخص اپنے گھر میں بھی بات کرتے ہوئے ڈرے گا کہ کہیں اُس کے گھر کی دیوار ہی اُس کے خلاف گواہی نہ دیدے۔“

### \* آپ کی مدت حکومت میں اضافہ

اور آپ (امام محمد باقر علیہ السلام) ہی سے یہ روایت بھی ہے کہ:

قال: "يملك القائم ثلاثمائة سنة ويزداد تسعاً كما لبث

اهل الكوفة في كسهم يملك الارض عدلاً وقسطاً كما ملئت ظلماً وجوراً فيفتح الله له شرق الارض وغربها ويقتل الناس حتى لا يبقى الا دين محمد (ويسير) بسيرة سليمان بن داود ويدعو الشمس والنمر فيجيبانه، تلوى له الارض ويوحى اليه فيعمل بالوحى بأمر الله۔

حضرت امام محمد باقر نے ارشاد فرمایا:

”امام قائم علیہ السلام تین سو سال تک حکومت کریں گے اور اس میں رسول کا اضافہ ہوگا جس طرح اصحاب کبیر اپنے غار میں رہے۔

اور وہ زمین کو عدل وقسط سے بھریں گے جس طرح وہ ظلم وجور سے بھری ہوگی اللہ تعالیٰ اُن کو شرق وغرب پر فتح و کامرانی عطا فرمائے گا اور وہ (مخالف خدا و رسول) لوگوں کو اتنا قتل کریں گے کہ سوائے دین محمد کے اور کوئی دین باقی نہ رہے گا آپ، حضرت سلیمان ابن داؤد کی سیرت پر عمل کریں گے، آپ، سوج اور چاند کو آواز دیں گے اور وہ دونوں آپ کی آواز پر بے نیکی کہیں گے۔ آپ کے لیے زمین سرٹ جائے گی، آپ کی طرف وحی آئے گی اور آپ بحکم خدا وحی پر عمل فرمائیں گے۔

### \* ستر ہزار صدیقین آپ کے ساتھ ہوں گے

نیز آپ (حضرت امام محمد باقر علیہ السلام) ہی سے یہ روایت بھی ہے کہ:

”اذا ظهر القائم ودخل الكوفة بعث الله تعالى من ظهر الكوفة سبعين ألف صدیق فيسكونون في اصحابه وانصاره ويرد السواد الى اهلہ، هم اهلہ ويعطى الناس عطایا مرتین فی السنة ويرزقهم فی الشہر رزقین ویسوی بین الناس حتی لا ترى محتاجاً الى الزكاة ویجى اصحاب الزكاة بركاتهم الى المحاو یج من شيعته فلا يقبلونہا فیصر ونہا وید ورون فی دورهم، فیخرجون الیہم، فیقولون: لا حاجة لنا فی دراهمکم۔

وساق الحديث الى ان قال: ویجتمع اليه اموال اهل الدنيا

كلها من بطن الارض وظهورها . فيقال الناس : تعالوا الى ما قطعتم فيه الارحام وسفكتهم فيه الدماء الحرام وركبتم فيه المحارم ، فيعطى عطاء لم يعطه احد قبله -“  
حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

”جب حضرت امام قائم علیہ السلام ظہور فرمائیں گے تو اللہ تعالیٰ پشتِ کوفہ سے ستر ہزار صدیقین (آپ کی تصدیق کرنے والوں) کو بھیجے گا اور وہ آپ کے اصحاب اور انصاریں شامل ہوں گے۔ آپ ایک سال میں دو مرتبہ (بظور) لوگوں کو عطا کیا سے نوازیں گے اور ایک جینے میں دو مرتبہ (بظور تنخواہ) لوگوں کو اتنا وظیفہ دیں گے کہ کوئی رقمِ زکوٰۃ کا لینے والا نظر نہ آئے گا، زکوٰۃ دینے والے اپنی زکوٰۃ کی رقم لے کر شیعہ محتاجوں (مفروضہ مندوں) کو تلاش کریں گے، ایک ایک کے گھر پر جا کر آواز دیں گے اور لوگ اپنے گھروں سے نکل کر کہیں گے کہ ہمیں آپ کی رقم کی احتیاج نہیں ہے اور اسی حدیث میں آپ نے اور بہت کچھ بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

”اور ساری دنیا کی دولت خواہ وہ زمین کے اوپر ہو یا زمین کے اندر، سب کی سب امام قائم علیہ السلام کے پاس سمٹ کر آجائے گی اور آپ لوگوں سے فرمائیں گے کہ: ”آؤ، جس دولت کے لیے تم قطع رحم کرتے تھے، آپس میں ایک دوسرے کا خون بہاتے تھے اور اس کے حصول کے لیے ناجائز و حرام طریقے اختیار کرتے تھے وہ آج ہمارے پاس ہے، ہم سے لیجاؤ پھر ان لوگوں کو اتنا عطا فرمائیں گے کہ ان سے قبل کسی نے (اتنا مال و زر) عطا نہ کیا ہوگا۔“

### ذریعہ مواصلات (ٹی وی وغیرہ)

اور اپنے اسناد کے ساتھ مرفوعاً ابن مسکان نے روایت کی ہے کہ: میں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا:

يقول: ”إِنَّ الْمُؤْمِنِينَ فِي زَمَانِ الْقَائِمِ وَهُوَ بِالْمَشْرِقِ لِيَرَىٰ أَخَاهُ الَّذِي فِي الْمَغْرِبِ ، وَكَذَا الَّذِي فِي الْمَغْرِبِ لِيَرَىٰ أَخَاهُ الَّذِي فِي الْمَشْرِقِ -“

آپ فرماتے ہیں کہ امام قائم کے دور میں اگر کوئی مومن مشرق میں ہوگا اور وہ اپنے برادر کو جو مغرب میں ہوگا دیکھنا چاہے گا تو دیکھ لے گا اور اسی طرح مغرب والا مشرق والے کو دیکھ لے گا۔“

### امام قائم کی سواری کا گھوڑا

۲۱۳

کتاب العدد میں حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے: قال: ”كَأَنِّي بِالْقَائِمِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى ظَهْرِ النَّجْفِ لَا يَسُودُ دِرْعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَنْتَقِلُصَ عَلَيْهِ ، ثُمَّ يَنْتَفِضُ بِهَا فَيَسْتَدِيرُ عَلَيْهِ ثُمَّ يَغْشَى الدَّارِعَ بِشَوْبٍ اسْتَبْرَقَ ثُمَّ يَرْكَبُ فَرَسًا لَهُ أَلْبَقٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ شِمْرَاخٌ ، يَنْتَفِضُ بِهِ لَا يَبْقَى أَهْلُ بِلْدٍ إِلَّا آتَاهُمْ نَوْرٌ ذَلِكَ الشِّمْرَاخُ حَتَّى يَكُونَ آيَةً لَهُ ، ثُمَّ يَنْشُرُ رَايَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَشَرَهَا أَضَاءَ لَهَا مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ -“  
آپ نے فرمایا: ”گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ حضرت امام قائم علیہ السلام پشتِ نجف پر حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زرہ مبارک پہنے ہوئے اور اسے لباسِ استبرق سے ڈھانپے ہوئے ایک ایسے گھوڑے پر سوار ہیں جو ابلق (چٹکرا) ہے اور اس کی پیشانی پر ایک سفید لکیر ہے اور اس سفید لکیر سے ایسا نور ساطع ہے جسے تمام اہل شہر دیکھ رہے ہیں، اور یہی ان کی سواری کی نشانی ہوگی۔  
پھر آپ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا علم مبارک لہرائیں گے جس سے سارا مشرق و مغرب روشن ہو جائے گا۔“ (کتاب العدد)

### حضرت حجت کی دعاء

دعاء

حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

”كَأَنِّي بِهِ قَدْ عَبَرْتُ مِنْ وَادِي السَّلَامِ إِلَى مَسِيلِ السَّهْمَةِ“  
علی فوس محجل له شمر اخ يزهر ، يدعو ويقول في دعائه: ”گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ امام قائم علیہ السلام ایسے سفید ٹانگوں والے گھوڑے پر سوار ہیں جس کی پیشانی پر سفید سفیدی لکیر بھی ہے وادی السلام کو عبور کر کے مسجدِ سہل کی طرف روانہ ہیں اور یہ دعاء پڑھ رہے ہیں:

”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ حَقًّا حَقًّا ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ إِيْمَانًا وَصِدْقًا ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ تَعَبُّدًا وَرِقًّا ،  
اللَّهُمَّ مَعَزَّ كُلِّ مُؤْمِنٍ وَجَيْدٍ ، وَمَذِلَّ كُلِّ

اپنی گردن میں ڈال رکھا ہے اور وہ سب تیری سطوت سے خائف و ترسا ہیں  
(اے میرے پروردگار) میں تجھ سے تیرے اس اسم پاک کا واسطہ دیکر سوال کرتا  
ہوں جس کے ذریعے سے تو نے اپنی مخلوقات کو پیدا فرمایا، اور ہر مخلوق تیری  
تابع فرمان ہے۔

میں تجھ سے التجا کرتا ہوں کہ تو محمد و آل محمد پر اپنی رحمتیں نازل فرما اور  
میرے کام کو پایہ تکمیل تک پہنچا، میرے لیے فرج و فتح میں تعجیل فرما۔ تو میرے  
لیے کافی بن جا، اور تو مجھے عافیت عطا فرما اور اسی وقت، اسی وقت، اسی شب  
اسی شب میری حاجات کو پورا فرما، بیشک تو ہر شے پر قادر ہے۔“

جَبَّارٌ عَزِيزٌ ، اَنْتَ كُنْفَى حِينَ تَعْبِيْنِي الْمَذْهَبُ ، وَ  
تَضِيْقُ عَلَيَّ الْاَمْرَاضُ بِمَا رَحَبْتَ -  
اَللّٰهُمَّ خَلَقْتَنِيْ وَكُنْتَ عَنِّيْ عَنْ خَلْقِيْ وَلَوْلَا نَصْرُكَ  
اَيَّامِيْ لَكُنْتُ مِنَ الْمَخْلُوْبِيْنَ ، يَا مُنْشِرَ الرَّحْمَةِ مِنْ  
مَوَاضِعِهَا وَخُرْجَ الْبَرَكَاتِ مِنْ مَعَادِنِهَا ، وَيَا مَنْ  
خَصَّ نَفْسَهُ بِشُمُوْخِ الرَّفْعَةِ ، فَاَوْلِيَّاءُؤُهُ بِعِزِّهِ  
يَتَعَزَّزُوْنَ يَا مَنْ وَضَعْتَ لَهُ الْمُلُوْكَ زَيْدَ الْمَذَلَّةِ عَلٰى  
اَعْنَاقِهِمْ ، فَهَمُّهُمْ مِنْ سَطُوْتِهِ خَائِفُوْنَ -  
اَسْأَلُكَ يَا سَمِيْعَ الَّذِيْ فَطَرْتَ بِهِ خَلْقَكَ ، فَكُلُّ  
لَكَ مُذْعِنُوْنَ ، اَسْأَلُكَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ  
وَاَنْ تُجِزَّ لِيْ اَمْرِيْ وَتُعَجِّلَ لِيْ فِي الْفَرَجِ ، وَتَكْفِيْنِيْ  
وَتَقْضِيْ حَوَائِجِي السَّاعَةِ السَّاعَةِ اللَّيْلَةَ اللَّيْلَةَ  
اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ .“

ترجمہ و دعا :-

” کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے وہ حق ہی حق ہے، کوئی معبود نہیں سوائے  
اللہ کے ایمان و تصدیق کے ساتھ، کوئی معبود نہیں ہے سوائے اللہ کے اذروئے  
عبادت اور عاجزی کے۔“

اے اللہ! اے اُس مومن کو عزت بخشے والے جو اکیلا ہے اور ہر ظالم و  
سکرس کو ذلیل کرنے والے، جب مختلف راہوں نے مجھے تھکا دیا ہوا اور زمین اپنی  
وسعت کے باوجود مجھ پر تنگ ہو گئی ہو، تو ایسے وقت پر تو ہی میرے لیے پناہ،  
اے اللہ! درحقیقت تو مجھے پیدا کرنے کا محتاج نہ تھا، پھر بھی تو  
نے مجھے خلق فرمایا۔ (یہ تیرا بڑا احسان ہے) اور اگر تیری مدد و نصرت میرے  
شامل حال نہ ہوتی تو میرا شمار بھی یقیناً مغلوب ہو جانے والوں میں ہوتا۔ اے  
مرکز رحمت سے رحمتوں کی بارش کرنے والے اور خیر و برکت کے معدن کے برکتیں  
پیدا کرنے (نکالنے) والے! اے وہ ذات جس نے رفعت و بلندی کو صرف  
اپنی ذات کے لیے مخصوص فرمایا ہے، تیرے اولیاء تیری ہی وجہ سے عزت  
پاتے ہیں۔ اے وہ ذات! کہ جس کے سامنے دنیا کے بادشاہوں نے ذلت کا جوا



# بحار الانوار



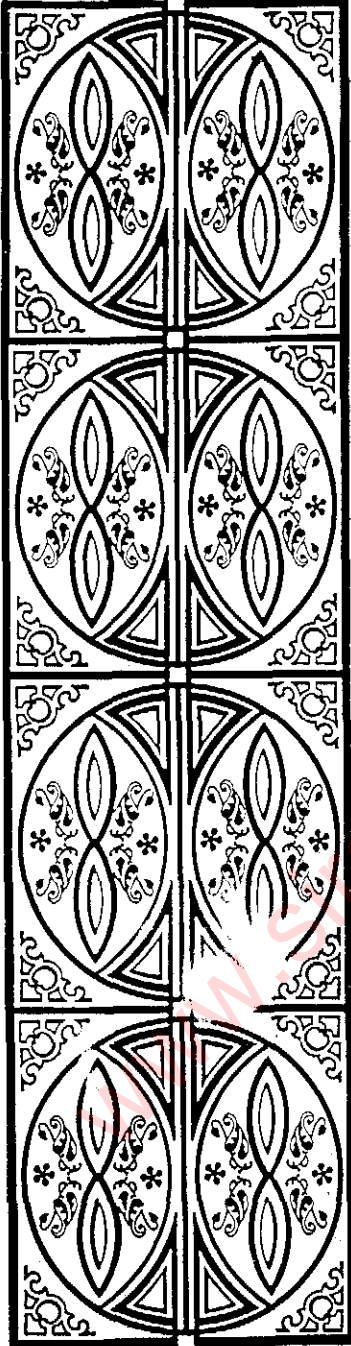
باب ۲۸

بست ہشتم



ظہورِ امام کے وقت کیا ہوگا؟

برایتِ مفضل بن عمر



## باب ۲۸

### ظہورِ امام کے وقت کیا ہوگا

بروایت مفضل بن عمر

ساعت سے مراد

ہمارے اصحاب نے حسین بن حمدان سے، انھوں نے محمد بن اسماعیل و مسلم بن عبد اللہ الحسینی سے، انھوں نے ابی شعیب (و) محمد بن نصیر سے، انھوں نے عمر بن القرات سے، انھوں نے مفضل بن عمر سے روایت بیان کی ہے اور مفضل بن عمر کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں نے اپنے سید و سردار حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا کہ: کیا امام مامور منتظر مہدی علیہ السلام کے ظہور کا کوئی وقت مقرر ہے جو لوگوں کو

بتایا جاسکے ؟

آپ نے فرمایا: بخدا ہرگز ایسا نہیں ہے کہ ان کے ظہور کا ایسا وقت مقرر ہو جو ہمارے شیعوں کو بتایا جاسکے۔

میں نے عرض کیا: میرے سید و سردار! ایسا کیوں ہے ؟

آپ نے فرمایا: یہ وہی وقت و ساعت ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

”يَسْأَلُونَكَ عَنِ السَّاعَةِ أَيَّانَ مُوسِمُهَا قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّي لَا يُجَلِّيهَا لِوَقْتِهَا إِلَّا هُوَ ثَقُلَتْ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ“ (سورہ الاعراف آیت ۱۸)

ترجمہ: ”وہ آپ سے ساعت کے بارے میں سوال کرتے ہیں کہ اس کا ٹھہراؤ کہاں ہے (وہ ساعت کب آئے گی) کہہ دیجیے اس کا علم صرف میرے پروردگار کے پاس ہے کوئی اس کے وقت کو واضح نہیں کر سکتا سوائے اسی کے وہ آسمانوں اور زمین پر بہت ثقیل و گراں ہوگا۔“

قال: (وهو الساعة التي قال الله تعالى) یعنی:

فرمایا: (اور یہی وہ ساعت ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے سورہ التازمات ۴۲ میں فرمایا)

”يَسْأَلُونَكَ عَنِ السَّاعَةِ أَيَّانَ مُوسِمُهَا“ (التازمات آیت ۴۲)

ترجمہ: (لوگ آپ سے ساعت کے بارے میں سوال کرتے ہیں کب واقع ہوگی)

نیز فرمایا: ”وَعِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ“ (سورہ لقمان ۳۴ الزخون ۷۱)

ترجمہ: (اور ساعت کا علم اُسی کو ہے)

یعنی: یہ نہیں فرمایا کہ اس کا علم کسی اور کے پاس ہے۔

نیز فرمایا: ”فَمَنْ يَنْظُرُونَ إِلَّا السَّاعَةَ أَنْ تَأْتِيَهُمْ بَدْئَةً فَتَدَّ جَاءَ أَشْرَاطُهَا“

ترجمہ: پس کیا وہ اس چیز کے منتظر ہیں کہ ساعت (قیامت) اپنا نیک انوکھا لے لے پس اسکی علامات و آئینہ میں (توڑ پھوٹ)

پھر فرمایا: ”اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَبْرُ“ (القدر موابیہ ۱)

(ساعت قریب آ پہنچی اور چاند شق ہو گیا۔)

پھر فرمایا: ”وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ تَكُونُ قَرِيبًا“ (اعزاب ۶۲)

ترجمہ: (اور تو کیا جانے کہ شاید وہ ساعت قریب ہی ہو)

اور اس سے قبل یہ ہے:

”وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِيبٌ“ (شوری ۷۱)

ترجمہ: (اور تجھے کیا پتہ ہے شاید ساعت قریب ہو)

”يَسْتَعْجِلُ بِهَا الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِهَا وَالَّذِينَ آمَنُوا مُشْفِقُونَ مِنْهَا“ (سورہ شوری ۷۱)

”وَالَّذِينَ يُسَارِعُونَ فِي السَّاعَةِ لِغِي ضَلَالٍ يَعْبُدُونَ“

(سورہ شوری آیت ۱۸)

ترجمہ: (جو لوگ اس (ساعت) پر ایمان نہیں رکھتے۔ وہی تو اس میں تبیل چاہتے ہیں اور وہ جو ایمان رکھتے ہیں وہ اس سے ڈرتے ہیں۔ اور وہ جانتے ہیں کہ یقیناً وہ جرح ہے آگاہ ہو جاؤ وہ لوگ جو ساعت کے بارے میں

مشکوک ہیں گراہی میں بہت دور جا چکے ہیں۔)

مفضل کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ ”يُسَارِعُونَ“ کا کیا مطلب ہے ؟

پت نے فرمایا (یقولون متی ولد ؟ ومن رآی ؟ واین یکون ؟ ومتی یظمی ؟ وکل ذلك استعجالاً لا مراعاة، وشكاً فی قضاءه، ودخولاً فی قدرته، اولئك الذين خسروا الدنيا وإن للكافرين لشراً مآباً)

وإن للكافرين لشراً مآباً

یعنی ” وہ لوگ کہتے ہیں کہ وہ پیرا ہی کب ہوئے ہیں ؟ اور انھیں دیکھا بھی کس نے ہے ؟ اور وہ رہتے کہاں ہیں ؟ اور وہ کب ظہور کریں گے ؟ اور یہ تمام باتیں امر خدا کے لیے عملت چاہئے ۔ قضاے الہی میں شک کرنے اور قدرت الہی میں دخل دینے کی ہیں ۔ یہی وہ لوگ ہیں جو دنیا میں گھٹا اٹھانے والے ہیں اور بلاشبہ کافروں کے لیے بُرا ٹھکانہ ہے ۔ “

میں نے عرض کیا : تو پھر کیا ان کے ظہور کے لیے کوئی وقت معین نہیں کیا گیا ہے ؟ آپ نے فرمایا :

” یا مفضل ! لا اوقت له وقتاً ولا یوقت له وقت ، ان من وقت لمہدینا وقتاً فقد شاربک الله تعالیٰ فی علمہ و ادعی انہ ظہر علی سرہ ، وما للہ من سر الا وقد وقع الی هذا الخلق المعکوس الضال عن اللہ الراغب عن اولیاء اللہ وما للہ من خبر الا وہم اخص بہ لیسرہ وهو عندہم واتما اتقی اللہ الیہم لیکون حجة علیہم یعنی : ( اے مفضل ! میں ان کے ظہور کے لیے کوئی وقت معین نہیں کرتا اور نہ اس کے لیے کوئی وقت معین کیا گیا ہے اور جو شخص ہمارے مہدی کے لیے کوئی وقت مقرر کرے گا تو گویا وہ خود کو علم میں خدا کا شرک سمجھتا ہے اور اس کا دعویٰ ہے کہ وہ اللہ کے اسرار پر حاوی اور چھایا ہوا ہے نیز کوئی سر الہی عام لوگوں تک نہیں پہنچا جو راہ راست سے بھٹکے ہوئے اور اولیاء اللہ سے غافل ہیں اور اللہ کی خبر سے ۔ یہی انفراد مخصوص ہیں اور وہ انہی کے پاس محفوظ ہے اور خدا ان کو اس لئے الہام کرتا ہے تاکہ ان پر حجت تمام ہو جائے ۔

مفضل کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا مولا ! مہدی علیہ السلام کے ظہور کی ابتداء کس طرح ہوگی اور انھیں لوگ کیسے تسلیم کریں گے ؟

آپ نے فرمایا : ” یا مفضل ! یظہر فی شبۃ لیستین ، فی حلو ذکرة و یظہر امرؤ ، و ینادی باسمہ و کنیتہ و نسبہ و

یکشر ذلک علی افواہ المحققین و المبطلین و الموافقین و المخالفین لتلزمہم بمعرفتم بہ علی آتہ قد قصنا و دللنا علیہ و نسبناہ و سمیناہ و کنیناہ و قلنا سمیٰ جدہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و کنیتہ لئلا یقول الناس : ما عرفناہ اسماً ولا کنیتاً ولا نسباً ۔

واللہ لیتحقق الا یضاح بہ و باسمہ و نسبہ و کنیتہ علی السنتہم ، حتی لیسیتہ بعضهم لبعض کل ذلک لزوم الحجة علیہم ، ثم یظہرہ اللہ کما وعد بہ حبیبہ صلی اللہ علیہ وسلم فی قوله عز وجل : ” هُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهُ بِالْبُرْہَانِ وَ دِیْنِ الْحَقِّ لَیْظْہِرَہُ عَلٰی الَّذِیْنَ کُذِبَ ” ( سورہ توبہ ۳۴ )

ترجمہ : آپ نے فرمایا : اے مفضل ! پہلے لوگ شبے میں مبتلا رہیں گے پھر رفتہ رفتہ ان کا ذکر بلند ہوگا ( آسمان سے ) ان کے نام ، ان کی کنیت اور ان کے نسب کا اعلان ہوگا اور یہ بات اہل حق ، اہل باطل ، موافقین اور مخالفین سب کی زبانوں پر کثرت سے جاری رہے گی تاکہ خود ان لوگوں پر حجت قرار پائے اور ہم نے ان کے حالات ان کی نشانیاں ، ان کا نام ، ان کی نشانیاں اور ان کا نسب بیان کر دیا ہے اور کہہ دیا ہے کہ ان ( امام مہدی ) کے جد اعلیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ہی ان کا نام رکھا ہے اور ان کی کنیت بتائی ہے تاکہ کوئی شخص یہ نہ کہہ سکے کہ ہم لوگ ان کے نام سے واقف نہ تھے اور نہ ان کی کنیت و نسب سے ۔

خدا کی قسم پوری وضاحت کے ساتھ ان کا نام ان کی کنیت اور ان کا نسب لوگوں کی زبانوں پر ہوگا اور ہر ایک دوسرے کو ان کا نام بتائے گا اور یہی ان لوگوں پر حجت تمام ہونے کی بڑی دلیل ہوگی ۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ آنجناب کے جد نبی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وعدے کے مطابق ان کو ظاہر فرمائے گا ۔ چنانچہ وہ خود ارشاد فرماتا ہے کہ :

ہو الذی .... المشکون ( توبہ ۳۴ )

” وہ وہی ذات ہے جس نے اپنے رسول کو دین حق کے ساتھ بھیجا تاکہ اُسے

ہر دین پر غالب کر دے، اگرچہ مشرکین کو کتنا ہی ناگوار گزرے۔  
مفضل کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا: اے میرے مولا و آقا! اللہ کے اس قول:  
”لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ“ (لَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ)  
ترجمہ: (تاکہ اُسے ہر دین پر غالب کر دے، اگرچہ مشرکین کو کتنا ہی ناگوار گزرے)

کی تفسیر بیان فرمائیے:  
آپ نے فرمایا: اس کی تفسیر اللہ تعالیٰ کے اس قول میں ہے:  
وَرَوَّاعًا لَهُمْ حَتَّىٰ لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ  
كُلُّهُ لِلَّهِ“ (سورہ انفال آیت ۲۹)

ترجمہ: (اور ان سے لرزہ یہاں تک کہ فساد باقی نہ رہے۔ اور تمام دین  
اللہ کے لیے (خالص) ہو جائے۔)

خدا کی قسم۔ اُس وقت تمام اقوام و فرماہب کے اختلافات برطرف ہو جائیں گے، اور  
سب کا دین ایک ہو جائے گا، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:  
”إِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ“ (آل عمران آیت ۱۹)  
ترجمہ: (بیشک دین تو اللہ کے نزدیک اسلام ہی ہے)

— نیز ارشاد ہوتا ہے کہ:  
”وَمَنْ يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ  
فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ“ (آل عمران آیت ۸۵)

ترجمہ: (اور جو کوئی اسلام کے علاوہ کوئی اور دین چاہے گا تو وہ اُس سے ہرگز  
قبول نہ کیا جائے گا، اور وہ آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں ہوگا۔)

### تمام انبیاء کا دین اسلام ہی تھا

مفضل کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا اے میرے سردار و آقا! کیا آپ کے  
آباء و اجداد ابراہیم، موسیٰ، دھوئی اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سب کا دین اسلام ہی تھا؟  
آپ نے فرمایا: ہاں اے مفضل! ان سب کا دین اسلام ہی تھا۔ کوئی اور نہ تھا۔  
میں نے عرض کیا: اے میرے مولا! کہیں قرآن میں بھی اس کا تذکرہ ملتا ہے؟  
آپ نے فرمایا: ہاں، اول سے آخر تک اس کا تذکرہ قرآن مجید میں موجود ہے۔ سب پہلے تو یہی بات  
کہ: ”إِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ“ (آل عمران آیت ۱۹)

• پھر اللہ تعالیٰ کا یہ قول: (سورہ الحج آیت ۷۸)  
”مِلَّةَ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ“ (یہ تمہارے باپ ابراہیم کا دین ہے اُس نے تمہارا نام مسلم رکھا ہے)  
• نیز حضرت ابراہیم و حضرت اسماعیل کے قصے میں ارشاد ہوا:  
”رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَا أُمَّةً  
مُسْلِمَةً لَّكَ“ (سورہ البقرہ آیت ۱۲۸)  
ترجمہ: (اے ہمارے رب! ہم دونوں کو اپنا مسلم بنائے رکھ اور ہماری  
ذریعت میں سے ایک گروہ کو اپنا مسلم قرار دینا۔)

• اور فرعون کے قصے میں فرمایا:  
”حَتَّىٰ إِذَا أَدْرَكَهُ الْغَرَقُ“ قَالَ أَمْتٌ أَبْتُ لَهُ لَا إِلَهَ  
إِلَّا الَّذِي أَمْتٌ بِهِ بَنُو إِسْرَائِيلَ وَأَنَا مِنَ  
الْمُسْلِمِينَ“ (سورہ یونس آیت ۹۰)

ترجمہ: (یہاں تک کہ جب وہ غرق ہونے لگا تو اس نے کہا کہ میں ایمان لایا  
بیشک وہی (معبود) ہے۔ نہیں ہے کوئی معبود سوائے اُس کے جس  
پر بنی اسرائیل ایمان لائے اور میں بھی مسلموں میں سے ہوں۔)

• اور حضرت سلیمان اور بلقیس کے قصے میں ہے:  
”قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَنِي مُسْلِمِينَ“ (شکل آیت ۲۸)  
ترجمہ: (قبل اس کے کہ وہ لوگ میرے پاس مسلمین بن کر آئیں)

• اور بلقیس کا یہ قول:  
”وَاسْمُكَ مَعَ سُلَيْمَانَ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ“ (شکل ۲۴)  
ترجمہ: (اور اب سلیمان کے ساتھ رب العالمین کے حضور اسلام  
قبول کرتی ہوں۔)

• اور حضرت عیسیٰ کا قول ہے کہ:  
”مَنْ أَنْصَرَنِي إِلَى اللَّهِ قَالَ اللَّهُ قَالِ الْخَوَارِثُونَ نَحْنُ أَنْصَارُ اللَّهِ“  
”أَمْنَا بِاللَّهِ“ وَاسْتَشْهَدُ بَأَنَّا مُسْلِمُونَ“ (آل عمران آیت ۵۲)  
ترجمہ: (اللہ کی طرف میرا مددگار کن ہوگا؟ خوار یوں نے کہا: ہم ہیں اللہ کے مددگار  
ہم اللہ پر ایمان لائے اور تو بھی گواہی دے کہ ہم مسلم ہیں۔)



• اور اللہ تعالیٰ کا قول ہے :  
 ”وَلَهُ أَسْكَمُ مِنْ فِي السَّمُوتِ وَالْأَرْضِ طَوْعًا وَكَرْهًا“  
 (سُورَةُ آلِ عِمْرَانَ ۱۳)

ترجمہ : (اور جو کوئی بھی آسمانوں اور زمین میں ہے وہ بخوشی یا جبراً اُسی کے آگے مرتسّم فہم کیے ہوئے ہیں۔)

• اور حضرت لوطؑ کے نفع میں ہے :  
 ”فَمَا وَحَدُّ نَافِيهَا غَيْرَ بَيْتٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ؟“  
 (اور ہم نے اُس (بستی) میں سولے ایک گھرانے کے کسی کو

مسلم نہیں پایا۔) (سُورَةُ الذَّارِيَاتِ آیت ۲۲) پانہ ۲۴ :  
 اور اللہ تعالیٰ کا یہ قول :

”تَقُونُوا آمَنًا بِاللَّهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا وَمَا أُنْزِلَ إِلَىٰ إِبْرَاهِيمَ  
 وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ وَالْأَسْبَاطِ وَمَا أُوتِيَ  
 مُوسَىٰ وَعِيسَىٰ وَمَا أُوتِيَ النَّبِيُّونَ مِنْ رَبِّهِمْ لَا  
 نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِنْهُمْ مِّنْ شَيْءٍ وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ“  
 (سُورَةُ الْبَقَرَةِ آیت ۱۳۶)

ترجمہ : ”کہہ دو کہ ہم اللہ پر اور اُس پر ایمان لائے جو ہم پر نازل کیا گیا ہے اور جو  
 کچھ ابراہیمؑ اور اسماعیلؑ اور اسحاقؑ اور یعقوبؑ پر اور ان کی اولاد پر نازل  
 کیا ہے اور جو کچھ موسیٰؑ عیسیٰؑ کو اور جو کچھ (دیگر) انبیاء کو ان کے رب  
 کی طرف سے دیا گیا ہے ہم ان میں سے کسی ایک کے درمیان کوئی تفریق  
 نہیں کرتے اور ہم اُسی کے مسلم (فرمانبردار) ہیں۔“

### شریعتیں چار ہیں

مفضل کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا : میرے آقا ! ملتیں کتنی ہیں ؟  
 آپؐ نے فرمایا : چار اور اتنی ہی شریعتیں ہیں۔

میں نے عرض کیا : مولا ! آخر مجس کو مجس کیوں کہا جاتا ہے ؟

آپؐ نے فرمایا : لِأَنَّهُمْ تَمَجَّسُوا فِي السَّرْيَانِيَّةِ وَأَوْعُوا عَلَىٰ آدَمَ وَعَلَىٰ  
 شِيثَ وَهُوَ هِبَةُ اللَّهِ أَنَّهُمَا أَطْلَقَا لِسَمِ نِكَاحِ الْأَمَّاتِ

وَالْأَخْلَاطِ وَالْبَنَاتِ وَالْخَالَاتِ وَالْعَمَّاتِ وَالْمَحْرَمَاتِ مِنَ  
 النِّسَاءِ وَأَنَّهُمَا امْرَأَهُمْ أَن يَصْلُوا إِلَى الشَّمْسِ حَيْثُ  
 وَقَفَتْ فِي السَّمَاءِ وَلَمْ يَجْعَلْ لِّصَلَاتِهِمْ وَقْتًا ، وَأَنَّهُمَا هُوَ  
 افْتَرَا عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ وَعَلَىٰ آدَمَ وَشِيثَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ  
 (ترجمہ)

آپؐ نے فرمایا : ”ان کو سریانی زبان میں مجس اس لیے کہتے ہیں کہ یہ لوگ حضرت آدمؑ اور  
 حضرت شیتؑ ہبۃ اللہ پر افترا کرتے ہیں اور (کہتے ہیں کہ) ان دونوں نے  
 ماؤں، بہنوں، دختروں، خالائوں، پھوپھیوں اور دیگر محرم عورتوں سے  
 نکاح جائز کر دیا ہے اور ان دونوں نے لوگوں کو حکم دیا ہے کہ جب آفتاب  
 طلوع ہو جائے تو اس کی طرف رخ کر کے عبادت کریں ان کے لیے عبادت  
 کا کوئی وقت مقرر نہیں کیا ہے حالانکہ یہ اللہ تعالیٰ پر اور حضرت آدمؑ اور  
 حضرت شیتؑ پر افترا اور جھوٹ ہے۔“

### یہود، نصاریٰ اور صابئی کے معانی ؟

مفضل نے عرض کیا : مولا و آقا اور قوم موسیٰؑ کو یہود کیوں کہتے ہیں ؟  
 آپؐ نے فرمایا : اس لیے کہ قرآن میں اللہ تعالیٰ نے ان کا قول نقل کیا ہے کہ اِنَّا هَذَا نَا إِلَٰهَکَ  
 یعنی ”ہم نے تیری طرف ہدایت پائی۔“ (سُورَةُ اِٰزِٰزِ ۱۵۶)

پھر پوچھا : اور نصاریٰ کو نصاریٰ کیوں کہتے ہیں ؟

آپؐ نے فرمایا : اس لیے کہ حضرت عیسیٰؑ کا قول قرآن مجید میں ہے کہ : (سُورَةُ اِلٰہِ ۵۲)  
 ”مَنْ اَنْصَارِیَّ اِلٰی اللّٰهِ قَالَ اَنْحُوَارِیُّونَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ“

ترجمہ : ”اللہ کی طرف میرا مددگار کون ہے۔ حارثیوں نے کہا کہ ہم اللہ کے مددگار ہیں۔“  
 تو دین الہی کی نفرت کی وجہ سے ان کا نام نصاریٰ ہو گیا۔

مفضل کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا : مولا و آقا ! صابئوں کو صابئی کیوں کہتے ہیں ؟  
 آپؐ نے فرمایا : اس لیے کہ یہ لوگ انبیاء و مرسلین اور تمام ملتوں اور شریعتوں کے باطل کرنے  
 کی طرف مائل ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی توحید، انبیاء کی نبوت، مرسلین کی رسالت اور  
 اوصیاء کی وصایت سے انکار کرتے ہیں یہ ان کی کوئی شریعت ہے نہ کتاب ہے  
 اور نہ کوئی رسول ہے وہ معطلہ ہیں۔

مفضل نے کہا: سبحان اللہ، کتنا وسیع ہے یہ علم۔

- آپ نے فرمایا: اچھا ہے مفضل! تم یہ میری باتیں میرے شیعوں کو بھی بتا دینا تاکہ وہ دین میں شک نہ کریں۔
- مفضل نے عرض کیا: مولا و آقا! یہ فرمائیے کہ امام مہدی علیہ السلام زمین کے کس خطے میں ظہور فرمائیں گے۔
- آپ نے فرمایا: لا تراہ عین فی وقت ظہورہ الا رأتہ کل عین فمن قال لکم غیر ہذا فکذبوہ
- یعنی: (وقت ظہور ان کوئی ایک آنکھ نہیں دیکھے گی، بلکہ ہر آنکھ دیکھے گی اور جو کوئی اس کے علاوہ کچھ کہے اس کو جھوٹا سمجھو۔)
- مفضل نے عرض کیا: مولا و آقا! کیا ان کی ولادت کے وقت بھی کوئی ان کو نہ دیکھے گا
- آپ نے فرمایا:

”بلی واللہ، لیروی من ساعۃ ولادۃ الی ساعۃ وفاتہ ابیہ سننین وتسعة اشهر اول ولادۃ وقت الفجر من لیلة الجمعة، لثمان خلون من شعبان سنة سبع وخمسين و مائتين الی یوم الجمعة لثمان خلون من ربيع الاول من سنة ستین و مائتین وهو یوم وفاتہ ابیہ بالمدينة التي بشاطئ دجلة ینبہا المتکبر الجبار المستی باسم جعفر الفضال الملقب بالمتوکل وهو المتأکل لعنة الله تعالی وھی مدینة تدعی بسر من رأی وھی ساء من رأی یری شخصه المؤمن المحق سنة ستین و مائتین ولا یراہ المشکک المراتب، وینفذ فیہا امرہ ونهیہ ویغیب عنها فیظہر فی القصر بصابر بجانب المدینة فی حرم جدہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیلقاه هناك من یسعدہ اللہ بالنظر الیہ ثم یغیب فی آخر یوم من سنة ست و ستین و مائتین فلا تراہ عین احد حتی یراہ کل احد وکل عین“

ابو صابر یفتح الباب کما جوسکتہ فی مرو قالہ الفیروز آبادی (صابر۔ مرو میں ایک سکہ ہے)

(ترجمہ)

”ہاں، ان کی ولادت سے لیکر ان کے پدر بزرگوار کی وفات تک دو سال نو ماہ، وہ دیکھے جاسکیں گے۔ یعنی وقت ولادت شب جمعہ بوقت فجر ۹ شعبان ۵۶ سنہ سے لیکر یوم جمعہ ۸ ربيع الاول ۵۶ سنہ تک جو ان کے والد بزرگوار کی تاریخ وفات ہوگی۔ اور ان کی وفات دریائے دجلہ کے کنارے ایک شہر میں ہوگی جس کو ایک جابر و متکبر نے آباد کیا ہوگا، جس کا نام جعفر اور لقب متوکل ہوگا، مگر متوکل نہیں بلکہ متاکل ہوگا۔ اس شہر کا نام سر من رأی (یعنی جو دیکھے وہ خوش ہو جائے) ہوگا مگر درحقیقت وہ ساء من رأی (یعنی جو دیکھے وہ غمزدہ ہو جائے) ہے ۵۶ سنہ تک تو ان کو حقیقی مومن ہی دیکھ سکے گا، ریب و شک کرنے والا نہیں دیکھ سکے گا اور اس عرصے تک ان کے احکامات امر و نہی جاری رہیں گے۔

اس کے بعد وہ وہاں سے غیبت اختیار کریں گے اور پھر اپنے جد بزرگوار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حرم یعنی مرثیہ منورہ میں قصر صابر کے اندر ظاہر ہوں گے۔ اور وہاں ان سے وہی ملاقات کر سکے گا جسے اللہ تعالیٰ زیارت کی سعادت نصیب کرے گا۔ پھر ۵۶ سنہ کے آخری دن اس طرح غائب ہوں گے کہ ان کو کوئی نہ دیکھ سکے گا یہاں تک کہ وہ دن آئے گا کہ ان کو سب لوگ دیکھ سکیں گے

مفضل نے عرض کیا: مولا و آقا! اس دوران پھر وہ کس سے گفتگو کریں گے اور ان سے کون باتیں کرے گا؟

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

”تخاطبہ الملائکۃ والمؤمنون من الجن و یخرج امرہ و نہیہ الی ثقاتہ و ولاتہ و وکلانہ و یقعد ببابہ محمد بن نصیر الشمری فی یوم غیبتہ بصابر ثم یظہر بکنتہ و واللہ یا مفضل کأفی أنظر الیہ دخل مکة و علیہ بردة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و علی رأسہ عمامة صفراء و فی رجليہ نعلان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المخصوصة و فی

یہ ہر اوتہ علیہ السلام یسوق بین یدیه غاراً عجافاً  
حتیٰ یصل بہا نحو البیت۔ لیس ثمّ اُحد یعرفہ و  
یظہر و ہو شابّ۔“

ترجمہ: ”امام صادقؑ نے فرمایا: اُن سے ملا کہ اور قوم جن میں سے مومنین باتیں کریں  
اور ان کے احکام امر و نہی اُن کے ثقات (معتبر علماء) و ایوں اور وکیلوں  
تک پہنچائیں گے۔ اُن کے دربان بروز غیبت محمد بن نصیر میری ہوں گے،  
مقام صابر میں۔ اس کے بعد وہ مکہ میں ظہور کریں گے۔“

خدا کی قسم اے مفضل! گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ وہ مکہ میں داخل ہوئے  
ہیں، ان کے پوش پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روئے مبارک ہے  
سر پر زرد عمامہ ہے، دونوں پاؤں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعلین  
ہیں جن میں ٹانگے لگے ہوئے ہیں، اُنکے ہاتھ میں آنحضرت کا عصائے مبارک  
ہوگا، اُن کے آگے آگے چند لاغر و کمزور بکریاں ہوں گی جنہیں وہ ہانک کر لائے  
ہوں گے۔ اس شان سے وہ خانہ کعبہ کے پاس پہنچیں گے، مگر کوئی ان کو پہچان  
نہ سکے گا اور وہ ظہور کے وقت جوان ہوں گے۔

مفضل نے عرض کیا: مولا و آقا! وہ عالم شباب میں واپس آئیے یا بڑھاپے میں  
ظہور کریں گے؟

آپؑ نے فرمایا:

”سبحان اللہ وہل یعرف ذلک؟ یظہر کیف شارباً علیٰ صوریۃ  
شاء اذا جاء الامر من اللہ تعالیٰ مجبہ و جبل ذکرہ۔“

ترجمہ: ”پاک ہے اللہ کی ذات، بھلا انہیں کوئی پہچان بھی سکے گا جب امر خدا ہوگا  
تو وہ جس شان سے چاہیں گے آئیں گے اور جس شکل میں چاہیں گے ظاہر ہوں گے۔“

**ظہور امام قائم علیہ السلام**

مفضل نے عرض کیا: مولا و آقا! وہ کہاں اور کس طرح ظہور کریں گے؟

آپؑ نے فرمایا: ”یا مفضل! یظہر وحدہ و یأتی البیت وحدہ و یلج  
الکعبۃ وحدہ و یحج علیہ اللیل وحدہ فاذا انامت  
العیون وغسق اللیل نزل الیہ جبرئیل و میکائیل علیہما السلام

والملائکۃ صفوفاً فیقول لہ جبرئیل: یا سیدی!  
قولک مقبول، وأموک جائز فیمسح علیہ السلام یدہ علی  
وجہہ و یقول: الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ صَدَقْنَا وَعَدَهُ وَ  
أَوْثَقَنَا الْأَرْضَ نَبْوَائِمِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ نَشَاءُ فَنَعْمَ أَجْرُ الْعَمَلِیْنَ“  
(سورۃ الزمر آیت ۴۲)

و یقف بین الرکن والمقام، فیصرخ صرخۃ فیقول: یا  
معاشر نقباء و اہل خاصتی ومن ذخرہم اللہ لنصرفی  
قبل ظہوری علی وجہ الارض! اُستونی طاعتین! فتد  
صیحة علیہ السلام علیہم و ہم علی محاریبہم، و علی  
فرشہم، فی شرق الارض و غربہا فیسمعونہ فی صیحة  
واحده فی اذن کلّ رجل، فیجیئون نحوہا ولا یبضی  
لکم الا کلمۃ بصر، حتیٰ یکون کلّہم بین یدئہ  
بین الرکن والمقام۔

فیأمر اللہ عزّوجلّ النور فیصیر عموداً من الارض  
الی السماء فیستضئ بہ کلّ مومن علی وجہ الارض  
و یدخل علیہ نور من جوف بیتہ، فتفرج نفوس  
المؤمنین بذالک النور و ہم لا یعلمون بظہور قائمنا  
اہل البیت علیہ و علیہم السلام

ثمّ یصبحون وقوفاً بین یدئہ و ہم ثلاثۃ  
و ثلاثۃ عشر رجلاً بعدۃ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ  
یوم یبد۔“

ترجمہ: ”آپؑ نے فرمایا: اے مفضل! وہ اکیلے ظہور کریں گے، اکیلے خانہ کعبہ تک  
آئیں گے، اکیلے کعبہ میں داخل ہوں گے، اکیلے ہی وہاں رات کو رہیں  
گے۔ جب رات گہری ہو جائے گی اور سب لوگ سو جائیں گے تو حضرت  
جبریل و میکائیل، صفوں ملائکہ کے ساتھ نازل ہوں گے اور جبریل  
بڑھ کر عرض کریں گے کہ اے سیدہ سردار! آپ کی دعا قبول ہوئی اب آپ  
کی حکومت ہوگی۔ یسن کر آپ اپنا ہاتھ اپنے چہرے پر میں گئے اور فرمائیں

”الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي صَدَقَنَا وَعْدَهُ وَأَوْرَثَنَا الْأَرْضَ  
نَسْتَبِقُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ نَشَاءُ ۖ فَنِعْمَ أَجْرُ الْعَمَلِينَ“ (ترجمہ)

ترجمہ آیت: ”تمام تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے ہم سے اپنا وعدہ پچ کر دیا اور ہمیں اس زمین کا وارث بنا دیا۔ ہم جنت میں جہاں چاہیں رہیں گے کیا ہی اچھا اجر ہے (نیک) کام کرنے والوں کے لیے۔“

پھر وہ رکن و مقام کے درمیان کھڑے ہو کر باواز بلند پکاریں گے: ”اے میرے نقیبو! اے میرے مخصوص (دوستو!) اور وہ لوگو! جن کو اللہ تعالیٰ نے میرے ظہور سے پہلے میری نصرت کے لیے روئے زمین پر بچا رکھا ہے میرے پاس فوراً آ جاؤ۔ پس یہ لوگ مشرق و مغرب میں جہاں بھی ہوں گے خواہ محراب عبادت میں ہوں یا اپنے بستر پر سو رہے ہوں اس آواز کو سنیں گے ان کی آواز ہر شخص کے کان میں پہنچے گی اور چشم زدن میں سب کے سب مگر پہنچ کر ان کے سامنے رکن و مقام کے درمیان صف بستہ ہو جائیں گے پھر اللہ تعالیٰ نور کو حکم دے گا اور زمین سے آسمان تک نور کا ایک ستون قائم ہو جائے گا جس سے روئے زمین کے سارے مومنین روشنی حاصل کریں گے اور ان کے گھروں کے اندر بھی اسی نور کی روشنی ہوگی جس سے مومنین کے دل خوش ہو جائیں گے مگر انھیں اس کا علم نہ ہوگا کہ ہمارے قائم اہل بیت علیہم وعلیہم السلام نے ظہور فرمایا ہے۔

پھر یہ لوگ صبح تک امام مہدی علیہ السلام کے سامنے کھڑے رہیں گے انکی تعداد اصحاب بدر کی تعداد کے برابر تین سو تیرہ ہوگی۔

مفضل نے عرض کیا: مولا و آقا! کیا ان لوگوں کے ساتھ وہ بہتر افراد بھی ہوں گے جو حضرت امام حسین ابن علی علیہ السلام کے ساتھ قتل کیے گئے تھے؟

امام حسین کے ساتھ بارہ ہزار مومنین

قال: ”يُظهِرُهُم أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ فِي اثْنَيْ عَشَرَ  
أَلْفًا مَوْمِنِينَ مِنْ شِيعَةِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ عَمَادَةُ سُدُورِ  
الرَّجُلِ“: ”ان میں سے صرف حضرت ابو عبد اللہ حسین بن علیؑ ظہور فرمائیں گے جن کے ساتھ بارہ ہزار مومنین شیعیان علیؑ میں سے ہوں گے۔ آپ کے سر اقدس پر سیاہ عمامہ ہوگا۔

قال المفضل: يا سيدي فبغير ستة القائم عليه السلام بايعوا  
له قبل ظهوره وقبل قيامه ؟

ترجمہ: مفضل نے عرض کیا: اے میرے سردار! کیا امام قائم علیہ السلام کے پہلے ہی ان کے لیے بیعت لی جاسکتی ہے؟

فقال: يا مفضل كل بيعة قبل ظهور القائم عليه السلام فبيعة كفر  
ونفاق وخديعة. لعن الله المبايع لها والمبايع له  
بل يا مفضل يسند القائم عليه السلام ظهوره الى الحرم و  
يصد يده فترى بيضاء من غير سوء ويقول: ”هذه  
بيد الله وعن الله وبامر الله، ثم يتلو هذه الآية:  
وَاِنَّ الَّذِينَ يَبَايِعُونَكَ اِنَّمَا يَبَايِعُونَ اللَّهَ يَدُ اللَّهِ فَوْقَ  
اَيْدِيهِمْ ۖ فَمَنْ تَنَكَّثَ فَاِنَّمَا يَنكُثُ عَلَىٰ نَفْسِهِ“  
(سورة الفتح آیت ۱۰)

### بیعت کا بیان

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اے مفضل! ہر وہ  
بیعت جو قبل ظہور قائم علیہ السلام کی جائے گی وہ کفر و نفاق ہے، دھوکا ہے، اللہ کی  
لعنت ہے اس پر جو ان کے لیے بیعت لے یا جو ان سے بیعت طلب کرے۔

”اے مفضل امام قائم علیہ السلام اپنی پشت خانہ کعبہ پر ٹیک کر کھڑے  
ہوں گے اور اپنا ہاتھ آگے بڑھائیں گے تو کف دست سے ایک نور  
ساطع ہوگا، اور فرمائیں: دیکھو! یہی اللہ کا ہاتھ ہے، اللہ کی طرف سے ہے  
اور اللہ تعالیٰ بیعت کا حکم دیتا ہے۔ (پھر اس آیت کی تلاوت کریں گے)  
آیت (اِنَّ الَّذِيْنَ... نَفْسِهِ“ (فتح آیت ۱۰)  
ترجمہ آیت (یقیناً وہ لوگ جنہوں نے آپ کی بیعت کی انھوں نے تو اللہ کی بیعت  
کی۔ اللہ کا ہاتھ ان کے ہاتھ پر ہے پس جس کسی نے عہد شکنی کی تو  
(وہ) اس کے اپنے ہی خلاف ہے۔)

ترجمہ روایت: ”پس جو شخص سب سے پہلے ان کی دست بوسی کریں گے وہ جبریل  
ہوں گے۔ پہلے وہ بیعت کریں گے اس کے بعد لاکھ اور شرفائے قوم جن  
اس کے بعد نقیاب (امام کے اصحاب وغیرہ) ان کی بیعت کریں گے اور اہل مکہ



میں ایک شور و غل برپا ہو جائے گا وہ یہ کہیں گے کہ کعبہ کے پہلو میں یہ کون کون شخص ہے اور اس کے ساتھ کون لوگ ہیں، یہ آثار و نشانیاں کیسی ہیں جو ہم نے آج شب میں دیکھی ہیں، ایسی نشانیاں تو ہم نے اس سے پہلے کبھی نہیں دیکھیں۔ پھر لوگ آپس میں کہیں گے کہ یہ وہی بکریوں کا چرواہا ہے پھر وہ لوگ آپس میں کہیں گے، دیکھو! اس کے ساتھیوں میں سے کسی کو پہچان لو! لوگ کہیں گے کہ نہیں ہم تو صرف اہل مکہ میں سے چار اور اہل مدینہ میں صرف چار اشخاص کے سوا اور کسی کو نہیں پہچانتے اور وہ فلاں، فلاں ہیں۔

اور یہ سب کچھ اس دن اول وقت طلوع آفتاب میں ہوگا۔ اور جب آفتاب پوری طرح چمکنے لگے گا تو چشمہ آفتاب سے ایک منادی انتہائی فصیح زبان میں ندا کرے گا جسے تمام اہل آسمان و زمین سنیں گے کہ اے گروہ خلافت! یہی مہدی آل محمد ہیں جن کا نام بھی وہی ہے جو ان کے جد حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام ہے اور ان کی کنیت (ابوالقاسم) بھی وہی ہے ان کا سلسلہ نسب ان کے پدر بزرگوار گیارہویں امام حسن عسکری ؑ کے واسطے سے حضرت امام حسین ابن علی ؑ سے جا کر ملتا ہے، تم سب لوگ ان کی بیعت کرو، تو ہدایت پاؤ گے، ان کے حکم کے خلاف ہرگز نہ کرو ورنہ گمراہ ہو جاؤ گے۔

اس اعلان کے بعد سب سے پہلے جو ان کی دست دوسی کریں گے وہ ملائکہ ہوں گے پھر جن ہوں گے نقباء ہوں گے، اور کہیں گے کہ ہم نے ندائے آسمانی سنی، ہم ان کی اطاعت کرتے ہیں۔ اور مخلوقات میں سے جتنے بھی سننے والے ہیں سب اس ندا کو سنیں گے۔ اور جس ندا کو انھوں نے اپنے کانوں سے سنا اس کے بارے میں آپس میں ایک دوسرے سے استفسار کریں گے خواہ وہ خشکی میں ہوں یا سمندر میں، جنگل میں ہوں یا حاضر ہوں۔

پھر جب آفتاب غروب ہونے کے قریب ہوگا تو مغرب کی جانب سے ایک پکار والا پکارے گا کہ اے گروہ خلافت! تمھارے پروردگار نے وادی یابوس میں سرزمین فلسطین پر ظہور کیا ہے اور وہ عثمان بن عتبہ اموی یزید بن معاویہ کی نسل سے ہے۔ تم لوگ اس کی پیروی کرو، ہدایت پاؤ گے، اس کی مخالفت نہ کرو ورنہ گمراہ ہو جاؤ گے اور ملائکہ اور جن اور نقباء اس کی روکریں گے اور

اسے جھٹلائیں گے۔ اور کہیں گے کہ ہم نے سنا مگر تمھاری بات نہیں مانتے۔ اُس وقت کوئی شک و شبہ والا منافق و کافر ایسا نہ ہوگا جو اس آخری ندا کو سن کر گمراہ نہ ہو جائے۔ اور ہمارے سید و سردار حضرت امام قائم علیہ السلام کعبہ کی دیوار سے اپنی پشت ٹیکے ہوئے کھڑے ہوں گے اور کہیں گے: اے گروہ خلافت! سنو!

”اے گروہ خلافت! سنو! جو شخص حضرت آدم و حضرت شیث کو دیکھنا چاہے وہ مجھے دیکھے میں وہی آدم و شیث ہوں۔ جو شخص حضرت نوح اور ان کے فرزند سام کو دیکھنا چاہے وہ مجھے دیکھے میں وہی نوح اور سام ہوں۔ اور جو حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل کو دیکھنا چاہتا ہو وہ مجھے دیکھے، میں وہی ابراہیم و اسماعیل ہوں، اور جو حضرت موسیٰ اور حضرت یوشع کو دیکھنا چاہتا ہو وہ مجھے دیکھے میں وہی موسیٰ و یوشع ہوں، اور جو حضرت عیسیٰ اور حضرت شمعون کو دیکھنا چاہے وہ مجھے دیکھے میں وہی عیسیٰ اور شمعون ہوں۔ آگاہ ہو اور جو شخص حضرت محمد اور حضرت امیر المومنین کو دیکھنا چاہے وہ مجھے دیکھے میں وہی محمد اور امیر المومنین ہوں، آگاہ ہو کہ جو امام حسن و امام حسین کو دیکھنا چاہے وہ مجھے دیکھے میں وہی حسن و حسین ہوں اور جو امام حسین کی اولاد میں سے جو امت عظیم السلام ہیں انھیں دیکھنا چاہے وہ مجھے دیکھے میں وہی امت ہوں، میری پکار پر لبیک کہو اور آؤ میں وہ تمام باتیں تمہیں بتاؤں گا جو بتانی جا چکی ہیں اور وہ باتیں بھی بتاؤں گا جو اب تک نہیں بتائی گئی ہیں۔

### امام قائم صحیفہ آسمانی کی تلاوت کریں گے

اچھا، جو شخص تم میں سے کتب آسمانی اور صحیفہ ہمدانی کو پڑھے ہوئے ہو وہ سنے میں پڑھتا ہوں۔ (اس کے بعد آپ ان صحیفوں کی تلاوت شروع کریں گے جو حضرت آدم و حضرت شیث پر نازل ہوتے تھے اور حضرت آدم و حضرت شیث بیتہ اللہ کی امت اُسے سن کر کہیں گے کہ ہاں، واللہ یہی وہ مکمل صحیفہ ہیں جو انھوں نے ہمیں دکھا دیا جو ہم بھی نہیں جانتے تھے یا جو کچھ ہم سے مخفی رہ گئے تھے یا جو ان صحیفوں میں سے ساقط کر دیا گیا تھا اور جو ان میں تحریف اور رد و بدل کر دیا گیا تھا۔ پھر آپ صحیفہ نوح و ابراہیم، و توریت و انجیل اور

زبور کی تلاوت کریں گے تو اہل توریت و انجیل و زبور کہیں گے، واللہ یہی تو واقعاً لوح و اہل ہم کے صحیفے ہیں اور ان میں سے ساقط و حذف کر دیے گئے ہیں اور تبدیل و تحریف کر دیے گئے ہیں واللہ یہی توریت جامع اور مکمل زبور اور انجیل نام ہے اب تک جو ہم لوگ پڑھتے تھے یہ اس سے کہیں بہتر ہے۔ پھر آپ قرآن کی تلاوت فرمائیں گے تو سلمان کہہ اٹھیں گے کہ واللہ درحقیقت یہی وہ قرآن ہے جسے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ پر نازل فرمایا تھا۔ اس میں سے چند آیات ساقط کر دی گئی تھیں اس میں تحریف اور تبدیل سے کام لیا گیا تھا۔

### ظہورِ داتہ

پھر رکن و مقام کے درمیان ایک داتہ کا ظہور ہوگا اور وہ مومن کی پیشانی پر لکھ دے گا (یہ مومن ہے) اور کافر کی پیشانی پر لکھ دے گا کہ (یہ کافر ہے) پھر امام قائمؑ کے سامنے ایک شخص آئے گا جس کا چہرہ اس کی پشت کی طرح پھرا ہوا ہوگا اور وہ کہے گا: اے میرے سید و سردار! میں بشیر ہوں اور مجھے ایک فرشتے نے حکم دیا ہے کہ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر صحرائیں لشکرِ سفیانی کی بیدار میں ہلاکت کی خوشخبری سنا دوں آپ اس سے فرمائیں گے کہ تم اپنا اور اپنے بھائی کا سارا قصہ بیان کرو۔

### بشیر و نذیر دو بھائیوں کے منہ پھر جانے کا قصہ

وہ (بشیر) بیان کرے گا کہ میں اور میرا بھائی دونوں لشکرِ سفیانی میں تھے۔ ہم لوگ دمشق سے نکل کر زوراء پہنچے، اُسے تاراج کیا۔ پھر ہم آگے بڑھے تو کوفہ تباہ کیا، وہاں سے مدینہ پہنچے اُسے برباد کیا، منبرِ رسولؐ کو توڑا مسجدِ رسولؐ میں گھوڑے باندھے جس میں گھوڑوں نے لیسہ کی۔ پھر ہم لوگ تیرہ ہزار آدمی وہاں سے کعبہ کو مساجد کرنے اور وہاں کے بسنے والوں کو قتل کرنے کے ارادے سے نکلے۔ جب ہم لوگ بیدار (صحرا) میں پہنچے، وہاں پڑاؤ ڈالا تو ایک مالقت نے آواز دی اے صحرا (بیدار)!

اس ظالم قوم کو نیست و نابود کر دے۔ چنانچہ زمین شق ہو گئی اور سب کے سب اس میں سما گئے اور ان میں سے اس سرزمین پر میرے اور میرے بھائی کے سوائے اور کوئی نہ بچا۔ حدیث ہے کہ اونٹ کی ایک رسی تک نہ بچی، سب زمین میں سما گئی۔

پس اسی اثنائے میں ایک مُلک نے ہم دونوں کے منہ پر ایک ایک طلاخیز رسید کیا جس سے ہمارے منہ پشت کی طرف پھر گئے جیسا کہ آپ دیکھ رہے ہیں۔ اور میرے بھائی سے کہا اے نذیر! تو دمشق جاکر دمشق جاکر سفیانی ملعون کو ظہورِ امام مہدیؑ کی اطلاع دیدے اور مجھ سے کہنا: اے بشر! تم مکہ معظمہ میں جا کر مہدیؑ سلام سے ملو اور انہیں ظالموں کی ہلاکت کی خوشخبری دے دو۔ اور ان کے سامنے اپنے پچھلے بڑے اعمال سے توبہ کرو۔ وہ تمہاری توبہ قبول کر لیں گے۔

پس یس کر امام علیؑ سلام اُس کے چہرے پر اپنا ہاتھ پھیریں گے، اور وہ ٹھیک ہو جائے گا جیسا تھا۔ اور وہ اُن کی بیعت کرے گا اور اُن کے ساتھ ہی رہے گا۔

مفضل نے دریافت کیا: اے میرے سید و سردار! کیا اس زمانے میں فرشتے اور جن، انسانوں کو نظر آئیں گے؟

آپؐ نے فرمایا: اے اے اللہ یا مفضل! ویخاطبونہم کما یکون الرجل مع حاشیتہ و اہلہ۔

ترجمہ: ”ہاں خدا کی قسم اے مفضل! بلکہ وہ اُن سے اسی طرح بات چیت کریں گے جس طرح اپنے ساتھیوں اور اپنے اہل و عیال سے گفتگو کرتے ہیں۔“

میں نے عرض کیا: اے آقا! پھر وہ لوگ اُن کے ساتھ جائیں گے؟

آپؐ نے فرمایا: ”اے اللہ یا مفضل و لینزلن الارض الرجوة مابین

الکوفة و النجف و عدد اصحابہ علیہ السلام حینئذ ستہ

واربعون الفاً من الملائکة وستہ آلا من الجن

وفی روایۃ اُخری: ومثلہا من الجن بیسم ینصرہ اللہ

و یفتح علی یدیدہ“

ترجمہ: ”(فرمایا) ہاں، خدا کی قسم اے مفضل! وہ کوفہ و نجف کے درمیان سرزمین ہجر

پر پڑاؤ ڈالیں گے اور اُس وقت آپ کے لشکر میں چھیالیس ہزار فرشتے اور چھ ہزار (دوسری روایت کے مطابق چھیالیس ہزار جن ہوں گے) ان کے ذریعے سے آپ کو اللہ تعالیٰ فتح و نصرت دے گا۔  
مفضل نے عرض کیا: مولا! پھر اہل مکہ کے ساتھ وہ کیا سلوک فرمائیں گے؟  
قال: "يَدْعُوهُمْ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ فَيُطِيعُونَهُ وَ يَسْتَخْلِفُ فِيهِمْ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ وَيُخْرِجُ بِرِيدَ الْمَدِينَةِ" ترجمہ: آپ نے فرمایا: آپ انہیں حکمت اور موعظہ حسنہ کے ساتھ اپنی طرف بلائیں گے اور وہ لوگ آپ کی اطاعت کر لیں گے پھر آپ اپنے اہل بیت میں سے ایک شخص کو مکہ میں اپنا نائب بنا کر مینہ جانے کا ارادہ کر کے نکلیں گے۔  
مفضل نے دریافت کیا: اے سید و سرور! وہ کعبہ کے ساتھ کیا سلوک کریں گے؟

### امام قائم بیت اللہ کی از سر نو تعمیر کریں گے

آپ نے فرمایا: "يَنْقُضُهُ فَلَا يَدْعُ مِنْهُ إِلَّا الْقَوَاعِدَ الَّتِي هِيَ أَوَّلُ بَيْتٍ وَضَعَ لِلنَّاسِ بَبْكَةٍ فِي عَهْدِ آدَمَ ۖ وَ الَّذِي رَفَعَهُ إِبْرَاهِيمَ وَاسْمَاعِيلُ ۖ مِنْهَا وَإِنَّ الَّذِي بَنَى بَعْدَهَا لِرَبِيبِنَا نَبِيٍّ وَلَا وَصِيٍّ، ثُمَّ يَبْنِيهِ كَمَا يَشَاءُ اللَّهُ وَلِيُعْظِمَ آثَارَ الظَّالِمِينَ بِمَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ وَالْعَوَاقِ وَ سَائِرِ الْأَقْصَاءِ، وَلِيَهْدِيَ مَنْ مَسَّجِدَ الْكَوْفَةِ وَلِيَبْنِيَهُ عَلَى بَنِيَانِهِ الْأَوَّلِ، وَلِيَهْدِيَ مَنْ الْقَصْرَ الْعَتِيقَ مَلْعُونٌ مَلْعُونٌ مِنْ بَنَاهُ۔"

ترجمہ

"آپ اس کو دفنانے کے بعد مکہ میں تعمیر کریں گے اور اُس وقت آپ کے لشکر میں چھیالیس ہزار فرشتے اور چھ ہزار (دوسری روایت کے مطابق چھیالیس ہزار جن ہوں گے) ان کے ذریعے سے آپ کو اللہ تعالیٰ فتح و نصرت دے گا۔  
مفضل نے عرض کیا: مولا! پھر اہل مکہ کے ساتھ وہ کیا سلوک فرمائیں گے؟  
قال: "يَدْعُوهُمْ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ فَيُطِيعُونَهُ وَ يَسْتَخْلِفُ فِيهِمْ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ وَيُخْرِجُ بِرِيدَ الْمَدِينَةِ" ترجمہ: آپ نے فرمایا: آپ انہیں حکمت اور موعظہ حسنہ کے ساتھ اپنی طرف بلائیں گے اور وہ لوگ آپ کی اطاعت کر لیں گے پھر آپ اپنے اہل بیت میں سے ایک شخص کو مکہ میں اپنا نائب بنا کر مینہ جانے کا ارادہ کر کے نکلیں گے۔  
مفضل نے دریافت کیا: اے سید و سرور! وہ کعبہ کے ساتھ کیا سلوک کریں گے؟

اسی طرح وہ مسجد کوفہ کو بھی منہدم کریں گے اور اس کو پہلی بنیاد پر تعمیر کریں گے۔ پھر قصر عتیق (پرانے قصر) کو بھی منہدم کریں گے اس لیے کہ اس کی تعمیر کرنے والے ملعون تھے ملعون تھے۔  
مفضل نے عرض کیا: مولا و آقا! کیا امام مہدی علیہ السلام مکہ میں قیام کریں گے؟  
قال: "لَا يَامُفَضَّلُ! بَلْ يَسْتَخْلِفُ مِنْهَا رَجُلًا مِنْ أَهْلِهِ فَإِذَا سَارَ مِنْهَا وَثَبَّوْا عَلَيْهِ فَيَقْتُلُونَهُ، فَيَرْجِعُ إِلَيْهِمْ فَيَأْتُونَهُ مَطْعِينَ مُقْتَنَعِي رُؤُسِهِمْ يَبْكُونَ وَ يَتَضَرَّعُونَ وَ يَقُولُونَ: يَا مُهْدِي آلِ مُحَمَّدٍ التَّوْبَةَ التَّوْبَةَ فَيَعْظُمُ وَيَنْذِرُهُمْ وَيَحْدِّدُهُمْ وَيَسْتَخْلِفُ عَلَيْهِمْ مِنْهُمْ خَلِيفَةً وَ يَسِيرُ فَيَثْبُتُونَ عَلَيْهِ بَعْدَهُ فَيَقْتُلُونَهُ، فَيَرْدُّ إِلَيْهِمْ أَنْصَارَهُ مِنَ الْحَبَشِ وَالنَّقْبَاءِ وَ يَقُولُونَ لَهُمْ: ارْجِعُوا فَلَا تَبْقُوا مِنْهُمْ بَشَرًا إِلَّا مَنْ أَمِنَ، فَلَوْ لَا أَنَّ رَحْمَةَ رَبِّكُمْ وَسَعَتْ كُلَّ شَيْءٍ وَأَنَا تِلْكَ الرَّحْمَةُ لَرَجَعْتَ إِلَيْهِمْ مَعَكُمْ، فَقَدْ قَطَعُوا إِلَّا عِزَارَ بَيْنَهُمْ وَ بَيْنَ اللَّهِ، وَ بَيْنِي وَ بَيْنَهُمْ، فَيُجِيعُونَ إِلَيْهِمْ فَوَاللَّهِ لَا يَسْلَمُ مِنَ الْمَاءَةِ مِنْهُمْ وَاحِدٌ إِلَّا اللَّهُ وَ لَا مِنَ الْفِ وَاحِدٌ۔" (ترجمہ)

آپ نے فرمایا: نہیں، اے مفضل! بلکہ وہاں اپنے اہل بیت میں سے اپنا نائب مقرر کر کے وہاں سے روانہ ہوں گے اور ان کے روانہ ہوتے ہی اہل مکہ اس پر جمیٹ پڑیں گے اور اُسے قتل کر دیں گے۔ یہ خبر سن کر آپ واپس آئیں گے تو آپ کے سامنے اہل مکہ گردن جھکا کر روتے اور تضرع و زاری کرتے ہوتے آئیں گے اور کہیں گے کہ "اے مہدی آل محمد! ہم توبہ کرتے ہیں، ہم توبہ کرتے ہیں۔" آپ ان لوگوں کو نصیحت فرمائیں گے، عذاب سے ڈرائیں گے اور ان میں پھر ایک اپنا نائب مقرر کر کے روانہ ہوں گے، اور ان کے روانہ ہوتے ہی پھر وہ لوگ اس پر تلخا کر کے قتل کر دیں گے۔ تو آپ اپنے انصار میں سے جنوں اور نقیبوں کو وہاں بھیجیں گے اور انہیں حکم دیں گے کہ وہاں جاؤ اور جو ایمان لائے اُسے چھوڑ دینا اس کے علاوہ ایک فرد کو بھی نہ چھوڑنا، اگر تمھارے رب کی رحمت ہر شے پر محیط نہ ہوتی اور وہ رحمت مہین

تو میں بھی تم لوگوں کے ساتھ چلتا۔ ان لوگوں نے اللہ کے درمیان اور میرے اور اپنے درمیان کوئی عذر نہیں چھوڑا۔ پس خدا کی قسم وہ انصار جن مکہ میں آکر تلوین سے ایک بلکہ ہزار میں سے ایک کو بھی نہ چھوڑیں گے۔“

مفضل نے عرض کیا: مولایہ تو بتائیں کہ امام مہدی علیہ السلام کا بیت الشرف اور مومنین کے اجتماع کی جگہ کہاں ہوگی؟

قال الصادق علیہ السلام:

”دار ملکہ الکوفة و مجلس حکمہ جامعہا و بیت مالہ و مقسم غنائم المسلمین مسجد السهلة و موضع خلوات الذکوات البیض من الغرییین۔“

ترجمہ: ”امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ”ان کا دارالحکومت کوفہ ہوگا۔ جامع مسجد کوفہ سے ان کے احکامات نافذ ہوں گے اور مسجد سہلہ ان کا بیت المال اور تقسیم غنائم کی جگہ ہوگی۔“

مفضل نے عرض کیا: مولا! کیا تمام مومنین اس وقت کوفہ ہی میں رہیں گے؟

قال علیہ السلام:

”ای والله لا یبقی مؤمن الا کان لیہا احوالہا و لیبلغن مجالہ فرس منها الفی درهم و لیوذن اکثر الناس اتہ اشتری شبرا من الارض السبع بشبر من ذهب، و السبع خطہ من خطط ہمدان، و لیصیرن الکوفہ اربعۃ و خمسين میلًا و لیجاورن قصورہا کربلا و لیصیرن اللہ کربلا معقلًا و مقامًا تختلف فیہ الملائکۃ و المؤمنون و لیكونن لہا شان من الشان و لیكونن فیہا من البرکات مالو وقت مؤمن و دعا ربہ بدعوة لأعطاء اللہ بدعوته الواحدة مثل ملئت الدنیا ألف مرّة۔“

ثم تنفس ابو عبد اللہ علیہ السلام و قال:

”یا مفضل ان بقاع الارض تفاخرت: ففخرت کعبۃ البیت الحرام علی بقعة کربلا، فادعی اللہ الیہا ان اسکتی کعبۃ البیت الحرام ولا تفتخری علی کربلا، فانہا البقعة المبارکۃ الّتی نودی

موسىٰ منها من الشجرة و انہا الرّبوة الّتی اوتی الیہا مریم و المسیح و انہا الدالیۃ الّتی غسل فیہا راس الحسین علیہ السلام و فیہا غسلت مریم عیسیٰ علیہ السلام و اغتسلت من ولادتها و انہا خیر بقعة عرج رسول اللہ ص منها وقت غیبتہ، و لیكونن لشیعتنا فیہا خیرۃ الّی ظہور قائمنا علیہ السلام۔“

(ترجمہ)

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ہاں، خدا کی قسم ہر مومن وہاں یا اس کے اطراف میں رہے گا، وہاں ایک گھوڑے کی جگہ کی قیمت دو ہزار درہم تک پہنچ جائیگی اور اکثر لوگوں کی خواہش ہوگی کہ اگر سبع کی ایک بالشت زمین ایک بالشت سونے پر بھی ملے تو خرید لیں اور سبع ہمدان کے خطوں میں سے ایک خطے کا نام ہے۔ اُس وقت کوفہ کی آبادی چون میل تک پھیل جائے گی، اس کے مکانات کربلا سے متصل ہو جائیں گے اور اللہ تعالیٰ کربلا کی عظمت ایسی بڑھادے گا کہ ہر وقت ملائکہ اور مومنین وہاں آتے جاتے رہیں گے۔ وہاں کی شان عجیب ہی ہوگی، وہاں اتنی برکتوں کا نزول ہوگا کہ اگر کوئی مومن وہاں کھڑا ہو کر اپنے رب کو پکارے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی ایک دعا کے عوض دنیا کی بادشاہت کے ہزار گنا برابر سے اس کو عطا فرمائے گا۔

### کعبہ اور کربلا کی منزلت

پھر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ایک ٹھنڈی سانس لی اور فرمایا: اے مفضل! ایک مرتبہ زمین کے مختلف خطوں نے آپس میں تفاخر کیا چنانچہ کعبہ بیت الحرام نے مرزین کربلا کے مقابلہ پر فخر کیا تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اُس کی جانب وحی ہوئی کہ اے کعبہ بیت الحرام! چپ ہو جا، کربلا کے مقابلے میں فخر کی بات نہ کر۔ یہ وہ مبارک سرزمین ہے کہ جس میں موسیٰ کو شجرہ مبارکہ نے آواز دی تھی، یہ وہ جگہ ہے جہاں مریم اور مسیح نے پناہ لی تھی، یہاں پانی کا وہ گھاٹ ہے جس میں حسین کے سر کو دھویا گیا تھا وہیں مریم نے عیسیٰ کو غسل و ولادت دیا تھا اور خود غسل کیا تھا۔ یہ وہی بہترین



سرزمین ہے جہاں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معراج پر تشریف لے گئے  
اور اس سرزمین میں ظہورِ امام قائم علیہ السلام تک ہمارے شیعوں کے لیے  
بھلائی ہی بھلائی ہے۔“

### مدینہ منورہ میں آمدِ امام قائم

مفضل نے عرض کیا: مولا و آقا! پھر حضرت امام مہدی علیہ السلام کہاں  
تشریف لے جائیں گے؟  
قال الصادق علیہ السلام:

”الحی مدینۃ جدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، فاذا وردھا  
کان لہ فیہا مقام عجیب یظہر فیہ سرور المؤمنین و  
خزی الکافین۔“

ترجمہ: حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا:  
”پھر وہ میرے جد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مدینہ تشریف لے جائیں  
گے جب وہ وہاں وارد ہوں گے تو قیام کریں گے اور ان کے قیام سے  
مومنین کو عجیب خوشی اور کافروں کو عجیب غم و غصہ ہوگا۔“  
مفضل نے عرض کیا: مولا! وہ خوشی اور غم کس بات سے ہوگی؟

### امام قائم کی کوفہ کی طرف روانگی

اس کے بعد حضرت امام مہدی علیہ السلام کوفہ روانہ ہوں گے اور  
کوفہ و نجف کے درمیان منزل کریں گے، اس وقت آپ کے ساتھ آپ  
کے اصحاب، چھیالیس ہزار فرشتے اور چھ ہزار جن اور نقباء اور تین توتیو  
اصحاب خاص ہوں گے۔  
مفضل نے عرض کیا مولا! اس وقت دارالفا سقین کا کیا حال ہوگا؟

(ترجمہ)

آپ نے فرمایا: ”اس پر لعنت برستی ہوگی عذاب میں مبتلا ہوگا فتنے اس کو تباہ و برباد کرکے  
چھوڑیں گے۔ زرد رنگ کا جھنڈا اور مغرب کے مختلف جھنڈے حریرے  
سے بیلغار کرنے والا، نیز ہر قریب و بعید کے جھنڈے پہنچکر اس پر اور  
وہاں کے رہنے والوں پر مصیبتیں توڑیں گے۔  
خدا کی قسم زمانے کی ابتداء سے لیکر آخر تک متمرّد اور سرکش قوموں پر جس جس قسم کے  
عذاب نازل ہو چکے ہیں وہ سب اس پر نازل ہوں گے بلکہ ایسے ایسے عذاب  
بھی نازل ہوں گے جنہیں نہ کبھی آنکھوں نے دیکھا اور نہ کانوں نے سنا۔  
وہاں تلواروں کا ایک طوفان برپا ہوگا۔ وائے ہو وہاں کے باشندوں پر  
جو وہاں مقیم رہے گا سمجھ لو بڑا بد بخت ہے، اور جو وہاں سے نکل گیا سمجھ لو  
اللہ تعالیٰ نے اس پر رحم فرمایا۔

خدا کی قسم، وہاں کے رہنے والے اس طرح رہیں گے کہ دیکھنے والے کہیں کہ اسی کا نام  
دنیا ہے۔ ان کے مکانات جیسے جنت کے قصور و محل، ان کی لڑکیاں مثل  
جنت کی حوروں کے اور لڑکے، جیسے جنت میں غلمان ہیں وہ سمجھتے ہوں گے  
کہ اللہ نے بندوں کے لیے جو رزق پیدا کیا ہے وہ تنہا ان ہی لوگوں کے لیے ہے۔  
وہ لوگ اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت پر کمر بستہ ہوں گے ان کے فیصلے  
قرآن کے بغیر ہوں گے، جھوٹی گواہیاں، شراب خوری، فسق و فجور، حرام کی  
کمانی اور کشت و خون وہاں اتنا ہوگا کہ ساری دنیا میں کہیں اتنا نہ ہوگا۔

پھر اللہ تعالیٰ ان فتنوں اور ان مختلف جھنڈوں کے ذریعے سے اس طرح

تباہ کرے گا کہ ادھر سے گزرنے والا گزرے گا تو یہ کہے گا کہ کبھی اس مقام پر زوراء کی آبادی تھی۔

اس کے بعد ایک خوش شکل جوان حسنی دہلیم سے غروج کرے گا اور ایک اعلان ہوگا کہ: "اے آل محمد! او مظلوموں کی مدد کرو۔ یہ اعلان فریح مبارک کے پاس سے ہوگا۔ اور طالقان میں اللہ کے محفوظ کیے ہوئے غزانے اس کے لیے لبیک کہیں گے۔ وہ خزانہ چاندی سونے کا نہ ہوگا بلکہ کچھ مرد آہن ہوں گے جو سرخ گھوڑوں پر سوار ہوں گے ان کے ہاتھوں میں حربے ہوں گے جو ظالموں کو قتل کرتے ہوئے وارد کو فہ ہوں گے اور اتنے میں اکثر زین صاف ہو چکی ہوگی اور اب یہ ان کے لیے جاتے پناہ ہوگی۔

اسی دوران اس مرحسنی اور اس کے اصحاب کو امام مہدی علیہ السلام کی اطلاع ملے گی اور لوگ اس مرحسنی سے عرض کریں گے کہ: فرزند رسول! یہ کون ہیں جو ہماری سرحد میں داخل ہو رہے ہیں؟

وہ مرحسنی جواب دے گا کہ چلو ہمارے ساتھ دیکھیں کہ یہ کون ہیں اور ان کا کیا ارادہ، حالانکہ اس مرحسنی کو علم ہوگا کہ وہ امام مہدی علیہ السلام ہیں مگر اپنے اصحاب سے ان کا تعارف کرنے کے لیے وہ ایسا کرے گا۔

چنانچہ وہ مرحسنی اپنے اصحاب کے ساتھ امام مہدی علیہ السلام کے پاس آئے گا اور کہے گا: اگر آپ امام مہدی ہیں تو پھر آپ کے پاس آپ کے جبرائیل حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عصا، انگلی، رواتے مبارک، سواری کا دُلہ، ان کا گدھا "یعفور" وہ گھوڑا جس کا نام براق ہے اور حضرت امیر المومنین علیہ السلام کا مصحف، یہ سب تبرکات کہاں ہیں؟

اور امام مہدی علیہ السلام یہ سب چیزیں نکال کر دکھائیں گے۔ اور ان میں سے سب پہلے آپ عصا دکھائیں گے اور اس کو ایک سخت ترین پتھر پر نصب کر دیں گے اور اس میں شاخیں اور پتے نکل آئیں گے۔ اور یہ مرحسنی یہ باتیں اس کرے گا تاکہ اپنے اصحاب پر امام مہدی کا فضل و شرف (مبعوضہ) واضح کر دے اور لوگ اسے دیکھ کر ان کی بیعت کر لیں۔

۱۔ آپ کا ناقہ عصیا، عمامہ سحاب، اور درع فاضل اور۔

الغرض اس معجزے کو دیکھ کر وہ مرحسنی کہہ اٹھے گا: اللہ اکبر، فرزند رسول! آپ اپنا ہاتھ بڑھائیں، میں آپ کی بیعت کرتا ہوں۔ امام مہدی اپنا ہاتھ بڑھائیں گے۔ تو مرحسنی اور اس کے ساتھ اس کا سارا لشکر امام مہدی کی بیعت کرے گا، سوائے ان چالیس ہزار صاحبان مصحف کے جو زیدیہ کے نام سے معروف و مشہور ہوں گے۔ وہ لوگ کہیں گے کہ یہ کوئی بڑا جادو ہے۔

اب موافق و مخالف دو لشکر مقابل ہو جائیں گے اور امام مہدی علیہ السلام پہلے اس مخالف و مخوف گروہ کو سمجھائیں گے اور تین دن تک انہیں دعوت حق دیتے رہیں گے، مگر ان کی سرکشی و نافرمانی بڑھتی ہی جائے گی، جب آپ دیکھیں گے کہ یہ لوگ کسی طرح نہیں مانتے تو قتل کا حکم دیں گے اور وہ سب لوگ قتل کر دیے جائیں گے۔ پھر آپ اپنے اصحاب کو حکم دیں گے کہ ان مقتولین کے گلے میں ٹکے ہوئے مصحفوں کو ان کے ساتھ ہی چھوڑ دو۔ نہ لو۔ اور جس طرح انھوں نے مصاحف میں تغیر و تبدل اور تحریف کی ہے اور ان میں جو حکم ہے اس پر عمل نہیں کیا ہے اسی طرح ان پر حرت برتی رہے۔

مفضل نے عرض کیا: مولانا! پھر اس کے بعد امام مہدی علیہ السلام کیا اقدام فرمائیں گے؟

سفیانی ذبح کر دیا جائے گا

قال ۴: یشور سرا یا علی السفیانی الی دمشق، فیأخذونه و یذبحونه علی الصخرة " آپ نے فرمایا: اس کے بعد وہ ایک لشکر دمشق کے لیے روانہ کریں گے وہ لشکر دمشق پہنچ کر سفیانی کو گرفتار کرے گا اور اسے صخرہ کے مقام پر ذبح کر دے گا۔

رجعت امام حسینؑ اور دیگر اصحاب

ثم یظهر الحسین علیہ السلام فی اثنی عشر الف صدیق و اثین و سبعین رجلاً اصحابہ یوم کربلا فیالک عندھم کثرة زھراء بیضاء

ترجمہ: "اس کے بعد حضرت امام حسین علیہ السلام بارہ ہزار صدیقین اور اپنے کربلا کے بہتر اصحاب کے ساتھ جنت و ظہور فرمائیں گے اور کیا کہنا اُس روشن دور کا۔"

### رجعتِ حضرت امیر المومنین علیہ السلام

ثم يخرج الصديق الاكبر امير المومنين علي بن ابي طالب عليه السلام وينصب له القبّة بالنجف ويقام اركانها ، ركن بالنجف و ركن بهجر و ركن بصنعا ، و ركن بأرض طيبة لكأني انظر الى مصابيح تشرقي في السماء والارض كأضواء من الشمس والقمر ، فعندها تبلى السرائر ، وتذهل كل مرصعة عما أرصعت الى آخر الآية ،  
الآية: "تَذْهَلُ كُلُّ مُرْصَعَةٍ عَمَّا أَرْضَعَتْ وَ تَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَ تَرَى النَّاسَ سُكَارَىٰ وَمَا هُمْ بِسُكَارَىٰ وَلَٰكِنَّ عَذَابَ اللَّهِ شَدِيدٌ" (سورة الحج آیت ۲)

ترجمہ روایت: "پھر صدیق اکبر حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام خروج کریں اور ان کے لیے ایک قبۃ نجف اشرف میں نصب ہوگا جس کا ایک ستون نجف اشرف میں ہوگا ، ایک ستون ہجر میں ، ایک ستون صنعا میں ، اور ایک ستون سرزمین طیبہ میں ہوگا ، گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ اُس قبۃ کے چراغ آسمان و زمین کے درمیان اس طرح روشنی دے رہے ہیں جیسے آفتاب و ماہتاب کی روشنی ہو۔ اور اسرار کی جانچ پڑتال کی جائے گی۔  
ترجمہ آیت: "سِرُّ دودھ پلانے والی اپنے دودھ پینے والے (بچے) کو بھول جائے گی اور ہر حاملہ اپنے حمل کو ساقط کر دے گی اور تو لوگوں کو مہوش دیکھے گا ، حالانکہ وہ نشے میں مہوش نہیں ہوں گے بلکہ اللہ کا عذاب بہت شدید ہوگا۔"

### رجعتِ سید اکبر حضرت رسول خدا ص

ثم يخرج السيد الاكبر محمد رسول الله صلى الله عليه وآله في انصاره والمهاجرين ومن آمن به وصدقہ واستشهد معه ويحضر مكدبوا والشاكون فيه والراذون عليه والقائلون فيه أنه ساحر وكاهن ومجنون وناطق عن السوى ومن حاربه وقتله حتى يقتص منهم بالحق ويجازون بافعالهم منذ وقت ظس رسول الله صلى الله عليه وآله الى ظهور المهدي مع امام امم وقت وقت ، ويحق تاويل هذه الآية:

الآية: "وَنُرِيدُ أَنْ نَمُنَّ عَلَى الَّذِينَ اسْتُضِعُوا فِي الْأَرْضِ وَ نَجْعَلَهُمْ أَئِمَّةً وَ نَجْعَلَهُمُ الْوَارِثِينَ ۚ وَ نَمَكِّنَ لَهُمْ فِي الْأَرْضِ ۖ وَ نَرَىٰ فِرْعَوْنَ وَ هَامَانَ وَ جُنُودَهُمَا مِنْهُم مَّا كَانُوا يَحْذَرُونَ . " (سورة القصص آیت ۵-۶)

ترجمہ روایت: "اس کے بعد سید اکبر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے انصار اور مہاجرین کے ساتھ ، نیز ان لوگوں کے ساتھ جو آپ پر ایمان لائے اور آپ کی تصدیق کرنے والے اور آپ کے ساتھ غزوات میں شریک ہو کر درجۂ شہادت پر فائز ہونے والے رجعت فرمائیں گے۔ اور ان لوگوں کو بھی حاضر کیا جائے گا جنہوں نے آپ کی تکذیب کی ، آپ کی نبوت میں شک کیا ، آپ کی بات نہ مانی اور یہ کہتے رہے کہ یہ جادوگر ہیں ، کاہن ہیں ، مجنون ہیں اور اپنے خواہش نفس سے بولتے ہیں۔ نیز وہ لوگ بھی حاضر کیے جائیں گے جنہوں نے آپ سے جنگ کی ، مقابلہ کیا ، اور ان سے پورا پورا قصاص لیا جائے گا اور ظہور رسول سے لیکر ظہور امام مہدی تک ہر ایک امام کے دور میں جو حرکتیں ان لوگوں نے کی ہیں ، ان سب کا جائزہ لیا جائے گا اور اس آیت کی تفسیر بھی ظاہر ہوگی اور تاویل بھی :- (سورة القصص آیت ۵-۶)  
ترجمہ آیت: "اور ہم نے چاہا کہ جو زمین میں بے بس کیے گئے تھے ان پر احسان کریں ، اور

انھیں امام بنادیں اور انھیں وارث قرار دیں اور انھیں زمین میں اقتدار بخشیں اور فرعون و ہامان اور ان دونوں کے لشکروں کو وہ دکھا دیں جس کا انھیں ڈرتھا۔“

مفضل نے دریافت کیا: مولا! فرعون و ہامان کون ؟

فرمایا: فلان و فلان

مفضل نے عرض کیا: اے میرے آقا! کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور امیر المومنینؑ یہ دونوں بھی امام مہدیؑ کے ساتھ ہوں گے ؟

فقال: ” لا بَدَّ اَنْ يَطَّاءِ الارض اِى واللہ حتى ما وراء الخان، اِى واللہ وما فى الظلمات وما فى قعر البحار، حتى لا يبقی موضع قدم الا وطئا واقاما فيه الدين الواجب لله تعالى۔

ترجمہ: ” آپ نے فرمایا: ضرور ہے کہ یہ دونوں حضرات ساری روئے زمین پر پہنچیں گے۔ بخدا یہاں تک کہ کوہ قاف کے پیچھے تک اور ظلمات کے اندر سمندر کی گہرائیوں تک۔ غرض کوئی جگہ ایسی نہ ہوگی جہاں ان دونوں کے قدم میمنت لزوم نہ پہنچیں اور دین الہی کو قائم نہ کریں۔“

ثم مكاني انظر۔ يا مفضل! اينما معاشر الائمة بين يدي رسول الله صلى الله عليه وسلم نشكو اليه ما نزل بناس الائمة بعدة، وما نالنا من التكذيب والركي علينا وسبنا و لعننا وتخويفنا بالقتل، وقصدوا غيتهم الولاة لا مورهم من دون الامة يترجلنا عن الحومة الى دار ملكهم وقتلهم ايانا بالسحر والحبس، فيبكي رسول الله صلى الله عليه وسلم ويقول: يا بنيت ما نزل بكم الا ما نزل بكم قبلكم۔“

ترجمہ: ”پھر گویا اے مفضل! میں دیکھ رہا ہوں، ہم گروہ ائمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑے ہیں اور ان کی امت نے ان کے بعد ہم لوگوں پر جو ظالم ڈھائے اس کی شکایت کر رہے ہیں کہ اس امت نے ہم لوگوں کو کس کس طرح جھٹلایا، ہماری باتوں کو رد کیا، ہمیں گالیاں دیں، لعنتیں کیں، قتل سے ڈرایا

اور امت کی آنکھوں کے سامنے اُس وقت کے ظالم و ایان حکومت نے ہم لوگوں کو وطن سے بے وطن کیا اپنے دارالحکومت میں سے گئے، ہمیں قتل کیا، زہر دیا، قید کیا۔

یسن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رو رہے ہیں اور فرماتے ہیں کہ اے فرزندو! جو مصیبتیں تم لوگوں پر نازل ہوئی ہیں، وہ سب تم سے پہلے تمہارے جد پر بھی نازل ہو چکی ہیں۔

### مصائب جناب فاطمہؑ اور امیر المومنینؑ

ثم تبدى فاطمة عليها السلام وتشكو ما نالها من أبي بكر وعمر، واخذ فذل منها ومشيها اليه في مجمع من المهاجرين والانصار وخطابها له في امر فذل، وما رد عليها من قوله: ” ان الانبياء لا تورث واحتجاجها بقول زكريا ويحيى وقصة داود وسليمان عليهما السلام؛

وقول عمر: ها في صحيفة التي ذكرت ان اباك كتبها للي و اخراجها الصحيفة واخذها اياها منها ونشره لها على رؤس الشهداء من قریش والمهاجرين والانصار و سائر العرب ونقله فيها، وتمني بقاءها وبكائها و رجوعها الى قبر اميها رسول الله صلى الله عليه وسلم وتمثلها بقول بنت صيفي

ترجمہ

سب سے پہلے حضرت فاطمہؑ صلوات اللہ علیہا شکایت شروع کریں گی اور جو اذیتیں ابو بکرؓ اور عمرؓ نے انھیں پہنچائیں، بیان کریں گی۔ یعنی فذل کا ضبط کرنا اور مهاجرین و انصار کے بھرے مجمع میں ان سے اپنا حق طلب کرنا۔ فذل کے معانی میں ان سے گفتگو کرنا اور ان کا یہ کہہ کر رد کرنا کہ انبیاء نہ کسی کے وارث ہوتے ہیں نہ ان کا کوئی وارث ہوتا ہے۔ اور ان معظمہ کا حضرت زکریاؑ و یحییٰؑ و حضرت داؤد و سلیمان کی وراثت کی دلیل میں قرآن مجید کی آیتیں پیش کرنا۔



پھر امیر المؤمنین علیہ السلام کا اُن تمام مصیبتوں کی شکایت کرنا، جو بعد رسول اُن پر ڈھائی گئیں۔

پھر امیر المؤمنین علیہ السلام کا رسول اللہ سے یہ کہنا کہ میرے ساتھ بھی وہی قصہ پیش آیا جو حضرت ہارون کو بنی اسرائیل سے پیش آیا تھا اور میں بھی وہی کہوں گا جو انھوں نے حضرت موسیٰ سے کہا تھا کہ:

حالاہ آیت: ”ابْنَ اَمْرِ اِنَّ الْقَوْمَ... قَوْمُ الظَّالِمِيْنَ“ (الاعراف: ۱۵۰)

ترجمہ آیت: ”میرے مانجائے میری قوم نے مجھے کمزور جانا، اور قریب تھا کہ مجھے قتل کر دیتے۔ پس دشمنوں کو مجھ پر ہنسے (کا موقع) نہ دیجیے اور مجھے ظالم لوگوں کا ساتھی نہ بنائے۔“

چنانچہ۔ یا رسول اللہ! میں نے بھی صبر کیا اور ضبط سے کام لیا، راضی بہ رضائے خدا رہا، حالانکہ ان لوگوں پر حجت تمام کی تھی اور وہ عہد جو آپ نے ان لوگوں سے لیا تھا وہ اپنے عہد کو توڑ چکے تھے۔

یا رسول اللہ! میں نے اتنا برداشت کیا جتنا کسی قوم کے وصیاء میں سے کسی وحشی اس قدر برداشت کا مظاہرہ نہیں کیا، حد یہ ہے کہ مجھے عبدالرحمان ابن ملجم کی تلوار سے قتل کرایا گیا، اور ان لوگوں نے کس طرح میری بیعت کر کے توڑی اس کو اللہ خوب دیکھنے والا ہے۔

اور طلحہ و زبیر کا عائشہ کے ساتھ مکہ جانا اور بنی ظہر کرنا کہ حج و عمرہ کو جارہے ہیں اور وہاں سے ان لوگوں کا بصرہ جانا، اور میرا ان لوگوں کے پاس جانا۔

اور یا رسول اللہ! میں نے انھیں اللہ کا، آپ کا اور قرآن کا واسطہ دیا، مگر اس کے باوجود وہ باز نہ آئے۔ نتیجے میں اللہ نے مجھے ان دونوں پر فتح دی اس جنگ میں میں ہزار مسلمانوں کا خون بہا، اونٹ کی مہار پر ستر لاکھ قطع ہوئے یا رسول اللہ! وہ بڑا سخت دن تھا، اتنا سخت دن تو آپ کے غزوات میں اور اس بعد بھی کبھی مجھے دیکھنا نہیں پڑا، وہ سخت ترین لڑائی تھی جو مجھے لڑنی پڑی وہ بہت ہی ہولناک تھی، وہ بہت اہم تھی، مگر میں نے صبر کیا جب کہ آپ نے مجھے صبر کا حکم دیا تھا اور اللہ نے آپ کو صبر کا حکم فرمایا تھا کہ:

حالاہ آیت: ”فَاصْبِرْ كَمَا... مِنَ الرَّسُولِ“ (سورہ احقاف آیت ۲۵)

ترجمہ آیت: ”پس صبر کر جس طرح کہ اولوالعزم رسول صبر کرتے رہے۔“ (احقاف: ۲۵) اور فرمایا: ”وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ“ (سورہ نحل آیت ۱۲۷) ترجمہ آیت: ”اور صبر کرو، اور آپ کا صبر کرنا تو فقط اللہ کی توفیق کے ساتھ ہے۔“

اور درحقیقت یا رسول اللہ! اس آیت کی تائید جو اللہ تعالیٰ نے آپ کی امت کے لیے نازل فرمائی تھی، آپ کے بعد ظاہر ہوئی۔ یعنی:

حالاہ آیت: ”وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُولٌ... اَلْاَنْعَامِ آیت ۱۲۲“

ترجمہ آیت: ”اور محمد ایک رسول ہی ہیں، ان سے قبل بھی کئی رسول گذر چکے ہیں پس اگر وہ مرجائیں یا قتل ہو جائیں تو کیا تم اُلٹے پاؤں پلٹ جاؤ گے، اور جو کوئی اپنے اُلٹے پاؤں پلٹ جاتا ہے وہ اللہ کو ذرا بھی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ اور عنقریب اللہ شکر گزاروں کو جزا دے گا۔“

اے مفضل! اس بعد امام حسن علیہ السلام اپنے جد بزرگوار کے سامنے کھڑے ہوں گے اور عرض کریں گے کہ نانا جان! میں امیر المؤمنین کے ساتھ دارالہجرت کو خفیہ میں تھا کہ وہ جناب ابن ہشام بن عیسیٰ بن ابی مرثدہ کی تلوار سے قتل کر دیے گئے اور نانا جان! جو وصیت آپ نے اُن جناب کو فرمائی تھی وہی وصیت انھوں نے مجھ سے فرمائی اور جب میرے پدر بزرگوار کے قتل کی اطلاع معاویہ کو پہنچی تو اُس نے زیاد بن ابی سہل کو ایک لاکھ پچاس ہزار فوج کے ساتھ کوئے بھیجا اور حکم دیا کہ مجھے اور میرے بھائی حسینؑ اور میرے سارے بھائیوں اور میرے تمام خاندان کے افراد اور میرے شیعوں اور دوستوں کو گرفتار کر کے ہم سے معاویہ کے لیے بیعت لی جائے اور جو بیعت سے انکار کرے اُس کا سر کاٹ کر معاویہ کے پاس بھیج دیا جائے۔

جب مجھے یہ اطلاع ملی تو میں اپنے گھر سے جامع مسجد کوفہ پہنچا، نماز پڑھی اور منبر پر گیا لوگ خطبہ سننے کے لیے جمع ہو گئے تو میں نے حمد و ثنائے الہی کے بعد کہا: اے گروہ مردم! (تم دیکھتے ہو کہ) ملک تباہ ہو رہا ہے سارے آثارِ الہی کو مٹایا جا رہا، کہاں تک صبر کیا جائے، اب تو ان شیاطین کی حرکتیں اور ان خاندانوں کی حکومت برداشت سے باہر ہے۔ اب خدا کی حجت تمام ہو چکی، نشانیاں

بالکل واضح ہو گئیں اور اس آیت کی تاویل ہماری توقع کے مطابق سامنے آچکی ہے: "وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ... الشَّكُورِينَ" (آل عمران آیت ۱۴۴) ترجمہ آیت: "اور محمد ایک رسول ہی ہیں، ان سے قبل بھی کئی رسول گذر چکے ہیں پس اگر وہ مجائیں یا قتل کر دیے جائیں تو کیا تم اُلٹے پاؤں پلٹ جاؤ گے، اور جو کوئی اپنے اُلٹے پاؤں پلٹ جائے گا وہ اللہ کو ذرا بھی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ اور عنقریب اللہ شکر گزاروں کو جزا دے گا۔"

واللہ میرے جد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفات پاچکے اور میرے پدر بزرگوار قتل کیے جا چکے، لوگوں کے دلوں میں وساوس شیطانی آواز دینے لگے، فتنوں کے کوڑے کاٹیں کاٹیں کرنے لگے، تم لوگوں نے سنت رسول کی مخالفت کی۔ ہائے افسوس، یہ فتنہ بھی کتنا بہرا اور اندھا ہے کہ کسی کی بات نہیں سنتا اور کسی آواز پر لبیک نہیں کہتا۔ نفاق کی بات ہر طرف پھیلی ہوئی ہے مخالفین اپنے پرچم ہر طرف لیے چکر بگاڑ رہے ہیں مارقین کی فوجیں عراق و شام سے بڑھتی چلی آرہی ہیں۔ لہذا اللہ تم پر رحم کرے واضح روشنی فیض رسال علم، کبھی نہ بجھنے والے چراغ اور کبھی نہ چھیننے والے حق کی طرف دوڑ پڑو۔

اتہا الناس! خواب غفلت سے چونکو۔ اُس ذات کی قسم جس نے دانے کو شگافتہ اور روئیدگیلا اگایا ہے اور اس کو غفلت کی ردا اڑھائی۔ اگر تم میں سے ایک گروہ بھی صفائی قلب و خلوص نیت سے، جس میں نفاق کا کوئی دھبہ اور افتراق کا کھوٹ نہ ہو تو میں قدم قدم پر ان سے تلوار کے ساتھ جنگ کروں گا ان کی تلواروں اور نیزوں اور سواروں کو آگے بڑھنے سے روک دوں گا۔

اللہ تم پر رحم کرے، بولو کیا کہتے ہو؟ مگر اس آواز پر کسی نے لبیک نہ کہی، سب کے منہ میں جیسے خاموشی کی لہام لگ گئی۔ صرف بیس آدمی مجمع سے اُٹھے اور بولے! فرزند رسول! ہمیں مرنے اپنی ذات اور اپنی تلواروں پر اختیار ہے، ہم حاضر ہیں۔ آپ کے حکم کی بخوشی تعمیل کریں گے، آپ کی مرضی پر چلیں گے، لہذا آپ ہمیں جو چاہیں حکم فرمائیں۔ میں نے اسے دیکھا، ہائیں نظر دوڑائی تو سوائے اُن بیس آدمیوں کے اور کوئی بھی

لبیک کہنے والا نہ تھا۔ تو میں نے اپنے دل میں کہا کہ اب مجھے اپنے جبر بزرگوار کی سنت پر عمل کرنا چاہیے۔ اس لیے کہ ابتدائی دور میں اگرچہ میرے جد امجد کے ساتھ انٹالیٹس آدمی تھے مگر آپ پوشیدہ طور پر عبادت کرتے تھے اور جب چالیس پورے ہو گئے تو آپ نے اظہار نبوت فرما دیا۔ بس اسی طرح جب میرے پاس بھی اتنی ہی تعداد میں لوگ ہو جائیں گے تو میں بھی راہ خدا میں ایسا جہاد کروں گا جو جہاد کا حق ہے۔

پھر میں نے اپنا سر آسمان کی جانب بلند کیا اور عرض کیا: پروردگار! (تو دیکھا ہے) میں نے ان لوگوں کو دعوت حق دی، انہیں ڈرایا، انہیں یکی کا حکم دیا اور بُرائی سے منع کیا، مگر یہ لوگ میری دعوت حق پر لبیک کہنے کے لیے تیار نہ ہوئے، اور نصرت چھوڑ کر بیٹھ رہے، اور میری اطاعت میں کوتاہی کرنے لگے، اور میرے دشمن کی مدد کرنے لگے۔ اے اللہ! تو ان لوگوں پر اپنا ایسا قہر اور ایسا عذاب نازل کر جو ان ظالموں سے ٹل ہی نہ سکے۔ اور یہ کہہ کر میں منبر سے اُتر آیا۔

پھر میں کوفہ سے نکلا اور مدینہ روانہ ہو گیا۔ اور اب وہ لوگ میرے پاس آئے اور بیان کرنے لگے۔ معاویہ کا لشکر انبار اور کوفہ آیا، اُس نے مسلمانوں کو لوٹا اور ان لوگوں کو قتل بھی کیا جو اُس سے جنگ نہیں کر رہے تھے۔ عورتوں اور بچوں کو تہ تیغ کیا۔

میں نے کہا: تم لوگ بے وفا ہو۔ مگر اس کے باوجود میں نے کچھ لوگ اور ایک فوجی دستہ روانہ کر دیا۔ مگر معلوم ہوا کہ وہ سب بھی میری بیعت کو توڑ کر معاویہ کے ساتھ جا ملے۔ اور وہی ہوا جو میں نے کہا تھا۔

اس کے بعد امام حسین علیہ السلام سراپا خون میں ڈوبے اور اپنی معیت میں قتل ہونے والوں کو اپنے ساتھ لیے ہوئے اُٹھیں گے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں اس حال میں دیکھیں گے تو زار و قطار گریہ فرمانے لگیں گے اور آپ کے گریہ کرنے پر تمام اہل آسمان اور تمام اہل زمین رو پڑیں گے۔ اور جناب فاطمہ زہرا اپنے فرزند کو اس حال میں دیکھ کر ایسی چیخ ماریں گی کہ زمین اور اہل زمین لرز اُٹھیں گے۔ امیر المومنین امام حسین کے دانے جانب مع امام حسن کے ہوں گے اور حضرت فاطمہ زہرا اُن کے بائیں جانب ہوں گی اس طرح

امام حسینؑ آگے بڑھیں گے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو اپنے سینے سے لگا لیں گے اور فرمائیں گے: "اے حسین میں تم پر قربان اللہ تمہاری آنکھیں ٹھنڈی کرے۔" اور امام حسینؑ کا میں جانبِ حضرت حمزہؓ شیرِ خدا ہوں گے اور بائیں جانب حضرت جعفر طیارؓ ہوں گے اور حضرت خدیجہ بنتِ خویلد اور حضرت فاطمہ بنتِ اسدؓ محسن کو لیے ہوئے آئیں گی۔ وہ زارِ قطار رو رہی ہوں گی اور حضرت محسنؑ کی ماں فاطمہؓ زہراؓ کہیں گی: **سُحَابَةُ آيَةٍ: "هَذَا..... تَوَعَّدُون: (انبیاء)** **يَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ..... اَمَدًا لِّبَعِيدٍ اَ (سُورَةُ آلِ اِمْرَانِ آيَةٍ)** ترجمہ: "یہ ہے تمہارا (وہ) دن جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا۔" (انبیاء آیت ۱۳) ترجمہ: "جس دن ہر نفس ہر نیک عمل کو جو اس نے کیا، اور ہر بُرے عمل کو جو اُس نے کیا موجود پائے گا تو وہ، آرزو کرے گا کہ لے کاش میرے اُس کے مابین ایک طویل دوری ہوتی (اور اللہ تمہیں اپنی ذات سے ڈراتا ہے)

ترجمہ روایت: یہ بیان کر کے امام جعفر صادق علیہ السلام استغفر روئے کہ آپ کی ریش مبارک آنسوؤں سے تر ہو گئی۔

اس کے بعد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس آنکھ کو کبھی خوش دیکھنا نصیب نہ کرے جو اس ذکر پر آنسو نہ بہائے۔

پھر مفصل بھی دیتے رہے۔ پھر عرض کرنے لگے: مولانا قایم ہے!

ان آنسوؤں کا کیا اجر ہے ؟

آپ نے فرمایا: بے حساب، اگر یہ آنسو کسی حق شناس کی آنکھوں سے نکلیں۔“

مفضل نے پھر عرض کیا: آپ اس آیت "وَإِذْ الْمَوْودَةُ سَأَلَتْ رَبَّهَا (التکویر: ۸) بِأَيِّ ذَنْبٍ قُتِلْتُ؟" (التکویر آیت ۹)

کے بارے میں کیا ارشاد فرماتے ہیں ؟

ترجمہ آیت : اور جب زندہ درگور لڑکی سے پوچھا جائے گا۔

ترجمہ آیت: کہ وہ کس گناہ کی پاداش میں قتل کی گئی تھی۔

قال : يا مفضل والمودة " والله محسن لأنه منا لا غير فمن قال غير

هَذَا فَكْدٌ بَوَّه

ترجمہ: آپ نے فرمایا: "مفضل" نامودۃ سے مراد بخدا محسن ہیں مگر آپ کوئی اور نہیں اور جو اس خلاف ہے اس کو جہنم

مفضل نے عرض کیا: اے میرے مولا و آقا! پھر اس کے بعد کیا ہوگا؟

قال الصادق ٣: تقوم فاطمة بنت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم

فيقول : اللهم انجز وعدك وموعده لي فمن ظلمني وغصبني

وضربنی وجزعی بکل اولادی، فتبکیہا ملائکہ

السموات السبع وحملة العرش وسكان الهواء ومن

فالدُّنْيَا وَمَنْ تَحْتَ أَطْبَاقِ الثَّرَى، صَائِحِينَ

صارحين الى الله تعالى ، فلا يبقى احد من قاتلنا

وطلّمنا ورضى بما جرى علينا إلّا قتل في ذلك اليوم

الف قتلة دون من قتل في سبيل الله ، فانه لا يذوق

الموت وهو كما قال الله عز وجل :

الاية " وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قَتَلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا

بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ ۝ فَرِحِينَ بِمَا

اَتَمُّهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ وَيَسْتَبْشِرُونَ بِالَّذِينَ لَمْ

يَلْحَقُوا بِهِمْ مِنْ خَلْفِهِمْ أَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا

مَدِّ يَحْنُونُ؟" (سورہ آل عمران ۱۶۹-۱۷۰)

ترجمہ روایت: حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: (اس کے بعد) حضرت فاطمہ

بِسْمِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عرض کریں گی کہ اے اللہ! تو اپنا وعدہ

بورافرا اور جن لوگوں نے مجھ پر ظلم کیا، میرا حق غصب کیا، اور مجھے

رد و کوب کیا اور مجھے میری ہر اولاد کے غم میں رُلایا، تو میرا اور ان کا فیصلہ فرما

سات آسمانوں کے فرشتے، حاملانِ عرش، فضائیں رہنے والے (سکّانِ فضا)

اور اہل دنیا اور زمین کے طبقات کے نیچے (تحت الارض میں) جتنی مخلوق ہے

سب رونے لگے گی اور اللہ تعالیٰ سے فریاد کرے گی۔

نے ہمیں قتل کیا، ہم پر ظلم کیا یا جو ہمارے قتل پر اور ہم پر ظلم کیے

بجانے پر راضی رہے ہوں گے وہ سب اس دن ایک ہزار مرتبہ مثل میسے

بہائیں گے، برخلاف اس کے وہ لوگ جو اللہ کی راہ میں قتل کیے گئے، ان کے

لیے موت نہ ہوگی جیسا کہ اللہ تعالیٰ عزوجل نے ارشاد فرمایا ہے:

ترجمہ آیت : اور جو لوگ راہِ خدا میں قتل کیے گئے تم ان ہرگز مردہ گمان نہ کرو بلکہ وہ زندہ ہیں اور اپنے پروردگار کے پاس سے رزق پاتے ہیں (۱۶۹)۔  
اور وہ اُس سے بہت خوش ہیں جو اللہ نے انھیں اپنے فضل سے عطا فرمایا ہے اور وہ ان کے بارے میں بہت خوش ہشاش بشاش ہیں جو ابھی ان سے نہیں ملے اور ان کے پیچھے رہ گئے ہیں کہ ان پر یہ کوئی خوف ہوگا اور نہ ہی وہ آزدہ خاطر ہوں گے۔ (آل عمران ۱۶۹-۱۷۰)

### رجعت کا ذکر قرآن میں ہے

مفضل نے عرض کیا: مولا! مگر آپ کے شیعوں میں سے بعض لوگ آپ حضرات کی رجعت کے قائل نہیں ہیں؟  
فقال ۴: ائنا سمعوا قول جدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونحن سائر الائمہ نقول:

الایۃ ۵: وَلَنُذِيقَنَّهُم مِّنَ الْعَذَابِ الْاَوْفٰی دُونَ الْعَذَابِ الْاَوْکَبِ (سورۃ السجدة آیت ۲۱)  
قال الصادق ۳: العذاب الؤفٰی ۱، عذاب الرجعة والعذاب الؤکبر ۲ عذاب یوم القیامة۔  
الایۃ ۶: یَوْمَ تَبْدَلُ الْاَرْضُ غَیْرَ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ وَبَرَزُوا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ۔ (سورۃ ابراہیم آیت ۲۸)

ترجمہ روایت: آپ نے فرمایا: حالانکہ انھوں نے ہمارے جد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول اور ہم تمام ائمہ کا قول اس آیت کے متعلق سنا ہے:  
ترجمہ آیت ۳: اور یقیناً ہم انھیں عذابِ ادنیٰ کا مزا چکھائیں گے عذابِ اکبر کے علاوہ۔ (سجدة آیت ۲۱)  
امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ اس آیت میں "عذابِ ادنیٰ" سے مراد رجعت کے زمانے کا عذاب ہے۔ اور "عذابِ اکبر" سے مراد قیامت کے دن کا عذاب ہے۔ جس میں زمین و آسمان بدل دیے جائیں گے۔ یعنی  
ترجمہ آیت ۶: جس دن زمین غیر زمین میں بدل دی جائیگی اور آسمان بھی، اور سب کے سب:

مفضل نے عرض کیا: اے میرے مولا! ہم جانتے ہیں کہ آپ حضرات (دگر وہ ائمہ) اللہ تعالیٰ کے اس قول:

(الایۃ) "نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مِّنْ شَآءٍ" (سورۃ النعام ۸۳)

ترجمہ: "ہم جس کے درجات چاہتے ہیں بلند کرتے ہیں۔"  
نیز فرمایا: "اللہ اَعْلَمُ حَيْثُ یَجْعَلُ رِسَالَتَهُ" (النعام ۱۲۴)

ترجمہ: اللہ ہی سب سے بہتر جانتا ہے کہ وہ اپنی رسالت کو کہاں قرار دیتا ہے اور یہ فرمایا: "اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰی اٰدَمَ وَنُوْحًا وَّ اٰلَ اِبْرٰهیمَ وَاٰلَ عِمْرٰنَ عَلٰی الْعٰلَمِیْنَ ۝ ذَرِیَّةً اَبْعَضَہَا مِنْ اَبْعَضٍ" (الایۃ)

وَاللّٰهُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ۝ (سورۃ آل عمران ۳۳-۳۴)

ترجمہ: "تحقیق اللہ نے آدم کو اور نوح کو اور آلِ ابراہیم کو اور آلِ عمران کو تمام جہانوں پر فوقیت دیکر، منتخب (برگزیدہ) فرمایا۔ ان میں سے بعض بعضوں کی ذریت ہیں اور اللہ سننے والا جاننے والا ہے۔"

(ان تمام آیات) کے بموجب اللہ کے منتخب بندے ہیں۔

قال الصادق علیہ السلام: یا مفضل! فأین نحن فی هذه الایۃ؟ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اے مفضل! اس قرآن میں ہمارا ذکر کہاں ہے؟

مفضل نے عرض کیا: خدا کی قسم! یہ مندرجہ ذیل آیات بتاتی ہیں۔  
پہلی آیت: "اِنَّ اَوَّلٰی النَّاسِ بِاِبْرٰهیمَ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْهُ وَهٰذَا النَّبِیُّ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَاللّٰهُ وَلِیُّ الْمُؤْمِنِیْنَ" (آل عمران ۶۸)  
ترجمہ آیت: "بیشک ابراہیم سے قریب ترین انسانوں میں وہی لوگ ہیں جو ان کی اور اس نبی کی اور ان کی جو ایمان لائے پیروی کرتے ہیں اور اللہ مومنوں کا ولی ہے۔"

دوسری آیت: "مِلَّةَ اِبْرٰهیمَ ۝ اَبْرٰهیمَ ۝ اَبْرٰهیمَ ۝ اَبْرٰهیمَ ۝ اَبْرٰهیمَ ۝" (الحج آیت ۵)

ترجمہ: (یہ تمہارے باپ ابراہیم کا دین ہے اُس نے تمہارا نام مسلم رکھا ہے)  
تیسری آیت: قول حضرت ابراہیم ہے: "وَاجْبِبْنِیْ وَبَنِیَّ اَنْ تَعْبُدَ الْاَصْنَامَ" (سورۃ ابراہیم ۳۵) یعنی: (اور مجھے اور میرے بیٹوں کو بتی سے اجتناب کی تلقین کر)  
اور ہم لوگوں کو معلوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی چشمِ زدن کے لیے بھی بُت و مورت کی پیشکش نہیں کی اور نہ کبھی شرک کیا۔ نیز اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ:



”وَإِذْ ابْتَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ رَبُّهُ بِكَلِمَاتٍ فَأَتَمَّهُنَّ ۖ  
قَالَ إِنِّي جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ إِمَامًا ۖ قَالَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِي ۖ

قَالَ لَا يَنْبَغُ لَكَ عَصْدِي الظَّالِمِينَ ۚ“ (سورہ بقرہ: آیت ۱۲۴)

ترجمہ آیت: ”اور جب ابراہیم کی آزمائش ان کے رب نے چند کلمات سے کی اور وہ

ان میں پورے اترے تو اُس (اللہ) نے فرمایا: بیشک میں نے تمہیں

لوگوں کا امام قرار دیا۔ اُنھوں (ابراہیم) نے عرض کیا: اور میری اولاد

میں سے (کس کو یہ عہدہ امامت عطا ہوگا؟) اُس (اللہ) نے فرمایا: میرا

عہد (یہ عہدہ امامت) ظالموں کو نہیں پہنچے گا۔“

اس آیت میں عہد سے مراد عہدہ امامت ہے جو کسی ظالم کو نہیں ملے گا۔

آپ نے فرمایا: اے مفضل! تمہیں کیسے معلوم کہ ظالم کو عہدہ امامت نہ ملے گا؟

مفضل نے عرض کیا: مولا! آقا! میرا امتحان نہ لیجیے، اس کی مجھ میں طاقت نہیں ہے

میرے علم کو نہ آزمائیے، اس لیے کہ یہ علم تو ہیں آپ ہی حضرات سے ملا

آپ حضرات سے تو ہم نے فیض حاصل کیا ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اے مفضل! تم سچ کہتے ہو۔ جو نعمت اللہ تعالیٰ

نے تمہیں اس سلسلے میں عطا فرمائی ہے اگر تم اس کا اعتراف نہ کرتے تو آج تم

ایسے نہ ہوتے۔

پھر فرمایا: اچھا مفضل! یہ بتاؤ کہ قرآن مجید میں یہ کہاں ہے کہ کافر ظالم ہے؟

مفضل نے عرض کیا: جی ہاں اے مولا! اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

”وَٱلْكَافِرُونَ هُمُ الظَّالِمُونَ“ (سورہ البقرہ آیت ۲۵۴)

اور کافروں ہیں جو ظالم ہیں۔

”وَٱلْكَافِرُونَ هُمُ الظَّالِمُونَ“

اور کافر ہی وہ ہیں جو فاسق ہیں۔

اور جس نے کفر اختیار کیا، فسق کیا یا ظلم کیا اُس کو اللہ تعالیٰ لوگوں کا امام

نہیں بنائے گا۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اے مفضل! تم نے بُری اچھی بات کہی۔

اچھا اب یہ بتاؤ کہ تم لوگ ہماری رجعت کے کس طرح قائل ہو جبکہ ہمارے

مقدمہ شیعیہ اور رجعت کا مطلب یہ سمجھے ہیں کہ اللہ تعالیٰ دنیاوی ملک و سلطنت واپس دگا

لے یہ آیت نہیں ہے بلکہ سورہ مائدہ کی ۷۴ ویں آیت سے مفہوم لیا گیا ہے

اور امام جعفری علیہ السلام کو بادشاہ بنا دے گا مگر ان لوگوں پر وائے ہو ہماری

سلطنت اور ہمارا ملک ہم سے چھینا ہی کب گیا جو وہ ہمیں واپس کرے گا۔

مفضل نے عرض کیا: خدا کی قسم آپ حضرات کی سلطنت اور ملک آپ سے ہرگز چھینا

نہیں گیا۔ اس لیے کہ آپ حضرات کا ملک و سلطنت تو نبوت، رسالت اور وصایت

اور امامت ہے۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اے مفضل! اگر ہمارے شیعیہ قرآن میں تذبذب اور غور و فکر

کرتے تو ہمارے فضائل میں کمی شک نہ کرتے، کیا ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کا

یہ قول نہیں سنا ہے:

الْأَيَّةُ: ”وَنُرِيدُ أَنْ نَمُنَّ عَلَى الَّذِينَ اسْتُضِعُوا فِي الْأَرْضِ

وَنَجْعَلَهُمْ آيَةً ۖ وَنَجْعَلَهُمُ الْوَارِثِينَ ۚ وَنَمُكِّنَ

لَهُمْ فِي الْأَرْضِ وَنُرِي فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَجُنُودَهُمَا

مِنْهُمْ مَّا كَانُوا يَحْذَرُونَ“ (سورہ القصص آیت ۵-۶)

ترجمہ آیت: ”اور ہم نے چاہا کہ جو زمین میں بے بس کیے گئے تھے اُن پر احسان

کریں اور اُنھیں امام بنائیں اور اُنھیں وارث قرار دیں۔ اور ہم

اُنھیں زمین میں اقتدار بخشیں اور فرعون اور ہامان اور اُن دونوں

کے لشکروں کو وہ (عذاب) دکھائیں جس کا اُنھیں ڈر تھا۔“

واللہ یا مفضل! اِنَّ تَنْزِيلَ هَذِهِ الْآيَةِ فِي بَنِي إِسْرَآئِيلَ وَتَاوِيلِهَا

فِينَا وَإِنَّ فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ تَيْمٍ وَعَدَىٰ

ترجمہ: خدا کی قسم اے مفضل! مندرجہ آیت اگرچہ بنی اسرائیل کے قصے میں

نازل ہوئی ہے مگر اس کی تاویل ہم لوگوں میں ہے اور فرعون و ہامان

بنی تیم و عدی کے ہیں (یعنی فلان فلان)

مفضل نے عرض کیا: اے میرے مولا! متع کے متعلق آپ کیا فرماتے ہیں؟

قال الصادق: ”المتع حلال طلق والشاهد بها قول الله عز وجل

الْآيَةُ: ”وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا عَزَّضْتُمْ بِهِ مِنْ خَيْلِ النَّسَاءِ

أَوْ أَكْنَنْتُمْ فِي أَنْفُسِكُمْ عَلَيْهِمُ اللَّهُ أَتَكْمُلُونَ سِدْرًا لَكُمْ

وَلَكِنْ لَا تُوَاعِدُوهُمْ سِرًّا إِلَّا أَنْ تَقُولُوا قَوْلًا مَعْرُوفًا“

(سورہ البقرہ: ۲۳۵)

## اللہ نے متعہ کو اپنی کتاب میں حلال قرار دیا ہے

قال الصادق: "والمُتعة أتت أحلها الله في كتابه واطلقها الرسول عن الله لسائر المسلمين فهي قوله عز وجل: **وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ** كُتِبَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ وَأُحِلَّ لَكُمْ مِمَّا وَرَأَىٰ ذَايَكُمْ أَنْ تَبْتَغُوا بِأَمْوَالِكُمْ مُحْصِنِينَ غَيْرَ مُسْفِحِينَ وَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهِ مِنْهُنَّ فَآتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ فَرِيضَةً وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِي مَا تَرَضَيْتُمْ بِهِ مِنْ بَعْدِ الْفَرِيضَةِ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا" (سورة النساء آیت ۲۴)

والفرق بين المَرْوُجَةِ والمُتَعَةِ أَنَّ لِلْمَرْوُجَةِ صَدَاقًا وَلِلْمُتَعَةِ اجْرًا فَمُتَّعَ سَائِرُ الْمُسْلِمِينَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَجِّ وَغَيْرِهِ، وَأَيَّامِ آتِي بَكْرِ، وَأَرْبَعِ سَنِينَ فِي أَيَّامِ عُمَرَ، حَتَّى دَخَلَ عَلَى أُخْتِهِ عَفْرًا فَوَجَدَ فِي حَجَرِهَا طِفْلًا يَرْضَعُ مِنْ ثَدْيِهَا فَنَظَرَ إِلَى دَرَّةِ اللَّبَنِ فِي فَمِ الْبُطْلَى فَأَغْضَبَ وَأَرْعَدَ وَارْبَدَ وَآخَذَ الْبُطْلَى عَلَى يَدِهِ وَخَرَجَ حَتَّى أَتَى الْمَسْجِدَ، وَرَقَا الْمَنْبِرَ وَقَالَ: "نَادُوا فِي النَّاسِ إِنَّ الصَّلَاةَ جَامِعَةٌ، وَكَانَ غَيْرُ وَقْتِ صَلَاةٍ يَعْلَمُ النَّاسُ أَنَّهُ لَا مَرِيضَةَ عُمَرَ فَحَضَرُوا فَقَالَ: "مَعَاشِرَ النَّاسِ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ وَأَوْلَادِ قَحْطَانَ مِنْكُمْ يَحِبُّ أَنْ يَسْرِىَ الْمُحْرَمَاتُ عَلَيْهِ مِنَ النِّسَاءِ وَلَهَا مِثْلُ هَذَا الْبُطْلَى؟ فَدَخَلَ مِنْ أَحْشَائِهَا وَهُوَ يَرْضَعُ عَلَى ثَدْيِهَا وَهِيَ غَيْرُ مُتَبَعِّلَةٍ؟ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: مَا نَحِبُّ هَذَا؟ فَقَالَ: السُّتَمُّ تَعْلَمُونَ أَنَّ أُخْتِي عَفْرًا بِنْتُ خَيْثَمَةَ أُمِّي وَابِي الْخَطَّابُ غَيْرُ مُتَبَعِّلَةٍ؟ قَالُوا بَلَى، قَالَ فَأَنَّى

دخلت عليها في هذه الساعة، فوجدت هذا الطفل في حجرها فناشدتها أتت لك هذا؟

فَقَالَتْ: تَمَتَّعْتُ - فاعلموا سائر الناس! إِنَّ هَذِهِ الْمُتَعَةُ الَّتِي كَانَتْ حَلَالًا لِلْمُسْلِمِينَ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ رَأَيْتَ تَحْرِيمَهَا، فَمَنْ أَبَى ضَرَبَ جَنْبِيهِ بِالسُّوْطِ فَلَمْ يَكُنْ فِي الْقَوْمِ مِنْكَرُ قَوْلِهِ: وَلَا رَأْيَ عَلَيْهِ، وَلَا قَائِلَ لَا يَأْتِي رَسُولَ بَعْدِ رَسُولِ اللَّهِ أَوْ كِتَابَ بَعْدِ كِتَابِ اللَّهِ - لَا نَقْبِلُ خِلَافَكَ عَلَى اللَّهِ وَعَلَى رَسُولِهِ وَكِتَابِهِ - بَلْ سَلِّمُوا وَارْضُوا -

### ترجمہ

"آپ نے فرمایا: متعہ حلال ہے اور جائز ہے، اس کی دلیل قرآن مجید میں موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اس کو حلال قرار دیا ہے اور رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کی اجازت تمام مسلمانوں کو دی، چنانچہ سورۃ النساء کی آیت ۲۴ میں ہے کہ: **وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ** جو کسی اور کے نکاح میں ہوں سوا اُن کے جو تمہاری ملکیت ہو جائیں۔ اللہ کے اس تحریری حکم کی پابندی تم پر واجب ہے اس کے ماسوا (سب عورتیں) تم پر حلال ہیں، بشرطیکہ تم انہیں نیک نیتی سے اپنے اموال کے عوض (مہر ادا کر کے) حاصل کرو نہ کہ بدکاری کی غرض سے، اور اُن میں سے جن عورتوں سے تم نے متعہ کیا، انہیں اُن کے مہر جو تم نے مقرر کیا ہے ادا کر دو۔ اور تم پر کوئی گناہ نہیں اگر تم باہمی رضامندی سے مہر مقرر کرنے کے بعد اس (مہر کے) معاملہ میں کوئی بھوتہ کرلو۔ بیشک اللہ جاننے والا صاحب حکمت ہے۔"

قصہ روایت: اور زن مَرْوُجہ اور زنِ مُتَعہ میں فرق یہ ہے کہ مَرْوُجہ کے لیے مہر ہوتا ہے اور مُتَعہ کے لیے اجرت۔

سابعہ: سارے مسلمان عہدِ رسول اللہ ﷺ میں حج وغیرہ کے موقع پر اور پورے عہدِ حضرت ابوبکرؓ میں اور چار سال تک حضرت عمرؓ بن خطاب کے

دور میں متعہ کرتے رہے، مگر ایک دن حضرت عمرؓ اپنی بہن عفرہ کے پاس پہنچے تو دیکھا کہ اس کی گود میں ایک بچہ ہے جسے وہ دودھ پلا رہی ہے اور اس کی پستان بچے کے منہ میں ہے۔ یہ دیکھ انھیں غصہ آیا اور بہت غرتے اور گرجے اور بچے کو اس کی گود سے لیکر مسجد میں آئے اور منبر پر بیٹھ گئے اور حکم دیا کہ نمازِ جماعت کے لیے اذان کہو، حالانکہ وہ کسی نماز کا وقت نہ تھا اس لیے لوگ سمجھ گئے کہ حضرت عمرؓ نے کسی اہم کام کے لیے بلا یا ہے۔ اس لیے لوگ فوراً جا پہنچے تو انھوں نے مجمع سے کہا:

اے گروہِ مہاجرین و انصار و اولادِ قحطان! تم میں سے کون اس بات کو پسند کرے گا کہ ان کی محرم عورتوں (بہن بیٹیوں) کے اس طرح کا لڑکا پیدا ہو اور وہ اس کو دودھ پلائے جبکہ ابھی وہ شوہر دار بھی نہ ہو؟

بعض لوگوں نے کہا: نہیں، ہمیں تو یہ بات پسند نہیں ہے۔  
حضرت عمرؓ نے کہا: تمہیں معلوم نہیں کہ میری بہن عفرہ جو میری ماں خیشمہ اور میرے باپ خطاب کی بیٹی ہے اور وہ ابھی غیر شوہر دار ہے؟

لوگوں نے کہا: جی ہاں ہمیں معلوم ہے۔  
وہ بولے: کہ میں ابھی اس کے پاس گیا تھا تو دیکھا کہ یہ بچہ اس کی آغوش میں ہے۔ تو میں نے اس کو قسم دے کر پوچھا کہ یہ بچہ تیرے پاس کہاں سے آیا؟

اس نے جواب دیا کہ میں نے متعہ کیا تھا۔  
اب آپ سب لوگ سن لیں کہ یہ متعہ جو عہدِ رسولؐ میں حلال تھا اس کو میں حرام قرار دیتا ہوں اور جو اس کی حرمت سے انکار کرے گا میں اس کی پشت پر کڑے لگاؤں گا۔  
لہذا ان کے کونوں کے خوف سے سب نے تسلیم کر لیا کسی کو انکار کی جرأت نہ ہو سکی، اور نہ کسی نے یہ کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی رسول یا قرآن کے بعد کوئی کتاب نہیں آئی جو اس کے حکم کو منسوخ کر دے۔ لہذا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن مجید کے خلاف تمہارا حکم نہیں مانتے، بلکہ سب نے اسے تسلیم کر لیا اور اس پر راضی ہو گئے۔

مفضل نے عرض کیا: میرے مولا و آقا! متعہ کے لیے کیا شرائط ہیں؟

آپؐ نے فرمایا: اس کے لیے ستر شرائط ہیں جس نے ان میں سے کسی ایک شرط کے بھی خلاف کیا تو نشتہ کر۔ اس نے خود نطم کیا۔

الغرض اس کے بعد امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

پھر میرے جد حضرت علی بن ابیہین اور میرے پدر بزرگوار حضرت امام محمد باقرؑ انھیں اور اپنے جد امجد حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کی اُمت کے ہاتھوں جو ان پر ظلم ہوئے تھے اس کی شکایت کریں گے۔

پھر میں کھڑا ہو جاؤں گا اور اپنے جد حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو کچھ میرے ساتھ منصور دوانیقی نے ظلم کیے ہیں ان کی شکایت کروں گا۔

پھر میرے فرزند موسیٰؑ کھڑے ہوں گے اور اپنے جد حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہارون الرشید نے جو ظلم ان پر روا رکھے اس کی شکایت کریں گے۔

پھر علی بن موسیٰ کھڑے ہوں گے اور اپنے جد حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مامون الرشید نے جو کچھ ظلم ان کے ساتھ روا رکھے اس کی شکایت کریں گے۔

پھر محمد بن علی کھڑے ہوں گے اور اپنے جد امجد حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مامون الرشید کے ظلم و ستم کی شکایت کریں گے۔

پھر علی بن محمد کھڑے ہوں گے اور اپنے جد امجد حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے متوکل کے ظلم و جور کی شکایت کریں گے۔

پھر حسن عسکری بن علی کھڑے ہوں گے اور اپنے جد بزرگوار حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے معتز باللہ کے ظلم و ستم کی شکایت کریں گے۔

پھر مہدی کھڑے ہوں گے جن کا نام میرے جد امجد حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام ہوگا، اور ان کے جسم پر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قیض ہوگی جو جنگ میں آپ کے دندان مبارک دہن مبارک سے جد ہونے کے وقت خون سے تر ہو گئی تھی۔ فرشتے ان کے جلوں ہوں گے اور وہ اگر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑے ہوں گے اور عرض کریں گے اے جد بزرگوار! آپ میرے اوصاف بھی (انجامت سے) بیان فرما کر گئے تھے، میرے بارے میں لوگوں کی رہنمائی فرما گئے تھے، میرا نام و نسب بتا دیا تھا، اور آپ نے میری کنیت تک بیان فرمادی تھی مگر اس کے باوجود آپ کی اُمت نے مجھے ماننے سے انکار کیا، سرکشی پر اتر آئی اور لوگ کہنے لگے کہ وہ تو پیدا ہی نہیں ہوئے، وہ کب تھے اور کہاں تھے اور اب کہاں ہیں؟ وہ کب ہوں؟ اور کہاں ہوں گے؟ اور اگر

رہے بھی ہوں گے تو اب تک مرچکے ہوں گے اور اب تو ان کی اولاد بھی کوئی نہیں ہے



اور اگر وہ صحیح ہوتے تو اللہ تعالیٰ ان کے ظہور میں تاخیر کیوں کرتا۔ میں یہ سب کچھ سن کر صبر کرتا رہا، مگر اب اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم ظہور دے دیا ہے لے چہرہ زنگار! یہ سب کچھ سن کر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمائیں گے:

”حمداً من عندی جس نے ہم سے اپنا کیا ہوا وعدہ سچ کر دکھایا اور ہمیں ساری زمین کا وارث بنایا اور اب ہم جنت میں جہاں جاہیں گے رہیں گے اور نیک اعمال کرنے والوں کے لیے یہ کتنا عمدہ بدلہ واجہ ہے۔“

پھر فرمائیں گے: جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَ الْفَتْحُ : اللہ کی طرف نصرت آگئی اور فتح ہوگی اور اللہ تعالیٰ کا یہ قول سچ و حق ہے: هُوَ الَّذِي ارْسَلَ ..... الْمُرْسَلِينَ (توبہ: ۳۳) ترجمہ آیت: ”وہ وہی ذات (راقدس) ہے جس نے اپنے رسول کو دین حق کے ساتھ بھیجا، تاکہ اُسے ہر دین پر غالب کر دے خواہ مشرکوں کو کتنا ہی ناگوار گذرے۔“

پھر اس آیت کی تلاوت فرمائیں گے: ”اَنَا فَتَحْنَا لَكَ ..... نَصْرًا عَظِيمًا“ (فتح: ۱۰) ترجمہ آیت: ”بیشک ہم آپ کو فتح عظیم عطا فرمائی، تاکہ اللہ آپ کی اگلی پچھلی خطائیں معاف فرما دے۔ اور اپنی نعمت آپ پر تمام فرمادے اور آپ کو صراطِ مستقیم پر ثابت قدم رکھے۔ اور اللہ آپ کو شاندار کامیابی عطا فرمائے۔“

مفضل نے عرض کیا: میرے آقا! (اس آیت میں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کونسا گناہ تھا؟ (جس کو اللہ تعالیٰ نے معاف فرمایا۔)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

”یا مفضل! اِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اللَّهُمَّ حَتِّبْنِي ذَنْبٍ شَيْعَةٍ اَخِي وَاَوْلَايَ الْاَوْصِيَاءَ مَا تَقَدَّمَ مِنْهَا وَمَا تَاَخَّرَ اِلَيَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، وَلَا تَفْضَحْنِي بَيْنَ النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ مِنْ شَيْعَتِنَا فَحْتَلَهُ اللَّهُ اَيَّاهَا وَغَفِرَ جَمِيعًا۔“

ترجمہ روایت: ”اے مفضل رسول اللہ ص نے دعا کی تھی کہ اے اللہ! میرے بھائی اور ان کی اولاد اوصیاء شیعوں کے گناہوں کا بوجھ تاقیامت اگلے اور پچھلے چھ پر ڈال دینا مگر انبیا و مرسلین کے سامنے مجھے شرمندہ نہ کرنا۔ تو اللہ نے ان کا بوجھ آپ پر ڈال دیا اور پھر تمام گناہوں کو معاف فرمادیا۔“

مفضل کا بیان ہے کہ میں کریمیں دیر تک دعا رہا پھر عرض کیا: میرے مولا! اللہ تعالیٰ کا یہ فضل و کرم ہم لوگوں پر آپ حضرات کے صدقے میں ہے۔ آپ نے فرمایا: ”یا مفضل! ما هُوَ اِلَّا اَنْتَ وَاَمْثَالُكَ بَلِيّ يَامُفَضَّلُ! لَا يَحْدِثُ بِهَذَا الْحَدِيثِ اصْحَابُ الرُّحَصِ مِنْ شَيْعَتِنَا فَيَتَكَلَّمُونَ عَلٰی هَذَا الْفَضْلِ ، وَيَتْرَكُونَ الْعَمَلَ فَلَا يَفْعَلُونَ عَنْهُمْ مِنْ اللَّهِ شَيْئًا لَّا تَاْكُمَا قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی فَيُنَا الْاُذِيَةِ : ” لَا يَشْفَعُونَ اِلَّا لِمَنْ ارْتَضٰی وَهُمْ مِنْ خَشِيَّتِهِ مُشْفِقُونَ“ (سورة الانبياء: ۲۸)

ترجمہ روایت: ”حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اے مفضل! وہ شیعہ تم اور تم جیسے ہی لوگ ہیں، مگر یہ حدیث ہمارے شیعوں میں سے اصحابِ رخص سے بیان نہ کر دینا، ورنہ وہ عمل ترک دیں گے اور پھر انہیں اللہ کے غضب سے کوئی نہ بچا سکے گا کیونکہ ہم بھی ویسے ہی ہیں جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ:

ترجمہ آیت: ”وہ سفارش نہیں کرتے مگر اُس کے لیے جس سے وہ راضی ہو اور وہ اللہ کے خوف سے خائف و لرزاں رہتے ہیں۔“ (الانبياء: ۲۸)

مفضل نے عرض کیا: میرے مولا! اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

”لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ“ (تاکہ وہ تمام ادیان پر غالب آجائے۔) لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو تمام ادیان پر غالب نہیں آئے؟

امام صادق نے فرمایا: یا مفضل! لو کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی الدین کلہ ما کانت مجوسیة ولا یہودیة ولا صابیة ولا نصرانیة ولا فرقة ولا خلاف ولا شک ولا شرک ولا عبدة اصنام ولا اوثان ولا آلات والعزى ولا عبدة الشمس والقمر ولا النجوم ولا النار ولا الحجارة ، واما قوله: ”لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ“ فی هذا اليوم وهذا المہدی وھذه الرجعة وهو قوله: ”وَقَالُوا هُمْ حَتَّى لَا تُكُونَ فَتَنَةً وَيَكُونَ الدِّينُ كُلُّهُ لِلَّهِ“



(ترجمہ روایت)

آپ نے فرمایا:

”مفضل! اگر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سارے ادیان پر غالب آجاتے تو دنیا میں نہ کوئی یہودی باقی رہ جاتا، نہ کوئی مجوسی، نہ کوئی صابئی، نہ کوئی نصرانی، نہ یہ فرقے رہ جاتے، نہ کوئی مخالف، نہ کوئی شک کرنے والا، نہ کوئی مشرک، نہ کوئی بت پرست، نہ لات و عزی کو پوجنے والا، نہ سورج اور چاند اور ستاروں کی عبادت کرنے والا، نہ آتش پرست اور نہ پتھروں کی پوجا کرنے والا باقی رہتا، بلکہ اللہ تعالیٰ نے جو یہ فرمایا ہے کہ:

لَيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ

تاکہ وہ تمام ادیان پر غالب آجائے

یہ تو اس دن کے لیے فرمایا ہے جب مہدی کا ظہور ہوگا۔ یہ رجعت ہوگی اور اسی زمانے کے لیے اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ:

”اور ان سے جنگ کرو یہاں تک کہ فتنہ باقی نہ رہے اور دین صرف اللہ کے لیے خالص ہو جائے“ (سورہ انفال ۲۹)

”

مفضل نے عرض کیا: میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ حضرات کا علم اللہ تعالیٰ کے علم سے ماخوذ ہے آپ حضرات کے پاس اللہ کی عطا کردہ سلطنت و قدرت ہے آپ حضرات اللہ کے حکم سے بولتے ہیں اور اسی کے حکم پر عمل کرتے ہیں۔

انغرض اس کے بعد حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

ثم يعود الممدح الى الكوفة، وتمطر السماء بهما جراداً من ذهب، كما امطره الله في بني اسرائيل على ايوب، ويقسم على اصحابه كنوز الارض من تبرها ولجبينها وجوهرها۔“

ترجمہ: ”پھر امام مہدی علیہ السلام کوفہ واپس آئیں گے۔ اور آسمان سے سونے کی برسات ہوگی جس طرح بنی اسرائیل میں اللہ تعالیٰ نے حضرت ایوب پر اس کی بارش کی تھی۔ اور آپ اپنے اصحاب پر زمین کے خزانے سونے چاندی اور جو اہل اہل بیت تقسیم فرمائیں گے۔“

مفضل نے عرض کیا: میرے آقا مولا! یہ بتائیں کہ آپ کے شیعوں میں سے اگر کوئی مرجائے اور اس پر انہوں کا یا غیروں کا قرض ہو تو اس کا کیا ہوگا؟

قال الصادق ع: اول ما يبتدىء الممدح عليه السلام ان ينادى في جميع العالم: اذن من له عند احد من شيعتنا دين فليذكره حتى يرد الثومة والخرولة فضلاً عن القناطير المقنطرة من الذهب والفضة والاملاك فيوقيه اياها۔“

ترجمہ: حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: امام مہدی علیہ السلام سب سے پہلا کام یہی کریں گے کہ سارے عالم میں اعلان کرادیں گے کہ ہمارے شیعوں میں سے کسی پر اگر کسی شخص کا کوئی قرض ہے تو وہ بتائے تاکہ اُسے ادا کر دیا جائے چنانچہ ہر شخص کی ایک گانٹھ یا راتی کا ایک دانہ بھی اگر کسی شیعہ کسی کا قرض ہوگا تو وہ ادا کر دیا جائے گا چہ جائیکہ سونے چاندی کی بڑی بڑی رقمیں یا کوئی اور مال ہو وہ سب ادا کر دیا جائے گا۔“

مفضل نے عرض کیا: میرے مولا! پھر اس کے بعد کیا ہوگا؟

قال الصادق ع: يأتي القائم عليه السلام بعد ان يطأ شرق الارض وغربها، الكوفة ومسجدها ويهدم المسجد الذی بناه يزيد بن معاوية لعنة الله لما قتل الحسين بن علي عليه السلام و (ہو) مسجد لیس لله ملعون ملعون من بناہ

ترجمہ: حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: پھر امام مہدی علیہ السلام سارے مشرق اور مغرب میں گھوم پھر کوفہ اور مسجد کوفہ تشریف لائیں گے اور اس مسجد کو مسمار کرادیں گے جس کو يزيد بن معاویہ لعنة اللہ علیہ نے تعمیر کرایا تھا، جب امام حسین علیہ السلام کو قتل کیا گیا تھا۔ وہ مسجد اللہ کے لیے تعمیر نہیں کی گئی تھی ملعون ہے ملعون ہے اس کی تعمیر کرنے والا۔“

”

مفضل نے عرض کیا: مولا! حضرت امام قائم علیہ السلام کی مدت حکومت کتنی ہوگی؟

قال ع: ”قال الله عز وجل:

الْأَيَّامُ: ”فِيْهُمْ شَقِيٌّ وَسَعِيْدٌ. فَأَمَّا الَّذِيْنَ شَقَّوْا فِى النَّارِ لَمْ يَمُزْ فِيْهَا زَفِيْرٌ وَ شَقِيْقٌ ۚ خَلِدُوْا فِيْهَا مَا دَامَتِ



السَّمُوتُ وَالْأَرْضُ إِلَّا مَا شَاءَ رَبُّكَ إِنَّ رَبَّكَ  
فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيدُ • وَأَمَّا الَّذِينَ سُعِدُوا فَفِي  
الْجَنَّةِ خَالِدِينَ فِيهَا مَا دَامَتِ السَّمُوتُ وَالْأَرْضُ إِلَّا  
إِلَّا مَا شَاءَ رَبُّكَ مَا عَطَا غَيْرُ مَقْدُودٍ • (ہود آیت ۵۰ تا ۵۱)

والمجدوذ المقطوع "ای عطاء غیر مقطوع عنہم بل  
ہو دائم ابداً و ملک لا ینفد و حکم لا ینقطع ، و امر لا  
یبطل الا باختيار الله و مشیتہ و ارادہ التي لا یعلمها  
الا هو ؛ ثم القيامة و ما وصفه الله عزوجل فی کتابہ  
وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى خَيْرِ خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ  
السَّيِّدِ وَالْإِسْمِ الطَّاهِرِينَ وَطَّاهَرِينَ وَسَلَّم تَسْلِيمًا كَثِيرًا كَثِيرًا •

ترجمہ : حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :  
ترجمہ آیت : " پس ان میں بعض بد بخت ہوں گے اور بعض خوش نصیب ۔ اور  
وہ لوگ جو بد بخت ہوں گے وہ جہنم واصل ہوں گے اور وہاں ان کے  
لیے آپس بسکیاں (سج و پکار) ہوں گی اور وہ اُس میں ہمیشہ رہیں گے  
جب تک کہ آسمان و زمین قائم ہیں سوائے اس کے کہ جو تیرے پروردگار کو  
منظور ہو۔ بیشک تیرا پروردگار جو چاہے کرنے والا ہے ۔  
اور وہ لوگ جو خوش نصیب ہوں گے وہ جنت میں ہوں گے جس میں وہ ہمیشہ رہیں  
جب تک کہ آسمان اور زمین قائم ہیں ، سوائے اس کے کہ جو کچھ تیرے پروردگار  
کو منظور ہو۔ (اس کی یہ) عطا منقطع نہیں ہوگی ۔"

اس آیت میں "مجدوذ" کے معنی "مقطوع" کے ہیں یعنی اللہ تعالیٰ کی عطا ان لوگوں  
کے لیے مسلسل اور غیر مقطوع ہوگی ، بلکہ دائمی اور ابدی ہوگی۔ ان کی سلطنت  
ختم نہ ہوگی ، ان کی حکومت غیر منقطع ہوگی اور بغیر ارادہ و مشیت الہی نہیں  
ختم ہوگی۔ جس کا علم سوائے اللہ کے اور کسی کو نہیں ہے ۔

پھر اس نے بد قیامت آئے کی جس کا تذکرہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے  
اور طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جو تمام عالمین کا پالنے والا ہے ۔ اور  
اللہ کی جنت اصل ہوتی رہے اللہ کی بہترین مخلوق حضرت محمد پر  
جو نبی ہیں اور آپ کی پاک و طاہر آل پر اور ان حضرات پر سلام بہت بہت سلام ۔

# بحار الانوار



## باب ۲۹

### بست و نہم



زمانہ رجعت نام قائم

علیہ السلام



## باب ۲۹ زمانہ رجعت امام قائم علیہ السلام

① رجعت صرف مومن خالص اور خالص مشرکین کے لیے ہے

سعد نے ابن عبّی و ابن ابی الخطاب سے، انہوں نے البزنطی سے اور انہوں نے حماد بن عثمان سے اور انہوں نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ میں نے حمران بن اعین اور ابوالخطاب دونوں کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ ہم نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا، آپ نے فرمایا:   
يقول ۴: "أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ الْأَرْضُ عَنْهُ وَيَرْجِعُ إِلَى الدُّنْيَا الْحَيَّانُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَإِنَّ الرُّجْعَةَ لَيَبْعَامَةٌ وَهِيَ خَاصَّةٌ لَا يَرْجِعُ إِلَّا مَنْ مَحَضَ الْإِيمَانَ مُحَضًّا أَوْ مَحَضَ الشَّرْكَ مُحَضًّا"   
ترجمہ: "سب سے پہلے جس کے لیے زمین قبر شق ہوگی اور دنیا میں دوبارہ رجعت کریں گے وہ حضرت امام حسین ابن علی علیہ السلام ہوں گے۔ رجعت عام نہیں ہوگی، بلکہ خاص لوگوں کی رجعت ہوگی۔ صرف خالص مومن اور خالص مشرک کی دنیا میں دوبارہ رجعت ہوگی۔" (منتخب البصائر)

② حضرت رسول اللہ اور حضرت امیر المومنین کی رجعت

بہند الاسناد: حماد سے، انہوں نے بکیر بن اعین سے روایت کی ان کا بیان ہے کہ میں نے ایک ایسی مقدس ذات سے سنا جن کی صداقت میں مجھے شک و شبہ نہیں یعنی حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے۔ آپ نے فرمایا کہ "اِنَّ رَسُوْلًا وَّ عَلِيًّا سَيَرْجِعَانِ"   
ترجمہ: "حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت علی علیہ السلام دوبارہ دنیا میں واپس آئیں گے۔"

## رجعت و طاعت کا ذکر رجعت چھوڑو تالیف انسان کرو۔ دل آزاری نہ کرو

③

بہند الاسناد: حماد سے، انہوں نے فضیل سے، فضیل نے حضرت ابی جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:   
قال ۲: "لَا تَقُولُوا الْجِبْتَ وَالطَّاعُوتَ، وَلَا تَقُولُوا الرَّجْعَةَ، فَإِنْ قَالُوا لَكُمْ فَاثَكُمْ قَدْ كُنْتُمْ تَقُولُونَ ذَلِكَ فَقُولُوا: أَمَّا الْيَوْمَ فَلَا نَقُولُ، فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ يَسْأَلُ النَّاسَ بِالْمِائَةِ أَلْفِ دِرْهَمٍ لِيَكْفُوا عَنْهُ فَلَا تَسْأَلُوهُمْ بِالْكَلَامِ ؟"   
ترجمہ: "تم لوگ یہ نہ کہو کہ جبت و طاعت (بے دین اور سرکش) دونوں اس دنیا میں دوبارہ واپس کیے جائیں گے۔ اور اگر کوئی تم لوگوں سے کہے کہ تم تو اسی کے قائل تھے، تو ان سے کہہ دو کہ آج ہم لوگ یہ نہیں کہتے۔ اس لیے کہ خود حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو ایک لاکھ درہم دے کر لوگوں کی تالیف کیا کرتے تھے۔ پھر کیا تم لوگوں کی تالیف کلام و زبان سے بھی نہ کرو گے۔"

(منتخب البصائر)

④ سوالی رجعت قبل از وقت ہے

اسی اسناد سے حماد سے، انہوں نے زرارة سے اور زرارة نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے چند رجعت جیسے اہم مسائل کے بارے میں دریافت کیا۔ تو آپ نے فرمایا:

فقال ۳: "إِنَّ هَذَا الَّذِي تَسْأَلُونَ عَنْهُ لَمْ يَجِءْ أَوَانُهُ وَقَدْ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: "بَلْ كَذَّبُوا بِمَا لَمْ يُحِبُّوا عَلَيْهِمْ وَلَمَّا يَأْتِهِمْ تَأْوِيلُهُ" (يونس - ۳۹)

ترجمہ: "آپ نے فرمایا: جو باتیں تم دریافت کر رہے ہو ابھی ان کا وقت نہیں آیا ہے چنانچہ، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: "بلکہ انہوں نے تو اس کی تکذیب کی جس کے علم کا وہ احاطہ نہیں کر سکتے تھے اور جس کی تاویل ابھی ان کے پاس نہیں آئی تھی۔" (منتخب البصائر)



### ۵) ہر مومن کے لیے رجعت ہے

سعد نے ابن یزید ، و ابن ابی الخطاب و البقیطینی و ابراہیم بن محمد جمیعاً سے اور انہوں نے ابن ابی عمیر سے ، انہوں نے ابن اذینہ سے انہوں نے محمد بن الطیار سے ، اور انہوں نے حضرت ابی عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے اللہ تعالیٰ کے اس قول :

” وَ يَوْمَ نَحْشُرُ مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ فَوْجًا “ (سورہ نمل ۸۳)

ترجمہ : ( اور اس دن ہم ہر امت میں سے ایک بڑے گروہ کو اکٹھا کریں گے ) کی تفسیر میں فرمایا : لیس احد من المؤمنین قتل الا سیرج حتی یموت ولا احد من المؤمنین مات الا سیرج حتی یقتل ۔

ترجمہ روایت : ” مومن میں سے ہر ایک اگر وہ قتل کیا گیا ہے تو وہ دوبارہ دنیا میں واپس کیا جائے گا اور پھر وفات پائے گا ، یا اگر وفات پا گیا ہے تو دوبارہ دنیا میں واپس کیا جائے گا اور قتل کیا جائے گا ۔“

( منتخب البصائر )

### ۶) اہل عراق منکرین رجعت ہیں

سعد نے ابن عیسیٰ سے ، انہوں نے الہوازی سے ، انہوں نے حماد بن عیسیٰ سے ، انہوں نے الحسین بن المختار سے ، انہوں نے ابی بصیر سے روایت کی ہے کہ ابوبصیر کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے مجھ سے ارشاد فرمایا : کیا اہل عراق رجعت کے منکر ہیں ؟ میں نے عرض کیا : جی ہاں

آپ نے فرمایا : کیا انہوں نے قرآن مجید کی اس آیت کو نہیں پڑھا ہے ؟

” وَ يَوْمَ نَحْشُرُ مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ فَوْجًا “ (سورہ نمل ۸۳)

اور جس دن ہم ہر امت میں سے ایک بڑے گروہ کو اکٹھا کریں گے )

( منتخب البصائر )

### ۷) حران بن اعین اور میسر بن عبد العزیز کی رجعت

سعد نے ابن عیسیٰ سے ، انہوں نے البزلی سے ، انہوں نے حسین

بن عمر بن یزید سے ، انہوں نے عمر بن ابان سے ، انہوں نے ابن بکیر سے اور ابن بکیر نے حضرت ابی عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ قال ۴ : ” کأَنِّي بَحْرَانِ بْنِ أَعِينٍ وَمِيسَرِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَخْبِطَانِ النَّاسَ بِأَسْيَافِهِمَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ “

آپ نے فرمایا ” گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ ( زمانہ رجعت میں ) حران بن اعین اور میسر بن عبد العزیز صفا و مروہ کے درمیان اپنی تلواروں سے لوگوں کی نظروں کو خیرہ کر رہے ہیں ۔“

( منتخب البصائر )

### ۸) ” قتل فی سبیل اللہ “ سے مراد

سعد نے ابن ابی الخطاب سے ، انہوں نے عبد اللہ بن المغيرة سے انہوں نے ایک شخص سے ، اُس نے جابر بن یزید سے اور جابر نے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے قول خدا :

” وَلَكِنْ قُتِلْتُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ مُتُّمْ “ (سورہ آل عمران آیت ۱۵۶)

اور اگر تم اللہ کی راہ میں قتل کیے جاؤ یا مرجاؤ کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا :

” یا جابر ! اُتدری ما سبیل اللہ ؟“

اے جابر ! کیا تمہیں معلوم ہے کہ ”سبیل اللہ“ کیا ہے ؟

میں نے عرض کیا : نہیں ، بخدا میں تو اتنا ہی علم ہے جتنا آپ حضرات سے سنا ہے ۔ آپ نے فرمایا : القتل فی سبیل علی علیہ السلام و ذریتہ ، فمن قتل فی ولایتہ قتل فی سبیل اللہ . و لیس احد یؤمن بهذه الآية الا وله قتلة و میسرة ، انه من قتل ینشر حتی یموت . و من مات ینشر حتی یقتل ۔“

ترجمہ : ” قتل فی سبیل اللہ سے مراد فی سبیل علی علیہ السلام اور ان کی ذریت ہے ۔ جو شخص ان کی دوستی میں قتل ہوا سمجھ لو کہ وہ فی سبیل اللہ قتل ہوا اور جو شخص بھی اس آیت پر ایمان رکھتا ہے اس کے لیے قتل

بھی ہے اور موت بھی ۔ لہذا جو شخص قتل ہوا وہ دوبارہ دنیا میں واپس آئے گا تا ایک اُس کو موت آئے اور جس کو ان کی دوستی میں موت آئی وہ دنیا میں دوبارہ آئے گا تا قتل ہوا ۔“ ( منتخب البصائر )

ابن مغیرہ سے بھی اسی کے مثل روایت ہے۔ (تغییر عیاشی)

## ۹ تمام انبیاء رجعت فرمائیں گے

سعد نے ابن عباسی سے، انہوں نے محمد بن سنان سے، انہوں نے ابن مسکان سے، انہوں نے فیض بن ابی شیبہ سے روایت کی ہے ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت:

”وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ لَمَا آتَيْتُكُمْ مِنْ كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مُصَدِّقٌ لِمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنْصُرُنَّهُ قَالَ أَأَقْرَرْتُمْ وَأَخَذْتُمْ عَلَىٰ ذَٰلِكُمْ إِصْرِي قَالُوا أَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْهَدُوا وَأَنَا مَعَكُمْ مِنَ الشَّاهِدِينَ“ (سورہ آل عمران آیت ۸۱)

ترجمہ: ”اور جب اللہ نے انبیاء سے عہد لیا کہ جس کتاب و حکمت سے میں نے تمہیں نوازا ہے۔ پھر جو کچھ تمہارے پاس ہے اس کی تصدیق کرنے والا ایک رسول تمہارے پاس آئے گا تو تمہیں ضرور اس رسول پر ایمان لانا ہوگا اور ضرور اس کی مدد کرنی ہوگی۔ اُس نے کہا، کیا تم اقرار کرتے ہو کہ اس (عہد) پر میرا وجہ اٹھا لو گے۔ انہوں نے کہا۔ ہم اقرار کرتے ہیں۔ اُس نے کہا۔ پس گواہ رہو، اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہ ہوں۔“

کی تلاوت کرتے اور فرماتے ہوتے سنا کہ اس آیت میں ”لَيُؤْمِنُنَّ بِهِ“ کا مطلب یہ ہے کہ وہ تمام انبیاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائیں گے اور ”وَلَيَنْصُرُنَّ“ کا مطلب یہ ہے کہ وہ انبیاء امیر المومنین حضرت علیؑ کی مدد فرمائیں گے۔

میں نے عرض کیا: کیا وہ انبیاء حضرات امیر المومنین کی مدد فرمائیں گے؟

قال: نعم والله من لدن آدم فرمادے گا، فلم یبعث الله نبیاً ولا رسولا الا رزجیمهم الی الدنیا حتی یقاتلوا بین یدی علیؑ ابی طالب امیر المومنین علیہ السلام۔“

ترجمہ: ”آپ نے فرمایا: ہاں، خدا کی قسم، حضرت آدمؑ سے لیکر حضرت خاتم تک جتنے

انبیاء کو اللہ نے مبعوث فرمایا ان سب کو اللہ تعالیٰ دوبارہ اس دنیا میں بھیجے گا تاکہ وہ حضرت علیؑ ابن ابی طالب امیر المومنین علیہ السلام کے ساتھ سو کر کفار سے جہاد کریں۔“

نوٹ: مذکورہ بالا روایت ابی نے ابن ابی عمیر سے، انہوں نے ابن مسکان سے اور انہوں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے سلسلہ نمبر (۲۳) میں روایت کی ہے۔ جو (تفسیر علی بن ابراہیم) میں بیان ہوئی ہے۔

## ۱۰ یَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَأَنْذِرْ کی تفسیر

سعد نے ابن (ابی) الخطاب سے، انہوں نے محمد بن سنان سے، انہوں نے عمار ابن مسروق سے، انہوں نے المنخل بن جمیل سے، انہوں نے جابر بن یزید سے اور انہوں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے آیت: ”يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَأَنْذِرْ“ (سورہ مدثر آیت ۲۱) کے متعلق روایت بیان کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا:

”بذلك محمدٌ أصلي الله عليه وآله وقيامه في الرجعة ينذر

فيسأ-

وقوله: ”إِنَّمَا إِلَهُ الْكَافِرِينَ“ (مدثر- آیت ۲۶)

یعنی محمدؑ صلی اللہ علیہ وسلم ”نَذِيرًا لِلْبَشَرِ“ فی الرجعة

وفی قوله: ”إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ كَافَّةً لِّلنَّاسِ“ (السبا- آیت ۷۸) (مختار البصائر)

فی الرجعة-

ترجمہ: فرمایا: ”مدثر“ سے مراد محمدؑ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور ”قُمْ فَأَنْذِرْ“ یعنی

آپؑ کا قیام زمانہ رجعت میں ہوگا جس میں آپؑ لوگوں کو ڈرنے

کے لیے کھڑے ہوں گے۔

اور اللہ کا قول: ”إِنَّمَا إِلَهُ الْكَافِرِينَ“ (مدثر- ۳۶)

یعنی: محمدؑ صلی اللہ علیہ وسلم زمانہ رجعت میں بشر کے لیے نذیر ہیں۔

نیز اللہ تعالیٰ کا یہ قول: ”وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافَّةً لِّلنَّاسِ نَذِيرًا“ (سبا آیت ۷۸)

یہ بھی زمانہ رجعت کے لیے ہے۔

(مختار البصائر)

## ⑪ قیامت پہلے دوبارہ حیات پھر موت

ان ہی اسناد کے ساتھ حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ :

” اِنَّ امير المؤمنين صلوات الله عليه كان يقول : اِنَّ الْمَدْتَّرَ هُوَ كَأَنَّ عِنْدَ الرَّجْعَةِ “

فقال له رجل : يا امير المؤمنين ! اُحياة قبل القيامة ثم موت ؟ قال : فقال له عند ذلك : نعم والله لكفر من الكفر بعد الرجعة أشد من كفريات قبلها “

ترجمہ : ” امیر المؤمنین صلوات اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ ” مدتر “ زمانہ رجعت میں ہونا ہے “

ایک شخص نے عرض کیا : یا امیر المؤمنین ! کیا قیامت سے پہلے دوبارہ حیات ہے اس کے بعد موت ہے ؟

آپ نے فرمایا : ہاں ، خدا کی قسم ، زمانہ رجعت میں پہلے سے زیادہ کفر موجود ہوگا “

( منتخب البصائر )

## ⑫ لشکر امیر المؤمنین اور لشکر ابلیس میں جنگ

سعد نے ابن ابی الخطاب سے انہوں نے موسیٰ بن سعد ان سے انہوں نے عبد اللہ بن القاسم الحضرمی سے ، انہوں نے عبد الکریم بن عمرو الخثعمی سے روایت کی ہے کہ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا ، آپ فرماتے تھے : ” اِنَّ ابليس قال : ” اَنْظِرْنِي اِلَى يَوْمٍ يُبْعَثُونَ “ ( اعراف - ۱۵ )

فاجاب الله ذلك عليه ” فقال اِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِينَ اِلَى يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُومِ “ فاذا كان يوم الوقت المعلوم ، ظهر ابليس لعنه الله في جميع اشباعه منذ خلق الله آدم الى يوم الوقت المعلوم وهي آخر نزة ينزلها امير المؤمنين عليہ السلام

فقلت : واشبا لكثرة ؟ قال : نعم . اشبا لكثرة وكثرة ما من امام في قرن الا ويكرمه البر والفاجر في دهره حتى يدل

الله المؤمن ( من ) الكافر

فاذا كان يوم الوقت المعلوم كرا امير المؤمنين عليہ السلام في اصحابه وجار ابليس في اصحابه ، ويكون ميعقاتهم في ارض من اراضي الفرات يقال له : الرُّوحا قريب من كونكم ، فيقتتلون قتالا لم يقتتل مثله منذ خلق الله عز وجل العالمين فكأني انظر الى اصحاب علي امير المؤمنين عليہ السلام قد رجعوا الى خلفهم القسقرى مائة قدم وكأني انظر اليهم وقد وقعت بعض ارجلهم في الفرات .

فعند ذلك يهبط الجبار عز وجل في ظلال من العناب والملائكة وقضى الامر رسول الله صلى الله عليه وسلم امامه بيده حربة من نور فاذا نظر اليه ابليس رجع القسقرى ناكضا على عقبه فيقولون له اصحابه : اين تريد وقد طغرت ؟ فيقول : ” اِنِّي ارى ما لا ترون . اِنِّي اُخاف الله رب العالمين “ فيلحقه الشبى صلى الله عليه وسلم فيطعنه طعنة بين كتفيه ، فيكون هلاكه وهلاك جميع اشياعه فعند ذلك يعبد الله عز وجل ولا يشرك به شيئا ويملك امير المؤمنين عليہ السلام اربعا واربعين الف سنة حتى يلد الرجل من شيعة علي عليه السلام الف ولد من صلبه ذكرا وعند ذلك تظهر الجنة المدها متان عند مسجد الكوفة وما حوله بما شاء الله .

امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے تھے : ( ترجمہ )

ترجمہ ” ابلیس نے کہا : ” اَنْظِرْنِي اِلَى يَوْمٍ يُبْعَثُونَ “ ( اعراف - ۱۵ ) ( مجھے قیامت کے دن تک کی مہلت ہے )

تو اللہ نے اسے منظور کیا اور فرمایا : ” اِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِينَ اِلَى يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُومِ “ ( اعراف - ۱۶ ) یعنی ( مجھے یوم وقت معلوم تک کی مہلت ہے )

لہذا : جب یوم وقت معلوم آئے گا تو ابلیس اپنے تمام لوگوں کو بیکر فاجر ہوگا جو خلقت حضرت آدم سے میکروم وقت معلوم تک اس کی پیروی کر چکے ہوں

اور یہ آخری جنگ ہوگی جو حضرت امیر المومنین علیؑ سلام اور ابلیس کے درمیان ہوگی۔

میں نے عرض کیا: کیا اس سے پہلے بھی جنگ لڑی جا چکی ہوگی؟  
آپ نے فرمایا: جنگیں ہوں گی اور برابر ہوں گی، اور ہر امام کے اپنے اپنے دور میں نیکی اور بدی کی جنگ ہوتی رہے گی۔

اور جب یومِ دقت معلوم آئے گا تو حضرت امیر المومنین علیؑ سلام اپنے اصحاب کو لیکر آگے بڑھیں گے اور ابلیس اپنے اصحاب کو لیکر بڑھے گا اور یہ معرکہ تم لوگوں کے کوفہ کے قریب مقام ”روحا“ پر ہوگا جو دریائے فرات کے کنارے واقع ہے اور ایسا گھسان کا دن پڑے گا کہ جب سے دنیا ہوئی ایسا دن کبھی نہ پڑا ہوگا۔

چنانچہ: مجھے ایسا نظر آ رہا ہے کہ حضرت علی امیر المومنین علیؑ سلام کے اصحاب کو مجبوراً اس وقت قدم پیچھے ہٹنا پڑے گا اور ایسا بھی نظر آتا ہے کہ بعض اصحاب کے قدم پیچھے ہٹتے دریاے فرات میں اتر جائیں گے۔

اُس وقت خدا نے قہار و جبار نصرت کے لیے بادلوں سے فرشتوں کی فوج اتارے گا اور حکم خدا پورا ہوگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آگے آگے ہوں گے اُن کے ہاتھ میں نور کا ایک نیزہ ہوگا جب ابلیس کی نظر آپ پر پڑے گی تو اپنے پیچھے کی طرف بھاگے گا۔ اس کو بھاگتا دیکھ کر اُس کے لشکر والے کہیں گے کہ کیوں بھاگتے ہو تم فتیاب و ظفریاب ہو رہے ہو؟

وہ جواب دیگا: ”انی اسری ما لاترون انی اخاف اللہ رب العالمین“  
(جو میں دیکھتا ہوں تم نہیں دیکھتے ہیں۔ اللہ رب العالمین سے ڈرتا ہوں اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بڑھ کر اس کی پشت پر نیزہ ماریں گے اور وہ ہلاک ہو جائے گا۔ پھر اس کے سارے ساتھی ہلاک ہو جائیں گے۔ اُس وقت مرنے والے عبادت کرنے والے رہ جائیں گے اور شرک کا نام و نشان مٹ جائے گا۔

پھر حضرت امیر المومنین علیؑ سلام جو ابلیس ہزار سال تک حکومت کرتے رہیں گے اور اس عرصے میں شیعیان حضرت علیؑ سلام میں سے ہر ایک کے صلب ایک ایک ہزار فرزند ترینہ پیدا ہوں گے اس وقت مسجد کوفہ اور اس کے چاروں طرف

”جنتان مدھامتان“ دوسری سوزنا داب باغات ظاہر ہوں گے۔“  
(منتخب البصار)

### ۱۳) حضرت امام حسینؑ اور حساب خلق

مندرجہ بالا اسناد کے ساتھ عبداللہ بن القاسم سے، انھوں نے حسین بن احمد المنقری سے، انھوں نے یونس بن ظبیان نے اور انھوں نے حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ:

قال ۴: انّ ائذی یلی حساب الناس قبل یوم القیامۃ الحسین بن علی علیہ السلام فاما یوم القیامۃ فاما ہو بعث الی الجنة وبعث الی النار۔

ترجمہ: آپ نے فرمایا: ”روزِ قیامت سے پہلے ہی حضرت امام حسین بن علی علیہ السلام تمام لوگوں کا حساب کتاب کر دیں گے۔ پس قیامت کے دن تو صحن لوگوں کو جنت میں بھیجنا یا جہنم میں پہنچا دینا باقی رہ جائے گا۔“  
(منتخب البصار)

### ۱۴) سب سے پہلے حضرت امام حسینؑ رجعت فرمائیں گے

سعد نے ایوب بن نوح اور حسن بن علی بن عبداللہ وغیرہ سے اور انھوں نے عباس بن عامر سے، انھوں نے سعید سے، انھوں نے داؤد بن راشد سے، انھوں نے حران سے اور حران نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت بیان کی ہے کہ:

قال ۵: ”انّ اول من یرجع لعمار کما الحسین علیہ السلام فیملک حتی تقع حاجبہ علی عینیہ من الکبر۔“

ترجمہ: آپ نے فرمایا: ”سب سے پہلے حضرت امام حسین علیہ السلام رجعت فرمائیں گے اور اتنے عرصے تک حکومت کریں گے کہ بوڑھے ہو کر آپ کی بھویں لٹک کر آپ کی آنکھوں پر آجائیں گی۔“  
(منتخب البصار)

\* سعد نے ابن عیسیٰ اور ابن عبد الجبار اور احمد بن الحسن بن فضال سے اور انھوں نے حسن بن فضال سے، انھوں نے ابو المغراء سے، انھوں نے داؤد بن راشد سے سند بالا روایت کے مثل روایت کی ہے۔  
(منتخب البصار)



☆ اور یہی روایت سعد نے ابن عباسی سے انھوں نے ابوہازی و محمد بن بقیہ سے اُنھوں نے نصر سے، اُنھوں نے یحییٰ بن حبیب سے، اُنھوں نے معقل بن عثمان سے اُنھوں نے معقل بن خنیس سے اور اُنھوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت نمبر (۱۹) میں اور روایت نمبر (۵۴) میں بھی سعد و ابن عباسی و عمر بن عبد العزیز جمیل بن راج و معقل بن خنیس اور زید شحام نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کی ہے۔ (بحوالہ منتخب البصائر)

### (۱۵) ہر شخص کی حقیقت سامنے آجائے گی

سعد نے احمد بن محمد سیاری سے، اُنھوں نے احمد بن عبد اللہ بن قبیصہ سے اُنھوں نے اپنے باپ سے، اُنھوں نے اپنے کسی شخص سے اور اس شخص نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے قول خدا:

”يَوْمَ هُمْ عَلَى النَّارِ يُقْتَلُونَ“ (سورۃ الذاریات آیت ۱۳)

کے متعلق بیان کیا ہے کہ آپ نے فرمایا:

”يَكْسِرُونَ فِي الْكُرَّةِ كَمَا يَكْسِرُ الذَّهَبَ حَتَّى يَرْجِعَ كُلُّ شَيْءٍ إِلَى شِبْهِهَ يَعْنِي إِلَى حَقِيقَتِهِ“

ترجمہ آیت: ”جس دن اُنھیں آگ سے عذاب دیا جائے گا۔“ (الذاریات: ۱۳)

آپ نے فرمایا کہ: ”لوگ زمانہ رجعت میں اس طرح تپائے جائیں گے جس طرح آگ میں سونا تپایا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ ہر شخص کی حقیقت نکھر کر سامنے آجائے گی۔“

### (۱۶) ہر مظلوم اپنا قصاص لے گا

سعد نے یقطنی سے، اُنھوں نے قاسم سے، قاسم نے اپنے جد حسن سے حسن نے حضرت ابوہریرہؓ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

”لَتَرْجَعَنَّ نَفُوسٌ ذَهَبَتْ وَلَيَقْتَضَنَّ يَوْمَ يَقُومُ وَمَنْ عَذَّبَ يَقْتَضِ بَعْدَ ابْنِهِ وَمَنْ أُغِيظَ أَغَاظَ بَغِيظِهِ وَمَنْ قَتَلَ اقْتَضِ بَقْلَهُ وَيُرَدُّ لِمَنْ أَعْدَاهُمْ مَعَهُمْ حَتَّى يَأْخُذُوا بِثَأْرِهِمْ ثُمَّ يَعْمُرُونَ بَعْدَهُمْ ثَلَاثِينَ شَهْرًا ثُمَّ يَمُوتُونَ“

فِي لَيْلَةٍ وَاحِدَةٍ قَدْ أَدْرَكُوا ثَأْرَهُمْ وَشَفَعُوا أَنْفُسَهُمْ وَيَصِيرُ عَذَابُهُمْ إِلَى أَشَدِّ النَّارِ عَذَابًا ثُمَّ يَوْفُونَ بَيْنَ يَدَيِ الْجَبَّارِ عَزَّ وَجَلَّ فَيُؤْخَذُ لَهُمْ بِحَقِّ قَوْمِهِمْ“

(ترجمہ)

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا: ”کچھ لوگ جو دنیا سے گزر چکے ہیں دوبارہ دنیا میں رجعت کریں گے اور اپنا قصاص لیں گے جس کو اذیت دی گئی ہے وہ اپنی اذیت کا بدلہ لے گا جس کو ستایا گیا ہے وہ اس ستائے جانے کا بدلہ لے گا جس کو قتل کیا گیا ہے وہ اپنے قتل کا بدلہ (اپنے قاتل سے) لے گا اور بدلے قصاص کے لیے اس کے دشمن بھی دوبارہ دنیا میں لائے جائیں گے تاکہ وہ (مظلوم اپنے دشمن سے) اپنا قصاص و انتقام لے سکے اور اس قصاص کے بعد وہ تیس ماہ زندہ رہیں گے اس کے بعد صرف ایک ہی شب میں سب کے سب مرجائیں گے۔ ان کے دلوں کو ٹھنڈک مل جائے گی اور ان کے دشمنوں کو جہنم کے شدید عذاب میں مبتلا کر دیا جائے گا۔ اور پھر یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اپنا حق حاصل کریں گے۔“ (منتخب البصائر)

### (۱۷) رجعت کا ذکر قرآن میں

مذکورہ اسناد سے حسن بن راشد نے محمد بن عبد اللہ بن حسین سے روایت کی کہ ان کا بیان ہے کہ میں ایک مرتبہ اپنے والد کے ساتھ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا ان دونوں میں باتیں ہو رہی تھیں کہ اسی اثنا میں میرے والد نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا کہ کمرہ (رجعت) کے متعلق آپ کیا فرماتے ہیں؟

قال: ”اقول فيها ما قال الله عز وجل وذلك ان تفسيرها (يعني تفسير الكرة) صار الى رسول الله قبل ان يأتي هذا الحرف بخمسة وعشرين ليلة قول الله عز وجل: ”تِلْكَ اِذَا كُرَّةٌ خَاسِرَةٌ“ (النزعات آیت ۱۲)

اِذَا رَجَلُوا إِلَى الدُّنْيَا وَلَمْ يَقْضُوا ذُحُلَهُمْ۔

قال له ابی: يقول الله عز وجل ”فَأَنفَاهُ فِي جَحِيمٍ وَاحِدَةٍ“ فَاذْهَبُوا بِالسَّاهِي

ایسی شے ارادہ نہ تھا؟ فقال اذا انتقم منهم وبانت بقية الاوج

بہ ساهرة لاتنام ولا تموت۔

ترجمہ: ”امامؑ نے فرمایا: میں اس کے بارے میں وہی کہتا ہوں جو اللہ عزوجل فرماتا ہے

ترجمہ آیت: ”(یہ رجعت تو نقصان دہ ہی رہی) (نازعات ۱۲)  
یعنی جب وہ دنیا میں دوبارہ رجعت کریں گے اور اس میں بھی ان کا  
قصاص پورا نہ ہوگا تو وہ کہیں گے۔ (تلك... خاسرة)

میرے والد نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ کے اس قول کا کیا مطلب ہے؟  
(آیت) ”فَانْمَا هِيَ سَرْجِرَةٌ وَاحِدَةٌ فَاِذَا هُمْ بِالسَّاهِرَةِ“ (النازعات ۴۹)  
(ترجمہ آیت) پس وہ تو ایک بھڑکی ہی ہوگی۔ پھر وہ اچانک بیدار ہوں گے  
آپؑ نے فرمایا: وہ ان لوگوں سے انتقام لیں گے اور یقینہ لوگ ابھی نہ سوتے  
ہوں گے اور نہ ان پر موت طاری ہوگی۔“ (منتخب البصائر)

### ۱۸ زمانہ رجعت میں حکومتِ ائمہ

سعد نے ہمارے اصحاب کی ایک جماعت رواتہ سے، اس جماعت نے ابن  
ابو عثمان و ابراہیم بن اسحاق سے، انھوں نے محمد بن سلیمان دلمی سے، انھوں نے اپنے والد سے  
روایت بیان کی ہے ان کا بیان ہے کہ میں نے ایک دن حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام  
سے قول خدا: ”اِذْ جَعَلْ فِيكُمْ اَنْبِيَاءً وَجَعَلَكُمْ مُلُوكًا“ (مائدہ: ۲۰)  
یعنی (جب اُس نے تم میں اپنے انبیاء قرار دیے اور تم کو بادشاہ بنایا۔)

میں متعلق سوال کیا تو آپؑ نے فرمایا:  
”الانبياء رسول الله صلى الله عليه وسلم و ابراهيم واسماعيل و  
ذرّيته، والملوك الائمة عليهم السلام“

قال: فقلت: واعى ملك اعطيتهم؟

فقال: ”ملك الجنة وملك الكوفة۔“

ترجمہ: ”انبیاء سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابراہیم و حضرت  
اسماعیل اور ان کی ذریت ہیں اور ملوک سے مراد ائمہ علیہم السلام ہیں۔“

راوی کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا: مگر آپؑ حضرت کو کونسی ملکیت اور بادشاہت ملی؟  
آپؑ نے فرمایا: جنت کی بادشاہت اور زمانہ رجعت کی حکومت و سلطنت۔“  
(منتخب البصائر)

یہ روایت نمبر ۱۴ پر آچکی ہے۔

### ۱۹ حضرت امیر المومنین صاحب کرات و رجائیں

کتاب الواحدہ میں محمد بن الحسن بن عبد اللہ اطروش سے، انھوں نے جعفر  
بن محمد بجلی سے، انھوں نے برقی سے، انھوں نے ابن ابونجران سے، انھوں نے عاصم بن حمید  
سے اور انھوں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام روایت بیان کی ہے کہ حضرت  
امیر المومنین علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ:

”اِنَّ اللهَ تبارك وتعالى احد واحد تفرد في وحدانيته  
ثم تكلم بكلمة فصارت نوراً ثم خلق من ذلك النور  
محمدّاً صلى الله عليه وآله وخلقني وذريتي۔“

ثم تكلم بكلمة فصارت روحاً فأسكنه الله في ذلك النور  
وأسكنه في أبداننا فنحن روح الله وكلمته فبنا احتجج  
على خلقه، فما زلنا في ظلة خضراء، حيث لا شمس  
ولا قمر ولا ليل ولا نهار، ولا عين تطرف بعده  
ونقدسه ونسبحه۔ وذلك قبل ان يخلق الخلق و  
أخذ ميثاق الانبياء بالامان والنصرة لنا و  
ذلك قوله عز وجل ”وَإِذْ أَخَذَ اللهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ لَمَا آتَيْتُكُمْ  
مِنْ كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مُّصَدِّقٌ  
لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنْصُرُنَّهُ“ (آل عمران: ۸۱)  
یعنی: لتؤمننَّ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَلَتَنْصُرُنَّ وَصِيَّه  
و سینصرونہ جمیعا۔

وَإِنَّ اللهَ أَخَذَ مِيثَاقِي مع ميثاق محمد صلى الله عليه وآله وسلم  
بالنصرة بعضنا لبعض، فقد نصرت محمداً و  
جاهدت بين يديه، وقتلت عدوه ووفيت الله  
بما أخذ عليّ من الميثاق والعهد والنصرة  
لمحمد صلى الله عليه وآله ولم ينصرني احد من  
انبياء الله ورسله، وذلك لما قبضهم الله اليه

وسوف ينصروننى ويكون لى ما بين مشرقها الى مغربها وليبعثن الله احياء من آدم الى محمد صلى الله عليه وآله كل نبي مرسل ، يضرىون بين يدى بالسيف هام الاموات والاحياء والشقلين جميعا فيا عجباً وكيف لا اعجب من اموات يبعثهم الله احياء يلبثون زمرة زمرة بالتلبية : لبيك لبيك يا داعى الله قد تخللوا بسلك الكوفة ، قد شهروا سيوفهم على عواتقهم ليضرىون بها هام الكفرة وجبايتهم واتباعهم من جبارة الاولين والآخرين حتى ينجز الله ما وعدهم فى قوله عز وجل :

الآية : " وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا " (سورة النور آيت ۵۵) اى يعبدوننى آمنين لا يخافون احداً من عبادى ليس عندهم تقية -

وان لى الكرة بعد الكرة ، والرجعة بعد الرجعة وانا صاحب الرجعات والكرات وصاحب الصلوات والنقمة والذوات العجيبات وانا قون من حديد ، وانا عبد الله واخو رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم انا امين الله وخازنه وعيبة سره وحجابه ووجهه وصراله وميزانه وانا الحاشى الى الله ، وانا كلمة الله التى يجمع بها المفترق ويفرق بها المجتمع -

وانا اسماء الله الحسنى وامثاله العليا وآياته الكبرى وانا صاحب الجنة واثارها اسكن اهل الجنة الجنة و اسكن اهل النار النار ، والى تزويج اهل الجنة

والى عذاب اهل النار ، والى ايباب الخلق جميعاً - وانا الايباب الذى يؤوب اليه كل شىء بعد القضاء والى حساب الخلق جميعاً -

وانا صاحب الهبات ، وانا المؤذن على الاعراف - وانا بارز الشمس ، انا دابة الارض ، وانا قسيم النار وانا خازن الجنان وصاحب الاعراف -

وانا امير المؤمنين ويعسوب المتقين وآية السابقين ولسان الناطقين وخاتم الوصيين وارث النبيين ، و خليفة رب العالمين وصراط ربي المستقيم وفساطه والحجة على اهل السماوات والارضين وما فيها وما بينهما وانا الذى اُتخ الله به عليكم فى ابتداء خلقكم وانا الشاهد يوم الدين وانا الذى علمت علم المنيا والبلايا والقضايا وفضل الخطاب والانساب واستحفظت آيات النبيين انبى المستخفين المستحفظين وانا صاحب العصاء والميسم وانا الذى سخرت لى السحاب والرعد والبرق والظلم والانوار والرياح والجبال والبحار ، والنجوم والشمس والقمر ، انا القرن الحديد وانا فاروق الامة وانا السادى وانا الذى اُحصيت كل شىء عدداً بعلم الله الذى اودعني وبسره الذى اسره الى محمد صلى الله عليه وآله واسره النبى صلى الله عليه وآله الى وانا الذى انحلنى ربي اسمه وكلمته وعلمه وفهمه -

يا معشر الناس اسألونى قبل ان تفقدونى ، اللهم انى اشهدك واستعديك عليهم والاحول ولا قوة الا بالله العلى العظيم ، والحمد لله متبعين امره -

( ترجمہ )

" بیشک اللہ تعالیٰ احد اور واحد ہے اور وہ اپنی وحدانیت میں بالکل تنہا تھا ، پھر اس کے لب قدرت سے ایک کلمہ نکلا اور وہ نور ہو گیا

پھر اُس نور سے اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور مجھے اور میری ذریت کو خلق فرمایا۔

پھر لب قدرت سے ایک اور کلمہ نکلا اور وہ روح بن گیا۔ اور اللہ نے اس روح کو اس نور میں ساکن کر کے اُسے ہمارے ابدان میں ودیعت فرمادیا لہذا ہم لوگ روح اللہ اور کلمۃ اللہ ہیں۔ اور ہمیں اللہ نے اپنی مخلوق پر حجت بنایا۔ پھر ہم سب سلسل ایک سبب رنگ کے سائے میں رہے جبکہ ابھی آفتاب تھا نہ مانتاب، نہ رات تھی نہ دن تھا اور نہ کوئی دیکھنے والی آنکھ تھی۔ ہم لوگ اللہ کی عبادت اور اس کی تقدیس و تسبیح کرتے رہے۔ اور کسی مخلوق کے خلق ہونے سے پہلے کی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انبیاء سے ہم لوگوں پر ایمان لانے اور ہماری نصرت کا عہد و پیمان لیا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ:

”وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ الْانْبِيَاءِ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا، فَاعْبُدُونِي“ (سورہ آل عمران: ۱۸)

ترجمہ آیت: ”اور جب اللہ نے انبیاء سے ميثاق لیا کہ جو کچھ تمہیں کتاب و حکمت دی جائے، پھر تمہارے پاس کوئی نبی آئے جو تمہارے پاس والی چیز کی تصدیق کرنے والا ہو تو تم ضرور اُس پر ایمان لانا اور ضرور اس کی نصرت بھی کرنا۔“

یعنی: یہ سب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لائیں گے اور یہ سب کے سب ان کے وصی کی نصرت کریں گے۔

اور بیشک اللہ نے مجھ سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ عہد لیا کہ ہم دونوں باہم ایک دوسرے کی مدد و نصرت کریں گے۔ چنانچہ میں نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدد و نصرت میں اُن کے سامنے جہاد کیا، اُن کے دشمنوں کو قتل کیا اور اللہ تعالیٰ نے جو عہد مجھ سے لیا تھا وہ میں نے پورا کیا، مگر انبیاء اور رسولوں نے میری کوئی نصرت نہیں کی۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے اُن کی ارواح قبض کر لی تھی، مگر آئندہ وہ لوگ میری مدد کریں گے اور مشرق و مغرب تک میری حکومت ہوگی اور حضرت آدم سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک جتنے انبیاء و رسل ہیں ان سب کو اللہ تعالیٰ دوبارہ اس دنیا میں زندہ کر کے بھیجے گا اور وہ ہمارے سامنے نواہ سے جہاد کریں گے۔

مجھے تعجب ہے اور حیران فحشہ کیونکہ نہ تعجب ہو کہ اللہ مژدوں کو زندہ کر کے مبعوث فرمائے گا جو گروہ درگروہ آگے بڑھیں گے اور کہیں گے کہ بیشک بیشک لے اللہ کی طرف دعوت دینے والے! اور وہ اپنی برہمنہ تلواریں اپنے دوش پر رکھے ہوئے کوفہ کی گلیوں اور کوچوں میں پھریں گے تاکہ کافروں اور ظالموں اور ان کے پیروکاروں کے سر قلم کر دیں، خواہ وہ اولین میں سے ہوں یا آخرین میں سے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنے اُس وعدے کو پورا کرے گا جو اُس نے اس آیت میں فرمایا ہے کہ:

ترجمہ آیت: ”اللہ نے تم میں سے اُن (لوگوں) کے ساتھ جو ایمان لائے اور اعمال صالحہ بجالائے، وعدہ فرمایا ہے کہ وہ بالضرر اُن کو زمین میں (اپنا) نائب و خلیفہ بنائے گا جس طرح کہ اُن سے پہلوں کو اُس نے (اپنا) نائب و خلیفہ بنایا تھا اور اُن کے دین کو جو کہ اُس نے اُن کے لیے پسند کیا ہے یقیناً مستحکم بنائے گا تاکہ اُن کے خون کو اس کے ساتھ بدل دے۔ پس وہ میری ہی عبادت کریں اور وہ میرے ساتھ کسی شے کو شریک نہ ٹھہرائیں“ (النور - آیت ۵۵)

یعنی: وہ لوگ بغیر کسی سے ڈرے ہوئے ہماری عبادت کریں۔ انہیں اُس وقت تقیہ کی ضرورت نہ ہوگی۔

اور میرے لیے کرہ بعد کرہ و رجعت بعد رجعت ہوگی۔ میں صاحب رجعات اور صاحب کرات ہوں۔ میں صاحب صولات (دربہ) اور طاقت والا ہوں اور بار بار انتقام لینے والا ہوں، میں عجیب و غریب دولت و سلطنت والا ہوں، میں فولادی سینک ہوں، میں اللہ کا بندہ ہوں اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بھائی ہوں۔

میں اللہ کا امین اور اس کا خزینہ دار ہوں، میں راز دار الہی ہوں، میں اُس کا حجاب ہوں، میں وجہ اللہ ہوں، میں صراط الہی ہوں، میں میزان الہی ہوں، میں حاشہ خلق ہوں، میں اللہ کا وہ کلمہ ہوں جس سے وہ متفرق کو مجتمع اور مجتمع کو متفرق کرے گا۔

میں اسمائے حسنی الہی ہوں اور اس کی اعلیٰ ترین امثال ہوں، میں اللہ کی آیت کبریٰ ہوں میں صاحب جنت و نار (تقسیم جنت و جہنم کرنے والا) ہوں۔ میں اہل جنت کو



جنت میں اور اہل جہنم کو جہنم میں داخل کروں گا۔ میں اہل جنت کی تزیین کروں گا اور اہل جہنم کو عذاب میں مبتلا کروں گا۔ ساری مخلوق ہماری طرف پلٹ کر آئے گی۔ میں وہ مرکز ہوں کہ جہاں ہر شے پلٹ کر آئے گی۔ ساری مخلوق کا حساب و کتاب میرے ذمے ہوگا۔ میں کئی ہیئت والا ہوں میں مقام اعراف کا موزن ہوں، میں آفتاب میں ظاہر ہونے والا ہوں، میں دابۃ الارض ہوں، میں تقسیم نار اور خازن جنت ہوں، میں صاحب اعراف ہوں۔

میں ہی امیر المؤمنین، یعسوب المتقین (پرہیزگاروں کا قائد)، سابقین کی نشانی اور سان ناطقین (حق بولنے والوں کی زبان)، وخاتم اوصیاء، اور وارث انبیاء، و خلیفہ رب العالمین ہوں، میں اپنے رب کی صراطِ مستقیم ہوں، میں فسطاط الہی (خیمہ خدا) میں اہل آسمان و اہل زمین اور ان دونوں کے درمیان جو کچھ ہے ان سب پر حجت الہی ہوں۔

میں وہ ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے میرے ذریعے سے تمہاری ابتداء خلقت میں تم لوگوں پر حجت قائم کی، میں بروز قیامت تم لوگوں پر شہید ہوں، میں وہ ہوں کہ تمام منایا و بلایا، فصل الخطاب و انساب کا علم مجھے عطا کیا گیا ہے میں انبیاء کی ساری نشانیاں محفوظ کیے ہوئے ہوں۔

میں صاحب عصا اور صاحب میثم ہوں، میں وہ ہوں کہ تمام بادل و رعد و برق و ظلمت و نور و ہوا و پہاڑ و سمندر و نجوم و شمس و قمر میرے لیے مسخر کر دیے گئے ہیں۔ میں قرنِ حدید ہوں، میں فاروقِ امت ہوں میں ہادی ہوں، اللہ کا وہ علم جو مجھے ودیعت ہوا ہے اور وہ اسرار و رموز جو اللہ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو تفویض فرمایا اس کے ذریعے سے ہر شے کی تعداد و شمار سے واقف ہوں۔ میں وہ ہوں کہ مجھے میرے رب نے اپنا اسم اپنا کلمہ اپنی حکمت، اپنا علم اور اپنی فہم عطا فرمایا ہے۔

اے گروہ مردم! مجھ سے جو کچھ پوچھنا ہو پوچھ لو قبل اس کے کہ تم مجھ کو نہ پاسکو۔ اے اللہ! میں تجھے ان لوگوں پر اپنا گواہ بنا تا ہوں۔ اور نہیں ہے کوئی طاقت اور نہیں ہے کوئی قوت مگر خدا کے بزرگ و برتر کی عطا کی ہوئی اور ساری حمد اللہ کے لیے ہے۔ (منتخب البھار)

## وَلَا أَسْلَمَ... كُرْهًا. کی تفسیر

(۲۱)

صالح بن میثم سے روایت ہے۔ اُن کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے قولِ خدا: (سُورَةُ اَلْاٰمِرَانِ ۸۳) "وَلَا أَسْلَمَ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَكُرْهًا" (اور اسی کے مطیع ہیں آسمانوں اور زمین میں جو کچھ بھی ہے، خوشی سے اور ناخوشی سے) کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا:

"ذَلِكَ حِينَ يَقُولُ عَلِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ: "أَنَا أَوَّلِي النَّاسِ بَهَذِهِ آيَةٍ " وَأَقْسَمُوا بِاللَّهِ جَمْدًا أَيْمَانُهُمْ لَا يَبْعَثُ اللَّهُ مِنْ يَمُوتُ بَلَى وَعُذًّا عَلَيْهِ حَقًّا وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ " (۳۸) لَبِيسٌ لِّهَؤُلَاءِ الَّذِي يَخْتَلِفُونَ فِيهِ وَلِيَعْلَمَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَنَّهُمْ كَانُوا كَاذِبِينَ " (۲۹) (نحل ۳۸-۲۹)

ترجمہ

(ترجمہ روایت)

امام نے فرمایا کہ یہ اُس وقت ہوگا جب حضرت علی علیہ السلام فرمائیں گے کہ میں لوگوں میں اس آیت کا سب سے زیادہ حقدار ہوں:-

آیت: "وَأَقْسَمُوا... كَذِبِينَ" (نحل ۳۸-۲۹) ترجمہ آیت: "اور وہ اللہ کی پکی قسمیں کھاتے تھے (یہ کہتے ہوئے کہ) جو مر گیا اللہ اس کو نہیں اٹھائے گا۔ یقیناً اُس کے وعدے کی وفا اُس پر واجب ہے لیکن اکثر لوگ یہ نہیں جانتے۔

تاکہ وہ اُن پر وہ بات واضح کر دے جس کے بارے میں وہ اختلاف کیا کرتے تھے اور تاکہ وہ لوگ جنہوں نے انکار کیا جان لیں کہ بیشک وہی جھوٹے تھے۔ (سورہ نحل ۳۸-۲۹) (تفسیر عیاشی)

## حضرت علیؑ زمانہ رحبت میں

(۲۲)

ابن ولید نے صفار سے، اُنھوں نے ابن عیینی سے، اُنھوں نے علی بن حکم سے اُنھوں نے عامر بن معقل سے، اُنھوں نے ابو حمزہ ثمالی سے اور اُنھوں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے مجھ سے فرمایا: اے ابو حمزہ!

قال لی، یا ابا حمزة! لا تضعوا علیّ دون ما وضعه الله ولا ترفعوا علیّ فوق ما رفعه الله، کفّی بعلیّ ان یقاتل اهل الکرة (۱) و ان یرزق اهل الجنة -

ترجمہ: آپ نے فرمایا: اے ابو حمزہ! حضرت علی علیہ السلام کو جس مقام پر اللہ تعالیٰ نے رکھا ہے، اس سے کم مت کرو اور جو بلندی ان کو اللہ تعالیٰ نے عطا کی ہے اس سے زیادہ اونچا و بلند نہ کرو۔ حضرت علی علیہ السلام کے لیے یہی شرف بہت کافی ہے کہ وہ زمانہ رجعت میں بھی خدا کے دشمنوں سے جنگ کریں گے اور اہل جنت کی تزویج کریں گے۔ (امالی ص ۱۰۰)

بصائر الدرجات میں بھی ابن عسّی سے اسی کے مثل روایت ہے۔

منتخب البصائر میں بھی عامر بن معقل سے اسی کے مثل روایت ہے۔

یہ روایت قبل ازیں روایت (۹) میں بیان ہو چکی ہے۔

آنحضرت پر زمانہ رجعت میں سب ایمان لائیں گے

تفسیر علی بن ابراہیم میں اس آیت کے متعلق کہ: "وَ اِنْ مِنْ اَهْلِ الْکِتَابِ اِلَّا لَیُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهِمْ" (النساء: ۱۵۹)

ترجمہ آیت: "اور کوئی شخص اہل کتاب میں سے ایسا نہیں رہے گا جو اس کی موت سے پہلے اس پر ایمان نہ لے آئے گا اور قیامت کے دن وہ ان لوگوں پر گواہ ہوگا۔"

مترجم ہے کہ: روایت کی گئی ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوبارہ دنیا میں رجعت فرمائیں گے تو سب کے سب لوگ آپ پر ایمان لے آئیں گے۔

(تفسیر علی بن ابراہیم)

قال: وحدثنی ابی، عن القاسم بن محمد، عن سلیمان بن داؤد

المنقری عن ابی حمزة، عن شہر بن حوشب قال: قال لی الحجاج

یا شہر! آية فی کتاب الله قد اعیتنی۔ فقلت:

قلت: ایہا الامیر آية آية هی؟

فقال: "وَ اِنْ مِنْ اَهْلِ الْکِتَابِ اِلَّا لَیُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهِ"

والله لا اتی لا مر بالیهودی والنصرانی فتضرب عنقه ثم ارمقه بعینی فما اراه یحزک شفّتیہ حتی یحمل۔

نقلت: اصح الله الامیر لیس علی ماتاً ذلت۔

قال: کیف هو؟ قلت: ان عیسی ینزل قبل یوم القیامة اللہ

فلا یبقی اهل ملّة یسودی ولا غیرہ الا آمن به قبل موتہ

و یصلی خلف المہدی۔

قال: ویحک اتی لك هذا؟ ومن این جئت به؟

فقلت: حدّثنی به محمد بن علی بن الحسین بن علی بن

ابی طالب علیہ السلام۔

فقال: جئت والله بہا من عین صافیة۔

(ترجمہ)

نیز شہر بن حوشب سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ مجھ سے حجاج نے کہا:

اے شہر! قرآن کی ایک آیت ہے جس نے مجھے بہت پریشان کر رکھا ہے۔

میں نے عرض کیا: اے امیر! وہ کون سی آیت ہے؟

اس نے کہا: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"وَ اِنْ مِنْ اَهْلِ الْکِتَابِ اِلَّا لَیُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهِمْ"

(النساء: ۱۵۹)

موت سے پہلے اس پر ایمان نہ لے آئے گا۔

اور مجھ میں یہودی اور نصرانی کی گردن مارنے کا حکم دیتا ہوں ان کی گردن اڑا دی جاتی ہے صرف یہ دیکھنے کے لیے کہ یہ کیسے ایمان لاتے ہیں، مگر ان کے

لبوں پر تو میں کوئی حرکت ہی نہیں دیکھتا۔

میں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ امیر کا بھلا کرے، اس آیت کی تاویل وہ نہیں ہے جو آپ

سمجھ رہے ہیں۔

اس نے کہا: پھر کیا ہے؟

میں نے عرض کیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام قیامت سے قبل دنیا میں رجعت کریں گے

اور تمام اہل کتاب خواہ وہ یہودی ہوں یا غیر یہودی، سب کے سب ان پر

ایمان لائیں گے اور وہ حضرت امام مہدی کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔

حجاج نے کہا: تجھ پر دتے ہو، تو یہ مطلب کہاں سے نکال لایا؟

میں نے کہا: اس آیت کا یہ مطلب مجھ سے حضرت محمد بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب علیہ السلام نے بیان کیا ہے۔

اُس نے کہا: بخدا، یہ پانی تم چشمہ صاف دشیریں سے لائے ہو۔

(تفسیر علی بن ابراہیم)

## ۲۵) رجعت پر کچھ لوگ ایمان رکھتے ہیں (قرآن)

تفسیر علی بن ابراہیم میں درج ذیل آیت:

آیت: ”بَلْ كَذَّبُوا بِمَا لَمْ يُحَيِّطُوا بِالْعِلْمِ وَلَكِنَّا بِاتِّبَاعِ تَابُوتَ“

ترجمہ: (بلکہ انہوں نے تو اس کی تکذیب کی جس کے علم کا وہ احاطہ نہیں کر سکتے تھے اور جس کی تائید ابھی اُن کے پاس نہیں آئی تھی)

یعنی: اس آیت میں تحریر ہے کہ اُن کے پاس اس کی تائید نہیں آئی۔

آیت: ”كَذَلِكَ كَذَّبَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ“

ترجمہ: (اسی طرح وہ (بھی) جو اُن سے پہلے تھے تکذیب کرتے رہے۔)

فرمایا: یہ آیت رجعت کے متعلق نازل ہوئی ہے جس کی لوگ تکذیب کرتے ہیں یعنی کہتے ہیں کہ رجعت نہیں ہوگی۔ پھر فرمایا:

آیت: ”وَمِنْهُمْ مَّنْ يُؤْمِنُ بِهِ وَمِنْهُمْ مَّنْ لَا يُؤْمِنُ بِهِ وَكَذَلِكَ أَتَتْكُمْ بِالْمُفْسِدِينَ“

ترجمہ: (اور اُن میں سے (بعض) ایسے ہیں جو اُس پر ایمان لاتے ہیں اور (بعض) اُن میں سے ایسے بھی ہیں جو اُس پر ایمان نہیں لاتے۔ اور تیرا پروردگار فسادیوں کو خوب جانتا ہے۔)

(تفسیر علی بن ابراہیم)

## ۲۶) زمانہ رجعت میں لوگ ظلم کا فدیہ دیں گے (قرآن)

تفسیر علی بن ابراہیم میں اس آیت کے بارے میں ہے:

”وَلَوْ أَنَّ لِكُلِّ نَفْسٍ ظَلَمَتْ“

یعنی دنیا میں جن جن نے آل محمد کا حق مارا (ظلم کیا) ہے۔ مَتَا فِي الْاَرْضِ لَا قُتِلَتْ بِهِ ط اگر اُن کو زمین کا سارا خزانہ مل جائے تو وہ اُس وقت (زمانہ رجعت میں) اس کو بطور فدیہ دینے کو تیار ہو جائیں گے۔

(سورہ یونس آیت ۵۴)

## ۲۷) زمانہ رجعت میں ہر قوم کے کچھ لوگ محشور ہوں گے (قرآن)

(۲۷)

تفسیر علی بن ابراہیم میں ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے قول خدا: ”وَيَوْمَ نَحْشُرُ مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ فَوْجًا“ (رسم: ۸۳)

ترجمہ: (اور جس دن ہم ہر امت میں سے ایک بڑے گروہ کو اکٹھا کریں گے)

کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا: لوگ اس آیت کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟

راوی کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا کہ لوگ کہتے ہیں کہ یہ قیامت کے دن ہوگا۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: کیا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ہر قوم میں سے ایک گروہ کو محشور کرے گا اور بقیہ کو چھوڑ دے گا؟ (ایسا تو نہیں ہے)

درحقیقت یہ تو زمانہ رجعت میں ہوگا۔ اور قیامت کے بارے میں تو یہ آیت ہے: ”وَنَحْشُرُ نَفْسًا فَلَمْ نَعَادِرْ مِنْهُمْ أَحَدًا“

اور ہم اُن کو محشور کریں گے، اُن میں سے کسی ایک کو بھی نہ چھوڑیں گے۔ (کہتے: ۴۷)

(تفسیر علی بن ابراہیم)

## ۲۸) زمانہ رجعت میں ناہیبیوں کا حال (قرآن)

(۲۸)

احمد بن ادریس نے احمد بن محمد سے، انہوں نے عمر بن عبد العزیز سے، انہوں نے ابراہیم بن مستیر سے، انہوں نے معاویہ بن عمار سے روایت کی ہے اُن کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق دریافت کیا:

”إِنَّ لَكُم مَّعِيشَةً ضَنْكًا“ (طہ: ۱۲۴)

ترجمہ: (اس کی زندگی بہت سختی میں بسر ہوگی)

آپ نے فرمایا: ”ھ وَاللَّهِ لَلنَّصَابِ“ بخدا یہ آیت نواصب کے لیے ہے۔

میں نے عرض کیا: میں آپ پر قربان، مگر میں دیکھتا ہوں کہ وہ لوگ مرتے دم تک بہت خوشحالی میں بسر کرتے ہیں۔؟

آپ نے فرمایا: ذَاكَ وَاللَّهِ فِي الرَّجْعَةِ، یا کُلُّوا الْعَذْرَةَ

بخدا زمانہ رجعت میں اُن کا حال یہ ہوگا کہ وہ گندگی (پاخانہ) کھا کر بسر کریں گے۔

☆ سعد نے احمد بن محمد سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔ (منتخب البصار)

## (۲۹) مُعَذِّبُ اقْوَامٍ كِي رَحِيَتٍ نِهِيں (قرآن)

ابی نے ابن ابوعبیر سے، اُنھوں نے ابن سنان سے، اُنھوں نے ابوبصیر اور محمد بن مسلم سے اور اُنھوں نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور حضرت ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے قرآن مجید کی اس آیت: "وَحَرَامٌ عَلَىٰ قَرْيَةٍ اَهْلُكَهَا اَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُونَ" (انبیاء) ترجمہ: (اور جس بستی کو ہم نے ہلاک کیا اُس کے اہل بیاں پر حرام ہے کہ وہ لوٹ کر آسکیں۔)

قالا ۴: "كُلَّ قَرْيَةٍ اَهْلَكَ اللهُ اَهْلَهُ بِالْعَذَابِ لَا يَرْجِعُونَ فِي الرَّجْعَةِ فَهَذِهِ الْآيَةُ مِنْ اَعْظَمِ الدَّلَالَةِ فِي الرَّجْعَةِ لِأَنَّ احَدًا مِنْ اَهْلِ الْاِسْلَامِ لَا يَنْكَرُ أَنَّ النَّاسَ كُلَّهُمْ يَرْجِعُونَ اِلَى الْقِيَامَةِ، مَنْ هَلَكَ وَمَنْ لَمْ يَمْلِكْ: فَقَوْلُهُ "لَا يَرْجِعُونَ" عَنَى فِي الرَّجْعَةِ فَاَمَّا اِلَى الْقِيَامَةِ يَرْجِعُونَ حَتَّى يَدْخُلُوا النَّارَ۔"

دونوں ائمہ حضرات نے فرمایا: (ترجمہ)

"ہر وہ آبادی جسے اللہ تعالیٰ نے عذاب نازل کر کے ہلاک کر دیا وہ زمانہ رجعت میں دوبارہ دنیا میں نہیں پلٹائے جائیں گے۔ یہ آیت رجعت کی سب سے بڑی دلیل ہے۔ اس لیے کہ اہل اسلام میں سے کسی کو اس امر سے انکار نہیں کہ تمام لوگ قیامت کے دن رجعت کریں گے اور دوبارہ زندہ کیے جائیں گے خواہ وہ لوگ جو عذاب الہی سے ہلاک ہوئے ہوں خواہ ہلاک نہ ہوئے ہوں۔ اور اس آیت میں "لا یرجعون" سے مراد زمانہ رجعت ہے اس لیے کہ قیامت میں تو سبھی دوبارہ زندہ ہوں گے تاکہ انھیں جہنم میں داخل کیا جائے۔"

(تفسیر علی بن ابراہیم)

## (۳۰) دَابَّةُ الْأَرْضِ مَرَادُ حَضْرَةِ امیرِ المومنین ہیں

ابی نے ابن ابوعبیر سے، اُنھوں نے ابوبصیر سے اور ابوبصیر نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ

ایک مرتبہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام مسجد میں فرش پر سوار ہے تھے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔

"قد جمع رملًا ووضع راسه عليه، فحركه برجله ثم قال: قم يا دابة الله۔"

فقال رجل من اصحابه: يا رسول الله! انستني بعضنا بعضًا

بعضنا الاسم؟

فقال: "لا والله ما هو الا له خاصة وهو الدابة التي ذكر الله في كتابه: (الآية) "وَإِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ أَخْرَجْنَا لَهُمْ دَابَّةً مِّنَ الْأَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ أَنَّ النَّاسَ كَانُوا بِآيَاتِنَا لَا يُوقِنُونَ؟" (سورة نمل آیت ۸۲)

ثم قال: يا علي! إذا كان آخر الزمان أخرجك الله في أحسن صورة ومعلك ميسم تسم به أعدائك۔

(ترجمہ)

"آپ نے ریت جمع کیا اور اُس کے اوپر اُن کا سراقس رکھ دیا، پھر آپ نے اُن کے پیر کو حرکت دی۔ پھر فرمایا: اُنھوں نے دابۃ اللہ!۔" یہ سن کر آپ کے ایک صحابی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ہم لوگ سبھی اس نام سے ایک دوسرے کو پکار سکتے ہیں؟

آپ نے فرمایا: خدا کی قسم، ہرگز نہیں، یہ نام تو صرف ان کے لیے ہی مخصوص ہے۔ یہ وہ دابۃ ہیں جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے:

حوالہ آیت: "وَإِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ أَخْرَجْنَا لَهُمْ دَابَّةً مِّنَ الْأَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ أَنَّ النَّاسَ كَانُوا بِآيَاتِنَا لَا يُوقِنُونَ؟" (سورة نمل آیت ۸۲)

ترجمہ آیت: "اور جب ان لوگوں پر وعدہ پورا ہو جائے گا تو ہم اُن کے لیے زمین میں سے ایک دابۃ نکالیں گے جو اُن سے کلام کرے گا کہ لوگ ہماری آیات (نشانیوں) پر یقین نہیں کرتے تھے۔"

پھر آنحضرت نے فرمایا: یا علی! آخر زمانہ میں اللہ تعالیٰ تم کو بہترین صورت میں نکالے گا اور تمھارے پاس ایک مہر ہوگی جس سے تم اپنے دشمنوں پر نشان لگاؤ گے۔"

حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایک شخص نے عرض کیا:



مگر عامہ تو یہ کہتے ہیں کہ اس آیت میں تکلمہم سے مراد زخمی کرنے کے ہیں۔

آپ نے فرمایا: کَلِمَةً اللَّهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ أَنَا هُوَ تَكَلَّمَهُمْ مِنَ الْكَلَامِ وَ الدَّلِيلُ عَلَى أَنَّ هَذَا فِي الرَّجْعَةِ قَوْلُهُ: **الْأَيَةُ: "وَيَوْمَ نَخْشَسُ مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ فَوْجًا مِمَّنْ يُكَذِّبُ بِآيَاتِنَا فَهُمْ يُوزَعُونَ" ۸۲ حَتَّى إِذَا جَاءُوكَ أَكْذَابُكُمْ بِآيَاتِنَا وَلَمْ تُحِيطُوا بِهَا عِلْمًا أَمَّا ذَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۸۳ (سُورَةُ نَمْل ۸۲-۸۳)**

(ترجمہ)

آپ نے فرمایا: "اللہ انہیں جہنم رسید کرے، ایسا نہیں ہے بلکہ تكلّمہم کلام سے ہے جس کے معنی گفتگو کرنے کے ہیں اور رجعت پر دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے ترجمہ آیت: "اور جس دن ہم ہر امت میں سے ایک بڑے گروہ کو اکٹھا کریں گے جو ہماری نشانیوں کو جھٹلایا کرتے تھے اور ان کو صفت بستہ کیا جائیگا یہاں تک کہ وہ حاضر ہوں گے تو وہ کہے گا کہ کیا تم نے میری آیات کو جھٹلایا تھا جبکہ تم اپنے علم سے ان کا احاطہ نہیں کر سکتے تھے۔ تو یہ کیا تھا جو تم کیا کرتے تھے۔"

آپ نے فرمایا: اس آیت میں آیات سے مراد امیر المؤمنینؑ اور ائمہ طاہرینؑ ہیں۔

پس اہل شخص نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا: مگر عوام کا خیال ہے کہ قول خدا: **يَوْمَ نَخْشَسُ مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ فَوْجًا** "سے قیامت میں" حشر" مراد ہے۔

آپ نے فرمایا: تو کیا قیامت میں اللہ ہر قوم سے ایک گروہ کو مشور کرے گا اور باقی کو چھوڑ دے گا۔ ایسا نہیں ہے۔ بلکہ یہ تو زمانہ رجعت کے لیے ہے۔

قیامت کے متعلق تو یہ آیت ہے:

**"وَحَشَرْنَاهُمْ فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْهُمْ أَحَدًا" (رُكُوف: ۴۸)**

دوسرے اسناد کے ساتھ مفضل سے روایت ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے قول خدا: **"يَوْمَ نَخْشَسُ مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ فَوْجًا"** کی تفسیر میں فرمایا:

قال: "ليس احد من المؤمنين قتل الا يرجع حتى يموت ولا يرجع الا من محض الايمان محضاً او محض الكفر محضاً" فرمایا: یعنی: "ہر وہ مومن جو قتل کیا گیا ہے وہ دوبارہ زندہ ہو کر دنیا میں واپس آئے گا اور اپنی زندگی پوری کر کے مرے گا۔ نیز رجعت ان ہی لوگوں کے لیے ہوگی جو خالص مومن یا خالص کافر ہوں گے۔"

"

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک مرتبہ ایک شخص نے عمار بن یاسر سے کہا: اے ابویقظان! قرآن مجید میں ایک آیت ہے جس سے میرے دل میں فساد اور شک پیدا ہو رہا ہے۔

عمار بن یاسر نے پوچھا: وہ کون سی آیت ہے؟ اُس نے کہا: **"وَإِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ أَخْرَجْنَا الْمُؤْمِنِينَ مِنْ الدُّنْيَا وَتَكَلَّمَ لَهُمُ" ۸۲ (سُورَةُ نَمْل: ۸۲)**

ترجمہ آیت: "اور جب ان لوگوں پر وعدہ پورا ہو جائے گا تو ہم ان کے لیے زمین میں سے ایک دابہ نکالیں گے جو ان سے کلام کرے گا کہ لوگ ہماری آیات پر یقین نہیں کرتے تھے۔"

اس آیت میں دابہ سے مراد کون ہے؟ یہ کونسا دابہ ہے؟ عمار بن یاسر نے کہا: اچھا، خدا کی قسم جب تک میں تمہیں وہ دابہ نہ دکھالوں گا، نہ تو بیٹھوں گا، نہ کچھ کھاؤں گا، نہ کچھ پیوں گا۔

اس کے بعد عمار اُس شخص کو اپنے ساتھ میسر چلے اور امیر المؤمنینؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو دیکھا کہ حضرت امیر المؤمنینؑ کھجوریں مکھن کے ساتھ نوش فرما رہے ہیں۔ امیر المؤمنینؑ نے جب عمار کو دیکھا تو فرمایا:

اے ابویقظان! یہاں آؤ۔

عمار آپ کے پاس جا کر بیٹھ گئے اور آپ کے ساتھ کھجوریں کھانے لگے اس شخص کو بڑا تعجب ہوا۔ اور جب عمار وہاں سے اُٹھے تو اُس شخص نے کہا:

اے ابویقظان! واہ واہ، تم نے تو قسم کھائی تھی کہ جب تک کہ دابہ نہ دکھاؤ گے، نہ بیٹھو گے نہ کھاؤ پیو گے ہمارے جواب دیا: اگر تم میں عقل ہے تو میں نے تمہیں وہ دابہ دکھا دیا۔ (تفسیر علی بن ابیہم)

## اُمّت طاہرین علیہم السلام آیات الہی ہیں

(۳۱)

تفسیر علی بن ابراہیم میں ہے کہ آیہ :  
 آیت ” سَيُرِيكُمْ آيَاتِهِ فَتَعْرِفُونَهَا “ (سورہ غل ۹۳)  
 ترجمہ (عنقریب وہ تمہیں اپنی نشانیاں (آیات) دکھائے گا  
 پس تم ان کو پہچان جاؤ گے۔) (قال امیر المومنین والامام) ۴  
 اس آیت میں آیات سے مراد امیر المومنین علیہ السلام اور جہلاتہ طاہرین علیہم السلام ہیں  
 ” اِذَا رَجَعُوا يَعْرِضُ اَعْدَاؤُهُمْ اِذَا رَاوْهُمُ وَالِدَ لَيْلٍ  
 عَلَى اَنَّ الْآيَاتِ هُمْ الْاُمَّةُ : قول امیر المومنین صلوات  
 اللہ علیہ : ” مَا لِلّٰهِ آيَةٌ اَعْظَمُ مِنْهُ “ فاذا رجعوا الى  
 الدنیا يعرضهم اعداؤهم اذ اراوهم في الدنيا “  
 ترجمہ روایت : ” جب یہ رجعت فرمائیں گے ان کے دشمن انہیں دیکھ کر پہچان لیں گے  
 اور اس بات کی دلیل کہ آیات سے مراد اُمّت طاہرین ہیں تو امیر المومنین ۲  
 کا یہ قول ہے کہ ” مَا لِلّٰهِ آيَةٌ اَعْظَمُ مِنْهُ “  
 یعنی : ( اللہ تعالیٰ کی کوئی بھی آیت مجھ سے بڑی نہیں ہے )  
 جب یہ حضرات دنیا میں رجعت فرمائیں گے تو ان کے دشمن انہیں دیکھ کر  
 پہچان لیں گے “ (تفسیر علی بن ابراہیم)

## قرآن مجید میں حضرت موسیٰ و فرعون کا قصہ (تمثیلاً)

(۳۲)

تفسیر علی بن ابراہیم میں ہے کہ سورہ قصص میں ہے  
 ” طٰسَٓةٌ ۝ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۝ “ (قصص ۲۱)  
 اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب کیا اور فرمایا کہ  
 اے محمد ! ” تَسْلُوْا عَلَیْكَ مِنْ نَّبِیِّ مُوْسٰی وَفِرْعَوْنَ بِالْحَقِّ لِقَوْمٍ  
 یُّؤْمِنُوْنَ ۝ اِنَّ فِرْعَوْنَ عَلٰی فِی الْاَرْضِ وَجَعَلَ اَهْلًا مِّنْ  
 شِیْعَآئِ تَتَّبِعُوْنَ طٰغُفَةً مِّنْهُمْ یُذَبِّحُ اَبْنَآءَهُمْ  
 وَیَسْتَحْیِ نِسَآءَهُمْ اِنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُسْرِیْنَ ۝  
 وَنُرِیْدُ اَنْ تَمُنَّ عَلَی الَّذِیْنَ اسْتَضَعِفُوْا فِی الْاَرْضِ

وَنَجْعَلَهُمْ اٰیٰتًا وَنَجْعَلَهُمُ الْاُوْرَثٰیْنَ ۝ وَنُمَكِّنْ لَهُمْ  
 فِی الْاَرْضِ وَنُرِیْ فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَجُنُوْدَهُمَا مِنْهُمْ  
 مَا كَانُوْا یَحْذَرُوْنَ ۝ (قصص: ۱-۳ تا ۶)

ترجمہ آیات : ” ہم تمہیں ایماندار لوگوں کے لیے موسیٰ و فرعون کی سچی خبروں میں سے بڑھ کر  
 سناتے ہیں۔ بیشک فرعون نے (مصر کی) سرزمین میں تکبر کیا اور اس کے  
 باشندوں کو کئی گروہوں میں تقسیم کر دیا۔ ان میں سے ایک گروہ کو  
 عاجز و کمزور کر رکھا تھا، ان کے بیٹوں کو ذبح کر دیتا تھا اور ان کی عورتوں  
 کو زندہ رہنے دیتا تھا۔ بیشک وہ فساد کرنے والوں میں سے تھا۔ “  
 ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو موسیٰ اور ان کے اصحاب  
 پر فرعون کی طرف سے جو کچھ ظلم اور قتل ہوا اس کی خبر دی ہے تاکہ آپ کی اُمت  
 کے ہاتھوں آپ کے اہل بیت پر جو کچھ ظلم و ستم ہوگا اس پر ان کو صبر آجائے۔  
 پھر تلقین صبر کے بعد انہیں خوشخبری بھی سنائی کہ پھر ہم اس کے بعد  
 تمہارے اہل بیت پر اپنا فضل اس طرح ظاہر کریں گے کہ انہیں زمین پر اپنا خلیفہ  
 بنائیں گے اور آپ کی اُمت پر ان کو امام قرار دیں گے۔ اور ان اُمّت کو ان کے دشمنوں  
 کے ساتھ دوبارہ دنیا میں بھیجیں گے تاکہ وہ اپنے دشمنوں سے اپنا بدلہ و انتقام  
 لیں۔ چنانچہ اس ضمن میں ارشاد فرمایا ہے :

” وَنُرِیْدُ اَنْ تَمُنَّ عَلَی الَّذِیْنَ اسْتَضَعِفُوْا فِی الْاَرْضِ وَ  
 نَجْعَلَهُمْ اٰیٰتًا وَنَجْعَلَهُمُ الْاُوْرَثٰیْنَ ۝ وَنُمَكِّنْ لَهُمْ  
 فِی الْاَرْضِ وَنُرِیْ فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَجُنُوْدَهُمَا

ترجمہ آیت : اور ہم نے چاہا کہ جو زمین میں بے بس کر دیے گئے تھے ان پر احسان کریں  
 اور انہیں امام بنائیں اور انہیں وارث قرار دیں۔ اور ہم انہیں زمین میں  
 اقتدار بخشیں اور فرعون و ہامان اور ان دونوں کے لشکروں کو وہ (عدا)  
 دکھائیں جس کا انہیں خوف تھا۔

یعنی مطلب یہ ہے کہ ہم فرعون و ہامان اور ان دونوں کے گروہوں کو۔ یعنی ان لوگوں کو  
 جنہوں نے آل محمد کا حق غصب کیا ہے ”مضمہ“ یعنی آل محمد کی طرف  
 سے ”مَا كَانُوْا یَحْذَرُوْنَ“ یعنی انہیں سزا اور قتل کا منتظر نہ لگائیں۔  
 ولو كانت هذه الآية نزلت فی موسیٰ وفرعون لقال ”وَنُرِیْ

فرعون وھامان وجنودھما منہ ما کانوا یحذرون۔  
ای من موسیٰ ولم یقل منہم ، قلما تقدّم قوله : "وَرُبُّیْ  
أَنْ تَمُنَّ عَلَى الَّذِينَ اسْتَفْجَعُوا فِي الْأَرْضِ وَنَجَّيْنَاهُمْ  
أُتْمَةً" علمنا أنّ المخاطبة للنبی صلی اللہ علیہ وآلہ و  
ما وعد اللہ رسولہ فانما یكون بعده والاُتْمَةُ یكونون  
من ولده وانما ضرب اللہ هذا المثل لہم فی موسیٰ وبنی  
اسرائیل وفي اعدائهم بفرعون وجنودہ۔

(ترجمہ)

اور اگر یہ آیت حضرت موسیٰؑ اور فرعون کے لیے ہوتی تو پھر عبارت یہ  
ہوتی کہ نبی فرعون وھامان وجنودھما منہ "یعنی ہم فرعون اور  
ہامان اور ان دونوں کے گروہوں یا شکروں کو منہ" یعنی موسیٰ کی طرف  
سے سزا کا منظر دکھائیں گے۔ اس آیت میں منہ نہ کہا جاتا بلکہ منہ ہوتا  
اور اس آیت کی ابتداء میں ہے کہ "اور ہم نے ارادہ کر لیا ہے کہ وہ لوگ جو زمین  
پر کمزور بنا دیے گئے ہیں ان پر فضل و احسان کریں اور انھیں امام بنائیں"  
اس سے معلوم ہوا کہ خطاب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہے اور  
اللہ نے جو وعدہ اپنے رسولؐ سے کیا ہے وہ بعد کے لیے کیا ہے۔ (وعدہ  
آئندہ کے لیے ہوتا ہے گذشتہ کے لیے نہیں ہوتا۔) اور اُتْمَةُ آپ ہی کی  
اولاد میں سے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ نے بطور مثل موسیٰ وبنی اسرائیل کا  
واقعہ پیش کیا ہے (یعنی حضرت موسیٰؑ وبنی اسرائیل کی مثال آل محمدؐ سے دیکھو)  
اور فرعون و ہامان اور ان کے گروہوں سے آل محمدؐ کے دشمنوں کو مراد لیا ہے۔

فَقَالَ: إِنَّ فِرْعَوْنَ قَتَلَ بَنِي إِسْرَءِيلَ وَظَلَمَ ، فَأَظْفَرُ اللَّهُ مُوسَى  
بِفِرْعَوْنَ وَاصْحَابِهِ حَتَّى أَهْلَكَهُمُ اللَّهُ وَكَذَلِكَ أَهْلُ بَيْتِ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَابَهُمْ مِنْ أَعْدَائِهِمُ الْقَتْلُ وَ  
الْغَضَبُ ، ثُمَّ يَرُدُّهُمْ اللَّهُ وَيَرُدُّ أَعْدَاءَهُمْ إِلَى الدُّنْيَا حَتَّى  
يَقْتُلُوهُمْ۔

وقد ضرب امير المؤمنين صلوات الله عليه في اعدائه مثلاً مثل ما ضربہ

اللہ اسم فی اعدائهم بفرعون وھامان۔  
فَقَالَ: اَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ أَوَّلَ مَنْ بَغَى عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى وَجْهِ  
الْأَرْضِ عَنَاقُ بَنَاتِ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ خَلَقَ اللَّهُ لَهَا عَشْرِينَ  
أَصْبَعًا فِي كُلِّ أَصْبَعٍ مِنْهَا ظُفْرَانٌ طَوِيلَانِ كَالْمَنْجَلَيْنِ  
الْعَظِيمَيْنِ وَكَانَ مَجْلِسُهَا فِي الْأَرْضِ مَوْضِعَ جَرِيبٍ  
فَلَمَّا بَغَتْ بَعَثَ اللَّهُ لَهَا اسدًا كَالْفِيلِ وَذُبًّا كَالْبَعِيرِ  
وَنَسْرًا كَالْحِمَارِ وَكَانَ ذَلِكَ فِي الْخَلْقِ الْأَوَّلِ فَسَلَّطَهُمُ  
اللَّهُ عَلَيْهَا فَقَتَلُوها ، أَلَا وَقَدْ قَتَلَ اللَّهُ فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ  
وَخَسَفَ بِقَارُونَ وَأَنَامَ هَذَا امثال لأعدائه الَّذِينَ  
عَصَوْا حَقَّهُ فَأَهْلَكَهُمْ اللَّهُ۔

ثم قال على صلوات الله عليه على اثر هذا المثل الذي ضربہ:  
وقد كان لي حق حازه دوني من لم يكن له ولم  
اكن اشركه فيه ولا توبة له الا بكتاب منزل او  
برسول مرسل ، وانى له بالسريالية بعد محمد صلي الله  
عليه وآله ولا نبى بعد محمد ، فانى يتوب وهم في  
برزخ القيامة ، غرتة الاماني وغرة بالله الغرور قد  
أشقى على جرب هار فانهار في نار حنتم والله لا يهدي  
القوم الظالمين۔

وكذلك مثل القاسم عليه السلام في غيبته وهرية واستناره مثل  
موسى عليه السلام خالف مستتر الى ان يأذن الله في خروجه  
وطلب حقه وقتل اعدائه في قوله :  
الآية "أُذِنَ لِلَّذِينَ يُقْتَلُونَ بِأَنَّهُمْ ظَلَمُوا وَإِنَّ اللَّهَ  
عَلَىٰ نَصْرِهِم لَقَدِيرٌ" الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ  
بِعَدْوٍ حَقٍّ .... (سورة حج ۳۹-۴۰)

وقد ضرب بالحسين بن علي صلوات الله عليهما مثلاً في بني  
اسرائيل بادائهم من اعدائهم حيث قال علي بن الحسين  
عليهما السلام لمنهال بن عمرو: اصبحنا في قومنا مثل



بنی اسرائیل فی آل فرعون یدبّحون ابناءنا ویستحيون نساءنا

(ترجمہ)

پھر فرمایا: ”فرعون نے بنی اسرائیل کو قتل کیا اور ان پر ظلم کیا تو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو فرعون اور آل فرعون پر ظفر باریا فرمایا اور اللہ نے انھیں ہلاک کر دیا۔“

بس اسی طرح حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت کے دشمنوں نے غصب کیے اور انھیں قتل کیا ہے تو اللہ تعالیٰ اہل بیت رسول ص اور ان کے دشمنوں کو دوبارہ اس دنیا میں پلٹائے گا تاکہ وہ اپنے دشمنوں کو قتل کریں۔

اور جس طرح اللہ تعالیٰ نے اہل بیت رسول کے دشمنوں کی مثل فرعون و ہامان سے بیان کی ہے اسی طرح حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام نے بھی اپنے دشمنوں کی مثل بیان کی ہے اور کہا ہے کہ:

اے لوگو! سب سے پہلے روئے زمین پر جس نے اللہ کے حکم سے سرتابی کی وہ عناق بنی آدم تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے بیٹے انگلیاں پیدا کی تھیں اور ہر انگلی میں بڑے بڑے اور لمبے لمبے ناخن تھے۔ وہ اتنی بھاری بھر کم تھی کہ ایک جریب زمین میں بیٹھ پاتی تھی مگر جب اُس نے اللہ کے حکم سے سرتابی کی تو اللہ نے اس پر ہاتھی جتنے بڑے شیر اور اونٹ جتنے بڑے بھڑے اور گدھے جتنے بڑے گدھے مسلط فرما دیے اور ان سب نے مل کر اس کی نکتہ بونی کر دی۔ یہ ابتدائی دور خلقت کا قصہ ہے۔“

پھر اللہ تعالیٰ نے فرعون و ہامان کو ہلاک کیا۔ قارون کے لیے زمین شق ہوئی۔ یہ مثل ہے آپ کے ان دشمنوں کے لیے جنھوں نے آپ کا حق غضب کیا۔

پھر حضرت علی امیر المؤمنین صلوٰۃ اللہ علیہ نے مندرجہ بالا مثل کے ذیل میں ارشاد فرمایا: ”اور میرا بھی حق تھا مگر وہ میرے علاوہ دوسرے نے ہتھیالیا جو کسی طرح جائز نہ تھا، نہ میں نے اُسے اپنے حق میں شریک بنایا تھا۔ (بہر حال ان کی نجات

اس کتاب اور اس شریعت کی رو سے تو ممکن نہیں۔ ہاں کوئی اور کتاب کوئی اور رسول آئے اور شریعت ناقذ کرے تو شاید ممکن ہو) مگر محمد کے بعد تو نہ کوئی رسول آئے والا ہے، نہ کوئی کتاب، نہ کوئی شریعت اس ان کی

توبہ کچھ قبول ہو سکتی ہے۔ وہ لوگ تو اس وقت برزخ قیامت میں ہیں اور ان کو ان کی خواہشات نے دھوکا دیا، وہ لوگ تو اللہ سے چالیں چل رہے تھے مگر اللہ انھیں واصل جہنم کرے گا۔

اس طرح حضرت امام قائم علیہ السلام کے لیے بھی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی مثل درست ہوئی۔ اُن کا غیبت اختیار کرنا، گریز کرنا، پوشیدہ ہو جانا جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام نے خوت کے مارے غیبت اختیار کی تھی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ انھیں اذن ظہور دے گا، وہ اپنے حق کا مطالبہ کریں گے، اپنے دشمنوں کو قتل کریں گے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

حوالہ آیت: ”اُذِنَ لِلَّذِينَ... بِغَيْرِ حَتٍّ“ (حج: ۳۹-۴۰)  
ترجمہ آیت: ”جن کے خلاف جنگ کی گئی اُن کو قتال کی اجازت دی گئی ہے کیونکہ ان پر ظلم کیا گیا ہے۔ اور بیشک اللہ ان کی نصرت کرنے پر قادر ہے۔“ (۳۹) وہ لوگ جو اپنے گھروں سے ناحق نکالے گئے۔“

ترجمہ روایت: ”اور اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کے فقہ میں حضرت امام حسین ابن علی صلوٰۃ اللہ علیہما کی مثل بیان کر دی ہے۔ چنانچہ حضرت امام علی بن الحسین صلوٰۃ اللہ علیہما نے ایک موقع پر منہال سے فرمایا: اے منہال! ہم اہل بیت رسول، اس امت میں بالکل اسی طرح زندگی بسر کر رہے ہیں جیسے بنی اسرائیل، آل فرعون کے درمیان تھے کہ وہ اُن کے بچوں کو قتل کر دیتے تھے اور اُن کی عورتوں کو زندہ چھوڑ دیتے تھے، اسی طرح یہ لوگ ہمارے بچوں (مردوں) کو قتل کرتے ہیں اور ہماری ستورات کو زندہ چھوڑ دیتے ہیں۔“

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائیں گے (قرآن)

(۳۳)

ابی نے نصر سے، انھوں نے یحییٰ حبلی سے، انھوں نے عبد الحمید طائی سے انھوں نے ابو خالد کابلی سے اور ابو خالد کابلی نے حضرت امام علی بن الحسین علیہما السلام سے قول خدا: ”اِنَّ الَّذِيْ فَرَضَ عَلَيْنَا الْقُرْآنَ لَرَّاكَ اِلٰی مَعَادٍ“ (قصص: ۸۵) ترجمہ آیت: (بیشک وہ جس نے قرآن فرض کیا ہے وہ تجھ پر معاد کی طرف ضرور لوٹا دے گا) کی تفسیر



کے متعلق روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: ”یرجع الیکم نبیکم صلی اللہ علیہ وآلہ“  
یعنی: (تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہاری طرف رجعت کریں گے۔)  
(تفسیر علی بن ابراہیم)

### عذاب الادنیٰ سے مراد

تفسیر علی بن ابراہیم میں ہے کہ آیت نمبر ۲۱ سورۃ السجدہ  
”وَلَنذَرُكُمْ مِّنَ الْعَذَابِ الَّذِي دُونَ الْعَذَابِ  
الْأَكْبَرِ“ (سورۃ السجدہ آیت ۲۱)

ترجمہ آیت: ”اور یقیناً ہم اُنہیں بڑے عذاب کے علاوہ بھی عذاب ادنیٰ (ذیاد عذاب) کا مزا چکھائیں گے۔“

کے متعلق آپ نے فرمایا: ”العذاب الادنیٰ عذاب الرجعة بالسیف و  
معنی قولہ ”لَعَلَّكُمْ يَرْجِعُونَ“ (ای یرجعون فی  
الرجعة حتی یعدّوا۔“

یعنی: ”عذاب الادنیٰ سے مراد زمانہ رجعت میں تلوار سے عذاب ہے اور  
اللہ تعالیٰ کے اس قول ”لَعَلَّكُمْ يَرْجِعُونَ“ کا مطلب یہ ہے کہ  
وہ لوگ زمانہ رجعت میں دوبارہ پلٹائے جائیں گے تاکہ ان کو سزا دی  
جائے۔“ (تفسیر علی بن ابراہیم)

### بنی امیہ وغیرہ کی رجعت

تفسیر علی بن ابراہیم میں ہے کہ آیت: ”فَإِذَا نَزَلَ بِسَاطِحِهِمْ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ“ (صفحات ۷۷)  
ترجمہ آیت: ”پس جب وہ (عذاب) اُن کے آنگن میں اُتر آئے گا تو جن کو  
ڈرایا جا چکا ہے اُن کی وہ بہت بُری صبح ہوگی۔“

یعنی: العذاب اذا نزل ببخی اُمیہ و اشیا عسم فی آخر الزمان  
”عذاب جب آخری زمانہ و در رجعت میں اور اُن کے ماننے والے دوبارہ  
لائے جائیں گے۔“

یہ روایت، روایت نمبر ۱۳۹ پر ملاحظہ فرمائیں۔

### زمانہ رجعت میں ایمان لانا مفید نہ ہوگا

علی بن ابراہیم نے قول خدا: ”وَيُؤَيِّدُكُمْ آيَتِهِ“ کے متعلق کہا کہ:  
یعنی ”امیر المومنین و الائتہ صلوات اللہ علیہم فی الرجعة  
آیت: ”فَلَمَّا رَأَوْهُ بَاسًا قَالُوا آمَنَّا بِاللَّهِ وَحْدَهُ وَكَفَرْنَا بِمَا  
كُنَّا بِهِ مُشْرِكِينَ“ (سورۃ مومن: ۸۴)

ای ججدنا بما اشركناهم:  
آیت: ”فَلَمَّا يَكُ يَنْفَعُهُمْ إِيْمَانُهُمْ لَمَّا رَأَوْهُ بَاسًا  
سَمِعَتِ اللَّهُ النَّبِيَّ قَدْ خَلَّتْ فِي عِبَادِهِ وَخَسِرَ هَٰذَا  
الْكُفْرُونَ“ (سورۃ مومن: ۸۵)

ترجمہ روایت: امیر المومنین اور ائمہ صلوات اللہ علیہم زمانہ رجعت میں آئیں گے  
ترجمہ آیت: پس جب لوگ ہمارا عذاب (اُن کو) دیکھیں گے تو کہیں گے کہ ہم  
خدا کے واحد پر ایمان لائے اور شرک سے انکار کرتے ہیں۔“

یعنی جن لوگوں کو ہم نے شریک قرار دیا تھا اُن سب سے انکار کرتے ہیں۔ مگر  
ترجمہ آیت: ”پس جب اُنہوں نے ہمارے عذاب کو دیکھ لیا تو اُن کا ایمان لانا  
سودمند نہ ہوا۔ اللہ کا یہی معمول اُس کے بندوں میں جاری رہا  
ہے اور وہیں انکار کرنے والے خسارے میں رہے۔“ (تفسیر علی بن ابراہیم)  
یعنی: اُس وقت اُن کا ایمان لانا انہیں کوئی فائدہ نہ پہنچائے گا۔

### کلمہ باقیہ کی تفسیر

”وَجَعَلَهَا كَلِمَةً بَاقِيَةً فِي عَقِبِهِ لَعَلَّكُمْ يَرْجِعُونَ“  
(اور اس نے کلمہ باقیہ کو اپنے پیچھے باقی چھوڑا تاکہ وہ پلٹیں) (زخمت: ۲۸)  
یعنی: فاشم یرجعون یعنی الائتہ الی الدنیا:  
وہ لوگ جو رجعت فرمائیں گے۔ یعنی ائمہ طاہرین اس دنیا کی طرف رجعت فرمائیں گے  
(تفسیر علی بن ابراہیم)

### دُخَانِ مُبِين کی تفسیر

لہ ”فَارْتَقِبْ“ ای اصبر ”يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِينٍ“

ترجمہ آیت: "فَارْتَقِبْ" یعنی صبر کرو۔ (انتظار کرو) اُس دن کا جب آسمان سے ظاہر بہ ظاہر دھواں نکلے گا۔

قال: ذلك اذا خرجوا في الرجعة من القبر يَغشى الناس كلهم الظلمة فيقولوا هَذَا عَذَابُ آلِئِمٍّ رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ إِنَّا مُؤْمِنُونَ فقال الله رُدُّوا عَلَيَّمْ آتَى لَهُمُ الْيَوْمَ فِي ذَلِكَ الْيَوْمَ - وَقَدْ جَاءَهُمْ رَسُولٌ مُبِينٌ - أَيْ رَسُولٌ قَدْ بَيَّنَّ لَهُمْ ثُمَّ تَوَلَّوْا عَنْهُ وَقَالُوا مُعَلَّمٌ مَجْنُونٌ

قال: قالوا ذلك لما نزل الوحي على رسول الله صلى الله عليه وسلم وأخذوا الغشى فقالوا: هو مجنون. ثم قال: "إِنَّا كَاشِفُو الْعَذَابِ قَلِيلًا إِنَّكُمْ عَائِدُونَ" يعني إلى القيامة ولو كان قوله: "يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ" في القيامة، لم يقل إنكم عائدون لأنه ليس بعد الآخرة والقيامة حالة يعودون إليها ثم قال: "يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطِشَةَ الْكُبْرَى" يعني في القيامة "وَأَنَا مُنْتَقِمُونَ" (سورة الدخان آیت ۱۷)

ترجمہ روایت مع آیات :-

آپ نے فرمایا: جب زمانہ رجعت میں اپنی قبروں سے نکلیں گے تو تمام لوگوں پر اندھیرا چھا جائے گا۔ یعنی (یغشی الناس) تو لوگ کہیں گے کہ ہذا عذاب الیم: یہ دردناک عذاب ہے۔ "رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ" پروردگار ہمارے، ہم سے عذاب کو دور کر دے: "إِنَّا مُؤْمِنُونَ" تو، ہم (ابھی) ضرور ایمان لے آئیں گے۔ تو اللہ تعالیٰ ان کے جواب میں کہے گا: "آتَى لَعْنُ الذِّكْرَى" اب ان کے لیے نصیحت کیسی "وَقَدْ جَاءَهُمْ رَسُولٌ مُبِينٌ" اور بلاشبہ ان کے پاس تو ایک واضح (صاف صاف) رسول آیا تھا۔ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تھے۔ "ثُمَّ تَوَلَّوْا عَنْهُ وَقَالُوا مُعَلَّمٌ مَجْنُونٌ" تو اُس وقت ان لوگوں نے روگردانی کی اور کہا، یہ تو سکھایا پڑھایا ہوا مجنون ہے۔

یہ انھوں نے اُس وقت کہا تھا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وحی نازل ہوئی اور ان پر غشی طاری ہوئی تو کہا ان پر جنوں سوار ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا: "إِنَّا كَاشِفُو الْعَذَابِ قَلِيلًا إِنَّكُمْ عَائِدُونَ" اچھا ہم تھوڑے دنوں کے لیے عذاب ٹال دیتے ہیں پھر تم لوگ قیامت کی طرف تو پلٹنے والے ہو ہی۔

اب اگر اللہ تعالیٰ نے یہ قیامت کے دن کے لیے کہا کہ اس دن آسمان دھواں دھواں سا ہو جائے گا۔ تو پھر یہ نہ کہتا کہ تم لوگ اُس کی (قیامت کی) طرف پلٹنے والے ہی ہو اس لیے کہ قیامت کے بعد پلٹنے کی کوئی صورت ہی نہیں ہے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: "يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطِشَةَ الْكُبْرَى إِنَّا مُنْتَقِمُونَ" ہم ان سے سب سے بڑا بدلہ تو اسی (قیامت کے) دن لیں گے۔ (سورة دخان - ۱۰ تا ۱۶) (تفسیر ابن ابراہیم)

بیان: قال الطبرسی ج۲: ان رسول الله صلى الله عليه وآله دعا على قومه لما كذبوه فقال: اللهم سنينا كسنى يوسف فاجدبت الارض فاصابت قريشاً المجاعة وكان الرجل لما به من الجوع يرمى بينه وبين السماء كالذخان، واكلوا الميتة والعظام، ثم جاءوا الى النبي صلى الله عليه وآله فسأل الله لهم فكشف عنهم و قيل ان الذخان من اشراط الساعة تدخل في مسامع الكفار والمنافقين، وهو لم يأت بعد، وإنه يأتي قبل قيام الساعة، فيدخل اسماعهم حتى ان رؤسهم تكون كالرأس الحنيد ويصيب المؤمن منه مثل الزكمة وتكون الارض كلها كبيت او قد فيه، ليس فيه خصاض وبيكث ذلك اربعين يوماً

ترجمہ بیان: طبرسی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ: جب قوم قریش نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کی رسالت کی تکذیب کی تو آپ نے ان کے لیے بددعا کی اور کہا: پروردگار! تو میرے لیے وہی سنت جاری فرما جو حضرت یوسف کے لیے جاری فرمائی تھی چنانچہ قحط سالی آئی اور یہ حالت ہو گئی کہ قریش بھوک سے مر رہے تھے۔ آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا جاتا تھا، آسمان کی طرف دیکھتے تو انھیں دھواں دھواں

نظر آتا۔ نسبت یہاں تک پہنچی کہ مردار کھانے لگے اور بڑیاں چبانے لگے  
تو مجبوراً نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آئے۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
نے دعا کی اور خشک سالی و فحط دور ہو گیا۔ آنحضرت نے ارشاد فرمایا:  
دیکھو! آسمان کا دھواں دھواں نظر آتا آثار قیامت میں سے ہے۔ مگر فی الحال  
آسمان سے دھواں ظاہر نہ ہوگا، بلکہ قیام قیامت سے پہلے آسمان کا دھواں  
ظاہر ہوگا جو کفار و منافقین کے کانوں میں داخل ہو جائے گا تو ان کے سر  
ایسے ہو جائیں گے جیسے آگ میں ڈال کر بھون دیا گیا ہے اور زمین پر صرف  
اتنا اثر ہوگا جیسے انھیں زکام ہو گیا ہے اور ساری زمین ایسے گھر کے مانند  
ہو جائے گی جس میں آگ روشن ہو۔ اور یہ حالت چالیس دن تک رہے گی۔  
(تفسیر علی بن ابراہیم)

(۴۰) آیت: یَوْمَ تَشَقُّقُ الْأَرْضُ عَنْهُمْ سُبُلًا (ق۔ ۴۴)  
”جس دن زمین ان لوگوں کے لیے اوپر سے پھٹ جائے گی  
اور وہ لوگ فوراً دوڑتے ہوئے نکل پڑیں گے۔“

آپ نے فرمایا کہ: فی الرجعة: یعنی یہ زمانہ رجعت میں ہوگا۔ (تفسیر علی بن ابراہیم)

(۴۱) یہ تو رجعت میں ہی پتہ چلے گا کہ...

”حَتَّىٰ إِذَا رَأَوْا مَا يُوعَدُونَ“ (سورہ الحج ۲۲) قال القائم و امیر المؤمنین  
علیہ السلام فی الرجعة۔ ”فَسَيَعْلَمُونَ مَنْ أَضْعَفُ نَاصِرًا وَّ أَقْلُ  
عَدَدًا“ (سورہ الحج ۲۲) قال هو قول امیر المؤمنین لِقُرْبِهِ: واللہ یا ابن  
صہبک لولا عہد من رسول اللہ و کتاب من اللہ سبق لعلمت آیتنا  
اضعف ناصراً و اقل عدداً۔ قال فلما اخبرهم رسول اللہ ما یکون  
من الرجعة۔ قالوا: متى یکون هذا؟ قال اللہ: قل یا محمد!  
”ان اذری اقریب مما توعدون“ اَمْ یَجْعَلُ لَهُ رَقِیَّ اَمَدًا؟  
وقوله: ”عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا یُظْمِرُ عَلَیْ غَیْبِهِ احَدًا“ (الا من ارتضى  
(سورہ الحج ۲۲) مِنْ رَسُوْلِی قَارِبَةً یَسْلُکُ مِنْ بَیْنِ یَدَیْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ رَصَدًا؟  
قال: یشیر اللہ رسولہ الذی یرتضیہ بما کان قبلہ من الاخبار، وما یکون بعدہ  
من اخبار القائم علیہ السلام والرجعة والقیامة۔ (تفسیر علی بن ابراہیم)

ترجمہ آیت: ”یہاں تک کہ جب وہ لوگ دیکھیں وہ چیزیں جن کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے۔“ (الحج: ۲۲)  
ترجمہ روایت: آپ نے فرمایا: جب وہ لوگ قائم اور امیر المؤمنین علیہ السلام کو زمانہ رجعت میں  
دیکھیں گے تو انھیں پتہ چلے گا کہ یہ حیثیت ناصر و مددگار کون کر رہے ہیں اور تعداد  
کس کی کم ہے۔ اور یہی بات ایک مرتبہ جلال میں آکر امیر المؤمنین علیہ السلام  
کہی کہ اے ابن صہبک! اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وصیت اور پہلے سے  
لکھی ہوئی تحریر نہ ہوتی تو مجھے پتہ چل جاتا کہ ہم میں سے کون یہ حیثیت ناصر کر رہا  
ہے اور تعداد میں کون کم ہے۔

اس کے بعد فرمایا: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں کو حالات رجعت کی خبر دی تو لوگوں نے  
پوچھا: یہ رجعت کب ہوگی؟ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے محمد! کہہ دو کہ:

”(ان اذری)..... اَمَدًا“ (سورہ جن ۲۵)

ترجمہ آیت: یعنی ”میں نہیں جانتا کہ جس دن قائم لوگوں سے وعدہ کیا گیا ہے وہ قریب ہے“

یا اللہ تعالیٰ نے اس کی مدت اور بڑھادی ہے۔

”عَالِمُ الْغَيْبِ..... رَصَدًا“ (سورہ جن ۲۶)

ترجمہ آیت: یعنی ”وہ عالم الغیب ہے اور اپنے غیب پر کسی کو مطلع نہیں فرماتا، لیکن رسولوں

میں سے صرف اس کو جس کو وہ منتخب فرمائے اور اس کے آگے بھیجے

نگہبان فرستے مقرر فرمادیتا ہے۔“

یعنی اللہ تعالیٰ نے اپنے پسند کردہ اور منتخب رسول کو بتایا کہ ان سے قبل کیا کیا واقعات

ہو چکے ہیں اور ان کے بعد کیا کیا حادثات رونما ہوں گے۔ یعنی ظہور قائم۔ رجعت

اور قیامت۔ (تفسیر علی بن ابراہیم)

(۴۲) کافروں کو تھوڑی مہلت دو۔

قول خدا: ”فَمَالَهُ مِنْ قُوَّةٍ وَلَا نَاصِرٍ“ (الطلاق آیت ۱۰)

کے بارے میں جعفر بن احمد نے عبید اللہ بن موسیٰ سے، انھوں نے حسن بن علی بن ابی حمزہ سے،

انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے ابوبصیر سے روایت نقل کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

”مالہ قوۃ یقوی بہا علی خالفہ ولا ناصر من اللہ ینصرہ ان

ارادہ سوءاً“ قلت اِنَّهُمْ یَکْیَدُوْنَ کَیْدًا“ قال: کادوا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ و کادوا علیہ السلام و کادوا فاطمہ

فَقَالَ اللَّهُ يَا مُحَمَّدُ! إِنَّهُمْ يَكِيدُونَ كَيْدًا أَوْ أَكِيدُ كَيْدًا هَؤُلَاءِ الْكَافِرِينَ "أَمْ هَلُمُّهُ رُوَيْدًا" (الطَّبَق: ۱۶: ۱۵)

لَوْ قَدْ بَعَثَ الْقَائِمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَنْتَقِمُ لِي مِنَ الْجَبَّارِينَ وَالظَّالِمِينَ مِنْ قَوْلِيهِ وَبَنَى أُمِّيَّةً وَسَاوَى النَّاسَ - (تفسير علی بن ابراہیم) ترجمہ روایت مع آیات: "فَمَالَهُ..... وَلَا نَاصِرَ" (طَارِق: ۱) آپ نے فرمایا: اس کا مطلب یہ ہے کہ اس میں اتنی قوت نہ رہ جائے گی کہ اللہ کی مخالفت کرے اور نہ اس مخالفت کے لیے اسے کوئی مددگار ملے گا۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا: "إِنَّهُمْ يَكِيدُونَ كَيْدًا" "کا کیا مطلب ہے؟" آپ نے فرمایا: چونکہ ان لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ و حیلہ کیا حشر علی علیہ السلام کے ساتھ مکہ و حیلہ کیا اور حضرت فاطمہ علیہا السلام کے ساتھ مکہ و حیلہ کیا، تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے محمد! یہ لوگ اپنی چال چلی رہے ہیں اور میں اپنی تدبیر کر رہا ہوں (انضم یکیدون..... والکید کیداً!) "فَمَقِيلُ الْكَافِرِينَ أَمْ هَلُمُّهُ رُوَيْدًا" لہذا اے محمد! "ان کافروں کو کچھ دنوں کی جہالت دے دو۔" جب امام قائم علیہ السلام آئیں گے تو وہ میرا انتقام قریش و بنی امیہ اور سارے زمانے کے جباروں اور سرکشوں سے لے لیں گے۔" (تفسیر علی بن ابراہیم)

### ۴۴) رسول خدا کا آخری دور رجعت ہوگا

مذکورہ بالا اسناد کے ساتھ ابوبصیر نے قول خدا: "وَلِلْآخِرَةِ خَيْرٌ لِّكَ مِنَ الْأُولَى" (سورہ البقرہ آیت ۲) کے متعلق حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت بیان کی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ: "بَعْنِي اسْكَوَّةَ هِيَ الْآخِرَةُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ" یعنی "دوبارہ (زمانہ رجعت میں) آنا یہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے آخری دور ہے۔ (جو پہلے دور سے بہتر ہوگا۔) راوی کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا اور اللہ تعالیٰ کے اس قول کا کیا مطلب ہے: "وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَى" (المعنى) آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ میں تم کو جنت میں سے اتنا دیدوں گا کہ تم خوش ہو جاؤ گے۔" (تفسیر علی بن ابراہیم)

### ۴۴) حدیث رسول ہے کہ اے علی!

شیخ طوسی نے اپنے اسناد کے ساتھ فضل بن شاذان سے، انھوں نے مرفوع روایت کی ہے بریدہ سلمیٰ سے، اُن کا بیان ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام سے ارشاد فرمایا:

"يَا عَلِيُّ إِنَّ اللَّهَ أَشْهَدُكَ مَعِي سَبْعَةُ مَوَاطِنَ وَسَاقِ الْحَدِيثِ

إِلَى أَنْ قَالَ: وَالْمَوْطِنُ السَّابِعُ أَتَانَا نَبِيٌّ حِينَ لَا يَبْقَى أَحَدٌ وَ

هَلَاكُ الْأَحْزَابِ بِأَيْدِينَا" (کنز جاح الفوائد)

ترجمہ: اے علی! اللہ تعالیٰ نے سات مواقع پر تم کو میرے ساتھ رکھا۔ اور وہ مواقع بیان کرنے کے بعد فرمایا: اور ساتوں مواقع وہ ہوگا کہ ہم باقی رہیں گے جبکہ کوئی باقی نہ رہے گا اور ہمارے ہاتھوں اللہ تعالیٰ تمام گروہوں کو ہلاک کر لے گا۔" (کنز جاح الفوائد)

### ۴۵) رجعت حق ہے: امام رضا

تیمم قریشی نے اپنے والد سے، انھوں نے احمد انصاری سے، انھوں نے حسن بن جہم سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ مامون نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے دریافت کیا کہ اے ابوالحسن! آپ رجعت کے متعلق کیا فرماتے ہیں؟

فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِنَّهَا الْحَقُّ قَدْ كَانَتْ فِي الْأَمَمِ السَّابِقَةِ وَنُطِقَ بِهَا الْقُرْآنُ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ كُلُّ مَا كَانَ فِي الْأَمَمِ السَّابِقَةِ حَذًّا وَتَحَلُّلًا بِالتَّحَلُّ وَالْقُدَّةِ بِالْقُدَّةِ، وَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَجَ الْمَسْدُ مِنْ وَلَدِي تِلْكَ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فَصَلَّى خَلْفَهُ - وَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْإِسْلَامَ بَدَأَ غَرْبًا وَسَيَعُودُ غَرْبًا فَطُوبَى لِلْغُرَبَاءِ -

فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! شَيْءٌ يَكُونُ مَاذَا؟

قَالَ: شَيْءٌ يَرْجِعُ الْحَقُّ إِلَى أَهْلِ الْخَبَرِ - (عيون الاخبار والرضا)

ترجمہ: پس امام رضا علیہ السلام نے فرمایا: رجعت حق ہے۔ یہ سابقہ آیتوں میں بھی آئی اس کے



متعلق اللہ تعالیٰ کا ارشاد بھی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی فرمایا ہے کہ: "اس امت میں بھی وہی سب کچھ ہوگا جو سابقہ امتوں میں ہو چکا ہے نیز فرمایا کہ میری اولاد میں سے امام مہدیؑ کا ظہور ہوگا اور حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام (آسمان سے) نازل ہوں گے اور امام مہدی کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔ پھر آپؐ نے فرمایا کہ، اسلام غریبوں سے شروع ہوا اور غریبوں ہی کی طرف واپس آئے گا، پس غریبوں کا کیا کہنا (خوشخبری ہے)

آپؐ سے عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! پھر اس کے بعد کیا ہوگا؟ آپؐ نے فرمایا: پھر حق اپنے اہل کی طرف واپس پلٹ آئے گا۔ "ابن ہریر (عین اخبار الرضا)

### (۳۶) ماہ جمادی ورجب کے درمیان عجائب کا ظہور ہوگا

ابی نے سعد سے، انھوں نے برقی سے، انھوں نے محمد بن علی کو فی سے، انھوں نے سفیان سے، انھوں نے فراس اور انھوں نے شعبی سے روایت کی ہے کہ شعبی کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ ابن الکواء نے حضرت علی علیہ السلام سے عرض کیا: یا امیر المومنین! آپ کے اس قول کا کیا مطلب ہے کہ: جمادی ورجب کے درمیان عجیب عجیب باتیں ظاہر ہوں گی؟

قال ۴: ويحك يا أَعور! هو جمع اشتات ونشر اموات وحصد نبات وهنات بعد هنات، مهلكات مبيلات لست أنا ولا أنت هناك۔

ترجمہ: "آپؐ نے فرمایا: وائے ہوتجہ پرلے اندھے! اس میں منتشر جمع ہوں گے موت کا ہر طرف دور و دور ہوگا، کھیتیاں کاٹی جائیں گی یہ ہوگا اور یہ بھی ہوگا کہ تباہیاں ہی تباہیاں ہوں گی، ہلاکتیں ہوں گی۔ مگر اس وقت نہ میں ہوں گا نہ تو ہوگا۔" (معانی الاخبار)

### (۳۷) حضرت امیر المومنین صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا

ابن الولید نے صفار سے، انھوں نے احمد بن محمد سے، انھوں نے عثمان بن عیسیٰ سے، انھوں نے صالح بن میثم سے، انھوں نے عباہ اسدی سے روایت کی ہے۔ عباہ اسدی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امیر المومنین صلی اللہ علیہ وآلہ کو فرماتے ہوئے سنا۔ آپ اس وقت تکبیر (ٹیک) لگاتے ہوئے تھے، اور میں آپ کے سامنے کھڑا تھا۔ آپؐ نے فرمایا:

"لَأُبْنِيَنَّ بِمِصْرٍ مَبْدُوءًا وَلَا نَقُضَنَّ دِمَشْقَ حَجْرًا حَجْرًا وَلَا أُخْرِجَنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى مِنْ كُلِّ كُورٍ الْعَرَبِ وَلَا سَوْقَتِ الْعَرَبِ بَعْصَاىَ هَذِهِ۔"

قال: قلت له: يا امير المومنين كأنك تخبرنا أنك تحيي بعد ما تموت؟ فقال ۴: هيهات هيهات يا عباية ذهبت في غير مذهب يفعلہ رجل متی۔

ترجمہ: "ہم لازماً مصر میں ایک منبر بنائیں گے اور دمشق کی اینٹ سے اینٹ بجا دیں گے اور یہود و نصاریٰ کو عرب کے ہر گوشے سے نکال باہر کریں گے اور سارے اہل عرب کو اپنے اس عصل سے بانگیں گے۔"

عباہ کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا: یا امیر المومنین! گویا آپ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ آپ موت کے بعد پھر زندہ ہوں گے؟

آپؐ نے فرمایا: افسوس افسوس! اے عباہ! تم دوسرے رستے پر چلے گئے۔ یہ کام ایک مرد کرے گا جو مجھ سے ہوگا۔" (معانی الاخبار الرضا)

### (۳۸) مرد قبر سے نکل کر کفار کو قتل کریں گے

محمد بن عباس نے علی بن عبد اللہ سے، انھوں نے ابراہیم بن محمد ثقفی سے انھوں نے محمد بن صالح بن مسعود، انھوں نے ابوالحارث دوسے اور ابوالحارث دوسے ایک ایسے شخص سے روایت کی ہے جس نے خود حضرت علی علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا۔

يقول: "العجب كل العجب بين جمادی ورجب"

فقال جل نقال: يا امير المومنين! ما هذا العجب الذي لا تزال تعجب منه

فقال ۴: تكلمت أمك وأنت عجب أعجب من اموات يضربون كل عدو لله ولرسوله ولاهل بيته، وذلك تأويل هذه

الآية: "يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ قَدْ يَكْفُرُونَ بِالْآخِرَةِ كَمَا يَكْفُرُونَ بِالْأُولَى الْأُولَى الْقُبُورِ" (سورة المسحنة ۱۳)

فاذا اشتد القتل، قلتهم: مات اوهلك اوأيت وادسلك وذلك تأويل هذه الآية:

الْأَيَةُ " ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمْ الْكَرَّةَ عَلَيْهِمْ وَأَمْدَدْنَاكُمْ بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ وَجَعَلْنَاكُمْ أَكْثَرَ نَفِيرًا " (سورہ اسری : ۶)

آپ فرما رہے تھے:

ترجمہ روایت: "جمادی اور رجب کے درمیان عجیب عجیب باتیں ظاہر ہوں گی۔ یہ سن کر ایک شخص مجمع سے اٹھا اور بولا یا امیر المؤمنین! وہ کونسی تعجب خیز باتیں ہیں جن پر آپ مسلسل تعجب کا اظہار فرما رہے ہیں؟

آپ نے فرمایا: تیری ماں تیرے ماتم میں بیٹھے، اس سے زیادہ تعجب خیز بات کیا ہوگی کہ مرد قبروں سے نکل کر خدا و رسول اور اہل بیت رسول کے دشمنوں کو قتل کریں گے اور قرآن کی اس آیت کی تاویل اس وقت ظاہر ہوگی۔

اشارہ آیت: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ... أَصْحَابُ الْقُبُورِ (ممتحنہ: ۱۳)

ترجمہ آیت: اے ایمان والو! ان لوگوں سے دوستی نہ کرو جن پر کہ اللہ کا غضب ہوا۔ بیشک وہ آخرت سے اسی طرح مایوس ہیں جس طرح کفار اصحاب قبور سے مایوس ہیں۔

پھر جب قتل کی شدت ہوگی تو تم لوگ کہو گے وہ تو مر گئے یا ہلاک ہو گئے یا کسی وادی میں چلے گئے۔ تو اس وقت اس آیت کی تاویل ظاہر ہوگی۔

اشارہ آیت: " ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمْ... نَفِيرًا " (سورہ اسری : ۶)

ترجمہ آیت: "پھر ہم نے تمہیں ان پر غلبہ عطا کیا اور تمہارے لیے دن پھر دیے اور ہم نے اموال اور بیٹوں سے تمہاری مدد فرمائی اور تمہیں

کثرت افراد عطا کی۔" (سورہ اسری : ۶)

## آیہ رجعت اور آیہ قیامت

(۴۹)

ابی نے ابن ابی عمیر سے، انھوں نے حماد سے اور حماد نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے پوچھا کہ لوگ اس آیت کے متعلق کیا کہتے ہیں: "وَيَوْمَ نَحْشُرُ مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ فَوْجًا" (نمل: ۱۳) میں نے عرض کیا: لوگ کہتے ہیں کہ یہ قیامت میں ہوگا۔

آپ نے فرمایا: ایسا نہیں ہے جیسا وہ لوگ کہتے ہیں۔ بلکہ زمانہ رجعت میں ایسا ہوگا۔ کیا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ہر قوم میں سے ایک گروہ کو محشر کرے گا اور

بقیہ کو محشر نہیں کرے گا۔ ہرگز ایسا نہ ہوگا، سب محشور ہوں گے۔ قیامت کے لیے تو یہ آیت ہے: "وَحْشُرْنَا هُمْ فَلَمْ نَعَادِرْ مِنْهُمْ أَحَدًا" یعنی (اور ہم سب کو محشر کریں گے کسی ایک کو نہ چھوڑیں گے) (سورہ صافات: ۴۸)

نیز علی بن ابراہیم کا بیان ہے کہ رجعت پر قرآن کی یہ آیت بھی دلیل ہے: "وَحْشُرْنَا عَلَى قَرْيَةٍ أَهْلَكْنَاهَا أَتَقُولُ لَا يُرْجَعُونَ" (الانبیاء: ۲۱) یعنی: "اور جس بستی کو ہم نے ہلاک کیا اس کے اہالیان پر حرام ہے کہ وہ واپس لوٹ کر آسکیں۔"

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ:

در کل قریۃ اہلک اللہ اہلہا بالعذاب لا یرجعون فی الرجعة فاما الی القیامۃ فیرجعون، ومن محض الایمان محضاً وغیرہم ممن لم یمسکوا بالعذاب و محضوا الکفر محضاً یرجعون۔

ترجمہ: "جس آبادی کو اللہ تعالیٰ نے عذاب نازل کر کے ہلاک کیا ہے وہ زمانہ رجعت میں نہیں پلٹے جائیں گے۔ مگر قیامت میں سب پلٹائے جائیں گے۔ زمانہ رجعت میں تو خالص مومن اور خالص کافر اور ان لوگوں میں سے کچھ لوگ جو عذاب سے ہلاک نہیں ہوئے پلٹائے جائیں گے۔" (تفسیر علی بن ابراہیم)

## زمانہ رجعت میں کئے جانے والے امور

(۵۰)

ابی نے ابن ابی عمیر سے، انھوں نے عبد اللہ بن مسکان سے اور انھوں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے قول خدا: "وَارَادَ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ لَمَا آتَيْتُكُمْ مِنْ كِتَابٍ وَحُكْمَةٍ ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مُصَدِّقٌ لِمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنْصُرُنَّهُ" (سورہ آل عمران: ۸۱)

کی تفسیر میں فرمایا کہ: ما بعث الله نبياً من لدن آدم إلا ويرجع إلى الدنيا. فينصر أمير المؤمنين وقوله "لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ" یعنی رسول اللہ

”وَلَتَنْصُرُنَّهُ“ یعنی امیرالمومنین علیہ السلام۔

قال علی بن ابراهیم ومثله کثیر متنا وعد الله تعالى الانصار من الرجعة والتصر، فقال ”وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ“  
یا معشر الائمة ”وَعَبِلُوا الصَّلَاةَ“ (سورہ نور: ۵۵)  
الی قوله ”لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا“ فمذهبه متنا يكون اذا رجعوا  
الی الدنيا، وقوله: ”وَنُرِيدُ أَنْ نَمُنَّ عَلَى الَّذِينَ اسْتُضِعُوا فِي الْأَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ أَئِمَّةً وَنَجْعَلَهُمُ الْوَارِثِينَ وَنَمَكِّنَ لَهُمْ فِي الْأَرْضِ“ (قصص: ۵)  
فهذا كله متنا يكون في الرجعة۔ (تفسير علی بن ابراهیم)

(ترجمہ)

آپ نے فرمایا کہ قول خدا: ”وَإِذْ أَخَذْنَا... وَلَتَنْصُرُنَّهُ“ (آل عمران: ۸۱)  
یعنی: (اور جب اللہ نے انبیاء سے عہد لیا کہ جس کتاب وحکت سے میں نے  
تمہیں نوازا ہے۔ پھر جو کچھ تمہارے پاس ہے اس کی تصدیق کرنے  
والا ایک رسول تمہارے پاس آئے گا تو تم ضرور اُس پر ایمان لانا اور  
ضرور اُس کی مدد کرنا۔۔۔۔۔)

اس آیت کی تفسیر میں فرمایا: حضرت آدم سے لیکر اب تک جتنے انبیاء کو اللہ نے مبعوث  
فرمایا ہے اللہ تعالیٰ انہیں دوبارہ دنیا میں پٹائے گا اور وہ پٹے کہ  
آئیں گے تو امیرالمومنین کی مدد و نصرت کریں گے۔ اللہ تعالیٰ کا  
قول ”لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ“ یعنی رسول اللہ پر ایمان لانا ہے۔ اور  
”وَلَتَنْصُرُنَّهُ“ (مے مراد۔) یعنی امیرالمومنین کی نصرت کرنا ہے  
علی بن ابراہیم کا بیان ہے کہ اس طرح کی قرآن میں بہت سی آیتیں ہیں جن میں اللہ  
تعالیٰ نے امت طاہرین سے رجعت کا وعدہ فرمایا ہے:

چنانچہ ارشاد ہے: ”وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ“ اللہ نے وعدہ کیا  
ہے اے گروہ ائمہ تم سے... اور اعمال صالح بجالاؤ۔ (نور: ۵۵)  
..... لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا“ (نور: ۵۵) تو اللہ کا یہ وعدہ اس وقت  
پورا ہوگا جب یہ لوگ دنیا میں دوبارہ واپس ہوں گے۔

نیز آیت ”وَنُرِيدُ... فِي الْأَرْضِ“ (قصص: ۵)۔ یہ سب کچھ زمانہ رجعت میں ہوگا۔

شہ (تفسیر علی بن ابراہیم)

(۵۱) آیت رجعت:

ابی نے احمد بن نصر سے، انھوں نے عمرو بن شمر سے  
اور عمرو بن شمر کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابو جعفر

امام محمد باقر علیہ السلام کے پاس جابر کا ذکر ہوا تو آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جابر پر رحمت نازل فرما  
ان کا علم اس حد تک جا پہنچا تھا کہ وہ اس آیت کی تاویل جانتے تھے: (قصص: ۸۵)

”إِنَّ الَّذِي فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لَرَأَوْكَ إِلَىٰ مَعَادٍ“  
”بیشک وہ جس نے تجھ پر قرآن فرض کیا، تجھے تیری منزل (معاد)

کی طرف ضرور پہنچا دے گا۔“ (رجعت کی طرف)

یعنی وہ رجعت کو جانتے تھے۔ (تفسیر علی بن ابراہیم)

(۵۲) امام حسینؑ نے قبل از شہادت اپنے  
اصحاب کو رجعت کی تفصیل بتائی

سہل بن زیاد نے ابن محبوب سے، انھوں نے ابن فضیل سے، انھوں نے  
سعد جلاب سے، انھوں نے جابر سے اور جابر نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے  
روایت کی ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا:

قال الحسين عليه السلام لاصحابه قبل ان يقتل: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لِي:  
يَا بَنِيَّ إِنَّكَ سَتَسْبِقُ إِلَى الْعِرَاقِ، وَهِيَ أَرْضُ قَدِ اتَّقَىٰ بِهَا  
النَّبِيُّونَ وَأَوْصِيَاءُ النَّبِيِّينَ، وَهِيَ أَرْضُ تَدْعِي عَمُورًا  
وَأَنْتَ تَسْتَشْهِدُ بِهَا وَيَسْتَشْهِدُ مَعَكَ جَمَاعَةٌ مِنْ أَصْحَابِكَ  
لَا يَجِدُونَكَ إِلَّا مَسِيًّا الْحَدِيدِ وَتَلَا: ”قُلْنَا يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا  
وَسَلَامًا عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ“ (انبیاء: ۶۹) يَكُونُ الْحَرْبُ بَرْدًا  
وَسَلَامًا عَلَيْكَ وَعَلَيْهِمْ۔

فابشروا، فوالله لئن قتلونا فأتانا نرد على نبينا، قال: ثم امكث  
ما شاء الله فأكون أول من ينشق الأرض عند فأخرج  
خرجة يوافق ذلك خرجة اميرالمؤمنين وقيام قائمنا  
ثم لينزلن على وفد من السماء من عند الله، لم ينزلوا إلى  
الأرض قط ولن ينزلن إلى جبريل وميكائيل واسرائيل  
وجنود من الملائكة ولن ينزلن فحمدة وعلى وأما وصى

وَجَمِيعٌ مِّنْ مَّنْ أَتَىٰ اللَّهَ عَلَيْهِ فِي حَمُولَاتٍ مِّنْ حَمُولَاتِ  
الرَّبِّ خَيْلٌ بَلَقَ مِنْ نُّورٍ لَّمْ يَرْكَبْهَا مَخْلُوقٌ، ثُمَّ لَهَزَتْ  
فَحُمِدَ لَوَاءَهُ وَلِيدَ فَعَثَهُ إِلَى قَائِمًا مَعَ سَيْفِهِ، ثُمَّ  
أَنَا نَمَكْتُ مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ مَا شَاءَ اللَّهُ، ثُمَّ إِنَّ اللَّهَ يُخْرِجُ  
مِنَ مَسْجِدِ الْكُوفَةِ عَيْنًا مِنْ دَهْنٍ مِنْ مَاءٍ وَعَيْنًا مِنْ لَبَنٍ  
ثُمَّ إِنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَدْفَعُ إِلَيْكَ سَيْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَيَبْعَثُنِي إِلَى الشَّرْقِ وَالْمَغْرِبِ، فَلَا أَتَى عَلَى عَدُوِّ اللَّهِ  
إِلَّا أَهْرَقْتُ دَمَهُ وَلَا أَدْعُ سِنًا إِلَّا أَهْرَقْتُهُ حَتَّى أَقْبَحَ  
الْبَاهِنُ دَانَ فَأَفْتَحَهَا۔

وَإِنَّ دَانِيَالَ وَيُوشَعَ يَخْرُجَانِ إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ، يَقُولَانِ  
صَدَقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ، وَيَبْعَثُ اللَّهُ مَعَهُمَا إِلَى الْبَصْرَةِ سَبْعِينَ  
رَجُلًا فَيَقْتُلُونَ مَقَاتِلَهُمْ وَيَبْعَثُ بَعْثًا إِلَى الرُّومِ فَيَقْتُلُهُم  
اللَّهُ لِهِمْ۔

ثُمَّ لَا تَقْتُلَنَّ كُلَّ دَابَّةٍ حَرَّمَ اللَّهُ لَحْمَهَا حَتَّى لَا يَكُونَ عَلَى وَجْهِ  
الْأَرْضِ إِلَّا الطَّيِّبُ وَأَعْرِضْ عَلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى وَسَائِرِ  
الْمَلَلِ: وَلَا تُخَيِّرْهُمْ بَيْنَ الْإِسْلَامِ وَالسَّيْفِ، فَمَنْ أَسْلَمَ  
مَنْتَ عَلَيْهِ، وَمَنْ كَرِهَ الْإِسْلَامَ أَهْرَقَ اللَّهُ دَمَهُ وَلَا يَبْقَى  
رَجُلٌ مِّنْ شِيعَتِنَا إِلَّا أَنْزَلَ اللَّهُ إِلَيْهِ مَلَكًا يَمْسَحُ عَنْ وَجْهِهِ  
التُّرَابَ وَيَعْرِفُهُ أَزْوَاجَهُ وَمَنْزِلَتَهُ فِي الْجَنَّةِ وَلَا يَبْقَى  
عَلَى وَجْهِهِ الْأَرْضُ أَعْمَى وَلَا مَقْعَدٌ وَلَا مَبْتَلَى إِلَّا كَشَفَ  
اللَّهُ عَنْهُ بَلَاءَهُ بَنَى أَهْلَ الْبَيْتِ۔

وَلَيَنْزِلَنَّ الْبُرُوكَةُ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ حَتَّى إِنَّ الشَّجَرَةَ لَتَقْصِفَ  
بِمَا يَرِيدهُ اللَّهُ فِيهَا مِنَ الثَّمَرَةِ وَلَتَأْكُلَنَّ ثَمَرَةَ الشَّتَاءِ  
فِي الصَّيْفِ وَثَمَرَةَ الصَّيْفِ فِي الشَّتَاءِ، وَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى  
﴿وَلَوْ أَنَّ أَهْلَ الْقُرَىٰ آمَنُوا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمُ  
بَوَاقِيَ مِّنَ السَّمَاءِ وَالرُّضِ وَلَكِنْ كَذَّبُوا فَأَخَذْنَاهُمُ  
بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ﴾ (الاعراف: ۹۶)

ثُمَّ إِنَّ اللَّهَ لَيُهَيِّبُ لِشِيعَتِنَا كَرَامَةً لَا يَخْفَى عَلَيْهِنَّ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ  
وَمَا كَانَ فِيهَا حَتَّى أَنْتَ الرَّجُلُ مِنْهُمْ يَرِيدُ أَنْ يَعْلَمَ عِلْمَ  
أَهْلِ بَيْتِهِ فَيُخْبِرُهُمْ بِعِلْمِ مَا يَعْمَلُونَ۔ (الخروج والبراءة)  
امام محمد باقر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: (ترجمہ)

”میرے سید الشہد حضرت امام حسین علیہ السلام نے شہادت کے درجے پر فائز ہونے  
پہلے اپنے اصحاب سے فرمایا سنو! میرے جد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے ایک مرتبہ مجھ سے ارشاد فرمایا تھا کہ اے فرزند تم کو عراق بھیج بلایا جائے گا  
اور یہ وہ سرزمین ہے جہاں انبیاء و اوصیائے انبیاء بھی پہنچیں گے۔ اس  
خطے کا نام عموماً ہوگا بولم تم اور تمہارے سب ساتھی درجہ شہادت پر فائز  
ہوں گے جن کے جسموں پر لوہے کے اسموں کے ضرب کی تکلیف کا کوئی احساس  
نہ ہوگا۔

پھر آپ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی: ”يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَسَلَامًا عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ“ (انبیاء: ۶۸)  
یعنی: (اے آگ ٹھنڈی ہو جا اور ابراہیم کے لیے سلامتی کا سبب بن جا۔)  
یہ جنگ تم پر اور تمہارے اصحاب پر (حضرت ابراہیم کی طرح) ٹھنڈی  
اور سلامتی کا سبب ہو جائے گی۔  
لہذا، ریخو شجر بنو! خدا کی قسم جب ہم لوگ قتل کر دیے جاتیں گے تو اپنے  
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت حاضر ہوں گے۔

اس کے بعد امام ۴۴ قدرے خاموش رہے پھر فرمایا: سب سے پہلے میرے لیے زین قبر  
شق ہوگی اور میں قبر سے برآمد ہوں گا۔ اور یہ قیام امام قائم ۴۴ اور امیر المؤمنین ۴۴  
کی رجعت کے ساتھ ساتھ ہوگا۔ پھر اللہ تعالیٰ کی جانب سے آسمان سے ایسے  
فرشتوں کا ایک گروہ میرے پاس نازل ہوگا جو اس وقت تک زمین پر کبھی  
نہ اترے ہوگا، پھر فرشتوں کی فوج کے ساتھ جبریل و میکائیل و اسرافیل  
میرے پاس نازل ہوں گے اور حضرت محمد و علی ۴۴ اور میں اور میرے برادر  
اور وہ تمام لوگ جن پر اللہ تعالیٰ کا کرم ہے وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجے ہوئے  
نورانی و اہل حق و سوار ہوں گے۔ اس وقت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم  
اپنا علم مبارک لہرائیں گے اور وہ علم مع اپنی تلوار کے ہمارے امام قائم ۴۴ کے  
حوالے کریں گے۔ اس کے بعد اللہ جب تک چاہے گا میں زندہ رہوں گا، اور



پھر اللہ تعالیٰ مسجد کوفہ سے تیل اور پانی اور دودھ کے تین چٹھے جاری کرے گا۔ اس کے بعد امیر المؤمنین علیؑ سلام مجھے رسول اللہ ﷺ کی تلوار دے کر مشرق و مغرب کی طرف روانہ کریں گے اور خدا کے دشمنوں میں سے جو بھی میرے سامنے آئے گا میں اس کا خون بہاؤں گا، جو بھی بت لے گا اُسے نذر آتش کروں گا تاہم کہ میں ہندو پنچوں کا اور ہند کو فتح کروں گا۔

اور حضرت دانیالؑ اور حضرت یوشعؑ (بن ذن) نکل کر امیر المؤمنین علیؑ سلام کی خدمت میں آکر عرض کریں گے کہ واقعاً اللہ اور اس کے رسول نے سچ فرمایا تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ ان دونوں کو ستر آدمیوں کے ساتھ بصرہ روانہ فرمائے گا، اور وہ دشمنوں کو قتل کریں گے اور ایک لشکر روم کی جانب روانہ ہوگا اور اللہ ان کے ہاتھوں روم کو فتح کرائے گا۔

پھر ہم ہر اُس جانور کو قتل کر دیں گے جس کا گوشت اللہ نے حرام کیا ہے۔ یہاں تک کہ روئے زمین پر جلال جانوروں کے سوا کوئی دوسرا جانور نہ رہے گا۔ اور میں یہود اور نصاریٰ بلکہ تمام قوموں کو دعوت اسلام دوں گا کہ یا وہ اسلام قبول کریں، ورنہ پھر تلوار ہے۔ ان میں سے جو اسلام قبول کرے گا اس پر مہربانی کروں گا اور جو انکار کرے گا اللہ اس کا خون بہا دے گا۔

اور ہمارے ہر شیعہ مرد کے پاس اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ نازل فرمائے گا جو اُس کے چہرے سے خاک و گرد صاف کرے گا اور اُس کو جنت میں اس کی منزل اور اُس کی زوجہ کی نشاندہی کرے گا۔ اور روئے زمین پر ہر اندھے، ابلہ اور ہر مصیبت زدہ کی مصیبت ہم لوگوں کی وجہ سے دور ہو جائے گی۔

پھر زمین پر آسمان سے اتنی برکتیں نازل ہوں گی کہ اللہ تعالیٰ جس درخت سے جو پھل چاہے گا پیدا کر دے گا اور اتنے پھل پیدا ہوں گے کہ موسم سرما کے پھل موسم گرما میں اور موسم گرما کے پھل موسم سرما میں کھائے جائیں گے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

”وَكُنْ أَهْلَ الْأَرْضِ آمِنُوا وَاتَّقُوا اللَّهَ تَعَالَىٰ ۚ وَاللَّهُ عَلِيمٌ  
بِرُكَّتٍ مِّنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ۚ وَلَٰكِن كَذَّبُوا ۖ فَأَخَذْنَاهُم بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ“ (سورۃ اعراف: ۹۶)

ترجمہ آیت: ”اور اگر اہل بستی ایمان لے آتے اور تقویٰ اختیار کرتے تو ہم ضرور ان پر آسمان زمین سے برکتیں کھول دیتے لیکن انھوں نے تکذیب کی پس ہم نے ان کو اس حرکت کی بنا پر پکڑ لیا (عدا بنی)“

پھر اللہ تعالیٰ ہمارے شیعوں پر ایسا فضل و کرم فرمائے گا کہ زمین اور اس کے اندر کی کوئی شے ان سے پوشیدہ نہ رہے گی، یہاں تک کہ اگر ایک شخص چاہے کہ یہ معلوم کرے کہ میرے گھر والے کیسے ہیں اور اس وقت کیا کر رہے ہیں تو اُس کو اس کا بھی علم ہو جائے گا۔ (الخروج والجرار)

عبدالحمید حسنی نے اپنے اسناد کے ساتھ سہل سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔ (منتخب البہار)

### ۵۳) آیات اللہ تین ہیں

سعد نے ابن ابی الخطاب اور ابن یزید سے، انھوں نے احمد بن حسن مثنیٰ سے انھوں نے محمد بن حسین سے، انھوں نے ابان بن عثمان سے، انھوں نے موسیٰ حنظلہ سے روایت کی ہے اور موسیٰ حنظلہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ آپ نے فرمایا: ”آیات اللہ ثلاثہ: یوم یقوم القائم علیہ السلام و

یوم الکرۃ، و یوم القیامۃ۔“ (منتخب البہار)

”آیات اللہ تین ہیں، یوم ظہور قائم، یوم الکرۃ (رجعت) اور یوم قیامت“

عطار نے سعد سے، سعد نے ابن یزید سے، ابن یزید نے محمد بن حسن مثنیٰ سے اور محمد بن حسن مثنیٰ نے مثنیٰ حنظلہ سے اور مثنیٰ حنظلہ نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔ (المحصال)

ابی نے حمیری سے، حمیری نے ابن ہاشم سے، ابن ہاشم نے ابن ابو عمیر سے اور ابن ابو عمیر نے مثنیٰ سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔ (معانی الاخبار)

یہ روایت، روایت نمبر ۱۴ پر ملاحظہ فرمائیں

### ۵۵) مومن کیسے قتل اور موت دونوں ہیں

سعد نے ابن ابی الخطاب سے، انھوں نے محمد بن سنان سے، انھوں نے عمار بن مروان سے، انھوں نے منقل بن حبیل سے، انھوں نے جابر بن یزید سے اور انھوں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

قال: ”ولیس من مؤمن إلا وله قتلۃ وموتۃ، ائنه من قتل نشرحتی یموت، ومن مات نشرحتی یقتل۔“

” ترجمہ: ”آپ نے فرمایا: ہر مومن کے لیے قتل اور موت دونوں ہیں۔ اگر پہلے قتل کر دیا گیا ہے تو وہ دوبارہ اس دنیا میں رجعت کرے گا اور پھر اسے موت آئے گی اور اگر پہلے اسے موت آگئی ہے تو وہ دوبارہ دنیا میں رجعت کرے گا اس کے بعد اسے قتل کیا جائے گا۔“

راوی کا بیان ہے کہ پھر میں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام کے سامنے اس آیت کی تلاوت کی: ”كُلُّ نَفْسٍ ذَا نِقْمَةٍ الْمَوْتُ“ (سورہ آل عمران ۱۸۵) آپ نے فرمایا: ”و منشورہ“ (الانبیاء ۲۵) (عنکبوت ۵۷)

میں نے عرض کیا: آپ نے جو ”و منشورہ“ فرمایا ہے۔ یہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”ہکذا انزل بہا جبریل علی محمد صلی اللہ علیہ وسلم“ ”كُلُّ نَفْسٍ ذَا نِقْمَةٍ الْمَوْتُ و منشورہ“

یعنی: اسی طرح حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر حضرت جبریل لیکر نازل ہوتے تھے کہ ترجمہ: ہر نفس کو موت کا ذائقہ رکھنا ہے اور منشورہ

ثم قال ۴: ما فی هذه الامة احد بڑو لا فاجر الا وينشر اما المؤمنون فينثرون الى قرة اعينهم واما الفجاس

فينثرون الى خزي الله اياهم، ألم تسمع ان الله تعالى يقول: ”وَلَنذِيقَنَّهُمْ مِنَ الْعَذَابِ الْاَكْبَرِ فِيْ ذُنُوْبِ الْعَذَابِ الْاَكْبَرِ“ و قوله: ”يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَأَنْذِرْ“ (سورہ مدثر: ۱۰۱) (الشجدة: ۶)

یعنی: بذلک محمد صلی اللہ علیہ وسلم قیامہ فی الرجعة بینذریہا و قوله: ”إِنَّمَا لِحُدَى الْكُبَرِ نَذِيرًا لِلْبَشَرِ“ (سورہ مدثر: ۲۵-۲۶)

و قوله: ”هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَى وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ“ (سورہ توبہ: ۳)

قال ۳: يُظْهِرُهُ اللهُ عز وجل في الرجعة و قوله: ”حَتَّى إِذَا فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَابًا ذَا عَذَابٍ شَدِيدٍ“ (مومن: ۴۲)

هو علي بن ابي طالب صلوات الله عليه اذا رجع في الرجعة قال جابر: قال ابو جعفر عليه السلام: قال امير المؤمنين عليه السلام في

قوله عز وجل: ”رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا كَانُوا مُسْلِمِينَ“ (سورہ النور: ۱۵) قال ۳: هو انا اذا اخرجت انا و شيعتي و خرج عثمان بن عفان

و شيعته، و نقتل بنی اُمیة، فعندھا: يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا كَانُوا مُسْلِمِينَ۔

(ترجمہ)

پھر فرمایا: اس امت کا شخص خواہ وہ نیکو کار ہو یا بدکار۔ دوبارہ دنیا میں اٹھایا جائے گا لیکن مومن اٹھایا جائے گا تو اس وقت اس کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں گی (وہ خوش ہوگا) اور بدکار اس حالت میں اٹھایا جائے گا کہ اللہ تعالیٰ اسے عذاب میں گرفتار کرے گا۔ کیا تم نے قرآن کی یہ آیت نہیں سنی:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ”وَلَنذِيقَنَّهُمْ... عَذَابِ الْاَكْبَرِ“ (سورہ سجدہ: ۲۱) ترجمہ: ”اور یقیناً ہم انہیں بڑے عذاب کے علاوہ بھی ادنیٰ (دنیاوی) عذاب کا مزہ چکھائیں گے۔“

نیز ارشاد فرمایا: ”يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ... قُمْ فَأَنْذِرْ“ (سورہ مدثر: ۱-۲) ترجمہ: ”اے چادر اور ڈھنڈے والے۔ کھڑے ہو جاؤ پس ڈراؤ۔“

یعنی: اے محمد! زمانہ رجعت میں اٹھو اور ان لوگوں کو عذاب سے ڈراؤ۔ پھر ارشاد فرمایا: ”إِنَّمَا لِحُدَى الْكُبَرِ نَذِيرًا لِلْبَشَرِ“ (سورہ مدثر: ۲۵-۲۶)

ترجمہ: ”کہ بیشک یہ بڑی نشانیوں میں سے ایک ہے، بشر کو ڈرانے کے لیے“

یعنی: زمانہ رجعت میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم سارے عالم بشر کو عذاب خدا سے ڈرائیں گے۔

پھر اللہ تعالیٰ کا ارشاد: ”هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَى وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ“ (سورہ توبہ: ۳)

ترجمہ: ”وہ وہی ذات ہے جس نے اپنے رسول کو دین حق کے ساتھ بھیجا تاکہ اُسے ہر دین پر غالب کرے اگرچہ مشرکین کو کتنا ہی ناگوار گذرے۔“

یعنی: ”دین اسلام زمانہ رجعت میں تمام ادیان پر غالب آئے گا۔“ پھر ارشاد الہی ہوا: ”حَتَّى إِذَا فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَابًا ذَا عَذَابٍ شَدِيدٍ“ (مومن: ۴۲)

ترجمہ: ”یہاں تک کہ ہم نے اُن پر عذاب شدید کا دروازہ کھول دیا“

یعنی: ”اس سے مراد حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب صلوات اللہ علیہ ہیں جو زمانہ رجعت میں دوبارہ واپس آئیں گے۔“

جابر کا بیان ہے کہ حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ امیر المومنین نے اللہ تعالیٰ کے

قول: ” رَبَّنَا يَوْمَ الَّذِينَ كَفَرُوا كُفَرُوا كُفَرًا مُّبِينًا “ (سورہ حجر: آیت ۱۸)  
ترجمہ: ” شاید وہ جنہوں نے کفر اختیار کیا تمنا کریں گے کہ اے کاش!  
ہم بھی مسلمان ہوتے۔ “

آپ نے فرمایا کہ: (وہ میں ہوں) جب میں زمانہ رجعت میں اپنی قبر سے نکلوں گا اور میرے شیعہ بھی نکلیں گے اور ادھر عثمان بن عفان اور ان کے شیعہ نکلیں گے اور ہم سب ملکر بنی اُمیہ کو قتل کریں گے۔ تو وہ لوگ تمنا کریں گے کہ: اے کاش ہم لوگ (مغلی کو) تسلیم کرنے والوں میں ہوتے۔ (منتخب البصائر)

### ۵۶) زمانہ رجعت کی زندگی زیادہ طویل ہوگی

سعد نے ابن عیسیٰ سے، انھوں نے علی بن حکم سے، انھوں نے ابن عمیرہ سے۔ انھوں نے ابو داؤد سے، انھوں نے بریدہ اسلمی سے روایت بیان کی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

” كَيْفَ أَنْتَ إِذَا اسْتِيَأَسْتَ أَمْتِي مِنَ الْمَمْدَعِ فَيَأْتِيهَا

مثل قرن الشمس يستبشر به أهل السماء وأهل الأرض ؟ “  
ترجمہ: ” اُس وقت تم لوگوں کا کیا حال ہوگا جب میری امت ظہور مہدی سے بائکل مایوس ہو چکی ہوگی، تو وہ قرن شمس (آفتاب کی کرنوں) کی طرح ظہور کریں گے جنہیں دیکھ کر اہل آسمان و اہل زمین خوش ہو جائیں گے۔ “

میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا یہ واقعہ بعد موت ہوگا؟

آپ نے فرمایا: ” وَاللَّهِ إِنَّ بَعْدَ الْمَوْتِ هَدًى وَإِيمَانًا وَنُورًا “

(بعد موت کے بعد رجعت میں) ہدایت، ایمان اور نور سب کچھ ہوگا۔

میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! قبل از موت اور بعد موت والی زندگیوں میں طویل کوئی ہوگی؟  
آپ نے فرمایا: آخر بالضعف، یعنی: آخری زندگی کئی گنا طویل ہوگی۔ “

(منتخب البصائر)

### ۵۷) وعدہ خدا رجعت میں پورا ہوگا

سعد نے ابن عیسیٰ سے، انھوں نے عمر بن عبد العزیز سے، انھوں نے جمیل بن دراج سے، اور جمیل بن دراج نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے۔ ان کا بیان ہے کہ میں نے آنحضرت (ابو عبد اللہ) سے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے

متعلق دریافت کیا: ” إِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِينَ آمَنُوا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُومُ الْأَشْهَادُ “ (سورہ مؤمن: ۵۱)

ترجمہ آیت: ” بیشک ہم اپنے رسولوں کی اور ایمان والوں کی حیات دنیا میں اور اس دن بھی جس دن گواہ کھڑے ہوں گے ضرور مدد کریں گے۔ “

آپ نے فرمایا: ذلک واللہ فی الرجعة أما علمت أن (فی) انبیاء اللہ کثیرا لم یمنصروا فی الدنیا وقتلوا وأُمتة قد قتلوا ولم یمنصروا

فذلک فی الرجعة

قلت: ” وَاسْتَمِعْ يَوْمَ يُنَادِ الْمُنَادِ مِنْ مَّكَانٍ قَرِيبٍ • يَوْمَ يَسْمَعُونَ الصَّيْحَةَ بِالْحَقِّ ذَٰلِكَ يَوْمُ الْخُرُوجِ “ (سورہ قی: ۱۸-۱۹)

قال: ” ھی الرجعة: “

(سورہ مؤمن: ۵۱) کے متعلق فرمایا: (ترجمہ)

” حیات دنیا میں اللہ کی نصرت زمانہ رجعت میں ہوگی کیا تمہیں معلوم نہیں ہے کہ بہت سے انبیاء خدا جن کی مدد نہیں کی گئی اور انہیں قتل کر دیا گیا اور اُمتہ ظاہرین کو قتل کر دیا گیا ان کی بھی کوئی مدد نہیں کی گئی لہذا ان سب کی مدد زمانہ رجعت میں کی جائے گی۔ “

میں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ” وَاسْمِعْ... یَوْمَ الْخُرُوجِ “ (قی: ۱۸-۱۹)

ترجمہ آیت: ” اور غور سے سننا! جس دن کہ ایک پکارنے والا قریب ہی سے پکارے گا

جس دن لوگ چنگھاڑ کو بالیقین سن رہے ہوں گے۔ وہی یوم خروج ہوگا۔ “

آپ نے فرمایا: اس سے مراد رجعت ہے۔ (منتخب البصائر)

\* احمد بن ادریس نے ابن عیسیٰ سے بھی تقریباً اسی کے مثل روایت کی ہے۔

(تفسیر علی بن ابراہیم)

### ۵۸) موت اور قتل میں فرق

سعد نے احمد و عبد اللہ ابنی محمد بن عیسیٰ و ابن ابی الخطاب سے جمیعاً اور

انھوں نے ابن محبوب سے، انھوں نے ابن رثاب سے، انھوں نے زرارہ سے روایت کی ہے

کہ مجھے پسند آ یا کہ میں حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے صاف صاف رجعت کے متعلق

کچھ دریافت کروں، تو میں نے ایک حید سے ایسا سوال کیا کہ جس سے میرا مقصد حاصل ہو جائے۔

میں نے عرض کیا: یہ فرمائیں کہ جو شخص قتل ہو گیا، کیا وہ مر گیا۔ (قتل مات)؟



قال ۴: "لا، الموت موت، والقتل قتل - فقلت: ما احدى (يقتل)  
الامات؟ قال: فقال: يا زرارہ! قول الله اصدق من)  
قولك قد فرق بين القتل والموت في القرآن - فقال عليه السلام  
آیت: "اَفَاِنْ مَاتَ اَوْ قُتِلَ" (آل عمران: ۱۴۴) وقال: "لَكِنْ مَتَّكُمْ  
اَو قَتَلْتُمْ لِيَ اِلَى اللّٰهِ تُحْشَرُونَ" (آل عمران: ۱۵۱) فليس كما  
قلت يا زرارہ الموت موت، والقتل قتل، وقد قال الله عز وجل  
آیت: "اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنْ  
لَهُمُ الْجَنَّةَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيُقْتَلُوْنَ وَيُقْتَلُوْنَ  
وَعَدًا عَلَيْهِ حَقًّا" (التوبة: ۱۱۲)

قال: فقلت: اِنَّ اللّٰهَ عز وجل يقول: "كُلُّ نَفْسٍ ذٰلِقَةُ الْمَوْتِ" (الانبیاء: ۳۵)  
اَفَرَأَيْتَ مَنْ قَتَلَ لَمْ يَذِقِ الْمَوْتَ؟ فقال ۴: ليس من قتل  
بالسيف لمن مات على فراشه اِنَّ مَنْ قَتَلَ لَا بُدَّ اَنْ يَرْجِعَ  
اِلَى الدُّنْيَا حَتّٰى يَذِقَ الْمَوْتَ -  
(ترجمہ)

آپ نے فرمایا: نہیں، موت، موت ہے اور قتل، قتل ہے (دونوں میں فرق ہے)۔  
میں نے عرض کیا: مگر میرے نزدیک تو کوئی ایسا نہیں جو قتل کیا گیا ہو اور اسے موت نہ آئی ہو؟  
آپ نے فرمایا: لے زرارہ! اللہ تعالیٰ کا قول تمہارے قول سے زیادہ سچ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے  
قرآن میں قتل اور موت کے درمیان فرق رکھا ہے۔ چنانچہ ارشاد فرماتا ہے:  
"(آیت) "اَفَاِنْ مَاتَ اَوْ قُتِلَ" (پس اگر ان کو موت آجائے یا انھیں قتل کر دیا جائے)۔  
نیز فرمایا: (آیت:) "لَكِنْ مَتَّكُمْ اَوْ قَتَلْتُمْ لِيَ اِلَى اللّٰهِ تُحْشَرُونَ" (آل عمران: ۱۵۱) (آل عمران: ۱۴۴)  
ترجمہ: (خواہ تمہیں موت آجائے یا تم قتل کر دیے جاؤ فرور اللہ کی طرف محشر کیے جاؤ گے)  
لہذا لے زرارہ! جیسا کہ تم کہتے ہو ویسا نہیں ہے۔ موت، موت اور قتل قتل ہے۔  
اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ  
بِاَنْ لَّهُمُ الْجَنَّةَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيُقْتَلُوْنَ وَيُقْتَلُوْنَ  
وَعَدًا عَلَيْهِ حَقًّا" (سورہ توبہ: ۱۱۲)

ترجمہ آیت: (تحقیق اللہ نے مومنین سے ان کی جانیں اور ان کے اموال خرید لیے کیونکہ  
ان کے لیے جنت ہے۔ وہ اللہ کی راہ میں قتال کرتے ہیں اور قتل ہو جاتے ہیں یہ امر کچھ بڑا ہے)

میں نے عرض کیا: مگر اللہ تعالیٰ یہ بھی تو فرماتا ہے "كُلُّ نَفْسٍ ذٰلِقَةُ الْمَوْتِ" (الانبیاء: ۳۵)  
یعنی (ہر نفس کو موت کا ذائقہ چکھنا ہے)۔ کیا آپ کی نظر میں جو شخص  
قتل ہوا اس نے موت کا ذائقہ نہیں چکھا؟  
آپ نے فرمایا: جو شخص تلوار سے قتل ہوا وہ اس شخص کے ماتم نہیں ہے جس کو اس کے  
بستر پر موت آئی ہو۔ اس لیے کہ جو شخص قتل ہوا ہے اس کے لیے فردی  
ہے کہ دنیا میں دوبارہ آئے تاکہ موت کا ذائقہ چکھے۔ (منتخب اہل بیت تفسیر)

### ۵۹ مومن کیلئے قتل اور موت دونوں ہیں

سعد نے ابن ابی الخطاب سے، انھوں نے صفوان سے، صفوان نے  
حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے روایت کی ہے ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام رضا  
علیہ السلام کو رجعت کے متعلق فرماتے ہوئے سنا کہ:  
"من مات من المؤمنین قتل ومن قتل منهم مات"  
جس کو موت آگئی مومنین میں سے (وہ زندہ ہوگا اور) قتل کیا جائے گا  
اور جو قتل ہوا (وہ بھی دوبارہ زندہ ہوگا) پھر اسے موت آئے گی

### ۶۰ لے قریش! اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا؟

سعد نے احمد و عبد اللہ ابنی محمد بن عیسیٰ سے، انھوں نے ابن محبوب سے  
انھوں نے ابو جہیلہ سے، انھوں نے ابان بن تغلب سے، اور ابان بن تغلب نے حضرت  
ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کو یہ اہل مدینہ کی قریش کے دو خاندان آپس میں گفتگو کرتے ہیں کہ: کچھ ایسا نظر آتا ہے کہ جب  
محمد وفات پائیں گے تو یہ حکومت ان کے اہل بیت کی ہی طرف پلٹ کر جائے گی۔  
تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کے مجمع میں یہ بات کھول کر سامنے رکھی اور  
ارشاد فرمایا: کیف اتم معاشر قریش وقد كفرتم بعدى ثم رأيتموني  
في كتيبة من اصحابي اضر بوجوهكم و رقابكم بالسيف  
قال فنزل جبريل: فقال: يا محمد! قل انشاء الله اذ يكون ذلك  
علي بن ابي طالب عليهما السلام انشاء الله فقال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم اور  
يكون ذلك علي بن ابي طالب عليهما السلام انشاء الله تعالى فقال جبريل عليهما السلام



واحدة لك واشتات لعلي بن الخطاب عليه السلام وموعدكم السلام  
قال ابان: جعلت فداك واين السلام؟  
فقال ۴: يا ابان! السلام من طرس الكوفة.

(ترجمہ روایت)

آنحضرت نے فرمایا: اے گروہ قریش! اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب تم لوگ میرے بعد  
کفر اختیار کرو گے تو تم مجھے دیکھو گے کہ میں اپنے اصحاب کے ایک گروہ  
کے ساتھ تم لوگوں کے منہ پر ضرب لگا رہا ہوں اور تلوار سے تم لوگوں کی  
گردنیں اڑا رہا ہوں۔

اتنے میں حضرت جبریلؑ نازل ہوئے اور انھوں نے کہا: اے محمد! انشاء اللہ کہو! ایسا  
بھی ہو سکتا ہے کہ یہ کام علی بن ابی طالب علیہ السلام انشاء اللہ انجام دیں۔

پھر جبریل علیہ السلام نے کہا یہ کام ایک مرتبہ تمہارا ہوگا اور دوسری مرتبہ علی بن  
الخطاب علیہ السلام کا ہوگا اور آپ حضرات کی وعدہ گاہ "سلام" ہے۔

ابان نے دریافت کیا: مولا! میں آپ پر قربان، "سلام" کہاں ہے؟  
آپ نے فرمایا: اے ابان! "سلام" پشت کوفہ پر ہے۔

### رجعت میں کون اندھا ہوگا؟

سعد بن ابی عیسیٰ سے، انھوں نے یقینی سے، انھوں نے علی بن الحکم سے  
انھوں نے مثنیٰ بن الولید سے، انھوں نے ابوبصیر سے اور ابوبصیر نے حضرت امام محمد باقرؑ  
اور حضرت امام جعفر صادق علیہما السلام میں سے کسی ایک سے روایت ہے کہ آپ نے قول خدا:  
وَمَنْ كَانَ فِي هَذِهِ اَعْمٰی فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰی  
وَاَضَلُّ سَبِيْلًا (سورۃ النبی: ۴۲)

کے متعلق فرمایا: (اور جو اس دنیا) میں اندھا ہے پس وہ آخرت میں بھی اندھا اور  
مگراہ اٹھے گا۔

کے متعلق فرمایا: جو یہاں اندھا ہے وہ آخرت یعنی رجعت میں بھی اندھا ہی ہوگا۔

(تفسیر عیاشی منتخب البصائر)

### ابھی کچھ لوگ ایسے ہیں

مذکورہ اسناد کے ساتھ علی بن الحکم نے رفاعہ سے، انھوں نے عبداللہ بن عطاء سے اور انھوں نے

حضرت ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا کہ میں مقام منیٰ میں بیمار  
تھا اور میرے پدر عالی قدر میرے پاس تھے کہ آپ کے پاس آپ کا غلام آیا اور عرض کرنے لگا کہ  
عراقیوں کا ایک گروہ آپ سے ملاقات کی اجازت چاہتا ہے۔ میرے پدر بزرگوار نے فرمایا:  
اچھا، انہیں خیمے میں بٹھاؤ۔

پھر آپ اٹھ کر ان لوگوں کے پاس گئے اور تھوڑی دیر میں، میں نے اپنے پدر بزرگوار کے زور  
سننے کی آواز سنی تو مجھے کچھ برا محسوس ہوا کہ میں تو اس حال میں ہوں اور میرے پدر بزرگوار قہقہے لگا رہے  
ہیں۔ اس کے بعد پدر بزرگوار واپس آئے فرمایا: اے ابوجعفر! شاید تمہیں میری ہنسی بُری معلوم ہوئی ہے  
میں نے عرض کیا: میں آپ پر قربان، آپ کو ہنسی کیوں آگئی تھی؟

آپ نے فرمایا: یہ عراقیوں کا گروہ تھا جو تمہارے گزشتہ آباء اسلاف کے متعلق  
ایک بات پوچھ رہے تھے اور ان پر جو کچھ گذرا اس کے بارے میں وہ ایمان بھی رکھتے  
تھے اور ان کی عظمت کے اقرار کرنے والوں میں سے تھے تو مجھے ان سے ملکر انتہائی خوشی  
ہوئی جس کی وجہ سے مجھے ہنسی آگئی تھی۔ ابھی دنیا میں کچھ ایسے لوگ موجود ہیں جو اس پر  
ایمان بھی رکھتے ہیں اور اس کا اقرار بھی کرتے ہیں

میں نے عرض کیا: میں آپ پر قربان! وہ کس بات پر گفتگو کر رہے تھے؟

آپ نے فرمایا: انھوں نے ان وفات یافتہ لوگوں کے متعلق دریافت کیا کہ وہ لوگ کب دنیا میں  
دوبارہ آئیں گے اور دین کے معاملے پر زندہ لوگوں سے جلال و قتال کریں گے۔

(منتخب البصائر)

سعد بن سندی بن محمد سے، انھوں نے صفوان سے، صفوان نے رفاعہ سے

اسی کے مثل روایت کی ہے۔

(منتخب البصائر)

ان ہی اسناد کے ساتھ علی بن الحکم نے حنان بن سدر سے، انھوں نے اپنے والد سے  
روایت کی ہے کہ میں نے حضرت ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے رجعت کے  
متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا:

”القدریۃ تنکرها“ (قدریہ اس سے انکار کرتے ہیں۔)

(منتخب البصائر)

### بنی اسرائیل میں ایک شخص کی رجعت

سعد بن ابی الخطاب سے، انھوں نے وہیب بن حفص سے، انھوں نے

ابوبصیر سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ میں حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں

حاضر ہوا اور عرض کیا کہ فرزند رسول! ہم لوگ باہم یہ گفتگو کر رہے تھے کہ عمر بن ذر اُس وقت تک نہیں مرے گا جب تک کہ وہ قائم آلِ محمد سے مقابلہ نہ کرے۔

فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: "إِنَّ مِثْلَ ابْنِ ذَرٍّ مِثْلَ رَجُلٍ كَانَ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ يُقَالُ لَهُ: عَبْدُ رَبِّهِ، وَكَانَ يَدْعُو أَصْحَابَهُ إِلَى ضَلَالَةٍ، فَسَاءَتْ لَهُمْ فَكَانُوا يَلُودُونَ بِقَبْرِهِ وَيَتَحَدَّثُونَ عَنْهُ: إِذَا خَرَجَ عَلَيْهِمْ مِنْ قَبْرِهِ يَنْفُضُ التُّرَابَ مِنْ رَأْسِهِ وَيَقُولُ لِمِثْلِهِ: كَيْتٌ وَكَيْتٌ"۔

پس آپ نے فرمایا: ہاں، عمر بن ذر کی مثال ویسی ہی ہے جیسے بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا جس کو عبد ربہ کہہ کر پکارتے تھے۔ وہ اپنے ساتھیوں کو گمراہی کی طرف دعوت دیتا تھا۔ جب وہ مر گیا تو وہ لوگ اس کی قبر پر جمع ہوتے اور وہاں بیٹھ کر باتیں کرنے لگتے کہ اتنے میں ایک دن قبر شق ہوئی اور وہ اپنے سر سے خاک جھاڑتا ہوا قبر سے نکل کھڑا ہوا اور ان لوگوں سے باتیں کرنے لگا۔

(منتخب ابصار)

### شب معراج رجعت پر گفتگو

(۶۵)

سعد نے ابن ہشام سے، انھوں نے برقی سے، برقی نے محمد بن سنان سے، کسی اور سے، اس نے عبد اللہ بن سنان سے اور انھوں نے حفرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ:

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَقَدْ أَسْرَى بِي رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ فَأَوْحَى إِلَيَّ مِنْ وَرَائِ حِجَابٍ مَا أَوْحَى وَكَلَّمَنِي بِمَا كَلَّمَنِي بِهِ وَكَانَ مِمَّا كَلَّمَنِي بِهِ أَنْ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ! إِنِّي أَنَا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا عَالَمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ إِنِّي أَنَا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا الْمَلِكُ الْقَدُّوسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيزُ الْجَبَّارُ الْمُسْتَكْبَرُ سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ. إِنِّي أَنَا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لِي الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَى، يَسْتَجِبُ لِي مِنْ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ، وَأَنَا الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ۔

يَا مُحَمَّدُ! إِنِّي أَنَا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا أَوَّلُ فَلَا شَيْءَ قَبْلِي وَأَنَا الْآخِرُ فَلَا شَيْءَ بَعْدِي، وَأَنَا الظَّاهِرُ فَلَا شَيْءَ فَوْقَ وَأَنَا الْبَاطِنُ

فَلَا شَيْءَ دُونِي وَأَنَا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا بَكْلَى شَيْءٍ عَلِيمٌ يَا مُحَمَّدُ! عَلَيَّ أَوَّلُ مَا أَخَذَ مِيثَاقَهُ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ، يَا مُحَمَّدُ! عَلَيَّ آخِرُ مَنْ أَقْبَضَ رُوحَهُ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ وَهُوَ الدَّابَّةُ الَّتِي تَكْمُلُهُمْ۔

يَا مُحَمَّدُ! عَلَيَّ أَطْهَرُ عَلَى جَمِيعِ مَا أَوْحِيَهُ إِلَيْكَ لَيْسَ لَكَ أَنْ تَكْتُمَ مِنْهُ شَيْئًا۔

يَا مُحَمَّدُ! بَطْنُهُ الَّذِي أَسْرَرْتَهُ إِلَيْكَ فَلَيْسَ مَا بَيْنِي وَبَيْنَكَ سِرٌّ وَدُونَهُ يَا مُحَمَّدُ! عَلَيَّ عِلَّتُ مَا خَلَقْتَ مِنْ حَلَالٍ وَحَرَامٍ عَلَيَّ عَلِيمٌ بِهِ۔

(ترجمہ)

آپ نے ارشاد فرمایا: "میرا رب مجھے شب معراج لے گیا تو پس پردہ سے جو اُس نے وحی کرتی تھی وہ کی، جو گفتگو کرتی تھی وہ مجھ سے کی، منجملہ ان تمام باتوں کے ایک بات یہ بھی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

اے محمد! میں ہی اللہ اور نہیں ہے کوئی معبود سوائے مجھ عالم الغیب و شہود اور مہربان اور رحم والے ہے۔ میں ہی ہوں اللہ نہیں ہے کوئی معبود سوائے میرے۔ میں بادشاہ ہوں، پاکیزہ ہوں، سلامتی دینے والا، ایمان دینے والا، نگاہ رکھنے والا، غلبہ و جبروت والا ہوں۔ پاک ہے اور منزہ ہے اللہ ان تمام چیزوں سے جسے لوگ اللہ کا شریک گردانتے ہیں۔ صرف میں ہی ہوں اللہ، نہیں ہے کوئی معبود سوائے میرے۔ میں خالق و پیدا کرنے والا ہوں تصویر بنانے والا ہوں۔ میرے لیے ہی تمام اسماء حسنی ہیں، آسمانوں اور زمین میں جتنی بھی مخلوق ہے وہ سب میرے ہی نام کی تسبیح پڑھتی ہے۔ میں ہی عزت و حکمت والا ہوں اے محمد! میں اللہ ہوں، نہیں ہے کوئی معبود سوائے میرے، مجھ سے قبل کوئی شے نہیں، میں آخر ہوں، میرے بعد کوئی شے نہیں ہے، میں ظاہر ہوں مجھ سے زیادہ ظاہر کوئی شے نہیں ہے، میں باطن ہوں، مجھ سے زیادہ باطن کوئی شے نہیں ہے، میں اللہ ہوں میرے سوائے کوئی معبود نہیں ہے، ہر شے کا جاننے والا ہوں۔

اے محمد! علیٰ اول ہیں تمام امت میں جن سے ميثاق لیا گیا ہے۔ اے محمد! علیٰ وہ ہیں کہ جن کی روح تمام امت میں سب سے آخر میں قبض ہوگی۔ وہ وہی دابہ ہیں جو (زمین سے نکل کر) لوگوں سے کلام کریں گے۔

اے محمد! میں نے عشی پر وہ تمام راز کی باتیں ظاہر کر دی ہیں جو تم کو وحی کے ذریعے سے بتائی ہیں۔ لہذا میرے اور تمہارے درمیان کوئی ایسا راز نہیں جو علیؑ کو معلوم نہ ہو۔

اے محمد! عشی وہ عشی ہے کہ میں نے جتنی حلال و حرام چیزیں پیدا کی ہیں ان سب کا جاننے والا عشی ہے۔

### (۶۶) ہمارا مشکل بلکہ دشوار ترین

سلیم بن قیس ہلالی کی کتاب سے ماخوذ ہے۔ یہ وہ کتاب ہے جس سے ابان بن عیاش روایت کرتے ہیں اور جو اصحاب کے ایک مجمع کی موجودگی میں جس میں ابو طفیل جیسے لوگ تھے حضرت امام علیؑ ابن الحسین علیہ السلام کے سامنے اول سے آخر تک پڑھ کر سنائی گئی تو آپ نے فرمایا کہ یہ ہماری صحیح حدیث ہے۔

ابان کا بیان ہے کہ اس کے بعد میں ابو طفیل سے ان کے گھر پر ملا تو انھوں نے رجعت کے متعلق وہ چند احادیث بیان کیں جو اصحاب و مسلمان و مقداد و ابی بن کعب سے سنی تھیں ابو طفیل کا بیان ہے کہ میں نے وہ تمام احادیث جو ان لوگوں سے سنی تھیں کوفنے میں حضرت علیؑ ابن ابی طالب علیہ السلام کے سامنے پیش کی تھیں تو آپ نے فرمایا تھا کہ یہ وہ خاص علم ہے جس کی تاب یہ جاہل امت نہیں لاسکتی۔ پھر آپ نے ان تمام حدیثوں کی تصدیق فرمائی جو ان لوگوں نے مجھ سے بیان کی تھیں۔ ان کے علاوہ آپ نے بہت سی آیات کی تلاوت بھی فرمائی اور ان کی ایسی کافی دشانی تفسیر بیان کی جس کی بناء پر قیامت سے زیادہ میرا یقین رجعت پر ہو گیا۔

جو باتیں میں نے حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے عرض کی تھیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ میں نے عرض کیا: یا امیر المومنین! یہ بتائیں کہ نبی اکرم ﷺ کے وحی کا حوض دنیا میں ہوگا یا آخرت میں؟ آپ نے فرمایا: نہیں! بلکہ دنیا میں ہوگا۔

میں نے عرض کیا: پھر اس سے لوگوں کو ہنکانے اور بھگانے والا کون ہوگا؟

آپ نے فرمایا: "أنا بیدی فلیردتہ اولیائی ولا یصرفن منہ اعدائی و فی روایۃ اُخری: "ولا وردتہ اولیائی ولا یصرفن عنہ اعدائی"

ترجمہ: میں اپنے دوستوں کو اس حوض پر پہنچاؤں گا اور اپنے دشمنوں کو وہاں سے بھگاؤں گا۔

میں نے عرض کیا: یا امیر المومنین! اللہ تعالیٰ کا قول ہے:

(الآیۃ) "وَإِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ أَخْرَجْنَا لَهُمْ دَابَّةً مِّنَ الْأَرْضِ

تُكَلِّمُهُمُ أَنَّ النَّاسَ كَانُوا بِآيَاتِنَا لَا يُوقِنُونَ" (زالہ آیتہ ۹) ترجمہ آیت: "اور جب ان لوگوں پر وعدہ پورا ہو جائے گا تو ہم ان کے لیے زمین میں سے ایک دابہ نکالیں گے جو ان سے کلام کرے گا کہ لوگ ہماری آیات پر یقین نہیں کرتے تھے۔"

اس آیت میں "دَابَّة" سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا: اے ابو طفیل! چھوڑو اس بات کو نہ پوچھو۔

میں نے عرض کیا: یا امیر المومنین! میں آپ پر قربان، یہ تو ضروری بتاؤں۔ آپ نے فرمایا: ہاں دَابَّة تَاكُلُ الطَّعَامَ وَتَمْشِي فِي الْأَسْوَاقِ وَتَكَلِّمُ النَّاسَ (یہ وہ دابہ ہے جو کھانا کھاتا ہے بازاروں میں چلتا پھرتا اور عورتوں سے نکاح کرتا ہے)

میں نے عرض کیا: یا امیر المومنین! وہ کون ہے؟ آپ نے فرمایا: "هُوَ زُرَّ الْأَرْضِ الَّذِي تَسْكُنُ الْأَرْضُ بِهِ" (وہ قوامہ ارض ہوگا جس سے زمین ساکن ہے)

میں نے عرض کیا: یا امیر المومنین! وہ کون ہے؟ آپ نے فرمایا: "صَدِيقُ هَذِهِ الْأُمَّةِ وَفَارُوقُهَا وَرَبِّهَا وَذَوُّ قُرْبَاهَا" (وہ اس امت کا صدیق اور فارق ہوگا اور وہ رب الارض اور اس کا ذوالقرنین ہوگا)

میں نے عرض کیا: یا امیر المومنین! وہ کون ہے؟ ایسا بزرگ آپ نے فرمایا: "الَّذِي قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: "يَشْهَدُ شَاهِدٌ مِّنْهُ" (وہمہ: ۱۴)

وَالَّذِي: "عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ" (رعدہ: ۳۴) وَالَّذِي: "جَاءَ بِالصِّدْقِ وَالَّذِي: "صَدَّقَ بِهِ" (الزمر آیت ۳۳)

(جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ: وہ وہی ہے کہ جو:

— (اس کے پیچھے ہی پیچھے آسمان کا ایک گواہ) (ہمہ: ۱۴)

— وہ وہی ہے: (جس کے پاس کتاب کا علم ہے) (رعدہ: ۳۴)

— وہ وہی ہے: (جو حق کے ساتھ آیا۔ وہ وہی ہے) (اس کی تصدیق کی) (الزمر آیت ۳۳)

اور فرمایا: والناس كلهم كافرون غیوہ۔ (اور اس کے سوا تمام لوگ کافر ہوں گے)

میں نے عرض کیا: یا امیر المومنین! ان کا اسم گرامی تو بتا دیں۔

آپ نے فرمایا: "قد سمیته لك يا ابا الطفیل!

اے ابو طفیل! تجھے نام تو بتا دیا۔



پھر فرمایا: وَاللّٰهُ لَوَادْخَلْتُ عَلَىٰ عَامَّةِ شَيْعَتِي الَّذِيْنَ هُمْ اَقَاتِلُ  
الَّذِيْنَ اَقَرُّوا بِطَاعَتِي وَسَتُوْنِي اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاسْتَحْلَوْنِي  
جِهَادَ مَنْ خَالَفَنِي ، فَحَدَّثْتُهُمْ بِبَعْضِ مَا اَعْلَمُ مِنَ الْحَقِّ  
فِي الْكِتَابِ الَّذِي نَزَلَ بِهِ جِبْرِئِيْلٌ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى مُحَمَّدٍ  
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَتَنْفَرُوا عَنِّي حَتّٰى اَبْقٰى فِيْ عَصَابَةٍ مِنَ الْحَقِّ  
قَلِيْلَةٌ اَنْتَ وَاشْبَاهُكَ مِنْ شَيْعَتِي .  
فَفَزَعْتُ وَقُلْتُ : يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنَا وَاشْبَاهِيْ مُتَفَرِّقٌ عَنْكَ وَنَشِيتُ مَعَكَ  
قَالَ : بَلْ تَشَبْتُوْنَ .

ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيَّ فَقَالَ : اِنْ اَصْرًا صَعِبٌ مُّسْتَصْعَبٌ لَا يَعْرِفُهُ وَلَا  
يَقْرُبُهُ اِلَّا ثَلَاثَةٌ مَّلِكٌ مُّقَرَّبٌ ، اَوْ نَجِيٌّ مُّرْسَلٌ ، اَوْ عَبْدٌ  
مُّؤْمِنٌ نَّجِيْبٌ اَمْتَحَنَ اللّٰهُ قَلْبَهُ لِاِيْمَانٍ .  
يَا اَبَا الطَّيْفِيْل ! اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبَضَ فَارِثًا النَّاسِ  
صُلُوْلًا وَجَمَاعًا اِلَّا مَنْ عَصَمَهُ اللّٰهُ بِنَا اَهْلِ الْبَيْتِ -  
(ترجمہ)

" مگر خدا کی قسم اپنے عام قسم کے شیعوں کے پاس جن کو ساتھ لیکر میں جنگ کر رہا  
ہوں اور جن کو میری اطاعت کا اقرار ہے، اور جو مجھے امیر المؤمنین کہہ کر کیا کرتے  
ہیں اور میرے مخالفین سے جہاد کو حلال جانتے ہیں، میں ان سے اس کتاب  
کی چند باتوں کو جو جبریل نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر سیکر نازل ہوئے  
بیان کر دوں تو وہ سب کے سب میرا ساتھ چھوڑ کر چلے جائیں گے اور  
حق کے گروہ میں تھوڑے سے رہ جائیں گے۔ تم ہو گے اور میرے شیعوں میں  
سے چند تم جیسے۔"

راوی کا بیان ہے کہ یہ ستر میں کانپنے لگا اور عرض کیا: یا امیر المؤمنین! میں اور مجھ جیسے  
چند اور لوگ کیا آپ کا ساتھ چھوڑ دیں گے یا آپ کے ساتھ ثابت قدم رہیں گے؟  
آپ نے فرمایا: نہیں۔ بلکہ تم ثابت قدم رہو گے اور تم جیسے بھی۔

اس کے بعد پھر امیر المؤمنین علیہ السلام میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: دیکھو! ہمارا  
معاملہ بہت سخت اور ناقابل فہم ہے اسے سولے تین قسم کے لوگوں کے  
اور کوئی نہیں سمجھ سکتا۔ یا تو اسے ملک مقرب سمجھ گا یا نبی مرسل سمجھ گا،

مادہ بندہ مومن سمجھ گا جس میں خاندانی شرافت ہوگی اور اللہ نے جس کے قلب کا  
ایمان کے ذریعے سے امتحان لے لیا ہوگا۔  
اے ابو طفیل! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے انتقال فرماتے ہی لوگ اپنی جہالت اور ضلالت  
کی وجہ سے ہم اہل بیت سے پھر گئے۔" (منتخب البصائر)

### رجعت میں بھی تضرع علی امیر خلائق ہوں

(۶۷)

سلام بن مستنیر نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے  
آپ نے فرمایا: تم لوگوں اُس نام سے لوگوں کو پرکارنا شروع کر دیا ہے جو نام اللہ تعالیٰ نے سوائے  
حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے اور کسی کا نہیں رکھا (یعنی امیر المؤمنین) اور ابھی تو اس کی تاویل  
کے ظاہر ہونے کا وقت بھی نہیں آیا ہے۔  
میں نے عرض کیا: میں آپ پر قربان، اس کا وقت کب آئے گا؟

قال ۴: اِذَا جَاءَتْ جَمِيعُ اللّٰهِ اَمَامَهُ النَّبِيِّيْنَ وَالْمُؤْمِنِيْنَ حَتّٰى يَنْصُرُوْهُ وَهُوَ  
قَوْلُ اللّٰهِ : "وَإِذْ أَخَذَ اللّٰهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّيْنَ لَمَّا آتَيْنَاكُمْ مِنْ كِتَابٍ  
وَحِكْمَةٍ ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ  
بِهِ وَلَتَنْصُرُنَّهُ ط قَالَ ءَاٰفَرُّوْا نَحْنُ وَآخِذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ  
اٰصْرِيْ ط قَالُوْٓا اَفَرُّنَا ط قَالَ فَاَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ وَاَنَا مَعَكُمْ مِنَ  
الشّٰحِدِيْنَ . " (سورہ آل عمران: ۸۱)

آپ نے فرمایا: اُس وقت آئے گا جب اللہ تعالیٰ حضرت علیؑ کے سامنے انبیاء اور مومنین کو جمع فرما سکے  
تاکہ یہ لوگ ان کی نصرت کریں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا یہ قول (آل عمران ۸۱)  
ترجمہ آیت: "اور جب اللہ نے انبیاء سے عہد و میثاق لیا کہ جو کتاب و حکمت میں نے  
تم کو عطا کی ہے، پھر جو کچھ تمہارے پاس (کتاب و حکمت) ہے اُس کی تصدیق  
کرنے والا ایک رسول تمہارے پاس آئے گا تو تم ضرور اس رسول پر ایمان  
لانا اور ضرور اس کی مدد کرنا۔ (پھر) فرمایا کیا تم اقرار کرتے ہو کہ اس پر  
میرا (وجہ ذمہ داری) اٹھا لو گے، انھوں نے کہا: ہم اقرار کرتے ہیں۔ (پھر)  
فرمایا: پس تم گواہ رہو اور میں بھی تمہارے ساتھ (اس عہد پر) گواہ ہوں۔"  
قال ۴: فَيَوْمَئِذٍ يَدْفَعُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰوَاءَ اِلٰى عَلِيٍّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ  
فَيَكُوْنُ اَمِيْرَ الْخَلَائِقِ كُلِّهَا اَجْمَعِيْنَ : يَكُوْنُ الْخِلَافَةُ كُلُّهَا تَحْتَ لَوَاةِ



ویکون هو امیرهم فهذا تأویلہ۔

ترجمہ روایت: "اس روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنا علم مبارک حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کو عطا فرمائیں گے اور وہ تمام خلائق کے امیر ہوں گے اور تمام خلائق آپ کے علم کے پھر رہے گے نیچے ہوگی۔ آپ ان سب کے امیر ہوں گے۔ یہ وقت اس کی تادیل کے ظاہر ہونے کا ہے۔ (تفسیر عیاشی)

(۶۸) زرارہ نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے اس آیت: "كُلُّ نَفْسٍ ذَا أَلْفَةٍ الْمَوْتِ" کی تفسیر فرمایا کہ:

"لَمْ يَذِقِ الْمَوْتَ مِنْ قَتْلِ، وَقَالَ: لَا بَدَّ مِنْ أَنْ يَرْجِعَ حَتَّى يَذُوقَ الْمَوْتَ"

یعنی (مگر جو قتل ہوا اُس نے ابھی موت کا ذائقہ نہیں چکھا اور لازمی ہے کہ وہ دوبارہ دنیا میں واپس آئے اور موت کا مزہ چکھے۔) (تفسیر عیاشی)

### (۶۹) رجعت وعدہ الہی ہے

سیرین سے روایت ہے ان کا بیان ہے۔ ایک مرتبہ میں حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا۔ آپ نے مجھ سے فرمایا: لوگ اس آیت کے متعلق کیا کہتے ہیں؟ "وَأَقْسَمُوا بِاللّٰهِ جَمْعًا أَيْمًا نَّهْضًا لَا يَبْعَثُ اللّٰهُ مِنْ يَمُوتٍ"؟ (المعقل آیت ۳۸)

میں نے عرض کیا: لوگ کہتے ہیں کہ نہ کوئی قیامت ہے نہ کوئی بعثت ہے، نہ نشور ہے۔

فقال: "كذبوا والله انما ذلك اذا قام القائم وكرمه المسكرون فقال اهل خلافتكم: قد ظهرت دولتكم يا معشر الشيعة وهذا

من كذبكم تقولون: رجعت فلان وفلان لا والله لا يبعث

الله من يموت، ألا ترى انهم قالوا: "وَأَقْسَمُوا بِاللّٰهِ

جَمْعًا أَيْمًا نَّهْضًا"؟ كانت المشركون اشد تعظيما

للآلوت والعزى من أن يقسموا بغيرها فقال الله:

(آیت): "بَلَى وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ" لَيْسَ لِيَهُمُ الَّذِي يَخْتَلِفُونَ

فِيهِ وَلِيَعْلَمَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَنَّهُمْ كَانُوا كَاذِبِينَ وَأَنَّمَا

قَوْلُنَا شَيْءٌ إِذَا أَرَدْنَا أَن نَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ" (محل ۳۸، ۳۹، ۴۰)

ترجمہ روایت: "آپ نے فرمایا: وہ لوگ جھوٹے ہیں۔ خدا کی قسم یہ اُس وقت ہوگا جب امام قائمؑ ظہور کریں گے اور ان کے ساتھ دوبارہ زندہ ہونے والے ہو کر آئیں گے، تو تمہارے مخالفین کہیں گے کہ اے گروہ شیعہ! لو تمہاری حکومت تو آگئی اور تم لوگوں کا یہ جھوٹ کھل گیا کہ فلان فلان رجعت کریں گے۔ واللہ جو مر گیا اُسے اللہ کبھی دوبارہ زندہ نہ کرے گا۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ وہ لوگ سخت قسم کھا کر کہتے ہیں: "اور اہل عرب لات وعزى کا بڑا احترام کرتے تھے اور ان کے سوا کسی اور کی قسم نہیں کھاتے تھے۔ اللہ تعالیٰ اسی کے متعلق ارشاد فرماتا ہے:

"بَلَىٰ وَعْدًا..... كُنْ فَيَكُونُ" (سورہ نمل ۲۸، ۲۹)

ترجمہ آیات: "یقیناً اس کے وعدے کی وفا اُس پر واجب ہے لیکن اکثر لوگ یہ نہیں جانتے تاکہ وہ اُن پر وہ بات واضح کر دے جس کے بارے میں وہ اختلاف کرتے تھے اور تاکہ وہ لوگ جنہوں نے انکار کیا یہ جان لیں کہ بیشک وہ ہی جھوٹے ہیں بیشک ہمارا قول تو کسی شے کے لیے ایسا ہی ہے کہ ہم اُس کے لیے ارادہ کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ "ہو جا" تو وہ ہو جاتی ہے۔"

### (۷۰) رجعت میں کون لوگ ہوں گے؟

سعد نے ابن ابی الخطاب سے، انھوں نے وہیب بن حفص سے، انھوں نے ابو بصیر سے روایت کی ہے۔ اُن کا بیان ہے کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت ابو جعفر امام محمد باقر سے اس آیت کی تفسیر دریافت کی:

"إِنَّ اللَّهَ اشْتَرَىٰ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنْفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ

بِأَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيَقْتُلُونَ

وَيُقْتَلُونَ ثُمَّ وَعْدَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ حَقًّا فِي الثَّوَابِ وَالْإِنْجِيلِ

وَأَن تَقْرَأُوا مِنْ أَوْفَىٰ وَعْدِهِ مِنْ اللَّهِ فَأَسْتَبْشِرُوا

بِبَيْعِكُمُ الَّذِي بَايَعْتُمْ بِهِ وَذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ

أَلَّا يَكُونُ الْغَيْدُونَ الْخَبِيدُونَ السَّاجِدُونَ الْرُكَّعُونَ

السَّجِدُونَ الْأَمْرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّاهُونَ عَنِ الْمُنْكَرِ

وَالْخَافِضُونَ لِجُودِ اللَّهِ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ" (سورہ التوبة ۱۱۲-۱۱۳)

ترجمہ آیت: "بیشک اللہ نے مومنین سے اُن کی جانیں اور اُن کے اموال خرید لیے کیونکہ

(اُس کے عوض میں) جنت ہے اُن کے لیے۔ وہ اللہ کی راہ میں قتال کرتے ہیں، قتل کرتے ہیں اور قتل ہو جاتے ہیں۔ یہ اُس کے ذمے پچا وعدہ ہے تو رات میں، انجیل میں اور قرآن میں بھی۔ اور اللہ سے زیادہ وعدہ وفا کرنے والا کون ہو سکتا ہے پس خوشیاں مناؤ اُس سودے پر جو تم نے اُس کے ساتھ کر لیا۔ اور وہ تو بہت ہی بڑی کامیابی ہے۔

(جن سے یہ معاملہ ہوا ہے) وہ توبہ کرنے والے، عبادت گزار، حمد کرنے والے (اللہ کی راہ میں) سیاحت کرنے والے، رکوع کرنے والے، سجدے کرنے والے نیکیوں کا حکم دینے والے، بڑائیوں سے منع کرنے والے، اور اللہ کی حدود کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ پس (ایسے) مومنوں کو بشارت سنا دو۔

آپ نے فرمایا یہ عہد و پیمان ہے۔  
اس کے بعد میں نے اَلنَّاسِ يَتَّبِعُونَ الْعَالِدُونَ کی تلاوت کی تو امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ تم اس طرح اس کی تلاوت نہ کیا کرو، بلکہ یوں تلاوت کرو النَّاسِ يَتَّبِعُونَ النَّاسِ قَالُوا: "اِذَا سَأَلْتَهُمْ هَلْ هُنَا فَعَنَدَ ذَلِكَ هُمُ الَّذِينَ اشْتَرَوْا مِنْهُمْ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ" یعنی (فی) الرجعة۔

ثم قال ابو جعفر عليه السلام: ما من مؤمن الا وله ميتة و قتلة: من مات بعث حتى يقتل، ومن قتل بعث حتى يموت۔

(ترجمہ)

پھر فرمایا: "جب تم ان لوگوں کو زمانہ رجعت میں دیکھو گے تو وہی ہوں گے کہ جن سے اللہ تعالیٰ نے ان کی جان اور ان کے اموال کو خرید لیا ہے۔

اس کے بعد حضرت ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا: ہر مومن کے لیے موت اور قتل دونوں ہیں۔ لہذا جو مر گیا وہ دوبارہ زندہ کر کے اٹھایا جائے گا تاکہ قتل کیا جائے اور جو قتل کر دیا گیا اس کو بھی دوبارہ زندہ کر کے اٹھایا جائے گا تاکہ اس کو موت آئے۔ (ذائقہ موت چکھے) (منتخب البصائر۔ تفسیر عیاشی) \*  
(یہ روایت عبدالرحمان قیصر سے بھی بیان کی گئی ہے)

## ۴۱ رجعت قدریہ انکار کرتے ہیں

سعد نے ابن عباسی اور ابن عبد الجبار اور احمد بن حسن ابن فضال سب سے انھوں نے

حسن بن علی بن فضال سے، انھوں نے حمید بن شنتی سے، انھوں نے شعیب خذّاء سے انھوں نے ابو الصباح سے روایت کی ہے۔ ابو الصباح کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے دریافت کیا اور عرض کیا: میں آپ پر قربان: میں آپ سے ایک بات پوچھنا چاہتا ہوں مگر اس کا نام لینا نہیں چاہتا۔ آپ نے فرمایا: کیا تم رجعت کے متعلق دریافت کرنا چاہتے ہو؟ میں نے عرض کیا: جی حضور۔

فقال ۴: "تلك القدرة ولا ينكرها الا القدرة، لا تنكر تلك القدرة لا تنكرها ان رسول الله صلى الله عليه وآله اتى بقناع من الجنة عليه عذق يقال له سنة، فتناولها رسول الله صلى الله عليه وآله سنة من كان قبلكم۔"

پس آپ نے فرمایا: یہ سب اللہ کی قدرت ہے اور اس سے سوائے فرقہ قدریہ کے کوئی اور انکار نہیں کرتا۔ سنو! حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جنت سے ایک خوان آیا جس میں کھجوروں کی شکل میں ستتین تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس میں سے ایک سنت لے لی جو تم سے پہلے والوں کی تھی۔ (منتخب البصائر)

## ۴۲ حضرت امیر المومنین سے پوچھا گیا کہ:

ابن عباسی نے حسن سے، حسن نے حسین بن علوان سے، حسین نے محمد بن داؤد العبیدی سے، انھوں نے اصبع بن نباتہ سے روایت کی ہے اصبع کا بیان ہے کہ: ایک مرتبہ عبداللہ بن ابی بکر شکاری نے امیر المومنین ۴ سے کھڑے ہو کر عرض کی: یا امیر المومنین! ابھی ابھی ابو معمر نے ایک ایسی بات کہی ہے جس کا مجھے یقین نہیں آتا۔ آپ نے فرمایا: وہ کیا بات ہے؟ میں نے عرض کیا: وہ کہتا ہے کہ آپ نے اُس سے بیان فرمایا تھا کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا، آنحضرت نے فرمایا کہ میں نے ایک ایسے شخص کو دیکھا یا سنا ہے کہ اُس کا سن اُس کے باپ سے زیادہ تھا۔

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: بس اتنی سی ہی بات بڑی اور ناقابل یقین ہے؟ اُس نے عرض کیا: جی ہاں، کیا آپ کو اس پر یقین ہے اور آپ اس کو جاننے پہنچتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: دے ہو تجھ پر لے ابن الکواثر مجھ سے پوچھ لیا ہوتا تو میں تجھے بتا دیتا۔

۵ عبداللہ بن ابی بکر شکاری کی کنیت ابن الکواثر تھی اور یہ خارجی تھا۔

پھر فرمایا: "اِنَّ عَزْرِيَّ اُخْرِجَ مِنْ اَهْلِهِ وَاَمْرًا فِي شَهْرٍ وَلَهُ يَوْمًا خَمْسُونَ سَنَةً، فَلَمَّا ابْتَلَاهُ اللهُ عَزْرَجُلًا يَذْنِبُهُ اَمَاتُهُ مِائَةً عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهُ، فَرَجَعَ اِلَى اَهْلِهِ وَهُوَ ابْنُ خَمْسِينَ سَنَةً، فَاسْتَقْبَلَهُ ابْنُهُ وَهُوَ ابْنُ مِائَةٍ سَنَةٍ وَرَدَّ اللهُ عَزْرِيَّ (اِلَى) الَّذِي كَانَ بِهِ۔

فقال : ما تزيد ؟

فقال له امير المؤمنين عليه السلام : سئل عما بذالك ۔

قال : نعم اِنَّ اُناسًا مِنْ اصحابك يزعمون انهم يريدون بعد الموت ؟ فقال امير المؤمنين عليه السلام نعم تكلم بما سمعت ولا تنزع في الكلام ، فما قلت قال : قلت : لا اؤمن بشيء مما قلتم ،

فقال له امير المؤمنين عليه السلام : ويليک اِنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ ابتلى قومًا بما كان

من ذنوبهم فاما تم قبل احوالهم التي ستيت لهم ثم ردَّهم الى الدنيا ليستوفوا ارزاقهم ، ثم اما تم بعد ذلك

قال : فكبر على ابن الكواء ولهم يمتد له ۔

فقال له امير المؤمنين عليه السلام : ويليک تعلم اِنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ قال في كتابه (الآية) ، "وَاخْتَارَ مُوسَى قَوْمَهُ سَبْعِينَ رَجُلًا لِمِيقَاتِنَا" (اعرائق: ۲۶)

فانطلق بهم معه ليشهدوا له اذ رجعوا عند الملاء من بني

اسرائيل اِنَّ رَبِّي قد كلمني فلواتهم سلّموا ذلك له وصدّ قوا به

لکان خیر الهم ، ولکنهم قالوا لموسى عليه السلام :

(الآية) ، "لَنْ نُؤْمِنَ لَكَ حَتَّى تَرَى اللهَ جَهْرَةً" ، (بقرة: ۵۵)

(الآية) قال الله عز وجل : "فَاَخَذَتْكُمْ الصَّاعِقَةُ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُونَ" (بقرة: ۴۹)

ثُمَّ بَعَثْنَاكُمْ مِنْ بَعْدِ مَوْتِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۔" (بقرة: ۵۰)

اترى يا ابن الكواء اِنَّ هَؤُلَاءِ قد رجعوا الى منازلهم بعد ما ملوا ؟

فقال ابن الكواء : وما ذاك ثم اما تم فكأنتم ۔

فقال له امير المؤمنين عليه السلام : لا ويليک اوليس قد اخبر الله في كتابه

حيث يقول :

(الآية) ، "وَعَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ وَأَنزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّاتِ وَالسَّلْوى" (بقرة: ۵۱)

فماذا بعد الموت اذ بعثهم ۔

ايضًا مثلهم يا ابن الكواء ، الملاء من بني اسرائيل حيث يقول الله تعالى عز وجل

(الآية) ، "اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِي خَرَجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَهُمْ اُلُوفٌ

حَذَرَ الْمَوْتِ فَقَالَ لَهُمُ اللهُ مُوتُوا ثُمَّ اَحْيَاهُمْ" (بقرة: ۲۵۹)

قوله ايضًا في عزير حيث اخبر الله عز وجل : فقال :

(الآية) ، "اَوْ كَالَّذِي مَرَّ عَلَى قَرْيَةٍ وَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلَى عُرُوشِهَا

فَقَالَ آتِي يُحْيِي هَذِهِ اللهُ بَعْدَ مَوْتِهَا فَأَمَاتَهُ اللهُ

وَاحِدَهُ بِذَلِكَ الذَّنْبِ " مِائَةً عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهُ " وَرَدَّهٗ اِلَى الدُّنْيَا

" فَقَالَ كَمْ كُنْتُ يَوْمًا اَوْ بَعْضُ يَوْمٍ

فَقَالَ بَلْ كُنْتُ مِائَةً عَامٍ " (بقرة: ۲۵۹)

فلا تشكّن يا ابن الكواء في قدرة الله عز وجل ۔

(ترجمہ)

پہلے فرمایا: سن: حضرت عزیر ایک مرتبہ اپنے گھر والوں سے رخصت ہو کر چلے تو ان کی زوجہ

اُس وقت حاملہ تھیں اور پورا مہینہ تھا۔ اور حضرت عزیر کا سن اُس وقت پچاس

سال تھا اور اللہ تعالیٰ نے ایک ترک اولیٰ کے سبب ان کو آزمائش میں ڈال دیا

اور سو سال تک ان پر موت طاری کر دی۔ پھر دوبارہ (سو سال کے بعد) ان کو

زندہ کیا اور وہ اپنے اہل خانہ کے پاس پلٹ کر آئے تو ان کا سن وہی پچاس سال

کا تھا مگر ان کا فرزند اُس وقت سو سال کا ہو چکا تھا۔

بن کواء نے عرض کیا: کچھ اور پوچھوں ؟

پہلے فرمایا: جو تیرے دل میں ہے پوچھ ۔

اس نے عرض کیا: بہتر۔ آپ کے اصحاب میں سے کچھ لوگ کہتے ہیں کہ وہ مرنے کے بعد دوبارہ

زندہ ہو کر دنیا میں آئیں گے ؟

اس نے فرمایا: پھر تو نے ان لوگوں سے کیا کہا ؟

اس نے عرض کیا: میں نے ان سے کہا ، جو تم لوگ کہتے ہو اُس پر مجھے ہرگز یقین نہیں ہے

امیر المؤمنین علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: تجھ پر وائے ہو ، اللہ تعالیٰ عز وجل نے ایک گروہ کو

ان کی تقصیر کی بناء پر مبتلائے آزمائش کیا اور ان کی اجل سے پہلے ہی ان پر

موت طاری کر دی پھر انہیں زندہ کر کے اس دنیا میں واپس کر دیا تاکہ وہ اپنی

قسمت کا رزق کھالیں۔ اس کے بعد انھیں موت دے دی۔

یہ بات ابن الکواہر (خارجی) کی سمجھ میں نہ آئی تو امیر المومنین علیؑ نے فرمایا:

”تجھ پر ولے ہو مجھے معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں ارشاد فرماتا ہے: (الْأَيَةُ) ”وَإِخْتَارَ مُوسَىٰ تَوْمَهُ سَبْعِينَ رَجُلًا تَلِيْقًا رَتْنَا“ (الْعُرْوَةُ: ۱۵۵)

(اور موسیٰ نے اپنی قوم کے ستر آدمیوں کو ہماری میقات (ملاقات)

کے لیے منتخب کیا۔)

پھر موسیٰ ان ستر آدمیوں کو اپنے ساتھ لے گئے تاکہ یہ لوگ جب پلٹ کر آئیں تو

بنی اسرائیل کے سامنے گواہی دیں کہ میرے رب نے مجھ سے کلام کیا۔ اگر یہ

لوگ اس کو تسلیم کر لیں اور اس کی تصدیق کریں تو اس میں ان کے لیے بھلائی ہے

مگر ان لوگوں نے حضرت موسیٰؑ سے کہا کہ ہم ہرگز آپ پر ایمان نہ لائیں گے جب تک

کہ ہم اللہ کو صاف صاف نہ دیکھ لیں۔ یعنی (لَنْ نُّؤْمِنَ... جَهْرًا) (بقوہ: ۵۵)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”فَاَخَذْنَا مِنْكَ الْعِصْفَةَ وَأَنْتُمْ تَنْظُرُونَ“ (بقرة: ۵۵)

(پس تمہیں بجلی نے آپکڑا اور تم دیکھتے ہی رہے)

(الْآيَةُ) ”ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْ بَعْدِ مُوسَىٰ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ“ (بقرة: ۵۶)

(پھر ہم نے تمہیں موت کے بعد پھر دوبارہ زندہ کیا تاکہ تم شکر ادا کرو)

اور لے ابن الکواہر! وہ لوگ مرنے کے بعد پھر زندہ ہو کر اپنے گھروں کو واپس ہوئے۔ واقعی

یہ تو واقعہ ہے۔

ابن الکواہر نے کہا: یہ کیا ہوا وہ لوگ مر گئے پھر جیسے کے تیسے ہو گئے؟

امیر المومنینؑ نے فرمایا: اچھا تو پھر اللہ ان لوگوں کے متعلق یہ نہیں فرماتا کہ

(الْآيَةُ) ”وَوَضَعْنَا عَلَىٰ كُفْرِهِمُ الْغَمَامَ وَانْزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّانَ وَالسَّلَوى“ (بقرة: ۵۶)

(اور ہم نے تم پر ابر کا سایہ کیا اور ہم نے تم پر من و سلوی نازل کیا)

یہ اسی وقت کی تو بات ہے جب موت کے بعد دوبارہ وہ زندہ ہوئے۔

اور نیز لے ابن الکواہر! ان ہی لوگوں کے مانند بنی اسرائیل کا ایک گروہ اور بھی ہے

جن کے متعلق اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

”أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ خَرَجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَهُمْ أُلُوفٌ

حَذَرَ الْمَوْتِ فَقَالَ لَهُمُ اللَّهُ مُوتُوا فَتَفَتَحُوا أَبْصَارَهُمْ

(کیا تو نے ان کو نہیں دیکھا جو اپنے گھروں سے موت سے ڈر کر نکلے اور وہ

ہزاروں تھے۔ پھر اللہ نے کہا مر جاؤ۔ (وہ مر گئے) پھر انھیں (اللہ نے)

زندہ کر دیا۔“

نیز حضرت عزیرؑ کے متعلق اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

”أَوَكَلَّيْنَا مَرْءًا عَلَىٰ قُرْبَةٍ وَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلَىٰ عُرْسِكُمْ“

”قَالَ أَنَّىٰ يُعْجِبُ هَٰذَا اللَّهُ بَعْدَ مَوْتِكُمْ“ فَأَمَّا لَهُ اللَّهُ بِأَنَّهُ

عَامِدٌ ثُمَّ بَعَثَهُ“ (بقرة: ۲۵۹)

ترجمہ (یا اُس شخص کی طرح جو ایک بستی کے پاس سے گذرا، جب اکل تباہ و ہیراد

(اپنی چھتوں کے بل) پڑی ہوئی تھی، اُس نے کہا، اللہ بھلا اب اس کو

کیونکر زندہ کرے گا اس کی موت کے بعد۔ پس اللہ نے اُس شخص کو تسویریں

کے لیے موت دی۔ پھر اُس (بستی والوں) کو زندہ کیا۔۔۔“

اللہ تعالیٰ نے حضرت عزیرؑ کو سو سال تک مردہ رکھا تھا۔ پھر انھیں دوبارہ زندہ

کیا اور دنیا میں بھیجا۔ پھر پوچھا:

(الْآيَةُ) ”كَمْ كَبِشْتُمْ قَالُوا كَبِشْتُمْ يَوْمًا أَوْ بَعْضَ يَوْمٍ قَالُوا بَلْ كَبِشْتُمْ

مِائَةً عَامٍ“

(تم کو اس حال میں کتنا غم گذر گیا۔ انھوں نے کہا، بس ایک دن یا

ایک دن سے کم، اللہ نے فرمایا، (نہیں، بلکہ تم سو سال اسی حالت

میں پڑے رہے۔)

امیر المومنین علیؑ نے فرمایا: لے ابن الکواہر اللہ کی قدرت میں ہرگز کبھی شک نہ کرنا۔

(منتخب البصائر)

یہی روایت، روایت نمبر (۵۹) میں صفوان سے نقل کی جا چکی ہے

اپنے اسناد کے ساتھ ابو خالد قنما نے حمران بن اعین سے، انھوں نے

حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے۔ ان کا بیان ہے

کہ ایک مرتبہ میں نے ان جناب سے عرض کیا کہ: کیا بنی اسرائیل میں کوئی ایسی بات بھی ہوئی

ہے جس کے مثل اس امت میں نہ ہوگی؟

آپ نے فرمایا: نہیں۔

میں نے عرض کیا: پھر اللہ تعالیٰ کے اس قول کے متعلق آپ کیا فرماتے ہیں؟

”أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ خَرَجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَهُمْ أُلُوفٌ حَذَرَ



الْمَوْتِ فَقَالَ لَهُمُ اللَّهُ مُوتُوا فَقَدْ أَرَأَيْتُمْ هَؤُلَاءِ (بقرة: ۲۶)  
ترجمہ: (کیا تو نے ان کو نہیں دیکھا جو اپنے گھروں سے موت کے خوف سے نکلے  
اور وہ ہزاروں تھے پس اللہ نے ان سے کہا: مر جاؤ۔ پھر (اللہ نے)  
انہیں زندہ کر دیا۔ - )

یعنی: (اللہ تعالیٰ نے انہیں موت دی۔ پھر انہیں زندہ کر دیا) یہاں تک کہ لوگوں  
نے دیکھا۔ تو پھر کیا وہ لوگ اسی دن مر گئے تھے یا دنیا میں پھر واپس آئے ۹  
آپ نے فرمایا: ”بل ردّہم الی الدنیا حتی سکنا الدور واکلوا الطعام  
ونکحوا النساء ولبثوا بذلک ما شاء اللہ، ثم ماتوا  
بالاجال۔“

یعنی (نہیں) بلکہ وہ دنیا میں واپس آئے اپنے گھروں میں سکونت اختیار کی  
کھاتے پیتے رہے، شادی بیاہ کرتے رہے اور جب تک اللہ نے چاہا وہ  
زندہ رہے اور جب ان کی اجل آئی تو مر گئے۔

### (۷۵) امیر المومنینؑ کی بار بار رحمت

سعد نے ابن عباسی سے، انھوں نے یقیناً سے، انھوں نے حسین بن سفیان سے  
انھوں نے عمرو بن شمر سے، انھوں نے جابر بن یزید سے، انھوں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق  
علیہ السلام سے روایت کی ہے:

قال ۴: ”اِنَّ لِعَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي الْاَرْضِ كَثْرَةً مَعَ الْحُسَيْنِ ابْنِ صَلَوَاتِ اللّٰهِ عَلَيْهِمَا  
يَقْبَلُ بِرَأَيْتِهِ حَتَّى يَنْتَقِمَ لَهُ مِنْ بَنِي أُمَيَّةَ وَمَعَاوِيَةَ وَالْمَعَاوِيَةَ  
وَمَنْ شَهِدَ حَرْبَهُ۔“

ثم يبعث الله اليهم بالنصارى يومئذ من اهل الكوفة ثلاثين الفا  
ومن سائر الناس سبعين الفا فيلقاهم بصفين مثل المرة  
الأولى حتى يقتلهم، ولا يبقى منهم مخبر۔

ثم يبعثهم الله عز وجل فيدخلهم اشد عذاب مع فرعون وآل فرعون  
ثم كثرة اخرى رسول الله صلى الله عليه وآله حتى يكون خليفة في الارض  
فتكون الامّة عليه السلام عمره عتله وحق يبعثه الله علانية،  
فتكون عبادته علانية في الارض كما عبد الله سر في الارض۔

ثم قال: اى والله واضعاف ذلك۔ ثم عقد اضعا فاعطى الله  
نبيه صلى الله عليه وآله ملك جميع اهل الدنيا منذ يوم  
خلق الله الدنيا الى يوم يفنيه حتى ينجز له موعده في كتابه  
كما قال:

”لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ“ (توبه: ۳۳)  
(صفت: ۹)

(ترجمہ روایت)

جابر بن یزید کا بیان ہے کہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ حضرت علی علیہ السلام ایک مرتبہ اپنے فرزند حضرت  
امام حسین علیہ السلام کے ساتھ اپنا علم لہرتے ہوئے پھر اس دنیا میں آئیں گے اور بنی امیہ و معاویہ  
والی معاویہ اور اس کی فوجوں سے انتقام لیں گے۔

اس کے بعد ان کے انصار کے ساتھ اللہ تعالیٰ انہیں پھر (دوبارہ) بھیجے گا اور اس  
مرتبہ آپ کے ساتھ اہل کوفہ میں سے تیس ہزار اور ان کے علاوہ دوسرے لوگوں میں سے ستر ہزار  
افراد ہوں گے اور پہلے کی طرح صفین میں پھر جنگ کریں گے اور اپنے تمام دشمنوں کو قتل  
کریں گے، ان میں سے ایک بھی نہ باقی رہے گا جو لوگوں کو بنا سکے کہ ان پر کیا گزری۔  
اس کے بعد اللہ تعالیٰ آپ کے دشمنوں کو پھر زندہ کرے گا اور انہیں فرعون اور آل فرعون کے  
ساتھ شدید عذاب میں مبتلا کرے گا۔

پھر آخری مرتبہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ آئیں گے اور وہ ساری  
روئے زمین کے سلطان ہوں گے (یعنی خلیفہ فی الارض ہوں گے) اور دیگر امت  
طاہرین علیہم السلام آپ کے عمال ہوں گے، اس وقت اللہ تعالیٰ آپ کو علانیہ  
بعوث فرمائے گا تو روئے زمین پر اللہ تعالیٰ کی عبادت علانیہ ہوگی، جیسا کہ  
اس سے پہلے چھپ چھپا کر ہوا کرتی ہوگی۔

پھر فرمایا: خدا کی قسم، پہلے سے کئی گنا زیادہ عبادت ہوگی، اور اللہ تعالیٰ جب سے دنیا  
خلق ہوتی ہے اس وقت سے لیکر تا یوم فنا جتنے لوگ پیدا ہوئے ہیں ان سب  
پر اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حکومت عطا فرمائے گا۔ یہاں تک کہ اللہ کا وہ  
وعدہ پورا ہوگا جو اس نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے:

”لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ“ (توبه: ۳۳)  
(”تاکہ اسے ہر دین پر غالب کرے اگرچہ مشرکوں کو ناگوار ہی کیوں نہ ہو“)

## ۷۶) صَدِّيقُ أَنْتَ ؟

سعد نے موسیٰ بن عمر سے، انھوں نے عثمان بن عیسیٰ سے، انھوں نے خالد بن یحییٰ سے روایت کی ہے۔ اور خالد بن یحییٰ کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے دریافت کیا کہ: کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر کا نام صدیق رکھا تھا؟ فقال: نعم انه حيث كان معه ابوبكر في الغار قال رسول الله اِنِّي لَارَى سَفِينَةَ نَبِيِّ عَبْدِ الْمَطْلَبِ تَضْطَرِبُ فِي الْبَحْرِ ضَالَّةً ، فَقَالَ لَهُ ابُو بَكْرٍ: وَاتَّكَ لَتَرَاهَا ؟ قَالَ : نَعَمْ ! فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ تَقْدِرُ اَنْ تَرِيْنِيْهَا ؟ فَقَالَ : اَدْنِ مَنِيْ ، فَدَنَا مِنْهُ فَمَسَحَ يَدَهُ عَلٰى عَيْنَيْهِ ثُمَّ قَالَ لَهُ : النَّظْرُ فَنَظَرَ ابُو بَكْرٍ فَرَأَى السَّفِينَةَ تَضْطَرِبُ فِي الْبَحْرِ ، ثُمَّ نَظَرَ الْمَخْرُجَ صَوْرَ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ . فَقَالَ فِي نَفْسِهِ : الْاَن صَدَّقْتَ اَنْتَ سَاجِدٌ . فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ؟ صَدِّيقُ أَنْتَ . فَقُلْتُ : لِمَ سَمَّيَ عُمَرُ الْفَارُوقُ ؟ قَالَ : نَعَمْ الْاَثَرُیْ اَنَّهُ قَدْ فَرَّقَ بَيْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ وَاِخَذَ النَّاسَ بِالْبَاطِلِ . فَقُلْتُ : فَلِمَ سَمَّيَ سَالِمًا الْاَمِيْنُ ؟ قَالَ : لِمَا اَنْ كَتَبُوا الْكُتُبَ ، وَوَضَعُوْهَا عَلٰى يَدِ سَالِمٍ . فَصَارَ الْاَمِيْنُ قُلْتُ : اتَّقُوا دَعْوَةَ سَعْدٍ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قُلْتُ : وَكَيْفَ ذَلِكَ ؟ قَالَ : اِنْ سَعْدًا يَكُوْنُ فَيُقَاتِلُ عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلَامُ (ترجمہ)

آپ نے فرمایا: ہاں۔ اس لیے کہ وہ غار میں ان کے ساتھ تو رسول اللہ ص نے فرمایا کہ میں دیکھ رہا ہوں کہ بنی عبدالمطلب کا سفینہ سمندر میں ادھر ادھر بھٹکتا پھر رہا ہے۔ ابوبکر نے کہا: کیا واقعاً آپ نے ایسا دیکھا ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔

حضرت ابوبکر نے کہا: یا رسول اللہ! آپ مجھے بھی دکھا سکتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: میرے قریب آؤ۔

جب حضرت ابوبکر قریب گئے تو آپ نے اپنا دست مبارک ان کی آنکھوں پر پھیرا اور فرمایا: اب دیکھو۔

حضرت ابوبکر نے دیکھا کہ ایک سفینہ ہے جو سمندر میں ادھر ادھر بھٹکتا پھر رہا ہے۔ پھر آگے نظر ڈالی تو مدینہ کے مکانات نظر آنے لگے۔ تو حضرت ابوبکر نے اپنے دل میں کہا اب میں سمجھ گیا کہ آپ سچ جادوگر ہیں۔

حضرت رسول خدا نے فرمایا: صدیق تو تم ہو۔ راوی نے دریافت کیا: فرزند رسول ص: اور آنحضرت ص حضرت عمر کو فاروق کیوں کہا؟ آپ نے فرمایا: ہاں، اس لیے کہ کیا تم نہیں دیکھتے کہ انھوں نے حق و باطل کو جدا کر دیا اور لوگوں نے باطل اختیار کر لیا۔

پھر عرض کیا: اور سالم کو امین کیوں فرمایا؟ آپ نے فرمایا: اس لیے کہ جب لوگ کوئی تحریر بھیجتے تو اسے آپ سالم کے حوالے کر دیتے اس لیے وہ امین کہلاتے۔

میں نے عرض کیا: آنحضرت ص نے فرمایا کہ سعد کی آواز پر لبیک کہنے سے بچو؟ ایسا کیوں فرمایا؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔ یہ اس لیے فرمایا کہ سعد دوبارہ اس دنیا میں واپس آکر حضرت علی ص سے مقابلہ کرے گا۔ (منتخب البصائر)

## ۷۷) امام رضا سے پوچھا گیا کہ ...؟

محمد بن حمیرہ نے اپنے والد سے، انھوں نے علی بن سلیمان بن رشید سے انھوں نے حسن بن علی فراز سے روایت کی ہے ان کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ علی ابن ابی حمزہ حضرت امام علی رضا علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا: کیا آپ امام ہیں؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔

اُس نے کہا: مگر میں نے آپ کے جد حضرت جعفر بن محمد کو فرماتے ہوئے سنا کہ امام وہی ہوگا جس کے کوئی اولاد اور عقب ہو۔ (لا یكون الامام الا وله عقب؟) فقال ص: انشیت یا شیخ ام تناسیت؟ لیس هکذا، قال جعفر اتحما۔

قال جعفر: لا يكون الامام الا وله عقب الا الامام الذي يخرج عليه الحسين بن علي عليه السلام - فانه لعقب له فقال له: صدقت جعلت فداك هكذا سمعت حدك يقول:-

(ترجمہ)

آپ نے فرمایا: اے شیخ کیا تم بھول گئے ہو یا تم نے بھلا دیا ہے؟ یہ قول نہیں ہے حضرت جعفرؑ نے اس کے علاوہ فرمایا ہے۔

حضرت جعفرؑ نے یہ فرمایا ہے کہ: امام وہ نہیں ہو سکتا سوائے اس کے کہ اُس کے پیچھے (اس کے بعد) ایسا امام ہو جو خروج کرے حسین بن علیؑ پر۔ پس اُس کے پیچھے کوئی نہیں ہے۔

اس نے عرض کیا: آپ نے سچ فرمایا، میری جان آپ پر قربان۔ میں نے آپ نے جس سے اسی طرح سنا ہے۔

### ۴۸) سب پہلے امام حسینؑ اور زینبؑ کی رجعت ہوگی

رفاع بن موسیٰ سے روایت ہے کہ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "إِنَّ أَوَّلَ مَنْ يَكُونُ إِلَى الدُّنْيَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاصْحَابُهُ، وَيَزِيدُ بْنُ معاويةَ وَاصْحَابُهُ فَيَقْتُلُهُمْ حَدَّ الْقَذَّةِ بِالْقَذَّةِ -"

ثُمَّ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: "ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمْ الْكَرَّةَ عَلَيْهِمْ وَأَمْدَدْنَاكُمْ بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ وَجَعَلْنَاكُمْ أَكْثَرَ نَفِيرًا" (اسرار: ۶)

(ترجمہ روایت)

"بلاشبہ سب سے پہلے جو لوگ زندہ ہو کر دنیا میں واپس آئیں گے وہ

حضرت امام حسینؑ ابن علیؑ علیہ السلام اور اُن کے اصحاب اور زینبؑ طہون ابن معاویہ اور اس کے ساتھی ہوں گے۔ اور جس طرح اُن لوگوں نے ان کو قتل کیا تھا بالکل اسی طرح یہ لوگ ان کو قتل کریں گے۔

اس کے بعد حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس آیت کی تلاوت فرمائی:

آیۃ: "أَمْدَدْنَاكُمْ... نَفِيرًا" (اسرار: ۶)

ترجمہ آیت: (ہم نے تمہاری مردکی اموال اور اولاد سے اور تمہارے افراد میں کثرت قرار دی)

### ۴۹) حضرت علیؑ سے وعدہ رجعت قرآن میں

حسن بن ابوالحسن دلمی نے اپنے اسناد کے ساتھ محمد بن علی سے اور انھوں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کے اس قول: (الآیۃ) "وَأَقِمُّوا وَعْدَ اللَّهِ وَأَحْسِنُوا فَعُولًا قَبِيلَهُ" (قصص: ۲۱) کے متعلق روایت کی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ:

"الموعود علی بن ابی طالب، وعدہ اللہ ان ینتقم لہ من أعدائہ فی الدنیا و وعدہ الجنت لہ ولأولیائہ فی الآخرۃ" یعنی: اللہ تعالیٰ نے یہ وعدہ حضرت علیؑ ابن ابی طالب علیہ السلام سے کیا ہے کہ وہ دنیا ہی میں ان کا انتقام ان کے دشمنوں سے دلائے گا اور آخرت میں ان کے دوستوں کو جنت میں داخل کرے گا۔

ترجمہ آیت: "کیا وہ جس سے ہم نے اچھا وعدہ کیا ہے اور وہ اُسے پانے والا ہے"

### ۸۰) رجعت میں اہل بیت علی جمع ہوں گے

کاتب نے زعفرانی سے، انھوں نے ثقفی سے، انھوں نے اسماعیل بن ابان سے، انھوں نے فضل بن زبیر سے، انھوں نے عمران بن میثم نے، انھوں نے عباہ اسدی سے روایت کی ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے حضرت علیؑ کو فرماتے ہوئے سنا: یقول: "أنا سيد الشیبة وفي سنة من ایوب والله لیجمعن الله لی اهل کما جمعا ليعقوب -"

یعنی: "میں سید الشیبہ ہوں، میرے اندر حضرت ایوبؑ کی ایک سنت ہے بخدا میرے لیے اللہ تعالیٰ میرے اہل بیت کو جمع کرے گا جس طرح اُس یعقوبؑ کے لیے جمع کیا تھا۔" (مجاہد متقید)

### ۸۱) عبد اللہ بن شریک کی رجعت

ابوصالح خلف بن حماد نے سہیل بن زیاد سے، انھوں نے علی بن مغیرہ

سے، اور انھوں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ

قال: "كأني بعبد الله بن شريك العامري عليه عمامة سوداء

وَذُو ابْنَاهَا بَيْنَ كَتْفَيْهِ ، مَصْعَدًا فِي لَحْفِ الْجَبَلِ بَيْنَ يَدَيْ  
قَائِمًا أَهْلَ الْبَيْتِ فِي أَرْبَعَةِ آلَافٍ مَكْتَبُونَ وَمَكْرُورُونَ  
آپ نے فرمایا: ”گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ عبداللہ بن شریک عامری سر پر سیاہ عمامہ اور  
دونوں کانڈھوں پر لہرائی ہوئی زلفین ایک پہاڑ پر چڑھ رہا ہے۔ اور ہم  
اہل بیت کے قائم کے ساتھ چار ہزار فوج ہے جو تکبیر کہتی ہوئی آگے بڑھ رہی ہیں۔“

### ۱۲) اسماعیل بن امام جعفر کی رجعت

عبداللہ بن محمد نے وِشَاء سے، وِشَاء نے احمد بن عائد سے، انھوں نے  
ابو خدیجہ سے روایت کی ہے۔ ابو خدیجہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو عبداللہ امام جعفر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا:

يَقُولُ ۴: اِنِّي سَأَلْتُ اللَّهَ فِي اسْمَاعِيلَ اَنْ يَبْقِيَہٗ بَعْدِي قَائِمًا وَنَكْتًا  
قَدْ اَعْطَانِي فِيهِ مَنَازِلَةً اُخْرٰی اِنَّہٗ يَكُوْنُ اَوَّلَ مَنْشُورٍ فِي  
عَشْرَةِ مَنَاصِحِهِ وَمِنْهُمْ عِبْدُ اللَّهِ بَنُ شَرِيكٍ وَهُوَ صَاحِبُ اَمْرٍ  
آپ فرما رہے تھے کہ میں نے دعا کی تھی کہ اللہ تعالیٰ اسماعیل کو میرے بعد باقی رکھے، مگر  
اسے اللہ تعالیٰ نے منظور نہیں فرمایا، مگر اللہ تعالیٰ نے اس کے بدلے مجھے دوسرا  
شرف یہ عطا فرمایا کہ وہ (اسماعیل) ان دس لوگوں میں سے ہوں گے جو اپنے  
پہلے قبروں سے اٹھائے جائیں گے جن میں عبداللہ بن شریک بھی ہوں گے۔  
جو ان کے علمبردار ہوں گے۔“ (منتخب البصائر، تفسیر عثمانی)

### ۱۳) اصبح بن نباتہ کی آخری روایت ۹

محمد بن حسن بن بندر قمی نے اپنی کتاب میں لکھا کہ مجھ سے حسن بن احمد مالکی نے  
انھوں نے جعفر بن فضیل سے بیان کیا، انھوں نے کہا کہ میں نے محمد بن فرات سے کہا کہ تم نے  
اصبح سے بھی ملاقات کی؟ اس نے کہا کہ ہاں میں اپنے والد کے ساتھ ان سے ملاقات کی تو  
دیکھا کہ وہ بہت بوڑھے تھے سر اور ڈاڑھی کے بال بالکل سفید تھے۔ میرے والد نے ان سے  
عرض کیا: آپ کوئی حدیث ایسی بیان فرمائیں جو آپ نے خود حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام سے  
خود سنی ہو۔  
انھوں نے کہا کہ میں نے حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام کو برسرِ منبر فرماتے ہوئے سنا کہ

يَقُولُ ۵: اَنَا سَيِّدُ الشَّيْبِ وَفِي شَبِّہٍ مِّنْ اَيُّوبَ وَلَيَجْمَعَنَّ اللَّهُ  
لِي شَمْلِي كَمَا جَمَعَهُ لَآيُّوبَ۔

(ترجمہ) آپ فرماتے تھے: میں سید الشیب (بوڑھوں کا سردار) ہوں، مجھ میں  
حضرت ایوبؑ کی کچھ شبابہت ہے، اللہ تعالیٰ میرے گروہ کو بھی اسی طرح  
جمع فرمائے گا جس طرح حضرت ایوبؑ کے گروہ کو جمع کر دیا تھا۔  
محمد بن فرات کا بیان ہے کہ میں نے اور میرے والد نے اصبح سے یہ حدیث سنی اور  
اس کے تھوڑے ہی دنوں بعد اصبح بن نباتہ کا انتقال ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ  
اس پر رحم فرمائے۔“ (رجال کشی)

### ۱۴) داؤد رقی اور رجعت

طاہر بن عینی نے شعبانی سے، انھوں نے حسین بن بشائر سے، انھوں نے  
داؤد رقی سے روایت کی ہے ان کا بیان ہے کہ:  
”میں نے ان جناب سے عرض کیا کہ میں بہت بوڑھا ہو چکا ہوں، میری  
پٹیاں نکت پتی ہو چکی ہیں مگر میں چاہتا ہوں کہ میری عمر کا خاتمہ آپ  
حضرات کی راہ میں قتل ہو۔  
آپ نے فرمایا: یہ تو ہونا ہی ہے اگر جلدی نہیں تو تاخیر سے ہی، مگر ہو گا ہی۔“  
(رجال کشی)

### ۱۵) عجیب و غریب واقعہ

احمد بن محمد بن رباح نے، محمد بن عبداللہ بن غالب سے، انھوں نے  
محمد بن ولید سے، انھوں نے یونس بن یعقوب سے، انھوں نے عبداللہ بن خفصہ سے  
انھوں نے کہا مجھ سے ابان بن تغلب سے بیان کیا کہ ایک مرتبہ میں کچھ لوگوں کی طرف سے  
ہو کر گذرا تو وہ صرف اس بناء پر میری عیب گیری کرنے لگے کہ میں حضرت  
امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایات اخذ کر کے بیان کرتا ہوں۔  
تو میں نے ان سے کہا: تم میری عیب گیری کیا کرتے ہو جبکہ میں اس شخص سے  
روایات اخذ کرتا ہوں کہ جب بھی ان سے کوئی سوال کرتا ہوں وہ کہتے ہیں  
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعنی رسول اللہ کا اس مسئلے میں یہ قول ہے  
ابھی یہ گفتگو جاری تھی کہ چند لڑکے اُدھر سے یہ جملہ دھرم گاتے ہوئے گزرے کہ:



”العجب کل العجب بین جمادی ورجب“  
میں نے پوچھا، یہ کیا؟ انھوں نے کہا کہ (جمادی اور رجب کے درمیان) مردوں اور  
زندوں میں جنگ ہوگی (رجال کشی)۔

### حضرت امیر المؤمنین کا خطبہ مخزون علامہ ظہور

(۸۶)

کتاب منتخب البصائر میں ہے کہ مجھے سید رضی الدین علی بن موسیٰ بن طاووس کے ہاتھ  
کا تحفہ پروردہ ایک مجموعہ خطبہ امیر المؤمنین علیہ السلام دستیاب ہوا جس میں مرقوم تھا کہ حضرت  
امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام نے یہ خطبہ ارشاد فرمایا، اس  
خطبہ کا نام ”مخزون“ ہے:

”الحمد لله الواحد المحمود الذي توحد به ملكه وعلا بقدرته  
احمده على ما عرفت من سبيله والهم من طاعته و  
علم من مكنون حكمته، فانه محمود بكل ما يولى  
مشكور بكل ما يبلى، وأشهد ان قوله عدل وحكمه فضل  
ولم ينطق فيه ناطق بكان الا كان قبل كان۔  
وأشهد ان محمدا عبدا لله وسيد عباده خير من اهل اولا و  
خير من اهل آخر، فكلما نسج الله الخلق فریقین  
جعل في خير الفریقین، لم يسهم فيه عاثر ولا نكاح جاهلیة  
ثم ان الله قد بعث اليكم رسولا من انفسكم عزيز عليه ما عنتم  
حريص عليكم بالمؤمنين رؤوف رحيم. فاتبعوا ما انزل  
اليكم من ربكم ولا تتبعوا من دونه اولياء قليلا ما  
تذكرون. فان الله جعل للخير اهلا وللحق دعائهم و  
للطاعة عصما يعصم بهم، ويقيم من حقه فيهم على  
ارتضاء من ذلك وجعل لها رعاة وحفظة يحفظونها  
بقوة ويعينون عليها، اولياء ذلك بما ولو امن حتى  
الله فيها۔

اما بعد، فان روح البصر روح الحياة الذي لا ينفخ ايمان الا به  
مع كلمة الله والتصديق بها، فالكلمة من الروح و

الروح من النور، والنور نور السموات فبايد يكم  
سبب وصل اليكم منه ايتبار واختيار، نعمة الله لا  
تبلغوا شكرها، خصصكم بها، واختصكم لها، وتلك  
الامثال تنصر بها للناس وما يعقلها الا العالمون،  
فا بشروا بنصر من الله عاجل، وفتح يسير يقرب الله به اعينكم و  
يذهب بحزنكم كفوا ما تناهى الناس عنكم فبات  
ذلك لا يخفى عليكم، ان لكم عند كل طاعة عونا من  
الله، يقول على الالسن ويثبت على الافئدة وذلك  
عون الله لا دليانه يظهر في خفي نعمته لطيفا وقد اثمرت  
لاهل القوى اغصان شجرة الحياة، وان فرقان الله  
بين اوليائه واعدائه، فيه شفاء للصدور وظهور  
للنور يعز الله به اهل طاعته ويذل به اهل المعصية  
فليعد امره لذلك عذته ولا عذته له الا بسبب بصيرة وصدق  
نية وتسليم سلامة اهل الخفة في الطاعة، ثقل  
الميزان، والميزان بالحكمة، والحكمة فضاء للبصر  
والشك والمعصية في النار وليسامنا ولا لنا ولا لنا  
قلوب المؤمنين مطوية على الايمان اذا اراد الله اظهار  
ما فيها فتحتها بالوحى، وزرع فيها الحكمة، وان لكل  
شيء الى يبلغه لا يعجل الله بشيء حتى يبلغ اناه ومنتاه۔  
فا ستبشروا ببشرى ما بشرتم واعترفوا بقران ما قرب لكم و  
تنجزوا ما وعدكم ان منا دعوة خالصة يظهر الله  
بها حجة البالغة ويتم بها نعمه السابغة وعلى  
بها الكرامة الفاضلة، من استمسك بها اخذ بحكمة،  
منها آتاكم الله رحمته ومن رحمته نور القلوب  
ووضع عنكم اوزار الذنوب. وعجل شفاء صدوركم  
وصلح اموركم وسلام منا دائما عليكم، تعلمون به  
في دول الايام، وقران الارحام، فان الله اختار

لدينه اقواماً انتخبهم للقيام عليه والنصرة له، بهم  
ظهرت كلمة الاسلام وارجاء مفترض القرآن والعمل  
بالطاعة في مشارق الارض ومغاربها -  
ثم ان الله خصصكم بالاسلام واستخلصكم له لانه اسم سلامة  
وجام كرامة اصطفاه الله فنهجه وبتين حججه ، و  
ارت ارفه وحدته ووصفه وجعله رضى كما وصفه  
ووصف اخلاقه وبتين اطباقه وكذا ميثاقه من  
ظهور بطن ذى حلوة وامن ، فمن ظفر بظاهرة  
رأى عجائب مناظره فى موارده ومصادره ومن  
فطن بما بطن رأى مكنون الفطن وعجائب  
الامثال والسنن -

فظاهره انيق ، وباطنه عيبق ، لا تنقض عجائبه ولا تقضى  
غرائبه ، فيه ينابيع النعم ومصابيح الظلم لا تفتح  
الخيرات الا مفا تيجها ولا تنكشف الظلم الا بمصابيحها  
فيه تفصيل وتوصيل وبيان الاسمين الاعلى اللذين  
جسعا فاجتمعا لا يصلحان الا معاً يستبان فيعرفان  
ويوصفان فيجتمعان قيا مهما فى تمام احدهما فى  
منارهما جرى بهما ولهما نجوم وعلى نجومهما نجم  
سواهما ، تحمى حماه وترعى مراعيه وفى القرآن  
بيانه وحدوده واركانه ومواضع تقادير ما خزن  
بخزائنه ووزن بميزانه ميزان العدل وحكم الفصل  
ان رعاة الذين فرقوا بين الشلق واليتيم وحاوا بالحق المبين  
قد بينوا الاسلام تبيناً واستسواله اساساً واركاناً وجاوا  
على ذلك شهوداً وبرهاناً ، من علامات وامارات فيها  
كفاء لمكتف ، وشفاء لمشتف ، يحمون حماه ويرعون  
مرعاه ، ويصونون مصونه ويهجون مرجوره ويحبون  
محبوبه بحكم الله وبره وبعظيم امره وذكره بما يجب

ان يذكر به يتواصلون بالولاية ويتلاقون جس الامجة  
ويتساقون بكأس الروية ويتراعون بحسن الرعاية  
بصدور بريّة واخلاق سنّيه... وسلام رضى لا  
يشرب فيه الدنيّه ولا تشرع فيه الغيبة -  
فمن استبطن من ذلك شيئاً استبطن خفياً سنياً وقطع اصله  
واستبدل منزله بنقصه مبرماً واستحلّ له مجرمًا  
من عهد معهود اليه وعقد معقود عليه بالبر والتقوى  
وايثار سبيل السدى على ذلك عقد خلقهم واحا لفتهم  
فعليه يتحابون وبه يتواصلون ، فكانوا كالزرع وتفاصله  
يبقى فيؤخذ منه ويفنى وبيعته التخصيص ويبلى  
منه التخليص فانظر امره فى قصر ايامه وقلة  
مقامه فى منزله حتى يستبدل منزلاً ليضع منحوه  
ومعارف منقلبه -

فطوبى لذي قلب سليم اطاع من يهديه وتجنّب ما يريده فيخل  
مداخل الكرامة فاصاب سبيل السلامة سبيصر بصوره  
واطاع هادى امره ذلك افضل الدلالة وكشف غطاء  
الجمالة المضلة الملهية ، فمن اراد تفكراً وتذكراً  
فليذكر رايه وليبرز بالسدى ، ما لم تغلق البوابه  
وتفتح اسبابه وقبل نصيحة من نصح بضصوع و  
حسن خشوع ، بسلامة الاسلام ودعاء التمام ، وسلام  
بسلام ، تحية دائمة لخاضع متواضع يتنافس  
بالايان ، ويتعارف عدل الميزان ، فليقبل امره و  
اكرامه بقبول وليحذر قارعة قبل حلولها -  
ان امرنا صعب مستصعب لا يحتمله الا ملك مقرب او نبي  
مرسل او عبيد امتحن الله قلبه للايمان لا يعيب  
حديثنا الا حصون حصينة او صدور امينة او اهل  
رزية يا عجباً كل العجب بين جنادى ورجب -

فقال رجل من شرطة الخميس : ما هذا العجب يا امير المؤمنين ؟  
قال : وما لي لا أعجب وسبق القضاء فيكم وما تفقهون الحديث  
الأصوات بينهم موتات ، حصد نبات ونشر اموات  
واعجبا كل العجب بين جمادى ورجب .

قال ايضا رجل يا امير المؤمنين ! ما هذا العجب الذي لا تزال تعجب منه  
قال تلكت الآخراته وأنت عجب يكون أعجب منه اموات يضربون  
هام الاحياء

قال : أنتى يكون ذلك يا امير المؤمنين ؟  
قال : والذي فلق الحبة وبرأ النسمة ، كما فى أنظر قد تخللوا  
سكك الكوفة وقد شهروا سيوفهم على مناكرهم يضربون  
كل عدو لله ولرسوله وللمؤمنين وذلك قول الله تعالى  
(الآيت) ” يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ  
قَدْ يَكْسُوْهُمْ مِنَ الْآخِرَةِ كَمَا يَكْسُ الْكَافِرِينَ ”  
أصْحَابِ الْقُبُورِ .“ (سورة المتحنة : ١٣)

ألا يا ايها الناس ! سلوني قبل أن تفقدوني إني بطرق السماء  
اعلم من العالم بطرق الارض . أنا يعسوب الدين وغاية  
السابقين وسان المتقين وخاتم الوصيين ووارث  
النبيين وخليفة رب العالمين ، أنا قسيم النار وخازن  
الجنان وصاحب الحوض وصاحب الاعراف وليس منّا  
اهل البيت امام الا عارن بجميع اهل ولايته وذلك  
قول الله تعالى ” إِنَّمَا أَنْتَ مُنْذِرٌ وَرَبُّكُلِّ تَوْمٍ هَادٍ“ (رعد)  
ألا يا ايها الناس سلوني قبل أن تشغى برجلها فتنة شرقية  
تطأ فى خطاها بعد موت وحياة أو تشب ناراً بالحطب  
الحزل غربى الارض ، رافعة ذيلها تدعوا ويلها بدخلة  
او مثلها .

فاذا استدار الفلك ، قلت : مات او هلك بأعت وادسلك  
فيومئذ تأويل هذه الآية :

(الآية) ” ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ الْكَرَّةَ عَلَيْهِمْ وَأَمْدَدْنَاكُمْ  
بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ وَجَعَلْنَاكُمْ أَكْثَرَ نَفِيرًا“ (سورة المائدة)

ولذلك آيات وعلامات ، أولهن احصار الكوفة بالرصد والخندق  
وتخريب الزوايا فى سكك الكوفة وتعطيل المساجد  
اربعين ليلة وتحقق رايات ثلاث حول المسجد الأكبر  
بشهن بالسدى القاتل والمقتول فى النار وقتل كثير و  
موت ذريع وقتل النفس الزكية بظهور الكوفة فى سبعين  
والمذبوح بين الركن والمقام وقتل الاسبع المظفر صبرا  
فى بيعة الاصنام مع كثير من شياطين الانس .

وخرج السفيا فى برية خضراء وصليب من ذهب اميرها رجل  
من كلب واثني عشر الف عنان من يحمل السفيا فى  
متوجها الى مكة والمدينة ، اميرها احد من بنى امية  
يقال له خزيمه الطمس العين الشمال على عينه طرفه  
يميل بالدينيا فلا ترد له راية حتى ينزل المدينة فيجمع  
رجالاً ونساء من آل محمد صلى الله عليه فيحبسهم فى دار  
بالمدينة يقال لها : دار ابى الحسن الاموى .

ويبعث خيلا فى طلب رجل من آل محمد صلى الله عليه قد اجتمع  
عليه رجال من المستضعفين بمكة اميرهم رجل من  
غطفان ، حتى اذا توسطوا الصفائح الابيض بالبيدار  
يخسف بهم فلا ينجو منهم احد الا رجل واحد يحول  
الله وجهه فى قفاه لينذرهم وليكون آية لمن خلفه ،  
فيومئذ تأويل هذه الآية :

” وَكَوَيْتُ اِذْ فَرَعُوْا فَلَا قُوَّةَ وَاُخِذُوا مِنْ  
مَّكَانٍ قَرِيبٍ“ (سورة اسيا : ٥١)

ويبعث السفيا فى مائة وثلاثين الفا الى الكوفة فينزلون  
بالزوها والفاروق وموضع مرثم وعيسى بالقادسية  
ويسيرون منهم ثمانون الفا حتى ينزلوا الكوفة موضع

قبر هود بالنخيلة في هرجوا عليه يوم زينة وامير الناس  
جبار عنيد يقال له: الكاهن الساحر فيخرج من مدينة  
يقال له: الزوراء في خمسة آلاف من الكهنة ويقتل  
على جسرها سبعين الفأ حتى يحتسى الناس الفرات  
ثلاثة أيام من الدماء وتنن الأجساد ويسبى من  
الكوفة ابكرا لا يكشف عنها كفت ولا قناع حتى  
يوضعن في المحامل يزلن بسن الثوية وهي الغزيين  
ثم يخرج من الكوفة مائة ألف بين مشرك ومنافق حتى يضررون  
دمشق لا يصدهم عنها صائد وهي ارم ذات العباد  
وتقبل رايات شرقي الارض ليست بقطن ولا كتان  
ولا حرير، مختصة في رؤس القنا بختام السيد الاكبر  
يسوقها رجل من آل محمد صلى الله عليه يوم تطير بالمشرك  
يوجد ربحها بالمغرب، كالمسك الا ذفر سيرا الرعب ما بها شرا  
ويخلف ابناء سعد السقاء بالكوفة طالبين بداء آبائهم وهم  
ابناء الفسقة حتى يرجع عليهم خيل الحسين عليه السلام  
يستبقان كأنهما فرسا رهان، شعث غبرا اصحاب بواكي  
وقوارح اذ يضرب احدهم برجله باكية، يقول: لا خير في  
مجلس بعد يومنا هذا، اللهم فأتا التائبون الخاشعون  
الراكون الساجدون، فهم الأبدال الذين وصفهم الله عز وجل  
(الآية) "إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُسْتَظْهِرِينَ" (بقرة: ٢٢٢)  
والمطهرون نظراؤهم من آل محمد صلى الله عليه وسلم  
ويخرج رجل من اهل نجران راهب يستجيب الامام فيكون  
اقل النصاري اجابة ويهدم صومعته ويدق صليبهما  
ويخرج بالموالي وضعفاء الناس والخيل فيسيرون الى  
النخيلة باعلام هدى، فيكون مجمع الناس جميعا  
من الارض كلها بالفاروق وهي محجة امير المؤمنين  
وهي ما بين البرس والفرات، فيقتل بعضهم يومئذ فيما

بين المشرق والمغرب ثلاثة آلاف من اليهود والنصارى  
فيقتل بعضهم بعضا فيومئذ تأويل هذه الآية:  
(الآية) "فَمَا ذَاكَ لَكَ دَعْوَاهُمْ حَتَّى جَعَلْنَاهُمْ  
حَصِيدًا خَبِثِينَ" (سورة انبياء: ١٥)  
بالسيف وتحت ظل السيف -

ويخلف من بني أشهب الزاجر اللحظ في أناس من غير أبيه  
هرايا حتى يأتون سيطرى عودا بالشجر فيومئذ تأويل هذه  
الآية: "فَلَمَّا أَحَسُّوا بَأْسَنَا إِذَا هُمْ مِنْهَا يَرْكُضُونَ  
لَا تَرْكُضُوا وَارْجِعُوا إِلَى مَا أُتْرِفْتُمْ فِيهِ وَ  
مَسْكِنِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَسْتَفْهِمُونَ" (سورة انبياء: ١٢-١٣)  
ومساكنهم الكنوز التي غنموا من اموال المسلمين وآياتهم  
يومئذ الخسف والقذف والسخ، فيومئذ تأويل هذه  
الآية: "وَمَا هِيَ مِنَ الظَّالِمِينَ بِبَعِيدٍ" (سورة آية)  
وينادي مناد في (شهر) رمضان من ناحية المشرق  
عند طلوع الشمس: "يا أهل الهدى اجتمعوا - و  
ينادي من ناحية المغرب بعد ما تغيب الشمس:  
يا أهل الهدى اجتمعوا، ومن الغد عند الظهور بعد  
تكوّر الشمس، فتكون سوداء مظلمة واليوم الثالث  
يفرق بين الحق والباطل، بخروج دابة الارض وتقبل  
الرؤم الى قرية بساحل البحر، عند كمف الفتية وله  
وهما الشاهدان المسلمان للقيام -

فبيعت احدا الفتية الى الرؤم، فيرجع بغير حاجة وبيعت  
بالآخر، فيرجع بالفتح فيومئذ تأويل هذه الآية:  
(الآية) "وَلَكِنْ أَسْأَلُكَ مِنَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ طَوْعًا  
وَكَرْهًا" (آل عمران: ٨٣)  
ثم يبعث الله من كل أمة فرجا ليربهم ما كانوا يؤعدون  
تأويل هذه الآية:



(الآية) "وَلْيَوْمَ نَحْشُرُ مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ فَوْجًا مِمَّنْ يُكَذِّبُ  
بِآيَاتِنَا فَهُمْ يُوزَعُونَ" (سورة النمل: ٨٣)

والويع خفقان انفسهم.

ويسير الصديق الاكبر براءة السدى ، والسيف ذى الفقار والمخضرة  
حتى ينزل ارض المجرة مرتين وهى الكوفة فيهدم مسجدها  
ويبنيه على بنائه الاول ، ويهدم ما دونه من دور الجبابرة  
ويسير الى البصرة حتى يشرى على بحرها ومعه التابوت  
وعصى موسى فيعزم عليه فيزفر فى البصرة زفرة فتصير  
بحراً لجيئاً لا يبقى فيها غير مسجد هاكجوج والسفينة  
على ظمرا الماء .

ثم يسير الى حرورا حتى يحرقها ويسير من باب بنى اسد حتى  
يزفر زفرة فى ثقيف وهم زرع فرعون ، ثم يسير الى  
مصر فيصعد منبره ، فيخطب الناس فتستبشر الارض  
بالعدل ، وتعطى السماء قطرها والشجر ثمرها والارض  
نباتها وتنبت لاهلها ، وتامن الوحوش حتى ترتعى فى  
طرق الارض كأنعامهم ، ويقذف فى قلوب المؤمنين العلم  
فلا يحتاج مؤمن الى ما عند اخيه من علم ، فيومئذ  
تأويل هذه الآية :

(الآية) "يُعْزِزُ اللَّهُ كُلَّ مَنْ سَعَى" (سورة النصار: ١٣٤)

وتخرج اسم الارض كنوزها ، ويقول القائم :

(الآية) "كَلَّا إِذَا شِئْنَا وَهَبْنَا بِمَا اسْلَفْتُمْ فِي الْأَيَّامِ الْخَالِيَةِ"  
فالمسلمون يومئذ اهل صواب للدين ، اذن (الحاقة: ١٢)

لهم فى الكلام فيومئذ تأويل هذه الآية :

(الآية) "وَجَاءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا" (سورة الفجر: ٢٢)

فلا يقبل الله يومئذ الا دينه الحق الا الله الذين الخالص

فيومئذ تأويل هذه الآية :

الآية : "أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّا نَسُوقُ الْمَاءَ إِلَى الْأَرْضِ الْجُرُزِ فَنُخْرِجُ

بِهِ زَرْعًا تَأْكُلُ مِنْهُ أَنْعَامُهُمْ وَأَنْفُسُهُمْ أَفَلَا  
يُبْصِرُونَ . وَيَقُولُونَ مَتَى هَذَا الْفَتْحُ إِنْ كُنْتُمْ  
صَادِقِينَ . قُلْ يَوْمَ الْفَتْحِ لَا يَنْفَعُ الَّذِينَ كَفَرُوا  
إِيمَانُهُمْ وَلَا هُمْ يُنْظَرُونَ . فَأَعْرَضَ عَنْهُمْ فَنُظِرَ  
إِنَّهُمْ مُنْظَرُونَ . (سورة السجدة : ٢٤-٣٠)

فيمكث فيما بين خروجه الى يوم موته ثلاثمائة سنة ونيف  
وعدة اصحابه ثلاثمائة وثلاثة عشر منهم تسعة من  
بنى اسرائيل وسبعون من الجن ومائتان واربعة وثلاثون  
منهم سبعون الذين غضبوا للنبي صلى الله عليه وآله اذ هجمته  
مشركو قريش فطلبوا الى نبي الله ان يأذن لهم فى اجابتهم  
فأذن لهم حيث نزلت هذه الآية :

(الآية) "إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَذَكَرُوا اللَّهَ كَثِيرًا  
وَانْتَصَرُوا مِنْ بَعْدِ مَا ظَلَمُوا وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ  
ظَلَمُوا أَيَّ مَنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ" (سورة اشعرا : ٢٢٤)

وعشرون من اهل اليمن منهم المقداد بن الاسود ومائتان  
واربعة عشر الذين كانوا بساحل البحر متايلى عدن  
فبعث اليهم نبي الله برسالة فاتوا مسلمين .

ومن افناء الناس الفان وثمانمائة وسبعة عشر ومن  
الملائكة اربعون الفا من ذلك من المسومين ثلثة  
آلاف ، ومن المودفين خمسة آلاف .

فجميع اصحابه عليه السلام سبعة واربعون الف ومائة وثلاثون  
من ذلك تسعة رؤس مع كل رأس من الملائكة  
اربعة آلاف من الجن والانس ، مدة يوم بدر فبهم  
يقاتل واياهم ينصر الله وبهم ينتصرون بهم يقدم النصر  
ومنهم نصره الارض .

(كتبتهما كما وجدتها وفيها نقص حرون)

### ترجمہ خطبہ مخزون

”تمام حمد اس خدا کے لیے سزاوار ہے جو احد ہے اور لائق حمد ہے وہ ایسا خدا ہے جو انبی سلطنت میں یکتا اور انجی قدرت میں بلند پایہ ہے۔ میں اس کی حمد اس طرح کرتا ہوں کہ گویا اس کی معرفت اس کی سبیل و راہ سے حاصل ہوئی اور اس کی اطاعت کا الہام ہوا ہے اور مکونوں دلوشہ حکمت کا علم ہو چکا ہے پس وہ ہر چیز جو اُس نے عطا فرمائی ہے اس پر وہ حمد کا سزاوار ہے۔ اور ان تمام آزمائشوں پر جن سے وہ مخلوق کا امتحان لیتا ہے لائق شکر ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اس کا قول عین عدل اور اُس کا حکم عین فضل ہے۔ کوئی بولنے والا اب تک یہ نہ کہہ سکا کہ وہ اب ہوا ہے سوائے اس کے کہ ہر ایک یہی کہتا ہے کہ وہ تھا قبل اس کے کہ کوئی چیز تھی۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد اللہ کے بندے اور اُس کے تمام بندوں کے سردار ہیں اور اولین و آخرین میں سب سے بہتر ہیں۔ جب کبھی اللہ نے اپنی مخلوق کو دو گروہوں میں تقسیم کیا تو اس نے آنحضرتؐ کو ان دونوں میں سے بہتر گروہ میں رکھا۔ ایسا گروہ کہ جن میں نہ کبھی کوئی بدکاری ہوئی اور نہ کبھی جاہلیت کے زکاح و بیاہ واقع ہوئے۔

پھر اللہ تعالیٰ نے تم میں سے ایک ایسے رسول کو تمہاری طرف بھیجا جسے تم لوگوں کا مشقت اٹھانا گراں گذرتا ہے تم لوگوں کو بہت چاہئے والا ہے اور مومنین پر مہربان اور بہت ہی مہربان ہے۔ لہذا تمہارے رب نے جو احکامات تمہارے لیے نازل کیے ہیں اس کی پیروی کرو اور اس کے علاوہ کسی اور کی اطاعت نہ کرو۔ اللہ کا ذکر کرنے والے اولیاء بہت کم ہیں۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے خیر کے لیے کچھ لوگوں کو اہل اور حق کے لیے سستوں اور اطاعت کے محافظ بنائے اور ان کو عصیان سے بچاتا ہے اور ان میں اپنا حق اپنی مرضی کے مطابق قائم کرتا ہے۔ اور ان کے لیے نگہبان و محافظ بنائے تاکہ ان کی پوری قوت سے حفاظت کریں اور اس امر میں ان کی اعانت کریں جو اللہ کی طرف سے ان کو سونپا گیا ہے۔

اما بعد: در حقیقت روح بصرہ روح حیات ہے جس کے بغیر کسی کا ایمان قبول نہیں اس کے ساتھ اللہ کا کلمہ اور اس کی تصدیق بھی ضروری ہے۔ کیونکہ کلمہ روح

سے ہے اور روح نور سے ہے اور نور، نور السموات ہے۔ وہ تمہارے ہاتھ میں ذریعہ و سبب ہے اور تم کو اس کے ساتھ ایثار و اختیار ملا ہے جو نعمت الہی جس کا شکر تم ادا نہیں کر سکتے، اُس نے تم کو اس کے ساتھ اور اس کے لیے مخصوص کیا۔ یہ مثالیں مخلوق کے لیے ہیں جن کو صاحبانِ عمل کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

پس تم لوگوں کو بشارت ہو فوری نصرت خدا کی اور تمہارے لیے فتح و کشائش آسان ہو جسے دیکھ کر تمہاری آنکھیں ٹھنڈی ہوں، تمہارا حزن دور ہو، اللہ تمہیں ان چیزوں سے باز رکھے جن سے مخلوق انتہا کو پہنچ گئی۔ یہ بات تو تم لوگوں پر پوشیدہ نہیں کہ ہر اطاعت کے وقت اللہ کی طرف سے تمہارے لیے مدد آتی ہے جو زبانوں پر مذکور ہوتی ہے اور دلوں میں بیٹھ جاتی ہے۔ یہ بھی اللہ کی مدد ہے اپنے اولیاء کے لیے جس کو وہ اپنی خفی نعمتوں میں لطیف طور پر ظاہر فرماتا ہے۔ اور وہ اہل تقویٰ کے لیے شجر حیات کی شاخوں میں پھیل لاتا ہے اور اللہ کی طرف سے اللہ کے دشمنوں اور اللہ کے دوستوں میں فرق ظاہر ہوتا ہے۔ اس میں دلوں کے لیے شفا ہے۔ نور ایمان کا ظاہر کرنے والا ہے۔ خدا اس کے ذریعے اہل اطاعت کو باعزت اور اہل معصیت کو ذلیل کرتا ہے۔

پس انسان کو چاہیے کہ اپنے لیے توشہ فراہم کرے مگر کوئی توشہ نہیں فراہم ہو سکتا بغیر بصیرت و صدق نیت اور تسلیم و سلامتی کے۔ جو لوگ مقام اطاعت میں مستعد ہیں ظاہر ہوگا کہ یوم قیامت ان کی میزان ثقیل و بھاری ہوگی، اور میزانِ عمل کی سنگینی و اہمیت اس وقت ہے کہ جب عمل طریقی حکمت پر ہو۔ قضا جولانگاہ دیدہ باطن حکمت ہے۔ اہل شک و معصیت جہنم میں ہوں گے، نہ وہ ہم سے ہیں نہ ہمارے لیے ہیں، نہ ان کی بازگشت ہماری طرف ہے مومنین کے قلوب ایمان کے ساتھ پیچیدہ ہیں۔ جب خدا چاہتا ہے کہ جو کچھ ان کے دلوں میں ہے وہ ظاہر کرے تو اس کو وحی سے کھول دیتا ہے اور اس میں حکمت بودیتا ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ ہر کام کے لیے ایک وقت مقرر ہے اس وقت کا انتظار کرنا چاہیے۔ خدا کی قسم اللہ کو عجلت نہیں، جب اُس کا وقت آئے گا وہ آجائے گا۔

پس اس بات پر خوش ہو جاؤ کہ تم کو اس کی بشارت دی جا چکی ہے اور اس کی تصدیق کرو

جو تمہارے قریب ہے اور راہِ خدا میں قربانی کے ساتھ اس کا اعتراف کرو کہ وہ تمہارے قریب ہے اور جو تم لوگوں سے وعدہ کیا گیا ہے اس کے ایفا کی دعاء کرو۔ بیشک ہم لوگوں کی طرف سے مخلوق کو ایسی دعوت دی گئی ہے جو ریا اور نفاق سے پاک ہے۔ اللہ اس سے جنتِ بالغہ کو ظاہر کرے گا اور اپنی نعمت کو تمام فرمانے گا اور جو اس سے متمسک ہو گا اس پر اپنے فضل و کرم کی بارش کرے گا، ان کو حکمت سے سرفراز کرے گا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت میں سے کچھ رحمت تم لوگوں کو عطا کر دی ہے اور اپنی اسی رحمت سے تمہارے قلوب کو پُر نور کیا ہے اور تمہاری گردنوں سے گناہوں کا لوجھ دور کیا، تمہارے سینوں کو جلد شفاء بخشی، تمہارے امور کی اصلاح فرمائی، اور تمہاری جانب سے تم لوگوں پر ہمیشہ سلام ہو اور اس کی وجہ سے زمانے کی دولتوں میں اور ماؤں کے ارحام میں بھی سلامتی ہو۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کے لیے ایک قوم کو منتخب کیا اور دین کے قیام اور اس کی نصرت کے لیے چن لیا۔ ان کے ذریعے سے زمین کے مشرق و مغرب میں کلمہ اسلام اور احکامِ قرآن اور اطاعتِ الہی پر عمل کرنا ظاہر و آشکار کیا۔

پھر بلاشبہ اللہ نے تم لوگوں کو اسلام سے مخصوص کیا اور تمہیں اس کی وجہ سے خالص کیا کیونکہ وہ سلامتی کا نام اور مجمعِ کرامت ہے۔ خدا نے اس کو برگزیدہ کیا اور اپنی جنت کو بیان کیا اور اپنی رحمت سے ہر بانی کی۔ اُس کے حدود کو مقرر کیا، اس کا وصف بیان کیا اور کچھ اس طرح قرار دیا کہ مخلوق اس سے راضی و خوش ہو جائے جیسا کہ خود اس نے اس کے اخلاق و فضائل کی توصیف کی۔ اس کے اطوار کو بیان کیا اور ظاہر و باطن میں اس کے عہد و پیمان کو محکم کیا کہ وہ صاحبِ حلاوت و شیرینی اور صاحبِ امن ہے پس جس نے اس کو دیکھا عجبائے نظر کو ان کے مصادر اور مقام و رود پر دیکھا اور جس نے اس کے باطن کو دیکھا اُس نے پوشیدہ مطالب اور عجیب امثال اور طرائق کا مشاہدہ کیا۔

پس اُس کا ظاہر خوش آمد اور اس کا باطن عین ہے اس کے عجبائے تمام نہیں ہوتے اور اس کے غرائب ختم نہیں ہوتے۔ اس میں نعمتوں کے چشمے ہیں اور ظلمتوں کو دور کرنے والے چراغ ہیں۔ خیر و خیرات کے دروازے اسی کی کنجیوں سے

کھلتے ہیں، تاریکیاں اسی کے چراغوں سے زائل ہوتی ہیں۔ اس میں تفصیل و توصیل ہے، اس میں دو عالمی مرتبت ناموں (محمد و علی) کا ذکر ہے، جو دونوں ایک جا جمع ہیں۔ یہ دونوں نام نفع نہیں پہنچاتے مگر (جنتک کہ) دونوں کو ملا کر۔ یعنی اگر ایک کا معتقد اور دوسرے کا منکر ہو تو کوئی فائدہ نہیں اور جب یہ دونوں نام لیے جائیں تو چاہیے کہ معرفت کے ساتھ ہوں۔ جب ان کا وصف کیا جائے تو دونوں کو ملا کر کیا جائے۔ ان دونوں کا قیام ان کے مقاماتِ معینہ میں ہر ایک کے تمام ہونے تک باقی ہے۔ اور دونوں کے لیے ستارے ہیں۔ ان دونوں کے ستاروں پر ایک دوسرا ستارہ جو دلائل و براہین سے عبارت ہے۔ قرآن میں اس کا بیان ہے اور اس کے حدود و ارکان مذکور ہیں۔ وہ حاملانِ مشیت ہیں کہ جہاں اس کے فرمانے محزون و مجب ہیں اور اس کے میزانِ عدل کا وزن اور اس احکام و فیصلے درج ہیں۔

برسیتکہ حافظانِ دین نے یقین و شک کے درمیان حد فاصل کھینچی ہے، اور حق مبین کے ساتھ آئے اور اسلام کی بنیاد و اساس کی بنا ڈالی، اور اس کے لیے شاہد و برہان قائم کیے جو اکتفا کرنے والے کے لیے اکتفا اور شفاء و تلاش کرنے والے کو شفاء بخشتے ہیں۔ وہ محافظینِ اسلام زمینِ اسلام کو کندن بناتے ہیں، اُس کی کھیتی کی حفاظت کرتے ہیں اور اس کی حفاظت کرنے والے کی بھی حفاظت کرتے ہیں۔ جس چیز سے بچنا ہے اس سے اجتناب کرتے ہیں، جس کو ترک کرنا ہے اُسے چھوڑ دیتے ہیں اور محکمِ خدا اس کے محبوب کو احسان اور اعظم کے ساتھ دوست رکھتے ہیں۔ جن کے ساتھ خدا کا ذکر کرنا واجب ہے ذکر کرتے ہیں، یہ ولایت سے متصل رہتے ہیں، اچھے لہجے میں گفتگو کرتے ہیں، ایک دوسرے کو اپنے کام سے فکر سے سیراب کرتے ہیں، باہم احسان کرتے ہیں، کشادہ دلی اور اخلاقِ پسندیدہ اور خوشگوار سلامتی کے ساتھ حسنِ مراعات کرتے ہیں۔ اس میں بخیل کے لیے کوئی حصہ نہیں ہے اور غائب کے لیے کوئی راہ نہیں۔ پس جس نے اس گہرائی سے کچھ اپنا لیا، اُس نے گویا پسندیدہ اخلاق کو اپنے اندر سمولیا اور یقین حاصل کر لیا اور اپنی منزل کو بری سے بدل کر نیک بنالیا۔



اور اس کے استحلال سے محترم بنالیا۔ اُس عہدِ محکم کے ذریعے سے جو ایک کیا ہوا معاہدہ ہے جو نیکی اور پرہیزگاری کے ساتھ ہے اور صلہ و تقیم پر گامزن ہے اور اس عہد و پیمان کی بناء پر ایک دوسرے سے مواصمت رکھتے ہیں یہ اُس زراعت کے مانند ہیں جو چیدہ ہو جاتی ہے اس میں سے کچھ زمین پر گر جاتی ہے تو اس کی خوشہ چینی کی جاتی ہے یہاں تک کہ وہ سب تمام ہو جائے جس طرح زراعت سے اس کا مالک اور دوسرے لوگ فائدہ حاصل کرتے ہیں اسی طرح حافظانِ دین کا علم ہے جس سے سب فائدہ حاصل کرتے ہیں پس اپنی کوتاہ مروت اور اپنی منزل کے قلیل قیام میں امر و نہی کے منتظر رہو یہاں تک کہ منزل بدل جائے اور مرکز تبدیل ہو سکے اور اس کے معارت منقلب ہو جائیں۔

پس خوشخبری ہے اس صاحبِ قلبِ سلیم کے لیے جو اپنے ہادی و رہنما کی اطاعت کرتا ہے اور دور رہتا ہے اُس سے جو اس کو رد کرے۔ ایسا شخص خدا کے مقامِ کرامت میں داخل ہوتا ہے اور سلامتی کی راہ پر جا پہنچتا ہے، اپنی چشمِ باطن کو بینا کرتا ہے، اپنے ہدایت کرنے والے کی اطاعت کرتا ہے، بہترین دلیلوں سے مدلل بن جاتا ہے، اُس کے سامنے سے پردۂ جہالت جو گمراہ کن اور فتنہ انگیز ہے، اٹھ جاتا ہے۔ لہذا جس شخص نے تفکر و تدبیر کا ارادہ کیا اُس نے اپنے گمان کو سمجھ لیا اور خود کو ہدایت پانے سے آشکار کیا اگرچہ اس کا دروازہ بند نہ ہوا تھا، پھر بھی اس نے اسبابِ ہدایت کو کھول لیا اور نصیحت کرنے والے کی نصیحت کو خشوع و خضوع کے ساتھ قبول کر لیا۔ اس خاص اور متواضع پر دائمی تحیۃ و سلام جو آپس میں ایک دوسرے سے ایمان کے لیے بڑھنے کی کوشش کرتے ہیں، میزانِ عدل کو پہچانتے ہیں، نصیحت کرنے والے کے امر و نصیحت کو قبول کرتے ہیں جب وہ کہتا ہے کہ قبل اس کے کہ روزِ قیامت کا ہول آپہونچے، خوف کرو۔

بلاشبہ و یقیناً ہمارا امر دشوار (ہے بلکہ) دشوار تر ہے اس کا متحمل نہیں ہو سکتا سو اُسے مُلکِ مقرب یا نبیِ مرسل کے یا اس مومن کے جن کے قلب کا اللہ نے ایمان کے ذریعے سے امتحان لے لیا ہو۔ ہماری حدیث کی حفاظت نہیں کرتے مگر وہ وہی قلوب جو مضبوط قلب کے مانند ہیں یا ایسے سینے جو نہایت امن ہیں

یا ایسی عقلیں جو باوقار ہیں۔ "تعجب ہے بہت ہی تعجب ہے درمیانِ جادوی و رجب۔"

پس کر شریعتِ انجیس میں سے ایک شخص اٹھا اور بولا: یا امیر المومنین! وہ تعجب کی بات کیا ہوگی؟ آپ نے فرمایا: اور کیوں نہ تعجب کروں جب کہ تمہارے لیے قضائے الہی جاری ہو چکی ہے۔ تم حدیث کا مطلب نہیں سمجھتے۔ آگاہ ہو جاؤ! بہت سی آوازیں ہوں گی اور اُن کے درمیان اموات واقع ہوں گی اور لوگوں کے بدن کٹے ہوئے نباتات کی طرح کٹ کٹ کر گرنے لگیں گے۔ اور مردے زندہ کیے جائیں گے۔ یہ تعجب اور پورے تعجب کی بات ہوگی جادوی و رجب کے مابین۔ ایک اور شخص نے کھڑے ہو کر عرض کیا: یا امیر المومنین! آپ بار بار جس بات پر تعجب کا اظہار فرما رہے ہیں وہ کیا ہے؟

فرمایا: اس کی ماں اُس کے غم میں بیٹھی، اس سے زیادہ تعجب خیز بات کیا ہوگی کہ مردے (قبروں سے نکل کر) زندوں کے سروں پر مار لگا رہے ہوں گے۔

پھر کسی نے عرض کیا: یا امیر المومنین! یہ کب اور کس طرح ہوگا؟ فرمایا: اُس ذات کی قسم جس نے دلنے کو شکافتہ کیا اور انسانوں کو پیدا فرمایا، گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ (وہ مردے جو زندہ کیے گئے) وہ کوفے کی گلیوں میں گھوم رہے ہیں، اپنی تلواروں کو نیام سے باہر نکالے ہوئے اپنے کانڈھوں پر رکھے ہوئے ہیں اور اُن تلواروں سے خدا و رسول اور مومنین کے دشمنوں کو قتل کر رہے ہیں۔ چنانچہ اس کے لیے اللہ تعالیٰ کا قول ہے کہ:

الآیۃ: "يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْخَرُوا الْمُتَوَكِّلِينَ اللَّهُ غَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ قَدْ يَكْسِبُ أَعْيُنُ الْآخِرَةِ كَسَا يَسْخَرُونَ الْكَافِرِينَ أَصْحَابِ الْقُبُورِ" (ممتنع: ۱۳)

ترجمہ آیت: (اے ایمان والو! جس قوم پر خدا نے غضب نازل کیا اُس سے دوستی نہ رکھو، یہ لوگ آخرت سے بائکل اسی طرح مایوس ہیں جس طرح کفار اہل قبور (مردوں) سے مایوس ہیں (یعنی اُن کے زندہ ہونے کا گمان بھی نہیں رکھتے۔)

سنو! اے گروہِ مردم! مجھ سے جو کچھ پوچھنا چاہو پوچھ لو قبل اس کے کہ تم مجھ کو نہ پاؤ کیونکہ میں آسمان کا راہوں سے زیادہ واقف ہوں اُس شخص کی نسبتاً جو زمین کی راہوں سے واقف ہوتا ہے۔ میں یعسوب (سردار) دین ہوں اور



سابقین کا مقصد ہوں، متقین کی زبان ہوں، خاتم الاولیاء ہوں، انبیاء کا وارث ہوں، پروردگار عالمین کا خلیفہ ہوں، میں قسیم دوزخ ہوں، میں خازن جنت ہوں، میں صاحب حوضِ کوثر ہوں، اور صاحب اعراف ہوں۔ ہم اہل بیت میں سے جو بھی امام ہوگا وہ اپنے تمام اہل ولایت سے واقف ہوگا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

(الآیت): "إِنَّمَا أَنْتَ مُنْذِرٌ وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ" (رعد: ۸)

(ترجمہ) (اے رسول) سوائے اس کے نہیں ہے کہ تم ڈرانے والے ہو، اور ہر قوم کے لیے ایک ہادی و رہنما ہوتا ہے۔

اے گروہِ مردم! مجھ سے جو کچھ پوچھنا ہو پوچھ لو قبل اس کے کہ مشرق کی جانب سے فتنہ برپا ہوا اور مردے زندہ ہو کر زندوں کو روندتے ہوئے چل پڑیں یا مغرب میں لکڑیوں کے ڈھیر میں آگ لگے اور اُس کے شعلے بلند ہونے لگیں اور فتنہ و عداوت و کینہ کے ساتھ یا اس کے مثل مصیبتیں نازل ہوں اور صدمے و اویلا بلند ہو۔

اور تم لوگ کہنے لگو کہ وہ (امام زمانہ) یا تو ہلاک ہو گئے یا کسی بیابان کی طرف چلے گئے پس اُس روز اس آیت کی تاویل ظاہر ہوگی:

(الآیت): "ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ الْكُرَّةَ عَلَيْهِمْ وَأَمْدَدْنَاكُمْ بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ وَجَعَلْنَاكُمْ أَكْثَرَ نَفِيسًا" (سورہ اسراء: ۶)

ترجمہ آیت: "پھر ہم نے تمہارے لیے اُن پر غلبہ و ارادیا اور اموال و اولاد سے ہم نے تمہاری مدد کی اور تمہارے دوستوں کی (افراد کی تعداد بڑھا دی۔"

مگر اس آیت کی تعبیر کے لیے چند علامات اور نشانیاں ہیں۔ سب سے پہلی علامت کوفے کی قلعہ بندی ہے جو بروج اور خندقوں کے ساتھ کی جائے گی۔ پھر کوفے کی گلیوں مشکون کو پارہ پارہ کرنا اور جلا دیا جانا، چالیس شب مساجد کا معطل رہنا، تین غلوں (جھنڈوں) کا مسجدِ اکبر کے گرد لہانا جو ہر ایت کے علم ہوں گے، لیکن قاتل و مقتول دونوں جہنمی ہوں گے، قتل کی کثرت اور موت عام، نفسِ زکیہ کا رکن و مقام کے درمیان قتل ہونا اور اُن کے شتر ساقیوں کو پشتِ کوفہ پر قتل کیا جانا، اور بطریقِ صبرِ سبعِ منقطع کا بہت سے انسانوں کا شہید ہونا کی بیعت کرنے کی وجہ سے

قتل کیا جانا۔ (بطریقِ صبر کا مطلب یہ ہے کہ ایک ایک کو لیجا کر پتھروں اور تیروں سے مارتے جاتیں، یہاں تک کہ قتل ہو جائیں۔)

دوسری علامت سونے کی صلیب اور سبز جھنڈوں کے ساتھ سفیانی کا خروج، اُس کا امیر قبیلہ بنی کلب کا آدمی ہوگا۔ سفیانی بارہ ہزار کا لشکر مکہ اور مدینہ کی طرف بھیجے گا جس کا سردار بنی امیہ کا ایک شخص ہوگا جس کا نام خزیمہ ہوگا جو بائیں آنکھ سے کاننا ہوگا، اور دوسری آنکھ میں خون کا ایک لوتھر ڈال دیا ہوگا۔ وہ اہل دنیا پر ظلم و جور کرے گا اس کے جھنڈے کو کوئی سرنگوں نہ کر سکے گا یہاں تک کہ وہ مدینہ پہنچ جائے گا اور آلِ محمد میں سے چند مردوں اور عورتوں کو جمع کر کے ابوالحسن اموی کے مکان پر بھیج دے گا۔

اور عہدِ آلِ محمد میں سے ایک شخص کی تلاش میں فوج روانہ کرے گا جس کے گرد مستغنیین (کمزور لوگوں) کا ایک گروہ جمع ہوگا۔ جب سفیانی کا پیش کر مقامِ بید اوپر صفائے امیض کے قریب پہنچے گا تو یہ سب کا سب لشکر زمین میں دھس جائے گا اُن میں سے سوائے ایک شخص کے کوئی نہ بچے گا اور اللہ تعالیٰ اُس شخص کے چہرے کو اپنی تدرت سے اُس کی پشت کی طرف پھیر دے گا تاکہ اُس کو دیکھ کر وہ لوگ (سفیانی اور اس کا لشکر) ڈریں اور اس کے بعد آنے والوں کے لیے ایک نشانی بن جائے۔ پس اُس روز اس آیت کی تاویل بھی ظاہر ہو جائے گی: (سورہ سبا: ۵۱)

(الآیت): "وَلَوْ تَرَىٰ إِذْ فَرَغُوا فَلَافُونَ وَأُخِذُوا مِنْ مَّكَانٍ قَرِيبٍ" (ترجمہ) (اور اگر تم دیکھو تو معلوم ہوگا کہ یہ لوگ جزع جزع کر رہے ہیں اور قریبی عذاب میں مبتلا ہیں۔)

نیز سفیانی ایک لاکھ تیس ہزار کا لشکر کوفہ بھیجے گا۔ یہ لوگ مقامِ روحاء اور فاروق، اور قادسیہ میں مقامِ مریم و عیسیٰ پر اتریں گے جن میں سے اسی ہزار کوفہ کے اندر محلہ قبرِ بنو دین اور خیمہ میں ٹھہریں گے اور عیدِ قربان کے روز کوفہ میں ایک ہجوم برپا کریں گے۔ اُس وقت وہاں ایک ظالم و جابر اور سرکش حاکم ہوگا ممکن ہے لوگ اس کو ساحر و کاہن کہیں گے وہ شہرِ زوراء (بغداد) سے پانچ ہزار کا ہوں کو لیکر نکلے گا اور وہاں کے پل پر لوگوں کو اتنا قتل کرے گا کہ تین روز تک دریا کا پانی خون اور لاشوں سے اتنا گندا ہوگا

کہ لوگ اس کا پانی پینا ترک کر دیں گے اور کوفے میں وہ ایسی باکرہ لڑکیوں کو قید کرے گا کہ نہ جن کے کبھی ہاتھ کھلے ہوں گے اور سر سے نہ کبھی مقنن اٹھا ہوگا، انھیں محلوں میں بٹھا کر توبہ یعنی غرتیں (جنت) کی طرف بھیج دے گا۔ اس کے بعد ایک لاکھ کا لشکر جن میں بعض مشرک اور بعض منافق ہوں گے، کوفے سے باہر آئے گا اور دمشق پہنچ کر خمیر زن ہوگا، انھیں کوئی روک نہ سکے گا وہیں باغ شداد ہے۔ پھر مشرق سے چند جھنڈے آئیں گے جن کے پھرے نہ سموت کے ہوں گے نہ کشتان کے اور نہ ریشم کے اور ان کے چولوں کے سروں پر سید اکبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مہر لگی ہوگی، جن کا قائد آل محمدؐ میں سے ایک شخص ہوگا۔ ان ملکوں کے پھرے ایسے ہوں گے کہ اگر انھیں مشرق میں کھولا جائے تو ان کی خوشبو مغرب تک پہنچے گی، جیسے مشک ازفر کی خوشبو ہو۔ اور اس کا رعب و خوف ایک ماہ کی راہ کے فاصلے تک دشمنوں کے دلوں میں بیٹھا ہوا ہوگا۔

اور کوفے میں سعد السقام کے بیٹے اپنے آباء و اجداد کے خون کے طالب ہوں گے، مگر یہ فاسقوں کی اولاد ہوگی، کہ اتنے میں لشکر حسین علیہ السلام ان کی طرف بڑھے گا۔ دونوں ایک دوسرے کو قتل کرنا چاہیں گے۔ یہ سب بال پریشان خستہ حال ہوں گے۔ ان میں سے ایک شخص اپنا پاؤں زمین پر مار کر روتے ہوئے کہے گا: آج کے بعد کسی مجلس میں خیر و خوبی نہیں ملے خدا ہم توبہ اور خضوع و خشوع سے رکوے و سجدہ کرنے والے ہیں۔ یہی وہ ابدال ہیں کہ جن کے اوصاف اللہ عزوجل نے ان الفاظ میں بیان فرمائے ہیں:

(الآیت) "إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ" (بقہ: ۲۲۳)

دشک اللہ دوست رکھتا ہے توبہ کرنے والوں کو اور دوست رکھتا

ہے پاکیزہ لوگوں کو۔

اور ایسے پاک و پاکیزہ لوگوں کی نظیر آل محمدؐ میں ہی مل سکتی ہے۔

پھر اہل نجسراں میں سے ایک شخص خروج کرے گا۔ جو اسب ہوگا اور امام کی دعوت کو قبول کرے گا اور گروہ نصاریٰ سے یہ پہلا شخص ہوگا جو امام کی دعوت کو قبول کرے گا۔ اور اپنے صومعہ کو منہدم کر دے گا، صلیب نکال کر پھینکے گا اور غلاموں، غریبوں کے شکر کے ساتھ باہر نکلے گا، علم ہدایت لیے ہوئے ہوگا

اور خمیرہ کی طرف بڑھے گا۔ اور زمین کے ہر خطے کے لوگ مقام فاروق میں جمع ہوں گے، یہی امیر المومنین کی حجت ہوگا جو برس و فرات کے دریا واقع ہوگا۔ اس روز مشرق و مغرب کے یہود و نصاریٰ میں سے تین ہزار آدمی مارے جائیں گے۔ اور اس روز اس آیت کی تاویل ظاہر ہوگی:

(الآیت): "فَمَا زَالَتْ تِلْكَ دَعْوَاهُمْ حَتَّى جَعَلْنَاهُمْ حَصِيدًا"

خمدین۔ (سورہ انبیاء: ۱۵)

ترجمہ: "پس ان کی یہ پکار جاری رہی یہاں تک کہ ہم نے انھیں کٹی ہوئی کھین (اور) بھیجی ہوئی راکھ بنا دیا۔"

ہمیشہ سے ان کا یہ دعویٰ ہوگا یہاں تک کہ تلواروں سے ان کے سر قلم کر دیے جائیں گے اور وہ تلواروں کے نیچے خاموش ہو کر رہ جائیں گے۔ اور صر بنی اشہب کا ایک غصہ ور اور برنظر شخص چند لوگوں کے ساتھ باقی رہ جائے گا جو بھاگ کر ان لوگوں کے ہمراہ مقام سبطری (دمشق کے قریب ایک مقام) پر پہنچے گا اور یہ سب ایک درخت کے نیچے آرام کریں گے تو اس روز اس آیت کی تاویل ظاہر ہوگی:-

(الآیت) "فَلَمَّا أَحَسُّوا بَأْسَنَا إِذْ هُمْ مِنْهَا يَرْكُضُونَ فَلَا تَرَى كُفْرًا وَارْجِعُوا إِلَىٰ مَا أَتَرْتُمْ فِيهِ وَصَلْبُكُمْ نَعْتَكُمْ تَسْتَأْذِنُونَ" (سورہ انبیاء: ۱۲)

"پس جب انھیں ہمارے عذاب کا احساس ہوا تو وہ وہاں سے بھاگنے لگے مت بھاگو اور لوٹ آؤ اپنے مساکن اور اس عیش و آسائش کی طرف جو تمہیں دیے گئے تھے تاکہ تمہاری جواب طلبی کی جائے"

ان کے مساکن وہ خزانے ہوں گے جن میں مسلمانوں کا مال ہوگا جسے انھوں نے زیر دستی حاصل کر کے جمع کیا ہوگا، اور اسی دن وہ سب زمین میں دھنسن جائیں گے اور ان پر سنگباری ہوگی اور وہ مسخ ہو جائیں گے۔ پھر اس آیت کی تاویل ظاہر ہو جائے گی:

(الآیت) "وَمَا هِيَ مِنَ الظَّالِمِينَ بِبَعِيدٍ" (ہود آیت ۸۲)

(اور یہ بات ظالموں سے بعید نہیں)

اور ماہ رمضان میں طلوع آفتاب کے وقت مشرق کی جانب سے ایک سدا دی نوا دیگا۔

”اے اہل ہدایت جمع ہو جاؤ۔“

پھر بعد غروب آفتاب مغرب کی جانب سے ندا ہوگی کہ: ”اے اہل ہدایت جمع ہو جاؤ۔“

اس کے دوسرے روز ظہر کے وقت آفتاب بالکل بے نور اور سیاہ پڑ جائے گا تیسرے دن اہل حق اور اہل باطل کو جدا جدا کیا جائے گا دائرۃ الارض کے خروج کے ذریعے سے۔ اہل حق کا گروہ روم کی طرف ساحل سمندر پر ایک قریب کی طرف بڑھے گا اور اصحاب کعبہ کے غار کی طرف سے گزریں گے تو اللہ اس وقت اصحاب کعبہ کو زندہ کرے گا جن میں سے ایک ”ملیخا“ اور دوسرا ”کسلینا“ ہوگا اور یہ دونوں امام قائم کے گواہ ہوں گے اور انھیں تسلیم کریں گے۔

پھر آپ ان دونوں میں سے ایک کو روم کی طرف بھیج دیں گے اور وہ وہاں سے ناکام ہو کر واپس ہوگا۔ تو پھر دوسرے کو بھیجیں گے اور وہ فتح و نصرت کے ساتھ واپس ہوگا۔ اور اس وقت اس آیت کی تاویل ظاہر ہوگی:

”وَلَوْ أَنفَعْنَا لِمَنِاسِكُمْ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ طُغْيَانًا وَكُفْرًا“ (الاحقاف: ۱۸) ترجمہ: ”اور زمین و آسمانوں میں جو کوئی بھی ہے (سب) اسی کے سامنے خوشی سے یا جبراً تسلیم خم کیے ہوئے ہے۔“

پھر اللہ تعالیٰ ہر امت سے ایک گروہ کو دوبارہ زندہ کر کے بھیجے گا تاکہ انھیں دکھا دے جو ان سے وعدہ کیا گیا ہے۔ اور اس وقت اس آیت کی تاویل ظاہر ہوگی:

”وَلَيَزِيدَنَّ خَشْمُ كُلِّ امَّةٍ فَوْجًا مِّنْ تِلْكَ ذِبَابِائِنَا“ (سورۃ نمل: ۸۲) ترجمہ: ”اور اس دن ہم ہر امت میں سے ایک گروہ کو مشور کریں گے جو کہ ہماری نشانوں کی تکذیب کرتے تھے پس انھیں صف بستہ کر دیا جائیگا۔“

یہ دیکھ کر ان کے دل لرز اٹھیں گے۔

اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ رایت ہدایت و ذوالفقار اور حاضرین کو ساتھ لیکر روانہ ہوں گے، یہاں تک کہ دومرتبہ سر زمین ہجرت پر پہنچیں گے اور یہ مقام کو فہم ہوگا۔ پس وہاں کی مسجد کو منہدم کریں گے اور اسے پہلی بنیاد پر از سر نو تعمیر کریں گے اور ظالمین (بادشاہوں) کے دور میں جو کچھ تعمیر ہوا تھا، سب کو منہدم کر دیں گے۔ اس کے بعد بصرہ تشریف لے جائیں گے۔

سمندر کے قریب پہنچیں گے۔ آپ کے ساتھ تابوت سکینہ اور حضرت موسیٰ کا عصا ہوگا۔ بصرے میں سختی و شدت ہوگی۔ وہاں سے واپس آئیں گے تو مقام طوفانی سمندر بن جائے گا۔ وہاں کوئی جگہ باقی نہ رہے گی سوائے مسجد کے جو سینہ شکستی کہ ماتہ سمندر میں ابھری ہوئی ہوگی، ہر طرف پانی ہی پانی ہوگا۔

پھر آپ مقام حرور جائیں گے اور اس مقام کو جلا کر خاک کر دیں گے۔ اور دروازہ بنی سعد سے نکل کر قبیۃ ثقیف پہنچیں گے جو زارعان فرعون ہیں۔ اس کے بعد مصر جائیں گے اور وہاں منبر سے لوگوں کو خطاب کریں گے۔ اس کے بعد تمام روئے زمین پر عدل قائم ہو جائے گا۔ آسمان اپنی بارش، درخت اپنے میوے زمین اپنے نباتات اگل دے گی اور زمین سارے اہل زمین کے لیے مرتین و آراستہ ہو جائے گی جنگلی درندے عام چوپاؤں کی طرح زمین پر گھومنے پھرنے لگیں گے۔ یونین کے دلوں میں اتنا علم بھریا جائے گا کہ وہ دوسرے کے محتاج نہ ہوں گے، اس روز اس آیت کی تاویل ظاہر ہوگی۔

”لَا يَغْنِبُ اللَّهُ كُفْرًا مِّنْ سَعَتِهِ ط...“ (انشاء: ۱۳۰) ترجمہ: ”اللہ ہر ایک کو اپنی وسعت سے (دوسرے) بے نیاز کر دیگا۔“

زمین ان کے لیے اپنے خزانے اگل دے گی اور امام قائمؑ فرمائیں گے کھاؤ مزے سے، گزشتہ زمانے میں جو کچھ تم نے (زحمت، برداشت کی، اُس کے عوض یہ تم کو مبارک ہو۔ پس مسلمان اس روز دین کے لیے راہ ہدایت پر ہوں گے اور انھیں کلام کی اجازت ہوگی۔ پس اُس روز اس آیت کی تاویل ظاہر ہوگی۔

”وَجَاءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا“ (سورۃ الفجر: ۲۲) ترجمہ: ”اور (اس دن) فرشتے بھی اپنے رب کے سامنے صف بستہ ہوں گے“

اور اللہ تعالیٰ اُس دن اپنے دین حق کے سوا کسی کو قبول نہ کرے گا۔ آگاہ رہو کہ اللہ کے لیے دین خالص ہے۔ پھر اُس دن اس آیت کی تاویل ظاہر ہوگی:

”أَوَلَمْ يَكُنْ لَهُ الْآسَاءُ إِلَىٰ الرَّحْمٰنِ الْحُجْرُ فَخُجِرَ“ (الاحقاف: ۱۸) ترجمہ: ”یہ زرعاً تا کُلِّ مِنْهُ اِنْعَامُهُمْ وَانْفُسُهُمْ ط اَفَلَا يَبْصُرُونَ وَيَقُولُونَ مَتٰى هٰذَا الْفَتْحُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ“۔ قُلْ يَوْمَ الْفَتْحِ لَا يَنْفَعُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اِيْمَانُهُمْ وَلَا هُمْ يُنْفَعُوْنَ“



فَاعْرُضْ عَنْهُمْ وَأَنْتَظِرُ الْفَتْحَ مُنْتَظِرُونَ • (السجدة: ۲۷)  
ترجمہ آیت: (اور کیا وہ نہیں دیکھتے کہ ہم نے بنجر زمین کی طوف پانی جاری کیا پس ہم نے اُس سے سبزہ اگایا جس میں سے اُن کے مویشی کھاتے ہیں اور وہ خود بھی پس کیا وہ دیکھتے نہیں (غور نہیں کرتے)؟ اور وہ کہتے ہیں کہ اگر تم سچے ہو (تو بتاؤ) کہ یہ فتح کب ہوگی؟ کہہ دیجیے کہ فتح کے دن انکار کرنے والوں کا ایمان کسی کام نہ آئے گا۔ اور نہ ہی اُن کو بہت دی جائے گی پس اُن سے منہ پھیر لو۔ اور انتظار کرو اور وہ بھی منتظر ہیں۔  
پس امام قائم علیہ السلام کے خروج اور ان کے روزِ رحلت و وفات کے درمیان تین سو سال سے زیادہ کا عرصہ ہوگا اور اُن کے اصحاب کی تعداد تین سو تیرہ ہوگی جن میں نو افراد بنی اسرائیل سے ہوں گے، اور بیشتر افراد جنات میں سے اور دوسو چونتیس دوسرے لوگ ہوں گے۔ اُن میں بیشتر وہ بھی ہوں گے، جو اُس وقت غضب ناک ہو گئے تھے جب مشرکین نے آنحضرت پر ہجوم کیا تھا اور انہوں نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خواہش کی تھی کہ وہ ان لوگوں سے جہاد کرنے کی اجازت دیں، مگر آنحضرت نے اجازت نہیں دی تھی اور اُس وقت یہ آیت نازل ہوئی تھی:

(الآیت) "إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَذَكَرُوا اللَّهَ كَذِكْرٍ آبَاءٍ وَنَحْوِهِمْ وَمِنْ بَعْدِهِمْ مَا ظَلَمُوا وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ • (سورة الشعراء: ۲۲۷)

ترجمہ: "مگر وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے اعمالِ صالح انجام دیے اور ذکرِ خدا کثرت سے کیا اور اُن پر ظلم کیے جانے کے بعد اُن کی نصرت کی گئی، اور وہ لوگ جنہوں نے ظلم کیا، جلد ہی جان لیں گے کہ وہ کس کروٹ پلٹتے ہیں (اُنکا انجام کیا ہوگا)۔

اور بیش آدمی اہلِ یمن میں سے ہوں گے جن میں مقداد بن اسود بھی ہوں گے اور دوسو چودہ افراد ساحلِ سمندر کے قریب عدن کے رہنے والے ہوں گے جن کے پاس حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیغام بھیجا تھا کہ اسلام قبول کرو اور انہوں نے اسلام قبول کر لیا تھا اور

اور گنہگار لوگوں میں سے ایک ہزار آٹھ سو ستتر افراد ہوں گے اور چالیس ہزار ملائکہ ہوں گے

جن میں تین ہزار مستوین (نشانِ جنگ سے آراستہ) اور پانچ ہزار مرد فین (اسی مقصد کیلئے قطار اندر قطار یعنی صف بستہ) فرشتے ہوں گے۔ اس طرح حضرت امام قائم علیہ السلام کے کل اصحاب کی تعداد سینتالیس ہزار ایک سو تیس (۱۲۰۴) ہوگی۔ اور ان میں سرداروں میں نو سردار ملائکہ میں سے ہوں گے، انسانوں اور جنوں میں سے چار ہزار ہوں گے جو یومِ بدر کی تعداد کے برابر ہوں گے یہ سب اللہ کے دشمنوں سے مقابلہ کریں گے اور اللہ ان کی مدد کرے گا فتح و نصرت ان کے ساتھ ہوگی اور ان کا استقبال کرے گی۔ ان میں سے بعض زمین کی زینت ہوں گے، اُن کے چہروں پر تازگی ہوگی۔  
(نوٹ: ) میں نے جیسا لکھا ہوا یا یا ویسا ہی نقل کر دیا، مگر عبارت میں بہت نقص ہے بہت سی تحریف معلوم ہوتی ہے۔ صاحبِ کتاب نے بھی اس سقم کا اعتراف کیا ہے۔ اس کے باوجود چونکہ اس میں بہت سی مفید باتیں ہیں اس لیے اس کو یہاں درج کر دیا ہے۔ (منتخب البصائر)

### (۸۷) "صبر کرو زمانہ رجعت میں ظالم افسوس کریں گے"

حسین بن محمد اور محمد بن یحییٰ نے محمد بن سالم بن ابوسلمہ سے، انہوں نے حسن بن شاذان واسطی سے روایت کی ہے، حسن کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں ایک عریفہ لکھا جس میں شکایت لکھی کہ اہل واسط مجھے بہت ستاتے ہیں اور ہرج طرح سے حملے کرتے ہیں خصوصاً عثمانیوں کا ایک گروہ تو مجھے بے ادبیت پہنچاتا "فوق بخطہ: اِنَّ اللہ جلّ ذکرہ اخذ میثاق اولیائنا علی الصبر فی دولة الباطل، فاصبر بحکم ربک، فوقہ علی سید المخلوق لقوالہ:

(الآیت: ۷) "يُولِيْنَا مَنْ بَعَثْنَا مِنْ مَرْقَدِنَا هَذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمَنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُونَ • (سورة یس: ۵۲)  
(ترجمہ روایت)

تو آپ نے اپنے خط میں جواب میں فرمایا کہ: بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے دوستوں سے حکومت باطل میں صبر کا عہد لیا ہے لہذا اللہ کے حکم کی بناء پر صبر کرو جب سید الملوک (امام قائم) کا ظہور ہوگا تو یہی لوگ ہم پر (ترجمہ آیت) ہائے افسوس ہم پر ہمارے مرنے والے ہیں جس کا اللہ نے وعدہ کیا تھا اور سیدنا محمد کا تھا۔



## ۱۸ وعدہ آخرت سے مراد

(۱۸)

تفسیر علی بن ابراہیم میں "سورہ اُسرٰی آیت ۷" "قَاذَا جَاءَ وَعْدُ الْآخِرَةِ" (سورہ اُسرٰی آیت ۷)  
(پس جب دوسرے وعدے کا وقت آ پہنچا)

کے متعلق ہے کہ اس وعدے سے مراد امام قائم علیہ السلام اور ان کے اصحاب ہیں  
"لَيْسَ سَوْدٌ وَجْهُكُمْ يَعْنِي تَسْوَدُّ وَجْهُهُمْ : ان کے چہرے سیاہ  
پڑ جائیں گے۔ وَلَيَسِدَنَّ خُلُو الْمَسْجِدِ لَكُمْ دَخْلُوهُ أَوَّلَ مَرَّةٍ  
اور مسجد میں داخل ہو جائیں گے جس طرح پہلی مرتبہ اس میں داخل ہوئے تھے"

یعنی: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ و اصحابہ و امیر المومنین و اصحابہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ و اصحابہ اور امیر المومنین اور آپ کے اصحاب مراد ہیں۔

آیت: حَتَّىٰ إِذَا اسْرَأَوْا مَا يَوْعَدُونَ " (سورہ مہم آیت ۷۵)  
(یہاں تک کہ جب وہ دیکھ لیں گے جن کا وعدہ ان سے کیا گیا ہے)

اس سے مراد: قال ۷: القائم و امیر المومنین صلوات اللہ علیہما  
فرمایا: امام قائم اور امیر المومنین صلوات اللہ علیہما مراد ہیں۔

## ۹۰ امام حسینؑ کے اصحاب کی شانِ رجعت

(۹۰)

صالح بن سہل نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ  
آیت: "ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ الْكَوَّةَ عَلَيْهِمْ" (اُسرٰی: ۶)  
(پھر ہم نے ان پر تمہیں غلبہ دے کر تمہارے دن پھر دیے)

قال ۷: "خروج الحسين عليه السلام في الكوفة في سبعين رجلاً  
من اصحابه الذين قتلوا معه عليهم البیض المذهبة  
بكل بیضة و جمان الى آخر ما مر فی باب الایات  
المأولة بالقائم علیہ السلام"

آپ نے فرمایا: اس کا مطلب یہ ہے کہ کربہ (رجعت) میں امام حسین علیہ السلام اپنے ستر  
اصحاب کے ساتھ دوبارہ آئیں گے اور ان کے سروں پر سونے کے خود ہونگے  
ان کے دو رخ ہوں گے (تفسیر عابدی)

## ۹۱ رجعت میں میرا اہل بیت کا اجتماع

(۹۱)

مسعد بن صدقہ نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت  
کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ امیر المومنین علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ:

"أَنَا سَيِّدُ الشَّيْبِ وَفِي سَنَةِ مِنْ أَيُّوبَ وَسَيَجْمَعُ اللَّهُ  
لِي أَهْلِي كَمَا جَمَعَ لِيَعْقُوبَ شَمْلَهُ وَذَلِكَ إِذَا اسْتَدَارَ  
الْفَلَكَ ۝ وَقَلَّتْ مَاتِ أَوْ هَلَكَ (الى آخر ما مر فی باب اخبار  
امیر المومنین ۷ بالقائم ۷)

امیر المومنین نے فرمایا کہ: میں سید الشیب (بڑھوں کا سردار) ہوں اور میرے اندر  
حضرت ایوبؑ کی ایک سنت ہے جس طرح اللہ تعالیٰ نے حضرت یعقوبؑ  
کے مندرگروہ کو جمع کیا تھا اسی طرح میرے اہل بیت کو بھی میرے  
یہ جمع کر دے گا۔ اور یہ اُس وقت ہو گا جب آسمان کی گردش اس  
منزل پر پہنچے گی کہ تم لوگ امام قائم کے لیے یہ کہنے لگو گے کہ وہ مر گئے  
یا ہلاک ہو گئے۔ (الارشاد)

## ۹۲ دجال کے دوستوں سے جنگ کی مثال

(۹۲)

سعد بن احمد بن محمد و عبد اللہ بن عامر بن سعد سے، انھوں نے محمد بن خالد  
سے، انھوں نے شمال سے، شمالی نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے  
کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ:

"مَنْ ارَادَ أَنْ يِقَاتِلَ شَيْعَةَ الدَّجَالِ فَلْيَقَاتِلِ الْبَاكِ عَلَى  
دَمِ عَثْمَانَ وَ الْبَاكِ عَلَى أَهْلِ النَّهْرَوَانِ إِنَّ مَنْ لَقِيَ اللَّهَ مُؤْمِنًا  
بِأَنَّ عَثْمَانَ قَتَلَ مَظْلُومًا لَقِيَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ سَاخِطًا عَلَيْهِ وَلَا  
يَدْرِكُ الدَّجَالُ

فَقَالَ رَجُلٌ: يَا امِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! فَإِنْ مَاتَ قَبْلَ ذَلِكَ؟

فَقَالَ ۷: فَيَبْعَثُ مِنْ قَبْرِهِ حَتَّى يُؤْمِنَ بِهِ وَإِنْ رَغِمَ أَنْفُهُ

ترجمہ: "جو چاہتا ہو کہ وہ دجال کے دوستداروں سے مقاتلہ و جنگ کرے تو وہ  
عثمان کے قتل پر رونے والوں اور اہل نہروان پر رونے والوں سے

مقاتلہ و جنگ کرے جو شخص اس امر کا اعتقاد رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے گا کہ عثمان مظلوم قتل ہوا تو اس کی ملاقات اللہ سے اس حال میں ہوگی کہ اللہ اس پر غضبناک ہوگا خواہ وہ دجال کے زمانے کو نہ پائے ایک شخص نے عرض کیا: یا امیر المؤمنین! خواہ وہ دجال کے زمانے سے پہلے ہی مر جائے؟ آپ نے فرمایا: ہاں وہ دجال کے زمانے میں دوبارہ زندہ کیا جائے گا اور قبر سے اٹھایا جائے گا اور وہ دجال پر ایمان لائے گا تو اس کو ذلیل کیا جائے گا۔“

(منتخب البحار)

### ۹۳) جناب فاطمہؑ کا انتقام لیا جائیگا؟

ماحولیہ نے اپنے چچا سے، انھوں نے برقی سے، انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے محمد بن سیدمان سے، انھوں نے داود بن نعمان سے، انھوں نے عبدالرحمن قیس سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا کہ محمد سے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے بیان فرمایا کہ ”اما لو قد قام قائمنا لقد ردت الیہ الحبیروا حتی یجلدھا الحد وحتی ینتقم لابنة محمد فاطمةؑ منها“

ترجمہ: جب ہمارے امام قائم علیہ السلام کا ظہور ہوگا تو حمیرہ ان کے پاس لائی جائے گی، وہ اس پر حد جاری کریں گے اور فاطمہ بنت محمدؑ کا اس سے انتقام لیں گے۔۔۔ وغیرہ وغیرہ۔ (علل الشرائع)

### ۹۴) جمادی و رجب میں بارش

عبدالکریم ختمی نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی کہ قال ۴: اذا آن قیام التمام مطر الناس جمادی الآخرة وعشرة أيام من رجب مطرا لم تراخوا لئلا یثقلوا فیہم فینبت اللہ ب لرحوم المؤمنین وابد انہم فی قبورہم، وکأن فی آنظر الیہم مقبلین من قبیل جمینة، ینقضون شعورہم بالقیام من التراب۔“

آپ نے فرمایا: جب امام قائم علیہ السلام کے ظہور کا وقت آئے گا تو جمادی الآخرة اور ماہ رجب کی دس تاریخ تک ایسی بارش ہوگی کہ ایسی بارش دنیائے کبھی

نہ دیکھی ہوگی جس سے قبروں کے اندر مومنین کے جسموں پر گوشت اگل آئے گے۔ اور گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ وہ جہنم کی طرف سے اپنے سروں تک خاک جھاڑتے ہوئے چلے آ رہے ہیں۔“ (الارشاد)

### ۹۵) امام قائمؑ کے ساتھ مالک اشترؑ بھی ہوں گے

مفضل بن عمر نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے قال ۲: ”یخرج مع القائم علیہ السلام من ظہر الکوفة سبع وعشرون رجلاً خمسة عشر من قوم موسیٰ علیہ السلام الذین کانوا یمہدون بالحق و بہ یعدون“ (الاعرائ: ۱۵۹) وسبعة من اهل الکف، ویوشع بن نون و سلمان و البودجانة الانصاری و المقداد و مالک الاشتر، فیکونون بین یدیہ انصاراً و حکماً۔“

ترجمہ: ”فرمایا: امام قائم علیہ السلام کے ساتھ پشت کوفہ سے ستائیس اشخاص ظہور کریں گے جن میں سے پندرہ اشخاص قوم موسیٰ کے ہوں گے جن کے لیے قرآن میں ارشاد ہے: ”وَمِنْ قَوْمِ مُوسَىٰ أُمَّةٌ يَهْدُونَ بِالْحَقِّ وَبِهِ يَعْدُونَ“ یعنی (اور موسیٰ کی قوم میں سے ایک گروہ ہے جو حق کے مطابق ہدایت کرتا ہے اور اسی حق کے مطابق انصاف کرتا ہے۔) (اعرائ: ۱۵۹) اور سات اشخاص اصحاب کف کے اور حضرت یوشع بن نون و حضرت سلمان و حضرت البودجانة انصاری و حضرت مقداد اور حضرت مالک اشتر علیہم السلام ہوں گے۔ (اعلام الوردی - الارشاد)

۹۶) احمد بن (محمد بن سعید) نے یحییٰ بن زکریا سے، انھوں نے یوسف بن کلیب سے، انھوں نے ابن بطانہ سے، انھوں نے ابن حمید سے، اور انھوں نے شمالی سے اور شمالی نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ

قال ۴: لو قد خرج قائم آل محمد لنصرة الله بالملائكة واول من یتبعہ محمد وعلیؑ الثانی الی آخر ما مر۔“ (غنیۃ ثنائی) آپ نے فرمایا: ”جب قائم آل محمد ظہور کریں گے تو اللہ تعالیٰ ملائکہ کو ان کی نصرت کے لیے بھیجے گا۔ اور سب سے پہلے حضرت محمدؐ اور دوسرے حضرت علیؑ ان کے ساتھ ہوں گے۔ وغیرہ وغیرہ“

## ۹۷ کُرۃ آفتاب میں انسانی جسم

سعد نے حسن بن علی زیتونی اور حمیری دونوں سے ایک ساتھ، انھوں نے امیر بن ہلال سے، انھوں نے ابن محبوب سے اور ابن محبوب نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے علاماتِ ظہورِ امام قائم علیہ السلام کے متعلق ایک طویل حدیث بیان کی ہے جس میں آپ نے فرمایا: وَالصَّوْتُ الثَّلَاثُ يَرُونَ بَدَنًا بَارِزًا نَجْوَعِينَ الشَّمْسُ: "هَذَا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ قَدْ كَرَّ فِي هَلَاكِ الظَّالِمِينَ۔ (لوگوں کو کُرۃ آفتاب میں ایک مجسم انسان نظر آئے گا (انسانی جسم نظر آئے گا) جو آواز دیتا ہو گا کہ یہ امیر المؤمنین ہیں یہ دشمنوں و ظالموں کو ہلاک کرنے کے لیے دوبارہ دنیا میں آئے ہیں۔" (غنیۃ شیخ)

## ۹۸ ہر مومن کی قبر میں کوئی جا کر کہے گا کہ...

فصل نے محمد بن علی سے، انھوں نے جعفر بن بشیر سے، انھوں نے خالد بن ابی عمار سے، انھوں نے مفضل بن عمر سے روایت کی ہے اور مفضل بن عمر کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ ہم آپس میں امام قائم اور ان کے ظہور کا انتظار کرنے والے اپنے ان ساتھیوں کا تذکرہ کر رہے تھے جو مر چکے تھے تو اُس وقت حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "اِذَا قَامَ أَمِي الْمُؤْمِنِينَ فِي قَبْرِهِ فَيَقَالُ لَهُ: يَا هَذَا إِنَّهُ قَدْ ظَهَرَ صَاحِبُكَ! فَإِنْ تَشَاءُ أَنْ تَلْحَقَ بِهِ فَالْحَقْ بِهِ وَإِنْ تَشَاءُ أَنْ تَقِيمَ فِي كِرَامَةِ رَبِّكَ فَاقِمْ۔"

یعنی: جب امام قائم ظہور فرمائیں گے تو ہر مومن کی قبر میں کوئی آکر کہے گا: اے شخص! تیرے امام نے ظہور فرمایا، اگر تو ان کے ساتھ ملحق ہونا چاہے تو ملحق ہو جا، اور اگر چاہے تو یہیں اللہ کے فضل و کرامت کے ساتھ میں قیام کر۔ (غنیۃ طوسی)

## ۹۹ زیارت جامعہ و زیارت وداع میں رجعت کا ذکر

علی بن احمد بن موسیٰ اور حسین بن ابراہیم بن احمد کاتب نے محمد بن عبد اللہ کوئی سے اور انھوں نے محمد بن اسماعیل برکی سے، انھوں نے موسیٰ بن عبد اللہ نخعی سے انھوں نے

حضرت ابوالحسن ثالث امام علی نقی علیہ السلام سے زیارت جامعہ روایت کی ہے جس میں یہ فقرے بھی مذکور ہیں:

قال: "وَجَعَلَنِي مَتْنٍ يَقْتَضِ آثارَكم، وَيَسْلُكُ سَبِيلَكم وَ يَهْتَدِي بِهَدَايَكم، وَيَحْشُرُنِي زِمْرَتَكم وَيَكْرُرُنِي رَجْعَتَكم، وَيَمْلِكُنِي دَوْلَتَكم وَيَشْمَرُنِي عَافِيَتَكم وَيَمْكُنُنِي أَيَّامَكم وَ تَقْرَأُ عَيْنُهُ غَدَا بِرُؤْيَتَكم۔" (ترجمہ: روایت زیارت جامعہ:)

آپ نے فرمایا: اور (اللہ تعالیٰ) مجھے ان لوگوں کے گروہ میں قرار دے جو آپ حضرات کے آثار کو سامنے رکھیں، اور آپ حضرات کے راستے پر چلیں، اور آپ حضرات کی رہنمائی سے ہدایت حاصل کریں، اور آپ لوگوں کے گروہ میں محشور ہوں اور آپ لوگوں کے ساتھ وہ لوگ بھی دنیا میں دوبارہ رجعت کریں اور آپ لوگوں کی حکومت میں حکومت کریں، آپ لوگوں کے فیض سے مشرف ہوں، اور آپ لوگوں کے دور میں ممکن حاصل کریں اور کل آپ حضرات کو دیکھ کر اپنی آنکھیں ٹھنڈی کریں۔ اور زیارت وداع میں ہے کہ: اللہ آپ حضرات کے دورِ رجعت میں ہمیں بھی زندہ کرے۔ (من لایحضرہ الفقیہ ص ۳۰ - تہذیب جلد ۲ ص ۲۴)

## ۱۰۰ زیارت اربعین میں رجعت کا ذکر

ہمارے اصحاب میں سے ایک جماعت نے ہارون بن موسیٰ تلکبری سے، انھوں نے محمد بن علی بن معمر سے، انھوں نے علی بن محمد بن مسعود اور حسن بن علی بن فضال سے انھوں نے سعدان بن مسلم سے، انھوں نے صفوان بن مہران جمال سے اور صفوان بن مہران جمال نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے زیارت اربعین میں یہ فقرہ نقل کیا ہے: "وَأَشْهَدُ أَلَيْ بِكُمُ مَوْتٌ وَبِأَيَّاكُمْ مَوْقِنٌ بِتَالِغٍ دِينِي وَخَاتِمِ عَلِيٍّ۔" (اور میں گواہ کرتا ہوں کہ میں آپ حضرات پر ایمان رکھتا ہوں اور آپ حضرات کے دوبارہ دنیا میں آنے کا یقین رکھتا ہوں۔) (تہذیب)

## رجعت کا منکر ہم میں سے نہیں ہے

(۱۰۱)

قال الصادق عليه السلام: "ليس منا من لم يؤمن بكرةتنا  
(و) (لم) يستحل متعتنا"

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو ہماری رجعت  
پر ایمان نہ رکھتا ہو اور متعہ کو حلال و جائز نہ جانتا ہو۔"

(من لا یحضرہ الفقیہ ص ۴۶۹)

## ایک گروہ شیعوں کی رجعت

(۱۰۲)

رواۃ کی ایک جماعت نے سہیل بن زیاد سے، انھوں نے محمد بن سلیمان دلمی سے  
انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے ابوبصیر سے اور ابوبصیر کا بیان ہے کہ میں نے  
حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق دریافت کیا:  
(الآیت) "وَاقْسَمُوا بِاللّٰهِ جَمْدًا اَيُّمَا نِمْشٍ لَا يَبْعَثُ اللّٰهُ مِنْ  
يَمُوتٌ بَلَىٰ وَعْدٌ عَلَيْهِ حَقٌّ وَلٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ  
لَا يَعْلَمُونَ" (سورۃ النحل: ۳۸)

ترجمہ: اور وہ اللہ کی بچی قسمیں کھاتے تھے کہ جو مر گیا اللہ اسے نہیں اٹھائے گا  
یقیناً اس کے وعدے کی وفا اس پر واجب ہے لیکن اکثر لوگ یہ نہیں جانتے۔  
فقال لی یا ابابصیر! ما تقول فی هذه الآية؟ قال قلت: انّ المشرکین  
یرغمون ویحلفون لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ انّ اللہ لا یبعث  
الموتی، قال: فقال: تبنا لمن قال هذا سلام هل کانت  
المشرکون یحلفون باللہ ام باللات والعزى. قال قلت:  
جعلت فداک فاصدنیہ، قال: نقال: یا ابابصیر لو قد  
قام قائمنا بعث اللہ الیہ قوما من شیعتنا قبایع سیوفهم  
علی عواقبهم فیبلغ ذلک قوما من شیعتنا لم یبوءوا اللہ  
فیقولون: بعث فلان وفلان وفلان من قبورهم وهم مع القائم  
فیبلغ ذلک قوما من عدونا۔

فَبَقُولُوا: یا معشر الشیعة ما اكد بکم؟ هذه دولتکم فانتم تقولون  
فیها الکذب لا واللہ ما عاش هؤلاء ولا بعثون الی یوم

القیامۃ، قال: فحکی اللہ قولہم فقال: "وَاقْسَمُوا بِاللّٰهِ جَمْدًا اَيُّمَا نِمْشٍ لَا يَبْعَثُ اللّٰهُ  
مِنْ يَمُوتٌ" (نحل: ۳۸)

(ترجمہ روایت)

آپ نے فرمایا: اے ابوبصیر تمہارا اس آیت کے متعلق کیا خیال ہے؟  
میں نے عرض کیا: کہ مشرکین کا خیال تھا اور رسول اللہ ص سے حلف سے کہتے تھے کہ: اللہ  
تعالیٰ مردوں کو ہرگز زندہ نہیں کرے گا۔

آپ نے فرمایا: افسوس ہے جو اس کا قائل ہو۔ اس سے پوچھو تو کہ مشرکین اللہ کی قسم کھاتے  
تھے یا لات و عزی کی قسم کھاتے تھے؟

میں نے عرض کیا: اب آپ ہی بتائیے؟  
آپ نے فرمایا: اے ابوبصیر! جب ہمارا امام قائم م ظہور کرے گا تو اللہ تعالیٰ ان کے پاس  
ہمارے شیعوں میں سے ایک گروہ کو زندہ کر کے بھیجے گا جو اپنی تلواروں کا  
قبضہ اپنے اپنے کا ندھوں پر رکھے ہوئے ہوں گے یہ خبر ان شیعوں کو پہنچے  
گی جو اس وقت ابھی زندہ ہوں گے مرنے نہ ہوں گے فلان فلان وفلان اپنی  
قبروں سے زندہ ہو کر نکل آئے اور اب امام قائم م کے ساتھ ہیں اور یہی خیر  
ہمارے دشمنوں تک پہنچے گی تو کہیں گے کہ اے گروہ شیعہ! تم لوگ  
کس قدر جھوٹ بولتے ہو؟ یہ تو تم ہی لوگوں کی حکومت ہے اور اس میں بھی  
یہ جھوٹ نہیں خدا کی قسم نہیں یہ لوگ قیامت تک دوبارہ زندہ نہ ہوں گے  
تو اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں ان ہی لوگوں کے قول کو بیان کیا ہے اور فرمایا:  
"وَاقْسَمُوا . . . . . اَيُّمَا نِمْشٍ  
لَا يَبْعَثُ اللّٰهُ مِنْ يَمُوتٌ" (نحل: ۳۸)

(اور وہ اللہ کی بچی قسمیں کھاتے تھے (یہ کہتے ہوئے) کہ جو مر گیا اللہ اسے  
نہیں اٹھائے گا۔) (کافی، تفسیر عیاشی ص ۳۵۷)

تفسیر عیاشی میں بھی ابوبصیر سے اسی کے مثل روایت ہے۔

تفسیر قرآن فی اہل بیت میں شیخ مفید نے ابن ابی ہریرہ سے، انھوں نے  
ابراہیم بن اسماعیل سے، انھوں نے عبد اللہ بن حماد سے، انھوں نے ابوبصیر سے  
اور ابوبصیر نے حضرت ابو جعفر، اور حضرت ابو عبد اللہ سے اس کے مثل روایت کی ہے۔

(طہ سعد السعود)



## رجعت آیت قرآنی میں (۱۰۳)

عدہ نے سہل سے ، سہل نے ابن شتمون سے ، انھوں نے اہم سے انھوں نے عبداللہ بن قاسم البطل سے ، انھوں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے قول خدا: ”وَقَضَيْنَا إِلَىٰ بَنِي إِسْرَءِيلَ فِي الْكِتَابِ لَتُفْسِدُنَّ فِي الْأَرْضِ مَرَّةً ثَلَاثِينَ“ (سورہ اسرئیل: ۴)

ترجمہ: اور بنی اسرائیل کے لیے ہم نے کتاب میں فیصلہ دیا کہ تم لوگ روئے زمین پر بالظور دو مرتبہ فساد برپا کرو گے۔

قال: یعنی: قتل علی بن ابیطالب علیہ السلام وطعن الحسن علیہ السلام (در ذیل کافی) حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کو قتل کرو گے اور امام حسنؑ کو نیزہ مارو گے (الآیت) ”وَلَتَعْلَبُنَّ عُلُوًّا كَبِيرًا“ (سورہ اسرئیل: ۴)

ترجمہ: (اور تم بہت بڑی سرکشی کے مرتکب ہو گے)

یعنی: (قتل الحسین علیہ السلام ، امام حسین علیہ السلام کو قتل کرو گے۔ (الآیت) ”فَإِذَا جَاءَ وَعْدُ أُولَاهُمَا“

ترجمہ: اور جب ان دونوں (وعدوں) میں سے پہلے وعدے کا وقت آیا یعنی: ”قتل الحسینؑ“ جب خون حسینؑ کے انتقام کا وقت آئے گا (الآیت): ”بَعَثْنَا عَلَيْكُمْ عِبَادًا نَّاسًا أُولَىٰ بَأْسٍ شَدِيدٍ فَجَاسُوا خِلَالَ الدِّيَارِ“

ترجمہ: ”ہم نے تم پر اپنے زبردست جنگجو بندوں کو مسلط کر دیا جو (تباہی مچاتے ہوئے) گھروں میں گھس گئے۔“

یعنی: ”یہ وہ قوم ہوگی“ قوم یبعثہم اللہ قبل خروج القائم فلا یدعون و تزلزل محمدًا إلا قتلوه“

یعنی یہ وہ قوم ہوگی جس کو قبل خروج امام قائمؑ اللہ بھیجے گا اور وہ آل محمدؑ کے دشمنوں میں سے کسی ایک کو بھی قتل کیے بغیر نہ چھوڑیں گے سب کو قتل کر دیں گے۔

(الآیت) ”وَكَانَ وَعْدًا مَّفْعُولًا“ (اور وہ وعدہ (غذاب) پورا ہو کر رہا)

یعنی: خروج القائم علیہ السلام: (وہ وعدہ خروج قائم علیہ السلام ہے)

آیت مسلسل ہے:

الآیت: ”ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ الْكَرَّةَ عَلَيْهِمْ“ (اسرئیل: ۶)

ترجمہ: پھر ہم نے تمہیں ان پر غلبہ عطا کر کے تمہارے دن پھر دیے (رجعت میں)

یعنی: ”خروج الحسین علیہ السلام فی سبعین من اصحابہ علیہم البیض

الذهبة لکل بیضة و جمان المؤذون الی الناس ائت

هذا الحسین قد خرج حتی لا یسلک المؤمنون فیہ و آتتہ

لیس بدجال ولا شیطان“ والحجة القائم بین اظهرهم

فاذا استقرت المعرفة فی قلوب المؤمنین انة الحسین

علیہ السلام جاء الحجة الموت ، فیکون الذی

یخسله و یکفنه و یحططه و یلحده فی حفرة الحسین

بن علی علیہ السلام و لایلی الوصی الا الوصی“

ترجمہ: یعنی: ”امام حسین علیہ السلام اپنے ستر اصحاب کے ساتھ خروج فرمائیں جن کے

سروں پر سونے کے خود ہوں گے اور وہ لوگوں کو بتائیں گے یہ امام حسینؑ

ہیں جنہوں نے رجعت کی ہے اور مومنین کو اس میں کوئی شک نہ رہے

گا اور یہ کہ نہ بدجال ہیں اور نہ (معاذ اللہ) شیطان۔ اور حجت قائم ان

لوگوں کے سامنے ہوں گے جب تمام مومنین کے دلوں میں یہ پختہ یقین

ہو جائے گا کہ یہ واقعی امام حسینؑ ہیں تو پھر حضرت حجتؑ کو موت آجائیگا

اور یہی ان کو غسل دیں گے ، کفن پہنائیں گے ، اور حنوط کریں گے اور یہی

قبر حسینؑ میں انہیں دفن کریں گے۔ اس لیے کہ وصی کی تجہیز و تکفین وغیرہ

وصی ہی کرتا ہے۔“ (کافی)

## زیارت امام حسینؑ میں رجعت کا بیان (۱۰۴)

ہم سے راویوں کی ایک جماعت نے ، انھوں نے ابوعبداللہ محمد بن احمد بن عبد

بن قضا بن صفوان بن مہران جمال نے ، انھوں نے اپنے والد سے ، انھوں نے ان کے

ہم صفوان سے روایت کی ہے۔ ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام

سے مولا حسینؑ کی قبر کی زیارت کے لیے اجازت چاہی اور یہ کہ یہ بھی ارشاد فرمائیں کہ زیارت امام

کا طریقہ کیا ہوگا ؟ آپ نے سارے طریقے بتائے اور زیارت کی عبارت میں یہ فقرہ بھی بتایا:

”رَأْسُ مُحَمَّدٍ وَ مَلَائِکَتُهُ وَ انبیاءہ و رسلہ اَنّی بکم مؤمن و بایاکہم مؤمن“ یعنی

”میں گواہ بناتا ہوں اللہ کو اور اُس کے فرشتوں کو اور اُس کے انبیاء اور رسولوں کو، اس بات پر کہ آپ حضرات پر میرا ایمان ہے اور مجھے آپ حضرات کی دوبارہ واپسی (رجعت) کا یقین ہے۔“ (مصباحین)

### ۱۰۵ زیارت حضرت عباسؓ میں رجعت کا ذکر

حضرت عباس علیہ السلام کی زیارت میں بھی یہ فقرہ موجود ہے کہ:

”اِنِّیْ بِکُمْ مُّوَمِّنٌ وَّ بِاِیَّاکُمْ مُّوَقِّنٌ“

یعنی (میرا آپ حضرات پر ایمان ہے اور آپ حضرات کی دوبارہ واپسی (رجعت) کا مجھے یقین بھی ہے۔)

### ۱۰۶ حسین بن روح سے منقول زیارت میں رجعت

ایک زیارت ہے جس کی روایت ابن عیاش نے کی ہے۔ ان کا بیان ہے کہ مجھ سے خیر بن عبد اللہ نے روایت کی اور انھوں نے حسین بن روح سے روایت کی کہ انھوں نے کہا کہ تم ماہِ رجب میں جس روز جسے کے قریب ہو اُس کی زیارت کرو اور جب روئے میں داخل ہو تو یہ کہو:

”ویرجعی من حضرتکم خیر مرجع الی جناب مصرع، موضع ودعة ومهل الی حین الازل وخیر مصیر ومحل فی النعیم الازل والعیش المقتبل ودوام الاکل، وسرب الریحق والسلسبیل وعسل ونهل لاسام منه ولا ملل ورحمة الله وبرکاته و تعیاته۔ اس کے بعد کافقرہ رجعت کے بارے میں ہے کہ: ”حتی العود الی حضرتم والفوز فی کذتکم“ یہاں تک کہ:

اور آپ کو رجعت میں کامیابی ہو۔“

(مصباحین - مصباح الزائرین)

### ۱۰۷ تیسری شعبان کی زیارت میں رجعت

ابوالقاسم بن علاء سہرانی وکیل حضرت ابو محمد امام حسن عسکری علیہ السلام کے پاس ایک توفیق لکھی کہ حضرت امام حسین علیہ السلام یومِ پنجشنبہ ۳ شعبان کو تولد ہوئے لہذا اس روز تم روزہ رکھو اور یہ دعا پڑھو: پھر دعا بتائی: ...

قوله ”وسید الاسرة الممدود بالنصر یوم الکثرة المعوض اس فقرے میں ”یوم الکثرة“ سے مراد رجعت ہے۔ اور اس دعا کا سب سے آفری فقرہ: ”ونتظر اوبتہ آمین رب العالمین۔“ یعنی: اور ہم ان کی واپسی کے منتظر رہیں گے۔

### ۱۰۸ زیارت سرداب میں رجعت کا ذکر

مقام سرداب (تہ خانہ) میں حضرت امام قائم علیہ السلام کی جو زیارت مرقوم ہے اس میں یہ فقرے ہیں: ”وقتی یارب للقیام بطاعتہ، وللشوی وخدمتہ والمکث فی دولتہ، واجتناب معصیتہ“ فان توفیتی اللہم قبل ذلک فاجعلنی یارب فیمن ینکر فی رجعتہ“ ”پروردگارا! مجھے توفیق عطا فرمانا امام قائمؑ کے زمانہ میں ان کی اطاعت کی اور ان کی خدمت و مہمانی کی اور ان کی حکومت میں رہنے اور ان کی معصیت و نافرمانی سے بچنے کی۔ پروردگارا! اور اگر ان کے ظہور سے قبل تو مجھے موت دے تو میرے لیے ان لوگوں میں قرار دے جو ان کے ظہور کے وقت دوبارہ زندہ ہوں۔ اس کے بعد یہ ہے: ویملک فی دولتہ ویتمکن فی ایامہ، ویستظل تحت اعلامہ ویحشر فی زمرتہ وتقر عینہ برؤیتہ“

(مصباح الزائر)

### ۱۰۹ ایک دوسری زیارت میں بھی ذکرِ رجعت

اور حضرت صاحب الامر علیہ السلام کی ایک دوسری زیارت میں یہ ہے کہ: ”وان ادرکنی الموت قبل ظہورک فانی اتوسل بک الی الله ان یصلی علی محمد وآل محمد وان یجعل لی کثرة فی ظہورک ورجعة فی ایامک“ یعنی: ”اے مولا! اگر آپ کے ظہور سے پہلے مجھے موت آجائے تو میں آپ میں آپ ہی کا واسطہ دے کر اللہ سے دعا مانگتا ہوں کہ وہ محمدؐ و آل محمدؐ پر رحمت نازل فرمائے اور آپ کے ظہور کے زمانے میں مجھے دوبارہ زندہ کر سکے“ اس دنیا میں بھیجے اور آپ کے عہدِ حکومت میں میری رجعت ہو۔ لا یبغ من طاعتک مرادی وأشف من عدلک فوادی“

اطاعت کر کے دلی مراد حاصل کروں اور آپ کے دشمنوں کو قتل ہوتا دیکھ کر  
میرا دل ٹھنڈا ہو۔“

### ایک اور زیارت میں رجعت کا بیان

(۱۱۰)

ایک اور زیارت میں یہ فقرہ ہے :

”اللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا وَجْهَ وَلِيِّكَ الْيَمِينِ فِي حَيَاتِنَا وَبَعْدَ  
الْمَوْتِ . اللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا لَكَ بِالرَّجْعَةِ بَيْنَ يَدَيْ صَاحِبِ  
هَذِهِ الْبَقْعَةِ“

یعنی ”یا اللہ! تو مجھے اپنے ولی امر کا مبارک چہرہ دکھاؤ خواہ مجھے میری زندگی میں  
دکھا دے یا مرنے کے بعد۔ اے اللہ! میں اس صاحب بقعہ مبارک  
کے سامنے اعتقاد رجعت کے ذریعے سے تجھ سے تقرب چاہتا ہوں۔“  
(مصباح الزائر)

### امام زمانہ کے لشکر میں شرکت کی دعاء

(۱۱۱)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو:

”من دعا الى الله اربعين صباحاً بهذا العهد كان من انصار  
قائمتنا، فان مات قبله اخرج الله تعالى من قبره واعطاه  
بكل كلمة الف حسنة ومحا عنه الف سيئة وهو هذا:  
ترجمہ ”جو شخص چالیس صبح تک اس عہد کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے دعا کرے گا  
تو اس کا شمار ہمارے قائم کے انصار میں ہوگا اور اگر ان کے ظہور سے پہلے  
مر گیا تو اللہ تعالیٰ اس کو اس کی قبر سے اُس وقت اٹھائے گا۔“ اس دعا  
کے ہر کلمہ کے بدلے اُس کے نامہ اعمال میں ایک ہزار حسنت لکھ دے گا اور  
ایک ہزار گناہ محو فرما دے گا۔ وہ دعاء یہ ہے:

### دعائے عہد

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللّٰهُمَّ رَبِّ السَّمَوَاتِ الْعُظْمَى وَرَبِّ الْكَوْكَبِ الرَّفِيعِ  
وَرَبِّ الْبَحْرِ الْمُسْجُورِ وَمُنْزِلِ التَّوْرَةِ وَالْإِنْجِيلِ وَ  
الزَّبُورِ وَرَبِّ الْقَلْبِ وَالْحُرُوسِ وَمُنْزِلِ الْقُرْآنِ الْعَظِيمِ

اے اور اس کو امام زمانہ ۴ کے انصار میں شامل کرے گا۔ (گوہر یگانہ میں یہ جملہ بھی ہے)

وَرَبِّ الْمَسَاحِكَةِ الْمُقَرَّبِينَ وَالْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ .  
اللّٰهُمَّ ارِنِي أَسْمَكَ بِوَجْهِكَ الْكَرِيمِ وَبَنُورِ  
وَجْهِكَ الْمُنِيرِ وَمُنْحِكَ الْقَدِيمِ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ أَسْأَلُكَ  
بِاسْمِكَ الَّذِي أَشْرَقَتْ بِهِ السَّمَوَاتُ وَالْأَرْضُ ضُوءٌ وَ  
بِاسْمِكَ الَّذِي يُصَلِّحُ بِهِ الْأَلْوَنَ وَالْأَخْوَرُونَ يَا حَيُّ قَتَلَ  
كُلَّ حَيٍّ وَيَا حَيُّ بَعَثَ كُلَّ حَيٍّ وَيَا حَيُّ حِينَ لَا حَيَّ إِلَّا أَنْتَ  
الْمَوْتَى وَمُهَيْتَ الْأَحْيَاءِ يَا حَيُّ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ اللَّهُمَّ  
بَلِّغْ مُؤَلَّنَا الْإِمَامَ الْهَادِيَ الْمُقَدِّمِ الْقَائِمِ بِأَمْرِ  
صَلَوَاتِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَعَلَى آبَائِهِ الطَّاهِرِينَ عَنْ جَمِيعِ الْمُؤْمِنِينَ  
وَالْمُؤْمِنَاتِ فِي مَشَارِقِ الْأَرْضِ وَمَغَارِبِهَا سَهْلِهَا وَجَبَلِهَا  
وَبَرِّهَا وَبَحْرِهَا وَعَقْبٍ وَعَنْ وَالِدَتِي مِنَ الصَّلَوَاتِ زِنَةً  
عَرْشِ اللَّهِ وَمِدَادَ كَلِمَتِهِ وَمَا أَحْصَاهُ عِلْمُهُ وَأَحَاطَ بِهِ  
كِتَابُهُ اللَّهُمَّ ارِنِي أَحَدَ ذَلِكَ فِي صِدِّيقَةٍ يَوْمِي هَذَا  
وَمَا عَشْتُ مِنْ آبَائِي عَهْدًا أَوْ عَقْدًا أَوْ بَيْعَةً لَهُ فِي  
عُنُقِي لَا أَحُولُ عَنْهَا وَلَا أَرْوُلُ أَبَدًا اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِنْ  
أَنْصَارِهِ وَأَعْوَانِهِ وَالذَّائِبِينَ عَنْهُ وَالْمُسَارِعِينَ إِلَيْهِ  
فِي قَضَائِ حَوَائِجِهِ وَالْمُتَثَلِّينَ لِأَوَامِرِهِ وَالْمُعَايِنِينَ مِنْهُ  
وَالسَّابِقِينَ إِلَى إِرَادَتِهِ وَالْمُسْتَشْهِدِينَ بَيْنَ يَدَيْهِ .

اللّٰهُمَّ ارِنِي الْطَّلَعَ الرَّشِيدَ وَالْغُرَّةَ الْحَمِيدَةَ  
وَكَحُلَّ نَاطِقِي بِنَظَرَةٍ مَتْنِي إِلَيْهِ وَعَجِّلْ فَرَجَهُ وَسَهِّلْ  
فَخْرَجَهُ وَأَوْسِعْ مِنْهُجَهُ وَأَسْلِكْ بِي مَحَجَّتَهُ وَأَنْفِذْ  
أَمْرَهُ وَأَشْدُدْ أَرْسَهُ وَأَعْمُرْ أَلْهَمَهُ بِهِ بِلَادَكَ وَأَخِي  
بِهِ عِبَادَكَ فَإِنَّكَ قُلْتَ وَتَوَكَّلْ الْحَقُّ ظَهَرَ الْفَسَادُ

فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ فَإِظْهِرْ اللَّهُمَّ  
لَنَا وَلِئِكَ وَابْنِ بَنَتِ نَبِيِّكَ الْمُسْتَقْبَلِ بِاسْمِكَ سُبُوحًا  
حَتَّى لَا يَنْقُضَ شَيْءٌ مِنْ أَلْبَابِ إِلَّا مَرَقَةً وَيُعَقِّقَ الْحَقُّ  
وَيُحَقِّقَهُ وَاجْعَلْهُ اللَّهُمَّ مَقْضَى عَالَمٍ نَقْلُومَ عِبَادِكَ وَنَاصِرًا  
لِمَنْ لَا يَجِدُ لَهُ نَاصِرًا غَيْرَكَ وَجِدِّدْ لَنَا عِطْلَ مِنْ أَحْكَامِكَ يَا مُسَيِّدَ أَلَمَّا  
وَرَدِّ مَنْ أَعْلَمَ دِينِكَ وَسُنَنِ نَبِيِّكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ  
وَاجْعَلْهُ اللَّهُمَّ مِمَّنْ حَضَنَتْهُ مِنْ بَاسِ الْمُخْتَلِدِينَ .  
اللَّهُمَّ وَسُورِ نَبِيِّكَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ بِرُؤُوسِهِمْ  
وَمَنْ تَبِعَهُ عَلَى دَعْوَتِهِ وَآمَرَ حِمِّ اسْتَكَانَتْهَا بَعْدَهُ .  
اللَّهُمَّ اكْشِفْ هَذِهِ الْعُتَّةَ عَنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ بِحُضُورِهِ  
وَعَجَلِ لَنَا طُغْمُورَهُ اسْمُهُ يَرُونَهُ بَعِيدًا أَزَلَّاسُهُ قَرِيبًا .  
الْعَجَلِ الْعَجَلِ يَا مَوْلَايَ يَا صَاحِبَ السَّمَانِ بِرَحْمَتِكَ يَا  
كَرِيمَ السَّامِعِينَ . اس کے بعد تین بار اپنی دائیں ران پر ہاتھ مارے اور  
ہر مرتبہ ہاتھ مارتے وقت یہ کہے: الْعَجَلِ يَا مَوْلَايَ يَا صَاحِبَ السَّمَانِ .  
(ترجمہ دعائے عہد)

اللہ کے نام سے جو رحمن ہے نہایت رحم والا ہے  
”اے اللہ اے نورِ عظیم کے پروردگار۔ اے بلند کرسی کے پروردگار“ اے موحی  
مارتے ہوئے سمندر کے پروردگار۔ اے توریت و زبور و انجیل کے نازل کرنے  
والے، اے سائے اور دھوپ کے پروردگار، اور قرآنِ عظیم کے نازل کرنے  
والے۔ اور اے ملائکہِ مقربین اور انبیاء و مرسلین کے پروردگار!  
اے اللہ! بیشک میں تجھ سے تیرے چہرہ (وجہ) کریم کے واسطے سے اور  
تیرے روشن چہرے کے نور کے واسطے سے، تیرے مُملکِ قدیم کے واسطے سے  
سوال کرتا ہوں، اے ہمیشہ زندہ رہنے والے، اے ہمیشہ قائم رہنے والے، میں  
مجھ سے تیرے اُس اسم کے واسطے سے سوال کرتا ہوں جس کے ذریعے سے تمام  
آسمان اور زمین چمک اٹھی، اور تیرے اُس اسم کے واسطے سے جس کے ذریعے  
سے اولین و آخرین نے اصلاح حاصل کی۔ اے ہر زندہ سے قبل اور اے ہر  
زندہ کے بعد زندہ رہنے والے۔ اے وہ زندہ کہ جب کوئی زندہ نہ تھا اور اے مُردوں

کو زندہ کرنے والے اور اے زندوں کو موت دینے والے، اے زندہ! نہیں ہے  
کوئی معبود سوائے تیرے۔

یا اللہ! تو میرے مولا و آقا امام ہادی و مہدی قائم ہیں تیرے حکم سے رحمتیں  
نازل ہوں اللہ کی اُن حضرت پر اور اُن کے آبائے پاکیزہ پر بھی، کی خدمت  
میں تمام مومنین و مومنات کی طرف سے خواہ وہ شائقین ہوں یا زہدین کے  
مغارب میں، پہاڑوں کے باشندے ہوں یا ہموار میدانوں کے۔ خشکی میں  
رہنے والے ہوں یا تری کے، ان سب کی طرف سے نیز میری طرف سے  
اور میرے والدین کی طرف سے اتنے درود پہنچا دے جو دوزن میں اللہ  
کے عرش اور اس کے کلمات کی روشنائی کے برابر درود پہنچا دے اتنے  
(بیشمار) تعداد میں جس کا شمار صرف اُس کا علم اور اُس کی کتاب اس کا احاطہ کیے ہو  
پروردگار، میں آج صبح، بلکہ جب تک میں زندہ رہوں گا ہر صبح کو آنجناب سے  
اپنے عہد کی تجدید کرتا ہوں کہ ان کی بیعت کا قلاوہ (یا پھندا) میری گردن  
میں ہمیشہ پڑا رہے گا، میں اس سے کبھی نہ پھروں گا اور نہ میں اس عہد کو  
کبھی توڑوں گا۔

اے اللہ! تو مجھے ان کے انصار و اعوان اور ان کی حفاظت کرنے والوں میں قرار  
دے، اور ان لوگوں میں قرار دے کہ مولا و آقا کو ضرورت ہو تو فوراً دوڑنا ہوا  
اُن جناب کی خدمت میں حاضر ہو جاؤں۔ اور اُن جناب کی ہر خواہش کو پورا  
کرنے کے لیے اُن کے حکم کی تعمیل کرنے والوں، اُن کے دشمنوں کو ان سے  
وقع کرنے والوں، ان کی منشاء پر چلنے والوں اور اُن کے سامنے مرتبہ  
شہادت پر فائز ہونے والوں میں میرا شمار ہو جائے۔

اے اللہ! اگر میرے آقا کے درمیان وہ موت حاصل ہو جائے جسے تو نے  
اپنے ہر بندے کے لیے حتمی قرار دیا ہے تو پھر ایسا کہ میں کفن پہنے ہوئے  
تلاوار کھینچے ہوئے، نیزہ بلند کیے ہوئے پکارنے والے کی آواز پر لبیک کہتا  
ہوا اپنی قبر سے نکل کھڑا ہوں۔

اے اللہ! تو مجھے اُن جناب کی زیارت کا پُر نور جلوہ اور اُن کی قابلِ تعریف جھلک  
کا شرف حاصل کرادے اور اُن کے نظارے کا سرمہ میری آنکھوں میں لگائے  
اور اُن کی کشادگی میں تعمیل فرما، اُن کے ظہور کو آسان فرما، اُن کے راستے کو کشادہ فرما



اور سمجھ ان کے راستے پر چلا اور ان امر حکومت کو نافذ فرما اور لے اللہ! ان کے ذریعے سے اپنے شہروں کو زندہ کر ان کی مکرر فیضان کر بندوں میں حیات نو ڈال دے۔ اس لیے کہ تو نے ارشاد فرمایا ہے اور تیرا قول حق ہے کہ:

”ظَهَرَ انْفِسَادُ فِي الْبُورِ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ اَيْدِي النَّاسِ“ (روم ۴۱)

(فساد پھیلا ہوا ہے تمام خشکی و تری میں جو لوگوں نے خود ہی برپا کیا ہے پس لے اللہ! تو اپنے ولی امر اپنے نبی کی بیٹی کے فرزند جس کا نام تیرے رسول کا نام ہے، کو ہمارے لیے ظاہر فرما دے تاکہ وہ جس چیز کو بھی باطل پائیں اُسے ٹکڑے ٹکڑے کر دیں اور حق کو حق ثابت کر دیں اور اس کا بول بالا کر دیں۔

لے اللہ! تو انہیں اپنے مظلوم بندوں کا فریاد رس قرار دے اور جس کا کوئی ناصر نہ ہو اس کا ناصر و مددگار بنا دے، اور تیری کتاب کے جو احکام معطل کر دیے گئے ہیں ان کا مجدد اور تیرے نبی کی سنت اور تیرے اعلام دین کو مستحکم کرنے والا قرار دے۔

اے اللہ! تو ان کی حفاظت فرما ظالموں کے ظلم سے اور ان کی زیارت و رویت سے اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اور ان کی دعوت کی پیروی کرنے والے کو مسرور و شادان فرما اور ہم لوگوں پر رحم فرما آنحضرت کے بعد ہماری عاجزی اور فروتنی پر۔

لے اللہ! امام قائم علیہ السلام کے ظہور سے تو اس اُمت کے سارے غم و درنج کو دور فرما، ان کے ظہور میں تعمیل فرما۔ لوگ تو ان کے ظہور کو بہت دور سمجھتے ہیں مگر ہم اس کو قریب ہی سمجھتے ہیں۔

اے مولا، اے صاحب الزمان تعمیل فرمائیے تعمیل فرمائیے۔ لے سب سے زیادہ رحم کرنے والے نیچے اپنی رحمت کا واسطہ۔

پھر تین مرتبہ اپنے دل سے زانو پر اپنا ہاتھ مارے اور کہے اور ہر مرتبہ العجل یا مولی یا صاحب الزمان کہے:

آنحضرت اور قبور ائمہ کی زیارتیں کر رجعت

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ جو شخص حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قبور کی زیارت دور سے کرنا چاہتا ہے تو یہ کہے۔ پھر آپ نے پوری زیارت

بتائی جس کا ایک جملہ یہ ہے کہ:

”اِنِّیْ مِنَ الْقَائِمِیْنَ بِفَضْلِکُمْ مُّقَرَّرٌ بِرَجْعَتِکُمْ لَا اُنْکَرُ لَہٗ قُدْرَۃً وَلَا اَزْعَمُ اِلَّا مَا شَاءَ اللّٰہُ“

ترجمہ (بیشک میں آپ حضرات کے فضل و شرف کا قائل ہوں، مجھے آپ حضرات کی رجعت کا اقرار ہے مجھے اللہ کی قدرت سے انکار نہیں، میرا تو وہی خیال ہے جو اللہ چاہے۔)

قبض روح مومن اور رجعت

(۱۱۳)

محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، انہوں نے محمد بن سنان سے، انہوں نے عمار بن مروان سے اور عمار بن مروان نے ایک ایسے شخص سے روایت کی ہے جس نے خود ہی حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایک طویل حدیث میں قبض روح مومن کے متعلق سنا: قال: ”ثم يزور آل محمد في جنان رضوى نيا كل معهم من طعام ويشرب معهم من شرابهم ويتحدث معهم في مجالسهم حتى يقيم قائمنا أهل البيت، فاذا قام قائمنا بعثهم الله فاقبلوا معه يلبثون زمرا زمرا فعند ذلك يرتاب المبطلون، ويضمحل المحلون، وقليل ما يكونون، هلك المعاضيد ونجا المقربون۔“

من اجل ذلك، قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لعلي عليه السلام: انت اخي وميعاد ما بيني وبينك وادي السلام“

ترجمہ روایت در امام نے فرمایا: پھر وہ مومن جنت رضوی میں آل محمد کی زیارت کرتا، کھاتا پیتا ہے اور ان کے ساتھ ان کی مجالس میں بیٹھ کر ان حضرات سے گفتگو کرتا رہے گا یہاں تک کہ ہم اہل بیت کا قائم ظہور کرے گا اور جب وہ ظہور کرے گا تو اللہ تعالیٰ ان مومنین کو دوبارہ زندہ کر کے دنیا میں بھیجے گا پس وہ گروہ درگروہ بیک کہتے ہوئے ان کی خدمت میں حاضر ہوں گے۔ اُس وقت اہل باطل ریب و شک میں مبتلا ہو جائیں گے اور مقررین کو نجات حاصل ہوگی اسی بناء پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے علی! تم میرے بھائی ہو اور ہماری اور تمہاری ملاقات کی جگہ اور وعدہ گاہ وادی السلام ہے۔ (کافی کتاب المعجز)

### ۱۱۳) امیر المومنینؑ نے ارشاد فرمایا: ۹

کتاب مذکور میں فضل سے، انھوں نے صالح بن حمزہ سے، انھوں نے حسن بن عبد اللہ سے، انھوں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

” انا الفاروق الکبیر وصاحب المیسم ، وانا صاحب النشر الاول ، والنشر الآخر وصاحب الکثرات و دولة الدول و علی ید ی یتیم موعداً للہ وتکمل کلمتہ و بی یکمل الذین ۔“

ترجمہ: ” میں فاروق اکبر اور صاحب میسم ہوں، میں صاحب نشر اول و نشر آخر ہوں، میں صاحب کثرات (بار بار رجعت کرنے والا) ہوں، اور دولت الاول ہوں، میرے ہی ہاتھوں اللہ کا وعدہ پورا ہوگا اور اس کا کلمہ تکمیل پر پہنچے گا، میرے ہی ذریعہ دین کامل ہوگا۔ (کتاب المحضر)

### ۱۱۵) زیارت امام حسینؑ میں رجعت کے فقرے

حسین بن محمد بن عامر نے احمد بن اسماعیل بن سعد سے، انھوں نے سعدان بن مسلم قائد البصر سے، انھوں نے کہا کہ ہمارے اصحاب میں سے ایک نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے زیارت امام حسین علیہ السلام کے متعلق یہ فقرہ بھی فرمایا ہے: ” وَنُصْرَتِي لَكُمْ مَعَدَّةٌ حَتَّى يَحْكُمَ اللَّهُ وَ يَبْعَثَكُمْ فَمَعَكُمْ مَعَكُمْ لَا مَعَ عَدُوِّكُمْ اِنِّي مِنَ الْمُؤْمِنِينَ بِرَجْعَتِكُمْ لَا اَنْكُرُ لِلَّهِ قُدْرَةً وَلَا اُكْذِبُ لَهُ مَشِيئَةً وَلَا اَزْعِمُ اَنْ مَا شَاءَ لَا يَكُونُ ۔“

ترجمہ: ” مولا! میری نصرت آپ حضرات کے لیے بالکل تیار اور آمادہ رہے گی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہو اور آپ لوگوں کو دوبارہ اس دنیا میں بارہ اللہ بھیجے میں آپ لوگوں کے ساتھ اور صرف آپ حضرات کے ساتھ ہوں اور آپ کے دشمنوں کے ساتھ نہیں ہوں میں آپ حضرات کی رجعت پر ایمان رکھنے والا ہوں مومنین میں ہوں میں اللہ کی قدرت سے منکر نہیں ہوں اور نہ مشیت الہی کی تکذیب کرنے والا ہوں۔“

لے مجھ اس کا وہم تک نہیں کہ جو اللہ چاہے وہ نہ ہو۔ (کامل زیارات)

### ۱۱۶) ابو حمزہ ثمالی کی روایت ۹

ابو عبد الرحمن محمد بن احمد بن الحسن العسكري اور محمد بن حسن بن حسن بن علی بن مہزیار سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے ابن ابو عمیر سے، انھوں نے محمد بن مروان سے، انھوں نے ابو حمزہ ثمالی سے اور ابو حمزہ ثمالی نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے زیارت امام حسین علیہ السلام میں یہ فقرے منقول ہیں:

” وَنُصْرَتِي لَكُمْ مَعَدَّةٌ حَتَّى يَحْكُمَ اللَّهُ لِدِينِهِ وَيَبْعَثَكُمْ وَأَشْهَدُ اَنَّكُمْ الْحُجَّةَ وَبِكُمْ تَرْجَى الرَّحْمَةُ، فَمَعَكُمْ مَعَكُمْ لَا مَعَ عَدُوِّكُمْ اِنِّي (بایا) بِكُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ لَا اَنْكُرُ لِلَّهِ قُدْرَةً وَلَا اُكْذِبُ مِنْهُ مَشِيئَةً ۔“

ثُمَّ قَالَ ۴: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَبْدِكَ وَ اَخِيْ رَسُوْلِكَ اِلٰى اَنْ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اَنْتُمْ بِهٖ كَلِمَاتِكَ وَ اَنْجَذَ بِهٖ وَ عَذَابِكَ وَ اَهْلَاكَ بِهٖ عَذَابِكَ وَ اَكْتَلَبْنَا فِيْ اَوَّلِيَانِهٖ وَ اَحْبَبْنَا اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا شِيعَةً وَ اَنْصَارًا وَ اَعْوَانًا عَلٰى طَاعَتِكَ وَ طَاعَةِ رَسُوْلِكَ وَ مَا وَكَلْتَ بِهٖ وَ اسْتَخْلَفْتَهُ عَلَيْهِ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ ۔“

ترجمہ: ” مولا! میری نصرت آپ حضرات کے لیے فراہم ہے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ آپ حضرات کو اپنے دین کے لیے پھر سے زندہ کرے اور دوبارہ دنیا میں بھیجے میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ لوگ اللہ کی حجت ہیں۔ آپ حضرات کی وجہ سے رحمت خدا کی امید کی جاتی ہے پس میں آپ لوگوں کے ساتھ ہوں آپ لوگوں کے ساتھ ہوں آپ کے دشمنوں کے ساتھ ہرگز نہیں ہوں میں میں آپ حضرات کی رجعت پر ایمان رکھتا ہوں، میں اللہ کی قدرت سے انکار نہیں کرتا اور نہ اس کی مشیت کی تکذیب کرتا ہوں۔“

پھر فرمایا: اے اللہ! تو رحمت نازل فرما امیر المومنینؑ پر جو تیرے بندے ہیں اور تیرے رسول کے بھائی ہیں۔ یہ کہتے ہوئے کہا: اے اللہ! تو اپنے کلمات ان کے ذریعے سے تمام کر اور اپنا وعدہ ان کے ذریعے سے پورا فرما، اُن کے ذریعے سے اپنے دشمنوں کو ہلاک کر اور ہمیں ان کے دوستوں اور محبتوں میں شامل فرما، اور ہمیں اُن کے

شیعوں اور انصار و اعوان و مددگاروں میں اپنی اطاعت اور تیرے رسول کی اطاعت پر قرار دے لے رب العالمین۔

### عروۃ عقرقونی کی روایت

(۱۱۷)

ابی اور شیوخ کی ایک جماعت نے محمد بن یحییٰ عطار سے اور مجھ سے محمد بن مت جوہری سب نے بیان کیا ہے اور انھوں نے محمد بن احمد بن یحییٰ سے، انھوں نے علی بن حسان سے، انھوں نے عروۃ بن اخی شعیب عقرقونی سے، عقرقونی نے کسی شخص سے روایت بیان کی ہے اس کا بیان ہے کہ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ تو امام حسینؑ کی قبر کے نزدیک پہنچے تو دیکھ:

”اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلْهُ آخِرَ الْعُسُودِ مِنْ زِيَارَةِ قَبْرِ ابْنِ نَبِيِّكَ  
وَابْعَثْهُ مَقَامًا مُخْتَصِمًا تَنْتَهِي بِهِ لِبْنُكَ وَتَقْتُلُ بِهِ  
عَدُوَّكَ فَإِنَّكَ وَعْدُكَ وَأَنْتَ الرَّبُّ الَّذِي لَا تُخْلِفُ  
الْمُعَادَ -“ كَذَلِكَ تَقُولُ عِنْدَ قَبْرِ كُلِّ الْأَمَّةِ -

ترجمہ: اے اللہ! میری اس زیارت کو اپنے نبیؐ کے فرزند کی قبر کی آخری زیارت نہ قرار دینا۔ پروردگار ان جناب کو مقام محمود پر فائز کر اور ان سے اپنے دین کی مدد لے ان کے ہاتھوں اپنے دشمنوں کو قتل کرا۔ اس لیے کہ یہ تیرا وعدہ ہے اور تو وہ پروردگار ہے جو اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا۔  
”اسی طرح تم ہر امام کی قبر پر یہ کہہ سکتے ہو۔“

### دعا و یوم دحو الارض میں رجعت کا ذکر

(۱۱۸)

اقبال الامال میں مرقوم ہے کہ روز دحو الارض یہ دعا پڑھنا مستحب ہے۔ پھر

اس دعا میں یہ بھی ہے کہ:

”وَابْعَثْنَا فِيْ كُرْبَةٍ حَتَّى نَكُوْنُ فِيْ زَمَانِهِ مِنْ اَعْوَانِهِ“

اور (پروردگار!) تو! جناب کی رجعت کے زمانہ میں ہمیں بھی دوبارہ

دنیا میں بھیج تاکہ ہم آنجناب کے اعوان و انصار میں قرار پائیں۔

(کتاب اقبال الاعمال)

### قَتَلَ الْإِنْسَانَ مَا أَكْفَرَهُ کی تاویل

(۱۱۹)

تفسیر علی بن ابراہیم میں مرقوم ہے کہ قرآن کی اس آیت کی تفسیر میں امام نے فرمایا:  
الآیت: ”قَتَلَ الْإِنْسَانَ مَا أَكْفَرَهُ“ (سجۃ عبس: ۱۷)  
(انسان کو کس خطا پر قتل کیا گیا ہے)

اس سے مراد امیر المومنین ہیں۔ ما اکفرہ کا مطلب یہ ہے کہ آخر امیر المومنینؑ نے کیا خطا کی تھی جس پر انھیں قتل کر دیا گیا؟

اس کے بعد: مِنْ أَمْرِ شَيْءٍ خَلَقَهُ کس چیز سے انھیں نے اُسے خلق کیا ہے؟ - مِنْ نُّطْفَةٍ خَلَقَهُ فَقَدَرَهُ شَعْرَ السَّيْلِ يَسْرَهُ یعنی اُس نے اُسے نطفہ سے خلق کیا، پھر اُسے نہایت ہی مناسب بنا دیا۔۔۔۔۔ پھر ہے کہ۔۔۔۔۔

یعنی: ان کے لیے راہ خیر آسان کر دی۔۔۔ پھر ہے کہ۔۔۔۔۔  
ثُمَّ أَمَاتَهُ فَأَقْبَرَهُ شَعْرَ إِذَا شَاءَ أُنْشَرَهُ  
(پھر اُسے موت دی اور قبر میں اتار دیا۔ پھر جب وہ چاہے گا اُسے اُٹھا لگا)

فرمایا: اس سے مراد، دور رجعت ہے۔

”كَذَلِكَ نَمَّا يَقْضِي مَا أَمَرَهُ“

(جو حکم اُسے دیا گیا تھا وہ اُسے بجا لاسکا۔)

یعنی: امیر المومنین ابھی تک اپنے امر کو پورا نہ کر سکے تو وہ رجعت میں پھر کر اپنے امر کو پورا کریں گے

\* البطلہ سے روایت ہے۔ اُن کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت

امام ابو جعفرؑ محمد باقر علیہ السلام سے قول خدا قَتَلَ الْإِنْسَانَ مَا أَكْفَرَهُ

کی شان نزول کے بارے میں سوال کیا۔ تو آپ نے فرمایا:

نَعَمْ، نَزَلَتْ فِي أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّهِ السَّلَامُ۔

(ہاں یہ امیر المومنین علیؑ کے لیے نازل ہوئی ہے۔)

”مَا أَكْفَرَهُ“ یعنی بقتلکم آیا۔۔۔۔۔ ثُمَّ نَسَبَ امیر المومنین

تَعَالَى: ”مِنْ أَمْرِ شَيْءٍ خَلَقَهُ“ يَقُولُ مِنْ طِينَةِ الْأَنْبِيَاءِ خَلَقَهُ

یعنی: ان کی خلقت طینتِ انبیاء سے ہے۔ فَقَدَرَهُ لِلْخَيْرِ: یہ خیر کے لیے مقدر ہوئے۔ "ثُمَّ السَّبِيلَ يَسْرُهُ" ہدایت کا راستہ آسان ہوا یعنی سبیل الہدی (ہدایت کا راستہ) "ثُمَّ أَمَاتَهُ" میتۃ الانبیاء۔ انبیاء کی طرح ان کی بھی موت ہوئی۔ "ثُمَّ إِذَا شَاءَ أَنْشَرَهُ" میں نے عرض کیا کہ اس کا کیا مطلب ہے؟ "ثُمَّ إِذَا شَاءَ أَنْشَرَهُ"؟  
فرمایا: یسکت بعد قتله فی الرجعة فیقضى ما أمره مطلب یہ ہے کہ: وہ اپنے قتل کے بعد زمانہ رجعت میں دوبارہ آئیں گے اور اپنے امر کو پورا کریں گے۔ (سنن حجام النوادر)

### (۱۲۰) دَابَّةُ الْأَرْضِ سے مراد

محمد بن عباس نے جعفر بن محمد بن احسین سے، انھوں نے عبد اللہ بن عبد الرحمن سے، انھوں نے محمد بن عبد الحمید سے، انھوں نے مفصل بن صالح سے، انھوں نے جابر سے، جابر نے ابو عبد اللہ جدلی سے روایت کی ہے جدلی نے کہا کہ ایک دن میں حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا "أَنَا ذَابَّةُ الْأَرْضِ" میں دَابَّةُ الْأَرْضِ ہوں۔  
تیز: ظہورِ امام قائم علیہ السلام کے متعلق جو علامات امیر المومنینؑ نے بیان فرمائی ہیں ان میں قتل و قتل کا تذکرہ کرنے کے بعد فرمایا:  
"أَزِلَّاتٍ بَعْدَ ذَلِكَ الطَّامَةُ الْكُبْرَى"  
آگاہ ہو جاؤ اس کے بعد طامة الکبریٰ ہے (

ہم نے عرض کیا کہ: یہ (طامة الکبریٰ) کیا ہے؟ اے امیر المومنینؑ!

آپ نے فرمایا: "خروج دَابَّةٍ (من) الْأَرْضِ مِنْ عِنْدِ الصَّفَا، مَعَهَا خَاتَمُ سُلَيْمَانَ وَعَصَا مُوسَى، تَضَعُ الْخَاتَمَ عَلَى وَجْهِ كُلِّ مُؤْمِنٍ فَيَنْطَبِعُ فِيهِ: "هَذَا مُؤْمِنٌ حَقًّا" وَيَضَعُهُ عَلَى وَجْهِ كُلِّ كَافِرٍ فَيَكْتَبُ فِيهِ: "هَذَا كَافِرٌ حَقًّا"۔۔۔ الی آخرہ (یعنی دَابَّةُ الْأَرْضِ کا خروج کہ صفا کے پاس ہوگا اس کے پاس سلیمان کی انگوٹھی اور عصا موسیٰ ہوگا وہ اس انگوٹھی کو ہر مومن کی پیشانی پر لگائیں گے تو اس پر نقشِ امیرِ گاہک (حقیقۃً مومن) اور کافر کی پیشانی پر لگائیں گے تو نقشِ امیرِ گاہک لے

لے (حقیقۃً کافر ہے۔) وغیرہ وغیرہ (سنن حجام النوادر)

### (۱۲۱) امام قائم کے بعد حسینؑ کی رجعت

فضل بن شاذان نے حسن بن محبوب سے، انھوں نے عمرو بن ابی المقدام سے انھوں نے جابر جعفی سے روایت کی ہے، اُن کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقرؑ کو فرماتے ہوئے سنا، آپ نے فرمایا:

"وَاللَّهِ يَسْمَلُكَ مَنَا اَهْلُ الْبَيْتِ رَجُلٌ بَعْدَ مَوْتِهِ ثَلَاثُمِائَةٍ

سَنَةً يَزِيدُ تَسْعًا" قلت: متى يكون ذلك؟

قال: بعد القائم۔ قلت: وكم يقوم القائم في عالمه؟

قال: تسعة عشر سنة۔ ثم يخرج المنتصر فيطلب بدم الحسين

وہ دماء اصحابہ فیقتل ویسبی حتی یشفح السفاح۔

فرمایا: یعنی (خدا کی قسم) امام قائمؑ کی وفات کے بعد ہم اہل بیت میں سے ایک شخص تین سو نو سال حکومت کرے گا۔

میں نے عرض کیا: یہ کب ہوگا؟ آپ نے فرمایا: امام قائمؑ کے بعد۔

میں نے عرض کیا: امام قائم علیہ السلام ظہور کے بعد اس دنیا میں کتنے دن حکومت فرمائیں گے؟

آپ نے فرمایا: انیس سال۔ پھر منتصر (امام حسینؑ) رجعت فرمائیں گے اور وہ امام

حسین علیہ السلام اور ان کے اصحاب کے خون کے انتقام میں دشمنوں کو قتل کریں گے

اور قید کریں گے۔ یہاں تک کہ سفاح (امیر المومنین علیہ السلام) رجعت فرمائیں گے۔

(غیبت طوسی)

### (۱۲۲) منتصر اور سفاح سے مراد؟

عمرو بن ثابت نے جابر سے روایت کی ہے اور جابر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت

ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ:

"خدا کی قسم امام قائم علیہ السلام کی موت کے بعد ہم اہل بیت میں سے ایک شخص

تین سو نو سال تک حکومت کرے گا۔"

میں نے عرض کیا: یہ کب ہوگا؟ فرمایا: امام قائمؑ کی موت کے بعد ہوگا۔

میں نے عرض کیا: امام قائم ظہور کے بعد اس دنیا میں کتنے عرصے تک زندہ رہیں گے؟

آپ نے فرمایا: اپنے ظہور سے لیکر موت تک انیس سال۔

میں نے عرض کیا: پھر ان کی موت کے بعد تو بڑا ہرج و مرج ہوگا؟



آپ نے فرمایا: ہاں، پچاس سال تک۔ پھر منتصر دنیا میں رجعت فرمائیں گے (امام حسینؑ) اور اپنے اور اپنے اصحاب کے خون کا انتقام لیں گے، دشمنوں کو قتل کریں گے اور قید کریں گے، یہاں تک کہ لوگ کہنے لگیں گے کہ اگر یہ ذریت انبیاء میں سے ہوتے تو ہرگز اس قدر قتل نہ کرتے۔ اور ان کے خلاف کالے اور گورے متحد ہو جاتیں گے اور ان پر یلغار کروں گے اور وہ خانہ کعبہ میں پناہ لیں گے، سخت مصائب کا سامنا ہوگا۔ اسی میں منتصر قتل ہو جائیں گے۔ تو ان کے قتل کے بعد سفاح (امیر المومنینؑ) غضبناک ہو کر خروج فرمائیں گے اور ہمارے تمام دشمنوں کو قتل کر ڈالیں گے۔

اور اے جابر! کیا تمہیں معلوم ہے کہ وہ منتصر اور سفاح کون ہیں؟ منتصر (حسین بن علیؑ) اور سفاح سے مراد حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام ہیں۔“

(کتاب الاختصاص)

### حضرت امیر المومنینؑ کا ارشاد: کہ میں...

محمد بن یحییٰ اور احمد بن محمد نے محمد بن حسن سے، انھوں نے علی بن حسان سے انھوں نے ابو عبد اللہ رباحی سے، انھوں نے ابو صامت حلوانی سے، انھوں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام کا ارشاد ہے: ”لقد أعطيت السَّيِّئَاتِ: علم المنايا والبلايا (و الوصايا) وفصل الخطاب، وإني لصاحب السَّيِّئَاتِ ودولة الدُّوَل وإني لصاحب العصا والمِيسَمِ والدَّابَّةِ الَّتِي تَكَلِّمُ النَّاسَ“ ترجمہ: ”مجھے چھ چیزیں عطا کی گئی ہیں۔ علم منایا و بلایا و وصایا، اور فصل الخطاب، اور میں صاحب کرات ہوں اور میں دولت الدول ہوں، میں صاحب عصا و میسم ہوں اور میں وہ دابۃ الارض ہوں جو لوگوں سے گفتگو کرے گا۔“ (کافی۔ بصائر الدرجات)

### میں قسیم الجنة والنار ہوں

محمد بن مہران نے محمد بن علی اور محمد بن یحییٰ سے، انھوں نے احمد بن محمد سے انھوں نے محمد بن سنان سے، انھوں نے مفضل سے اور انھوں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت امیر المومنین صلوات اللہ علیہ اکثر فرمایا کرتے تھے:

”أَنَا قَسِيمُ اللَّهِ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَأَنَا الْفَارُوقُ الْأَكْبَرُ“  
وَأَنَا صَاحِبُ الْعَصَا وَالْمِيسَمِ“ (کافی)

”میں قسیم الجنۃ والنار ہوں۔ میں فاروق اکبر ہوں، میں

صاحب عصا اور میسم ہوں۔“ (نشان ڈالنے والا ہوں) (کافی)

محمد بن سنان سے بھی اسی کے مثل روایت ہے۔ (کافی)

عسلی بن محمد اور محمد بن حسن نے سہل بن زیاد سے، انھوں نے محمد

بن ولید شباب صیرفی سے، انھوں نے سعید الاعرج سے اور انھوں

نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔ (کافی)

### اللہ حق کو اہل حق کی طرف پلٹائے گا

(۱۲۵)

علی نے اپنے والد سے، انھوں نے حماد سے، انھوں نے حریر سے، انھوں نے برید بن معاویہ سے، انھوں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

”وَاللَّهِ لَا تَذْهَبُ الْأَيَّامُ وَاللَّيَالَى حَتَّى يَحْيِيَ اللَّهُ الْمَوْتَى

وَيُمِيتَ الْأَحْيَاءَ وَيُرْدِيَ الْحَقَّ إِلَى أَهْلِهِ وَيَقِيمَ دِينَهُ

الَّذِي ارْتَضَاهُ لِنَفْسِهِ إِلَى آخِرِ مَا أَوْدَاهُ فِي كِتَابِ الزَّكَاةِ“

ترجمہ: ”خدا کی قسم دن و رات کی آمد و رفت کا سلسلہ ابھی ختم نہ ہوگا یہاں تک

کہ اللہ تعالیٰ مردوں کو زندہ کرے گا اور زندوں کو مردہ، اور حق کو

اس کے اہل کی طرف پلٹائے گا اور اپنے اس دین کو قائم و غالب

کرے گا جسے اس نے اپنے لیے پسند فرمایا ہے۔ ....“ (کافی، تہذیب)

### رجعت امام حسینؑ کی خبر

(۱۲۶)

(سورة الاحقاف: ۱۵)

تفسیر علی بن ابراہیم میں اس آیت: ”وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ إِحْسَانًا“

کی تفسیر مرقوم ہے کہ انما عني الحسن والحسين ثم عطفت على الحسين

یعنی: اس سے امام حسن و امام حسین کو اللہ تعالیٰ نے، مراد یہاں ہے پھر امام

حسین کا تذکرہ کیا ہے اور فرمایا ہے: حَسَلَتْهُ أُمُّهُ كَوْهًا وَوَضَعَتْهُ

كَوْهًا (اس کی ماں نے تکلیف کے ساتھ اس کا حمل اٹھایا اور تکلیف اسے جُنا

سے امیر المومنینؑ رجعت میں لوگوں کی ناک پر نشان ڈالیں گے (جیسے مہر کا نشان)

قال : " وَذَلِكَ أَنَّ اللَّهَ أَخْبَرَ رَسُولَ اللَّهِ وَبَشَّرَهُ بِالْحُسَيْنِ قَبْلَ حَمْلِهِ وَأَنَّ الْإِمَامَةَ يَكُونُ فِي وَلَدِهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ " (اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ کو امام حسین کی قبل حمل ولادت کی بشارت دی ہے اور یہ بھی بتایا کہ امامت تا قیامت اُن کی نسل میں رہے گی۔)

ثُمَّ أَخْبَرَهُ بِمَا يَصِيبُهُ مِنَ الْقَتْلِ وَالْمَصِيبَةِ فِي نَفْسِهِ وَوَلَدِهِ ثُمَّ عَوَّضَهُ بِأَنْ جَعَلَ الْإِمَامَةَ فِي عَقْبِهِ وَأَعْلَمَهُ أَنَّهُ يَقْتُلُ ثُمَّ يَرْدُّهُ إِلَى الدُّنْيَا وَيَنْصُرُهُ حَتَّى يَقْتُلَ أَعْدَاءَهُ وَيَمْلِكَهُ الْأَرْضَ وَهُوَ قَوْلُهُ :

(الآية) " وَنُرِيدُ أَنْ نَمُنَّ عَلَى الَّذِينَ اسْتُضِعُوا فِي الْأَرْضِ ... " (سورة القصص آیت ۵) ... وقوله :

(الآية) " وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ " (سورة الانبياء : ۱۰۵)

فَبَشَّرَ اللَّهُ نَبِيَّهَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ أَهْلَ بَيْتِكَ يَمْلِكُونَ الْأَرْضَ وَيَرْجِعُونَ إِلَيْهَا وَيَقْتُلُونَ أَعْدَاءَهُمْ فَأَخْبَرَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ بِخَبَرِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَقَتْلِهِ ، فَحَمَلَتْهُ كَرَهَا .

ترجمہ روایت : " (پھر یہ بھی خبر دی کہ اُن پر اور اُن کی اولاد پر کیا کیا مصائب یعنی قتل وغیرہ نازل ہوں گے۔

پھر اس کے عوض کے بارے میں بتایا کہ ان کی نسل میں اُن کے بعد امامت کو قرار دیا ہے اور بتایا کہ وہ قتل ہوں گے۔

پھر وہ دنیا میں واپس آئیں گے اور اُن کی مدد کی جائے گی تاکہ وہ اپنے دشمنوں کو قتل کریں اور سارے روئے زمین کے مالک بنیں گے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے :

(الآية) " وَنُرِيدُ أَنْ نَمُنَّ عَلَى الَّذِينَ اسْتُضِعُوا فِي الْأَرْضِ " (اور ہم نے چاہا ہے کہ جو زمین میں کمزور و بے بس کر دیے گئے تھے اُن کے اوپر احسان کریں۔) (قصص : ۵) اور ارشاد ہوا :

(الآية) " وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ " (انبياء : ۱۰۵)

ترجمہ : (اور ہم نے زبور میں (اس کو) لکھ دیا ہے)

ترجمہ روایت : تو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیؐ کو یہ خوشخبری دی کہ تمہارے اہل بیت ساری

زمین کے مالک ہوں گے۔ دنیا میں رجعت کر کے آئیں گے اور اپنے دشمنوں کو تہ تیغ کریں گے اور پھر حضرت رسول اللہ ﷺ نے حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام کو امام حسین علیہ السلام کے قتل کی خبر سنائی تو ان کو یہ حمل ناگوار معلوم ہوا۔

اس کے بعد حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ، بتاؤ کیا " فصل رایتہم احدثا ببشر بولد ذکر فی حملہ کرھا۔ امی انھا اغتممت وکسرت لما اخبرت بقتله ووضعتہ کرھا لما علمت من ذلك وکان بین الحسن والحسين عليهما السلام طهر واحد وکان الحسين عليهما السلام في بطن امه ستة اشهر وفصاله اربعة وعشرون شهرا وهو قول الله (الآية) " وَحَمْلُهُ وَفِصَالُهُ ثَلَاثُونَ شَهْرًا " (۱۵ حقائق : ۱۵)

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا : (ترجمہ روایت)

پس کیا تم نے کسی عورت کو دیکھا ہے کہ اس کو فرزند کی (اطلاؤ فرمائی)

خوشخبری دی جائے اور اُسے وہ حمل ناگوار گزرے ؟ مگر جب (فاطمہ زہرا)

کو اس فرزند کے قتل کی خبر دی گئی تو آپ علیہا السلام اور یہ حمل آپ کو

ناگوار گزرا۔ " وَوَضَعَتْهُ كَرَهَا " یعنی جب آپ کو اُن کے قتل کی خبر

ملی تو پھر وضع حمل بھی ناگوار کے ساتھ ہوا۔ اور امام حسن و امام حسین

علیہما السلام کی ولادت کے درمیان ایک طہر کا فاصلہ رہا۔ امام حسین

بطن مادر میں صرف چھ ماہ رہے اور مدت رضاعت چوبیس ماہ رہی۔ اسی

بنابر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ :

" وَحَمْلُهُ وَفِصَالُهُ ثَلَاثُونَ شَهْرًا "

یعنی : (اور اس کے حمل کی مدت اور اُس کے دودھ چھڑانے کی مدت تیس ماہ ہے)

(تفسیر علی بن ابراہیم)

عذاب رجعت کی خبر سورۃ طور آیت : میں ہے

(۱۶۷)

تفسیر علی بن ابراہیم میں قول خدا : " اِنَّ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا " آل محمد

حق قسم " عَذَابًا دُونَ ذَلِكَ " قال : عذاب الرجعة بالسيوف

یعنی : جن لوگوں نے آل محمدؐ کا حق غصب کیا ان کیلئے عذاب آخرت کے سوا عذاب رجعت میں تلواریں ہوں گی

## آیت سورہ قلم کی تفسیر

(۱۲۸)

تفسیر علی بن ابراہیم میں قول خدا: "إِذَا تَشَلَّى عَلَيْهِ الْيَتَامَا" جب اُس پر ہماری آیات تلاوت کی جاتی ہیں۔ یعنی ثانی پر، تو قال آسا طيروز الأولين" (کہتا ہے کہ یہ تو گزرے ہوئے لوگوں کے تھے کہانیاں ہیں) اسی اکاذیب الاولین "سَنَسِيهُ عَلَى الْخُرْطُومِ" (عنقریب ہم اُس کی ناک پر داغ لگا دیں گے) (المقتضب: ۱۵-۱۶)

قال ۲: في الرجعة اذ ارجع امير المؤمنين ويرجع اعداؤه فيسبهم بميسم معه، كما توسم البهائم على الخراطيم الالف والشفقان -

آپ نے فرمایا: یہ زمانہ رجعت میں ہوگا جب حضرت امیر المؤمنین اور ان کے دشمن دونوں اس دنیا سے بھیجے جائیں گے تو امیر المؤمنین کے پاس نشان ڈالنے کی ایک چیز ہوگی اس سے آپ اُس کی ناک پر نشان لگائیں گے جس طرح جانوروں کی ناک اور ہونٹوں پر نشان لگایا جاتا ہے۔

(تفسیر علی بن ابراہیم)

## آیت سورہ مدثر کی تفسیر

(۱۲۹)

تفسیر علی بن ابراہیم میں قول خدا "قُمْ فَأَنْذِرْ" (مدثر: ۲) (اٹھو اور لوگوں کو ڈراؤ)

قال ۴: هو قيامه في الرجعة ينذر فيها

یعنی: (رسول اللہ رجعت میں لوگوں کو عذاب سے ڈرائیں گے) (تفسیر علی بن ابراہیم)

## رجعت رسول اللہ و امیر المؤمنین و مدت حکومت

(۱۳۰)

مجھ سے سید الجلیل بہاء الدین علی بن عبد الحمید حسینی نے انھوں نے احمد بن محمد ایادی سے مرفوعاً احمد بن عقبہ، انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے رجعت کے متعلق سوال کیا کیا کہ کیا رجعت حق ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔ پھر دریافت کیا کیا کہ وہ شخص کون ہوگا جو سب سے پہلے رجعت کریگا؟

آپ نے فرمایا: "وہ امام حسین علیہ السلام ہیں جو امام قائم کے ظہور کے بعد سب سے پہلے رجعت کریں گے۔"

میں نے عرض کیا: اور ان ہی کے ساتھ سب حضرات رجعت کریں گے؟

قال: لا بل كما ذكر الله تعالى في كتابه:

"يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّورِ فَتَأْتُونَ أَفْوَاجًا" (النبا: ۱۸)

(جس دن صور پھونکا جائے گا اور تم گروہ درگروہ آؤ گے)

یعنی: قوم بعد قوم = (ایک قوم کے بعد دوسری قوم رجعت کرے گی۔)

۶

\* وعنه عليه السلام ويقبل الحسين عليه السلام في اصحابه الذين قتلوا معه، ومعه سبعون نبياً كما بعثوا مع موسى بن عمران - فيدفع اليه القائم عليه السلام الخاتم فيكون الحسين عليه السلام هو الذي يلي غسله وكفنه وحنوطه ويواريه في حفرة -

یعنی: اور ان ہی جناب سے مروی ہے کہ حضرت امام حسین علیہ السلام اپنے ان اصحاب کے ساتھ رجعت میں دوبارہ تشریف لائیں گے جو اصحاب آپ کے ساتھ قتل کیے گئے تھے اور آپ کے ساتھ ستر نبی بھی اسی طرح مبعوث ہوں گے جس طرح حضرت موسیٰ بن عمران کے ساتھ بھیجے گئے تھے تو اُس وقت حضرت امام قائم علیہ السلام انگوٹھی آپ کے حوالے کر دیں گے۔ پھر امام حسین علیہ السلام ہی امام قائم علیہ السلام کو غسل دیں گے، کفن پہنائیں گے اور حنوط کر کے حفرۂ قبر میں سپرد خاک کر دیں گے۔

۶

\* نیز جابر بن جعفر سے روایت ہے اُن کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو جعفر

امام محمد باقر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا۔ آپ فرما رہے تھے کہ:

"والله ليملكن من اهل البيت رجل بعد موته ثلاثمائة

سنة ويزداد تسعا" قلت: متى يكون ذلك؟

قال: بعد القائم عليه السلام: قلت: وكم يقوم القائم في عالمه؟

قال: تسع عشرة سنة، ثم يخرج المنتصر الى الدنيا وهو



الحسین علیہ السلام، فی طلب بدھ و دم اصحابہ،  
فی قتل ویسوی حتی یخرج السفاح و هو امیر المؤمنین ۲  
ترجمہ: ”خدا کی قسم امام قائم علیہ السلام کی موت کے بعد ہم اہل بیت میں سے  
ایک شخص تین سو نو سال تک اور زیادہ، دنیا پر حکومت کرے گا۔“

میں نے عرض کیا: یہ کب ہوگا؟

آپ نے فرمایا: امام قائم علیہ السلام کی وفات کے بعد۔

میں نے عرض کیا: امام قائم علیہ السلام ظہور کے بعد دنیا میں کتنے عرصے رہیں گے؟  
آپ نے فرمایا: انیس سال تک۔ اس کے بعد منتظر یعنی امام حسین علیہ السلام  
رجعت فرمائیں گے اور وہ اپنے اور اپنے اصحاب کے خون کا انتقام  
لیں گے، دشمنوں کو قتل کریں گے، انھیں قید کریں گے، اس کے بعد  
سفاح یعنی حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام رجعت فرمائیں گے۔

اور اسد بن اسماعیل کے طریق سے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت  
ہے کہ آپ نے فرمایا: کہ جس وقت آپ سے اس دن کے متعلق سوال کیا گیا  
جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے کہ: ”وَمَعَدَةُ  
”فِي يَوْمٍ كَانَ مَقْدَرُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ“  
(جس کا ایک دن مقدار میں پچاس ہزار سال کے برابر ہوگا۔)  
آپ نے فرمایا: ”وہی کثرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیکون ملکہ فی کثر قد  
خمسین الف سنة و یملک امیر المؤمنین فی کثر تہ  
أربعة و اربعین ألف سنة۔“

یعنی: یہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رجعت کا دور ہوگا جس میں آپ پچاس  
ہزار سال حکومت فرمائیں گے اور امیر المؤمنین علیہ السلام اپنے دور رجعت میں  
چوالیس ہزار سال حکومت فرمائیں گے۔ (منتخب اربعاء)

میں ظہور کے بعد کیا کروں گا: امام قائم کا ارشاد

(۱۳۱)

کتاب ”اسلطان المفرج عن الایمان“ مصنف سید جلیل بہار الدین علی بن  
عبدالکریم حسنی میں علی بن مہزیار سے مرفوعاً روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں سورہ احکام عالم خواند

دیکھا کہ ایک شخص مجھ سے کہہ رہا ہے کہ اس سال حج پر جاؤ حضرت صاحب الزمانؑ سے تمہیں ملاقات  
کا شرف حاصل ہوگا۔ اور اس سلسلے میں ایک طویل حدیث بیان کرتے ہوئے کہا کہ:

ثم قال: یا مہزیار اذ افقد الصین وتحول المغربی و سار  
العباسی و بوج السفیانی یؤذن یولی اللہ فاخرج بنین  
الصفا و المروة فی ثلاثمائة و ثلاثہ عشرا فاجی الی  
الکوفة فاہدم مسجدہا و ابناءہ علی بنائہ الاول و  
اہدم ما حوله من بناء الجبابرة۔

واجج بالناس حجة الاسلام و اجمی الی یترب، فاہدم  
الحجرة، و اخرج من بہا و ہا طریان، فامر بہما  
تجاء البقیع و امر بخشبین یصلبان علیہما فتورقان  
من تحتہما، فیفتن الناس بہما اشد من الاولی  
فینادی مناد الفتنۃ من السماء یا سماء انبذی  
و یا ارض خذی! فیومعہ لا یبقی علی وجہ الارض  
الا مؤمن قد اخلص قلبہ للایمان۔

قلت: یا سیدی! ما یكون بعد ذلك؟  
قال: ”الکثرة الکثرة الرجعة، ثم تلا هذه الآية:  
(الآیۃ) ”ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ الْکَرَّةَ عَلَيْهِمْ وَاَمَدَدْنَا لَكُمُ  
بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ وَجَعَلْنَاكُمْ أَكْثَرَ نَفِیْثًا“ (اشعری: ۶)

پھر فرمایا: اے مہزیار! جب چین مفقود (ختم) ہو جائے گا، مغربی حرکت میں آجائے  
گا، عباسی کوچ کر کے آگے بڑھے گا اور سفیانی کی بیعت کی جائے گی  
تو ولی خدا کو اذن ظہور ملے گا، اور میں صفا و مروہ کے درمیان  
سے تین سو تیرہ اصحاب کے ساتھ خروج کروں گا۔ پھر کوہ آؤں گا اور  
وہاں کی مسجد کو منہدم کروں گا، اور اسے از سر نو پہلی بنیاد پر تعمیر کروں گا  
اور ظالموں و جابروں نے اس کے اطراف جو تعمیرات کی ہوں گی انھیں  
مسمار کروں گا۔

اور لوگوں کو اپنے ساتھ لیکر حجة الاسلام کی مناسک ادا کروں گا، پھر وہاں سے



یثرب (مدینہ) آؤں گا، وہاں کے حجرے کو منہدم کروں گا اور اس میں سے ان دونوں کو نکالوں گا جن کی لاشیں تروتازہ ہوں گی اور حکم بدل گا کہ ان دونوں کو بقیع کے سامنے درخت کے دو تنوں پر سولی پر لٹکا دیا جائے۔ جیسے ہی وہ اس پر لٹکائے جائیں گے اُن خشک درخت کے تنوں میں شاخیں اور پتے نکل آئیں گے۔ یہ دیکھ کر لوگ پہلے سے بھی زیادہ اُن کے معتقد ہو جائیں گے تو اتنے میں ایک منادی نرا دے گا کہ اے آسمان! انھیں چھوڑ اور اے زمین انھیں نکلے۔ پھر سوائے موسیٰ خالص کے اُن لوگوں میں سے کوئی نہ بچے گا سبھی کو زمین نکل لے گی۔

میں نے عرض کیا: اے میرے سردار! یہ سب کچھ کب ہوگا؟  
آپ نے فرمایا: رجعت میں رجعت میں۔

پھر آپ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی:

﴿الآیۃ﴾ "ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ الْكَرَّةَ عَلَيْهِمْ وَأَمْدَدْنَاكُمْ بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ وَجَعَلْنَاكُمْ أَكْثَرَ نَفِيراً" (سورہ اسراء: ۷)

ترجمہ آیت: "پھر ہم نے تم کو اُن کے اوپر غلبہ عطا کر کے تمھارے دن پھیر دیے اور ہم نے اموال اور بیٹوں سے تمھاری مدد کی اور تمھیں کثرت افراد عطا کی۔"

(منتخب البصائر)

حضرت اسماعیل بن حزقیل کی آرزو رجعت

(۱۳۲)

محمد بن جعفر رزاق نے ابن ابی الخطاب اور احمد بن حسن ابن علی بن فضال سے انھوں نے مروان بن مسلم سے، انھوں نے برید بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا: فرزند رسول! یہ ارشاد فرمائیے کہ وہ اسماعیل جن کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس طرح فرمایا ہے:

"وَإِذْ كُنَّا فِي الْكُتُبِ إِسْمَاعِيلَ إِنَّهُ كَانَ صَادِقَ

الْوَعْدِ وَكَانَ رَسُولًا نَبِيًّا" (سورہ مریم: ۵۲)

ترجمہ آیت: "اور یاد کرو کتاب میں اسماعیل کو، بیشک وہ وعدے کا سچا

اور بھیجا ہوا ایک نبی تھا۔"

کیا یہ اسماعیل بن ابراہیم تھے؟ لوگ تو یہی سمجھتے ہیں کہ یہ اسماعیل بن ابراہیم تھے آپ نے فرمایا: اسماعیل نے تو حضرت ابراہیمؑ سے پہلے ہی وفات پائی۔ اور حضرت ابراہیمؑ

حجت خدا قائم اور صاحب شریعت تھے پھر اُن کے فرزند اسماعیلؑ کس قوم کی طرف بھیجے گئے تھے۔

میں نے عرض کیا: میں آپ پر قربان، پھر وہ کون سے اسماعیل تھے؟

قال: "ذالك اسماعيل بن حزقييل النبي بعثه الله الى قومه

فكذبوه وقتلوه وسلخوا فروة وجهه، فغضب الله

له عيسى فوجه اليه سطا طائيل ملك العذاب -

فقال له: يا اسماعيل! انا سطا طائيل ملك العذاب وجمي

رث العزة اليك لا عذب قومك بأنواع العذاب كما شئت

فقال له اسماعيل: لا حاجة لي في ذلك يا سطا طائيل -

فاوحى الله عليه: فما حاجتك يا اسماعيل؟

فقال اسماعيل: يارب انا اخذت الميثاق لنفسك بالربوبية

ولمحمّد بالنبوّة ولا وصيائه بالولاية واخبرت

خلقك بما تفعل أمته بالحسين بن علي عليه السلام

من بعد نبينا واناك وعدت الحسين ان تكثره الى

الدنيا حتى انتقم بنفسه من نفسه من فعل ذلك به

فحاجتي اليك يارب ان تكثرني الى الدنيا حتى انتقم

من فعل ذلك بي ما فعل كما تكثر الحسين -

فوعده الله اسماعيل بن حزقييل ذلك فهو يكرّم مع الحسين بن علي

عليهما السلام -

ترجمہ روایت: آپ نے فرمایا: وہ اسماعیل بن حزقیل علیہ السلام تھے اللہ تعالیٰ نے اُن کو اُن کی قوم کی طرف مبعوث فرمایا تو قوم نے اُن کی تکذیب کی اور انھیں قتل

کر دیا اور اُن کے چہرے کی کھال مع بالوں کے اتار لی۔ تو اللہ تعالیٰ اس قوم

پر غضبناک ہوا اور اُن کی طرف فرشتہ عذاب سطا طائیل کو بھیجا تاکہ تم ج طرح

کہو یہ فرشتہ تمھاری قوم پر عذاب کرے۔

چنانچہ سطا طائیل نے آکر کہا: اے اسماعیل! میں سطا طائیل فرشتہ عذاب ہوں

اللہ تعالیٰ نے مجھے تمھارے پاس بھیجا ہے تاکہ جس طرح آپ کہیں میں آپ کی

قوم پر عذاب کروں۔

وَتَنَاهَب لَذَالِك حَتَّى قَتَلَ، فَنَزَلَتْ وَقَدْ انْقَطَعَتْ  
مَدَّتُهُ وَقَتْلَ صَلَوَاتِ اللَّهِ عَلَيْهِ -

فَقَالَتِ الْمَلَائِكَةُ: يَا رَبِّ أَذْنَتُنَا فِي الْإِنْحِدَارِ وَأَذْنَتُنَا فِي  
نَصْرَتِهِ فَأَنْحَدِرْنَا وَقَدْ قَبِضْتَهُ؟

فَأَوْحَى اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِلَيْهِمْ أَنْ الزَّمُوا قَبْضَتَهُ حَتَّى تَرَوْهُ قَدْ خَرَجَ  
فَانْصُرُوهُ وَابْكُوا عَلَيْهِ وَعَلَى مَا فَاتَكُمْ مِنْ نَصْرَتِهِ وَأَنْكُمْ  
خَصَّصْتُمْ نَصْرَتَهُ وَالْبُكَاءُ عَلَيْهِ، فَبَكَتِ الْمَلَائِكَةُ تَقَرُّبًا  
وَجَزْعًا عَلَى مَا فَاتَكُمْ مِنْ نَصْرَتِهِ، فَاذْخَرُوا صَلَوَاتِ  
اللَّهِ عَلَيْهِ يَكُونُونَ أَنْصَارَهُ

ترجمہ روایت: آپ نے فرمایا: ہم میں سے ہر ایک کے پاس ایک صحیفہ ہوتا ہے جس میں  
یہ تحریر ہوتا ہے کہ اس کو اپنی مدتِ حیات میں یہ کام کرنا ہے۔

چنانچہ جب اُس صحیفے میں جتنے کام اس سے متعلق ہیں ختم ہو جاتے ہیں، تو  
صاحبِ صحیفہ سمجھ لیتا ہے کہ اب اس کی موت آنے والی ہے اور اس  
پاس نوحی اللہ علیہ السلام تشریف لاکر اس کی موت کی اطلاع دیدیتے  
ہیں۔ اور یہ کہ اللہ تعالیٰ کے پاس اُس کے لیے کیا ہے۔

مگر جب امام حسین صلوات اللہ علیہ نے وہ صحیفہ جو انھیں ملا تھا پڑھا تو دیکھا  
کہ اس میں جو امور تحریر ہیں، ان میں سے کچھ انجام پا چکے ہیں اور کچھ ابھی باقی  
ہیں۔ اس لیے قتال کے لیے نکلے۔ اور جو امور باقی ہیں اُن میں سے ایک یہ  
بھی ہے کہ ملائکہ نے اللہ تعالیٰ سے درخواست کی، کہ وہ اُن سب کو  
امام حسین صلوات اللہ علیہ کی نصرت کی اجازت دے اور اللہ تعالیٰ  
نے اجازت بھی دے دی لیکن ملائکہ نے اس کے لیے توقف کیا اور قتال  
کے لیے تیار ہونے لگے اور اصرار امام حسین صلوات اللہ علیہ قتل کر دیے  
گئے اب ملائکہ آئے تو دیکھا کہ امام حسین صلوات اللہ علیہ قتل ہو چکے ہیں  
اس لیے کہ اُن کی مدتِ حیات ختم ہو چکی تھی۔

ملائکہ نے یہ دیکھ کر عرض کیا: پروردگار! تو نے ہمیں نازل ہونے اور قتال کی اجازت  
عطا فرمائی تھی مگر جب ہم دُشمنینِ کربلا پر اترے تو اُس وقت تو اُن کی روح  
قبض کر چکا تھا۔ (اب ہمارے لیے کیا حکم ہے؟)

اسماعیل نے کہا: اے سطاہیل! مجھے اس کی ضرورت نہیں۔

اس پر، اللہ تعالیٰ نے اُن کی طرف وحی کی کہ اے اسماعیل! پھر تم کیا چاہتے ہو؟  
اسماعیل نے عرض کیا: پروردگار! تو نے اپنی ربوبیت کا اور محمد کی نبوت اور اُن کے  
اوصیاء کی ولایت کا عہد و میثاق لیا ہے اور یہ بتایا ہے کہ امت محمدیہ  
نبی کے بعد حسین ابن علی پر کیا کیا ظلم و ستم کرے گی۔ اور تو نے حسین  
ابن علی سے وعدہ کیا ہے کہ تو انھیں دوبارہ دنیا میں بھیجے گا تاکہ وہ اپنے  
دُشمنوں سے انتقام لیں۔ میں چاہتا ہوں کہ اے میرے پروردگار مجھے بھی  
دوبارہ بعد موت کے دنیا میں بھیجے تاکہ میں اپنے دُشمنوں اور ظالموں سے  
انتقام لوں جس طرح تو حسین کو دوبارہ بھیجے گا۔

تو اللہ تعالیٰ نے حضرت اسماعیل سے اس کا وعدہ کیا۔ لہذا وہ بھی امام حسین کے ساتھ  
دوبارہ دنیا میں بھیجے جائیں گے۔ (کامل الزیارت)

### قبرِ امام حسینؑ پر ملائکہ رجعت کے منتظر ہیں

(۱۳۲)

حیرتی نے اپنے والد سے، انھوں نے علی بن محمد بن سالم سے، انھوں نے  
محمد بن خالد سے، انھوں نے عبد اللہ بن حماد بصری سے، انھوں نے عبد اللہ بن عبد الرحمن  
سے، انھوں نے ابو عبیدہ بزاز سے، ابو عبیدہ نے حریر سے روایت کی ہے اور حریر کا  
بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ مولا!  
میں آپ پر قرآن، آپ اہل بیت کرام دنیا میں کس قدر کم عرصہ رہتے ہیں اور آپ حضرات سے  
ایک دوسرے کی موت قریب قریب کیوں ہوتی ہے حالانکہ دنیا کو آپ حقارت کی بڑی ضرورت ہے؟  
فَقَالَ ۳: "إِنَّ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنَا صَحِيفَةً فِيهَا مَا يَحْتَاجُ إِلَيْهِ  
أَنْ يَعْمَلَ بِهِ فِي مَدَّتِهِ، فَإِذَا انْقَضَتْ مَا فِيهَا مَتَامُورُ  
بِهِ، عَرَفَتْ أَنَّ أَجَلَ قَدْ حَضَرَ وَاتَّاهَا النَّبِيُّ يَنْعِي إِلَيْهِ  
نَفْسَهُ وَأَخْبَرَهُ بِمَا لَهُ عِنْدَ اللَّهِ

وَإِنَّ الْحُسَيْنَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ قَرَأَ صَحِيفَتَهُ الَّتِي أُعْطِيَهَا وَفُتِرَ  
لَهُ مَا يَأْتِي وَمَا يَنْتَقِي وَبَقِيَ مِنْهَا أَشْيَاءٌ لَمْ تَنْقُصْ فُخْرِجَ  
إِلَى الْقِتَالِ وَكَانَتْ تِلْكَ الْأُمُورُ الَّتِي بَقِيَتْ أَنَّ الْمَلَائِكَةَ  
سَأَلَتْ اللَّهَ فِي نَصْرَتِهِ فَأُذِنَ لِرِسْمِ فَمَكَّتْ تَسْتَعِدُّ لِلْقِتَالِ

اللہ تعالیٰ نے وحی فرمائی کہ "اچھا اب تم ان کی قبر کے پاس رہو یہاں تک کہ وہ دوبارہ دنیا میں واپس آئیں، اور تم اس وقت، ان کی نصرت کرنا، اور نصرت کے نہ کرنے پر اس وقت تک ان پر بکا و گریہ و زاری کرتے رہو۔ پس ہم نے تمہیں ان کی نصرت کے لیے اور ان کی مظلومیت پر گریہ و زاری کے لیے مخصوص فرما دیا۔

چنانچہ اس وقت نصرت حسین کے فوت ہو جانے کی وجہ سے ملائکہ مسلسل بکا اور جزع فزع کر رہے ہیں۔ پس جب امام حسین صلوٰۃ اللہ علیہ دوبارہ رجعت و خروج کریں گے تو یہ ملائکہ ان کے انصاروں میں ہوں گے۔ (کامل الزیارات)

### ۱۳۳ "یَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاحِفَةُ" کی تاویل

محمد بن عباس نے جعفر بن محمد بن مالک سے، انھوں نے قاسم بن اسماعیل سے، انھوں نے علی بن خالد عاقلی سے، انھوں نے عبدالکریم خنجمی سے، انھوں نے سلیمان بن خالد سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے قول خدا: آیت: "یَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاحِفَةُ" تَنْبَعُهَا السَّادِقَةُ (السنن: ۶) ترجمہ: جس دن زلزلہ کا جھٹکا بری طرح ہلا دلے گا، اس کے فوراً بعد ویسا ہی ایک اور (جھٹکا لگے گا)۔

قال: "الرَّاحِفَةُ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ وَالرَّادِفَةُ" عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَأَوَّلُ مَنْ يَنْفَسُ عَنْ رَأْسِهِ التُّرَابُ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ فِي خَمْسَةِ وَسَبْعِينَ أَلْفًا وَهُوَ قَوْلُهُ تَعَالَى:

آیت "إِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِينَ آمَنُوا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُومُ الْأَشْهَادُ" يَوْمَ لَا يَنْفَعُ الظَّالِمِينَ مَعْنَاهُمْ وَتَقُومُ اللَّحْنَةُ وَلَهُمْ سُوءُ الدَّارِ (مؤمن: ۵۱)

ترجمہ: بیشک ہم اپنے رسولوں کی اور ان لوگوں کی جو ایمان لائے ہیں حیات دنیا میں اور اس دن بھی، جس دن گواہ کھڑے ہوں گے ضرور مدد کریں گے۔ اس دن ظالموں کی معذرت انھیں کوئی نفع نہ دے گی اور ان کے لیے لعنت ہوگی اور ان کیلئے برا ٹھکانہ ہوگا۔

فرمایا: الرَّاحِفَةُ سے مراد امام حسین اور الرَّادِفَةُ سے مراد حضرت علی بن ابی طالب ہیں۔ اور سب پہلے

امام حسین اپنے سر سے خاک جھاڑتے ہوئے اپنی قبر سے اٹھیں گے اور آپ کے ساتھ پچتر ہزار انصار ہوں گے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "إِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِينَ آمَنُوا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُومُ الْأَشْهَادُ" (مؤمن: ۵۱-۵۲) یعنی: (امام حسین کی مدد کی جائے گی اور ظالموں کی معذرت فائدہ نہ دے گی) (کنز جامع الفوائد)

### ۱۳۵ کَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُونَ... کی تفسیر

کتاب التفریل والتحریف سے، احمد بن محمد سیاری نے محمد بن خالد سے، انھوں نے عمر بن عبدالعزیز سے، انھوں نے عبداللہ بن نجیح یامی سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ: (آیت: "ثُمَّ لَنَسْأَلَنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ" (سورہ النکاح: ۸) ترجمہ: (پھر اس دن تم سے نعمتوں کے بارے میں بھی ضرور باز پرس ہوگی)

مولا: اس آیت میں نعیم سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا: "نعیم" سے مراد: "النَّعِيمُ الَّذِي أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ بِهِ مُحَمَّدٌ وَآلُ مُحَمَّدٍ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ" یعنی وہ نعمتیں جو اللہ تعالیٰ نے تم پر نازل کیں محمد و آل محمد صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے ذریعے اور وسیلے سے۔ میں نے پھر دریافت کیا: (کَلَّا لَوْ تَعْلَمُونَ عِلْمَ الْيَقِينِ) سے کیا مراد ہے؟ دیکھو! اگر تم یقینی طور پر جانتے

آپ نے فرمایا: المعاینۃ یعنی معانی میں نے عرض کیا: اور "کَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُونَ" سے کیا مراد ہے؟ (آگاہ ہو جاؤ کہ تم عنقریب جان لو گے)

آپ نے فرمایا: مَرَّةً بَالِغَةً وَآخِرُ يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔ یعنی: ایک مرتبہ زمانہ رجعت میں پھر دوسری مرتبہ قیامت کے دن۔ (منتخب البیاض)

### ۱۳۶ مؤمن طاق اور البوحنیفہ کی حکایت

مؤمن طاق اور البوحنیفہ کے درمیان ہونے والے بہت سے قصے مشہور ہیں ان میں سے ایک قصہ یہ ہے کہ ایک دن البوحنیفہ نے مؤمن طاق سے کہا: اے البوحنیفہ! تم رجعت کے قائل ہو؟ انھوں نے کہا: ہاں۔ البوحنیفہ نے کہا: اچھا تم اپنے کیسے (بقی)

سے پانچ سو رینا قرض دے دو۔ پھر جب ہم ادرتم دونوں رجعت میں دوبارہ اس دنیا میں آئیں گے تو میں اُس وقت تمہاری رقم واپس کر دوں گا۔

مومن طاق نے جربستہ جواب دیا: مگر اس کے لیے ایک ضامن چاہیے ہے جو اس امر کی ضمانت لے کہ تم انسان ہی کی شکل میں دوبارہ اس دنیا میں آؤ گے۔ میرا تو یہ خیال ہے کہ تم بندر کی شکل میں دوبارہ آؤ گے تو پھر میں اپنا قرض کس سے واپس لوں گا۔ (الفہرست نجاشی)

### ۱۳۷ ذوالقرنین کی تعریف

”کتاب الغارات“ مصنف: ابراہیم بن محمد ثقفی میں مرقوم ہے کہ ایک مرتبہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے دریافت کیا گیا کہ ذوالقرنین کے بارے میں فرمائیے؟ آپ نے فرمایا: رجل بعثه الله الى قوم فكدَّبوه وضربوه على قرونه فمات، ثم احياه الله، ثم بعثه الى قومهم فكدَّبوه وضربوه على قرونه الاخر فمات، ثم احياه الله، فهو ذوالقرنين لانه ضوَّب قَرْنَاهُ۔

یعنی: ”وہ ایک مرد تھے جنہیں اللہ تعالیٰ نے اُن کی قوم کی طرف بھیجا تھا مگر اُن کی قوم نے اُن کی تکذیب کی اور اُن کی پیشانی پر ایسی ضرب لگائی کہ وہ مر گئے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے انہیں زندہ کر کے پھر اُن کی قوم کی طرف بھیجا تو اُن کی قوم نے اُن کی پھر تکذیب کی اور اُن کی پیشانی کی دوسری طرف پھر ضرب لگائی، اور وہ پھر مر گئے۔ اللہ تعالیٰ نے پھر انہیں زندہ کیا۔ تو وہ ذوالقرنین اس لیے کہلائے کہ اُن کی پیشانی (جس مقام پر جالور کے سینگ ہوتے ہیں اس مقام) پر دونوں طرف ضرب لگائی گئی تھی۔“

★ ایک اور حدیث میں ہے کہ آپ نے فرمایا کہ: ”وفیکم مثله“ یعنی تمہارے درمیان بھی اُن ہی کے مثل ایک (ذوالقرنین) ہے۔ اور اس سے آپ نے خود اپنی ذات کو مر لیا۔“

★ اور کتاب مذکور میں یہ بھی ہے کہ عبداللہ بن اسد کندی جو شرطۃ الجہنم میں سے تھے انہوں نے اپنے والد سے روایت نقل کی ہے۔ اُن کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں حضرت امیر المومنین علیہ السلام کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا کہ اُس وقت

ابن معز اور ابن نعج دونوں آئے اور اُن کے ساتھ عبداللہ بن وہب تھا اور دونوں عبداللہ بن وہب کی گردن میں چادر کا پھندا ڈال کر کھینچے ہوئے لارہے تھے۔ ان دونوں نے اکر کہا: یا امیر المومنین! اس شخص کو قتل کریں کیونکہ کاذبوں کے ساتھ ہم کو کوئی نرمی نہ کریں آپ نے فرمایا: اس کو میرے پاس لاؤ۔

وہ دونوں اُسے قریب لائے تو پوچھا کہ یہ شخص کیا کہتا ہے؟ اُن دونوں نے کہا: یہ شخص کہتا ہے کہ آپ ذاتیہ الارض ہیں اور آپ کی پیشانی پر ضرب لگائی جائے گی جس سے آپ کی ریشیں مبارک خون سے تر ہو جائے گی۔

آپ نے اُس شخص سے پوچھا: یہ لوگ تمہارے متعلق کیا کہہ رہے ہیں؟ اُس نے کہا: یا امیر المومنین! میں نے عمار بن یاسر سے ایک حدیث سنی تھی، وہی حدیث میں نے ان دونوں سے بیان کر دی تھی۔

قال: ”اتركوه، فقد روى عن غيره يا ابن أمّ السوءاء أنك تبقر الحديث بقراً، خلقوا سبيل الرجل فان يك كاذباً فعليه كذبه وإن يك صادقاً يصيبني الذي يقول۔“

آپ نے فرمایا: اسے چھوڑ دو، یہ اپنی طرف سے نہیں کہتا، دوسرے سے روایت کرتا ہے اور لے ابن أمّ السوءاء! تم حدیث کا بڑی اچھی طرح تجزیہ کرتے ہو۔ اسے چھوڑ دو، اگر یہ جھوٹا ہے تو اسے خود اس جھوٹ کی سزا ملے گی اور اگر یہ سچا ہے تو میں اسی طرح مجروح ہوں گا جس طرح یہ کہتا ہے۔

(کتاب الغارات)

★ اسی کتاب میں عبا یہ سے روایت ہے اُن کا بیان ہے کہ میں نے حضرت علیؑ کو فرماتے ہوئے سنا:

قال: ”أنا سيد الشيب وفي سنة من أيوب۔ لأن أيوب ابتلى ثم عافاه الله من بلواه وآتاه أهله ومثلهم معهم، كما حكى الله سبحانه فروي أنه احياه أهله الذين قد ماتوا وكشف ضرته وقد صم عنهم صلوات الله عليهم إنه:

”كل ما كان في بني اسرائيل يكون في عذاه الامة مثله حذوا النعل بالنعل، والقذة بالقذة۔“ وقد قال: ان فيه شجرة۔“



وقوله: والله ليجمعن الله لي اهل كما جمعوا ليعقوب فان يعقوب فرّق بينه وبين اهل برهة من الزمان ثم جمعوا له -

فقد حلف عليه السلام ان الله سبحانه وتعالى سيجمع له ولده كما جمعهم ليعقوب وقد كان اجتماع يعقوب بولده في دار الدنيا فيكون امير المؤمنين عليه السلام كذلك في الدنيا يجمعون له في رجعت عليه السلام وولده الائمة عليهم السلام وهم المنصوصون على رجعتهم في احاديثهم الصحيحة الصريحة: "وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ" (الزمر: 7)

آپ نے فرمایا: "میں پورے لوگوں کا سردار ہوں۔ اور مجھ میں حضرت ابوب کی ایک سنت ہے اور حضرت ابوب علیہ السلام کے قہقہے میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی مصیبتوں کو دور کیا، ان کی اولاد جو میری تھی انھیں پھر سے زندہ کر کے ان سے ملایا اور ائمہ علیہم السلام کی روایات صحیحہ میں ہے کہ جو کچھ بنی اسرائیل میں ہوا ہے وہ سب بے کم و کاست اس امت میں بھی ہوگا۔ اور امیر المؤمنین علیہ السلام نے یہ بھی فرمایا ہے کہ "بخدا، جس طرح اللہ تعالیٰ نے حضرت یعقوب علیہ السلام کے گھروالوں کو جمع فرمایا تھا اسی طرح میرے گھروالوں کو بھی جمع فرمائے گا۔"

یعنی یہ کہ بیشک اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے حضرت یعقوب کو ان کے فرزند سے دنیا میں ملایا تھا اسی طرح امیر المؤمنین کو بھی آپ کے فرزندوں سے آپ کے زمانہ رجعت میں ملائے گا اور آپ اولاد ائمہ طاہرین ہیں جن کی رجعت پر احادیث صحیحہ میں مریحہ نص ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: "وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ" (انجام کار متقین کے لیے (ہی عمہ) اور متقین ہی حضرات ہیں۔)

ت  
ان نَشَأُ نُزِّلَ عَلَيْهِمْ كِتَابُ تَفْسِيرِهِمْ فِيهِ دُرَرٌ رَوَّيَا:

کتاب تاویل ما نزل من القرآن فی السجی و اکثر صلوات اللہ علیہ و علیہم تالیف ابو عبد اللہ محمد بن العباس بن مروان میں ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کے قول:

(آیت) "ان نَشَأُ نُزِّلَ عَلَيْهِمْ مِنَ السَّمَاءِ آيَةٌ فَظَلَّتْ اَعْنَاقُهُمْ لَهَا خَاضِعِينَ" (سورة الشعراء: ۴)

ترجمہ: "اگر ہم چاہتے تو ہم ان پر آسمان سے کوئی آیت نازل کرتے جس کے سامنے ان کی گردنیں عاجزی کے ساتھ جھک جاتیں۔"

اس آیت کی تفسیر میں مندرجہ ذیل احادیث وارد ہوئی ہیں:

روایت علی بن موسیٰ بن طاووس ہے، انھوں نے فخر بن معد علوی وغیرہ سے انھوں نے شاذان بن جبرئیل سے، انھوں نے اپنے ہی ایک شخص سے قول خدا عزوجل: "ان نَشَأُ نُزِّلَ عَلَيْهِمْ مِنَ السَّمَاءِ آيَةٌ فَظَلَّتْ اَعْنَاقُهُمْ لَهَا خَاضِعِينَ" روایت ہے:

(۱) ہم سے بیان کیا علی بن عبد اللہ بن اسد نے، انھوں نے ابراہیم بن محمد سے، انھوں نے احمد بن محمد اسدی سے، انھوں نے محمد بن فضل سے، انھوں نے کلینی سے، انھوں نے ابوصالح سے، انھوں نے عبد اللہ بن عباس سے آیت "ان نَشَأُ نُزِّلَ اَعْنَاقُهُمْ لَهَا خَاضِعِينَ" (شعراء: آیت ۴)

کے بارے میں روایت بیان کی تو عبد اللہ بن عباس نے کہا:

هذه نزلت فينا وفي بني امية: يكون لنا عليهم دولة فتذل اعناقهم لنا بعد صعوبة و هو ان بعد عن

یعنی: (یہ آیت ہمارے اور بنی امیہ کے بارے میں نازل ہوئی۔ ان لوگوں پر ہماری حکومت ہوگی اور صعوبت و پریشانیوں کے بعد ان کی گردنیں ہمارے سامنے جھک جائیں گی۔)

(۲) ہم سے روایت کی حسین بن احمد نے، انھوں نے محمد بن عیسیٰ سے، انھوں نے یونس سے، انھوں نے ہمارے بعض اصحاب سے، انھوں نے ابوبصیر سے اور انھوں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے، اور ابوبصیر کا بیان ہے کہ میں نے آنجناب سے آیت: "ان نَشَأُ نُزِّلَ اَعْنَاقُهُمْ لَهَا خَاضِعِينَ" کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا:

"تخضع لما رقاب بني امية قال: ذلك بارز عند زوال الشمس

قال: وذلك علي بن ابي طالب صلوات الله عليه يبرز عند زوال

الشمس على رؤس الناس ساعة سستی یبرز و وجہ یعرف

ثم قال: اما ابن بنی امیة لیخین الرجل منهم الی جنب شجرة  
فتقول: هذا رجل من بنی امیة فاقتلوه۔

ترجمہ: آپ نے فرمایا: بنی امیہ کی گردنیں ہمارے سامنے جھک جائیں گی اور زوالِ شمس کے  
آیت کے ظاہر ہونے کے ساتھ ہوگا اور وہ آیت امیر المؤمنین ہیں جو زوالِ شمس کے  
وقت نمودار ہوں گے اور لوگ انھیں پورے حسب و نسب کے ساتھ پہچانیں گے  
پھر فرمایا: "اور بنی امیہ میں سے ایک شخص ایک درخت کی آڑ میں جا چھپے گا تو درخت آواز  
دے گا کہ بنی امیہ میں سے ایک شخص میرے پہلو میں چھپا ہوا ہے پس اسے قتل کریں"

(۳) — ہم سے بیان کیا محمد بن (العباس نے) انھوں نے جعفر بن محمد بن حسن سے

انھوں نے عبد اللہ بن محمد زبایات سے، انھوں نے محمد یعنی ابن جنید سے  
انھوں نے مفضل بن صالح سے، انھوں نے جابر سے، انھوں نے ابو عبد اللہ  
جدلی سے روایت کی ہے اور ابو عبد اللہ جدلی کا بیان ہے کہ ایک دن میں  
حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا:  
"أنا دابة الارض" میں دابۃ الارض ہوں۔

(۴) — ہم سے بیان کیا علی بن احمد بن حاتم نے، انھوں نے اسماعیل بن اسحاق راشدی

سے، انھوں نے خالد بن مخلد سے، انھوں نے عبد اللہ بن یعقوب جعفی سے  
انھوں نے جابر بن یزید سے، انھوں نے ابو عبد اللہ جدلی سے روایت کی ہے  
ان کا بیان ہے کہ میں حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو  
آپ نے فرمایا: کیوں، کیا میں تم کو وہ تین باتیں بتاؤں جو آئندہ پیش آنے والی ہیں؟  
میں نے عرض کیا: جی ہاں، فرمائیں۔

فقال: أنا عبد الله، أنا دابة الارض صدق ما وعد لما و اخبرنيما  
وأنا عبد الله ألا أخبرك بأنت المسمى وعينه؟

قال: قلت: نعم۔ فضرب بيده إلى صدره فقال: أنا۔  
آپ نے فرمایا: میں اللہ کا بندہ ہوں، میں ہی دابۃ الارض ہوں جس نے حق کہا اور عدل  
تأم کیا اور میں ہی نبی کا بھائی ہوں، میں اللہ کا بندہ ہوں۔

پھر فرمایا: کیا میں تم کو مہدی کا ناک نقشہ بتاؤں؟

میں نے عرض کیا: جی ہاں، فرمائیں۔

آپ نے اپنے سینے پر اپنا ہاتھ مار کر فرمایا: وہ میں ہوں۔

(۵) — ہم سے بیان کیا محمد بن حسن بن صباح نے، انھوں نے روایت کی حسین بن  
حسن قشاشی سے، انھوں نے علی بن حکم سے، انھوں نے ابان بن عثمان سے  
انھوں نے عبد الرحمن بن سیارہ سے، انھوں نے ابو داؤد سے، ابو داؤد نے  
ابو عبد اللہ جدلی سے روایت کی ہے کہ میں ایک مرتبہ حضرت علی علیہ السلام کی خدمت  
میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں سات باتیں بتاؤں جو وقوع پذیر ہونے  
والی ہیں؟

میں نے عرض کیا: جی ہاں، بیان فرمائیں میں آپ پر قربان

قال: أتعرف أنت المسمى وعينه؟

قال: قلت: أنت يا امير المؤمنين

قال: وحاجبا الضلالة تب ومخازيهم ما في آخر الزمان؟

قال: قلت: أظنك والله يا امير المؤمنين أنتما فلان وفلان

فقال: الدابة وما الدابة عدلها وصدقها وموقع بعثها، والله مملك

من ظلمها وذكر الحديث۔

ترجمہ: روایت: آپ نے فرمایا: کیا میں تم مہدی علیہ السلام کا ناک نقشہ جانتے ہو؟

میں نے عرض کیا: وہ آپ ہی کا ناک نقشہ ہوگا یا امیر المؤمنین۔

فرمایا: اور اگر اسی وضاحت کے دونوں دربان جن کی رسوائیاں آخر زمانہ میں ظاہر ہوگی؟

میں نے عرض کیا: یا امیر المؤمنین! میرا خیال ہے کہ وہ فلان فلان ہیں۔

فرمایا: اور دابۃ اور اس کا صدق وعدل اور اس کی جائے بعثت اور جس نے

ان پر ظلم کیا اس کو اللہ تعالیٰ ہلاک کرنے والا ہے۔

اور اس کے بعد پوری حدیث بیان کی۔

(۶) — ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن سعید نے، انھوں نے روایت کی حسن سلمیٰ سے

انھوں نے ایوب بن نوح سے، انھوں نے صفوان سے، انھوں نے یعقوب

بن شعیب سے، انھوں نے عمران بن میثم سے، انھوں نے عباہ سے روایت

کی ہے کہ ایک شخص امیر المؤمنین علیہ السلام کی خدمت میں آیا اور عرض کیا کہ: کچھ

دابۃ الارض کے متعلق فرمائیں۔

آپ نے فرمایا: تم چاہتے ہو؟

اس نے عرض کیا: کچھ اس کے متعلق معلومات چاہتا ہوں۔

آپ نے فرمایا: وہ دابہ مومن ہوگا، قرآن کی تلاوت کرتا ہوگا، اللہ پر ایمان رکھتا ہوگا، کھانا کھاتا ہوگا اور بازاروں میں چلتا پھرتا ہوگا۔“

(۷) — ہم سے بیان کیا حسین بن احمد نے، انھوں نے روایت کی محمد بن عیسیٰ سے اور انھوں نے صفوان سے بھی اسی کے مثل روایت کی ہے مگر اس میں اتنا اور زیادہ ہے کہ: ”پھر سائل نے پوچھا، وہ کون ہے یا امیر المومنین؟“ آپ نے فرمایا: تیری ماں تیرے غم میں بیٹھے، وہ عسلی ہے۔“

(۸) — ہم سے بیان کیا اسحاق بن محمد بن مروان نے، انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے عبد اللہ بن زبیر قرشی سے، انھوں نے یعقوب بن شعیب سے، انھوں نے عمران بن میثم سے، انھوں نے کہا کہ مجھ سے عباہ نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ میں امیر المومنین علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا اور آپ فرما رہے تھے کہ میرے بھائی (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے مجھ سے بیان فرمایا کہ:

”أَنْتَ خَتَمُ الْفَنبِثِ وَإِنِّي خَتَمْتُ الْفِ وَصِيَّ وَإِنِّي كَلَّمْتُ مَا لَمْ يَكَلِّمْهُوَ وَإِنِّي لَأَعْلَمُ الْفِ كَلِمَةً مَا يَعْلَمُهَا غَيْرِي وَغَيْرِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْهَا كَلِمَةٌ إِلَّا مِفْتَاحُ الْفِ بَابٌ بَعْدَ مَا تَعْلَمُونَ مِنْهَا كَلِمَةٌ وَاحِدَةٌ غَيْرَ أَنْتُمْ تَقْرُونَ مِنْهَا آيَةً وَاحِدَةً فِي الْقُرْآنِ:

(آیات) ”وَإِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ أَخْرَجْنَا لَهُمْ دَابَّةً مِّنَ الْأَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ أَنَّ النَّاسَ كَانُوا بِآيَاتِنَا لَا يُوقِنُونَ“

(سُورَةُ النُّحْلِ: ۸۲)

ترجمہ حدیث: ”(رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میرے بھائی نے مجھ سے بیان فرمایا کہ:

وہ (دبّہ) ایک ہزار انبیاء کے خاتم ہیں اور یہ کہ میں ایک ہزار اوصیاء کا خاتم ہوں۔ اور مجھ پر وہ دابہ داریاں عاید کی گئی ہیں کہ اس سے پہلے وہ دابہ داریاں کسی پر عاید نہیں کی گئیں اور میں ایک ہزار کلمے ایسے جانتا ہوں جسے میرے اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سوا کوئی دوسرا نہیں جانتا اور ان میں سے ہر کلمے سے ایک ہزار باب کھلتے ہیں اور تم لوگ اس میں سے ایک کلمہ بھی نہیں جانتے مگر اس کے کہ تم لوگ اس میں سے قرآن کی ایک آیت پڑھتے ہو اور وہ یہ ہے:

وَإِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ أَخْرَجْنَا لَهُمْ دَابَّةً مِّنَ الْأَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ أَنَّ النَّاسَ كَانُوا بِآيَاتِنَا لَا يُوقِنُونَ“ (نحل: ۸۲) یعنی

ترجمہ آیت: ”اور جب ان لوگوں پر وعدہ پورا ہو جائے گا تو ہم ان کے لیے زمین میں سے ایک دابہ (ذی حیات) نکالیں گے جو ان سے کلام کرے گا (کیونکہ لوگ ہماری آیات پر یقین نہیں رکھتے تھے۔“

(پھر فرمایا): کیا تم لوگ جانتے ہو کہ وہ (دابہ) کون ہے؟

(۹) — ہم سے بیان کیا احمد بن ادریس نے اور انھوں نے روایت کی احمد بن محمد بن سعید سے، انھوں نے احمد بن محمد بن اسحاق حضرمی سے، انھوں نے احمد بن مستنیر سے انھوں نے جعفر بن عثمان سے اور وہ اس کا چچا ہے۔ اس نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا صباح مزی اور محمد بن کثیر بن بشیر بن عمیرہ ازدی نے ان دونوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا عمران بن میثم نے، انھوں نے عباہ بن ربیع سے روایت کی ہے اور عباہ نے کہا کہ امیر المومنین علیہ السلام کی خدمت میں پانچ آدمی تھے اور ان میں سے پانچواں میں تھا۔ اور اس کے بعد اس نے اسی کے مثل روایت کی جو مذکور ہوئی۔

(۱۰) — ہم سے بیان کیا حسین بن اسماعیل قاضی نے، انھوں نے عبد اللہ بن ابی حمزوی سے روایت کی، انھوں نے یحییٰ بن ابوبکر سے، انھوں نے ابو حریز سے، انھوں نے علی بن زید بن جذعان سے، انھوں نے خالد بن اوس سے، انھوں نے ابو ہریرہ سے اور ابو ہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”تُخْرِجُ دَابَّةَ الْأَرْضِ وَمَعَهَا عَصَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَخَاتَمُ سُلَيْمَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ تَجْلُو وَجْهَ الْمُسْؤِمِ بَعْضًا مِّنْهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ“

یعنی ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

(دابہ الارض) (اس حالت میں) برآمد ہوگا کہ اس کے پاس حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا اور حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی ہوگی۔ وہ ہر مومن کے چہرے پر عصائے موسیٰ سے اور ہر کافر کے منہ پر خاتم سلیمان سے نشان لگائے گا۔“

(۱۱) — ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن حسن الفقیہ نے، اور انھوں نے احمد بن ناہع سے روایت کی، انھوں نے حسین بن علوان سے، انھوں نے سعد بن طریف سے

انھوں نے اصبح بن نباتہ سے روایت کی ہے اور اصبح بن نباتہ کا بیان ہے کہ میں ایک مرتبہ حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ آپ روٹی و سرکہ اور روغن زیتون نوش فرما رہے ہیں۔

میں نے عرض کیا: یا امیر المؤمنین! اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

”إِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْكُمْ أَخْرِجْنَا لَكُمْ دَابَّةً مِّنَ الْأَرْضِ نَكَلِمَةً“.....

(نحل: ۸۲)

ترجمہ: ”جب اُن پر وعدہ پورا ہو جائے گا تو ہم اُن کے لیے زمین میں دابہ نکالیں گے جو اُن سے کلام کرے گا۔“

اس آیت میں ”دابہ“ سے کیا مراد ہے؟

قال: ”ہی دابہ تا کل خبزٍ و خَلٍّ و زَيْتًا“

ترجمہ: امیر المؤمنین نے فرمایا: یہ وہی دابہ ہے جو روٹی و سرکہ و روغن زیتون کھا رہا ہے۔“

(۱۲) — ہم سے بیان کیا حسین بن احمد نے، اور انھوں نے محمد بن عیسیٰ سے روایت کی

اور انھوں نے یونس بن عبدالرحمان سے، انھوں نے سماع بن مہران سے

انھوں نے فضل بن زبیر سے، انھوں نے اصبح بن نباتہ سے روایت کی ہے

اور اصبح بن نباتہ کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ معاویہ نے مجھ سے کہا: لے کر وہ بیہ

”تم لوگوں کا خیال ہے کہ عسلی دابہ الارض ہیں؟“

میں نے کہا: ہم لوگ تو اس کے قائل ہیں ہی لیکن یہود بھی اس کے قائل ہیں۔

یہ سکر معاویہ نے راس البجالت کو بلا بھیجا، جب وہ آیا تو اس سے کہا: وہاں

تم لوگوں پر کیا تم لوگوں نے دابہ الارض کے متعلق اپنی کتابوں میں کچھ لکھا

ہوا دیکھا ہے؟

اُس نے کہا: ہاں۔ پوچھا: وہ کیا؟

راس البجالت نے کہا: وہ ایک مرد ہے۔

معاویہ نے پوچھا: تمہیں اُس مرد کا نام معلوم ہے؟

اُس نے کہا: ہاں، معلوم ہے۔ اُس کا نام ”ایلیا“ ہے۔

یہ سکر معاویہ میری طرف متوجہ ہوا اور بولا: لے اصبح! لے ہو تجھ پر! ایلیا“ اور علیا“

آپس میں کس قدر قریب تر ہیں (ملتے جلتے ہیں)

(۱۳) — ہم سے بیان کیا حسین بن احمد نے، اور انھوں نے محمد بن عیسیٰ سے روایت کی،

انھوں نے یونس سے، اور یونس نے اپنے بعض اصحاب سے، انھوں نے

ابو بصیر سے، اور ابو بصیر نے بیان کیا کہ حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام

نے فرمایا: لوگ اس آیت کی تفسیر کیا کرتے ہیں:

”وَإِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْكُمْ أَخْرِجْنَا لَكُمْ دَابَّةً مِّنَ الْأَرْضِ نَكَلِمَةً“

(سورہ نحل: ۸۲)

ترجمہ: ”اور جب اُن پر وعدہ پورا ہو جائے گا تو ہم اُن کے لیے زمین میں سے

دابہ نکالیں گے جو اُن سے کلام کرے گا۔“

فقال: ”ہو امیر المؤمنین علیہ السلام:

امام نے فرمایا: (حالانکہ) وہ ”دابہ“ تو امیر المؤمنین ہیں۔

(۱۴) — ہم سے بیان کیا محمد بن حسن بن صباح نے، انھوں نے حسین بن حسن سے روایت

کی اور انھوں نے علی بن حکم سے، انھوں نے ابان بن عثمان سے، انھوں نے

عبدالرحمان بن سیابہ اور یعقوب بن شعیب سے، انھوں نے صالح ابن میثم سے

اور صالح بن میثم کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے عرض

کیا کہ مجھ سے کوئی حدیث بیان فرمائیں۔

آپ نے فرمایا: کیا تم نے اپنے والد سے کوئی حدیث نہیں سنی؟

میں نے عرض کیا: نہیں، میں اُس وقت بہت چھوٹا تھا۔ (شاید صحیح یاد نہ ہو) اچھا میں

بیان کرتا ہوں اگر صحیح بیان کروں تو کہہ دیجیے گا ہاں (صحیح ہے) اور اگر میں

غلط بیانی سے کام لوں تو میری غلطی دور فرما دیجیے گا۔

آپ نے فرمایا: ”ما أَسْأَلُكَ“ (یہ شرط تو بہت سخت ہے)

میں نے پھر عرض کیا: میں بیان کرتا ہوں، اگر صحیح بیان کروں تو (ہاں کہنے کے بدلے)

خاموش رہیے گا اور اگر غلط بیان کروں تو اس کی اصلاح فرما دیجیے گا۔

آپ نے فرمایا: یہ بات میرے لیے آسان ہے۔

میں نے عرض کیا: آپ حضرات کا خیال ہے کہ حضرت علیؑ ہی دابہ الارض ہیں؟

(امامؑ خاموش رہے کچھ نہ فرمایا) یعنی حدیث صحیح بیان کی گئی۔



(۱۵) — ہم سے بیان کیا حمید بن زیاد نے، انھوں نے عبد اللہ بن احمد بن ہنسیک سے روایت کی، اور انھوں نے عیسیٰ بن بشام سے، انھوں نے ابان سے، انھوں نے عبد الرحمان بن سیار سے، انھوں نے صالح بن مینم سے اور انھوں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے۔ صالح بن مینم کا بیان ہے کہ: ایک مرتبہ میں نے اُن جناب سے عرض کیا کہ آپ مجھ سے کوئی حدیث بیان کیجیے۔ آپ نے فرمایا: کیا تم نے اپنے والد سے کوئی حدیث نہیں سنی ہے؟ میں نے عرض کیا: کہ میں اُس وقت کم سن تھا جب میرے والد کا انتقال ہوا تھا۔ (شاید مجھے صحیح طور پر یاد نہ ہو) اچھا میں بیان کرتا ہوں۔ اگر صحیح بیان کروں تو آپ خاموش رہیں اور اگر غلطی کروں تو آپ میری غلطی پر متنبہ فرمادیں۔

آپ نے فرمایا: ہاں یہ میرے لیے آسان ہے۔  
میں نے عرض کیا: ”فَإِنِّي أَزْعِمُ أَنَّ عَلِيًّا دَابَّةُ الْأَرْضِ“  
یعنی: (میرا اعتقاد ہے کہ حضرت علیؑ دابۃ الارض ہیں)

یہ سن کر آپ خاموش رہے۔  
قال: فقال ابو جعفر عليه السلام: وَأَرَاكَ وَاللَّهِ سَتَقُولُ إِنَّ عَلِيًّا رَاجِحٌ  
إِلَيْنَا وَقَرَأَ:  
(الآيَةُ) ”إِنَّ الَّذِي فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لَرَادُّكَ إِلَى مَعَادٍ“ (۲۷)  
قال: قلت: وَاللَّهِ قَدْ جَعَلْتُمَا فِيمَا أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَكَ عَنْمَا فَتَسْتِمَا۔  
فَقَالَ: أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ: أَفَلَا أَخْبَرْتُكَ بِمَا هُوَ أَعْظَمُ مِنْ هَذَا؟  
(الآيَةُ) ”وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيرًا وَنَذِيرًا“ (۲۸)  
لَا تَبْقَىٰ أَرْضٌ إِلَّا نُوَدِّعُ فِيهَا بِشَادَةً أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ  
وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى آفَاقِ الْأَرْضِ۔

(ترجمہ:)

اس کے بعد: حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: میں دیکھ رہا ہوں کہ تم اس بات کے قائل ہو کہ حضرت علیؑ دابۃ الارض ہیں اور اس دنیا میں ہمارے پاس آئیں گے۔ پھر آپ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی:  
ترجمہ آیت: ”بیشک وہ جس نے آپ پر قرآن فرض کیا وہ آپ کو آپ کی منزل کی طرف ضرور لوٹا دے گا۔“ (قصص: ۸۵)

میں نے عرض کیا: واللہ، میں چاہتا تھا کہ آپ سے یہی بات پوچھوں، مگر میں بھول گیا تھا امام نے فرمایا: اچھا تو میں تمہیں اس سے بھی بڑی بات بتا دوں۔ قرآن میں ارشاد ہے:  
(اشارہ آیت: ”وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيرًا وَنَذِيرًا“ (سبا: ۲۸)  
ترجمہ آیت: اور ہم نے آپ کو تمام انسانوں کے لیے کافی و شافی بنا کر بھیجا ہے  
خوش خبری دیتے والا اور ڈرنے (یا تنبیہ) کرنے والا۔“  
یعنی زمین کا کوئی خطہ ایسا نہ بچے گا جہاں اس کی گواہی و شہادت نہ دی جائے کہ  
دکھ کا ترجمہ: ”بیشک کوئی معبود نہیں ہے سوائے اللہ کے اور یہ کہ بیشک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ  
اللہ کے رسول ہیں۔“  
یہ فرما کر آپ نے اپنے ہاتھ سے زمین کے سارے اطراف کی طرف اشارہ فرمایا:

”  
(۱۶) — ہم سے بیان کیا حسین بن احمد نے، انھوں نے محمد بن عیسیٰ سے روایت کی، اور  
انھوں نے یونس سے، انھوں نے ابراہیم بن عبد الحمید سے، انھوں نے ابان الاحمر  
سے روایت کی اور انھوں نے مرقوا حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے نقل  
کیا کہ آپ نے اللہ تعالیٰ کے اس قول:  
”إِنَّ الَّذِي فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لَرَادُّكَ إِلَى مَعَادٍ“ (قصص: ۸۵)  
یعنی ”بیشک وہ جس نے آپ پر قرآن فرض کیا، وہ آپ کو آپ کی  
منزل کی طرف ضرور لوٹا دے گا۔“  
کے متعلق فرمایا: ”ما احسب نبیکم صلی اللہ علیہ وسلم الا سیطلع علیکم اطلاعة“  
”میں تو یہی سمجھتا ہوں کہ تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک مرتبہ پھر تم لوگوں  
کے سامنے ظہور فرمائیں گے۔“

(۱۷) — ہم سے بیان کیا جعفر بن محمد بن مالک نے، انھوں نے حسن بن علی بن مروان سے  
روایت کی، انھوں نے سعید بن عمار سے، انھوں نے ابو مروان سے روایت  
اور ابو مروان نے کہا کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادقؑ سے  
قول فرمایا: ”إِنَّ الَّذِي فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لَرَادُّكَ إِلَى مَعَادٍ“ (قصص: ۸۵)  
یعنی ”بیشک وہ جس نے آپ پر قرآن فرض کیا، وہ آپ کو آپ کی منزل  
کی طرف ضرور لوٹا دے گا۔“ (کے متعلق سوال کیا تو آپ نے فرمایا:

فقال: "لا والله لا تنقضي الدنيا ولا تذهب حتى يجتمع رسول الله  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی الثویۃ فیلتقیان و  
یبنیان بالثویۃ مسجدًا له اثنا عشر الف باب  
یعنی موضعًا بالكوفة۔"

یعنی: "خدا کی قسم جب تک حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت علی علیہ السلام  
مقام ثویۃ (کوفہ میں ایک مقام کا نام ہے) پر جمع نہ ہوں اور وہاں ایک  
مسجد نہ بنالیں کہ جس میں بارہ ہزار دروازے ہوں اس وقت تک دنیا  
ختم نہ ہوگی۔"

ہم سے بیان کیا احمد بن ہودہ باہلی نے، انھوں نے ابراہیم بن اسحاق نہاوندی سے  
روایت کی، انھوں نے عبداللہ بن حماد انصاری سے، اور انھوں نے ابو مریم  
انصاری سے روایت کی اور ابو مریم انصاری کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو عبداللہ  
امام جعفر صادق علیہ السلام سے یہی سوال کیا اور آپ نے اس کا جواب یہی دیا اور  
اس آیت کی تلاوت فرمائی:

«وَلَنَذِقَنَّهُمْ مِنَ الْعَذَابِ الَّذِي دُونَ الْعَذَابِ الْكَبِيرِ»  
"اور ہم انھیں یقیناً بڑے عذاب کے علاوہ عذاب ادنیٰ (دنیاوی عذاب)  
کا مزہ اچکھائیں گے۔" (سورۃ اسجدہ: ۲۱)

(۱۸) — ہم سے بیان کیا حسین بن محمد نے، انھوں نے محمد بن عیسیٰ سے روایت کی اور  
انھوں نے یونس سے، انھوں نے مفضل بن صالح سے، انھوں نے زید شحام  
سے اور زید شحام نے حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے  
کہ آپ نے "الْعَذَابِ الَّذِي دُونَ الْعَذَابِ الْكَبِيرِ" کے متعلق فرمایا  
کہ "عذاب ادنیٰ" سے مراد رجعت ہے۔

ہم سے بیان کیا حسین بن محمد نے، انھوں نے محمد بن عیسیٰ سے روایت کی ہے  
اور انھوں نے یونس سے، انھوں نے مفضل بن صالح سے، انھوں نے زید شحام  
اور زید شحام نے حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی  
کہ آپ نے "الْعَذَابِ الَّذِي دُونَ الْعَذَابِ الْكَبِيرِ" سے دابة الارض مراد لیا ہے۔

(۱۹) — ہم سے بیان کیا ہاشم بن (ابی) خلف نے، انھوں نے ابراہیم بن اسماعیل  
بن یحییٰ بن سہل ابن کہیل سے روایت کی اور انھوں نے اپنے والد سے اور  
انھوں نے سہل بن کہیل سے، انھوں نے مجاہد سے، انھوں نے ابن عباس سے  
اور ابن عباس نے بیان کیا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے حجتہ الوداع کے  
خطبے میں ارشاد فرمایا کہ:

«لَا قَتْلَ الْعَمَلِ فِي كَتِيبَةٍ» فقال له جبریل: «أو علی»  
قال: «أو علی بن ابی طالب علیہ السلام»

یعنی: "میں ایک دستہ فوج لے کر عمالقہ سے لازماً مقابلہ کروں گا۔"

جبریلؑ نے عرض کیا: (آپؐ)، یا علیؑ؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: (ہاں میں)، یا علیؑ ابن ابی طالب علیہ السلام۔

(۲۰) — محمد بن یعقوب نے محمد بن یحییٰ سے، انھوں نے کسی اور سے، اس نے حسن بن  
موسٰی خشاب سے، انھوں نے جعفر بن محمد سے، انھوں نے کرام سے، اور کرام نے

بیان کیا کہ حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

«لو كان الناس رجلين لكان احدهما الامام عليہ السلام، و  
قال: ان آخر من يموت الامام عليہ السلام لسل لا يحتج احد عل الله  
انه تركه بغير حجة (الله) عليه۔

یعنی آپؑ نے فرمایا: "اگر ساری دنیا کے تمام انسان ختم ہو جائیں اور صرف دو آدمی باقی رہ جائیں  
تو ان دونوں میں سے ایک امام علیہ السلام ہوگا، اور ان دونوں میں سے بھی جو  
امام علیہ السلام ہوگا وہ بعد میں مرے گا، تاکہ کوئی شخص اللہ کے سامنے یہ  
حجت پیش نہ کر سکے کہ اللہ نے اس (ایک آدمی) کو بھی بغیر اپنی حجت کے  
چھوڑ دیا۔"

(امراد) (سب سے آخر میں حضرت امام حسین علیہ السلام ہی ہوں گے کیونکہ یہ  
گذشتہ احادیث میں گزر چکا ہے کہ حضرت امام حسین علیہ السلام ہی  
حضرت امام مہدی علیہ السلام کو غسل و کفن وغیرہ دیں گے۔ اور امام  
مفترض الطاعت کا ہوگا لازم و ضروری ہے۔)

محمد بن علی بن حسین بن موسیٰ بن بابویہ نے علی بن احمد بن موسیٰ قانی سے، انھوں نے محمد بن ابی عبد اللہ کوفی سے، انھوں نے موسیٰ بن عمران بنی سے، انھوں نے اپنے چچا حسین بن یزید نو فلی سے، انھوں نے علی بن ابو حمزہ سے، انھوں نے اپنے والد سے، اور انھوں نے ابوبصیر سے روایت کی ہے ابوبصیر کا بیان ہے کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ فرزند رسول اللہ! میں نے آپ کے پدر بزرگوار کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ امام قائم علیہ السلام کے بعد بارہ امام ہوں گے ؟

فقال: " قد قال " اثنا عشر مديًا " ولم يقل " اثنا عشر امامًا " ولكنهم قوم من شيعتنا يدعون الناس الى موالاة و معرفة حقنا .

آپ نے فرمایا: میرے پدر بزرگوار نے ارشاد فرمایا ہے کہ بارہ مہری ہوں گے۔ یہ نہیں فرمایا کہ بارہ امام ہوں گے۔ لیکن وہ (مہری) ایسے ہوں گے جو لوگوں کو ہم اہل بیت کی موالات اور ہمارے حق کے پہچاننے کی دعوت دیں گے۔

(نوٹ) اعلم هذاك الله بسداد ان علم آل محمد ليس فيه اختلاف بل بعضه يصدق بعضنا وقد روينا احاديث عنهم صلوات الله عليهم جمة في رجعة الائمة الاثنى عشر فكانت عليهم عيون من السائل الضعف عن احتمال هذا العلم الخاص الذي خص الله سبحانه من شاء من خاصته وتكدر به علي من اراد من بريته كما قال سبحانه وتعالى " ذلک فضل الله يؤتيه من يشاء و الله ذو الفضل العظيم " (سورة العنكبوت ۴) فأول بهن حسن رجعت لا يصعب عليه فينكر قلبه فيكفر.

فقد روى في الحديث عنهم عليه السلام ما كل ما يعلم يقال ولا كل ما يقال حان وقته ولا كل ما حان وقته حضر اهله و روى ايضا: لا تقوا الجبت والطاغوت و

تقولوا الرجعة ، فان قالوا: قد كنتم تقولون ؟ قولوا ان لا نقول وهذا من باب التقيّة التي تعبد الله بها عبادة في زمن الاوصياء .

ترجمہ: ” واضح ہو کہ آل محمد کے علم میں باہمی کوئی اختلاف نہیں بلکہ وہ آپس میں ایک دوسرے کی تصدیق کرتے ہیں اور ہمارے یہاں اثنا عشر علیہم السلام کی رجعت کے متعلق کثرت سے احادیث موجود ہیں مگر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جب امام جعفر صادق علیہ السلام نے سائل کے ضعف ایمان کو دیکھا اور یہ محسوس کیا کہ یہ شخص ہمارے مخصوص علوم کی تاب نہ لاسکے گا جس کو اللہ سبحانہ نے مخصوص فرمایا جس کو چاہا اور اپنی مخلوق میں جس کو چاہا اس علم سے مکرم فرمایا جیسا کہ خود اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ: ” ذلک فضل الله يؤتيه من يشاء و الله ذو الفضل العظيم “ (سورة العنكبوت: ۴)

ترجمہ: ” یہ اللہ کا فضل و کرم ہے اس کو جسے وہ چاہتا ہے عطا کرتا ہے اور اللہ تو بڑا ہی فضل و کرم کرنے والا ہے۔ “

تو آپ نے اس کی ایک ایسی عمدہ تاویل فرمائی جسے وہ برداشت کرے اور وہ قلب سے انکار کر کے کفر نہ کرے۔

چنانچہ ائمہ علیہم السلام کی احادیث میں ہے کہ تمام بات جس کا علم ہے وہ کہی نہیں جاتی اور وہ تمام بات جو کہی گئی ہے ایسا نہیں ہے کہ اس کا وقت آگیا ہے اور اب بھی نہیں ہے کہ جس کا وقت آگیا ہے اس کے اہل بھی موجود ہوں اور یہ بھی روایت کی گئی ہے کہ امام علیہ السلام نے فرمایا کہ ” جبیت و طاعت کا نام نہ ہو بلکہ صرف رجعت کہو اور اگر لوگ یہ کہیں کہ پہلے تو تم لوگ یہ کہتے تھے ؟ تو تم ان کو جواب دو کہ اب ہم اس کے قائل نہیں ہیں۔ “ تو آپ نے یہ تقیہ کے پیش نظر کیا جس کا اللہ تعالیٰ نے اوصیاء کے زمانے میں حکم دیا ہے۔

کتاب ” بشارت “ مؤلفہ سید ضی الدین علی بن طاووس میں مرقوم ہے کہ: میں نے ایک کتاب میں دیکھا جو جعفر بن محمد بن مالک کوفی کی تالیف ہے

اس میں اپنے اسناد کے ساتھ حمران سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا:  
 ”عَمَّا لَدُنَّا مِائَةَ أَلْفِ سَنَةٍ لِسَائِرِ النَّاسِ عَشْرُونَ أَلْفَ  
 سَنَةً وَثَمَانُونَ أَلْفَ سَنَةٍ لِأَكْلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمُ السَّلَامُ  
 یعنی ”دنیا کی عمر ایک لاکھ سال کی ہے جس میں بیس ہزار سال تمام لوگوں کے لیے  
 ہے اور اسی ہزار سال آل محمد علیہ وعلیہم السلام کے لیے ہیں۔“  
 سید رضی الدین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے یاد ہے کہ میں نے طبر بن عبد اللہ  
 کی کتاب میں یہ روایت اس سے زیادہ تفصیل کے ساتھ دیکھی ہے۔  
 (نوٹ) یہ تمام روایات کتاب حسن بن سلیمان سے ماخوذ ہیں اور وہ روایات جو محمد  
 بن عباس سے ان کے اسناد سے مروی ہیں وہ کتاب کنز الفوائد میں مذکور ہیں۔

### ۱۳۹ رجعت کی مخصوص آیت

حسن بن محبوب کی کتاب ”المشیخہ“ میں اسناد متصل کے ساتھ محمد بن مسلم  
 سے اور انھوں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے  
 قول خدا: ”رَبَّنَا آمَنَّا بِأَنَّكَ أَنْتَ الْغَنِيُّ وَأَنْتَ الْغَنِيُّ وَأَنْتَ الْغَنِيُّ“ (سورہ مؤمن: ۱۱)  
 ترجمہ ”اے ہمارے پروردگار! تو نے ہمیں دوسری موت دی اور دوسری  
 زندہ کیا۔ پس ہمیں اپنے گناہوں کا اعتراف ہے پس کیا اس سے  
 نکلنے کا کوئی راستہ ہے؟“

قال: ”هُوَ خَاصٌّ لِقَوْمٍ فِي الرَّجْعَةِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَيَجْرِي فِي  
 الْقِيَامَةِ فَبَعْدًا لِلْقَوْمِ الظَّالِمِينَ“

آپ نے فرمایا: یہ آیت مخصوص ہے ان اقوام کے لیے جو موت کے بعد دوبارہ رجعت  
 کریں گے۔ اور یہ قیامت تک جاری رہے گی۔ اللہ اس ظالم قوم کو  
 دور رکھے۔“ (منتخب البہار)

### ۱۴۰ رجعت امام حسین علیہ السلام

حسین بن محمد نے معنی سے، انھوں نے ابو الفضل سے، انھوں نے  
 ابن صدوق سے، انھوں نے مفصل بن عمر سے اور انھوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام

روایت نقل کی ہے کہ امام م نے ارشاد فرمایا:  
 قال: ”كَأَنِّي بِسِيرٍ مِنْ نَوَاقِدِ وَضَعِ وَقَدْ ضَرَبَتْ  
 عَلَيْهِ قَبَّةٌ مِنْ يَاقُوتَةِ حِمَاةٍ مَكْمَلَةٍ بِالْجَوْهَرِ  
 وَكَأَنِّي بِالْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ جَالِسًا عَلَى ذَلِكَ  
 السَّرِيرِ، وَحَوْلَهُ تَسْعُونَ أَلْفَ قَبَّةٍ خَضْرَاءَ۔ وَ  
 كَأَنِّي بِالْمُؤْمِنِينَ يَزُورُونَهُ وَيَسَلُّونَ عَلَيْهِ۔  
 فيقول الله عز وجل لهم: أُولَئِكَ سَلَوْنِي! فَمَا لَمْ أَوْذِقْتُمْ  
 وَاضْطَمَدْتُمْ فَبُذِلَ يَوْمَ لَا تَسْأَلُونَ حَاجَةً مِنْ  
 حَوَائِجِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِلَّا قَضَيْتُهَا لَكُمْ، فَيَكُونُ  
 أَكْلُكُمْ وَشَرِبُكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ، فَبُذِلَ وَاللَّهِ الْكِرَامَةُ۔  
 بَيَان: ”سؤال حوائج الدنيا يدل على أنَّ هذا في الرجعة إذ هي  
 لا تسأل في الآخرة“ (کامل الزیارة)

(ترجمہ)  
 امام نے فرمایا: گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ ایک نور کا تخت رکھا گیا ہے اور اس پر یاقوت مرخ  
 کا ایک قبة نصب ہے جس میں جواہرات جڑے ہوئے ہیں اور یہ دیکھ رہا  
 ہوں کہ اُس تخت پر حضرت امام حسین علیہ السلام تشریف فرما ہیں، اور  
 آپ کے گرد ساٹھ ہزار سبز رنگ کے قبة نصب ہیں۔ اور یہ بھی دیکھ رہا  
 ہوں کہ مومنین اگر آپ کی زیارت سے مشرف ہو رہے ہیں اور آپ کو سلام  
 کر رہے ہیں۔

پس اللہ عز وجل ان سے ارشاد فرماتا ہے کہ: میرے دوستو! تمہیں جو کچھ مانگنا ہو  
 مانگ لو واقعاً تم لوگوں نے ایک عرصہ دراز تک بڑی اذیتیں برداشت  
 کیں اور بہت ظلم سہے مشقتیں برداشت کیں، آج تم دنیا و آخرت میں  
 سے حاجت طلب کرو میں تمہیں عطا کروں۔

پھر ان لوگوں کے کھانے پینے کا سارا انتظام جنت سے ہوگا۔ خدا کی قسم، یہ  
 ان پر اللہ تعالیٰ کا بڑا کرم ہوگا۔

(نوٹ): اس حدیث میں حوائج دنیا کی لفظ بتاتی ہے کہ یہ رجعت کے متعلق ہے اس لیے کہ  
 آخرت میں تو طلب حاجت کا سوال ہی کیا ہے۔ (کامل الزیارت)



(۱۳۱)

حیرتی نے جو علیہ السلام کی خدمت میں روانہ کیا اس میں ایک ایسے شخص کے متعلق سوال کیا کہ جو حق کا قائل ہے متعہ کو حلال جانتا ہے اور رحبت پر یقین رکھتا ہے وغیرہ وغیرہ

### رجعت پر گواہی

(۱۳۲)

ناجیہ مقدسہ سے جو توفیق محمد حیرتی کے پاس آئی جس کا ذکر آئندہ تفصیل سے آئے گا۔ اس میں یہ بھی ہے :

”اَشْهَدُ اَنْكَ حَجَّةُ اللهِ اَنْتُمْ الْاَوَّلُ وَالْآخِرُ وَاَنْ رَجَعْتُمْ حَقَّ لَارِبِّ فِيهَا يَوْمٌ :

(آیت) ”لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِيْ اِيْمَانِهَا خَيْرًا“ (النعام : ۱۵۸)

ترجمہ روایت : ”میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ حجت خدا ہیں، آپ حضرات اول ہیں اور آپ حضرات ہی آخر ہیں۔ اور آپ حضرات کی رجعت حق ہے اس میں کوئی شک نہیں اس دن

ترجمہ آیت : ”اُس شخص کا ایمان لانا اُسے کوئی فائدہ نہ دے گا جو کہ پہلے سے ایمان نہ رکھتا ہو گا یا اُس نے اپنے ایمان کے ساتھ کوئی نیکی نہ کمائی ہوگی۔“

### رجعت کیلئے اللہ کا وعدہ

(۱۳۳)

کتاب ”علل الشرائع“ کے ایک مقدمے میں ہے کہ :

قال : اخبر الله تعالى نبيه صلى الله عليه وسلم في كتابه ما يعصِب اهل بيته بعده : من القتل والغصب والبلاء ثم يردُّهم الى الدنيا ويقتلون اعداءهم ويمسكهم الارض وهو قوله تعالى :

(الآية) ”وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الرُّسُومِ مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ اَنَّ

الْاَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصَّالِحُونَ“ (سورة انبياء : ۱۰۵)  
وقوله : ”وَعَدَ اللهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ“ (سورة النور : ۵۵)

ترجمہ روایت : ”اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی ہے کہ اُن کے بعد اُن کے اہل بیت پر کیا مصائب وارد ہوں گے، یعنی وہ قتل کیے جائیں گے، اُن کے حقوق غصب کیے جائیں گے اور طرح طرح کی بلاؤں میں مبتلا ہوں گے مگر اس کے بعد وہ دوبارہ دنیا میں بھیجے جائیں گے اور وہ اپنے دشمنوں کو قتل کریں گے اور ساری روئے زمین کے مالک بنائے جائیں گے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

آیت : ”وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الرُّسُومِ مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ اَنَّ الْاَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصَّالِحُونَ“ (سورة انبياء : ۱۰۵)

ترجمہ آیت : اور بیشک ہم نے زبور میں پیغام (ذکر) کے بعد لکھ دیا تھا کہ زمین کے وارث میرے صالح بندے ہوں گے۔“

اور اللہ تعالیٰ کا یہ بھی ارشاد ہے :

(آیت) ”وَعَدَ اللهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ“ (سورة النور : ۵۵)  
ترجمہ آیت : ”اللہ نے تم میں سے اُن سے وعدہ کیا ہے جو ایمان لائے اور اعمال صالحہ بجالائے، کہ وہ بالضرور اُن کو زمین میں نائب بنائے گا جس طرح اُن سے پہلوں کو اُس نے نائب بنایا تھا اور یقیناً اُن کے لیے دین کو مستحکم بنائے گا۔۔۔“

### قرآن میں رجعت کا ذکر عذاب کے ساتھ

(۱۳۴)

سعد بن عبد اللہ کے رسالہ ”فی انواع الآيات“ میں بروایت ابن قولویہ مرقوم ہے کہ حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ : قول خدا  
الآیت ”وَإِنَّ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا عَذَابًا دُونَ ذَلِكَ وَلَكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ“ (سورة النور آیت ۲۴)

ترجمہ : ”اور بیشک جنہوں نے ظلم کیا اُن لوگوں کیلئے اس کے سوا بھی عذاب ہوگا لیکن اُن کی اکثریت نہیں جانتی۔“ درحقیقت جبریل اس کو اس طرح لیکر نازل ہوا تھا

”وَإِنَّ لِلظَّالِمِينَ آلَ مُحَمَّدٍ عَذَابًا دُونَ ذَلِكَ وَلَكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ“ یعنی زمانہ

سے رجعت کے عذاب کو اکثر لوگ نہیں جانتے۔

## دَابَّةُ الْأَرْضِ سے مراد

(۱۳۵)

حضرت امام رضا علیہ السلام نے قول خدا:  
آیت ”وَاٰخِرُ جَزَاؤُهُمْ دَابَّةٌ مِّنَ الْأَرْضِ تَكَلِّمُهُمْ“ (النمل: ۲۷)  
ترجمہ ”ہم ان کے لیے زمین میں سے ایک دابہ نکالیں گے جو ان سے  
کلام کرے گا۔“

کے متعلق فرمایا اس سے مراد حضرت علی علیہ السلام ہیں۔ (مناقب ابن شہر آشوب)  
ابو عبد اللہ جدلی سے روایت ہے کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے  
ارشاد فرمایا کہ: ”میں دَابَّةُ الْأَرْضِ ہوں۔“

(مناقب ابن شہر آشوب)

## رجعت پر ایمان نہ رکھنے والے

(۱۳۶)

جابر نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے  
قول خدا: ”أَمْوَاتٌ غَيْرُ أَحْيَاءٍ“  
(وہ تو مردے ہیں بغیر زندگی کے) (نمل: ۲۱)

آپ نے فرمایا: اس سے مراد: کفار غیر مومنین۔

آیت: اور: ”وَمَا يَشْعُرُونَ أَتَىٰ أَنَّهُمْ يُبْعَثُونَ“ (نمل: ۲۱)  
(اور وہ نہیں جانتے کہ کس وقت وہ اٹھائے جائیں گے۔)

اس سے مراد: اَنَّهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ وَأَنَّهُمْ يَشْرِكُونَ: (وہ ایمان نہیں لائیں گے مشرک رہیں گے)  
آیت: اور اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَاحِدٌ  
(تمہارا معبود، معبود واحد ہے)

مراد: یعنی: فَاتَّهَ كَمَا قَالَ اللّٰهُ: تَوَّهَ اَبَسَاہَ جِیْسَا کہ اللہ تعالیٰ نے کہا ہے  
آیت: اور ”قَالَتِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ“  
(پس وہ ایمان نہیں رکھتے)

اس کا مطلب یہ ہے کہ: لَا یُؤْمِنُونَ بِالرَّجْعَةِ اَنَّهُ حَقٌّ

یعنی: وہ لوگ رجعت پر ایمان نہیں رکھتے حالانکہ وہ حق ہے۔

(تفسیر عیاشی)

ابو حمزہ نے بھی حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔ (تفسیر عیاشی)

## وَالنَّهَارِ اِذَا جَلَّهَا کی تفسیر

(۱۳۸)

عبد الرحمن بن محمد علوی نے معننا ابن عباس سے روایت کی ہے کہ انھوں  
نے قول خدا: ”وَالنَّهَارِ اِذَا جَلَّهَا“ (سورة الشمس: ۲)  
(قسم ہے دن کی جب وہ روشن ہوتا ہے)

کے متعلق فرمایا: ”الْاُثْمَةُ مَنَا اَهْلَ الْبَيْتِ یَمْلُکُوْنَ الْاَرْضَ فِیْ الْاٰخِرِ  
الْقَرَّانِ فِیْمَلُؤْنَهَا عَدْلًا وَقِسْطًا“

اس سے مراد: ”ہم اہل بیت کے اُثْمَةُ ہیں جو آخر زمانہ میں زمین کے مالک ہوں گے اور  
اسے عدل و انصاف سے بھر دیں گے۔“

## منکرین رجعت کیلئے قرآنی آیات رد

(۱۳۹)

تفسیر نعمانی میں ان روایات کے ذیل میں جو حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے  
وارد ہوتی ہیں کہ: اُن لوگوں کی رد جو رجعت کے منکر ہیں اللہ تعالیٰ کے یہ قول ہیں:

آیت ”وَلِیَوْمٍ نَّحْشُهُمْ مِنْ کُلِّ اُمَّةٍ فَوْجًا مِّمَّنْ یُکَذِّبُ  
بِاٰیٰتِنَا فَمَهُمْ یُوزَعُوْنَ“ (سورة نمل: ۸۳)

”اور ہم ہر قوم کے ایک گروہ کو محشور کریں گے جو کہ ہماری آیتوں کی  
تکذیب کرتا تھا پس انھیں صفت آرا کیا جائے گا۔“

یعنی: اسی دنیا میں محشور کریں گے۔ اور آخرت کے لیے محشور کرنے کے متعلق قرآن کی  
دوسری آیت ہے:

اور قول خدا ”وَحَشَرْنَاهُمْ فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْهُمْ اَحَدًا“ (سورة الکہف: ۴۷)  
ترجمہ (اور ہم ان سب کو محشور کریں گے کسی ایک کو بھی نہ چھوڑیں گے)

یعنی: ہم آخرت کے لیے محشور کریں گے کسی کو بھی نہ چھوڑیں گے۔

منکرین رجعت کی رد کے لیے دوسری آیت:

(آیت) ”وَحَرَّامٌ عَلٰی قَرِیْبَةٍ اَهْلَکُنْهَا اَنفُسُہَا لَا یَرْجِعُوْنَ“  
(اور وہ آبادیاں جن کو ہم نے عذاب نازل کر کے ہلاک کیا ہے (الانبیاء: ۲۱))

وہ زمانہ رجعت میں دوبارہ پلٹائے نہیں جائیں گے۔

لیکن قیامت میں تو سب ہی پلٹائے جائیں گے کسی کو نہ چھوڑا جائے گا۔

اور ان لوگوں کی رو کے لیے مثال کے طور پر یہ آیت (سورہ آل عمران آیت ۱۸)  
 ”وَرَاٰذَاخَذَ اللّٰهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ لَمَا آتَيْتُكُمْ  
 مِنْ كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مُّصَدِّقٌ  
 لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنْصُرُنَّهُ“

ترجمہ: ”اور جب اللہ نے انبیاء سے عہد لیا کہ جس کتاب و حکمت سے  
 میں نے تمہیں نوازا ہے۔ پھر جو کچھ تمہارے پاس ہے اُس کی  
 تصدیق کرنے والا ایک رسول بھی تمہارے پاس آیا ہوا ہے تو  
 تمہیں ضرور اُس رسول پر ایمان لانا ہوگا اور ضرور اس کی مدد کرنی ہوگی۔“  
 ظاہر ہے کہ انبیاء کا یہ وعدہ نفرت زمانہ رجعت ہی میں پورا ہوگا۔

نیز یہ آیت جس میں اللہ تعالیٰ نے اُمّت سے نفرت اور دشمنوں سے انتقام  
 کا وعدہ کیا: ”وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ  
 لِيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفْنَا الَّذِيْنَ مِنْ  
 قَبْلِهِمْ“ وَلِيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنََهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى  
 لَهُمْ وَلِيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اٰمِنًا ط  
 يَعْبُدُوْا نَحْنُ لَا يَشْرِكُوْنَ فِيْ شَيْئًا ط...“ (سورہ النور ۵۵)  
 ترجمہ: ”اللہ نے تم میں سے اُن لوگوں سے جو کہ ایمان والے اور اعمال صالح بجالانے  
 والے ہیں وعدہ کیا ہے کہ وہ بالضرور اُن کو زمین میں نائب و خلیفہ بنائے  
 گا جس طرح کہ اُن سے پہلوں کو اُس نے نائب و خلیفہ بنایا تھا اور اُن کے  
 دین کو جو کہ اُس نے اُن کے لیے پسند کیا ہے یقیناً اُن کے لیے مستحکم کرے گا  
 تاکہ اُن کے خوف کو اس سے بدل دے پس وہ میری ہی عبادت کریں گے  
 اور میرے ساتھ کسی شے کو شریک نہ قرار دیں گے۔“

وهذا لا يكون الا في الرجعة -

(اور یہ وعدہ بھی اُسی وقت پورا ہوگا جب وہ دنیا میں دوبارہ آئیں گے۔ یعنی رجعت میں۔)

علاوہ بری یہ آیت بھی رجعت کے لیے ہے:

(آیت) ”وَنُرِيْدُ اَنْ نُّمَكِّنَ عَلَى الَّذِيْنَ اسْتَضَعِفُوْا فِي الْاَرْضِ  
 وَنَجْعَلَهُمْ اٰرَئِمَةً وَنَجْعَلَهُمُ النُّوْرَ شِيْئًا ط“ (سورہ قصص: ۵)  
 ترجمہ: اور ہم نے چاہا کہ جو زمین میں بے بس کیے گئے تھے اُن پر احسان کریں اور انہیں امام بنادیں اور اُن پر نور ڈالیں۔“

اور یہ آیت بھی رجعت کیلئے ہے:  
 (آیت) : ”اِنَّ الَّذِيْ فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لَرَاٰذَكَ اِلَى مَعَادٍ“ (قصص: ۲۵)  
 ترجمہ: ”بیشک وہ جس نے آپ پر قرآن فرض کیا۔ وہ آپ کو آپ کی منزل (معاد)  
 کی طرف ضرور لوٹا دے گا۔“

ای رجعة الدُّنْيَا : یعنی اس دنیا میں دوبارہ واپس آئیں گے۔

ایک مثال اور ہے قول خدا ہے:

(آیت) ”اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَهُمْ  
 اُنُوفٌ حَذَّاءَ الْمَوْتِ فَقَالَ لَهُمُ اللّٰهُ مُوتُوْا  
 ثُمَّ اَحْيَاهُمْ ط“ (سورہ البقرة: ۲۴۳)

ترجمہ: ”کیا تو نے اُن کو نہیں دیکھا جو اپنے گھروں سے موت سے ڈر کر  
 نکل کھڑے ہوئے اور وہ ہزاروں تھے پس اللہ نے اُن سے کہا:  
 مر جاؤ (وہ مر گئے) پھر (اللہ نے) اُن کو زندہ کر دیا۔“

ایک اور قول خدا رجعت کے لیے:

(آیت) ”وَاخْتَارَ مُوسٰى قَوْمَهُ سَبْعِيْنَ رَجُلًا لِّمِيقَاتِنَا ط  
 ترجمہ: ”اور موسیٰ نے اپنی قوم کے ستر آدمیوں کو ہماری میقات (ملاقات)  
 کے لیے منتخب کیا۔۔۔“ (سورہ الاعراف: ۱۵۵)

(فَوَدَّ هُمْ اللّٰهُ تَعَالٰى بَعْدَ الْمَوْتِ اِلَى الدُّنْيَا وَشَرِبُوا وَانَلَحُوا وَمِثْلَهُ  
 خَبَرُ الْعَزِّيْوِيْنَ -)

(پس اللہ تعالیٰ نے انہیں (ستر آدمیوں کو) موت کے بعد (زندہ کر کے) دنیا میں بھیجا  
 اور وہ دنیا میں رہے۔ انہوں نے کھایا پیا اور نکاح وغیرہ کیے۔)  
 اسی طرح حضرت عزریٰ کا قصہ ہے جو قرآن میں موجود ہے۔

امیر المؤمنینؑ نے فرمایا کہ میں صاحب عصا و میسم ہوں

(۱۵۰)

عبداللہ بن محمدؑ نے ابراہیم بن محمد ثقفیؑ سے، انہوں نے بعض سے مرفوعاً  
 اور اُس نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ:  
 قال امیر المؤمنینؑ: اِنِّیْ لَصَاحِبُ الْعَصَا وَالْمِیْسَمِ . الْخَبَرِ  
 امیر المؤمنینؑ نے فرمایا: میں صاحب عصا و میسم ہوں۔ (بعض روایات)

لہ میسم کے معنی ناک پر نشان لگانے والا۔ رجعت میں آیت کفار کی ناک پر نشان

(۱۵۱)

احمد بن محمد و عبد اللہ بن عامر نے ابن سنان سے، انھوں نے مفصل سے  
مفصل نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے  
فرمایا کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ:

” اَنَا صَاحِبُ الْعَصَا وَالْمِيسَمِ ”

میں صاحب عصا اور صاحب میسم ہوں۔ (یعنی ناک پر نشان ڈالنے والا ہوں)  
(بصائر الدرجات)

(۱۵۲)

میں بار بار رجعت کرنے والا ہوں

ابو الفضل علوی نے سعد بن عیسیٰ سے، انھوں نے ابراہیم بن حکم ابن ظہیر سے  
انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے شریک بن عبد اللہ سے، انھوں نے عبد الاعلیٰ سے  
انھوں نے ابی وقاص سے، انھوں نے سلمان فارسی سے، اور سلمان فارسی نے حضرت  
امیر المومنین علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ:

قال: ” اَنَا صَاحِبُ الْمِيسَمِ وَاَنَا الْفَارُوقُ الْاَكْبَرُ وَاَنَا صَاحِبُ الْبِكْرَاتِ  
وَدَوْلَةِ الدُّوَلِ ”

آپ نے فرمایا: ” میں صاحب میسم ہوں اور میں فاروق اکبر ہوں اور میں صاحب بکرات  
(یعنی بار بار رجعت کرنے والا ہوں) اور دولت الدول (حاکموں کا بادشاہ) ہوں

(بصائر الدرجات)

(۱۵۳)

میری ذریت کے ذریعہ نصرت مومنین

حضرت امیر المومنین علیہ السلام کے قول: ” عَلِيٌّ يَدِي تَقُومُ السَّاعَةِ ”  
کا شرح میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے۔ آپ نے فرمایا:  
یعنی: ” الرَّجْعَةُ قَبْلَ الْقِيَامَةِ، يَنْصُرُ اللَّهُ فِي وَبَذَرِيَّتِي  
الْمُؤْمِنِينَ ”

یعنی: (رجعت میں قیامت سے پہلے اللہ تعالیٰ میرے اور میری ذریت  
کے ذریعے مومنین کی نصرت فرمائے گا۔)

(۱۵۴) ” اِنَّهُمْ يَكِيدُونَ ” کی تفسیر

جعفر بن احمد نے عبید اللہ بن موسیٰ سے، انھوں نے بھائی سے، بھائی نے

اپنے والد سے، انھوں نے ابوبصیر سے، اور ابوبصیر نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق  
علیہ السلام سے قول خدا ” اِنَّهُمْ يَكِيدُونَ كَيْدًا ” (طارق: ۱۵)

” تحقیق وہ ایک چال چلتے ہیں۔ ”

قال: ” كَادُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَادُوا عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلَامُ وَكَادُوا

فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ. فَقَالَ اللَّهُ بِأَحْمَدٍ! ” اِنَّهُمْ

(آیت: ) يَكِيدُونَ كَيْدًا وَكَانَ كَيْدُ كَيْدًا. فَهَمَّ الْكُفْرَيْنَ  
بِأَحْمَدٍ! ” اَمْهَلُهُمْ رَوَيْدًا ”

لَوْ دَبَّحْتَ الْقَائِمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَنْتَقِمَ لِي مِنَ الْجَبَّارِينَ وَ

الطَّوَاعِيتِ مِنْ قَوْلِي وَبَنِي أُمِّيَّةٍ وَسَائِرِ النَّاسِ - ”

آپ نے فرمایا کہ ان لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کید و مکر کیا، حضرت  
علی علیہ السلام سے کید و مکر کیا اور حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام سے  
کید و مکر کیا تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

ترجمہ آیت: ” ان لوگوں نے کید و مکر کیا اور بڑے سے بڑا کید و مکر کیا مگر تم ان  
کافروں کو چھوڑو۔ (اے محمد بن!) تم انھیں تھوڑی مدت اور دیدو۔ ”

اور جب امام قائم آئیں گے تو وہ میری طرف سے بنی امیہ، قریش اور دیگر  
لوگوں کے جابروں اور طاغوتوں سے انتقام لیں گے۔ ” (تفسیر فرات)

(۱۵۵) فَاَمَدَمَ عَلَيْهِمُ رَبُّهُمْ کی تفسیر

محمد بن عباس نے علی بن محمد سے، انھوں نے ابی جمیل سے، انھوں نے حلبی  
سے اور ایسے ہی رواۃ سے، انھوں نے علی بن حکم سے، انھوں نے ابان بن عثمان سے، انھوں نے  
فضل بن عباس سے، انھوں نے ابو عبد اللہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت  
کی ہے کہ آپ نے قول خدا: ” فَاَمَدَمَ عَلَيْهِمُ رَبُّهُمْ بِذُنُوبِهِمْ فَسَوَّاهُمْ ”  
یعنی ” پس ان کے گناہ کے سبب ان کا رب ان پر غضبناک اور انھیں پیوند خاں کر دیا۔ ”  
آپ نے فرمایا: یہ رجعت کے وقت ہوگا۔ ” وَلَا يَخَافُ عُقْبَاهُمْ ” (اور اسے اپنے  
انجام کا کوئی خوف نہیں۔)

قال: ” لَا يَخَافُ مِنْ مِثْلِهِمَا اِذَا رَجَعَ - ” یعنی رجعت سے بخوف ہے۔ ”  
(کنز جامع الفوائد)



## کَلَّا سَوْفَ تَعْمَلُونَ کی تفسیر

(۱۵۷)

تفسیر اہل بیت علیہم السلام میں ہے کہ ہمارے بعض اصحاب نے محمد بن علی سے انھوں نے عمر بن عبدالعزیز سے، انھوں نے عبداللہ بن نجیح سے روایت کی ہے اور عبداللہ بن نجیح کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے آیت: "كَلَّا سَوْفَ تَعْمَلُونَ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْمَلُونَ" (الکافرون: ۱۳) (آگاہ ہو جاؤ کہ تم جلدی جان لو گے پھر آگاہ ہو جاؤ کہ تم بہت جلد جان لو گے) اس آیت کے متعلق امام نے فرمایا:

"مَرَّةٌ فِي السَّكَّةِ وَمَرَّةٌ أُخْرَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ"

(ایک مرتبہ تو زمانہ رجعت میں جان لیں گے اور دوسری مرتبہ قیامت کے دن۔) (کنز جامع الفوائد)

## وَعَدَ كَے دن سے مراد رجعت

(۱۵۸)

مرفوعاً محمد بن خالد سے روایت ہے کہ انھوں نے ابن سہام سے، انھوں نے عبداللہ قاسم سے، انھوں نے محمد بن یحییٰ سے، انھوں نے میسر سے اور میسر نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے قول خدا (آیت) "خَاشِعَةً أَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ" (سورة المعارج: ۲۴) "الَّذِي كَانُوا يُوعَدُونَ" ترجمہ: "اُن کی آنکھیں (شرم سے) جھکی ہوں گی۔ اور ذلت اُن پر چھائی ہوگی، وہی وہ دن ہوگا جس کا اُن سے وعدہ کیا گیا تھا۔"

قال ۴: يوم اخروج القائم عليه السلام:

یعنی: وہ دن جس کا وعدہ کیا گیا ہے وہ ظہور و خروج امام قائم علیہ السلام کا دن ہوگا۔

(کنز جامع الفوائد)

## رجعت کا مکذِّب

(۱۵۹)

احمد بن علی بن کثوم کا بیان ہے کہ احکم بن نضال کے سامنے جب رجعت کا ذکر ہوتا تو وہ اس سے انکار کرتا اس لیے ہم لوگ اُس کو مکذِّب میں شمار کرتے تھے۔ (رجال کشی)

## اس آیت کا مطلب جابر کو معلوم ہے

(۱۶۰)

احمد بن علی قمی نے ادریس بن ایوب سے، انھوں نے حسین ابن سعید سے، انھوں نے ابن محبوب سے، انھوں نے عبدالعزیز عذری، انھوں نے زرارہ سے، انھوں نے حضرت ابو جعفر امام باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے۔ کہ آپ نے فرمایا کہ قرآن مجید آیت: "إِنَّ الَّذِي فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لَرَأْدُكَ إِلَى مَعَادٍ" (سورة قصص: ۱۵) بیشک وہ جس نے تم پر قرآن کو فرض کیا ہے، وہ تم کو معاد کی طرف پلٹا دیگا۔ اس آیت کا مطلب جابر کو معلوم ہے۔ (رجال کشی)

## جابر سدا اس آیت کی تلاوت کرتا ہے

(۱۶۱)

ان ہی اسناد کے ساتھ حسین نے ہشام بن سالم سے، انھوں نے محمد بن مسلم اور زرارہ سے روایت کی ہے کہ ان دونوں کا بیان ہے کہ ہم نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر سے ان احادیث کے متعلق سوال کیا جو ہم جابر سے روایت کرتے ہیں اور کہا کہ ہمیں جابر سے کیا مطلب؟ آپ نے فرمایا: بلغ من ایمان جابر أنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ هَذِهِ الْآيَةَ "إِنَّ الَّذِي فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لَرَأْدُكَ إِلَى مَعَادٍ" (قصص: ۱۵) یعنی: جابر کا ایمان اس بندے پر جا پہنچا ہے کہ وہ اس آیت: "إِنَّ الَّذِي فَرَضَ... معاد کی سدا تلاوت کرتا رہتا ہے۔"

ان ہی اسناد کے ساتھ حسین نے محمد بن اسماعیل سے، انھوں نے ابن اُذینہ سے اور ابن اُذینہ نے زرارہ سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔ (رجال کشی)

## مومن کی سدا رجعت پر ایمان ہے

(۱۶۲)

شیخ صدوق علیہ الرحمہ کی کتاب "صفات الشیعة" میں مرقوم ہے کہ علی بن احمد بن عبداللہ بن ابی عبداللہ برفی نے اپنے اسناد کے ساتھ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: قال ۴: "مَنْ أَقَرَّ بِسَبْعَةِ أَشْيَاءَ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَذَكَرْنَا الْإِيمَانَ بِالرَّجْعَةِ" آپ نے فرمایا: "جو شخص سات باتوں کا اقرار کرتا ہے وہ مومن ہے۔ اور منجملہ ان سات کے رجعت پر ایمان کا بھی ذکر فرمایا۔"

اور اسی کتاب میں ہے کہ ابن عبدوس نے ابن قتیبہ سے، انھوں نے فضل بن شاذان سے اور انھوں نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ:

قَالَ الرَّضَاءُ: مَنْ أَقَرَّ بِتَوْحِيدِ اللَّهِ - وَسَاقِ الْكَلَامِ إِلَى أَنْ قَالَ: وَأَقَرَّ بِالزَّجَعَةِ وَالْمُتَعَتِينَ وَآمَنَ بِالْعَوَاجِ وَالْمَسَاءِلَةِ فِي الْقَبْرِ وَالْجَوْضِ وَالشَّفَاعَةِ وَخُلُقِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَالصَّلَاحِ وَالْمِيزَانِ، وَالْبَعْثِ وَالنَّشُورِ وَالْجَزَاءِ وَالْحِسَابِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ حَقًّا وَهُوَ مِنْ شِيعَتِنَا أَهْلِ الْبَيْتِ

ترجمہ: امام رضا علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: جو شخص توحید الہی کا اقرار کرے اور اپنے کلام کو آگے بڑھاتے ہوئے فرمایا: اور رجعت و متعین کا اقرار کرے مینر معراج و سوال قبر و جوض و شفاعت و خلقت جنت و دوزخ و صراط و میزان و بعث و نشور، و جزاء اور حساب پر ایمان رکھتا ہے وہ حقیقتاً مومن ہے اور وہ ہم اہل بیت کے شیعوں میں سے ہے۔

”تذیل پ: (نوٹ)

اعلم یا اخي اِنِّي لَا اُفْطِنُكَ تَرَابَ بَعْدَ مَا مَهَّدْتُ وَاضَحْتُ لَكَ فِي الْقَوْلِ بِالزَّجَعَةِ الَّتِي اجْمَعَتِ الشَّيْعَةُ عَلَيْهَا فِي جَمِيعِ الْأَعْصَانِ وَاشْتَهَرَتْ بَيْنَهُمْ كَالشَّمْسِ فِي رَابِعَةِ النَّهَارِ حَتَّى نَظَمُوهَا فِي اشْعَارِهِمْ وَاحْتَجُّوا بِهَا عَلَى الْمَخَالِفِينَ فِي جَمِيعِ أَمْصَارِهِمْ وَشَنَعَ الْمَخَالِفُونَ عَلَيْهِمْ فِي ذَلِكَ وَابْتَدَوْهُ فِي كُتُبِهِمْ دَأْسًا فَارِهِمْ -

منهم الرَّايزِيُّ وَالنَّبِيسَابُورِيُّ وَغَيْرُهُمَا وَقَدْ مَرَّ كَلَامُ ابْنِ أَبِي الْحَدِيدِ حَيْثُ أَوْضَحَ مَذْهَبَ الْأَمَامِيَّةِ فِي ذَلِكَ وَلَوْلَا مَخَافَةُ النُّطُولِ مِنْ غَيْرِ طَائِلٍ لَا وَرَدَتْ كَثِيرًا مِنْ كَلِمَاتِهِمْ فِي ذَلِكَ - وَكَيْفَ يَشْكُ مُؤْمِنٌ بِحَقِّيَّةِ الْأُسْمَةِ الْأَطْهَارِ عَلَيْهِ السَّلَامُ نِعْمًا لَوَاقِعَتْهُمْ فِي قَرِيبٍ مِنْ مِائَتِي حَدِيثٍ صَرِيحٍ، رَوَاهَا نَيْفٌ وَارْبَعُونَ مِنْ الثَّقَاتِ الْعِظَامِ وَالْعُلَمَاءِ الْأَعْلَامِ، فِي أَرْبَعِينَ خَمْسِينَ مِنْ مَوْثِقَاتِهِمْ كَشْفَةِ الْإِسْلَامِ :-

ترجمہ: ہم رجعت کے متعلق جو تہہ پیدیں اور وضاحتیں پیش کی ہیں اس سے میرا تو خیال ہے

کہ اس کو دیکھتے ہوئے برادران اسلام میں سے کسی کو اس رجعت میں کوئی شک و شبہ باقی نہ رہے گا جس پر ہم دوسری شیعوں کا اجماع رہا اور ان کا یہ اعتقاد ان کے درمیان آفتاب کی طرح روشن و مشہور رہا یہاں تک کہ ان لوگوں نے اپنے اشعار میں اس کو نظم بھی کیا اور مختلف دیار و امصار میں اس پر مخالفین سے بحث کرتے رہے اور مخالفین اس اعتقاد پر طعن زن ہوتے رہے اور یہ لوگ اپنی کتابوں اور تصانیف میں رجعت کو ثابت کرتے رہے اور طعنہ زن ہونے والوں میں فخر الدین رازی اور نیشاپوری جیسے لوگ ہیں اور ان دونوں کے علاوہ بھی مثلاً ابن ابی الحدید معتزلی ہیں جنہوں نے اپنی کتاب میں مذہب امامیہ کی وضاحت کی ہے۔ اگر تطویل کا خوف نہ ہوتا تو میں ان میں سے اکثر کے اقوال پیش کرتا۔

### رجعت متواتر احادیث سے ثابت

وہ مومن جو اسے اہل بیت کے حق ہونے کا قائل ہے وہ اس رجعت میں کیسے شک کر سکتا ہے جس کے متعلق ائمہ طہرین علیہم السلام کی تقریباً دو سو صریح احادیث موجود ہیں جن میں سے چالیس سے زائد کی بڑے بڑے ثقات اور علماء اعلام نے روایت کی اور اپنی پچاس سے زیادہ کتابوں میں تفسیر کیا ہے۔

### وہ علماء و ثقات شیعوں کے رجعت کے متعلق احادیث درج کی ہیں مثلاً:

- ۱- ثقة الاسلام محمد یعقوب کلینی
- ۲- شیخ صدوق محمد بن بابویہ رح
- ۳- شیخ ابو جعفر طوسی رح
- ۴- سید مرتضیٰ علم الہدی
- ۵- نجاشی
- ۶- کشی
- ۷- عیاشی
- ۸- علی بن ابراہیم قمی
- ۹- سلیم ہلالی
- ۱۰- شیخ مفید علیہ الرحمہ
- ۱۱- کراچکی
- ۱۲- نعمانی
- ۱۳- صفار
- ۱۴- سعد بن عبد اللہ
- ۱۵- ابن قولویہ
- ۱۶- علی بن عبد الحمید
- ۱۷- اور ان کے حواجز صاحب کتاب ”روایہ القوائد“
- ۱۸- محمد بن علی بن ابراہیم

۲۰۔ فرات بن ابراہیم مؤلف کتاب "التنزیل والتحریف"

۲۱۔ ابوالفضل طبرسی ۳۲۔ فضل بن شاذان

۲۲۔ ابراہیم بن محمد ثقفی ۳۳۔ شیخ شہید محمد مکی

۲۳۔ محمد بن عباس بن مروان ۳۴۔ حسین بن حمدان

۲۴۔ برقی ۳۵۔ حسن بن محمد بن جہور العمی مؤلف کتاب الواحد

۲۵۔ ابن شہر آشوب ۳۶۔ حسن ابن محبوب

۲۶۔ حسن بن سلیمان ۳۷۔ جعفر بن محمد بن مالک کوفی

۲۷۔ قطب راوندی ۳۸۔ طہر بن عبد اللہ

۲۸۔ علامہ حلی علیہ الرحمہ ۳۹۔ شاذان بن جبریل

۲۹۔ سید بہاء الدین علی بن عبد الکرم عالمی ۴۰۔ صاحب کتاب "الفضائل"

۳۰۔ احمد بن داؤد بن سعید ۴۱۔ صاحب کتاب "العتیق"

۳۱۔ حسن بن علی ابن حمزہ ۴۲۔ صاحب کتاب "الخطب"

ان کے علاوہ اور مؤلفین جن کی کتابیں ہمارے پاس موجود ہیں جن کے مؤلفین کا تعین کے ساتھ نام معلوم نہ ہو سکا، اس لیے رجعت کی احادیث کو ان کی طرف منسوب نہ کر سکا۔ اب اگر اس کے باوجود بھی حدیث رجعت کو متواتر نہ کہا جائے گا تو پھر کس حدیث کے لیے متواتر ہونے کا دعویٰ ممکن ہو سکتا ہے اور اس کے علاوہ تمام قوم شیعہ اس کی ابا عن جد (آباء و اجداد سے) روایت کرتی چلی آتی ہے۔

اور میرا تو خیال ہے کہ جو شخص اس طرح کی حدیث میں شک کرتا ہے وہ درحقیقت امتہ دین کی امامت ہی میں شک رکھتا ہے مگر مومنین کے خوف سے اس کا اظہار نہیں کرتا۔ اور مختلف جیلوں سے ملت حقہ کی تخریب میں اور متضعفین مومنین کو بہکانے میں کو شان ہے۔

(آیت) یُرِیدُ وَلَن لِّیُطْفِئُوا نُورَ اللّٰهِ بِاَنۡوَاہِیۡہِمْ وَاللّٰهُ مُتِمِّمُ نُوۡرِہٖ وَلَکُوۡرٌ اَنۡکَفِرُوۡنَ ۝ (سورہ الصف آیت ۸)

ترجمہ: لوگ تو چاہتے ہیں کہ نور خدا کو بجھو لوگوں سے بجا دیں، مگر اللہ اپنے نور کو تمام کر کے رہے گا خواہ یہ کافروں کو کتنا ہی ناپسند ہو۔

وہ علماء جنہوں نے رجعت پر کتابیں لکھیں

اب ہم تشدید و تاکید کے لیے ان علماء کے اسمائے گرامی تحریر کرتے ہیں جنہوں نے

رجعت پر مستقل کتابیں تحریر کی ہیں:

۱۔ احمد بن داؤد بن سعید جانی۔ جن کے متعلق شیخ طوسی نے اپنی کتاب "الفہرست" میں تحریر کیا ہے کہ ایک کتاب متعہ پر اور ایک کتاب رجعت پر ہے۔

۲۔ حسن بن علی بن ابی حمزہ البطائنی، نجاشی نے ان کو ان لوگوں میں شمار کیا ہے جن کی رجعت پر کوئی مستقل تصنیف ہے۔

۳۔ فضل بن شاذان نیشاپوری۔ شیخ طوسی نے اپنی کتاب "الفہرست" میں اور نجاشی نے تحریر کیا ہے کہ ان کی اثبات رجعت پر ایک کتاب ہے۔

۴۔ شیخ صدوق محمد بن علی ابن بابویہ۔ ان کو بھی نجاشی نے ان لوگوں میں شمار کیا ہے جنہوں نے رجعت پر کوئی کتاب لکھی ہے۔

۵۔ محمد بن مسعود عیاشی۔ شیخ طوسی اور نجاشی نے لکھا ہے کہ رجعت پر ان کی ایک کتاب ہے۔

۶۔ حسن بن سلیمان۔ جیسا کہ ہم نے ان سے احادیث روایت کی ہیں۔

۷۔ شیخ محمد بن حسن مرعاشی نے بحث رجعت پر ایک ضخیم کتاب تحریر کی ہے جس کا نام:

"الایقظاظ من الہجۃ بالبرہان علی الرجعة"

اس کے علاوہ دیگر ان تمام علماء جنہوں نے غیبت امام قائم کے ثبوت میں کوئی کتاب تصنیف کی ہے اس میں رجعت کا ذکر کیا ہے۔ اگرچہ اس بحث پر کوئی مستقل کتاب نہیں تصنیف کی ہے۔ اور یہی یاد رہے کہ ہمارے اکثر علماء نے ثبوت غیبت پر مستقل کتاب تصنیف کی ہے اور اس سے پہلے آپ دیکھ چکے ہیں کہ کیسے کیسے جید علماء و اکابر محدثین نے رجعت کیلئے احادیث روایت کی ہیں جن کی جلالت قدر میں کسی قسم کا کوئی شک دریب نہیں کیا جاسکتا۔

علامہ رحمۃ اللہ اپنی کتاب "خلاصۃ الرجال" کے اندر میسر بن عبد العزیز کے حالات میں تحریر کیا ہے کہ عقیقی کا بیان ہے کہ آل محمد نے ان کی تعریف کی ہے اور یہ وہ ہیں جو بحث رجعت پر مناظرہ و مجاہدہ کیا کرتے تھے۔

۱۔ تفسیر مجمع البیان "میں شیخ امین الدین طبرسی علیہ الرحمہ قول خدا:

وَرَاٰذَ اَوْ قَعِ اَنۡقُولُ عَلَیۡہِمْ" کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

یعنی: جب عذاب اور وعید ان پر لازم ہو گیا۔ اور اس کے معنی یہ بھی کہے گئے ہیں:

"جب وہ ایسے ہو گئے کہ ان میں سے کوئی فلاح پاسکتا ہے اور نہ ان کے ذریعہ

کسی کو فلاح مل سکتی۔" اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ:

"جب اللہ تعالیٰ ان پر غضبناک ہوا۔" اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ:

گے "لے مومن" اور "لے کافر"۔

اور نبی ﷺ سے یہ بھی روایت کی گئی ہے کہ:

"دَابَّةُ الارضِ تین مرتبہ خروج کریگا۔ پہلی مرتبہ وہ اقصائے مدینہ (مدینہ منورہ) سے ظاہر ہوگا اور اس کی خبر تمام صحرائیں پھیل جائے گی۔ مگر ابھی اس کی خبر قریہ یعنی مکہ میں نہیں پہنچے گی، پھر وہ طویل عرصے تک ٹھہرے گا اور اس کے بعد دوسری مرتبہ وہ مکہ کے قریب ظاہر ہوگا، اُس وقت اس کی خبر سارے صحرائیں اور مکہ میں بھی پھیل جائے گی۔

پھر ایک دن لوگ مسجد اعظمؐ کی مسجد حرام میں آئیں گے تو یہ ان لوگوں کو خوف زدہ نہیں کرے گا، بلکہ مسجد کے ایک گوشے میں رہے گا اور قریب بھی آئے گا تو دائیں جانب باہر سے حجر اسود اور باب بنی محرم کے درمیان سے دھچکر لوگ بھاگیں گے اور وہ اپنے سر سے خاک جھاڑتا ہوا لوگوں کے درمیان سے گزرے گا اور اُس کا چہرہ کوکب دُری کے مانند چمکتا ہوگا، پھر وہ زمین کے اندر چلا جائے گا اور اُسے کوئی نہ پاسکے گا اور لوگ اس سے پناہ چاہنے کے لیے نماز ادا کرنے کے لیے کھڑے ہوں گے تو وہ اُن کے پیچھے سے آئے گا اور کہے گا: اے فلان! تم اب نماز پڑھ رہے ہو۔ ذرا آگے بڑھ کر لوگوں کے چہروں پر نشان لگا دے گا اور اس نشان سے مومن اور کافر میں امتیاز ہو جائے گا۔ اسے دیکھ کر لوگ ایک دوسرے کو پکاریں گے کہ لے مومن! یا اے کافر!"

اور وہ سب کا بیان ہے کہ دَابَّةُ الارضِ کا چہرہ انسان کا اور سارا جسم طائر کے مانند ہوگا اس کے بعد اللہ تعالیٰ کا قول ہے کہ: "تَكَلَّمَ مُنْقَرٌ" یعنی وہ لوگوں سے کلام کرے گا جو لوگوں کو پسند نہ آئے گا، وہ اُن لوگوں سے ایسی زبان میں گفتگو کرے گا جسے وہ سمجھ سکیں گے وہ کہے گا کہ یہ سب لوگ جہنم میں جانے والے ہیں۔ نیز کہا گیا ہے کہ وہ کہے گا کہ یہ مومن ہے اور یہ کافر ہے۔ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ وہ لوگوں سے کہے گا:

آیت: "إِنَّ آتَانَ كَانُوا بَايِتَنَا لِيُؤْتُوا" (سورۃ النمل آیت ۲۷) یعنی (بلاشبہ لوگ ہماری نشانوں پر یقین نہیں رکھتے تھے۔)

"جب قُربِ ساعت اُن پر عذاب نازل ہوگا تو" "أَخْرَجْنَا لَهُمْ دَابَّةً مِّنَ الْأَرْضِ" (ہم اُن کے لیے دَابَّةُ الارض نکالیں گے) اور یہ صفا و مودہ کے درمیان سے برآمد ہوگا اور مومن کے لیے بتائے گا کہ یہ مومن ہے اور کافر کے لیے بتائے گا کہ یہ کافر ہے اُس وقت تکلیف اُٹھ جائے گی، تو یہ کا وقت ختم ہو جائے گا کسی کی توبہ قبول نہ ہوگی اور یہ قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہوگی۔

\* وقيل: لا يبقی مؤمن الا مسحته ولا يبقی منافق الا خطمته

تخرج ليلة جمع والناس يسرون الى منى، (عن ابن عمر) اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ کوئی مومن ایسا نہ ہوگا جس کو وہ مسح نہ کرے اور کوئی منافق ایسا نہ ہوگا جس کی ناک پر وہ نشان نہ لگا دے اور وہ شب جمعہ میں برآمد ہوگا جبکہ لوگ منیٰ کی جانب جا رہے ہوں گے۔ (ابن عمر کی روایت ہے)

\* وروى محمد بن كعب القزطلي: قال: سئل على صلوات

الرحمن عليه من الدابة: فقال: أما والله ما لها

ذنب وإن لها للحية وفي هذا إشارة الى أنها من الارض

اور محمد بن کعب قزطلی نے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علی صلوات الرحمن علیہ سے دَابَّةُ الارض کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا: اُس دَابَّة کے دم نہیں ہوگی بلکہ دارِ گھاٹی ہوگی اور یہ جواب اس امر کی طرف اشارہ ہے کہ وہ انسانوں میں سے ہوگا۔

\* وروى ابن عباس: أنها دابة من دواب الارض لها زغب وریش ولسان راجع قوائم۔

اور ابن عباس سے روایت ہے کہ وہ زمین کے چوپایوں میں سے ایک چوپایہ ہوگا۔

اس کے جسم پر رواں اور بال ہوں گے اور اس کے چار پیر ہوں گے۔

\* اور حذیفہ نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی ہے۔ آپ نے فرمایا

"دَابَّةُ الارض ستر ممتد طول ہوگا اتنا تیز رفتار ہوگا کہ اس کو کوئی پکڑ

نہ سکے گا اور اُس سے تیز کوئی بھاگ نہ سکے گا۔ وہ مومن کی پیشانی پر مہر

لگائے گا تو اُس پر نقش ہو جائے گا کہ یہ مومن ہے۔ اور کافر کی پیشانی پر مہر

لگائے گا تو اُس پر نقش ہو جائے گا کہ یہ کافر ہے۔ اُس کے پاس حضرت موسیٰ

کا عصا اور حضرت سلیمان کی انگوٹھی ہوگی۔ وہ مومن کے چہرے پر عصا سے

اور کافر کی ناک پر انگوٹھی سے نشان لگا دے گا (جسے دیکھ کر) لوگ پکاریں



”وَلَوْ نَحْشُرُ مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ فَوْجًا مَّتَنٍ يُكَذِّبُ  
بِآيَاتِنَا فَهُمْ يُوزَعُونَ“ (نمل: ۸۲)  
ترجمہ: اور جس دن ہم ہر امت میں سے ایک بڑے گروہ کو اکٹھا کریں گے  
جو کہ ہماری نشانیوں کی تکذیب کرتا تھا۔ تو ان کو صف بستہ کیا  
جائے گا۔“

اسی یدفعون، وقیل یحبس اولہم علیٰ اخرہم  
جن لوگوں کا مذہب امامیہ ہے وہ اس آیت سے رجعت کے حق ہونے پر استدلال  
کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں ”متن“ میں ”مَّتَنٍ“ تبعیض کے لیے ہے۔ یعنی:  
ایک دن ہم ہر قوم میں سے ایک گروہ کو جو ہماری آیات کی تکذیب کرنے والے ہیں  
اُن میں سے بعض ”کو محشور کریں گے۔“ اس سے معلوم ہوا کہ وہ دن قیامت کے  
دن کے علاوہ جس میں بعض محشور ہوں گے جبکہ قیامت میں تو اللہ تعالیٰ سب کو  
محشور کرے گا جیسا کہ ارشاد فرمایا:

”وَحَشَرْنَاهُمْ فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْهُمْ أَحَدًا“ (زمر: ۳۷)  
اور جس دن ہم اُن سب کو اکٹھا کریں گے اور ان میں سے کسی  
ایک کو بھی نہ چھوڑیں گے۔“

اور آئمہ اہل بیت علیہم السلام کی احادیث واضح کرتی ہیں کہ ظہور امام قائم علیہ السلام  
کے وقت اللہ تعالیٰ آلِ محمدؐ کے دوستداروں اور شیعوں میں سے ایک گروہ کو جو پہلے  
مرچکے ہیں، اُن کو پھر دنیا میں واپس کرے گا تاکہ وہ امام قائمؑ کی مدد و نصرت کرنے کا  
ثواب حاصل کریں، اور آپ کی حکومت کو دیکھ کر خوش و مسرور ہوں۔

نیز اللہ تعالیٰ اُن کے دشمنوں میں سے بھی ایک گروہ کو دنیا میں دوبارہ  
بھیجے گا، تاکہ اُن سے انتقام لیا جاسکے اور وہ عذاب جس کے وہ تھے ہیں اس میں  
مبتلا ہوں۔ آپ کے شیعوں کے ہاتھوں قتل ہوں۔ امام قائمؑ کے گلے کو بلند دیکھ کر  
ذلت اور مایوسی میں مبتلا ہوں۔

یہ بات بعید از عقل بھی نہیں ہے، اس لیے کہ یہ سب اللہ تعالیٰ کی قدرت  
میں ہے اور فی نفسہ یہ امر محال بھی نہیں ہے کیونکہ گذشتہ امتوں میں اللہ تعالیٰ  
ایسا کر چکا ہے۔ اور قرآن مجید میں مختلف مقامات پر اس کا ذکر بھی موجود ہے۔ جیسے  
حضرت عزیرؑ کا قصہ وغیرہ جس کو ہم اپنے موقع پر بیان کر چکے ہیں۔

اور نبی اکرم ﷺ کی ایک حدیث صحیح میں ہے  
قولہ: ”سیکون فی امتی کلُّ ما کان فی بنی اسرائیل حذو  
النعل بالنعل والقذۃ بالقذۃ حتّٰی لو ان احبہم دخل  
حجر ضب لدخلتموہ“

یعنی: آپؐ نے فرمایا: عتق رب میری امت میں بھی ہو یہو وہی کچھ ہونے والا ہے جو کہ  
بنی اسرائیل میں ہو چکا ہے۔ یعنی اگر بنی اسرائیل میں سے کوئی شخص کسی  
سوسار کے سوراخ میں داخل ہوا ہے تو تم لوگ بھی اس میں داخل ہو گے۔“  
علاوہ بریں ایک بات دیکھنے کی ہے کہ ”دآبۃ“ کے متعلق مخالفین کے اقوال کیا ہیں  
تو ان کے دہاں کی احادیث سے بھی یہی ظاہر ہوتا ہے کہ دآبۃ صاحب عصا اور صاحب میم ہوگا  
جس کی روایت ان لوگوں نے اپنی اکثر کتابوں میں کی ہے۔ پھر یہ دیکھنا ہے کہ حضرت علیؑ اس  
کے متعلق کیا فرماتے ہیں۔ آپؑ نے اکثر مواقع پر فرمایا ہے کہ میں صاحب عصا اور صاحب میم ہوں۔

### زمخشری اور حدیث دآبۃ

چنانچہ علامہ زمخشری اپنی تفسیر کشاف میں تحریر فرماتے ہیں کہ:

”انہا تخرج من الصفا ومعها عصا موسى وخاتم سليمان  
فتضرب المؤمن في مسجده او فيما بين عينيه بعصا  
موسى فتنتك نكتة بيضا وتفتشوا تلك النكتة في وجهه  
حتى يضيء لها وجهه كأنه كوكب دُرّ وتكتب بين عينيه  
مؤمن وتنتك الكافر بالخاتم في أنه تفتشوا النكتة  
حتى يسود لها وجهه وتكتب بين عينيه كافر۔“  
ترجمہ: ”وہ (دآبۃ) کوہ صفا سے خروج کرے گا اور اس کے ساتھ حضرت  
موسیٰؑ کا عصا اور حضرت سلیمان کی انگوٹھی ہوگی۔ اور وہ مومن کی پیشانی  
یا دونوں آنکھوں کے درمیان حضرت موسیٰؑ کے عصا سے نشان لگائے  
گا تو اس کی پیشانی پر ایک سفید نشان ظاہر ہوگا جیسے چمکتا ہوا ستارہ  
اور اس کی پیشانی پر لکھا جائے گا کہ یہ مومن ہے۔ اسی طرح کافر کی  
ناک پر انگوٹھی سے نشان لگائے تو ایک سیاہ نشان اُبھرے گا جو اس  
پورے چہرے کو سیاہ کر دے گا اور اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھا جائے گا کہ یہ کافر ہے۔“

ثم قال: وقرئ "تكلّمهم" من الكلم وهو الجرح والمراد به  
الوسم بالعصا والخاتم ويجوز أن يستدلّ بالتخفيف  
على أنّ المراد بالتكليم التجريح انتهى۔

اس کے بعد لکھتے ہیں کہ تکلّمہم کو کلام سے بھی پڑھا گیا ہے جس کے معنی جرات  
اور زخم کے ہیں یعنی وہ ان لوگوں کے زخم لگائے گا مگر اس سے بھی مراد  
عصا اور انگوٹھی سے نشان لگانا ہی ہے۔

## شیخ صدوقؒ اور رجعت پر قرآن کے دلائل

شیخ صدوق علیہ الرحمہ نے رسالہ "عقائد" میں تحریر فرمایا ہے کہ رجعت کے متعلق  
ہمارا اعتقاد یہ ہے کہ رجعت حق ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: (سورہ بقرہ: ۲۲۳)  
(آیت) "أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ خَرَجُوا مِن دِيَارِهِمْ وَهُمْ أُلُوفٌ  
حَذَرَكُمُ الْمَوْتَ فَقَالَ لَهُمُ اللَّهُ مُوتُوا فَقَتَلُوا حَيَّاهُمْ"۔  
ترجمہ: "کیا تم نے ان کو نہیں دیکھا کہ جو ہزاروں کی تعداد میں تھے اور موت کے خون  
سے اپنے گھروں سے نکلے، پس اللہ تعالیٰ نے ان سے کہا کہ مر جاؤ (وہ مر گئے)  
پھر اللہ نے ان کو زندہ کر دیا۔"

یہ لوگ ستر ہزار خاندان پر مشتمل تھے۔ ان کی آبادی میں ہر سال طاعون کی وبا آیا  
کرتی تھی۔ چنانچہ دولتمند لوگ تو گھر چھوڑ کر نکل جاتے تھے اور غریب و فقراء وہیں  
رہ جاتے تھے۔ جو لوگ واپس نکل جاتے، ان پر طاعون کا اثر کم ہوتا، لیکن جو فقراء  
دیگر رہ جاتے ان پر طاعون کا اثر زیادہ ہوتا تھا، تو فقراء یہ کہتے کہ کاش ہم میں بھی  
استطاعت ہوتی اور یہاں سے نکل جاتے تو طاعون کی وبا سے اتنا متاثر نہ ہوتے  
اور جو لوگ نکل جایا کرتے وہ کہتے کہ اگر ہم لوگ بھی یہاں رہتے تو ہمیں بھی طاعون سے  
اتنا ہی نقصان پہنچتا جتنا ان لوگوں کو پہنچا ہے۔

چنانچہ (اس مرتبہ بھی) سب نے ملکر یہ طے کیا کہ اب طاعون کے موقع پر  
ہم سب آبادی کو چھوڑ کر نکلیں گے۔ چنانچہ جب وہ وقت آیا تو سب کے سب نکلے  
اور بحری ساحل پر جا کر اترے اور ابھی ان لوگوں نے اپنا سامان سوار کیوں اتار کر رکھا  
ہی تھا کہ اللہ کا حکم ہوا کہ سب کے سب مر جاؤ۔ چنانچہ وہ سب مر گئے۔ اور اس  
راستے سے گزرنے والوں نے ان کے مردہ جسموں کو راستے سے ہٹا کر ایک طرف کر دیا۔

اور جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا وہ یوں ہی مردہ پڑے رہے۔  
پھر ایک دن بنی اسرائیل کے ایک نبی جن کا نام ارمیا تھا اُدھر سے گزرے  
اور ان مردوں کو دیکھ کر بوسے: پروردگار! اگر تیری مرضی ہو تو ان مردوں کو  
زندہ کر دے تاکہ یہ جاگ تیری بستیوں کو آباد کریں، ان سے اولادیں پیدا ہوں جو  
تیری عبادت کریں۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی آئی: کیا تم چاہتے ہو کہ میں  
ان کو تمہاری خاطر زندہ کر دوں؟

"ارمیا" نے عرض کیا: ہاں (میرے پروردگار) زندہ کر دے۔  
تو اللہ تعالیٰ نے ان سب کو زندہ کر دیا اور وہ سب ارمیا نبی کے ساتھ واپس  
چلے گئے اور اپنی بستیوں کو آباد کیا۔

تو یہ وہ قوم تھی جو مر گئی تھی اور زندہ ہونے کے بعد دنیا میں واپس آئی اور  
پھر جب ان کی اجل (وقت موت) آئی تو اُس وقت وہ لوگ پھر مر گئے۔

\* (نیز حضرت عزیرؑ کے قصے میں) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:  
(آیت) "وَأَوْ كَالَّذِي مَرَّ عَلَى قَرْبَةٍ وَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلَى عُرُوشِهَا  
قَالَ آتِي يُحْيِي هَذِهِ اللَّهُ بَعْدَ مَوْتِهَا فَأَمَاتَهُ اللَّهُ  
مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهُ قَالَ كَمْ لَبِثْتَ قَالَ لَبِثْتُ مِائَةَ عَامٍ فَانْظُرْ  
إِلَى طَعَامِكَ وَشَرِبِكَ لَمْ يَتَنَسَّهُ ۖ وَانْظُرْ إِلَى جَارِكَ  
وَلَبِيعَلَيْكَ آيَةٌ لِلنَّاسِ وَانْظُرْ إِلَى الْعِظَامِ كَيْفَ  
نُنْشِئُهَا ثُمَّ نَكْسُوهُمُ الْحُمْأَ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُ ۖ قَالَ  
أَعْلَمْتُ أَنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ" (سورہ بقرہ: ۲۵۹)

ترجمہ: "یا اُس شخص کی طرح جو ایک قصبہ کے پاس سے گزرا، جو بالکل تباہ پڑا  
ہوا تھا۔ اُس نے کہا: اللہ کیونکر (ان لوگوں کو) زندہ کرے گا ان کی موت  
کے بعد؟ پس اللہ نے اُس شخص کو سو برس کے لیے موت دے دی۔  
پھر اُس کو زندہ کیا۔ اور فرمایا: تم کتنا عرصہ (اس حالت میں پڑے) رہے؟  
اُس شخص نے عرض کیا: ایک دن یا ایک کاچھ حصّہ (میں یہاں رہا)۔  
فرمایا: (نہیں) بلکہ تم یہاں سو برس تک پڑے رہے۔ ذرا اپنے کھانے  
پینے کی چیزوں کی طرف دیکھو، وہ خراب نہیں ہوئیں اور اپنے گدھے کی طرف بھی

دیکھ، اور یہ اس لیے ہے کہ ہم نے تجھے لوگوں کے لیے ایک نشانی قرار دیا ہے اور  
بہ لوگوں کی طرف دیکھ کہ ہم اب ان کو کیسے زندہ کرتے ہیں، پھر ہم ان کو گوشت کا لباس  
پہناتے ہیں پس جب اس (نبی عزیر) پر یہ سب کچھ واضح کر دیا گیا تو اس نے کہا  
(اعتراف کیا) کہ بیشک میں نے جان لیا کہ اللہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے۔

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى فِي قِصَّةِ السَّخَّارِينَ مِنْ قَوْمِ مُوسَى لَمِيقَاتِ رَبِّهِ  
(آیت) ”ثُمَّ نَبْعَثُكُمْ مِنْ بَعْدِ مَوْتِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ“ (بقیہ آیت)

(۵۵) ”ذَلِكَ لِمَا سَمِعُوا كَلَامَ اللَّهِ قَالُوا لَا نَصَدِّقُ (حَتَّى تَرَى اللَّهَ جَهَنَّمَ)“  
(آیت) ”فَأَخَذْتَهُمُ الصَّاعِقَةُ يُظْلِمُهُمْ (سُورَةُ نَازِعَاتٍ ۱۵۳)“ فَمَا قَالُوا

فَقَالَ مُوسَى: يَا رَبِّ مَا أَقُولُ بَنِي إِسْرَائِيلَ إِذَا رَجَعْتَ  
إِلَيْهِمْ؟ فَأَحْيَاهُمُ اللَّهُ لَهُ، فَرَجَعُوا إِلَى الدُّنْيَا فَأَكَلُوا  
وَشَرَبُوا وَنَكَحُوا النِّسَاءَ، وَوَلَدَ لَهُمُ الْوِلْدَانُ ثُمَّ مَاتُوا  
بِأَجَالِهِمْ۔

وَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِعِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ: ”وَإِذْ تُخْرِجُ الْمَوْتَى بِإِذْنِي“ (آیت)  
وَجَمِيعُ الْمَوْتَى الَّذِينَ أَحْيَاهُمْ عِيسَى بِإِذْنِ اللَّهِ، رَجَعُوا  
إِلَى الدُّنْيَا وَبَقُوا فِيهَا ثُمَّ مَاتُوا بِأَجَالِهِمْ  
(ترجمہ)

تبارک تعالیٰ نے ان لوگوں کا قصہ بیان کیا ہے جو قوم موسیٰ میں سے میقات  
کے لیے منتخب ہوئے تھے۔

(ترجمہ آیت ۵۶) ”پھر ہم نے تمہاری موت کے بعد تم لوگوں کو دنیا میں بھیجا کہ ممکن ہے کہ تم  
شکر گزار بندے بن جاؤ۔“

اور صورت یہ ہوئی کہ جب کوہ طور پر ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کو حضرت موسیٰ سے  
کلام کرتے ہوئے سنا تو انہوں نے کہا ”جب تک ہم اللہ کو ظاہر نظر نہ دیکھ لیں گے،  
(بقیہ آیت ۵۵)  
اس کی تصدیق نہ کریں گے۔“

(ترجمہ آیت ۱۵۳) ”نساء“ اس سرکشی کے سبب، ان پر سزا بھیجی گئی۔ اور وہ سب مر گئے۔

۱۔ تو یہ حضرت عزیر تھے جو سو سال تک مرے پڑے رہے پھر دنیا میں زندہ ہو کر واپس آئے اس کے بعد جب  
ان کی اجل آئی تب مرے۔

حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ پروردگار، جب بنی اسرائیل کے پاس واپس جاؤں تو انہیں کیا  
جواب دوں گا؟ حضرت موسیٰ کی درخواست پر اللہ تعالیٰ نے ان سب کو دوبارہ زندہ کر دیا  
اور انہوں نے دنیا میں رجعت کی، دنیا میں کھاتے پیتے رہے، شادی بیاہ کرتے رہے  
اولاد پیدا کرتے رہے اور جب ان کی اجل آئی تو وہ مر گئے۔

وَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِعِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ

(آیت ۵۷) ”وَإِذْ تُخْرِجُ الْمَوْتَى بِإِذْنِي“ (سُورَةُ مَائِدَةِ آیت ۱۱)

وَجَمِيعُ الْمَوْتَى الَّذِينَ أَحْيَاهُمْ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ بِإِذْنِ اللَّهِ، رَجَعُوا إِلَى  
الدُّنْيَا وَبَقُوا فِيهَا ثُمَّ مَاتُوا بِأَجَالِهِمْ۔

(آیت ۵۷) ”وَإِذْ تُخْرِجُ الْمَوْتَى بِإِذْنِي“ (سُورَةُ مَائِدَةِ آیت ۱۱)  
وَإِذْ تُخْرِجُ الْمَوْتَى بِإِذْنِي“ (سُورَةُ مَائِدَةِ آیت ۱۱)

ثُمَّ بَعَثَهُمُ اللَّهُ فَرَجَعُوا إِلَى الدُّنْيَا لِيَسْأَلُوا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَهُمْ مَعْرُوفَةً۔  
فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ:

(آیت ۵۷) ”وَتَحْسِبُهُمْ أَيُّهَا قَائِلًا وَهُمْ رُقُودٌ“ (سُورَةُ كَهْفِ آیت ۲۵)

قِيلَ لَهُ: فَانْتَبِهْ كَانُوا مَوْتَى وَقَدْ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ:

(آیت ۵۷) ”قَالُوا يَا بُولُؤْنَا مَنْ بَعَثَنَا مِنْ مَرْقَدِنَا هَذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمَنُ  
وَصَدَقَ الْمُرْسَلُونَ“ (سُورَةُ يُونُسَ آیت ۵)

وَأِنْ قَالُوا كَذَلِكَ فَانْتَبِهْ كَانُوا مَوْتَى وَمِثْلُ هَذَا كَثِيرٌ۔  
(ترجمہ)

اور اللہ تعالیٰ عَزَّ وَجَلَّ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے فرمایا:

(ترجمہ آیت ۵۷) ”اور جب تو مرنے کو (زندہ کر کے قبر سے) میری اجازت سے نکالنا تھا۔“

چنانچہ وہ تمام لوگ جن کو حضرت عیسیٰ نے باذن خدا زندہ کیا تھا وہ دنیا میں واپس آئے  
ایک عرصے تک زندہ رہے اور پھر جب ان کی اجل آئی تو مرے۔

اور اصحاب کہف کو دیکھئے کہ: (ترجمہ آیت ۱۸) (وہ اپنے غار میں تین سو سال تک پڑے رہے)  
پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں بھیجا اور وہ دنیا میں آئے، ان کا قصہ تو بہت مشہور ہے۔

اصحاب کہف کے متعلق اگر کوئی یہ کہے کہ وہ مردہ (کہاں تھے) اللہ فرماتا ہے کہ:

(آیت ۱۸) (ترجمہ) ”وَمَنْ يَسْمَعْهُ يَنْفِرْ كَوْنَهُ“ (وہ لوگ جاگ رہے ہیں حالانکہ وہ سو رہے ہیں)۔ تو جواباً کہا جائیگا کہ وہ  
ہوتے تھے۔ چنانچہ اللہ بزرگ دیر تر سورۃ یونس آیت ۵۲۔ میں ارشاد فرماتا ہے کہ

(ترجمہ آیت ۵) ”یہ کہتے ہوئے کہ ہائے افسوس ہیں ہمارے مرقد سے دوبارہ کس نے اٹھا دیا۔ سچ ہے یہ رحمن کا وعدہ ہے اور تمام رسولوں نے سچ کہا تھا۔“ (سورہ آل عمران)

\* إِنَّ الرَّجْعَةَ كَانَتْ فِي الْأُمَمِ السَّالِفَةِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ مِثْلُ مَا يَكُونُ فِي الْأُمَمِ السَّالِفَةِ حَذْوًا نَتَعَلُّ بِالنَّعْلِ، وَالْقِدَّةُ بِالْقِدَّةِ، فَيَجِبُ عَلَى هَذِهِ الْأُمَّةِ أَنْ يَكُونَ فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ رَجْعَةٌ۔

\* الغرض رجعت گزشتہ امتوں میں ہو چکی ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو کچھ پچھلی امتوں میں ہو چکا ہے وہی اس امت میں بھی ہوگا قدم بہ قدم۔ لہذا لازمی ہے کہ رجعت اس امت میں بھی ہو۔

وَقَدْ نَقَلَ خَالِفُونَا أَنَّهُ إِذَا خَرَجَ الْمُهَدَّى نَزَلَ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ فَصَلَّى خَلْقَهُ وَنَزَلَهُ إِلَى الْأَرْضِ رَجُوعَهُ إِلَى اللَّهِ نِيَابَعَهُ مَوْتَهُ لِأَنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَالَ: ”إِنِّي مُتَوَفِّيكَ وَرَافِعُكَ إِلَيَّ“ وقال عز وجل: ”وَحَشَرْنَاهُمْ فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْهُمْ أَحَدًا“ وقال عز وجل: ”وَيَوْمَ نَحْشُرُ مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ تَوَجًّا مِثْلَ بُكَائِهِمْ يَوْمَئِذٍ“

فَالْيَوْمَ الَّذِي يَحْشُرُ فِيهِ الْجَمِيعَ غَيْرَ الْيَوْمِ الَّذِي يَحْشُرُ فِيهِ نَوْجٌ۔

آیت ۳۸: وقال عز وجل: ”وَأَقْسَمُوا بِاللَّهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ لَا يَبْعَثُ اللَّهُ مِنْ يَمُوتٍ بَلَى وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ“ (سورہ نمل آیت ۸۰)

یعنی فی الرجعة وذلك انہ يقول  
آیت ۱۶: ”لِيُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِي يُخْلِقُونَ فِيهِ“ (نمل آیت ۸۰)  
وَالْتَّبَيِّنَ يَكُونُ فِي الدُّنْيَا لَا فِي الْآخِرَةِ وَسَاجِرْدُ  
فِي الرَّجْعَةِ كِتَابًا أُبَيِّنَ فِيهَا كَيْفِيَّتَهَا، وَالِدَلَالَةُ عَلَى  
صَحَّةِ كَوْنِهَا إِنْ شَاءَ:

لے آل عمران: ۵۵۔ (سورہ کہف: ۷۷) سورہ نمل: آیت ۸۰: سورہ آل عمران: ۲۸

وَالْقَوْلُ بِالتَّنَاسُخِ بَاطِلٌ، وَمَنْ دَانَ بِالتَّنَاسُخِ فَهُوَ كَافِرٌ، لِأَنَّ فِي التَّنَاسُخِ إِبْطَالَ الْجُمُعَةِ وَالنَّارِ۔

وقال الشيخ المفيد في أجوبة المسائل العنكبوتية آیت ۵: ”حِينَ سَأَلَ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى: ”إِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِينَ آمَنُوا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا“ (سورہ مؤمن آیت ۱۵) وَأَجَابَ بِوَجْهِ فَقَالَ: وَقَدْ قَالَتِ الْأُمَمِيَّةُ: إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَنْجِزُ الْوَعْدَ بِالنَّصْرِ لِلدُّنْيَا قَبْلَ الْآخِرَةِ عِنْدَ قَامِ الْعَامِ“ وَالْكُرَّةُ الَّتِي وَعَدَ بِهَا الْمُؤْمِنِينَ فِي الْعَاقِبَةِ۔

(ترجمہ صفحہ ۱۳ ج ۵۳)

۱۳-۵۳ ج ۵۳: ”ہمارے مخالفین نے اپنی کتابوں میں لکھا ہے کہ جب امام مہدی علیہ السلام خروج فرمائیں گے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے اور حضرت امام مہدی علیہ السلام کے پیچھے ناز پڑھیں گے۔ اور ان کا نزول زمین پر ہوگا، وہ وفات کے بعد دنیا میں واپس آئیں گے۔ اس لیے کہ اللہ عز وجل ارشاد فرماتا ہے: ”إِنِّي مُتَوَفِّيكَ وَرَافِعُكَ إِلَيَّ“ میں تم کو وفات دینے والا ہوں اور اپنی طرف اٹھانے والا ہوں۔“ (سورہ آل عمران آیت ۵۵)

نیز اللہ عز وجل ایک اور مقام پر ارشاد فرماتا ہے: ترجمہ آیت ۱۸: ”اور ہم سب کو محشور کریں گے ان میں سے کسی ایک کو نہ چھوڑیں گے۔“ (کہف: ۱۸)

اور دوسرے مقام اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے: ترجمہ آیت ۲۸: ”اُس دن ہم ہر امت میں سے ایک گروہ کو محشور کریں گے جو ہماری آیتوں کی تکذیب کرتا تھا۔“ (سورہ نمل آیت ۸۰)

تو وہ دن جس میں سب کے سب محشور ہوں گے وہ اُس دن کے علاوہ ہوگا جس میں صرف ایک بڑا گروہ محشور ہوگا۔

نیز اللہ تعالیٰ عز وجل ارشاد فرماتا ہے: سورہ نمل آیت ۸۰

ترجمہ آیت ۱۶: ”وہ لوگ قسم کھا کر کہتے ہیں کہ جو مر گیا پھر اللہ دوبارہ اُس کو نہیں اٹھائے گا اور یقیناً اللہ کا وعدہ سچا ہے جو اُس پر واجب ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔“

یعنی: رجعت میں، اور اسی وجہ سے اس کے ساتھ ہی ارشاد فرماتا ہے کہ:

ترجمہ آیت ۱۶: ”تاکہ وہ (اُس) ان لوگوں پر اس بات کو واضح کر دے جس میں وہ اٹھا کر تے ہیں۔“



اور یہ وضاحت دنیا میں ہو سکتی ہے آخرت میں نہیں ہوگی اور انشاء اللہ تعالیٰ میں بحثِ رجعت پر ایک مستقل کتاب لکھوں گا جس میں اس کی پوری تفصیلی بحث تحریر کروں گا۔

اور یاد رہے کہ تنازعِ باطل ہے اور تنازعِ قائل کا فرہے کیونکہ تنازع میں جنت و دوزخ کا بطلان لازم آتا ہے۔

اور شیخ مفید علیہ الرحمۃ نے مسائلِ عکبرہ کے جوابات میں تحریر فرمایا: ان سے قولِ خدا ترجمہ آیت: ”ہم اپنے رسولوں کی اور اہل ایمان کی نصرت دنیاوی زندگی میں لازم کریں گے“ آپ نے اس کے جواب کئی طرح سے دیے۔ آپ نے فرمایا کہ امامیہ اس امر کے قائل ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنا یہ وعدہ نصرت اپنے دوستوں سے آخرت سے پہلے ہی ظہورِ امام قائم علیہ السلام اور زمانہ رجعت میں پورا کرے گا جس کا وعدہ اُس نے مومنین سے کیا ہے۔ ”سید حمیری کے دربارِ منصور میں رجعت پر دلائل

(عبارت) و رُوی قُدس اللہ روحہ فی کتاب الفصول عن الحارث بن عبد اللہ الربیع اَنہ قال: کنت جالساً فی مجلس المنصور وهو بالجسر الکبر، و سوار القاضی عنده و السید الحمیری ینشده:

”اِنَّ الْاِلٰهَ الَّذِیْ لَا شَیْءَ یُشَبِّهُهٗ اَتَاکُمُ الْمَلِکَ لِلْ دُنْیَا وَ لِلْ دٰثِرِیْنِ  
اَتَاکُمُ اللّٰهُ مَلِکًا لَا زَوَالَ لَہٗ حَتّٰی یَقَالَ لَیْکُمْ صَاحِبُ الْعِیْنِ  
و صَاحِبُ الْہِنْدِ مَآخِذَ بَرْمَہٗ و صَاحِبُ التَّرْکِ مَجْبُوسَ عَلٰی هَوْنِ  
حَتّٰی اَتٰی عَلٰی الْقَصِیْدَۃِ وَ الْمَنصُورَ مَسْرُورَ، فَقَالَ سَوَّارُ:  
اِنَّ هٰذَا وَاَللّٰہَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ یُعْطِیْکَ بِلِسَانِہٖ مَا لَیْسَ فِی  
قَلْبِہٖ، وَاَللّٰہُ اَنَّ الْقَوْمَ الَّذِیْنَ یَدِیْنِ بِحَبِّہُمْ لَغِیْرِکُمْ وَاِنَّہٗ  
لَیَنْطَوِیْ عَلٰی عِدَاؤِکُمْ، فَقَالَ السَّیِّدُ: وَاَللّٰہُ اَنّہٗ لَکَاذِبٌ  
وَ اَنْتَ فِی مَدَاحِکَ لَصَادِقٌ، وَاِنَّہٗ حَمِلَ الْحَسَدَ اِذَا رَاکَ  
عَلٰی هٰذَہِ الْحَالِ، وَاَنَّ انْقِطَاعَی اَیْکُمْ وَ مَوَدَّتِ لَکُمْ  
اَهْلَ الْبَیْتِ لَمَعْرِقْ فِیْنَا مِنْ اَبُو سَیِّدٍ، وَاِنَّ هٰذَا وَقَوْمَہٗ  
لَا عِدَاؤُکُمْ فِی الْجَاہِلِیَّۃِ وَ الْاِسْلَامِ وَ قَدْ اَنْزَلَ اللّٰہُ عَزَّ وَ جَلَّ  
عَلٰی نَبِیِّہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اَنَّ اَهْلَ بَیْتِہٖ هٰذَا:

”اِنَّ الَّذِیْنَ یُنَادُوْنَکَ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ اَلْاَثَرُ لَیَبْعَلُوْنَ“  
سورۃ الحجرات

(ترجمہ عبارت) سید حمیری کے دربارِ منصور میں رجعت پر دلائل

نیز آپ نے اپنی کتاب ”الفصول“ میں حارث بن عبد اللہ ربیع سے روایت کی ہے اُس کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ منصور جبر (کبر) بڑے پُل (پنجا) اور میں بھی اس مجلس میں تھا۔ سوار قاضی بھی منصور کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ اور سید حمیری (شاعر) منصور کی مدح میں یہ قصیدہ پڑھ رہا تھا:

ترجمہ اشعار (۱) بیشک وہ اللہ جس کا کوئی مثل نہیں اُس نے آپ لوگوں کو دین و دنیا دونوں کی حکومت عطا فرمائی ہے۔

(۲) آپ لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے وہ حکومت عطا فرمائی ہے جس کو کبھی زوال نہیں فقہور چین بھی آپ لوگوں کے پاس کھینچ کر لایا جائے گا۔

(۳) ہندوستان کا مہاراجہ بھی پکڑا جائے گا اور بادشاہ ترک بھی مجبوس ہوگا

سید حمیری منصور کی مدح میں اشعار سناتا رہا اور منصور خوش ہو رہا تھا۔ یہ سہماں دیکھ کر سوار قاضی سے رہا نہ گیا اور کہنے لگا: یا امیر المؤمنین! جو کچھ اس کی زبان پر ہے وہ اس کے دل میں نہیں ہے۔ یہ آپ لوگوں کے علاوہ دوسروں سے محبت رکھتا ہے اور آپ لوگوں سے دل میں عداوت رکھتا ہے۔

سید حمیری نے کہا: خدا کی قسم یہ جھوٹا ہے میں تو آپ کی سچی تعریف کر رہا ہوں میرے اشعار پر آپ کو خوش و مسرور دیکھ کر اس کو حسد پیدا ہو گیا ہے۔ میں تو سب کو چھوڑ کر آپ لوگوں سے وابستہ ہوں بلکہ آپ اہل بیت کی محبت تو باپ دادا سے ہم لوگوں کے رگ و پے میں سمائی ہوئی ہے۔ اور یہ سوار اور اس کی قوم تو ایامِ جاہلیت اور اسلام دونوں میں آپ لوگوں سے عداوت رکھتے چلے آ رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے اس اہل بیت کے لیے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر یہ آیت نازل فرمائی ہے: اِنَّ الَّذِیْنَ لَا یَعْقِلُوْنَ: (سورۃ حجرات آیت ۴)

ترجمہ آیت: ”جو لوگ آپ کو تجروں کے باہر سے پکارتے ہیں بلاشبہ ان کی اکثریت عقل سے عاری ہے۔“

(عبارت) فقال المنصور: صدقت، فقال سوار: یا امیر المؤمنین اِنَّہٗ یَقُولُ

بالرَّجْعۃ، ویتناول الشَّیْخَیْنِ بِالسَّبِّ وَ الْوَقِیْعۃِ فِیْہِمَا

ترجمہ: منصور کہا: تم سچ کہتے ہو۔ سوار بولا: اے امیر المؤمنین! یہ رجعت کا قائل ہے اور شیخین کو بُرا بھلا کہتا ہے اور

(عبارت) فَقَالَ السَّيِّدُ: أَمَّا قَوْلُهُ إِنِّي أَقُولُ بِالرَّجْعَةِ، فَإِنِّي أَقُولُ

بِذَلِكَ عَلَى مَا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

(آیت ۸۷ نمل) "وَيَوْمَ نَحْشُرُ مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ فَوْجًا مِثْلَ كَذِبِ

بِأَيْتِنَا فَهُمْ يُوزَعُونَ" (سورہ نمل آیت ۸۳)

وَقَالَ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ:

(آیت ۴ ممت) "وَنَحْشُرُهُمْ فَلَمَّا نُخَادِرُ مِنْهُمْ أَحَدًا" (کشف آیت)

فَحَلَمْنَا أَنَّ هَهُنَا حَشَرِينَ، أَحَدُهُمَا عَامَرٌ وَالْآخَرُ خَاصِمٌ

وَقَالَ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى:

(آیت ۱۱ مؤمن) "رَبَّنَا آمَنَّا بِأَنَّكَ أَنْتَ الْغَنِيُّ الْغَنِيُّ وَأَحْيَيْتَنَا أَثْنَتَيْنِ

فَأَعْتَرَفْنَا بِذُنُوبِنَا فَهَلْ إِلَى خُرُوجٍ مِنْ سَبِيلٍ" (مؤمن آیت)

وَقَالَ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى

(آیت ۱۵۹ بقرہ) "فَأَمَاتَهُ اللَّهُ مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهُ"

وَقَالَ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى:

(آیت ۲۴ بقرہ) "الَّذِينَ خَرَجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَهُمْ

أُنُوفٌ حَذَرِ الْمَوْتِ فَقَالَ لَهُمُ اللَّهُ مُوتُوا

ثُمَّ أَحْيَاهُمْ" (سورہ البقرہ آیت ۲۴۳)

فَمِنْ كِتَابِ اللَّهِ -

وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَحْشُرُ الْمُتَكَبِّرُونَ فِي صُورَةِ

الذِّئْبِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ -"

وَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَدِي جَرَفِي بَنِي إِسْرَائِيلَ شَيْءٌ إِلَّا وَ

يَكُونُ فِي أُمَّتِي مِثْلُهُ، حَتَّى الْخُسْفِ وَالْمَسْخِ وَ

الْقَذْفِ -" وَقَالَ حَذِيفَةُ: وَاللَّهِ مَا أَبْعَدَانِ يَمْسُخُ اللَّهُ

عِزَّوَجَلَّ كَثِيرًا مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ قِرْدَةً وَخَنَازِيرَ -

فَالرَّجْعَةُ الَّتِي أَذْهَبَ إِلَيْهَا مَا نَطَقَ بِهِ الْقُرْآنُ وَجَارَتْ بِهِ السُّنَّةُ

وَالَّتِي لَا أَعْتَقِدُ أَنَّ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ يَرْدُّ هَذَا يَعْنِي سَوَّارًا إِلَى الدُّنْيَا كَلْبًا

أَوْ قِرْدًا أَوْ خَنَزِيرًا أَوْ ذَرَّةً فَإِنَّهُ وَاللَّهِ مُتَجَبِّرٌ مُتَكَبِّرٌ كَافِرٌ

قَالَ: فَضَحَكَ الْمَنْصُورُ وَأَنْشَأَ السَّيِّدُ - - إِلَى آخِرِ الْبَيِّنَاتِ:

(ترجمہ روایت) سید حمیری نے کہا: تیرا یہ کہنا کہ میں رجعت کا قائل ہوں تو وہ اس لیے

قائل ہوں کہ اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے:

ترجمہ آیت "اور جس دن ہم ہر اُمت میں سے ایک بڑے گروہ کو اکٹھا کریں گے جو کہ ہماری

آیتوں کی تکذیب کرتا تھا، تو ان کو صفت آرا کیا جائے گا۔" (نمل آیت ۸۳)

اور دوسرے مقام پر اللہ سبحانہ و تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

ترجمہ آیت "اور ہم ان (سب) کو اکٹھا کریں گے اور ان میں سے کسی ایک کو بھی نہ چھوڑیں گے۔"

ان دونوں آیتوں سے معلوم ہوا کہ حشر دو طرح کا ہوگا۔ ایک حشر عام اور دوسرا

خاص۔ اور تیسری جگہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا قول ہے:

ترجمہ آیت "اے ہمارے پروردگار! تو نے ہمیں دو مرتبہ موت دی اور دو مرتبہ ہم زندہ کیا

پس ہم اپنے گناہوں کا اعتراف کرتے ہیں، کیا نکلنے کی کوئی سبیل ہو سکتی ہے؟"

چوتھی جگہ ارشاد فرماتا ہے:

ترجمہ آیت ۲۵۹ "پس اللہ نے اس کو سو برس کے لیے موت دی، پھر اس کو زندہ کیا"

پانچویں جگہ ارشاد فرماتا ہے:

ترجمہ آیت ۲۴۳ "سبیا تو نے ان کو نہیں دیکھا جو اپنے گھروں سے موت کے خوف سے نکل بھاگے

اور وہ نہراؤں تھے، پس اللہ نے ان سے کہا کہ مرجاؤ، (وہ مر گئے) پھر (اللہ نے)

ان کو زندہ کیا۔۔۔"

رجعت کے ثبوت میں یہاں تک قرآن کی آیتیں تھیں۔

(حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم) اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: "قیامت کے دن متکبر لوگ چھوٹی چھوٹی

کی شکل میں محسوس ہوں گے۔"

(حدیث) نیز آنحضرت نے ارشاد فرمایا: "جو کچھ بنی اسرائیل میں ہو چکا ہے اسی کے مانند میری

اُمت میں بھی ہوگا یہاں تک کہ زمین کا شق ہونا، لوگوں کا مسخ ہونا، لوگوں پر پیچروں

کا برسنا وغیرہ وغیرہ"

اور حذیفہ کہتے ہیں، خدا کی قسم کوئی بعید نہیں جو اللہ تعالیٰ اس اُمت کے اکثر لوگوں کو

بندر اور سُوروں کی شکل میں مسخ کر دے۔ لہذا جس رجعت کا میں قائل ہوں

اُس کے لیے تو قرآن بھی کہتا ہے اور حدیث رسول سے بھی ثابت ہے اور میرا تو یقین ہے کہ

اللہ تعالیٰ اس شخص (سوار) کو دنیا میں دوبارہ کئے، بندر، سور یا چوٹی کی شکل میں بھیجے گا

اس لیے کہ یہ ظالم و جابر و متکبر اور کافر ہے۔ سید حمیری کی یہ تقریر مسکرتہ منہ سے نکلا اور سید نے بعدہ قہقہہ مام کیا۔"

## ایک معتزلی کا اعتراض اور شیخ مفید علیہ الرحمۃ کا جواب

شیخ مفید علیہ الرحمۃ اپنی کتاب الفصول  
میں تحریر فرماتے ہیں کہ ایک معتزلی نے  
ایک اہل علم و فہم کے مجمع میں ہمارے

امامیہ میں سے ایک بزرگ سے پوچھا، اُس وقت میں بھی وہاں موجود تھا۔ اُس نے کہا:  
”وتم لوگ اس بات کے قائل ہو کہ آخرت سے پہلے زمانہ ظہور قائم میں چند کافروں کو اللہ تعالیٰ  
دوبارہ اس دنیا میں بھیجے گا تاکہ اُن سے انتقام لیا جائے جیسا کہ تم لوگوں کے مطابق نبی الرسل  
کے ساتھ ہوا تھا، اور اس واقعہ کو تم لوگ قرآن کی اس آیت سے متعلق کرتے ہو کہ:  
”ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ الْكُفْرَ عَنْهُمْ وَامَدَدْنَكُمْ بِأَمْوَالٍ  
وَبَنِينَ وَجَعَلْنَكُمْ أَكْثَرًا“ (سورہ بنی اسرائیل آیت ۶)  
ترجمہ: ”پھر ہم نے تمہیں اُن پر غلبہ عطا کر کے تمہارے دن پھر دے دیے اور ہم نے اموال  
اور بیٹوں سے تمہاری مدد کی، اور تمہیں کثرت افراد عطا کی۔“

تو یہ بتاؤ کہ اگر یسید و شمر و عبدالرحمن ابن ملجم دوبارہ دنیا میں بھیجے گئے اور انہوں نے  
اپنے کفر و ضلالت کو چھوڑا تو یہ کر لی اور امام قائمؑ کے مطیع و فرمانبردار ہو گئے تو پھر تم پر  
ان سب کی دوستی واجب ہوگی اور وہ ثواب کے مستحق قرار پائیں گے اُس وقت تم کیسے  
بچ سکو گے شیعوں کے مذہب میں سب سے بڑا نقص تو یہی ہے۔“

پہلا جواب: شیخ مفید علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ اس اعتراض کے ہمارے پاس دو جواب  
ہیں۔ پہلا جواب تو یہ کہ ہمارے ائمہ طاہرین کی روایات میں یہ ہے کہ یہ سب ہمیشہ  
مہیشہ کے لیے جہنم میں جاتیں گے ان کا انجام بھی بالکل ویسا ہی ہوگا جو فرعون و ہامان  
اور قارون کا ہوگا، جس طرح فرعون و ہامان و قارون تابعدار ایمان نہیں لائے اسی طرح

یہ سب بھی ایمان نہیں لائے تھے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:  
”وَكُنُوا أَنْتُمْ تَرْتَلْنَا إِلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ وَكَلَّمَهُمُ الْمَوْثِقُ  
وَحَشَرْنَا عَلَيْهِمْ كُلَّ شَيْءٍ قُبُلًا مَا كَانُوا لِيُؤْمِنُوا إِلَّا  
أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ...“ (سورہ الانعام آیت ۱۱۱)

ترجمہ آیت: اور اگرچہ ہم اُن کی طرف فرشتوں کو بھی نازل کر دیتے، اور مردے بھی اُن سے  
کلام کرتے اور ہم اُن کے سامنے ہر چیز جمع کر دیتے جب بھی ایمان لانے  
والے نہ تھے سوائے اس کے کہ اللہ کو منظور ہوتا۔“

اور ان کے لیے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:  
”إِنَّ شَرَّ الدِّينِ عِنْدَ اللَّهِ الضُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِينَ لَا  
يُعْقِلُونَ ۖ وَلَوْ عَلِمَ اللَّهُ فِيهِمْ خَيْرًا لَأَسْمَعَهُمْ  
وَلَوْ أَسْمَعَهُمْ لَتَوَلَّوْا وَهُمْ مُعْرِضُونَ“ (سورہ انفال آیت ۲۲)

ترجمہ آیت: ”بیشک اللہ کے نزدیک بدترین خلاق وہی ہیں جو بہرے اور گونگے اور  
جو عقل سے کام نہیں لیتے۔ اور اگر اُن میں کوئی بھی بھلائی دیکھتا تو اُن کو  
ضرور سُنا دیتا اور اگر وہ اُنہیں سُنا بھی دیتا تو بھی وہ بے رُخی سے منہ  
پھیر لیتے۔“

پھر اللہ جل جلالہ ان ہی لوگوں کے متعلق ابلیس سے کہتا ہے: (سورہ ص آیت ۸۵)  
”لَا مَلَكٌ جَهَنَّمَ مِنْكَ وَمِمَّنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ أَجْمَعِينَ“  
ترجمہ آیت: ”کہ میں تجھ سے، اور جو تیری پیروی کریں گے اُن سب سے جہنم کو بھر دوں گا“  
پھر اللہ تعالیٰ کا یہ قول کہ:

آیت: ”وَإِنَّ عَلَيْكَ لَعْنَتِي إِلَى يَوْمِ الدِّينِ“ (سورہ ص آیت ۸)  
ترجمہ آیت: ”اور بلاشبہ تجھ پر ایم جزا تک کے لیے میری لعنت ہے“  
نیز اللہ تعالیٰ کا یہ قول:

سورہ لہب: ”تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ ۚ مَا أَغْنَىٰ عَنْهُ مَالُهُ  
وَمَا كَسَبَ ۚ سَيَصْلَىٰ نَارًا إِذَا تَلَهَّبَ ۚ“ (سورہ لہب)

ترجمہ آیات: ”الوہب کے ہاتھ ٹوٹ جائیں اور وہ خود بھی غارت ہو جائے، نہ اُس کا  
مال ہی اُس کے کام آیا اور نہ جو اُس نے کمایا، جلد ہی وہ بھڑکتی ہوئی آگ  
میں داخل ہوگا۔“

ان آیات سے معلوم ہوا کہ یہ سب دوزخی ہیں یہ ایسا کام ہرگز نہ انجام دے سکیں گے  
کہ ثواب کے مستحق قرار پائیں۔ اس سے معتزلی کا شبہ باطل ہو گیا۔

## دوسرا جواب:

معتزل کے اس شبہ کا دوسرا جواب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کافروں کو دور رجعت میں دوبارہ  
دنیا میں بھیجے گا، صرن اس لیے کہ اُن سے انتقام لیا جائے۔ اُن کی توبہ اس وقت قبول نہیں ہوتی  
ان کے لیے بھی حکم جاری ہوگا جو فرعون کے لیے جاری ہوا تھا کہ جب وہ غرق ہونے لگا تو بولا کہ:  
”أَمَنْتُ أَنْتَ لَا إِلَهَ إِلَّا الَّذِي آمَنْتُ بِهِ بَنُو إِسْرَائِيلَ وَإِنَّا مِنَ الْمُسْلِمِينَ“ (سورہ یونس آیت ۹۰)

ترجمہ آیت ۹: ” (فرعون نے کہا) میں ایمان لے آیا بیشک کوئی معبود نہیں سوائے اُس معبود جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے اس لیے میں بھی اطاعت گزاروں میں سے ہوں۔  
تو اللہ نے فرعون کے جواب میں فرمایا:  
سُورَةُ يُونُسَ آيَةُ ۹: اَلْاِنَّكَ وَكَنتَ مِنَ الْمُضِلِّينَ  
ترجمہ: ” کیا اب (ایمان لایا ہے) حالانکہ اس سے پہلے تو نافرمانی کرچکا ہے اور تو فساد برپا کرنے والوں میں سے تھا۔“

یعنی اللہ تعالیٰ نے اُس کے اس منزلِ معصیت پر پہنچنے کے بعد خون سے ایمان لانے کو رد کر دیا اور اُس وقت اُس کی یہ پکار اور توبہ کچھ کام نہ آسکی جس طرح آخرت میں کسی کی توبہ کام آئے گی اور نہ ندامت سے کام چلے گا۔ اور حکمتِ الہی کا تقاضا بھی یہی ہے کہ ان کی تابعدار توبہ و ندامت قبول نہ کی جائے۔  
اور یہ دوسرا جواب مذہبِ امامیہ کی بنا پر بالکل صحیح ہے۔ اور اس کے متعلق آلِ محمد علیہم السلام سے بہت سی حدیثیں وارد ہوئی ہیں چنانچہ قولِ خدا:

(آیت) ” يَوْمَ يَأْتِي بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِيْ اِيْمَانِهَا حٰثِرًا قُلْ اَنْتُمْ نَظَرُ وَاَنَا مُنْتَظَرٌ “ (سُورَةُ اِنْعَامِ آيَةُ ۱۵۸)

ترجمہ آیت ” جس دن تیرے پروردگار کی بعض نشانیاں آئیں اُس دن کسی ایسے شخص کا ایمان لانا اُس کو فائدہ نہ دے گا جو کہ پہلے سے ایمان نہ رکھتا ہو گا یا اُس نے اپنے ایمان میں کوئی نیکی نہ کمائی ہوگی۔ کہئے۔ تم (آنے والے وقت کا) انتظار کرو ہم بھی انتظار کر رہے ہیں۔“

اس آیت کی تفسیر میں ائمہ طاہرین علیہم السلام نے فرمایا کہ اس سے مراد حضرت امام قائم علیہ السلام ہیں۔ اُن کے ظہور کے بعد مخالفین میں سے کسی کی توبہ قبول نہ ہوگی۔  
اس جواب سے معترض معتزلی نے اپنے اعتراض کی بنیاد جس پر رکھی تھی وہ ختم ہو گئی۔  
اور یہ خیال کہ یہ کافر اگر دنیا میں دوبارہ بھیجے جائیں گے تو شاید توبہ کر لیں اور میرا یوں سے باز جائیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس خیال کی رد اس طرح کر دی ہے:-

آیت: ” وَكَوْثَرٰى اِذْ وَقَفُوْا عَلٰى النَّارِ فَنَقَالُوا يٰلَيْتَنَا نُرَدُّوْا لَا نَكْذِبْ بِآيٰتِ رَبِّنَا وَنَكُوْنُ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ “ (سُورَةُ اِنْعَامِ آيَةُ ۱۵۸)  
لَهُمْ مَا كَانُوْا يَخْفَوْنَ مِنْ قَبْلُ ۚ وَلَوْ رُدُّوْا لَعَادُوْا

لِمَا نُهُوْا عَنْهُ وَاِنَّهُمْ لَكَاذِبُوْنَ “ (سُورَةُ اِنْعَامِ آيَةُ ۱۶۰)  
ترجمہ آیات: ” اور اگر آپ ان کا مشاہدہ اُس وقت کریں جب وہ دوزخ پر کھڑے کر دیے جائیں گے تو کہیں گے (افسوس) کاش ہم واپس لوٹا دیے جاتیں تو اپنے پروردگار کی آیتوں کو نہ جھٹلاتیں گے اور مومنین میں سے ہو جائیں گے۔ بلکہ (اب تو) اُن پر یہ ظاہر ہو گیا ہے جو وہ اس سے پہلے چھپایا کرتے تھے۔ اور اگر وہ واپس لوٹا بھی دینے جائیں، تب بھی وہ اسی کام کو دوبارہ کریں گے جس سے منع کیے گئے تھے اور یقیناً وہ تو جھوٹے ہیں۔“

یعنی: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر ان لوگوں کو جہنم میں سے نکال کر دنیا میں بھیج دیا جائے تو پھر بھی یہ لوگ وہی کریں گے جو اس سے قبل کر چکے ہیں، یعنی کفر سے باز نہ آئیں گے باوجودیکہ یہ لوگ عذابِ قبر و محشر کا اور جہنم کے عذاب کا مشاہدہ کر چکے ہوں گے۔  
☆ نیز مسائلِ سروتہ میں شیخ مفید علیہ الرحمۃ نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایک روایت نقل کی ہے: آپ نے فرمایا:

” لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَقُلْ يَمُتَعِنَا وَيُؤْمِنُ بِرَبِّ جَعَلْنَا “

یعنی: وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو متعنا کا قائل نہ ہو اور رجعت پر ایمان نہ رکھتا ہو۔

جب آپ سے رجعت کے بارے میں پوچھا گیا کہ رجعت کے معنی کیا ہیں؟ کیا قیامت سے پہلے دنیا میں مرنے مخصوص مومنین بھیجے جائیں گے یا دوسرے ظالم و جاہل لوگ بھی؟

شیخ علیہ الرحمۃ نے مسئلہ متعنا کا جواب دینے کے بعد تحریر کیا: امام کا یہ قول ہے ” مَنْ لَمْ يَقُلْ يَرْجِعْنَا فَلَيْسَ مِنَّا “

” جو شخص ہماری رجعت کا قائل نہیں وہ ہم میں سے نہیں ہے۔“

تو اس سے مراد آپ کا وہ مخصوص قول ہے کہ اللہ تعالیٰ امت محمدیہ میں سے چند لوگوں کو مرنے کے بعد قیامت کے دن سے پہلے قبروں سے اٹھائے گا، اور یہ آلِ محمد علیہم السلام کا مخصوص مذہب ہے اور اس پر اللہ تعالیٰ کا کلام شاہد ہے چنانچہ وہ حشرِ اکبر (قیامت) کے متعلق ارشاد فرماتا ہے:

آیت: ” وَحَشَرْنَاهُمْ فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْهُمْ اَحَدًا “ (سُورَةُ اِنْعَامِ آيَةُ ۱۵۸)

ترجمہ آیت: ” اور ہم ان سب کو محشر کریں گے کسی ایک کو بھی ان میں سے نہ چھوڑیں گے۔“



اور حشر رجعت کے متعلق ارشاد فرماتا ہے:  
آیت "وَلْيَوْمَ نَحْشُرُ فِي كُلِّ أُمَّةٍ فَوْجًا مِّمَّنْ يَكْذِبُ بِآيَاتِنَا  
فَهُمْ يُوزَعُونَ" (سورہ نمل آیت ۸۳)

ترجمہ آیت: دو اور جس دن ہم ہر امت میں سے ایک بڑے گروہ کو اکٹھا کریں گے جو کہ ہماری آیتوں کی تکذیب کرتا تھا تو ان کو صفت آرا کیا جائے گا۔

اس سے معلوم ہوا کہ حشر دو قسم کے ہیں۔ حشر عام اور حشر خاص اور وہ ظالم لوگ جو حشر خاص (رجعت) اور حشر عام (قیامت) دونوں میں محشور ہوں گے۔ وہ حشر اکبر (قیامت) کے دن کہیں گے۔

آیت "رَبَّنَا اٰمَنَّا اِثْنَتَيْنِ وَاٰخِیْتَيْنِ اِثْنَتَيْنِ فَاَعْتَرَفْنَا بِذُنُوبِنَا فَهَلْ اِلٰی خُرُوجٍ مِّنْ سَبِيلٍ" (سورہ مؤمن آیت ۱۷)

ترجمہ آیت: ہمارے پروردگار تو نے ہمیں دو مرتبہ موت دی اور دو مرتبہ تو نے ہمیں زندگی دی، پس ہم اپنے گناہوں کا اعتراف کرتے ہیں تو کیا اس (عذاب جہنم) سے نکلنے کی کوئی راہ ہے۔؟

### سید مرتضیٰ علم الہدی کے رجعت پر دلائل

سید مرتضیٰ علم الہدی کے پاس شہر رے سے چند مسائل جواب کے لیے آئے اس میں حقیقتِ رجعت کے متعلق بھی ایک سوال تھا، اس لیے کہ بعض شاذ و نادر علماء امامیہ کی یہ رائے تھی کہ رجعت سے مراد یہ ہے کہ امام قائم علیہ السلام کے زمانے میں ائمہ طاہرین کی مرثیہ حکومت پلٹ کر آئے گی خود ائمہ طاہرین جسمانی طور پر پلٹ کر نہیں آئیں گے۔ آپ نے اس سوال کے جواب میں تحریر فرمایا کہ:

شیعہ امامیہ کا مذہب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ظہور امام زمانہ مہدی علیہ السلام کے وقت شیعوں میں سے ایک گروہ کو جو پہلے مرچکے ہوں گے ان کو دوبارہ زندہ کر کے دنیا میں بھیجے گا تاکہ وہ امام زمانہ علیہ السلام کی مدد اور نصرت کا بھی ثواب حاصل کریں اور ان کی حکومت کو ہمیشہ خود مشاہدہ کر کے مسرور ہوں۔ نیز اللہ تعالیٰ ان کے دشمنوں میں سے بھی ایک گروہ کو دوبارہ زندہ کر کے دنیا میں بھیجے گا تاکہ شیعہ مومنین ان سے اپنا انتقام لیں اس سے لطف اٹھالیں اور حق کے علم کو بلند ہو جائے۔

اور اس اعتقادِ رجعت کی دلیل جس سے کوئی صاحب عقل انکار نہیں کر سکتا ہے۔ یہ رجعت جو اللہ کی قدرت میں ہے اس کی قدرت سے باہر نہیں ہے۔ یہ عقلاً محال نہیں ہے۔ ہم اپنے مخالفین کو دیکھتے ہیں کہ وہ رجعت سے اس طرح انکار کرتے ہیں جیسے یہ فی نفسہ عقلاً محال ہے ناممکن ہے اور اللہ کی قدرت سے باہر ہے۔ بہر حال جب یہ طے پا گیا کہ رجعت تحت قدرتِ الہی ہے اور ممکن ہے تو اب اس کے وقوع کو ثابت کرنے کے لیے اجماعِ امامیہ کافی ہے، اس لیے کہ مسئلہ رجعت پر امامیہ میں سے کسی کو اختلاف نہیں ہے اور میں اپنے محل پر بتا چکا ہوں کہ ہم امامیہ کا اجماع حجتِ اس لیے ہے کہ اس میں قولِ معصوم شریک ہے اور وہ بات جس میں کسی معصوم کا قول داخل و شریک ہو وہ لازماً درست اور صحیح ہے۔

اب ہمارے کچھ اصحاب کا یہ خیال کہ رجعت کا مطلب ائمہ طاہرین کی حکومت اور ان کے امور و نوامی پلٹ آئیں گے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ ائمہ طاہرین زندہ ہو کر جسمانی طور پر دنیا میں آئیں گے۔ تو یہ وہ اصحاب ہیں جو رجعت کے امکان اور جواز کے ثبوت سے عاجز ہو گئے اور انھوں نے رجعت کے متعلق جو روایات ہیں ان کی اس طرح تاویل کر دی اور یہ درست نہیں ہے۔ اس لیے کہ مفہومِ رجعت پر پورے فرقہ امامیہ کا اجماع ہے کہ اللہ تعالیٰ امام قائم علیہ السلام کے ظہور کے وقت ان کے دوستوں اور ان کے دشمنوں میں سے ایک گروہ کو دوبارہ زندہ کر کے دنیا میں بھیجے گا۔ پھر اب اس میں تاویل کی کوئی گنجائش ہی نہیں ہے۔

### سید ابن طاووس علیہ الرحمۃ اور بحثِ رجعت

سید ابن طاووس علیہ الرحمۃ نور اللہ فرجہ اپنی کتاب "الطرائف" میں تحریر فرماتے ہیں کہ:

روى مسلم في صحيحه في اوائل الجزء الاول باسنادہ الى الجراح بن مليح قال: سمعت جابرًا يقول عندی سبعون ألف حدیث، عن ابی جعفر محمد الباقر علیہ السلام عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ترکوا کلمتها ثم ذکر مسلم في صحيحه باسنادہ الى

محمّد بن عمرو الرازی قال: سمعت حریزاً یقول: لقیت جابر بن یزید الجعفی فلم اکتب عنه لانه کان یؤمن بالرجعة۔

ثم قال: انظر رحمک اللہ کیف حرموا انفسہم الانتفاع بروایة سبعین الف حدیث عن نبیہم صلی اللہ علیہ وآلہ و سلم بروایة ابی جعفر علیہ السلام الذی ہون اعیان اہل بیتہ الذین امرہم بالتمسک بہم۔

ثم وإن اکثر المسلمین او کلمہم قد رووا حیاء الاموات فی الدنیا وحديث احیاء اللہ تعالیٰ الاموات فی القبور للمساءلة وقد تقدمت روايتہم عن اصحاب الکف و هذا کتابہم (آیت بقرہ ۲۳۳) یتضمن " اَلَمْ نَرِ الْاِلٰهَ الَّذِیْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِیَارِهِمْ وَهُمْ اَلَوْفُ حَذَرَ الْمَوْتِ فَقَالَ لَهُمُ اللّٰهُ مَمُوتُوْا ثُمَّ اَحْيَاہُمْ " والسبعون الذین اصابتہم الصاعقة مع موسیٰ علیہ السلام وحديث العزیر علیہ السلام ومن احیاء عیسیٰ بن مریم علیہما السلام وحديث جریج الذی اجمع علی صحته ایضاً وحديث الذین یحییہم اللہ تعالیٰ فی القبور للمساءلة فائی فرق بین هؤلاء و بین ما رواہ اہل البیت علیہم السلام و شیعہ من الرجعة و ای ذنب کان لجابر فی ذلک حتی یسقط حدیثہ

ترجمہ روایت از سید بن طاووس علیہ الرحمۃ:

" مسلم نے اپنی صحیح کے جزو اول کے اوائل میں اپنے اسناد کے ساتھ روایت کی ہے کہ جرّاح بن یلیج کا بیان ہے کہ میں نے جابر بن یزید کو کہتے ہوئے سنا کہ میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ و سلم کی ستر ہزار احادیث حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام کی بیان کردہ موجود ہیں مگر لوگوں نے ان میں سے ایک بھی نہیں لی سب کو چھوڑ دیا۔

نیز مسلم نے اپنی صحیح میں اپنے اسناد کے ساتھ محمد بن عمر رازی سے روایت کی ہے کہ میں نے حریز کو کہتے ہوئے سنا: اُس کا بیان ہے کہ میں نے جابر بن یزید جعفی سے ملاقات کی، مگر اُن سے ایک حدیث بھی قلمبند نہیں کی اس لیے کہ وہ حجت پر ایمان رکھتا تھا۔

اس کے بعد سید ابن طاووس علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ ارحم الراحمین، ذرا دیکھو تو کہ ان لوگوں نے خود اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ و سلم کی ستر ہزار احادیث سے انتفاع کیونکر اپنے اوپر حرام کر لیا، صرف اس بنا پر کہ حدیثیں حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے بیان کی ہیں، حالانکہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ و سلم کے ان اہل بیت کے اعیان میں سے ہیں جن سے تمسک کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ و سلم نے حکم دیا ہے اور مزید لطف یہ کہ اکثر مسلمین بلکہ تمام مسلمین نے دنیا میں مردوں کے زندہ ہونے کی بہت سی روایتیں نقل کی ہیں۔ نیز یہ حدیث بھی روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ قبریں مردوں کو سوال و جواب کے لیے زندہ کرتا ہے۔

اس سے پہلے ہم نے ان کی ان روایات کو بیان کیا ہے جو ان کی کتابوں میں موجود ہیں اور ان کی کتابوں میں اس آیت کی تفسیر میں مردوں کے زندہ ہونے کا ذکر موجود ہے کہ:

آیت: اَلَمْ نَرِ الْاِلٰهَ الَّذِیْنَ - - - - - ثُمَّ اَحْيَاہُمْ " (سورہ بقرہ آیت ۲۳۳)

ترجمہ آیت: " کیا تم نے اُن کو نہیں دیکھا جو اپنے گھروں سے موت کے خوف سے نکل بھاگے اور وہ تھے بھی ہزاروں (کا تعداد میں) تو اللہ نے اُن سے کہا کہ مر جاؤ (تو وہ سب کے سب مر گئے) پھر (اللہ نے) انہیں زندہ کر دیا۔ - - - "

• نیز وہ ستر آدمی جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ کوہ طور پر گئے تھے، اُن پر بھی گری اور وہ مر گئے، اس کے بعد اللہ نے ان کو بھی زندگی بخشی۔

• پھر حضرت عزیر علیہ السلام موت کے بعد زندہ ہوئے۔

• اور حضرت عیسیٰ بن مریم نے تو بہت سے آدمیوں کو اللہ کے اذن سے زندہ کیا۔

• اور جرج والی حدیث جس کی صحت پر سب متفق ہیں۔

• اور وہ احادیث جن میں یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ قبروں میں مردوں کو سوال و جواب کے لیے زندہ کرتا ہے۔ یہ سب ان کی کتابوں میں مرقوم ہیں اور اسے سب تسلیم کرتے ہیں۔

ذرا غور تو کیجیے کہ ان مردوں کے زندہ ہونے میں اور حسب روایات اہل بیت رحمت کے اندر دوبارہ زندہ ہونے والوں میں کیا فرق ہے۔ اور بے چارے جابر بن یزید کا کیا قصور تھا جن کی روایات قلمبند نہیں کی گئیں؟

• سید بن طاووس علیہ الرحمۃ اپنی کتاب "سعد السعود" میں تحریر فرماتے ہیں کہ:

شیخ طوسی نے اپنی تفسیر "تبیان" میں اس آیت کے ذیل میں ثُمَّ اَحْيَاہُمْ "من بَعَثُوا مَوْتَهُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ" (سورہ بقرہ آیت ۲۸) میں تحریر فرمایا ہے کہ

ترجیہ آیت ۶: ”پھر ہم نے تم کو تمہاری موت کے بعد زندہ کیا تاکہ تم شکر گزار بنو“  
 کہ ہمارے اصحاب میں سے کچھ لوگوں نے اس آیت سے حجاز رجعت پر استدلال کیا ہے  
 تو اگر اس آیت سے صرف جواز و امکان رجعت پر استدلال کیا جائے تو درست ہے  
 اور جو اس کو نہ مانے قرآن اس کی تکذیب کرے گا اور اگر اس آیت سے وجوب رجعت  
 پر استدلال کیا جائے تو درست نہیں ہے

### سید ابن طاووسؒ نے حدیثِ ثقلین پیش کی

”اس کے بعد سید رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ واضح ہو کہ وہ حضرات جن کے متعلق  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ: ”اتنی مختلف۔۔۔ الخوض“  
 (۱) کہ میں تم میں دو گرانقدر چیزیں چھوڑ رہا ہوں کتاب خدا اور میری عمرت اہل بیت  
 یہ دونوں ہرگز ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گی یہاں تک کہ میرے پاس حوض کوثر پر وارد ہوں  
 ان لوگوں نے اس بات میں کوئی اختلاف نہیں کیا ہے کہ اس امت میں سے چند لوگوں کو  
 اللہ تعالیٰ مرنے کے بعد زندہ کرے گا اور دنیا میں بھیجے گا۔ اور اس کی تائید ان تمام  
 احادیث سے ہوئی جو مخالف و موافق سب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے  
 روایت کی ہے۔

چنانچہ مخالفین میں سے حمید بن عمارؒ نے ”صحیح بن الصمیمین“ میں ابوسعید خدری سے روایت کی ہے  
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم لوگ ان سنتوں کی ضرورتاً اتباع کرو گے  
 جو تم سے پہلی امتوں میں گزر چکی ہیں، ایک ایک بالشت اور ایک ایک لہجہ  
 یہاں تک کہ اگر اس میں سے کوئی سوسمار کے سوراخ میں داخل ہوا ہوگا تو تم لوگ  
 بھی داخل ہو گے“

ہم لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آخر پہلی امتیں کون، یہود و نصاریٰ  
 آپ نے فرمایا: وہ نہیں تو پھر کون؟

زعمشہ نے اپنی تفسیر ”کشاف“ میں حذیفہ سے روایت کی ہے کہ: آنحضرتؐ نے فرمایا:  
 ”تم لوگ عادات و اطوار میں بنی اسرائیل سے بہت مشابہ ہو اور وہی کرو گے جو  
 بنی اسرائیل نے کیا، ان کے بالکل قدم بہ قدم چلو گے۔ بس میں یہ نہیں کہہ سکتا  
 کہ تم لوگ ان کی طرح گو سالہ پستی بھی کرو گے یا نہیں۔“

اس کے بعد سید ابن طاووسؒ فرماتے ہیں جب پچھلی امتوں یعنی بنی اسرائیل کی اتباع

کے متعلق یہ روایات موجود ہیں تو اب دیکھئے قرآن مجید اور احادیث متواتر یہ کہتی ہیں کہ پچھلی  
 امتوں میں سے یہود کے ایک گروہ نے جب یہ کہا کہ:

آیت: ”لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتَّىٰ تَرَىٰ اللَّهُ جَهَنَّمَ ۚ فَمَا تَسْأَلُهُمْ  
 ثَمَرًا أَجِيَاهُمْ۔۔۔“ (سورہ بقرہ آیت ۱۷۵)

ترجیہ آیت ۷: ”ہم ہرگز ایمان نہ لائیں گے یہاں تک کہ اللہ کو واضح طور پر نہ دیکھ لیں“  
 پس اللہ نے ان لوگوں کو موت دے دی، پھر انھیں زندہ کر دیا۔

تو پھر اس کے مطابق اس امت میں بھی تو کچھ لوگ ایسے ہوں گے جنہیں اللہ تعالیٰ اس دنیا  
 میں موت دے کر پھر زندہ کرے گا۔

اور شیخ کے احوال کے علاوہ میں نے ان لوگوں کی روایتوں میں بھی اس بات کی طرف اشارہ  
 دیکھا ہے کہ حضرت علی علیہ السلام بھی ابن ملجم کی فریت اور موت کے بعد اس دنیا میں  
 دوبارہ اسی طرح آئیں گے جس طرح ذوالقرنین دوبارہ دنیا میں آئے تھے۔

چنانچہ زعمشہ نے اپنی تفسیر ”کشاف“ میں ذوالقرنین کے متعلق حضرت علی علیہ السلام  
 سے یہ حدیث تحریر کی ہے کہ:

”ذوالقرنین کے لیے بادل مسخر تھے۔ ان کے اسباب و ذرائع پھیلے ہوئے تھے، ان کے  
 لیے نور بچھا ہوا تھا۔ تو اس کے متعلق پوچھا گیا کہ ایسا کیوں تھا؟ تو فرمایا آپ نے فرمایا  
 کہ وہ اللہ سے محبت کرتے تھے اور اللہ ان سے محبت رکھتا تھا۔

اور ابن الکوا نے پوچھا: ذوالقرنین کون تھے؟ یہ کوئی بادشاہ تھے یا کوئی نبی تھے؟

آپ نے فرمایا: مذہب بادشاہ تھے اور نہ وہ نبی تھے بلکہ وہ ایک عبد صالح تھے، وہ اطاعت الہی  
 میں مصروف تھے کہ ان کی داہنی طرف پیشانی پر ضرب لگائی گئی اور وہ مر گئے تو اللہ تعالیٰ  
 نے انھیں زندہ کر کے دوبارہ دنیا میں واپس بھیجا تو ان کی بائیں جانب پیشانی کی طرف  
 پھر کسی نے ضرب لگائی۔ اللہ تعالیٰ نے اس دفعہ بھی موت کے بعد پھر زندہ کر کے دنیا

میں پھر بھیجا (اور چونکہ پیشانی کے دونوں جانب ضربیں لگائی گئیں) اسی لیے ان کا نام  
 ذوالقرنین (دو ضربوں والا) پڑ گیا۔ اور تم لوگوں میں بھی ذوالقرنین کے مانند ایک شخص ہے

نیز ہم نے مخالفین کی کتب احادیث میں اکثر مسلمانوں کے لیے دیکھا ہے کہ وہ مرنے کے  
 بعد قبل از دفن اور بعد دفن دنیا میں پھر ملپٹ آئے۔ گفتگو اور کلام کیا اور اس کے بعد مر گئے

۱۔ قرون کے معنی۔ سینک کے بھی ہیں۔ انسان کے سر کی وہ جگہ جہاں پر سینک نکلتی ہے۔ نیز نوادر بھی ہیں

منجد ان واقعات کے ایک واقعہ حاکم نیشاپوری نے اپنی تاریخ میں لکھا ہے کہ:

"حسام بن عبدالرحمن نے اپنے باپ سے اور انھوں نے اس کے دادا سے جو نیشاپور کے قاضی تھے روایت بیان کی ہے کہ ایک شخص میرے پاس آیا لوگوں نے کہا، اس شخص کا ایک عجیب واقعہ ہے۔ میں نے کہا وہ کیا؟ اس شخص نے کہا کہ میں ایک گورکن تھا، قبر کھودا کرتا تھا، ایک دن ایک کا انتقال ہوا تو دفن کے وقت میں اس کی قبر پر پہنچا تاکہ قبر چھ طرح پہچان لوں اور وہاں جا کر میں نے اس کی نماز میت پڑھی۔ پھر جب رات بالکل تاریک ہو گئی تو میں اس کی قبر پر پہنچا، قبر کھودی اور اس کے کفن پر لٹکا ڈالا تاکہ کفن کھینچ لوں۔ تو اس عورت نے آواز دی "سبحان اللہ" ایک جنتی مرد ایک جنتی عورت کا کفن کھینچے؟ اس کے بعد اس نے کہا تم جانتے ہو

کہ تم نے مجھ پر نماز پڑھی ہے اور اللہ جبل جلالہ نے ان تمام لوگوں کو بخش دیا ہے جنہوں نے مجھ پر نماز پڑھی ہے۔

سید رحمة اللہ فرماتے ہیں کہ ایک نباش قبر کی روایت تو ان لوگوں نے اپنی کتابوں میں درج کر دی اور علمائے اہل بیت کی روایات احیائے اموات کو چھوڑ دیا۔ اور یہ عورت بھی کسی اہم کام کے لیے زندہ نہیں ہوتی تھی۔ مگر وہ رجعت جس کا اعتقاد علماء اہل بیت اور ان کے شیعہ رکھتے ہیں یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آیات معجزات سے ہے۔ آنحضرت کی منزلت تو حضرت موسیٰ و حضرت عیسیٰ و حضرت دانیال سے جہور مسلمین کے سامنے بھی کم نہیں۔ اور ان کے ہاتھوں بھی بہت سے مردے زندہ ہو چکے ہیں۔"

### رجعت کے متعلق حضرت سلمان فارسی کی روایت

شیخ حسن بن سلیمان نے اپنی کتاب "المختصر" میں روایت نقل کی ہے، جو سید جلیل حسن بن کبش کی کتاب سے ماخوذ ہے اور انھوں نے کتاب "مقتضب" سے اپنے اسناد کے ساتھ سلمان فارسی سے روایت کی ہے۔ ان کا بیان ہے کہ:

ترجمہ حدیث: "سلمان فارسی کا بیان ہے،

"ایک دن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوا، جب آپ کی نظر مجھ پر پڑی تو ارشاد فرمایا: اے سلمان! اللہ عزوجل نے جس نبی یا رسول کو مبعوث فرمایا اس کے بارہ نقیب قرار پائے۔

میں نے عرض کیا: جی ہاں یا رسول اللہ! یہ بات ہمیں زعماری و یہود دونوں اہل کتاب سے معلوم ہوئی ہے۔ آپ نے فرمایا: اے سلمان! مگر تمہیں معلوم ہے کہ میرے بارہ نقیب کون کون ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے میرے بعد امامت کے لیے منتخب فرمایا ہے؟

میں نے عرض کیا: یہ تو اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔

آپ نے فرمایا: اے سلمان سنو! اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنے خاص نور سے پیدا فرمایا، پھر مجھے بلایا یعنی آواز دی۔ میں نے اس کی آواز پر لبیک کہا۔ پھر اس نے میرے نور سے علی کو پیدا فرمایا اور ان کو بھی آواز دی، انھوں نے بھی اس کی آواز پر لبیک کہا، پھر میرے اور علی کے نور سے فاطمہ کو پیدا فرمایا، ان کو بھی آواز دی، انھوں نے بھی اللہ تعالیٰ کی آواز پر لبیک کہا۔ پھر اللہ بزرگ و برتر نے میرے، اور علی اور فاطمہ کے نور سے حسن و حسین کو پیدا فرمایا اور ان دونوں کو بھی آواز دی، اللہ کی آواز پر ان دونوں نے بھی لبیک کہا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے پانچ اسماء سے متعلق زماں ہمارے نام رکھے۔ یعنی اللہ محمود ہے اور میں محمد ہوں، اللہ علی ہے اور میں علی ہیں، اللہ فاطمہ ہے اور میں فاطمہ ہیں، اللہ ذوالاحسان ہے اور میں حسن ہیں، اللہ محسن ہے اور میں حسین ہیں۔

پھر اللہ تعالیٰ نے ہمارے نور سے اور حسین کے نور سے نو امت کو پیدا فرمایا اور انھیں بھی آواز دی، ان سب نے بھی اس کی آواز پر لبیک کہا۔ اور یہ اس وقت سے بھی پہلے کی بات ہے جب اللہ تعالیٰ نے آسمان کو بنایا، یا زمین کو بچھایا، یا ہوا یا پانی یا فرشتوں یا انسانوں کو پیدا فرمایا، ہم سب اس کے علم میں الوار کی شکل میں تھے اس کی تسبیح کیا کرتے تھے، اس کی بات سنتے اور اس کی اطاعت کرتے تھے۔

سلمان نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان! جو لوگ ان کی معرفت رکھتے ہوں ان کے لیے کیا اجر و ثواب ہے؟

آنحضرت ارشاد فرمایا: اے سلمان! جو ان سب کی کما حقہ معرفت رکھتا ہو، ان کی اقتدا کرتا ہو ان کے دوستوں کو دوست اور ان کے دشمنوں سے دشمنی و برأت و بیزاری کا اظہار کرتا ہو



تو خدا کی قسم وہ ہم میں سے ہے، جہاں ہم سب جائیں گے وہیں وہ بھی جائے گا،  
جہاں ہماری سکونت ہوگی وہیں وہ بھی ساکن ہوگا۔“

سلمان کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ان سب کا نام و نسب معلوم ہوئے بغیر  
اُن پر ایمان ہو سکتا ہے؟

آپ نے فرمایا: نہیں اے سلمان!

میں نے عرض کیا: پھر میں ان پر کیسے ایمان رکھوں؟

آپ نے فرمایا: تم حسین تک (سب ہی) کو جانتے ہو، تو حسین کے بعد سید العابدین علی  
ابن حسین ہوں گے، پھر ان کے فرزند محمد بن علی باقر علم الاولین والآخرین بن  
النبیین والمرسلین، پھر جعفر بن محمد نسان اللہ الصادق، پھر موسیٰ بن جعفر کاظم  
جو اللہ کے معاملے میں صبر و ضبط سے کام لیں گے، پھر علی بن موسیٰ الرضا، پھر  
محمد بن علی المختار پھر علی بن محمد الہادی، پھر حسن بن علی صامت اور دین الہی  
کے امین، پھر (م ج م د) ابن حسن المہدی ناطق وقائم ہوں گے۔“

سلمان کا بیان ہے کہ یہ سن کر میں رونے لگا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! افسوس کہ سلمان کو  
ان حضرات کا عہد کہاں نصیب ہوگا؟

آنحضرت نے فرمایا: اے سلمان! نہ گھبراؤ، تم اور تم جیسے اور وہ لوگ جو ان سے محبت رکھنے والے  
ہوں گے در آنحالیکہ ان کی حقیقی معرفت رکھتے ہوں گے وہ ان حضرات کا عہد  
ضرور پائیں گے۔

یہ سن کر میں نے اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ادا کیا۔ پھر عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا میں ان حضرات کے  
عہد تک زندہ رہوں گا؟

آنحضرت نے ارشاد فرمایا: اے سلمان! ذرا قرآن مجید کی یہ آیت تو پڑھو:

”فَإِذَا جَاءَ - - - - - أَكْتَظِرْنَغِيُوْا ه“ (سورہ نبی سہیل آیت ۵)

ترجمہ آیات: ”اور جب ان دونوں وعدوں میں سے پہلے وعدے کا وقت آیا تو ہم نے  
تم پر اپنے زبردست جنگجو بندوں کو مسلط کر دیا جو (تباہی مچاتے ہوئے)  
گھروں میں گھس گئے۔ اور وہ وعدہ پورا ہو کر رہا۔

پھر ہم نے تمہیں ان پر غلبہ عطا کر کے تمہارے دن پھر دیے اور ہم نے  
مال اور اولادوں سے تمہاری مدد کی اور کثرت افراد عطا کی۔“

۱۔ حضرت امام جعفر صادقؑ نے مذکورہ آیات کی تاویل میں فرمایا کہ پہلے فساد سے مراد قتل امیر المومنین اور دربر فساد سے مراد امام کا  
کے خلاف بغاوت اور بغی سرکشی سے مراد امام حسینؑ کا قتل۔ اور وعدہ خدا امام قائمؑ کے ہاتھوں

سلمان کا بیان ہے کہ یہ سن کر میرا گریہ و فورا اشتیاق سے اور شدید ہو گیا، پھر میں نے  
عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا یہ آپ کا وعدہ ہے؟

آنحضرت نے فرمایا: ”إِنِّي وَاللَّهِ أَرْسَلُ مُحَمَّدًا إِنَّهُ لَبَعْدُ مِنِّي وَلَعَلَّ  
وفاطمة والحسن والحسين وتسعة اثنتا عشرة وكل من  
هو منّا ومظلوم فينا إني والله يا سلمان! ثم لي حضرت  
إبليس وجنوده وكل من محض الایمان (محضاً) ومحض  
الكفر محضاً حتى يؤخذ بالقصاص والاوتار والشارات  
ولا يظلم ربك احداً، ونحن تأويل هذه الآية:

(آیت ۲۸) ”وَنُرِيدُ أَنْ نَمُنَّ عَلَى الَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا فِي  
الْأَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ أَئِمَّةً وَنَجْعَلَهُمُ الْوَارِثِينَ  
وَنُكَسِبَ لَهُمْ فِي الْأَرْضِ وَنُرِي فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ  
وَجُنُودَهُمَا مِنْهُمْ مَا كَانُوا يَحْذَرُونَ“ (سورہ قصص آیت ۲۷)

قال سلمان: فقلت من بين يدي رسول الله صلى الله عليه وآله وما يبالي  
سلمان متى لقى الموت أو لقيه۔

(ترجمہ حدیث)

آنحضرت نے فرمایا: ”ہاں، اس ذات کی قسم جس نے محمدؐ کو رسول بنا کر بھیجا ہے، یہ میرا وعدہ ہے  
عسلی کے لیے، فاطمہ کے لیے، حسن و حسین کے لیے اور ان کے بعد  
نورائت کے لیے، بلکہ ہر مومن کے لیے اور مظلوم کے لیے کہ یہ سب رجعت  
کریں گے۔ پھر ابلیس اور اس کا لشکر لایا جائے گا اور خالص مومن اور  
خالص کافر بھی پٹائے جائیں گے تاکہ ان سے قصاص و انتقام و بدلہ لیا  
جائے اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے کسی پر بھی ظلم نہیں کرے گا، اور ہم ہی  
اس آیت کی تاویل ہیں:

ترجمہ آیات: ”اور ہم نے چاہا کہ جو زمین میں بے بس و کمزور بنا دیے گئے تھے ان پر احسان کریں  
اور انہیں امام بنادیں۔ اور انہیں وارث قرار دیں۔ اور ہم ان کو زمین میں اقتدار  
بخشیں اور فرعون و ہامان اور ان دونوں کے لشکروں کو وہ دکھائیں جس کا انکو  
خوف تھا۔“۔۔۔۔۔ سلمان کا بیان ہے کہ اس کے بعد میں رسول اللہؐ کے سامنے  
سے اٹھا تو مجھے قطعاً پرواہ نہ رہی کہ سلمان سے موت کب ملاقات کرے گی یا میں اس سے کب ملوں گا۔

ابن عیاش نے اپنی کتاب "المقتضب" میں احمد بن محمد بن جعفر صولی نے  
عبدالرحمن بن صالح سے، انھوں نے حسین بن حیدر بن ربیع سے، انھوں نے  
اعمش سے، اعمش نے محمد بن خلف طاطری سے، انھوں نے شاذان سے  
شاذان نے سلمان سے اسی کے مثل روایت بیان کی ہے۔  
نیز انھوں نے صالح بن حسین نوفلی سے روایت کی ہے کہ ان کا بیان ہے کہ ابوسہل نیشاپانی  
نے اپنے والد مصعب بن وہب کے یہ اشعار پڑھ کر مجھے سنائے:

### ❶ مصعب بن وہب کے اشعار

- ۱۔ فان تسألانی ما الذی انا دائنٌ ۖ بہ فالذی اُبدیہ مثل الذی اُخفی  
اگر تم مجھ سے پوچھو کہ تیرا دین کیا ہے۔ تو جس طرح اب تک میں اس کو چھپائے ہوئے تھا اب آگے  
ظاہر کر رہا ہوں۔
- ۲۔ اَدِینَ بَانَ اللّٰهِ لاشیءٍ غَیْرِهِ ۖ قُوًی عَزِیزٌ بَارِئٌ الْخَلْقِ مِنْ ضَعْفِ  
سنو! میرا ایمان یہ ہے کہ اللہ کے سوا کوئی قوی و عزیز اور باری الخلق میں ضعیف  
۳۔ وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفْضَلُ مَرْسَلٍ ۖ بِهٖ بَشَى الْمَاضُوْنَ فِیْ مُحْكَمِ الصَّحْفِ  
اور یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افضل الرسلین ہیں جن کے آنے کی بشارت گذشتہ  
انبیاء نے اپنی اپنی کتابوں میں دی ہے۔
- ۴۔ وَاِنَّ عَلٰی بَعْدِهِ اَحَدَ عَشْرِ ۖ مِنْ اللّٰهِ وَعَدْلِیْسِ فِیْ ذَاكَ مِنْ خَلْفِ  
اور یہ کہ علی اور ان کے بعد اگیارہ یہ اللہ کا وعدہ ہے اس کے خلاف نہیں ہو سکتا۔
- ۵۔ اَسْمَتْنَا الْمَادُوْنَ بَعْدَ مُحَمَّدٍ ۖ لِهَمِّ صَفْوَدِیْ مَا حِیْتُ لِهَمِّ اَصْفٰی  
یہ بارہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہمارے ائمہ اور بادی ہیں جب تک میں زندہ  
ریوں گا ان کی خالص محبت کا دم بھرتا رہوں گا۔
- ۶۔ ثَمَانِیَّةٌ مِنْهُمْ مَضُوْا السَّیْلَ ۖ وَارْبَعَةٌ یَّرْجُوْنَ لِلْعَدِّ وَالْمَوْتِ  
ان بارہ میں سے آٹھ تو گزر گئے، اب چار اور رہ گئے ہیں جو اس بارہ کے عدد کو  
پورا کریں گے۔
- ۷۔ وَلِیْ ثَقَّةٌ بِالرَّجْعَةِ الْحَقِّ مِثْلَ مَا یَزِدُّ وَثَقْتُ بِرَجْمِ الطَّرَفِ مَتٰی اِلَى الطَّرَفِ  
اور سپ پورے وثوق و یقین سے کہتا ہوں کہ رجعت حق ہے جس طرح میں پورے وثوق  
اور یقین کے ساتھ ایک طرف سے دوسری طرف پھرنے کا یقین و وثوق رکھتا ہوں۔

## بَحَارُ الْاُخْوَارِ

### بَابُ سِیِّ

حضرت امام قائمؑ کے بعد  
بارہ مہدی ہوں گے

## باب ۳

### ① حضرت امام قائمؑ کے بعد بارہ مہدی ہوں گے

دقاق نے اسدی سے (اُنھوں نے غشی سے اُنھوں نے نوفلی سے) اُنھوں نے علی ابن ابی حمزہ سے، اُنھوں نے ابوبصیر سے، اور ابوبصیر کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ فرزند رسول! میں نے آپ کے پیرو گرامی سے سنا ہے وہ فرماتے تھے کہ امام قائمؑ کے بعد بارہ مہدی ہوں گے۔

ل: قال الصادق: انما قال: اثني عشر حمديًا وليد يقل اثنا عشر

امامًا، ولكنهم قوم من شيعتنا يدعون الناس الى

موالاتنا ومعرفة حقنا۔ (کمال الدین و تمام النفع)

(ترجمہ) امام صادقؑ نے فرمایا: ہاں، اُنھوں نے بارہ مہدی کہا تھا، بارہ امام تو

نہیں کہا تھا۔ لیکن یہ وہ گروہ ہمارے شیعوں میں سے ہوگا جو لوگوں کو

ہماری ولایت اور ہمارے حق کی معرفت کی طرف بلائے گا۔

### ② بعد امام قائمؑ بارہ مہدی امام حسینؑ کی نسل سے ہوں گے

محمد حمیری نے اپنے والد سے، اُنھوں نے محمد بن عبدالحمید، و محمد بن عیسیٰ

ب سے، اُنھوں نے محمد بن فضیل سے، اُنھوں نے ابو حمزہ سے، اُنھوں نے حضرت

ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایک طویل حدیث روایت کی ہے جس میں

آپؑ نے فرمایا: یا ابا حمزہ! انّ متابعي القائم احد عشر حمديًا من ولد الحسين

”اے ابو حمزہ! امام قائمؑ علیہ السلام کے بعد ہم میں سے اولاد امام حسینؑ علیہ السلام سے بارہ مہدی ہوں گے۔“

(غیبہ طوسی)

### امام قائمؑ کے بعد ایک شخص تین سو سال حکومت کرے گا

۳

فضل نے ابن محبوب سے، اُنھوں نے عمرو بن ابومقدام سے، اُنھوں نے جابر سے، اور جابر جعفی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا ہے۔

يقول: والله ليملكنّ متا اهل البيت رجل بعد موته

ثلاثمائة سنة يزداد تسعًا۔ قلت: متى يكون ذلك؟

قال: بعد القائم۔ قلت: وكم يقوم القائم في عالمه؟

قال: تسع عشرة سنة، ثم يخرج المنتصر فيطلب بدم

الحسين ودماء اصحابه، فيقتل ويسبي حتى يخرج

السفاح۔ (غیبہ طوسی)

ترجمہ روایت: ”آپؑ نے فرمایا: خدا کی قسم امام قائمؑ علیہ السلام کے بعد ہم اہل بیت میں سے ایک

شخص تین سو سال تک حکومت کرے گا۔“

میں نے عرض کیا: یہ کب ہوگا؟

آپؑ نے فرمایا: امام قائمؑ علیہ السلام کے بعد۔

میں نے عرض کیا: اور خود امام قائمؑ علیہ السلام ظہور کے بعد کتنے عرصے دنیا میں رہیں گے؟

آپؑ نے فرمایا: انیس سال رہیں گے۔ پھر منتصر خروج کرے گا جو امام حسینؑ اور ان کے اصحاب

کے خون کا بدلہ لے گا، لوگوں کو قتل کرے گا، اور قید کرے گا یہاں تک کہ سفاح

خروج کرے گا۔ (غیبہ طوسی)

### ④ قیامت چالیس دن قبل امام قائمؑ کی رحلت

ليس بعد دولة القائم لأحد دولة إلا ماجأت به الرواية (الارشاد)

من قيام ولده انشاء الله ذلك، ولم يرد على القطع والثبات

واكثر الروايات انه لن يمضي خمسون سنة إلا قبل

القیامة بأربعین یوما یکون فیہا السہج وعلامة خروج الاموات ، وقيام الساعة للحساب والجزاء - والله اعلم -  
ترجمہ روایت: ”کتاب الارشاد“ شیخ مفید رحمۃ اللہ علیہ میں ہے کہ امام قائم علیہ السلام کی حکومت کے بعد کسی شخص کی حکومت نہ ہوگی، صرف روایت میں یہ ہے کہ ان کے بعد ان کی اولاد انشاء اللہ قائم رہے گی۔ اور اکثر روایات میں یہ ہے کہ مہدی امت امام قائم علیہ السلام قیامت سے صرف چالیس دن پہلے دنیا سے رحلت فرمائیں گے، جس کے دوران دنیا میں ہرج و مرج واقع ہوگا، مرنے والے قبروں سے نکلیں گے اور حساب و کتاب اور جزاء کے لیے قیامت قائم ہوگی۔ (واللہ اعلم)

(نوٹ)

علامہ طبرسی علیہ الرحمۃ اپنی کتاب ”اعلام الوری“ میں تحریر فرماتے ہیں کہ: ”روایات صحیحہ میں یہ وارد ہوا ہے کہ امام قائم مہدی علیہ السلام کی حکومت کے بعد کسی شخص کی حکومت نہ ہوگی، صرف ان کے فرزند ان کے قائم مقام ہوں گے، انشاء اللہ اور اکثر روایات میں یہ ہے کہ قیامت سے چالیس دن پہلے امام قائم علیہ السلام دنیا سے اٹھیں گے اور اس میں مردوں کے قبروں سے خروج کی علامتیں ظاہر ہوں گی اور قیامت برپا ہو جائے گی۔ اور اللہ بہتر جاننے والا ہے۔“

شیخ صدوق علیہ الرحمۃ اپنی کتاب کمال الدین جلد ۱ ص ۳۳۹ باب اتصال الوصیۃ میں اپنے اسناد کے ساتھ عبداللہ بن سلیمان عامری سے اور انھوں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ زمین پر ہمیشہ کوئی نہ کوئی خدا کی حجت ضرور رہے گی تاکہ وہ حرام و حلال بتائے اور سبیل الہی کی طرف لوگوں کو دعوت دے۔ اور اس حجت کا سلسلہ (تعلق) زمین سے قیامت کے برپا ہونے سے صرف چالیس دن پہلے منقطع ہوگا۔ اور جب زمین سے حجت خدا اٹھ جائے گی تو بابِ توبہ بھی بند ہو جائے گا۔ ”فَلَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ“۔ (سورۃ الانعام ۱۵۸) اور اس وقت کسی کا ایمان لانا نفع نہ پہنچائے گا جبکہ وہ پہلے سے ایمان نہ لائے ہوئے ہو۔ اس دوران جو لوگ ہوں گے وہ بدترین خلق ہوں گے اور قیامت ان ہی کے لیے برپا ہوگی۔

نیز برقی نے محاسن میں کتاب مصابیح النظم باب ۲۲ حدیث ۲۳۶ میں قدر فرق کے ساتھ اسی کے مثل روایت کی ہے۔ اور اس سے ظاہر ہے کہ صدر اول میں یوں کا یہی اعتقاد تھا۔

چنانچہ علامہ کلینی علیہ الرحمۃ نے اصول کافی میں باب ”ان لوگوں کے نام جنہوں نے آپ کو دیکھا ہے“ جلد ۱ ص ۳۲۹ میں عبداللہ بن جعفر حمیری سے روایت کی ہے کہ ان کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ ہم اور شیخ ابو عمر رحمۃ اللہ علیہ احمد بن اسحاق کے پاس جمع ہوئے تو احمد بن اسحاق نے مجھے آنکھ کے اشارے سے کہا کہ ان سے حضرت امام خلف قائم کے متعلق کچھ دریافت کرو۔ میں نے عرض کیا: اے ابو عمر! میں آپ سے ایک بات پوچھنا چاہتا ہوں اگرچہ مجھے اس میں کوئی شک نہیں ہے پھر بھی آپ سے دریافت کرنا بہتر سمجھتا ہوں۔  
سنیے: میرا اعتقاد اور دین یہ ہے کہ زمین حجت خدا سے صرف قیامت برپا ہونے سے چالیس دن پہلے خالی ہو جائے گی۔ جب وہ وقت آئے گا تو حجت زمین سے اٹھ جائیگی اور بابِ توبہ بند ہو جائے گا۔ ”فَلَمْ يَكُنْ يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِي اِيْمَانِهَا خَيْرًا“۔ (سورۃ النور ۱۷۷) (الحديث)

یعنی: اس وقت کسی کا ایمان لانا مفید نہ ہوگا درحالیکہ وہ پہلے سے ایمان نہ لے آیا ہو اور اس دوران اس نے اپنے ایمان کے زمانے میں نیک عمل کیا ہو۔ اور یہ لوگ (جو ایمان نہیں لائے) بدترین خلق خدا ہوں گے۔

بہر حال ان روایات سے ثابت ہے کہ زمین کبھی حجت خدا سے خالی نہ رہے گی بس صرف چالیس دن قیامت برپا ہونے سے پہلے زمین سے حجت اٹھ جائے گی اور وہ حجت دہری منتظر ہوں گے جن کی حکومت کے سات سال بعد قیامت برپا ہوگی۔ لہذا ضروری ہے کہ اس عرصے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم و امت ظاہرین رجعت فرمائیں گے (تاکہ زمین حجت خدا سے خالی نہ رہے) تاکہ اسلام کا درخت سرسبز ہو، دین کے شجر میں پھل آئیں تقویٰ اور مسلم کی شاخوں میں پتے نکل آئیں اور زمین اپنے رب کے نور سے چمک اٹھے، اور اس میں کوئی ہرج نہیں اگر انھیں مہدی کہا جائے جیسا کہ روایات میں آیا ہے۔

### ۵ خروج منتصر و سفاح اور ان سے مراد

عن جابر قال: سمعت أبا جعفر عليه السلام يقول: والله ليملكن رجل منا أهل البيت الأرض بعد موته ثلاثمائة سنة ويزداد تسعا قال: فمضى ذلك؛ قال: بعد موت القائم، قال: قلت:



وكم يقوم القائم في عالمه حتى يموت ؟ قال : تسع عشرة سنة ، من يوم قياهه الى موته قال : قلت فيكون بعد موته هجر ؟ قال : نعم خمسين سنة ۔

قال : ثم يخرج المنصور الى الدنيا فيطلب دمه ودم اصحابه فيقتل ويسبي حتى يقال لو كان هذا من ذرية الانبياء ، ما قتل الناس كل هذا القتل ، فيجتمع الناس عليه ابيضهم واسودهم ، فيكثرون عليه حتى يلجؤونه الى حرم الله فاذا اشتد البلاء عليه ، مات المنتص وخروج السفاح الى الدنيا غضبا للمنتصر ، فيقتل كل عدونا جائر ويملك الارض كلها ويصلح الله له امرة ويعيش ثلاثمائة سنة ويزداد تسعا ۔

ثم قال ابو جعفر عليه السلام : يا جابر وهل تدري من المنتصر والسفاح ؟ يا جابر المنتصر الحسين والسفاح امير المؤمنين صلوات الله عليهم اجمعين ( رواه العياشي في تفسيره ج ۲ صفحہ ۳۶۶ )

( ترجمہ روایت ۵ )

” جابر سے روایت ہے ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا ، آپ فرما رہے تھے کہ خدا کی قسم امام قائم علیہ السلام کی وفات کے بعد ہم اہل بیت میں سے ایک شخص اس زمین پر تین سو سال تک حکومت کرے گا بلکہ نو سال اور زیادہ ( یعنی ۳۰۹ سال ) ۔

میں نے عرض کیا ( فرزند رسول ! ) یہ کب ہوگا ؟

آپ نے فرمایا : امام قائم علیہ السلام کی وفات کے بعد ۔

میں نے عرض کیا : اور امام قائمؑ ظہور کے بعد کتنے عرصے تک دنیا میں رہیں گے ۔ اور اس کے بعد کب ، وفات پائیں گے ؟

آپ نے فرمایا : اسی سال ان کے ظہور سے وفات کے درمیان کا عرصہ ہوگا ۔

میں نے عرض کیا : پھر ان کی وفات کے بعد تو بڑا ہرج ( افراتفری کا عالم ) ہوگا ؟

آپ نے فرمایا : ہاں ، پچاس سال تک ۔ اس کے بعد منصور دنیا میں آئے گا اور وہ اپنے اور

اپنے اصحاب کے خون کا بدلہ لے گا اور اتنا قتل کرے گا اور لوگوں کو قیدی بنائے گا کہ لوگ کہنے لگیں گے کہ اگر یہ ذریت انبیاء میں سے ہوتا تو اس بیدردی سے لوگوں کو قتل نہ کرتا ۔ پھر تمام کالے اور گورے جمع ہو کر اس پر بیٹھا کریں گے اور اُسے حرم خدا میں پناہ یعنی پڑے گی ۔ اُس پر ہر طرف سے مصیبت ٹوٹ پڑے گی اور منتصر کا انتقال ہو جائے گا تو دنیا میں سفاح غضبناک ہو کر آئے گا اور وہ تمام دشمنوں اور ظالموں کو قتل کرے گا اور پوری روئے زمین پر اپنی حکومت قائم کرے گا ، اللہ اُس کے تمام اُمور کو درست کر دے گا ۔ پھر وہ تین سو نو سال تک حکومت کرے گا ۔

اس کے بعد امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا : اے جابر ! تمہیں معلوم ہے وہ منتصر اور وہ سفاح کون ہے ؟ اے جابر منتصر تو حضرت امام حسین علیہ السلام ہیں اور سفاح حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام ہیں ۔

( اس حدیث کی روایت تفسیر عیاشی جلد ۲ صفحہ ۳۶۶ میں موجود ہے )

بارہویں امام کے بعد ان کے فرزند پہلے مہدی ہوں گے

(۶)

خطہ ( غیبہ طوسی ) راویوں کی ایک جماعت نے بزوری سے ، انھوں نے علی بن منان موصلی سے ، انھوں نے علی بن الحسین سے ، انھوں نے احمد بن محمد بن خلیل سے ، انھوں نے جعفر بن احمد مصری سے ، انھوں نے اپنے چچا حسین ابن علی سے اور انھوں نے اپنے والد سے ، انھوں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور آپ نے اپنے پدر عالی قدر سے ، اور آنحضرت نے حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام سے اور حضرت امیر المؤمنینؑ نے فرمایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی وفات حسرت آیات کی شب ارشاد فرمایا کہ اے ابوالحسن ایک صحیفہ اور دو ات قلم لے آؤ ۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا وصیت لکھواتے ہوئے اس منزل پر پہنچے اور فرمایا :

قال رسول الله ﷺ : يا علقم اني سيعود بعدي اثنا عشر اماما ومن بعدهم اثني عشر مهديا فانتي يا علقم اول الاثني عشر الامام

وساق الحديث الى ان قال : وليسلمها الحسن عليه السلام الى ابنه محمد المستحفظ من آل محمد صلى الله عليه وعلیهم ، فذلك اثني عشر اماما

ثم يكون من بعده اثنا عشر مهدياً فاذا حضرت الوفاة فليسلمها  
الح ابنة أول المهديين له ثلاثة اسماهي اسم كاسمي واسم الحى  
وهو عبد الله واحمد والاسم الثالث المهدى وهو أول المؤمنين.

(ترجمہ حدیث ۷۱)

پھر حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: عیسیٰ! میرے بعد بارہ امام ہوں گے اور ان کے  
بعد بارہ مہدی ہوں گے اور تم نے عیسیٰ! ان بارہ اماموں میں سے پہلے امام ہو۔  
پھر یکے بعد دیگرے تمام ائمہ کے نام بتاتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ اور جس نے عہدہ امامت  
اپنے فرزند م ح م د کے سپرد کر دیں گے جو آل محمد میں سے محفوظ اور باقی رہیں گے اور  
اس طرح یہ بارہ امام پورے ہو جائیں گے اور اس کے بعد بارہ مہدی ہوں گے، جب  
بارہوی امام کا وقت وفات قریب ہوگا تو آپ یہ کاربند بات اپنے فرزند کے سپرد کر کے جائیں  
گے اور اس طرح وہ پہلے مہدی ہوں گے اور ان کے تین نام ہوں گے ایک میرا نام، ایک  
میرے پدر بزرگوار کا نام اور وہ عبد اللہ اور احمد ہوگا اور میرا نام مہدی ہوگا، اور وہ اول  
المؤمنین ہوں گے۔

### ④ امام قائم کے بعد بارہ مہدی ہوں گے

سید علی بن عبد الحمید نے اپنے اسناد کے ساتھ حضرت امام جعفر صادق  
علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ: آپ نے فرمایا:  
"أَنَّ مَتَا بَعْدَ الْقَائِمِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ اثْنَا عَشَرَ مَهْدِيًّا مِنْ وَلَدِ الْحُسَيْنِ"  
امام قائم علیہ السلام کے بعد ہم اہل بیت میں سے اولاد امام حسین علیہ السلام  
سے بارہ مہدی ہوں گے۔ (منتخب البصائر)

### ⑤ مسجد سہل منزل امام قائم ہوگی

ابی نے سعد سے، سعد نے جاورانی سے، جاورانی نے حسین بن سیف سے  
حسین نے اپنے والد سیف سے، سیف نے حضری سے، اور حضری نے حضرت ابو جعفر اور  
حضرت ابو عبد اللہ علیہما السلام سے روایت کیا ہے کہ دونوں حضرات نے ارشاد فرمایا کہ کو ف کے  
بارے میں: فیہا مسجد سہیل الذی لم یبعث اللہ نبیًّا اِلَّا وَقَدْ صَلَّی فِیْہِ  
وَمِنْہَا یَنْظُرُ عَدْلُ اللّٰہِ، وفیہا یکون قائمہ والقوام من بعدہ

وہی منازل النبیین والاروصیاء والصالحین۔

ترجمہ روایت: "وہاں ایک مسجد سہیل ہے ایسی کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا میں جس نبی کو بھی بھیجا اُس نے  
وہاں آکر اس مسجد میں نماز پڑھی۔ وہیں سے عدل الہی ظاہر ہوگا اور اسی میں امام قائم  
ہوں گے اور ان کے بعد اور بہت سے قائم ہوں گے وہ مسجد انبیاء و اوصیاء اور  
صالحین کی منزل ہے۔

بیان: هذه الاخبار مخالفة للمشهور وطولها التاويل احد وجهين  
الاول: ان يكون المراد بالاثني عشر مهدياً النبي صلى الله عليه وسلم وسانئ  
الائمة سوى القائم عليه السلام بان يكون ملكهم بعد القائم وقد  
سبق ان الحسن بن سليمان اولها بجميع الائمة وقال برجعة  
القائم عليه السلام بعد موته وبه ايضا يمكن الجميع بين بعض  
الاخبار المختلفة التي وردت في مدة ملكه عليه السلام.  
والثاني ان يكون هؤلاء المهديون من اوصياء القائم هادين للخلق  
في زمن سائر الائمة الذين رجعو الشذ يخلو الزمان من  
حجة، وان كان اوصياء الانبياء والائمة ايضا حججا  
والله تعالى يعلم۔

ترجمہ: نوٹ: مندرجہ بالا تمام روایات مشہور کے خلاف ہیں جن کی تاویل اس طرح ہو سکتی ہے  
پہلی صورت: یہ کہ بارہ مہدی سے مراد نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور سارے ائمہ سوائے  
امام مہدی علیہ السلام کے ہیں۔ اس لیے کہ ان لوگوں کی حکومت امام قائم کے  
بعد ہوگی۔ چنانچہ اس سے جو روایت ہے اس میں حسن بن سلیمان نے بھی سارے  
ائمہ مراد لیے ہیں اور بعد وفات قائم ان کی رجعت کے قائل ہیں۔  
دوسری صورت: یہ ہے کہ یہ سارے مہدی امام قائم کے اوصیاء میں سے ہوں گے جو ائمہ  
ظاہرین کے دور رجعت میں ہدایت خلق پر مامور ہوں گے تاکہ زمانہ کہیں جنت سے  
خالی نہ رہے۔ اگرچہ اوصیاء انبیاء اور ائمہ ظاہرین بھی بہر حال جنت الہی ہیں۔  
واللہ تعالیٰ بہترین جاننے والا ہے۔

❖ ❖ ❖

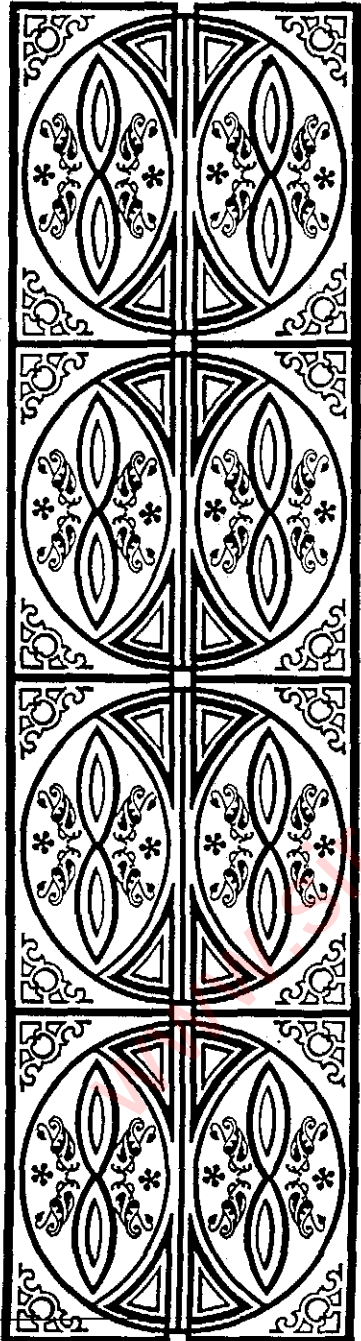
# بحار الانوار



## باب سی ویک



اہل شہم کا ایک خط  
توقع کی تصدیق کے لیے



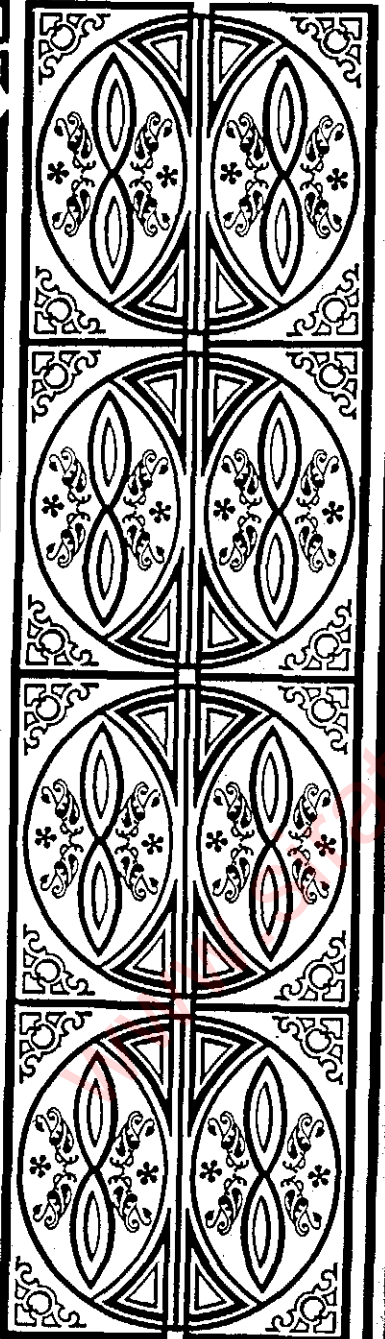
# بَحَارُ الْاَنْوَارِ



## باب سی ویک



اہلِ شَم کا ایک خط  
توقیع کی تصدیق کے لیے





## باب ۳

### ۱ اہل قلم کا ایک خط توفیق کی تصدیق کیلئے

ایک جماعت نے ابوالحسن محمد بن احمد بن داؤد قتی سے روایت کی ہے اُنکا بیان ہے کہ میں نے ایک قلمی نسخہ پایا جو احمد بن ابراہیم نوختی کے ہاتھ کا لکھا ہوا اور ابوالقاسم حسین بن روح کا لکھا یا اور املا کرایا ہوا تھا، اُس کتاب کی پشت پر تحریر تھا کہ اس میں ان مسائل کے جوابات ہیں جو تم سے بھیج گئے تھے اور پوچھا گیا کہ آیا یہ جوابات فقیہ علیہ السلام (امام قائمؑ) کے تحریر کردہ ہیں یا محمد بن علی شلمغانی کے ہیں۔ اس دریافت کا سبب یہ ہے کہ لوگ بیان کرتے ہیں کہ شلمغانی کہتا ہے کہ ان مسائل کے جوابات میں نے تحریر کیے ہیں۔ تو ان مسائل کے مجموعے کی پشت پر یہ لکھ دیا گیا،

”بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ قَدْ وَقَفْنَا عَلٰی هَذِهِ الرَّقْعَةِ وَمَا تَضَمَّنَتْهُ ، فَجَمَعْنَاهُ جَوَابَنَا وَلَا مَدْخَلَ لِلْمَخْذُولِ الْفَضْلِ الْمَضِلِّ الْمَعْرُوفِ بِالْعِزِّ الْقَرِیِّ لَعْنَةُ اللّٰهِ فِیْ حُرُوفٍ مِنْهُ وَقَدْ كَانَتْ اَشْیَاءُ خَرَجَتْ اِلَيْكُمْ عَلٰی يَدِيْ اَحْمَدَ بْنِ هِلَالٍ وَغَيْرِهِ مِنْ نَظَرِائِهِ وَكَانَ مِنْ ارْتِدَادِهِمْ عَنِ الْاِسْلَامِ مِثْلَ مَا كَانَ مِنْ هَذَا عَلَيْهِمْ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَغَضَبُهُ

ترجمہ و توفیق۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ ہم اس رقعے اور اس کے مضمون پر مطلع ہوئے، یہ سب ہمارے جواب ہیں اس میں ایک حرف بھی اس مخدول و مضل (رانہ و رگاہ اگر اور گمراہ کن) کا نہیں ہے اور اس سے پہلے چند چیزیں احمد بن ہلال اور اس کے نزدیک لوگوں کے ہاتھوں تم لوگوں تک پہنچی تھیں مگر ان سب کا بھی اسلام سے مرتد ہونا ایسا ہی ہے جیسے یہ (شلمغانی) مرتد ہو گیا۔ ان سب پر اللہ لعنت کرے اور اپنا غضب نازل فرما کر

(مسائل نے اس خط کے آخر میں لکھا کہ اس کی تصدیق میں پہلے بھی کراچکا ہوں) فخرج الجواب الا من استثبت فانه لا ضرر فی خروج ما خرج علی ایدیسہم وان ذلک صحیح۔

و روى قدیما عن بعض العلماء علیہم السلام والصلوة اَنَّهُ سئل عن مثل هذا البینه فی بعض من غضب اللہ علیہ وقال علیہ السلام ”العلم علمنا ، ولا شیء علیک من کفر من کفر فما صحَّ لکم متاخرج علی یدہ بروایة غیرہ من الثقات رحمہم اللہ ، فاحمد واللہ واقبلوہ وما شککم فیہ او لم یخرج الیکم فی ذلک الا علی یدہ فردوہ الینا لنصتھہ او نبطلھ ، واللہ تقدست اسمائہ وجل ثناؤہ ولست توفیقکم وحسبنا فی امورنا کلھا ونعم الوکیل۔

(ترجمہ) پس اس کے جواب میں یہ لکھا ہوا آیا کہ ”جس توفیق کی تمہیں پہلے تصدیق ہو چکی ہے اگر ان لوگوں کے ذریعے سے بھی وہی چیز آئی ہے تو اس میں ضرر نہیں وہ صحیح ہے۔ اور بعض علمائے اہل بیت علیہم السلام کے متعلق قدیم سے یہ روایت چلی آرہی ہے کہ ان سے بھی اسی طرح کا سوال کسی ایسے کے لیے کیا گیا تھا جو مغضوب الہی تھا تو آپ نے اس کے جواب میں فرمایا تھا کہ علم تو ہمارے پاس ہی ہے اس سے جو انکار کرے وہ کرتا رہے تم لوگوں پر اس کا کیا اثر ہے۔ اگر کوئی ایسی روایت اس کے ذریعے سے تم لوگوں تک پہنچے جس کی تصدیق و توثیق اپنے ثقات سے کر چکے ہو تو اللہ کا شکر ادا کرو اور اسے قبول کرلو۔ اور جس میں تم لوگ شک کرتے ہو یا وہ روایت اس کے علاوہ اور کسی مرویہ سے تم تک پہنچی ہو تو اس کے لیے ہماری طرف رجوع کرو تم بتائیں گے کہ وہ صحیح ہے یا غلط ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے اسماء بہت ہیں، اُس کی حمد و ثناء بہت جلیل ہے، وہی تمہاری توفیقات کا مالک ہے اور تمام امور میں ہم لوگوں کے لیے کافی ہے اور بہترین وکیل و کارساز ہے۔“

(۶)

ابن روح کا بیان ہے کہ سب سے پہلے ابوالحسن محمد بن علی بن تمام نے بیان کی، انھوں نے کہا کہ میں نے یہ توفیق اس قلمی کتاب سے نقل کی جو ابوالحسن بن داؤد کے پاس تھی

اور جب ابوالحسن بن داؤد تشریف لائے تو میں نے وہ نقل انہیں بڑھ کر سنائی۔ اور انہوں نے یہ بھی کہا کہ اسی نسخے کو بعینہ اہل قم نے شیخ ابوالقاسم حسین بن روح کو بھیجا تھا اور اس کی پشت پر اس کا جواب احمد بن ابراہیم نوختی کے ہاتھ کا لکھا ہوا آیا، اور یہ نسخہ ابوالحسن بن داؤد کے پاس سے حاصل ہوا۔

### ○ وہ نسخہ کتاب جواب اہل قم نے توثیق کیلئے روانہ کیا تھا

مسائل محمد بن عبد اللہ بن جعفر حمیری :

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اللہ تعالیٰ آپ کو عزت بخشے، آپ کی مدد فرمائے، سعادت و سلامتی نصیب فرماتا رہے، اپنی نعمتوں سے نوازتا رہے آپ کی نیکیوں میں اضافہ فرماتا رہے، اُس کا بہترین فضل و کرم آپ پر رہے، اگر آپ کو کوئی گزند و غیو پہنچنے والی ہو تو وہ مجھے پہنچ جائے۔ لوگ قرب و منزلت کے لیے ایک دوسرے سے آگے بڑھنا چاہتے ہیں مگر آپ جیسے قبول فرمائیں وہی مقبول ہے اور جسے رد فرمادیں وہ پست ہوگا۔ اور ہم اس بات سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں۔ خدا آپ کا بھلا کرے ہمارے شہر میں بھی ذخیرہ و سربرآوردہ لوگوں کی ایک جماعت ہے جو قرب منزلت کے لیے ایک دوسرے پر متناسف و رغبت رکھنے والے اور سبقت کرنے کے خواہش مند اور متقابل ہیں۔

نیز اللہ تعالیٰ کی تائید آپ کے شامل حال رہے۔ آپ کا ایک خط ان میں سے کچھ لوگوں کو ملا۔ (جواب) یہ صحیح ہے۔

نیز علی بن محمد بن حسین بن مالک المعروف بہ مالک بادوکہ نے ایک تحریر دکھائی جس سے اس کو صدمہ ہوا اور مجھ سے اُس نے درخواست کی ہے کہ میں آپ کو مطلع کروں کہ اُسے کیا دکھ ہوا۔ اگر میرا یہ لکھنا کوئی گناہ ہے تو میں اللہ تعالیٰ سے معافی چاہتا ہوں، اور اگر نہیں، تو پھر میں اُس سے ایسی بات کروں جس سے اُس کی تشفی ہو جائے انشاء اللہ تعالیٰ۔ (توثیق) ”لم نکاتب الا من کاتبنا“

(ترجمہ توثیق) ”ہماری جس سے خط و کتابت ہے بس اُسی سے ہوتی ہے کسی اور سے نہیں ہے۔“ سوال : نیز اللہ تعالیٰ آپ کا بھلا کرے آپ نے مجھے اپنے فضل و کرم کا عادی بنادیا ہے۔ اس لیے میری جسارت معاف فرمائیں گے۔ آپ کے پیش نظر فقیہ ہیں میں چاہتا ہوں کہ آپ ان سے یہ پوچھ کر بتائیں کہ ہم سے بیان کیا جاتا ہے کہ:

عالم علیہ السلام (امام موسیٰ کاظم علیہ السلام) سے ایک مرتبہ سوال کیا گیا کہ: سوال : ”ایک پشیمان لوگوں کو نماز پڑھا رہا تھا کہ دوران نماز اس پر کوئی حادثہ ہو گیا (مرگیا) تو اب جو لوگ اس کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے وہ کیا کریں؟“ جواب : ”آپ نے جواب میں ارشاد فرمایا: ”یؤخروا ویقدم بعضہم ویتم“

صلواتہم ویغتسل من مستہ“ یعنی: اُس کو پیچھے کر دیا جائے گا اور مومن میں سے ایک آگے بڑھ کر لوگوں کی نماز پوری کر لے گا۔ اور جس جس نے مردہ امام کو مس کیا ہے وہ غسل میں میت کرے گا۔ توثیق : ”لیس علی من نحاہ الا غسل الید واذا لم تحدث حادثۃ تقطع الصلاۃ تتم صلاتہ مع القوم :“ ترجمہ : جن لوگوں نے اس کو اٹھا کر پیچھے کیا ہے وہ صرف اپنے ہاتھ دھولیں۔ اور اگر کوئی ایسا حادثہ نہ ہوا جو جس سے نماز قطع ہوگئی ہو تو وہی امام قوم کے ساتھ نماز کو تمام کرے گا۔

سوال : نیز عالم علیہ السلام سے روایت ہے کہ جو شخص کسی میت کو چھو لے درآئیکہ ابھی اس میں حرارت باقی ہو، تو وہ اپنے ہاتھ دھو لے۔ اور اگر اُس نے میت کے مرد ہونے کے بعد اُسے چھو لیا ہے تو اس پر غسل میت واجب ہوگا۔ اور یہ امام جماعت (جو نماز جماعت کے دوران مرگیا ہے ظاہر ہے کہ اس میں ابھی حرارت باقی ہوگی اور اس کو چھونا حرارت باقی رہنے کے دوران ہوگا لہذا عمل وہی ہوگا۔) یعنی صرف ہاتھ دھولینا) اور زیادہ قرن قیاس یہ ہے کہ اس کو لوگ کپڑوں سمیت اٹھائیں گے لہذا ان پر غسل میں میت کیسے واجب ہوگا۔

توثیق : ”اذا مَسَّ عَلٰی هَذِهِ الْحَالِ لَمْ یَکُنْ عَلَیْهِ الْوُضُوْءُ“ ترجمہ : ”جب میت کو اس حالت میں مس کرے کہ اس میں حرارت باقی ہو، تو سولے ہاتھ دھولینے کے اور کچھ نہیں ہے۔“

سوال : ”اگر کوئی شخص نماز جعفر طیار پڑھتے ہوئے قیام یا قعود یا رکوع یا سجود میں تسبیح (ذکر) بھول جائے اور اسی نماز میں آگے بڑھ کر یاد آجائے، تو کیا جہاں یاد آئے وہیں وہ بھولی ہوئی تسبیح پڑھ لے یا اسے چھوڑ کر آگے بڑھ جائے (نماز پڑھا رہے)؟“ توثیق : ”اذا هو سرہا فی حالۃ من ذلک ثم ذکر فی حالۃ اخری ففی ما فاتہ فی الحالۃ الّتی ذکر۔“

ترجہ توقیع : ”جب اس سے ان حالتوں میں سے کسی حالت میں سہو ہوا ہے اور اسی نماز میں اُسے آگے بڑھ کر یاد آیا تو جہاں اُس کو یاد آیا ہے وہیں جو چیز فوت ہو گئی ہے اُس کو بجالائے۔“

سوال : ایک عورت کے شوہر کا انتقال ہو گیا تو کیا وہ اُس کے جنازے میں شریک ہو سکتی ہے ؟

توقیع : یخرج فی جنازۃ۔

ترجہ : (ہاں) وہ جنازے میں شریک ہو سکتی ہے۔

سوال : کیا وہ زمانہ عدۃ میں اپنے شوہر کی قبر کی زیارت کے لیے جاسکتی ہے ؟

توقیع : تنزور قبر زوجها ، ولا تبیت عن بیتہا۔

ترجہ : اپنے شوہر کی قبر کی زیارت کو جاسکتی ہے ، مگر شب اپنے گھر میں بسر کرے۔

سوال : کیا وہ کوئی حق ادا کرنے کے لیے جو اس پر لازم ہے گھر سے نکل سکتی ہے یا وہ گھر سے جب تک عدۃ میں ہے باہر نہیں نکل سکتی ؟

توقیع : ”اذا كان حق خرجت وقضته ، واذا كانت لها حاجة لم يكن لها من ينظر فيها خرجت لها حتى تقضى ، ولا تبیت عن منزلها۔“

ترجہ : ”اگر کوئی حق ہے تو اس کو ادا کرے ، بلکہ اگر اُسے کوئی ضرورت ہو اور اس کا کوئی دیکھنے والا نہ ہو تو وہ اپنے گھر سے نکل کر اپنی ضرورت پوری کرے گی ، مگر شب اپنے گھر میں بسر کرے گی کہیں اور نہیں۔“

سوال : نماز ہائے فریضہ وغیرہ میں قرآن پڑھنے کے ثواب میں عالم علیہ السلام (حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام) سے روایت کی گئی ہے کہ آپ نے فرمایا :

”عجباً لمن لم يقرأ في صلاة (إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ“

کیف تقبل صلاة و روى ما ذكرت صلاة لم يقرأ فيها بقول هو الله أحد“ و روى - أَنَّنَا مَنْ قَرَأَ فِي فَرَاغِهِ

”الْهُمَزَةُ“ أَعْطَى مِنَ الدُّنْيَا“

فهل يجوز أن يقرأ الهمزة ، ويدع هذه السور التي ذكرناها ؟ مع ما قد روى أَنَّهُ لَا تَقْبَلُ الصَّلَاةُ وَلَا تَزَكُو إِلَّا بِهَا۔

ترجہ سوال : (امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا : ) مجھے تعجب ہے ، اُس شخص پر جو اپنی نماز میں ”إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ“ نہیں پڑھتا اس کی نماز کیسے قبول ہوگی اور دوسری روایت میں یہ ہے کہ : ”اس شخص کی نماز کبھی پاک و پاکیزہ نہ ہوگی جو اُس میں قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ (سورہ اخلاص) نہیں پڑھتا۔ تیسری روایت میں یہ ہے کہ جو شخص اپنی نماز ہائے فریضہ میں سورۃ الْهُمَزَةِ کی تلاوت کرے گا اُس کو دنیا عطا کی جائے گی۔“

اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ کیا کسی شخص کے لیے یہ جائز ہے کہ وہ نماز میں سورۃ الْهُمَزَةِ کی تلاوت کرے اور مذکورہ بالا سوروں کو چھوڑ دے ، جبکہ روایت میں یہ ہے کہ اس کی نماز قبول نہ ہوگی ، یا اُس کی نماز پاک و پاکیزہ نہ ہوگی ؟

توقیع : ”الثواب في السور على ما قد روى واذا ترك سورة مافيها الثواب وقرأ قل هو الله احد ، و إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ ، لفضلهما أعطى ثواب ما قرأ وثواب السورة التي ترك ويجوز أن يقرأ غير هاتين السورتين وتكون صلاة تامة ، ولكن يكون قد ترك الفضل۔“

ترجہ توقیع : ”روایت میں سوروں کی قرأت کا جو ثواب بتایا گیا ہے وہ درست ہے لیکن جن سوروں کے پڑھنے میں ثواب ہے اگر انہیں چھوڑ کر قل هو الله احد اور إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ پڑھا جائے جس کی روایت وارد ہوئی ہے تو پڑھنے والے کو اُس سورے کا ثواب بھی عطا ہوگا جس کو اُس نے پڑھا ہے اور اس سورے کا ثواب بھی عطا ہوگا جس کو اُس نے ترک کیا ہے۔ ویسے ان دونوں سوروں کے علاوہ کوئی اور سورہ پڑھنا بھی جائز ہے اور اس کی نماز پوری ہو جائے گی ، مگر یہ ہوگا کہ اُس نے افضل کو ترک کر دیا۔“

سوال : وداع ماہ رمضان کب ہوگا ؟ ہمارے اصحاب کا اس میں اختلاف ہے۔ کوئی کہتا ہے کہ دعائے وداع ماہ رمضان اس کی آخری شب میں پڑھی جائے ، کوئی کہتا ہے کہ جب شوال کا چاند دیکھ لے اُس وقت پڑھے۔

توقیع : العمل في شهر رمضان في لياليه والوداع يقع في آخر ليلة منه ، فان خاف ان ينقص جعله في ليلتين۔

ترجہ توقیع : ماہ رمضان کے اعمال اس کی شبوں میں ہوتے ہیں۔ لہذا وداع ماہ رمضان کی دعا ،

سوال : قول خدا : " إِنَّهُ لَقَوْلُ رَسُولٍ كَرِيمٍ " (سورہ تکویر آیت ۱) اس سے مراد تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ پھر " ذِي قُوَّةٍ عِنْدَ ذِي الْعَرْشِ مَكِينٍ " یہ قوت کیا ہے۔ مُطَاعٍ ثَمَّ أَمِينٍ " (تکویر آیت ۲) یہ اطاعت کیسی ہے اور وہ کہاں ہے۔ ؟

خدا نے عزوجل آپ کی عزت و بزرگی کو بلند فرمائے۔ براہِ کم میرے یہ تمام مسائل آپ کسی موثق فقیہ سے دریافت کر کے مجھے مطلع کریں اور محمد بن حسین بن مالک کے متعلق بھی وضاحت کے ساتھ تحریر کریں تاکہ اس کو اطمینان ہو اور میرے مہامیوں کے لیے دنیا و آخرت کی بھلائی کے لیے دعا فرمائیں۔

توقیع : " جمع الله لك ولاخوانك خيرا الدنيا والآخرة "

ترجمہ : " اللہ تمہارے لیے اور تمہارے بھائیوں کے لیے دنیا و آخرت دونوں کی بھلائی جمع کرے۔ "

اللہ آپ کی عزت ہمیشہ قائم رکھے، آپ کی مدد کرے، کرم کرے، آپ پر اپنی نعمت تمام کرے اور اگر آپ کو کوئی گزند پہنچتا ہو تو آپ کے بدلے مجھے پہنچ جائے۔ الحمد للہ رب العالمین و صلی اللہ علی محمد وآلہ اجمعین۔

### حضرت امام زمانہ کی خدمت میں ایک اور خط

ایک دوسری کتاب میں ایک اور خط ہے جس میں مندرجہ ذیل سوالات ہیں جو تو ہیں میں سے کسی کو لکھا گیا تھا۔

سوال : اللہ تعالیٰ آپ کی قدر عزت دائم و قائم رکھے۔ آپ میرے لیے کسی فقیہ (امام قائم) سے یہ مسائل دریافت فرما کر مطلع کیجیے:

سوال : " جب کوئی مصلیٰ (نماز گزار) پہلے تشہد سے تیسری رکعت کے لیے اٹھے تو کیا اس پر تکبیر کہنا واجب ہے ؟ اس لیے کہ ہمارے بعض اصحاب کہتے ہیں کہ اس پر تکبیر کہنا واجب نہیں، بلکہ اس کے لیے جائز ہے کہ وہ بحولِ اللہ وقوتہ اقوّم و اقعد کہہ لے۔

جواب : (قال : ) إِنَّ فِيهِ حَدِيثَيْنِ : أَمَّا أَحَدُهُمَا فَاتَّاهُ إِذَا انْتَقَلَ مِنْ حَالَةٍ إِلَى حَالَةٍ أُخْرَى فَعَلِيهِ تَكْبِيرٌ ، وَأَمَّا الْآخَرُ فَاتَّاهُ

رَوَى أَنَّهُ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السَّجْدَةِ الثَّانِيَةِ فَكَبَّرَ ثُمَّ جَلَسَ ثُمَّ قَامَ ، فَلَيْسَ عَلَيْهِ لِلْقِيَامِ بَعْدَ الْقُعُودِ تَكْبِيرٌ ، وَكَذَلِكَ التَّشَهُّدُ الْأَوَّلُ ، يَجْزِي هَذَا السَّجْدَةُ ، وَبِأَيْتِهِمَا أَخَذَتْ مِنْ جِهَةِ التَّسْلِيمِ كَانُ صَوَابًا۔

سوال : جب کوئی مصلیٰ پہلے تشہد سے تیسری رکعت کے لیے اٹھے تو کیا اس پر تکبیر کہنا واجب ترجمہ : ہے ؟ اس لیے کہ ہمارے بعض اصحاب کہتے ہیں کہ اس پر تکبیر واجب نہیں، بلکہ اس کے لیے جائز ہے کہ وہ بحولِ اللہ وقوتہ اقوّم و اقعد کہہ لے۔

جواب : آپ نے اس کا یہ جواب دیا کہ اس سلسلے میں دو روایتیں ہیں: پہلی روایت تو یہ کہ: " جب مصلیٰ نے دوسرے سجدے سے سر اٹھایا تو تکبیر کہے گا، پھر بیٹھے گا، پھر کھڑا ہوگا تو قعود کے بعد قیام کے لیے اس کو تکبیر کہنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اسی طرح تشہد اول کا بھی یہی حکم ہے۔ اب ان دونوں میں سے جس کو لے لیا جائے وہ درست ہے۔

سوال : وعن النفس الخما هل تجوز فيه الصلاة إذا كان في أصبعه ؟

الجواب : فيه كراهة أن يصلي فيه ، وفيه إطلاق ، والعمل على الكراهية۔

ترجمہ : سوال : نیز یہ بھی دریافت فرمائیں کہ وہ انگوٹھی جس میں حجر الحدید کا ٹکینہ جڑا ہوا ہو کیا اس کو اپنی انگلی میں پہن کر نماز پڑھ سکتے ہیں ؟

ترجمہ : جواب : ایسی انگوٹھی کو پہن کر نماز پڑھنا مکروہ ہے اور جو ایسا کرتا ہے وہ امر مکروہ کرتا ہے سوال : وعن رجل اشتوى هديا لرجل غائب عنه ، وسأله ان ينحر عنه هديا بمنى فلما أراد نحر السدي نسي الرجل ونحر السدي ، ثم ذكره بعد ذلك أيجزى عن الرجل أم لا ؟

الجواب : لا بأس بذلك وقد أجزأ عن صاحبه۔

ترجمہ : سوال : اور یہ بھی پوچھنا ہے کہ ایک شخص کسی شخص غائب کے لیے قربانی کا جانور خریدا اس شخص غائب نے اس سے یہ کہا تھا کہ تم میری جانب سے منی میں قربانی کر دینا۔

لیکن جب اس شخص نے قربانی کرنے کا ارادہ کیا تو اس شخص غائب کا نام بھول گیا اور قربانی کے بعد اسے یاد آیا، تو کیا یہ اس شخص غائب کی طرف سے قربانی ہو گئی۔ ؟



ترجمہ جواب : اس میں کوئی ہرج نہیں، اس شخص غائب کی طرف سے قرآنی ہو گئی۔

السؤال : وعندنا حاکمة مجوس يأكلون الميتة ، ولا يغتسلون من الجنابة وينسجون لنا ثياباً فهل يجوز الصلاة فيها من قبل أن يغسل ؟  
الجواب : لا بأس بالصلاة فيها۔

ترجمہ سوال : ہمارے یہاں کچھ مجوسی جلا ہے (کپڑا بننے والے) ہیں جو مردار کھاتے ہیں اور غسل جنابت نہیں کرتے، تو ان کے بنے ہوئے کپڑوں میں بغیر پاک کئے ہوئے نماز پڑھی جاسکتی ہے ؟  
ترجمہ الجواب : ان کپڑوں کے اندر نماز پڑھنے میں کوئی ہرج نہیں۔

السؤال : وعن المصلي يكون في صلاة الليل في ظلمة فاذا سجد يغلط بالسجادة ، ويضع جبهته على مسح أو نطح فاذا رفع رأسه وجد السجادة ، هل يعتد بسجدة السجدة أم لا يعتد بها۔

ترجمہ سوال : ایک شخص تاریکی (اندھیرے) میں نماز شب پڑھ رہا ہے جب سجدے میں جاتا ہے تو غلطی سے اس کی پیشانی سجدہ گاہ کے علاوہ کسی اور چیز جیسے فرش وغیرہ پر پڑ جاتی ہے اب جب سر اٹھاتا ہے تو اسے سجدہ گاہ مل جاتی ہے۔ دریافت طلب امر یہ ہے کہ وہ اس سجدے کو شمار کرے یا نہیں ؟

الجواب : مالم يستو جالساً فلا شيء عليه في رفع رأسه لطول الخسرة ترجمہ : جب تک بالکل سیدھا ہو کر نہیں بیٹھ جاتا ہے تو سجدہ گاہ تلاش کرنے کے لیے سر اٹھا سکتا ہے۔

السؤال : وسأله عن القنوت في الفريضة اذا فرغ من دعائه أن يرد يديه على وجهه وصدره للحديث الذي روى أن الله عز وجل أجل من أن يرد عبده صفراً بل يملأها من رحمة أم لا يجوز ؟ فان بعض اصحابنا ذكر أنه عمل في الصلاة۔

ترجمہ سوال : جب کوئی شخص نماز فريضة میں دعائے قنوت پڑھ کر فارغ ہو تو کیا وہ اپنے ہاتھوں کو اپنے چہرے اور اپنے سینے پر پھیرے ؟ اس لیے کہ ایک حدیث میں ہے کہ اللہ عز و جل لا اس سے کہیں بلند و برتر ہے کہ وہ اپنے بندے کو خالی ہاتھ واپس کر دے، بلکہ جو دعا کرتا ہے وہ اس کے ہاتھ کو رحمت سے بھر دیتا ہے۔ یا یہ ہاتھ پھیرنا جائز نہیں ہے اس لیے کہ ہمارے بعض اصحاب کہتے ہیں کہ سر اور سینے پر ہاتھ پھیرنا نماز میں ایک زائد عمل ہے۔

الجواب : (فأجاب عليهما) رد اليدين من القنوت على الرأس والوجه غير جائز في الفرائض والذي عليه العمل فيه إذا رفع يده في قنوت الفريضة ، وفرغ من الدعاء أن يرد يدين بطن راحتيه مع صدره تلقاء ركبتيه على تمسك ويكبر ويكبر والخبر صحيح وهو في نوافل النهار والليل ، دون الفرائض والعمل به فيها افضل۔

ترجمہ جواب : پس امام علیہ السلام نے جواب میں ارشاد فرمایا : نماز فريضة کے قنوت کی دعا سے فارغ ہو کر چہرے اور سر پر ہاتھ پھیرنا جائز ہے۔ وہ چیز جس پر عمل ہے وہ یہ کہ جب نماز فريضة میں انسان دعائے قنوت سے فارغ ہو تو اپنے ہاتھوں کی ہتھیلیاں اپنے سینے سے ملاتا ہوا گھٹنوں پر رکھے جائے۔ تکبیر کہے اور رکوع کرے۔ اور حدیث مذکور صحیح ہے اور وہ نوافل شب و روز کے لیے ہے فرائض کے لیے نہیں اور اس میں اس پر عمل افضل ہے۔

السؤال : وسأل عن سجدة الشكر بعد الفريضة ، فان بعض اصحابنا ذكر أنها بدعة فهل يجوز أن يسجد لها الرجل بعد الفريضة وإن جاز ففي صلاة المغرب هي بعد الفريضة أو بعد الأربع ركعات النافلة۔



(وہ علیہ السلام) بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ - اِطاعِ اللّٰهَ بِقِیَاسِکَ وَاِطاعِ عَزَّکَ وَکَواَمَتَکَ وَسَعَادَتَکَ وَسَلَامَتَکَ وَاتِمِّمْ نِعْمَتَہٗ عَلَیْکَ وَزَادَ فِیْ اِحْسَانِہٖ اِلَیْکَ - وَجَمِیْلَ مَوَاهِبِہٖ لَدَیْکَ وَفَضْلَہٗ عَلَیْکَ وَجَزَلَ قِسْمَہٗ لَکَ وَجَعَلَنی مِنَ السَّوْءِ کَلْمَہٗ فَذَکَ وَقَدْ مَنیْ قَبْلَکَ اِنْ قَبْلُنَا مَشَایِخَ وَعَجَازَ یَصُومُوْنَ رَجَبَ مِنْ ثَلَاثِیْنَ سَنَۃً وَاکْثَرَ وَیَصِلُوْنَ شَعْبَانَ بِشَہْرِ رَمَضَانَ، وَرَوٰی الْمُسَمِّیُّ عَنْ بَعْضِ اصْحَابِنَا اَنَّ صَوْمَہٗ مَعْصِیَۃٌ۔

ترجمہ علیہ السلام: اللہ کے نام سے جو مہربان ہے نہایت رحم والا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو عزت و بزرگی و سعادت و سلامت کے ساتھ طول عمر عطا فرمائے، اور آپ پر اپنی نعمتیں نام فرمائے، آپ پر اپنا فضل و احسان رکھے، ہرگز نہ و آسیب سے آپ کو محفوظ رکھے اور مجھے آپ پر فخر کرے۔

سوال: دریافت یہ کرنا ہے کہ یہاں کچھ لوٹے مرد اور بڑھی عورتیں تیس سال بلکہ اس سے بھی زیادہ عرصے سے ماہِ رجب میں روزے رکھتی ہیں اور شعبان میں روزے رکھ کر اسے ماہِ رمضان ملا دیتی ہیں مگر ان سے بعض ہمارے اصحاب نے کہا ہے کہ یہ روزے معصیت ہے۔

الجواب: فأجاب: قال الفقیہ علیہ السلام: یصوم منہ اَیَّامًا اِلٰی خَمْسَۃِ عَشْرَۃً ثُمَّ یَقْطَعُہٗ اِنَّ اَنْ یَّصُومَہٗ عَنِ الثَّلَاثِۃِ الْاَیَّامِ الْفَاتِۃِ لِلْحَدِیْثِ اَنْ "نَعْمَ شَہْرُ الْقَضَاءِ رَجَبٌ"

ترجمہ: فقیہ علیہ السلام (حضرت صاحب الزمان علیہ السلام) نے جواب دیا کہ وہ ماہِ رجب میں زیادہ سے زیادہ پندرہ دن روزے رکھیں پھر چھوڑ دیں الا یہ کہ وہ اپنے تین دن کے قضا روزے رکھیں، اس لیے کہ حدیث میں ہے کہ ماہِ رجب قضا روزوں کے لیے بہتر مہینہ ہے۔

السؤال: وسأل عن رجل یكون فی محملہ والشلیح کثیر بقامۃ رجل یتعوی ان نزل الغوص فیہ، وربما یسقط الشلیح وهو علی تلك الحال، ولا یستوی له ان یلبس شیئاً منہ لکثرتہ وترافته، هل یجوز له ان یمسح فی المحمل الفریضۃ؟ فقد فعلنا ذلک اَیَّامًا فَمَسَّ عَلَیْنَا فِی ذَٰلِكَ اِعَادَۃً اَمْ لَا؟

الجواب: لا بأس به عند الضرورة والشدة - اگر برنجاری اتنی ہی شدید ہے اور ضروری ہے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

السؤال: وسأل عن الرجل یلحق الامام وهو راكع، فیركع معه ویحتسب تلك الركعة، فان بعض اصحابنا قال: ان لم یسمع تكبیرة الركوع فلیس له ان یعتد بتلك الركعة۔

ترجمہ: آپ سے دریافت کیا گیا کہ ایک شخص نماز جماعت میں اس وقت شریک ہو جاتا ہے کہ رکوع میں تھا، اس نے بھی امام کے ساتھ رکوع کیا اور وہ اس کی اپنی رکعت شمار کرتا ہے مگر بعض لوگ کہتے ہیں کہ اگر اس نے رکوع کی تکبیر نہیں سنی تو وہ اس کو اپنی رکعت شمار نہیں کر سکتا؟

الجواب: فأجاب علیہ السلام اِذَا الْحَقَّ مَعَ الْاِمَامِ مِنْ تَسْبِیْحِ الرُّكُوعِ تَسْبِیْحَ وَاحِدَةٍ اَعْتَدَ بِتِلْكَ الرُّكُوعِ، وَاِنْ لَمْ یَسْمَعْ تَكْبِیْرَ الرُّكُوعِ اَمَّا وَهْ جَاعَتْ بِحَسْبِ اَمْرِ اِمَامِ كَے رُكُوعِ كِی تَسْبِیْحِ بَیْنَ اَیْکِ تَسْبِیْحِ مِیْنِ مِیْنِ شَرِیْکِ لَیْکَ اَوَّہِ اس کی رکعت شمار ہوگی خواہ اس نے تکبیر رکوع نہ سنی ہو۔

السؤال: وسأل عن رجل صلی الظهر ودخل فی صلاة العصر، فلما ان صلی من صلاة العصر رکعتین استیقن انہ صلی الظهر رکعتین، کیف یصنع؟

ترجمہ: ایک شخص ظہر کی نماز پڑھ کر عصر کی نماز پڑھنے لگا، ابھی وہ ہی رکعت پڑھی تھیں کہ اس کو یقین آگیا کہ اس نے ظہر کی دو ہی رکعت پڑھی تھیں ایسی صورت میں کیا کرے؟

الجواب: فأجاب علیہ السلام ان کان احدث حادثۃ جعل الركعتین الاخیرتین تتمہ لصلاة الظهر وصلى العصر بعد ذلك۔

ترجمہ: آپ نے جواب میں فرمایا: اگر دونوں نمازوں کے درمیان کوئی ایسی بات ہو گئی تھی کہ جس سے نماز قطع کرنی پڑھی تھی تو نماز ظہر کا اعادہ کرے گا اور اگر ایسا نہیں ہوا تھا تو اس آخری دو رکعتوں کو وہ نماز ظہر کا تتمہ قرار دے دے اس کے بعد نماز عصر پھر سے پڑھے۔

السؤال: وسأل عن اهل الجنة، هل یتوالدون اذا دخلوها ام لا؟

ترجمہ: اور اہل جنت کے بارے میں سوال کیا گیا کہ جب وہ جنت میں داخل ہوں گے تو وہاں ان میں تولد و تناسل ہوگا؟

الجواب : فَأَجَابَ عَلَيْهِ السَّلَامُ : إِنَّ الْجَنَّةَ لَأَحْمَلُ فِيهَا لِلنِّسَاءِ وَلَا وَلَادَةَ وَلَا طَمَعًا ، وَلَا نَفَاسَ ، وَلَا شَقَاءَ بِالْطَّفُولِيَّةِ ، وَفِيهَا مَا تَشْتَهِيهِ الْأَنْفُسُ ، وَتَلْذُّهُ الْأَعْيُنُ ، كَمَا قَالَ سُبْحَانَهُ فَإِذَا اسْتَشَى الْمُؤْمِنُ وَلَدًا خَلَقَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بَغِيرَ حَمَلٍ وَلَا وَلَادَةَ عَلَى الصُّورَةِ الَّتِي يَدُودُ كَمَا خَلَقَ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَبْدًا .

الجواب ترجمہ : جب میں نے کوئی عورت حاملہ ہوگی اور نہ اس کے بطن سے ولادت ہوگی نہ انھیں حیض آئے گا ، نہ نفاس ، نہ بچوں کی پرورش کی شقت ۔ وہاں وہی ہوگا جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا : ”اور اُس میں وہی ہوگا جس کی اُن کے نفس خواہش کریں اور جس سے اُن کی آنکھوں کو لطف آئے گا“ ، لہذا اگر کوئی بندہ مومن (اپنے لیے) اولاد کی خواہش ظاہر کرے گا تو اللہ عزت و جلال والا اس کے لیے بغیر حمل اور بغیر وضع حمل کے لڑکا پیدا کر دے گا جس طرح اُس نے آدم کو پیدا کیا ہے ۔

”

السُّوَالُ : وَسَأَلُ عَنْ الْأَبْرَصِ وَالْمَجْذُومِ وَصَاحِبِ الْفَالِجِ ، هَلْ يَجُوزُ شَهَادَتُهُمْ ؟ فَقَدَرِي لَنَا أَنَّهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ الْأَصْحَارَ ؟

ترجمہ : ۔ کیا مبرص و مجذوم و مفلوج کی گواہی جائز ہے اس لیے کہ روایت میں ہے کہ یہ تندرست لوگوں کی امانت نہیں کر سکتے ؟

الجواب : فَأَجَابَ عَلَيْهِ السَّلَامُ : إِنْ كَانَ مَا بَيْنَهُمْ حَادِثٌ ، جَازَتْ شَهَادَتُهُمْ ، وَإِنْ كَانَتْ وَلَادَةٌ لَمْ تَجْزَ .

ترجمہ : اگر یہ مرض ان لوگوں کو کسی حادثے کی بنا پر ہو گیا ہے تو ان کی شہادت جائز ہے اور اگر پیدائشی ہے تو ان کی شہادت جائز نہیں ہے ۔

”

السُّوَالُ : وَسَأَلُ عَنْ رَجُلٍ ادَّعَى عَلَى رَجُلٍ أَلْفَ دِرْهَمٍ ، أَقَامَ بَيْنَهَا الْبَيِّنَةَ الْعَادِلَةَ ، وَادَّعَى عَلَيْهِ أَيْضًا خَمْسَمِائَةَ دِرْهَمٍ فِي صَكِّ آخَرَ وَلَهُ بِذَلِكَ كَلَامٌ بَيِّنَةٌ عَادِلَةٌ وَادَّعَى عَلَيْهِ أَيْضًا ثَلَاثَ مِائَةِ دِرْهَمٍ فِي صَكِّ آخَرَ ، وَمَا تَنَى دِرْهَمٌ فِي صَكِّ آخَرَ ، وَلَهُ بِذَلِكَ كَلَامٌ بَيِّنَةٌ عَادِلَةٌ وَيَزْعُمُ الْمَدَّعَى عَلَيْهِ أَنَّ هَذِهِ

الصَّكَّاتُ كُلُّهَا قَدْ دَخَلَتْ فِي الصَّكِّ الَّذِي بِأَلْفِ دِرْهَمٍ وَالْمَدَّعَى يَنْكَرُ أَنْ يَكُونَ كَمَا زَعَمَ ، فَهَلْ تَجِبُ عَلَيْهِ الْأَلْفُ الدِّرْهَمُ مَرَّةً وَاحِدَةً أَوْ يَجِبُ عَلَيْهِ كَمَا يَقِيمُ الْبَيِّنَةُ بِهِ ؟ وَلَيْسَ فِي الصَّكَّاتِ اسْتِثْنَاءُ إِنَّمَا هِيَ صَكَّاتٌ عَلَى وَجْهِهَا ؟

ترجمہ : ایک شخص نے کسی شخص پر ایک ہزار درہم کا دعویٰ کیا اور اس کیلئے ثبوت پیش کیا پھر اس پر پانچ سو درہم کا دعویٰ کیا اور اُس کے لیے بھی دستاویز اور ثبوت پیش کیا پھر تین سو درہم کا دعویٰ کیا اور اس کے لیے بھی دستاویز ثبوت پیش کیا ۔ پھر دو سو درہم کا دعویٰ کیا اور اس کے لیے بھی دستاویز اور ثبوت پیش کیا مگر مدعا علیہ کہتا ہے کہ یہ سب رقوم مل کر ایک ہزار درہم کی دستاویزیں داخل ہیں اور تم ہی اس سے انکار کرتا ہے ۔ تو اب وہی ایک ہزار درہم مدعا علیہ پر واجب ہے یا ان دیگر دستاویزات کی مندرجہ رقم بھی اس پر واجب الادا ہے ؟

الجواب : فَأَجَابَ عَلَيْهِ السَّلَامُ : يُوْخَذُ مِنَ الْمَدَّعَى عَلَيْهِ أَلْفُ دِرْهَمٍ ، وَهُوَ الْقِيَامُ بِشَهَادَةِ الْبَيِّنَةِ فِي الْأَلْفِ الْبَاقِي عَلَى الْمَدَّعَى فَإِنْ نَكَلَ فَلَا حَقَّ لَهُ .

ترجمہ : مدعا علیہ سے ایک ہزار کی رقم تو مدعی وصول کرے گا جس میں کوئی شک و شبہ نہیں ۔ باقی رہ گئی ایک ہزار کی متفرق رقمیں تو اس کے لیے مدعی سے حلف لیا جائے اگر وہ حلف سے انکار کرتا ہے تو اس کا کوئی حق نہیں ۔

”

السُّوَالُ : وَسَأَلُ عَنْ طَبْنِ الْقَبْرِ ، يَوْضَعُ مَعَ الْمَيِّتِ فِي قَبْرِهِ ، هَلْ يَجُوزُ ذَلِكَ أَمْ لَا ؟

ترجمہ : میت کے ساتھ قبر میں خاک شفاء (کر بلا کی خاک) رکھی جاتی ہے ، یہ جائز ہے یا نہیں ؟

الجواب : فَأَجَابَ عَلَيْهِ السَّلَامُ : يَوْضَعُ مَعَ الْمَيِّتِ فِي قَبْرِهِ وَيَخْلَطُ بِحَنُوطِ انْفِشَارِ اللَّهِ .

ترجمہ : میت کے ساتھ قبر میں خاک شفاء (کر بلا کی خاک) رکھی جائے اور اس خاک کو حنوط میت میں بھی شامل کر لیا جائے ۔

”

السُّوَالُ : وَسَأَلُ فَقَالَ رَوَى لَنَا عَنْ الرَّصَادِقِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ كَتَبَ عَلَى إِزَارِهِ



(اسماعیل ابنہ) (اسماعیل بیشہد ان لا إله الا الله)۔

فہل يجوز لنا أن نكتب مثل ذلالت بطين القبر أم غيره ؟  
ترجمہ : حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے متعلق روایت ہے کہ آپ نے اپنے فرزند حضرت اسماعیل کے کفن پر لکھ دیا تھا کہ (اسماعیل گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے) کیا ہم لوگوں کے لیے بھی یہ جائز ہے کہ خاک شفا یا کسی دوسری چیز سے کفن پر لکھ دیا کریں ؟

الجواب : فأجاب عليہ السلام : يجوز ذلالت۔

ترجمہ : آپ نے جواب میں لکھا : ”یہ جائز ہے۔“

السؤال : وسأل هل يجوز أن يسب الرجل بطين القبر وهل فيه فضل ؟

ترجمہ : کیا خاک شفا کی تسبیح پر تسبیح پڑھنا جائز ہے اور کیا اس میں فضیلت ہے ؟

الجواب : فأجاب عليہ السلام : يستحب به ، فمما من شئ من التسبيح افضل منه ومن فضله أن الرجل ينسى التسبيح ويبدي السبحة فيكتب له التسبيح ۔

ترجمہ : خاک شفا کی تسبیح سے افضل کوئی تسبیح نہیں، اور اس کی ایک فضیلت یہ ہے کہ اگر کوئی شخص تسبیح پڑھنا بھول جائے مگر خاک شفا کی تسبیح (کے دانوں کو) اپنے ہاتھ میں گھماتا رہے تو تسبیح پڑھنے کا ثواب اس کے نامہ اعمال میں لکھ دیا جائے گا۔

السؤال : وسأل عن السجدة على نوح من طين القبر وهل فيه فضل ؟

ترجمہ : کیا خاک شفا کی سجدہ گاہ پر سجدہ کرنا جائز ہے اور اس میں کوئی فضیلت ہے ؟

الجواب : فأجاب عليہ السلام : يجوز ذلك وفيه الفضل

ترجمہ : آپ نے جواب دیا کہ ”ہاں خاک شفا کی سجدہ گاہ پر سجدہ جائز ہے اور اس میں فضیلت بھی ہے۔“

السؤال : وسأل من الرجل يزور قبور الأئمة عليہم السلام هل يجوز أن يسجد على القبر أم لا ؟

ترجمہ : ایک شخص ائمہ علیہم السلام کی قبور کی زیارت کرتا ہے اس کے لیے قبر پر سجدہ کرنا جائز ہے یا نہیں ؟

یا نہیں ؟

وهل يجوز لمن صلى عند بعض قبورهم عليهم السلام أن يقوم وراء القبر ويجعل القبر قبلته أم يقوم عند رأسه أو جليبه وهل يجوز أن يتقدم القبر ويصلي ويجعل القبر خلفه أم لا ؟

ترجمہ : نیز جو شخص قبور ائمہ علیہم السلام کے پاس نماز پڑھتا ہے کیا اس کے لیے جائز ہے کہ وہ قبر کے پیچھے کھڑا ہو اور قبر کو آگے رکھے یا قبر کے سر بالین یا قبر کے بائیں کھڑا ہو ؟ اور کیا اس کے لیے جائز ہے کہ قبر کے آگے کھڑا ہو اور قبر کو پیچھے کر دے اور نماز پڑھے ؟

الجواب : فأجاب عليہ السلام : أما السجود على القبر فلا يجوز في نافلة ولا فريضة ولا زيارة والذي عليه العمل أن يوضع خداه الأيمن على القبر وأما الصلاة فأنها خلفه ويجعل القبر امامه ولا يجوز أن يصلي بين يديه ولا عن يمينه ، ولا عن يساره لأن الأئمة عليہم السلام لا يتقدم عليهم ولا يساوي۔

ترجمہ : قبر کے اوپر سجدہ جائز نہیں ہے، نہ نافلہ میں اور نہ فریضہ میں اور نہ زیارت میں جو معمول ہے وہ یہ ہے کہ اپنا داہنا چہرہ (رخسار) قبر پر رکھے۔

اب رہ گئی نماز تو اس کے لیے یہ کہے کہ قبر کو سامنے رکھے اور خود قبر کے پیچھے کھڑا ہو قبر کو پیچھے رکھنا یا اس کے دلہنے یا بائیں کھڑے ہو کر نماز پڑھنا جائز نہیں، اس لیے کہ امام علیہ السلام کے نہ کوئی آگے کھڑا ہو سکتا ہے اور نہ اس کے برابر۔

السؤال : وسأل فقال : هل يجوز للرجل إذا صلى الفريضة أو النافلة وبسبب السبحة أن يديرها وهو في الصلاة ؟

ترجمہ : کیا کسی شخص کے لیے یہ جائز ہے کہ وہ نماز فریضہ یا نماز نافلہ پڑھ رہا ہو اور اس کے ہاتھ میں تسبیح ہو اور حالت نماز میں اسے گھماتا رہے ؟

الجواب : فأجاب عليہ السلام : يجوز ذلك إذا خاف السهو والغلط

ترجمہ : اگر اس سے بھولنے یا غلطی کرنے کا خوف ہو تو اس کے لیے جائز ہے۔

السؤال : وسأل هل يجوز أن يدير السبحة بيده اليسار إذا سبَّح  
أولاً يحوز ؟

ترجمہ : کیا بائیں ہاتھ سے تسبیح (کے دانے گھمانا) پڑھنا جائز ہے یا ناجائز ؟  
الجواب : فأجاب عليه السلام : يجوز ذلك والحمد لله  
ترجمہ : آپ نے جواب دیا : یہ جائز ہے ۔ اور حمد اللہ کے لیے ہے ۔

۶

السؤال : وسأل فقال : روى عن الفقيه في بيع الوقوف خبراً مؤثراً  
إذا كان الوقف على قوم بأعيانهم وأعتابهم فاجتمع أهل  
الوقف على بيعه وكان ذلك أصح ، لهم أن يبيعه  
فهل يجوز أن يشتري من بعضهم إن لم يجتمعوا كلهم  
على البيع ؟ أم لا يجوز إلا أن يجتمعوا كلهم على ذلك  
وعن الوقف الذي لا يجوز بيعه ۔

ترجمہ : مال وقف کے فروخت کرنے کے متعلق سوال کیا گیا کہ جب وقف چند لوگوں کی  
ذات اور ان کی اولاد پر ہوا اور تمام اہل وقف اس کے فروخت کرنے پر متفق و متحجب ہو  
جائیں کہ اس مال وقف کا فروخت کرنا ہی مناسب و بہتر ہے تو اگر سب اہل وقف  
راضی نہ ہوں اور بعض اہل وقف فروخت کرنا چاہیں تو کیا ان سے خریدنا جائز ہے  
یا جائز نہیں ہے تا وقتیکہ سب اہل وقف راضی نہ ہو جائیں ۔ اور وہ مال وقف کونسا  
ہے جس کا فروخت کرنا جائز نہیں ؟

الجواب : فأجاب عليه السلام إذا كان الوقف على إمام المسلمين فلا يجوز  
بيعه ، وإن كان على قوم من المسلمين ، فليبيع كل قوم ما  
ما يقدر على بيعه مجتمعين ومتفرقين إن شاء الله  
ترجمہ : اگر وقف امام المسلمین کے لیے ہے تو اس کا فروخت کرنا جائز نہیں ہے اور اگر  
وقف مسلمانوں میں سے چند لوگوں کے لیے ہے تو ان میں سے ہر ایک فروخت  
کر سکتا ہے خواہ اجتماعی طور پر یا انفرادی طور پر ۔

۷

السؤال : وسأل هل يجوز للمحرم أن يصير على رباطه المرتك أو التوتيا  
لريح العرق - أم لا يجوز ؟

ترجمہ سوال : کیا محرم کے لیے یہ جائز ہے کہ وہ اپنے زیر بغل پسینہ کی بدبو سے بچنے کے لیے  
مردار سنگ یا توتیا رکھے یا جائز نہیں ہے ؟

الجواب : فأجابہ يجوز ذلك ۔  
ترجمہ : یہ جائز ہے ۔

۸

السؤال : وسأل عن الضرير إذا أشهد في حال صحته على شهادة  
ثم كُفَّت بصره ولا يرى خطه فيعرفه ، هل تجوز شهادته  
(وبالله التوفيق) أم لا وإن ذكر هذا الضرير الشهادة هل  
يجوز أن يشهد على شهادته أم لا يجوز ؟

ترجمہ : دریافت کیا : ایک شخص ہے کہ جب اس کی آنکھوں میں بصارت تھی کسی دستاویز پر  
گواہ بنا یا گیا ، اس کے بعد اس کی آنکھیں جاتی رہیں اب دیکھ ہی نہیں سکتا ، تاکہ  
تحریر کو دیکھ کر اپنے دستخط پہچانے اب اس کی شہادت جائز ہے یا نہیں ، اور  
اگر اس نابینا کو وہ شہادت یاد ہو تو اس کی شہادت جائز ہے یا نہیں ؟

الجواب : فأجاب عليه السلام : إذا حفظ الشهادة وحفظ الوقت جازت شهادته  
ترجمہ : آپ نے جواب دیا : اگر اس کو اپنی شہادت اور شہادت کا وقت یاد ہے تو اس کی  
گواہی جائز ہے ۔

۹

السؤال : وسأل فقال : يتخذ عندنا ربُّ الجوز لوجج الحاقق والبجحة  
يؤخذ الجوز الرطب من قبل أن ينقع ويدق دقاً ناعماً  
ويعصر ماؤه ، ويصفى ويطبخ على النصف ، ويترك يوماً  
ليلاً ، ثم ينصب على النار ، ويلقى على كل ستة أربال  
منه رطل عسل ، ويغلى وينزع رغوته ، ويسحق من التوشاد  
والشَّبَّ اليماني من كل واحد نصف مثقال ، ويداف بذلك  
إلى الماء ، ويلقى فيه درهم زعفران مسحوق ويغلى ويؤخذ  
رغوته ، ويطبخ حتى يصير مثل العسل ثخيناً ثم ينزل  
عن النار ، ويبرد ويشرب منه قبل أن يجوز شربه  
أم لا ۔

ترجمہ سوال: ہمارے یہاں حلق کے درد اور آواز کی گرفتگی (آواز بیٹھ جانے) کے علاج کیلئے  
اغروٹ کا ایک رُب (شیرہ) تیار کیا جاتا ہے وہ اس طرح کہ بالکل کچے کچھ اغروٹ  
جس میں ابھی مغز نہ بیٹھ ہوں لیے جاتے ہیں اُسے نرم نرم کوٹتے ہیں پھر اسے نچوڑ کر  
اس کا عرق نکال لیتے ہیں اور حچان کر صاف کر لیتے ہیں پھر اسے نیم پخت کر کے ایک  
شب و روز تھوڑ دیتے ہیں اس کے بعد اُسے آگ پر رکھتے ہیں اور اگر وہ چھوڑ ہے  
تو اس میں ایک شیر شہد ڈالتے ہیں جب اس میں اُبال آتا ہے تو اس کا جھاگ وغیرہ  
نکال دیتے ہیں پھر نصف مشقال نوشادر اور نصف مشقال شُب یا نی لیکر اسے  
پانی میں کھل کر لیتے ہیں پھر ایک درہم زعفران کھل کرتے ہیں اور یہ سب اس میں ڈال  
دیتے ہیں اب اس کو آگ پر رکھ کر پکاتے ہیں اس میں اُبال آتا ہے تو اس کا جھاگ  
وغیرہ دور کرتے رہتے ہیں اور اتنا پکاتے ہیں کہ وہ بالکل شہد کی طرح گاڑھا ہو جائے  
پھر اسے آگ پر سے اتار لیتے ہیں وہ ٹھنڈا ہو جاتا ہے تو اس میں سے تھوڑا تھوڑا  
پیتے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ اس کا پینا جائز ہے یا نہیں ؟

الجواب: فأجاب عليه السلام إذا كان كثيره يسكر أو يغثير فقليله  
وكتثيره حرام، وإن كان لا يسكر فمباح حلال  
ترجمہ: اگر اس کی کثیر مقدار پینے سے نشہ آجائے یا تغیر پیدا ہو تو پھر اس کی کثیر مقدار پر  
یا قلیل مقدار سب کا پینا حرام۔ اور اگر نشہ نہ آتا ہو تو حلال ہے۔

السؤال: وسأل عن الرجل تعرض له حاجة مما لا يدرى أن يفعلها  
أم لا؟ فيأخذ خاتمين فيكتب في أحدهما "نعم افعل"  
وفي الآخر "لا تفعل" فيستخير الله ثم يقرأ ثم يري فيهما  
فيخرج أحدهما فيعمل بما يخرج، فهل يجوز ذلك أم لا؟  
والعامل به والتارك له أهو (يجوز) مثل الاستخارة أم  
هو سوى ذلك؟

ترجمہ: ایک شخص کو کوئی کام درپیش آئے مگر جب اُس کی بھین نہیں آتا کہ وہ اُسے کرے  
یا نہ کرے تو وہ دو انگوٹھیاں لیتا ہے ایک پر لکھتا ہے "ہاں کرو" دوسری پر لکھتا  
ہے "نہ کرو" پھر کوئی بار دعا پر استخارہ پڑھتا ہے اس کے بعد ان انگوٹھیاں  
میں سے ایک کو اٹھاتا ہے اور اس پر جو لکھا ہوا ہوتا ہے اس پر عمل کرتا ہے۔

الجواب: فأجاب عليه السلام الذي سيئته العالم عليه السلام في هذه الاستخارة  
بالترقاع والصلوة (اليه يواقع العالم في استخاره ذات الرقاع أو ما كومت تراديا به)  
السؤال: وسأل عن صلاة جعفر بن أبي طالب عليه السلام في أوقاتهما  
افضل أن تصلي فيه وهل فيها قنوت؟ وإن كان ففي  
أعت ركعة منها؟

ترجمہ: نماز حضرت جعفر طیار بن ابی طالب علیہ السلام کس وقت پڑھنا افضل ہے اور کیا  
اس نماز میں قنوت ہے؟ اور اگر ہے تو اس کی کس رکعت میں قنوت ہے؟

الجواب: فأجاب عليه السلام: أفضل أوقاتهما صدر النهار من يوم الجمعة  
ثم في أعت الأيام شئت، وأعت وقت صليتها من ليل أو نهار  
فهو جائز، والقنوت مرتان في الثانية قبل الركوع والرابعة  
آپ نے جواب میں فرمایا: اس نماز کے پڑھنے کا افضل ترین وقت بروز جمعہ ہے اور  
دن کے ابتدائی حصے میں ہے ویسے جس دن چاہے اور صبح یا شام جس وقت چاہے  
اس کا پڑھنا جائز ہے۔ اس نماز میں دو مرتبہ قنوت ہے۔ ایک دوسری رکعت میں  
قبل از رکوع اور دوسرا قنوت چوتھی رکعت میں۔

السؤال: وسأل عن الرجل ينوي إخراج شيء من ماله، وأن يدفعه  
إلى رجل من إخوانه، ثم يجد في أقربائه محتاجاً يصرف ذلك  
عمن لواه له إلى قريباته؟

ترجمہ: ایک شخص نے یہ نیت کی کہ وہ اپنے مال میں کچھ رقم نکال کر اپنے فلاں برادر ایمانی کو  
دے گا، مگر بعد میں دیکھا کہ خود اس کے اقربا میں ایک شخص محتاج ہے تو کیا اب وہ  
اس برادر ایمانی کو چھوڑ کر اپنے اُس قریب دار کو دے سکتا ہے؟

الجواب: فأجاب عليه السلام: يصرفه إلى أذناهما وأقربهما من مذهبه  
فإن مذهبه، فإن ذهب إلى قول العالم عليه السلام "ولا يقبل  
الله الصدقة وذو رحم محتاج فليتنفسم بين القرابة وبين  
الذي نوى حتى يكون قد أخذ بالفضل كله۔

ترجمہ: ان دونوں میں جو شخص اس کے مذہب سے زیادہ قریب ہے اس کو دے اور اگر  
اس کے پیش نظر عالم علیہ السلام کا یہ قول ہے کہ "اللہ تعالیٰ وہ مدد قبول نہیں کرے گا  
جو اپنے محتاج قریب دار کو چھوڑ کر کسی دوسرے کو دیا جائے" تو پھر ایسا کرے کہ اس رقم

کو ان دونوں میں تقسیم کر دے تاکہ دونوں کا ثواب اسے حاصل ہو جائے۔

السؤال : وسائل فقال : قد اختلف اصحابنا في مهر المرأة فقال بعضهم : اذا دخل بها سقط المهر ، ولا شيء لها ، وقال بعضهم : هو لازم في الدنيا والاخرة ، فكيف ذلك ؟ وما الذي يجب فيه ؟ ترجمہ : ہمارے اصحاب نے عورت کے مہر میں اختلاف کیا ہے بعض کہتے ہیں کہ جب شوہر نے اپنی زوجہ سے ہمبستری کر لی تو مہر ساقط ۔ اب شوہر کے ذمے کچھ نہیں رہا ۔ اور بعض یہ کہتے ہیں کہ عورت کا مہر دنیا و آخرت دونوں میں واجب الادا ہے دریافت طلب امر ہے کہ اصل صورت کیا ہے اور اس میں واجب کیا ہے ؟

الجواب : فأجاب عيسى عليه السلام : ان كان عليه بالمهر كتاب فيه دين فهو لازم له في الدنيا والاخرة ، وان كان عليه كتاب فيه ذكر الصدقات سقط اذا دخل بها ، وان لم يكن عليه كتاب فاذا دخل بها سقط باقى الصداق ترجمہ : آپ نے جواب میں فرمایا : اگر مہر کے سلسلہ میں کوئی تحریر ہے جس میں مہر فرض لکھا یا تو پھر اس کا ادا کرنا دنیا میں بھی لازم ہے اور آخرت میں بھی ۔ اور اگر اس تحریر میں مہر کا ذکر ہے (کہ اتنی رقم ہے) مگر اس میں یہ نہیں لکھا ہے کہ یہ قرض ہے تو پھر ہمبستری کے بعد مہر ساقط ہے ۔ اور اگر کوئی تحریر نہیں ہے تو ایسی صورت میں بھی ہمبستری کے بعد مہر ساقط ہو جائے گا۔

(نوٹ) یہ اس لیے کہ اس زمانے میں مہر نقد ادا کیے بغیر ہمبستری نہیں ہوتی تھی جب ہمبستری ہو گئی تو اس کا مطلب یہ ہے کہ مہر ادا ہو چکا۔

السؤال : وسأل عن المسح على الرجلين بايهما يبدأ باليمين او يمسح عليهما جميعا ؟

ترجمہ : - وضو میں پاؤں پر مسح کرتے وقت پہلے کس پاؤں سے شروع کیا جائے یا دونوں پاؤں پر ایک ساتھ مسح کر لیا جائے ؟

الجواب : فأجاب عيسى عليه السلام : يمسح عليهما جميعا معا فان بدأ باحدهما قبل الاخرى فلا يبتدىء الا باليمين -

ترجمہ : دونوں پاؤں پر ایک ساتھ مسح کیا جائے اور نہ پہلے دہنے پاؤں سے شروع کیا جائے۔

السؤال : وسأل عن صلاة جعفر هل يجوز ان تطلق أم لا ؟ ترجمہ : دوران سفر نماز حضرت جعفر طیارؑ پڑھنا جائز ہے یا نہیں ؟

الجواب : فأجاب عيسى عليه السلام : يجوز ذلك - ترجمہ : آپ نے فرمایا : یہ جائز ہے۔

السؤال : وسأل عن تسبيح فاطمة عليها السلام من سها فجاز التكبير اكثر من اربع وثلاثين هل يرجع الى اربع وثلاثين او يستأنف ؟ واذا سبّح تمام سبعة وستين هل يرجع الى ستة وستين او يستأنف ؟ وما الذي يجب في ذلك ؟

ترجمہ : آپ سے پوچھا گیا کہ تسبیح فاطمہ سلام اللہ علیہا پڑھتے وقت ایک شخص چونتیس مرتبہ سے زیادہ اللہ اکبر کہہ گیا۔ اب وہ چونتیس پر واپس آئے یا از سر نو چونتیس بار اللہ اکبر کہے۔ اور اگر وہ شخص بھول کر ۶۷ مرتبہ سبحان اللہ کہہ گیا، کیا وہ ۶۷ پر پلٹ آئے یا از سر نو سبحان اللہ کہنا شروع کرے۔ ؟

الجواب : فأجاب عيسى عليه السلام : اذا سها في التكبير حتى تجاوز اربع وثلاثين عاد الى ثلاث وثلاثين ويبنى عليها ، واذا سها في التسبيح فتجاوز سبعا وستين تسبيحة ، عاد الى ست وستين وبنى عليها ، فاذا جاوز التحميد مائة فلا شيء عليه -

ترجمہ : آپ نے جواب میں فرمایا : اگر کوئی شخص بھول کر چونتیس دانوں سے زیادہ پر اللہ اکبر کہہ گیا ہے تو وہ چونتیس پر واپس آئے دوبارہ از سر نو اللہ اکبر کہنے کی ضرورت نہیں۔ اور اگر بھول کر سبحان اللہ کہنے میں ۶۷ سے تجاوز کر گیا ہے تو ۶۷ پر رجوع کرے اور اگر الحمد للہ کہنے میں تسوے تجاوز کر گیا ہے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

## ۵ زیارت امام زمانہ علیہ السلام

محمد بن عبد اللہ بن جعفر حمیری سے روایت ہے ان کا بیان ہے کہ ناجیہ مقدسہ سے ایک توفیق (تحریر) برآمد ہوئی جس میں چند مسائل کے جوابات کے بعد یہ تحریر تھا : بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ تَعَالٰی ، وَلَا مِنْ اَوْلِیَاہِ تَقْبِلُوْنَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْہِمْ ، فَمَا تَعْنٰی اَنْتَ عَنْ قَوْمٍ لَا یُؤْمِنُوْنَ " اَلْسَلَام عَلَیْنَا وَ عَلٰی



عباد اللہ الصالحین۔ "اذا اردتم التوجہ بنا الى الله تعالى والينا فقولوا كما قال الله عز وجل: "اگر تم لوگ ہمیں وسیلہ بنا کر اللہ کی طرف اور ہماری طرف متوجہ ہونے کا ارادہ کرو تو ہمیر وہ کہو جو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ:

(۱) سَلَامٌ عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ ، أَسَلِّمُ عَلَيْكَ يَا دَاغِي اللَّهِ وَرَبِّي آيَاتِهِ  
السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَابَ اللَّهِ وَدَيَّانِ دِينِهِ ، أَسَلِّمُ عَلَيْكَ يَا  
خَلِيفَةَ اللَّهِ وَنَاصِرَ حَقِّهِ ، أَسَلِّمُ عَلَيْكَ يَا حُجَّةَ اللَّهِ وَوَسِيلَ  
إِرَادَتِهِ ، أَسَلِّمُ عَلَيْكَ يَا نَائِلَ كِتَابِ اللَّهِ وَتَرْجُمَانِهِ ، أَسَلِّمُ  
عَلَيْكَ فِي أَنَاءِ لَيْلِكَ وَأَطْرَافِ نَهَارِكَ ، أَسَلِّمُ عَلَيْكَ يَا  
بَقِيَّةَ اللَّهِ فِي أَرْضِهِ ، أَسَلِّمُ عَلَيْكَ يَا مِشَاقَ اللَّهِ الَّذِي  
أَخَذَهُ وَوَكَّدَهُ ، أَسَلِّمُ عَلَيْكَ يَا وَعْدَ اللَّهِ الَّذِي ضَمَنَهُ  
(۲) أَسَلِّمُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْعَلَمُ الْمَنْصُوبُ وَالْعَلَمُ الْمَصْنُوبُ  
وَالْغُوثُ وَالرَّحْمَةُ الْوَاسِعَةُ وَعَدُّ غَيْرُ مَكْدُوبٍ ، أَسَلِّمُ  
عَلَيْكَ حِينَ تَقُومُ ، أَسَلِّمُ عَلَيْكَ حِينَ تَقْعُدُ ، أَسَلِّمُ  
عَلَيْكَ حِينَ تَقْرَأُ وَتَسْتَسْقِئُ .

(۳) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ حِينَ تَصَلِّيْ وَتَقْنَتُ ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ تَزَكُّعٌ وَتَسْجُدُ ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ حِينَ تَحْمَدُ وَتَسْتَغْفِرُ ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ حِينَ تَمَلُّلُ وَتَكْبَرُ ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ حِينَ تَصْبَحُ وَتَمَسُّ ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ فِي اللَّيْلِ اِذَا اَيْعَشَى وَالنَّهَارِ اِذَا اَجَلَى اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْاِمَامُ الْمَأْمُوْنُ ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْمُقَدَّمُ الْمَأْمُوْلُ ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ بِجَوَامِعِ السَّلَامِ -

(٥) أَشْهَدُ مَوَالِيَ الْإِسْلَامِ أَشْهَدُكَ يَا مَوْلَايَ أَنِّي أَشْهَدُ  
أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ  
وَرَسُولُهُ، لَا حِجْبَ إِلَّا هُوَ وَآلُهُ أَشْهَدُكَ أَنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ  
حُجَّتَهُ وَالْحَسَنَ حُجَّتَهُ وَالْحُسَيْنَ حُجَّتَهُ وَعَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ  
حُجَّتَهُ وَمُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ حُجَّتَهُ وَجَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ حُجَّتَهُ  
وَمُوسَى بْنَ جَعْفَرٍ حُجَّتَهُ وَعَلِيَّ بْنَ مُوسَى حُجَّتَهُ وَمُحَمَّدَ  
بْنَ عَلِيٍّ حُجَّتَهُ وَعَلِيَّ بْنَ مُحَمَّدٍ حُجَّتَهُ وَالْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ حُجَّتَهُ

(٦) وَأَشْهَدُ أَنَّكَ حُجَّةُ اللَّهِ، أَنْتُمُ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُونَ  
رَجَعْتُمْ حَقًّا لِأَرْبَابٍ فِيهَا، يَوْمَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيْمَانُهَا لَمْ  
تَكُنْ أَمَنَتْ مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيْمَانِهَا خَيْرًا وَأَنَّ الْمَوْتَ  
حَقٌّ وَأَنَّ نَارَكَ وَأَنْكَيْرُ أَحَقُّ -

(٤) حَقٌّ وَأَنْ نَّاجِدًا وَنَكِيرًا حَقٌّ -  
وَأَشْهَدُ أَنَّ النَّشْرَ وَالْبَعْثَ حَقٌّ، وَأَنَّ الصِّرَاطَ وَالْمَرْصَدَ  
حَقٌّ، وَالْمِيزَانَ وَالْحِسَابَ حَقٌّ وَالْجَنَّةَ وَالنَّارَ حَقٌّ وَالْوَعْدَ  
وَالْوَعِيدَ بِهِمَا حَقٌّ -

(٨) يَا مُؤَلَّاهُ شَقِيَ مَنْ خَالَفَكَ، وَسَعِدَ مَنْ أَطَاعَكَ، فَاشْهَدْ عَلَيَّ مَا أَشْهَدُكَ عَلَيْهِ، وَأَنَا وَلِيُّكَ لَكَ بَرِيءٌ مِنْ عَدْوِكَ، فَالْحَقُّ مَا رَضِيتُمُوهُ، وَالْبَاطِلُ مَا سَخَطْتُمُوهُ، وَالْمَعْرُوفُ مَا أَمَرْتُمُ بِهِ، وَالْمُنْكَرُ مَا نَهَيْتُمُ عَنْهُ، فَتَنْفُسِي مُؤْمِنَةً يَا اللَّهُ وَحْدَةً لَا شَرِيكَ لَكَ، وَبِرَسُولِكَ وَأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَبِكُلِّ يَا مُؤَلَّاهُ أَوْلَكَ، وَأَخْرَجْتُكَ، وَتَضَرَّعْتُ مُعَذَّةً لَكَ، وَمُؤَدِّي خَالِصَةً لَكَ، آمِينَ آمِينَ

ترجمہ زیارت :

(۱) سلام ہو آئی بیس پر، سلام ہو آپ پر اے اللہ کے دعوت دینے والے اور اُس کی آیات ربانی، سلام ہو آپ پر اے باب الہی اور اُس کے دین کے محافظ، سلام ہو آپ پر اے خلیفہ الہی اور حق کے ناصر، سلام ہو آپ پر شب و روز ہر وقت، سلام ہو آپ پر اے اللہ کی زمین پر اللہ کے باقی رکھے ہوئے، سلام ہو آپ پر اے وہ میثاق الہی جس کا اُس نے عہد لیا ہے اس کی تاکید کی ہے سلام ہو۔ آپ پر اے اللہ کے وعدے جس کے پورا کرنے کا وہ خود ضامن ہے۔

(۲۰) سلام ہو آپ پر اے اللہ کے نصب کردہ پرچم و علم اور اس کے نازل کردہ علم اور غوث (دورگار) و رحمت واسعہ اور وہ وعدہ جو کبھی جھوٹا نہ ہو گا۔ سلام ہو آپ پر جب آپ کھڑے ہوں، سلام ہو آپ پر جب آپ بیٹھ جائیں، سلام ہو آپ پر جب آپ قرآن کی تلاوت فرمائیں اور اس کی تفسیر بیان فرمائیں۔

(۳) سلام ہو آپ پر جب آپ نماز پڑھیں اور قنوت پڑھیں، سلام ہو آپ پر جب آپ رکوع کریں اور سجدہ کریں، سلام ہو آپ پر جب آپ اللہ کی حمد کریں، اور



وَبَوَارِ الْكَاذِبِينَ وَمُجَلِّى الظُّلُمَاتِ، وَ مُنِيرِ الْحَقِّ  
اور کافروں کو تہس نہس کرنے والے اور ظلمت کو دور کرنے والے اور حق کو روشن کرنے والے  
وَالنَّاطِقِ بِالْحِكْمَةِ وَالصِّدْقِ وَكَامِلَتِكَ الشَّامِتَةِ فِي  
اور سچائی اور حکمت کے ساتھ کلام کرنے والے اور تیرے کلمہ تمام و آخر میں  
أَرْضِكَ الْمُتَرَقِّبِ الْخَائِفِ وَالْوَلِيِّ النَّاصِحِ سَفِينَةِ  
تیری زمین میں، تیرے حکم کے منتظر دشمنوں کے خائف ہیں اور ولی ناصح ہیں، سفینہ  
النَّجَاةِ وَعِلْمِ السُّدَى وَنُورِ الْأَبْصَارِ الْكُلِّ وَخَيْرِ مَن  
نجات اور ہدایت کے علم ہیں اور اہل عالم کی آنکھوں کے نور ہیں اور سب سے بہتر ہیں  
تَقْدِصِ وَارْتِدَى وَ مُجَلِّى الْغَنَابِ، الَّذِي يَمْلِكُ الْأَرْضَ  
قیص پنپنے والوں اور ردا اور بھنے والوں اور سب کے غم کو دور کرنے والے یہ وہی ہیں جو زمین  
عَدْلًا وَ قِسْطًا كَمَا مِلْتُ ظُلُمًا وَ جَوْرًا  
کو عدل و انصاف سے اس طرح بھریں گے جس طرح وہ ظلم و جور سے بھری ہوئی ہوگی۔  
إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔

بیشک تو ہر شے پر مکمل قدرت رکھنے والا ہے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى وَبَيْتِكَ وَابْنِ أَوْلِيَايَكَ الَّذِينَ  
اے اللہ! تو رحمت نازل فرما اپنے ولی پر اور اپنے اُن اولیاء کے فرزند پر جن کی  
فَرَضْتَ طَاعَتَهُمْ وَأَوْجَبْتَ حَقَّهُمْ وَأَذْهَبْتَ عَنْهُمْ  
اطاعت کو تو نے فرض کیا ہے اور اُن کے حق کو تو نے واجب کیا اور اُن کو تو نے دور ہی رکھا  
الرَّجْسَ وَطَهَّرْتَ لَهُمْ طَهْرًا

اُن کو رجس (پلیدی) سے اس طرح جو دور رکھنے کا حق ہے

اللَّهُمَّ انصُرْهُ وَانصُرْ بِهِ لِدِينِكَ وَانصُرْ بِهِ  
اے اللہ! تو اُن کی مدد فرما اور اپنے دین کے لیے اُن سے مدد لے اور اُن کے  
أَوْلِيَايَكَ وَأَوْلِيَاءَهُ وَشِيعَتَهُ وَانصَارَهُ وَاجْعَلْنَا مِنْهُمْ  
ذریعے سے توبہ کرنے والیاء اور اُن کے اولیاء کی اور اُن کے شیعوں کی اور اُن کے انصار کی مدد فرما  
اور اس گروہ میں ہیں بھی قرار دے۔

اللَّهُمَّ اَعِزَّهُ مِنْ شَرِّ كُلِّ بَاغٍ وَطَاغٍ وَمِنْ شَرِّ

اے اللہ! تو اُن کو اپنی پناہ میں رکھ ہر باغی و سرکش کے شر سے اور شرارت سے پناہ دے

جَمِيعِ خَلْقِكَ، وَاحْفَظْهُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ  
اپنی تمام مخلوق کی۔ اور حفاظت فرما اُن کے سامنے سے، اور اُن کے  
خَلْفِهِ وَ عَنْ يَمِينِهِ وَ عَنْ شِمَالِهِ وَاحْصِرْهُ  
پیچھے سے اور اُن کے داینے سے اور اُن کے بائیں سے اور اُن کی نگہبانی فرما  
امْتَنِعْهُ مِنْ أَنْ يُوصَلَ إِلَيْهِ بِسُورٍ وَاحْفَظْ فِيهِ رَسُولَكَ  
تا کہ اُنھیں کبھی کوئی گزند نہ پہنچے۔ کیونکہ اس میں حفاظت ہے تیرے رسول کی  
وَالرَّسُولِ، وَاطْمِئِنَّ بِهِ الْعَدْلُ

اور تیرے رسول کی آل کی حفاظت ہے۔ اور اُن کے ذریعے سے عدل کو ظاہر فرما  
وَ آيَتُهُ بِالنَّصْرِ وَ انْصُرْ نَاصِرِيهِ وَاحْذِلْ خَاذِلِيهِ  
اور اُن کی تائید فرما نصرت سے اور اُن کے مددگاروں کی مدد فرما اور اُن کو چھوڑنے والوں کو  
وَاقْصِمْ بِهِ جَبَابِرَةَ الْكُفْرِ وَاقْتُلْ بِهِ  
تو بھی چھوڑ دے۔ اور قلع قمع کر دے اُن کے ذریعے سے ظالموں کافروں کا اور قتل کر دے  
الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِينَ وَجَمِيعَ مُلْحِدِينَ حَيْثُ كَانُوا

اُن کے ذریعے سے کفار اور منافقوں کو اور تمام ملحدوں کو۔ خواہ وہ ہوں

مِنْ مَشَارِقِ الْأَرْضِ وَمَغَارِبِهَا بَرًّا وَبَحْرًا  
زمین کے مشرقوں میں اور یا اس کے مغربوں میں، خشکی میں ہوں یا تری میں ہوں  
وَأَمْلَأْ بِهِ الْأَرْضَ عَدْلًا وَاطْمِئِنَّ بِهِ دِينُ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ  
اور اُن کے ذریعے سے زمین کو عدل سے بھر دے اور اپنے نبی محمد کے دین کو غالب کر دے  
وَاجْعَلْنِي اللَّهُمَّ مِنْ أَنْصَارِهِ وَأَعْوَانِهِ وَأَشْيَاعِهِ

اور اے اللہ! تو مجھے اُن کے انصار اور مددگاروں اور اتباع کرنے والوں میں

وَشِيعَتِهِ۔ وَارِنِ فِي آلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ  
اور اُن کے شیعوں میں قرار دے اور مجھے دکھا دے آل محمد (اُن سب پر سلام ہو) میں  
مَا يَأْمُرُونَ وَفِي عَدُوِّهِمْ مَا يَحْذَرُونَ

جس کا وہ انتظار کر رہے ہیں۔ اور اُن کے دشمنوں میں وہ دکھا دے جس سے وہ ڈرتے ہیں

إِلَهُ الْحَقِّ آمِينَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ يَا أَرْحَمَ

اے حق معبود! تو میری دعا کو قبول فرما۔ اے بزرگی والے اور کرامت والے اے سب سے

الرحمین زیادہ رحم کرنے والے۔ (تو ایسا ہی کرے)

## بارہ رکعت نماز زیارت حضرت امام زمانہ

(۶)

کتاب "مزار" میں احمد بن ابراہیم سے روایت ہے ان کا بیان ہے کہ میں نے ایک مرتبہ ابو جعفر محمد بن عثمان سے حضرت امام قائم علیہ السلام کی زیارت کی تمنا کا اظہار کیا تو انھوں نے کہا: کیا تم کو واقعی ان کے دیدار کا اشتیاق ہے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ فرمایا: اللہ تمہیں تمہارے اس اشتیاق کا اجر دے اور تمہیں بخیر و عافیت ان کے چہرے کی زیارت کرانے، مگر اے بندہ خدا! تم انھیں دیکھنے کی خواہش نہ کرو۔ اس لیے کہ زمانہ غیبت میں صرف ان کے دیکھنے کے اشتیاق کا اظہار ہی کیا جاسکتا ہے، ان سے ملاقات کی استدعا نہیں کی جاسکتی۔ یہ اللہ کی مشیت ہے اور اس کے سامنے تسلیم غم کرنا ہے اور یہی بہتر ہے۔ مگر ہاں توجہ بہ زیارت ضرور کرو اور وہ کس طرح کرو۔ یہ میں نے محمد بن علی کو لکھوا دیا ہے اس سے نقل کرو۔ وہی امام صاحب الزمان علیہ السلام کی زیارت ہے جو بارہ رکعت نماز کے بعد پڑھی جائے گی۔ یہ نماز دو دو رکعت کر کے پڑھی جائے گی اور ہر رکعت میں (سورۃ فاتحہ کے بعد) سورۃ اخلاص یعنی قل ہو اللہ احد پڑھو۔ اس کے بعد محمد و آل محمد پر درود پھرو کہ جو اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ سَلِّمْ عَلٰی اٰلِ یَسَّیْنِ۔ یہ اللہ کی جانب سے صاف صاف فضل و شرف ہے۔ جو انھیں ملا ہے اور اللہ تعالیٰ بڑا فضل والا ہے۔ اس کی طرف سے امام وہ ہے جو اس کے سیدھے راستے کی طرف ہدایت کرتا ہے اے آلِ یاسین اللہ تعالیٰ نے آپ حضرات کو اپنی خلافت عطا فرمائی ہے۔

## شیخ مفید کے نام امام زمانہ کا ایک خط

(۷)

کتاب "الاحتجاج" میں مرقوم ہے کہ ماہ صفر سن ۳۲۰ھ میں ناحیہ مقدسہ سے شیخ ابی عبد اللہ محمد بن محمد بن نعمان کے نام ایک تحریر آئی۔ پہونچانے والے نے بتایا کہ وہ تحریر ناحیہ متصل بہ حجاز سے لایا ہے۔ اس عبارت یہ ہے:

لِلْاَخِ السَّيِّدِ وَالْوَلِيِّ الرَّشِيدِ الشَّيْخِ الْمُفِيدِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ اَدَامَ اللَّهُ عِزَّاهُ مِنْ مُسْتَوْدِعِ الْعَمَدِ الْمَاخُودِ عَلَى الْعِبَادِ

سچے بھائی اور ہدایت یافتہ دوست شیخ مفید ابی عبد اللہ محمد بن محمد بن نعمان کے نام اللہ تعالیٰ ان کے اعزاز کو قائم و دائم رکھے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ۔ اَمَّا بَعْدُ، سَلَامٌ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْوَلِيُّ

المخلص في الدين المخصوص فينا باليقين، فانا نحمد اليك الله الذي لا اله الا هو، ونسأله الصلاة على سيدنا ومولانا نبينا محمداً وآله الطاهرين ونعلمك ادام الله توفيقك لنصرة الحق واجزل مشوبتك على نطقك عنا بالصدق، انه قد اذن لنا في تشريفك بالمكاتبة وتكليفك ما تؤدّيه منا الى موالينا قبلك اعزهم الله بطامته وكفاهم المرسوم برعايته لهم وحراسته۔

(۷)

فقف أمداً لك الله بعونه على اعدائه المارقين من دينه على ما نذكركه واعمل في تأديته الي من تسكن اليه بما نرسمه ان شاء الله، نحن وان كنا ثابدين بمكاننا الثاني عن مساكن الظالمين حسب الذي ارانا الله تعالى لنا من الصلاح، ولشيعتنا المؤمنين في ذلك مادامت دولة الدنيا للفاسقين، فانا يحيط علمنا بانباؤكم ولا يعزب عنا شيء من اخباركم ومعرفتنا بالزلل الذي اصابكم منذ جنح كشير منكم الى ما كان السلف الصالح عنه شاسعاً ونبيذ والعهد الماخوذ منهم وراءه ظمورهم كاشهم لا يعلمون

(۸)

انا غير مسلمين لمراعاتكم ولا ناسين لذكركم ولولا ذلك لنزل بكم اللاواء واصطلمكم الاعداء فاتقوا الله جلّ جلاله وظاهرونا على انتيائشكم من فتنة قد انافت عليكم يهلك فيها من حمّ اجله ويحمر عليه من أدرك أمله وهي اماراة لا زون حركتنا ومباثتكم بأمرنا ونهيينا، وَاللَّهُ مُتِمُّ نُورِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ۔

(۹)

اعتصموا بالتقية من شيبنا راجعاً هليّة يحششها عصب أموية تصول بها فرقة ممدية انا زعيم بنجاة من ليريوم منها المواطن الخفية وسلك في الطعن منها السيل الرضية، اذا حلّ جبادى الأول من سنتكم هذه فاعتبروا بما يحدث فيه واستيقظوا من رقدتكم لما



يكون من الذي يليه ، ستظهر لكم من السماء آية جليّة  
و من الارض مثلاً بالسويّة ويحدث في ارض المشرق ما  
يحزن ويقلق ويغلب من بعد على العراق طوائف من الاسلام  
مراق ، يضيق بسوء فاعلم على اهلكه الارزاق -

(۵) ثم تنفخ الغمّة من بعده ، ببوار طاعت من الاشرار  
يسرّ بسلامته المتقون الاخيار ويتفق لمريدي الحجّ من  
الافاق ما يأمرونه على توفير غلبة منهم واتفاق ولنا في  
تيسير حجّهم على الاختيار منهم والوفاق ، شأن يظهر على  
نظام واتفاق فيعمل كلّ امرئ منكم ما يقرب به من  
محبّتنا وليتجنب ما يدينه من كراهيتنا وسخطنا  
فانّ امرأ يبعثه فجأة حين لا تنفعه توبة ولا ينجيّه  
من عقابنا ندّم على حوبة ، والله يدرك الرشد ويلطف  
لكم بالتوفيق برحمته -

ترجمہ خط :

اللہ کے نام سے جو مہربان ہے نہایت رحم والا ہے ۔ اس کے بعد ، تم پر  
سلام ہوئے دوستدار اے دین میں مخلص اور ہمارے بارے میں خصوصی یقین  
رکھنے والے ہم اُس خدا کی حمد کرتے جس کے سوا کوئی خدا نہیں ہے اور اسی سے  
ملتی ہیں کہ وہ اپنی رحمتیں نازل فرمائے ہمارے آقا و مولیٰ اور ہمارے نبی اور ان کی  
آل پاک پر ۔ اللہ تعالیٰ حق کی نصرت کے لیے تمہاری توفیق ہمیشہ قائم رکھے اور ہماری  
طرف سے ہمارے ماننے والوں کو جو پرچم باتیں پہنچاتے ہو اللہ تعالیٰ تمہیں اس کی  
بڑی جزا و خیر عنایت فرمائے تمہیں معلوم ہو کہ مجھے اُذن دیا گیا ہے کہ میں تمہیں  
خط و کتابت کا شرف بخشوں جس طرح تم سے پہلے ہمارے ماننے والوں میں سے کچھ لوگ  
اس سے شرفیاب ہوئے ہیں ۔

(۲) تم اللہ کے دشمنوں اور دین سے خارج ہو جانے والوں کے مقابلے پر ثابت  
رہو اللہ تمہاری نصرت و مدد کرے گا اور جو کچھ ہم انشاء اللہ لکھیں گے اُسے اُن لوگوں  
تک پہنچاؤ جن پر تمہیں اطمینان ہو ۔ ہم ظالموں کی آبادی سے دور اپنے مقام پر مقیم  
قیام پذیر ہیں اس لیے کہ اللہ کے پیش نظر اس میں ہماری اور ہمارے شیعوں کی بہتری ہے ۔

کہ جب تک حکومت دنیا فاسقوں کے پاس ہے ہم اُن کی قلمرو (دسترس) سے دور  
رہیں ، مگر اس کے باوجود تم لوگوں کے حالات کا علم ہمیں ہوتا رہتا ہے اور تم لوگوں کی  
کوئی بات ہم سے چھپی نہیں رہتی ہے ہمیں تم لوگوں کی لغزشوں کا علم اُس وقت سے ہے  
جب سے تم میں سے اکثر اس طرف مائل ہو گئے جس سے اسلام و الحاحین ہمیشہ دور رہے  
اور جو اُن سے عہد لیا گیا تھا انھوں نے اُس کو چھوڑ دیا ، اور ایسا پس پشت ڈالنا  
جیسے ان کو اُس عہد کی خبر ہی نہیں ۔

(۳) پھر بھی ہم نے تم لوگوں کو بھلایا نہیں ہے ، تمہاری رعایت نہیں چھوڑی ہے  
اور اگر ایسا نہ کرتے تو دشمن تمہیں ختم ہی کر دیتے ۔ لہذا تم لوگ اللہ سے ڈرو اور ان  
قنوں میں پڑنے سے بچو جو تم پر چھپا جانے والا ہے اور جس میں وہ شخص جس کی اجلی گئی  
ہے وہ مرجائے گا ، جو اپنی مراد کو پہنچنے والا ہے وہ بچ جائے گا ۔ اور وہی ہمارا اقدام  
کی ابتداء کی نشانی ہوگی اور ہمارے امر و نہی کا اجر ہوگا ۔ اللہ اپنے نور کو پایہ تکمیل  
تک پہنچا کر رہے گا چاہے مشرکوں کو ناگوار ہی گزرے ۔

(۴) تم لوگ جاہلیت کی آگ کے شعلوں سے جسے نبی اُمید کے تعصب نے بھڑکایا ہے  
بچنے کے لیے تقیہ سے کام لو ۔ اس سال جب ماہ جمادی الاولیٰ آئے گا تو اس میں جو حادثات  
روما ہوں گے اس سے سبق حاصل کرنا اور اس کے فوراً بعد جو کچھ ہوئے دیکھ کر خرافات  
سے بیدار ہو جانا ۔ تم لوگوں کے لیے ایک واضح نشانی نمودار ہوگی آسمان سے ، اور اسی  
طرح بالکل اس کے برابر زمین سے بھی ۔ سرزمین مشرق میں ایسے حادثات ہوں گے  
جنہیں دیکھ کر رنج و قلق ہوگا اور اس کے بعد عراق پر وہ گروہ غالب آجائے گا جو اسلام  
سے خارج ہو چکا ہوگا اُن کی بد اعمالیوں سے اہل عراق کی روزی تنگ ہو جائے گی ۔

(۵) اس کے بعد یہ فتنہ کھٹا چھٹ جائے گی اور شریر و مشرک تباہ ہو جائیں گے اُنکی ہلاکت  
پر متقی اور نیکو کار لوگوں کو خوشی ہوگی اور تمام اطراف ارض سے لوگ حج کے ارادے  
پر متفق ہوں گے ۔ تم میں سے ہر شخص کو چاہیے کہ وہ ایسا عمل کرے جو ہمارے نزدیک  
پسندیدہ ہے ، وہ عمل نہ کرے جو ہمیں ناپسند ہے ۔ اس لیے کہ ہماری حکومت یک بیک  
آئے گی اور اُس وقت کسی کی توبہ قبول نہ ہوگی خواہ کوئی کتنی ہی مذمت کا اظہار کرے  
سزا سے نہیں بچے گا ۔ اللہ نے تمہاری ہدایت الہام کے ذریعے سے کی ہے اور اپنے  
لطف و مہربانی سے تم لوگوں کو ہدایت کی توفیق دی ہے ۔

نسخۃ التوقيع باليد العليا على صاحبها السلام  
 یہ نسخہ توفیق خود صاحب الزمان علیہ السلام کے دست مبارک سے لکھی ہوئی ہے۔  
 ”ہذا کتابنا الیک ایہما الآخر الولی والمخلص فی وقتنا  
 الصغی والناصر لنا الوفی حرسک اللہ بعینہ الّتی لاتنام فاحفظ  
 بہ ولا تنظر علی خطنا الّذی سطرناہ بمالہ صمناہ أحدًا و  
 اذ ما فیہ الی من تسکت الیہ وأوص جماعتہم بالعمل علیہ  
 إن شاء اللہ، وصلى اللہ علی محمد وآلہ الطاہرین۔

ترجمہ: ”اے میرے برادر دوست، ہماری محبت میں باصفاء، باخلاص، مددگار  
 وفادار! اللہ تعالیٰ ان آنکھوں سے تمہاری نگرانی کرے جو کبھی نہیں سوتیں۔ یہ میرا خط  
 ہے تمہارے نام۔ اس تحریر کو کسی پر ظاہر نہ کرنا۔ اور اس کے مضمون پر صرف ان لوگوں  
 کو مطلع کرنا جن پر تمہیں اطمینان ہو۔ اور انھیں عمل کی ہدایت کرنا۔ اللہ کی رحمت نازل  
 ہو محمدؐ اور ان کی آل اطہار پر۔

### ۸) شیخ مفید کے نام امام زمانہ کا دوسرا خط

امام صاحب الزمان علیہ السلام کی جانب سے ایک دوسرا خط بھی پنجشنبہ ۳۰ ذی الحجہ  
 میں شیخ مفید علیہ الرحمۃ کے پاس وارد ہوا جو یہ ہے۔

من عبد اللہ المرابط فی سبیلہ الی ملسم الحق ودلیلہ  
 ایک مسافر راہ خدا بندہ خدا کی طرف سے اس شخص کے نام جس کو اللہ نے حق کا علم  
 دیا ہے اور وہ حق کی دلیل ہے۔

”بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ سلام علیک ایہما  
 الناصر للحق الداعی الی حکمتہ الصدق۔ فإنا نحمد اللہ  
 الیک الّذی لا إله الا هو الّہنا والہ آبائنا الاولین و  
 نسأله الصلاۃ علی نبینا وسیدنا ومولانا محمد خاتم  
 النبیین وعلی اہل بیتہ الطیبین الطاہرین۔

وبعد: فقد کُنّا نظرنّا منّا جانک عصبک اللہ  
 بالسبب الّذی وہبک من اولیائہ وحرسک من  
 کید اعدائہ وشفّعنا ذلک الّزّی من مستقرّ لنا ینصب

الشہراخ بہما، صرنا الیہ أنفًا من غمالیل ألبا الیہ السباریت  
 من الایمان، ویوشک أن یكون هیوطنا منہ الی صحصح  
 من غیر بعد من الدھر ولا تطاول من الزمان ویأتیک  
 نبأ مّا بما یتجدّد لنا من حال، فتعرف بذلك ما تعتمدہ  
 من الزلفۃ الینا بالاعمال واللہ موفّقک لذلك برحمۃ  
 (۳) فلتکن حرسک اللہ بعینہ الّتی لاتنام أن تقابل  
 بذلك، ففیہ تبسل نفوس قوم حرثت باطلًا لاسترھاب  
 المبطّلین وتبتهج لدمارھا المؤمنون، ویحزن لذلك  
 المجرمون۔

(۴) وأیہ حرکتنا من هذه اللوثة حادثة بالحرم المحظّم  
 من رجس منافق مذمّم، مستحلّ للدم المحظّم یعمد  
 بکیدہ اہل الایمان ولا یبلغ بذلك غرضہ من الظلم  
 لہم والعدوان، لأننا من وراء حفظہم بالدعاء الّذی  
 لا یحجب عن ملک الأرض والسماء، فلیطمئن بذلك  
 من اولیاءنا القلوب ولیشقوا بالکفایۃ منہ، وان راعیہم  
 برسم الخطوب، والعاقبة لجمیل صنع اللہ سبحانہ تکنون  
 حمیدۃ لہم ما اجتنبوا المنہی عنہ من الذنوب۔

(۵) ونحن نعد الیک ایہما الولی المخلص المجاہد  
 فیما الظالمین، ایدک اللہ بنصرہ الّذی اید بہ السلف  
 من اولیائنا الصالحین، أنتہ من اتقى ربہ من إخوانک  
 الذین وخرج علیہ بما هو مستحقّہ کان أمّا من  
 الفتنة المظلمة ومحضها المظلمة المضلّة ومن یخل  
 منہم بما اعادہ اللہ من نعمتہ علی من أمرہ بصلتہ  
 فانہ یكون خاسرًا بذلك لأولایہ وأخرتہ ولو امت  
 اشیائنا وققسم اللہ لطاعتہ علی اجتماع من القلوب  
 فی الوفاء بالعہد علیہم لما تأخر عنہم الیمن ببقائنا  
 ولتعجلت لہم السعادة بمشاہدتنا، علی حق المعرفة

و صدقہا منهم بنا ، فما يحبسنا عنهم الا ما يتصل بنا  
مما نكرهه ولا نؤثره منهم ، والله المستعان وهو  
حسبنا ونعم الوكيل و صلواتہ علی سیدنا البشیر  
النذیر محمد وآلہ الطاہرین وسلم ، و کتب فی غرة  
شوال من سنة اثنتی عشرة واربعمائة

### ترجمہ خط :

اللہ کے نام کے ساتھ جو مہربان ہے نہایت رحم والا ہے ۔  
سلام ہو تم پر اے حق کے مددگار ، کلمہ صدق کی طرف لوگوں کو دعوت  
دینے والے ۔ میں حمد کرتا ہوں اُس اللہ کی جس کے سوا کوئی اللہ نہیں وہی  
ہمارا اللہ ہے اور ہمارے آباؤے اولین کا اللہ ہے اور اُسی سے التجار کرتا ہوں کہ  
وہ رحمت نازل فرماتے ہمارے نبی ، ہمارے سید و سردار حضرت محمد خاتم الانبیاء پر  
اور اُن کی پاک و پاکیزہ آل پر ۔

(۲) اس کے بعد ۔ اللہ تمہیں ہر بلا سے بچائے اور دشمنوں کے کید و مکر سے  
محفوظ رکھے ۔ تمہاری مناجات پر ہماری نظر تھی اور تمہاری دعا کی قبولیت کے لیے  
ہم نے شفاعت بھی کی ۔ اس وقت میں تمہیں اپنے خیمہ گاہ سے خط لکھ رہا ہوں  
جو ایک غیر معروف پہاڑی پر نصب ہے ۔ میں ابھی یہاں پر وادی سے چل کر آیا ہوں  
ہو سکتا ہے کہ کچھ عرصے بعد میں اس ویران پہاڑی سے اُتر کر آبادی میں پہنچوں ۔ میرے  
حالات نئی کرٹ لیں اور ہماری خیر تم تک پہنچے اور اعمال کے ذریعے سے جو ہمارا  
قرب چاہتے ہو وہ نصیب ہو جائے ۔ اللہ تعالیٰ تمہیں اس کی توفیق دے ۔

(۳) اللہ اپنی اُن آنکھوں سے تمہاری نگرانی کرے جو کبھی نہیں سوتیں ۔ تمہیں چاہیے  
کہ تم ان حالات کا مقابلہ کرو ، اسی اثنا میں باطل کی کاشت کرنے والی قوم کو پائال  
کر دیا جائے گا جس سے مومنین کو مسرت اور مجربین کو حزن و غم ہوگا ۔

(۴) اور ہمارے اقدام کی نشانی وہ حادثہ ہوگا جو حرم معظم میں ایک اور قابلِ فخر  
منافق کے ہاتھوں رونما ہوگا ۔ وہ محرم خون کو حلال کرے گا ۔ پھر بھی اہل ایمان پر  
ظلم کر کے اپنے مقصد کو حاصل نہ کر سکے گا اس لیے کہ اُن مومنین کی پشت پناہی میں  
ہماری دعا ہوگی جسے نہ کوئی آسمانی فرشتہ روک سکتا ہے اور نہ زمین کا فرشتہ ۔ لہذا  
اس سے ہمارے دوستوں کے دل مطمئن رہیں ۔ اور جو اللہ کرتا ہے اس کا انجام بہتر

ہوتا ہے جب تک کہ لوگ منہیات اور گناہوں سے پرہیز کرتے رہیں گے ۔  
اے میرے مخلص دوست دار اور ہمارے لیے ظالموں سے جہاد کرنے والے !

(۵) اللہ اپنی مدد و نصرت سے تمہاری اسی طرح تائید کرے جس طرح اُس نے ہمارے گذشتہ  
ادبیارِ صالحین کی تائید فرمائی ہے ۔ سنو ! میں تم سے عہد کرتا ہوں کہ تمہارے برادرانِ  
ایمانی میں سے جو شخص اپنے رب سے ڈرتا رہے گا اور اپنے مال میں سے جب قدر نکالنا  
چاہے نکالتا رہے گا وہ تاریک قتنوں اور اس کے گزند سے محفوظ رہے گا ۔ اور وہ شخص  
جس کو اللہ تعالیٰ نے چند روزہ مال دیا ہے اگر اس کے نکالنے میں بخل کرے گا اور جس کے  
ساتھ صلہ رحم کرنے کا حکم ہے نہ کرے گا تو وہ دنیا و آخرت دونوں میں محروم اور  
نا کامیاب رہے گا ۔ اور اگر ہمارے متبعین (اللہ ان کو اطاعت کی توفیق دے) سب  
ایک دل ہو جائیں کہ جو اُن سے عہد ہے وہ اسے پورا کریں گے تو ہماری طرف سے ہماری  
طرف سے شرفِ ملاقات بخشے میں کوئی تاخیر نہ ہوگی اور جلد از جلد وہ ہماری زیارت  
سے شرف یاب ہوں گے اس لیے کہ وہ ہماری سچی معرفت رکھتے ہوں گے ۔ یہ اُن لوگوں  
سے ملنے میں اس لیے پرہیز کرتے ہیں کہ ہم تک اُن کی ایسی باتیں پہنچتی رہتی ہیں جو ہمیں  
نا پسند ہیں اور اللہ ہی مددگار ہے اور وہ بہترین وکیل و کار ساز ہے ۔ اُس کی رحمت ہو  
ہمارے سید و سردار ، بشیر و نذیر محمدؐ اور اُن کی آلِ اطہار پر اور سلام ہو ۔

کتبہ یکم شوال ۸۱۲ھ  
بیہ توقیع امام زمانہ صلوات اللہ علیہ کے دست مبارک سے تحریر کی ہوئی ہے ۔

هَذَا كِتَابُنَا الْبَيْتُ الْاَيْمَنُ الْاَوَّلُ الْمَلْهُمُ لِلْحَقِّ الْعَلِيِّ بِامْلَانَا  
و خط ثقتنا فأخذه عن كل واحد واحد وأجعل له نسخة يطلع  
عليها من تسكن الى امانته من اوليانا ، شملهم الله ببركتنا  
(ودعائنا) ان شاء الله والحمد لله والصلاة على سيدنا محمد  
وآله الطاهرين ۔

اے میرے دوست دار جس کو اللہ نے اپنی طرف سے حق کا علم عطا کیا ہے تمہارے نام یہ میرا  
ہے جسے میں بولتا گیا ہوں اور ہمارا ایک باہر و شخص لکھا گیا ہے ۔ اس خط کو سب چھپانا اور  
کر کے رکھنا اس کی نقل کر لینا اور ہمارے دوست داروں میں سے جس کی امانت و دیات پر تمہیں  
اطمینان ہو اس کو دکھادینا ۔ اللہ تعالیٰ ہمارے ذریعے سے تمہارے گروہوں میں اتحاد و اتفاق پیدا کرے گا انشاء اللہ  
اور ہر طرح کی حمد اللہ کہیے ہے اور رحمت نازل ہو ہمارے سید و سردار حضرت محمدؐ اور اُن کی آلِ پاک پر ۔

## یہ تو قیام ان لوگوں کیلئے برآمد ہوئی جو امام زمانہ کے وجود میں شک کرتے تھے

(۹)

شیخ موثق ابو عمر عامری کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ ابن ابی غاتم قزوینی اور شیعوں کے ایک گروہ کے درمیان امام زمانہ علیہ السلام کے متعلق بحث ہوئی۔ ابن ابی غاتم قزوینی نے کہا کہ حضرت ابو محمد امام حسن عسکری علیہ السلام نے وفات پائی اور انھوں نے کوئی اولاد نہیں چھوڑی۔ تو گروہ شیعہ نے ایک خط اس کے متعلق لکھ کر ناجیہ مقدسہ کی طرف روانہ کیا اور اس خط میں بتایا کہ آپ کے وجود کے متعلق یہاں یہ بحث ہے۔ اس خط کے جواب میں خود امام زمانہ کے ہاتھ کی لکھی ہوئی یہ تحریر (تو قیام) برآمد ہوئی۔

(۱) بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ۔

عَاثَاَنَا اللَّهُ وَإِيَّاكُمْ مِنَ الْفِتَنِ، وَوَهَبْ لَنَا وَلَكُمْ رُوحَ الْيَقِينِ وَاجَارْنَا وَإِيَّاكُمْ مِنْ سُوءِ الْمُنْقَلَبِ، إِنَّهُ أُنْهَى الْحَرْبَ أَرْتَابَ جَمَاعَةٍ مِنْكُمْ فِي الدِّينِ وَمَا دَخَلَكُمْ مِنَ الشُّكِّ وَالْحَيْرَةِ فِي وِلَاةِ أَمْرِهِمْ، فَغَمْنَا ذَلِكَ لَكُمْ لَنَا وَسَاوْنَا فِيكُمْ لَا فِينَا لِأَنَّ اللَّهَ مَعَنَا فَلَا فَاقَةَ بِنَا إِلَى غَيْرِهِ، وَالْحَقُّ مَعَنَا فَلَنْ يُوحِشَنَا مَنْ تَعَدَّ عَلَيْنَا وَنَحْنُ صَانِعُ رَبِّنَا وَالْخَلْقُ بَعْدَ صِنَانَعُنَا۔

(۲) يَا هَؤُلَاءِ مَا لَكُمْ فِي الرَّيْبِ تَتَرَدَّدُونَ فِي الْحَيْرَةِ تَنْعَكِسُونَ أَوْ مَا سَمِعْتُمْ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: "يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ" (نساء: ۵۹) أَوْ مَا عَلِمْتُمْ مَا جَاءَتْ بِهِ الْآثَارُ مَتَّيْكُمْ وَيُحْدِثُ فِي أَنْتُمْ عَلَى الْمَاضِينَ وَالْبَاقِينَ مِنْهُمْ عَلَيْهِ السَّلَامُ؟ أَوْ مَا رَأَيْتُمْ كَيْفَ جَعَلَ اللَّهُ لَكُمْ مَعَاقِلَ تَأْوُونَ إِلَيْهَا وَأَعْلَامًا تَهْتَدُونَ بِهَا مِنْ لَدُنْ آدَمَ إِلَى أَنْ ظَهَرَ الْمَاضِي عَلَيْهِ السَّلَامُ كُلَّمَا غَابَ عَنْكُمْ بَدَأَ عِلْمُكُمْ وَإِذَا أَفْلَحَ نَجْمُ طُلُعَ نَجْمٌ، فَلَمَّا قَبِضَهُ اللَّهُ إِلَيْهِ ظَنَنْتُمْ أَنَّ اللَّهَ أَبْطَلَ دِينَهُ وَقَطَعَ السَّبَبَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ خَلْقِهِ، كَلَّا مَا كَانَ ذَلِكَ وَلَا يَكُونُ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ

وَيُظْهِرُ أَمْرَ اللَّهِ وَهُمْ كَارِهُونَ۔

(۳) وَإِنَّ الْمَاضِي عَلَيْهِ السَّلَامُ مَضَى سَعِيدًا أَفْقِيدًا أَعْلَى مِنْهَا جِزْءًا أَبَا نُهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَذَّو النَّعْلَ بِالنَّعْلِ وَفِينَا وَصِيَّتَهُ وَعَلَيْهِ وَمَنْ هُوَ خَلْفُهُ وَمَنْ يَسُدُّ مَسَدَهُ وَلَا يَنْزِعُنَا مَوْضِعَهُ إِلَّا ظِلَامٌ أَشْمٌ، وَلَا يَدْعِيهِ دُونَنَا إِلَّا جَاهِدُ كَافِرٌ وَلَوْ لَا أَنَّ أَمْرَ اللَّهِ لَا يَغْلِبُ، وَسِرُّهُ لَا يُظْهِرُ وَلَا يُخْفِي لَنُظْهِرُكُمْ مِنْ حَقِّقْنَا مَا تَبْهَرُ مِنْهُ عَقُولُكُمْ، وَيُزِيلُ شُكُوكَكُمْ، لَكِنَّهُ مَا شَاءَ اللَّهُ كَانَ، وَكُلُّ أَجَلٍ كِتَابٌ۔

(۴) فَاتَّقُوا اللَّهَ وَاسْلُمُوا لَنَا، وَرَدُّوا الْأُمُورَ إِلَيْنَا، فَعَلَيْنَا الْأَصْدَارَ كَمَا كَانَ مَتَا الْإِيرَادَ وَلَا تَحَاوُلُوا كَشْفَ مَا عَطَى عَنْكُمْ وَلَا تَمِيلُوا عَنِ الْيَمِينِ، وَتَعَدُّوا إِلَى الْبِيسَارِ، وَاجْعَلُوا قَصْدَكُمْ إِلَيْنَا بِالْمَوْدَةِ عَلَى السَّنَةِ الْوَاضِحَةِ، فَقَدْ نَصَحْتُكُمْ وَاللَّهُ شَاهِدٌ عَلَيَّ وَعَلَيْكُمْ، وَلَوْ لَا مَا عُنَدَنَا مِنْ مَحَبَّةٍ صَلَاحُكُمْ وَرَحْمَتُكُمْ وَالْإِشْفَاقُ عَلَيْكُمْ لَكُنَّا عَنْ مَخَاطِبَتِكُمْ فِي شُغْلٍ مَتَّاقِدٍ أَمْتَحِنًا مِنْ مَنَازِعَةِ الظَّالِمِ الْعَتَلِ الْقِتَالِ الْمُتَابِعِ فِي غِيَّتِهِ الْمُنَادِ لِرَبِّهِ، الْمُدَّعَى مَا لَيْسَ لَهُ، الْجَاهِدُ حَقٌّ مِنْ افْتِرَاضِ اللَّهِ طَاعَتِهِ، الظَّالِمِ الْغَاصِبِ۔

(۵) وَفِي ابْنَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ لِي أُسُوةٍ حَسَنَةٍ وَسِيرَةٍ الْجَاهِلِ رِدَارَةً عَمَلَةً وَسَيَعْلَمُ الْكَافِرُ لِمَنْ عَقِبَى الدَّارَ، عَصَمَنَا اللَّهُ وَإِيَّاكُمْ مِنَ الْمِهَالِكِ وَالْأَسْوَارِ وَالْأَفَاتِ وَالْعَاهَاتِ كُلِّهَا بِرَحْمَتِهِ فَإِنَّهُ وَلَّى ذَلِكَ وَالتَّوَادُّعَ عَلَى مَا يَشَاءُ وَكَانَ لَنَا وَلَكُمْ وَلِيًّا وَحَافِظًا وَالسَّلَامَ عَلَى جَمِيعِ الْأَوْصِيَاءِ وَالْأَوْلِيَاءِ وَالْمُؤْمِنِينَ، وَرَحْمَتَةَ اللَّهِ وَبَرَكَاتِهِ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ وَسَلَّمْ تَسْلِيمًا۔

ترجمہ تو قیام :-

اللہ کے نام کے ساتھ جو رحمن ہے رحیم ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور تمہیں دونوں کو قوتوں سے محفوظ رکھے اور ہمیں اور تمہیں دونوں کو روح یقین عطا فرمائے۔ تم لوگوں کے دلوں



میں جو اپنے والیان امر کے متعلق شک ہے تو یہ خود تمہارے لیے مضر ہے ہمارے لیے نہیں۔ اس کا گزند تمہیں پہنچے گا ہمیں نہیں۔ کیونکہ اللہ ہمارے ساتھ ہے اور ہمیں کسی کی ضرورت نہیں، حق ہمارے ساتھ ہے۔ اب جو بھی ہمیں چھوڑ کر بیٹھ رہے ہیں اس کی پرواہ نہیں۔ ہم لوگوں کو ہمارے پروردگار نے (پہلے) بنایا ہے اور ساری مخلوق ہمارے بعد بنائی گئی ہے۔ (صنعت صنائع ربنا و الخلق بعد صنائعتنا) لے لوگو! تمہیں کیا ہو گیا ہے تم کیوں شک و حیرت میں مبتلا ہو۔ کیا تم نے

اللہ تعالیٰ کا یہ قول نہیں سنا ہے، وہ ارشاد فرماتا ہے کہ:

"يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَ أَطِيعُوا الرَّسُولَ وَ أُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ" (سورۃ النساء آیت ۵۹)

(اے اہل ایمان! اللہ کی اطاعت کرو اور اطاعت کرو رسول کی اور جو تم میں سے اولی الامر ہیں ان کی اطاعت کرو)۔

کیا تم یہ نہیں جانتے کہ اس کے لیے احادیث صحیحہ وارد ہوئی ہیں جن میں تمہارے گذشتہ اور آئندہ امت کے لیے بتا دیا گیا ہے۔

کیا تم یہ نہیں دیکھتے کہ از حضرت آدم تا امام حسن عسکری جن کی وفات ہوئی ہے اللہ نے پناہ گاہیں بنا دی ہیں جہاں تم لوگ اگر پناہ لو اور علم نصب کر دیے ہیں جس سے تم لوگ ہدایت حاصل کرو۔ جب ایک علم ٹھنڈا ہوتا ہے تو دوسرا علم نمودار ہو جاتا ہے جب ایک ستارہ ڈوبتا ہے تو دوسرا ستارہ اُس کی جگہ نمودار ہوتا ہے مگر جب حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کی وفات ہوئی تو تم لوگوں نے سمجھا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کو باطل کر دیا اور اللہ اور اُس کی مخلوق کے درمیان جو رشتہ و تعلق تھا وہ منقطع ہو گیا۔ مگر ایسا نہیں ہے اور نہ ہوگا جب تک قیامت برپا نہ ہو جائے امر الہی کا ظہور ہو کر رہے گا خواہ لوگ اُسے ناپسند کریں

(۳) اور بلاشبہ وہ (امام حسن عسکری علیہ السلام) گذرنے والے اپنے آباء و اہل کے دستور کے مطابق بالکل قدم بہ قدم کامزن رہے اور گذر گئے، مگر اُن کی وصیت میرے لیے ہے، اُن کا علم میرے پاس ہے، میں اُن کا فرزند ہوں، اُن کا قائم مقام ہوں۔ اُن کی قائم مقامی کے متعلق ہم سے وہی اُلجھے گا جو ظالم اور گنہگار ہوگا، اور میرے سوا دعوئے امامت وہی کرے گا جو کافر و جاحد ہوگا۔ اگر اللہ کا حکم نہ ہو جاتا کہ اللہ کا راز ظاہر نہ ہوا ورنہ اُس کا اعلان ہوتا میری امامت اس طرح ظاہر ہوتی جس کو دیکھ کر

تمہاری عقلیں دنگ رہ جائیں اور تمہارا یہ سارا شک و شبہ دور ہو جاتا، مگر جو اللہ چاہتا ہے وہی ہوتا ہے اور ہر کام کے لیے ایک وقت مقرر ہے۔

(۴) تم لوگ اللہ سے ڈرو اور ہمیں تسلیم کرو اور یہ امر امامت ہماری طرف پلٹاؤ۔ کیونکہ صدور اور ورود سب ہمارے لیے ہے اور وہ بات جو تم سب سے پوشیدہ رکھی گئی ہے اس کے انکشاف کی کوشش نہ کرو۔ نہ تم لوگ داپنے کی طرف مڑو نہ بائیں طرف مڑو بلکہ موت کے ساتھ سنت و اضح اختیار کرو اور سیدھے ہماری طرف آؤ۔ یہ نصیحت ہم نے تمہیں کی اور اللہ ہم پر بھی گواہ ہے اور اگر ہمیں تمہاری اصلاح کی خواہش نہ ہوتی، ہمیں تم سے ہمدردی نہ، ہمیں تم پر ترس نہ آتا تو ہم تم لوگوں سے (اس وقت) مخاطب نہ ہوتے اور خاموش ہی رہتے جس طرح ہم نے اس ظالم و مرکس سے کوئی جھگڑا نہیں کیا جو اپنی کج روی میں بہا جا رہا ہے اپنے رب کا مخالف ہے، اُس شے کا دعویدار ہے جو اُس کے لیے نہیں ہے اور جن کی اللہ نے اطاعت فرض کی ہے اُن کے حق کا منکر ہے وہ ظالم ہے غاصب ہے۔

(۵) اور اسی سلسلے میں میرے لیے بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت بہترین نمونہ عمل ہے۔ وہ جاہل اپنی بد اعمالی سے تباہ ہوگا اور کافر غریب جان لے گا کہ آخرت کا گھر کس کے لیے ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور تم لوگوں کو مہلکوں اور بُرائیوں اور ہر طرح کے آفات و بلیات سے محفوظ رکھے کیونکہ وہی مالک و مختار ہے اور ہر شے پر مکمل قدرت رکھنے والا ہے، وہ ہمارا اور تمہارا سب کا والی و حافظ اور نگہبان ہے اور جمیع اوصیاء و اولیاء اور مومنین پر سلام ہوا اور اللہ کی رحمتیں و برکتیں ہوں۔ اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ پر درود و سلام ہو۔

☆ غیبیہ طوسی میں بھی ابن ابی غانم کا اس سلسلے میں بحث و مباحثہ مذکور ہے۔

## ① اسحق بن یعقوب کے مسائل کے جوابات

کتاب "الاحتجاج" میں محمد بن یعقوب کلینی سے اور انھوں نے اسحاق بن یعقوب سے روایت ہے، اُن کا بیان ہے کہ میں نے ایک مرتبہ محمد بن عثمان عمری رحمۃ اللہ علیہ سے درخواست کی کہ وہ میرا ایک خط جس میں بہت سے مشکل مسائل درج ہیں مولیٰ تک پہنچا دیں تو مولیٰ و آقا صاحب الزمان علیہ السلام کے دست مبارک کی لکھی ہوئی یہ تحریر و توفیق میرے پاس آگئے۔ وہ توفیق یہ ہے:

”اُمّا ما سألت عنه أرشدك الله وثبتك من امر المنكرين لي من اهل بيتنا وبنی عمتنا ، فاعلم انه ليس بين الله عز وجل وبين احد قرابة ، من انكرني فليس مني وسبيله سبيل ابن نوح ، وَاُمّا سبيل عتي جعفر وولده فسبيل اخوة يوسف عليهما السلام وَاُمّا الفُفَاع فشربه حرام ولا بأس بالشباب وَاُمّا اموالكم فما نقبلها الا لتطهر وافمن شاء فليصل ، ومن شاء فليقطع فما اتانا الله خير منا انا لكم .

اگر تمہیں ہدایت پر قائم رکھے تم نے ان لوگوں کے متعلق دریافت کیا ہے جو ہمارے اہل خاندان میں سے ہیں اور میرے بنی اعمام (چچیرے بھائی) ہیں۔ تو واضح ہو کہ : اللہ تعالیٰ کی کسی شخص سے کوئی قرابت نہیں ہے۔ جو بھی ہم سے انکار کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے اور اس کا حشر بھی وہی ہوگا جو پیر نوح کا ہوا تھا۔ اب رہ گیا میرے چچا جعفر اور ان کی اولاد کا معاملہ تو ان کا معاملہ بالکل ایسا ہی ہے ، جیسے برادرانِ یوسف کا معاملہ۔ جو کی شراب حرام ہے۔ آپ سلیم میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ہم تم لوگوں کے بھیجے ہوئے اموال صرف اس لیے قبول کر لیتے ہیں تاکہ تم لوگ پاک و طاهر ہو جاؤ۔ اب جس کے جی میں آئے بھیجے اور جس کے جی میں آئے نہ بھیجے جو کچھ بھی تم لوگ بھیجے ہو اس سے کہیں بہتر و زائد وہ ہے جو اللہ نے ہمیں عطا فرمایا ہے۔

وَاُمّا ظہور الفرج فانتہ الى الله وكذب الوفاقون۔ اور ظہور فرج کا سوال تو یہ اللہ کے اختیار میں ہے اس کا وقت معین کرنے والے جھوٹے ہیں۔

وَاُمّا قول من زعم ان الحسين لم يقتل ، فكفر وتكذب وضلال اور کسی شخص کا یہ کہنا کہ امام حسین علیہ السلام قتل نہیں ہوئے۔ یہ کفر و تکذیب اور گمراہی ہے۔

وَاُمّا الحوات الواقعة فارجعوا فيها الى رواية حدیثنا فانهم حجتی علیکم وَاَنَا حجة الله علیهم۔ اور حوات واقعات کے بارے میں یہ کہہ ہماری احادیث کے راویوں سے رجوع کیا کرو وہ لوگ تم پر ہماری طرف سے حجت ہیں۔ اور ہم ان لوگوں پر (راویوں پر) حجت ہیں۔

وَاُمّا محمد بن عثمان العمري رضي الله عنه وعن أبيه من قبل فانتہ ثقتی وكتابه كتابی۔

اور محمد بن عثمان عمری رضی اللہ عنہ اور ان سے پہلے ان کے والد ہمارے ثقہ (باجھروس) ہیں اور ان کی تحریر ہماری تحریر ہے۔

وَاُمّا محمد بن علی بن حمز یا الرازی فسیصلح الله قلبه ویزیل عنه شکہ۔

اور محمد بن علی بن حمز یا راہوازی، تو اللہ تعالیٰ عنقریب اس کے قلب کی اصلاح کر دے گا۔ اور اس کا شک بھی دور ہو جائے گا۔

وَاُمّا ما وصلتنا به فلا قبول عندنا الا لما طاب وطهر وثمن المغنیة حرام۔

اور جو چیز ہمارے پاس بھیجی گئی ہے تو ہمارے یہاں وہی چیز قبول ہے جو طیب و طاہر ہو۔ اور گانا گانے والی کی اجرت حرام ہے۔

وَاُمّا محمد بن شاذان بن نعیم فانتہ رجل من شیعتنا اهل البيت۔

اور محمد بن شاذان بن نعیم یہ ہم اہلبیت کے شیعوں کی ایک فرد ہے۔

وَاُمّا ابو الخطاب محمد بن ابی زینب الاجدع فانه ملعون واصحابه ملعونون فلا تجالس اهل مقاتلتهم فانی منهم بریء وَاَبائی علیہم السلام منهم براء۔

اور ابو الخطاب محمد بن ابی زینب اجدع، تو وہ ملعون اور اس کے اصحاب ملعون ہیں ان لوگوں کی صحبت میں نہ بیٹھو ہم بھی ان لوگوں سے برأت و بیزاری کرتے ہیں اور ہمارے آباء کرام بھی ان لوگوں سے برأت کرتے تھے۔

وَاُمّا المتلبسون بأموالنا فمن استحل شیئا منها فاکله فانما یاکل النیران۔

اور جو لوگ ہمارے اموال سے متعلق ہیں تو جو شخص اس میں سے ذرا سی چیز بھی اپنے لیے حلال کر لے، اور اسے کھائے تو سمجھ لو کہ اس نے آگ کھائی۔

وَاُمّا الخمس فقد اُبیح لشیعتنا وجعلوا منه فی حل الى وقت ظہور امزنا لیطیب ولا تخبث۔

اور جس، تو یہ میں اپنے شیعوں کے لیے مباح کرتا ہوں اور ہمارے ظہورِ اِم  
تک اُن کے لیے حلال ہے تاکہ اُن کی ولادت پاک و پاکیزہ رہے اور گندی نہ ہو۔  
\* — وَأَمَّا نِدَامَةُ قَوْمٍ شَكُّوا فِي دِينِ اللَّهِ عَلَى مَا وَصَلُونَا بِهِ،  
فَقَدْ أَقْلَنَّا مِنْ اسْتِقَالٍ وَلَا حَاجَةَ لَنَا إِلَى صَلَةِ الشَّاكِّينَ۔  
اور وہ گروہ جسے دینِ خدا میں شک ہے اور وہ اپنے بھیجے ہوئے مال پر زام ہیں  
تو جو واپس لینا چاہے واپس لے لے ہیں شک کرنے والے گروہ کے مال کی  
ضرورت نہیں ہے۔

\* — وَأَمَّا عِلَّةُ مَا وَقَعَ مِنَ الْغَيْبَةِ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ:  
”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءٍ إِنْ تُبْدَ لَكُمْ  
تَسْأَلُكُمْ“ (سُورَةُ الْمَائِدَةِ آيَةُ ۱۰)

اور یہ سوال کہ غیبت کیوں واقع ہوئی، تو اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

”اے اہل ایمان! ایسی باتیں نہ پوچھا کرو کہ اگر وہ تمہیں بتادی جائیں تو تم کو بُرا  
معلوم ہو۔“ (مائدہ آیت ۱۰)

\* — إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ أَحَدٌ مِنْ أَتَابِئِ الْأَوَّاقِدِ وَقَعَتْ فِي عُنُقِهِ بَيْعَةٌ  
بِطَاعِيهِ زَمَانُهُ وَإِنْ أَخْرَجَ وَلَا بَيْعَةَ لِأَحَدٍ مِنَ الطَّوْغَاتِ  
فِي عُنُقِي۔

سنو! بلاشبہ ہمارے آباء و کرام میں سے کوئی ایسا نہیں جس پر اُن کے زمانے کے  
ظالم کی بادشاہت نہ رہی ہو۔ لہذا یہ غیبت اس لیے ہے کہ جب میں ظہور کروں گا  
تو مجھ پر کسی طاغوت و ظالم کی بادشاہت نہ رہے۔

\* — وَأَمَّا وَجْهُ الِانْتِفَاعِ بِي فِي غَيْبَتِي فَكَالِانْتِفَاعِ بِالشَّمْسِ  
إِذَا غَيَّبَهَا عَنْ الْإِبْصَارِ السَّحَابُ، وَإِنِّي لَا مَانَ لِأَهْلِ  
الْأَرْضِ كَمَا أَنَّ النُّجُومَ أَمَانَ لِأَهْلِ السَّمَاءِ فَاغْلِقُوا  
الْبُوابَ السُّؤَالِ عَمَّا لَا يَنْبَغِيكُمْ وَلَا تَتَكَلَّفُوا عِلْمَ مَا قَدْ  
كَفَيْتُمْ وَأَكْثَرُوا الدُّعَاءَ بِتَعْجِيلِ الْفُرُجِ، فَإِنَّ ذَلِكَ  
فَرَجُكُمْ، وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا إِسْحَاقَ بْنَ يَعْقُوبَ وَ  
عَلَيْكُمْ أَتَبَعَ الْهَدْيَ۔

اور یہ سوال کہ زمانہ غیبت میں مجھ سے انتفاع (نفع و فائدہ) کی صورت کیا ہے

تو یہ انتفاع و نفع ویسا ہی ہے جیسے آفتاب بادلوں میں چھپا ہوتا ہے اور لوگ  
اُس سے منتفع ہوتے ہیں۔ میں اہل زمین کے لیے اسی طرح امان ہوں جس طرح ستارے  
اہل آسمان کے لیے امان ہیں۔ لہذا ایسے سوالات کے دروازے بند کرو جس سے تمہیں  
کوئی مطلب نہیں۔ اور وہ بات معلوم کرنے کی کوشش نہ کرو جس کی تمہیں ضرورت  
نہیں۔ اور تعجیلِ فرج (کشادگی میں عجلت) کے لیے زیادہ سے زیادہ دعا کیا کرو۔ کیونکہ  
اسی میں تمہاری کشادگی ہے۔ اے اسحاق بن یعقوب تم پر سلام ہو اور اُن لوگوں پر بھی  
سلام جو جو ہدایت پر گامزن ہوں۔

\* — ”غیبتہ طوسی“ میں بھی اسحاق بن یعقوب سے اسی کے مثل روایت مرقوم ہے۔  
\* — ”اکمال الدین“ میں بھی اسحاق بن یعقوب سے اسی کے مثل روایت مرقوم ہے۔

## ⑪ ابوالحسن محمد بن جعفر اسدی کے چند مسائل

ابوالحسن محمد بن جعفر اسدی کا بیان ہے کہ ہم نے چند مسائل حضرت صاحب الزمانؑ سے  
دریافت کیے تھے تو شیخ ابوجعفر محمد بن عثمان عمری قدس اللہ روحہ کی طرف سے میرے پاس یہ جواب  
تحریر موصول ہوا۔

\* — أَمَّا مَا سَأَلْتَ عَنْهُ مِنَ الصَّلَاةِ عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَ  
عِنْدَ غُرُوبِهَا، فَلَمْ تَنْ كُنْ كَمَا يَقُولُونَ إِنَّ الشَّمْسَ  
تَطْلُعُ مِنْ بَيْنِ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ، وَتَغْرِبُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ  
فَمَا أَرْغَمَ أَنْفَ الشَّيْطَانِ بَشَى، مِثْلَ الصَّلَاةِ، فَصَلِّ مَا وَ  
أَرْغَمَ أَنْفَ الشَّيْطَانِ۔

ترجمہ: تم نے طلوع و غروبِ آفتاب کے وقت نماز پڑھنے کے لیے جو سوال کیا ہے، تو  
اگر ویسا ہی ہے جیسا کہ لوگ کہتے ہیں کہ آفتاب شیطان کے دونوں سینگوں کے  
درمیان سے طلوع ہوتا ہے اور اُس کے دونوں سینگوں کے درمیان غروب  
ہوتا ہے تو پھر نماز سے بہتر اور کوئی شے ہے جس سے شیطان کی ناک زمین پر  
رگڑا دی جائے۔ لہذا ان اوقات میں نماز پڑھو اور شیطان کی ناک رگڑ دو۔

\* — وَأَمَّا مَا سَأَلْتَ عَنْهُ مِنْ أَمْرِ الْوَقْفِ عَلَيَّ نَاحِيَتَنَا وَمَا  
يَجْعَلُ لَنَا شَيْئًا يَحْتَاجُ إِلَيْهِ صَاحِبُهُ، فَكُلُّ مَا لَمْ يَسْلَمْ  
فَصَاحِبُهُ فِيهِ بِالْخِيَارِ وَكُلُّ مَا سَلَّمَ فَلَا خِيَارَ لِرَاصِحِهِ فِيهِ

ترجمہ: احتاج اولم بیحتج ، افتقر الیہ او استغنی عنه۔  
اور تم نے اُس وقت کے متعلق دریافت کیا ہے جو کسی نے ہمارے پرکھا اور  
کوئی چیز ہمارے لیے قرار دی۔ پھر اُس کے مالک کو اُس چیز کی ضرورت ہوئی  
تو اُس کا جواب یہ ہے کہ اگر کسی کے مالک نے وہ چیز ابھی سپرد نہیں کی ہے  
تو پھر اُسے اختیار ہے اور اگر سپرد کر دی ہے تو پھر اُسے کوئی اختیار نہیں، خواہ  
اُس کو اُس چیز کی احتیاج ہو یا نہ ہو، خواہ وہ اُس شے کا ضرورت مند ہو یا اُس  
سے مستغنی ہو۔

— \* — وَأَمَّا مَا سَأَلْت عَنْهُ مِنْ أَمْرٍ مِنْ بَيْتٍ حَلٍّ مَا فِي بَيْدِهِ  
مِنْ أَمْوَالِنَا أَوْ يَتَصَرَّفُ فِيهِ تَصَرُّفَهُ فِي مَالِهِ مِنْ غَيْرِ  
أَمْرِنَا، فَمِنْ فَعَلٍ ذَلِكَ فَهُوَ مَلْعُونٌ وَنَحْنُ خَصَمَاؤُهُ  
يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَقَدْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:  
"الْمُسْتَحْلُّ مِنْ عَتْرَقِي مَا حَرَّمَ اللَّهُ مَلْعُونٌ عَلَى لِسَانِي وَ  
لِسَانِ كُلِّ نَبِيٍّ مُجَابٍ، فَمَنْ ظَلَمْنَا كَانَ فِي جِلْمَةِ الظَّالِمِينَ  
لَنَا وَكَانَتْ لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ،" لِقَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ، أَلَا لَعْنَةُ اللَّهِ  
عَلَى الظَّالِمِينَ " (سورہ ہود ۱۸)

ترجمہ: اور اُس شخص کے متعلق سوال جس کے قبضے میں ہمارے اموال ہیں وہ اُسے  
اپنے لیے حلال کیے ہوئے ہے یا بغیر ہماری اجازت کے وہ اُسے اس طرح صرف  
کر رہا ہے جیسے اپنا مال صرف کیا جاتا ہے تو اُس کا جواب یہ ہے کہ جو شخص ایسا  
کرتا ہے وہ ملعون ہے اور ہم قیامت کے دن اُس کے خلاف مدعی ہوں گے۔ چنانچہ  
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود فرما گئے ہیں کہ جو شخص میری عترت کے اُس مال کو اپنے  
لیے حلال کرے جسے اللہ نے حرام قرار دیا ہے وہ میری زبان پر اور ہر نبی مستجاب  
کی زبان پر ملعون ہے۔ جو شخص ہم پر ظلم کرے گا اُس کا شمار بھی ان ظالمین میں  
ہوگا جو ہم پر ظلم کر چکے ہیں اور جن پر اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے لعنت کی ہے چنانچہ اللہ  
تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے أَلَا لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الظَّالِمِينَ۔ (سورہ ہود ۱۸)  
آگاہ ہو کہ ظالموں پر اللہ کی لعنت ہے۔

— \* — وَأَمَّا مَا سَأَلْت عَنْهُ مِنْ أَمْرِ الْمَوْلُودِ الَّذِي نَبَتَتْ قَلْفَتُهُ  
بَعْدَ مَا يَخْتَنُ هَلْ يَخْتَنُ مَرَّةً أُخْرَى؟ فَاتَّهَ يَجِبُ

ترجمہ: اَنْ تَقْطَعَ قَلْفَتَهُ (مَرَّةً أُخْرَى) فَإِنَّ الْأَرْضَ تَضْجَعُ إِلَى اللَّهِ  
عَزَّ وَجَلَّ مِنْ بَوْلِ الْأَغْلَفِ أَرْبَعِينَ صَبَاحًا۔  
تم نے ایک ایسے مولود کے متعلق دریافت کیا ہے جس کی ختنہ کے بعد کھال  
پھر سے اُگ آئی (بڑھ گئی) کیا دوبارہ اس کا ختنہ کیا جائے گا؟  
اُس کا جواب یہ ہے کہ اُس کا دوبارہ ختنہ کیا جائے گا کیونکہ زمین اُس شخص کے  
پیشاب کرنے سے جس کا ختنہ نہ ہوا ہو اللہ کی بارگاہ میں چالیس دن تک فریاد  
کرتی رہتی ہے۔

— \* — وَأَمَّا مَا سَأَلْت عَنْهُ مِنْ أَمْرِ الْمَصْلِيِّ، وَالنَّارِ وَالصُّورَةِ وَ  
السَّراجِ بَيْنَ يَدَيْهِ هَلْ تَجُوزُ صَلَاتُهُ؟ فَإِنَّ النَّاسَ  
اِخْتَلَفُوا فِي ذَلِكَ قَبْلَكَ؟ فَاتَّهَ جَائِزٌ لِمَنْ لَمْ يَكُنْ مِنْ  
أَوْلَادِ عِبَادَةِ الْأَوْثَانِ وَالنِّيرانِ، يَصَلِّي وَالصُّورَةَ وَالسَّراجِ  
بَيْنَ يَدَيْهِ، وَلَا يَجُوزُ ذَلِكَ لِمَنْ كَانَ مِنْ أَوْلَادِ عِبَادَةِ  
الْأَوْثَانِ وَالنِّيرانِ۔

ترجمہ: تم نے سوال کیا ہے کہ ایک شخص نماز پڑھ رہا ہے اور اُس کے سامنے آگ یا  
تصویر یا چسراغ ہے، کیا اُس کی نماز جائز ہے؟ اس لیے کہ اس میں لوگوں  
کو اختلاف ہے؟

اس کا جواب یہ ہے کہ یہ اُس شخص کے لیے جائز ہے جو بت پرست یا آتش پرست  
کی اولاد نہ ہو۔ اگر اُس کے سامنے تصویر یا چسراغ ہے تو وہ نماز پڑھ سکتا ہے  
مگر وہ شخص جو بت پرست یا آتش پرست کی اولاد ہے اُس کے لیے یہ جائز نہیں ہے۔

— \* — وَأَمَّا مَا سَأَلْت عَنْهُ مِنْ أَمْرِ الضَّيَاعِ الَّذِي لَنَا حَيْثُنَا  
هَلْ يَجُوزُ الْقِيَامُ بَعْدَ رَتْبَتِهِ وَأَدَاءُ الْخُرَاجِ مِنْهَا وَصَوْنُ  
مَا يَفْضُلُ مِنْ دَخْلِهَا إِلَى النَّاحِيَةِ احْتِسَابًا لِلْأَجْرِ وَ  
تَقَرُّ بِالِايِّكُمْ فَلَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ أَنْ يَتَصَرَّفَ فِي مَالٍ غَيْرِهِ  
بَغَيْرِ إِذْنِهِ، فَكَيْفَ يَحِلُّ ذَلِكَ فِي مَالِنَا، مِنْ فَعَلٍ شَيْئًا  
فَأَتَمَّ يَأْكُلُ فِي بَطْنِهِ نَارًا وَسَيَصِلُ سَعِيرًا۔

ترجمہ: تم نے ہمارے ناحیہ کی زمینوں کے لیے دریافت کیا ہے کہ کیا یہ جائز ہے کہ  
کوئی ناحیہ کی کسی غیر آباد زمین کو آباد کرے، اُس کی مالکداری ادا کرے اور



اُس کی فاضل پیداوار اپنے صوف میں لائے یہ سمجھتے ہوئے کہ یہ میری حق الممت اور مزدوری ہے اور تم لوگوں سے تقرب حاصل کرے ؟  
اس کا جواب یہ ہے کہ جب ایک شخص کو کسی کے مال پر بغیر اُس کی اجازت کے تصرف ہی جائز نہیں تو پھر ہمارے اموال کے لیے یہ کیسے جائز ہو جائے گا ؟  
لہذا جو شخص بغیر ہماری اجازت ایسا کرے گا ، اُس نے گویا اُس چیز کو حلال کر لیا جو اس کے لیے حرام ہے اور جو ہمارے اموال میں سے ذرا سا بھی کھا گا ، گویا وہ آگ سے اپنا پیٹ بھر رہا ہے اور وہ جہنم کی آگ میں جلے گا ۔

وَأَمَّا مَا سَأَلْتَ عَنْهُ مِنَ الثَّمَارِ مِنْ أَمْوَالِنَا يَمْزُجُهَا  
الْبَنَاتُ ، فَيَتَنَاوَلُ مِنْهُ وَمَا كُلُّ هَلْ يَحِلُّ لَهُ ذَلِكَ ؟  
فَأَنَّهُ يَحِلُّ أَكْلُهُ وَيَحْرَمُ عَلَيْهِ حَمْلُهُ ۔

ترجمہ : تم نے یہ بھی سوال کیا ہے کہ ہمارے (ناجیہ کے) باغات اور درختوں کی طرف سے ایک گزرنے والا گزر رہا ہے وہ اس میں سے پھل توڑتا ہے اور کھاتا ہے کیا اس کے لیے یہ جائز ہے ؟

جواب یہ ہے کہ توڑ کر کھالینا تو جائز ہے مگر توڑ کر لے جانا حرام ہے ۔ (اجتہاد)  
اکمال الدین میں بھی محمد بن جعفر اسدی سے اس کے مثل روایت مرقوم ہے ۔

### ۱۲) مالِ امام جو کسی پر حرام ہو

ابو جعفر محمد بن محمد خزاعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم سے بیان کیا ابوعلی ابن ابوالحسن اسدی نے اور انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے اُن کا بیان ہے کہ شیخ ابو جعفر محمد بن عثمان غفری قدس اللہ روحہ کے ذریعے بغیر میرے کچھ پوچھے ہوئے یہ تحریر موصول ہوئی ۔  
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ لعنة الله والملائكة والناس  
اجمعين على من استحل من اموالنا درهمًا ۔

ترجمہ : اللہ کے نام سے جو رحمن ہے رحیم ہے ۔ جو شخص ہمارے اموال میں سے ایک درہم جو اس کے لیے حرام ہے اپنے لیے حلال کرے اُس پر اللہ اور اُس کے ملائکہ اور تمام انسانوں کی لعنت ہے ۔

ابو جعفر محمد بن محمد خزاعی کا بیان ہے کہ میں نے یہ توفیق دیکھی اور پڑھی ۔ (اکمال الدین)  
کتاب الاجتہاد میں بھی ابوالحسن اسدی کی یہی روایت مرقوم ہے ۔

### ۱۳) مجمع میں میرا نام نہ لیا جائے

مظفر علوی نے ابن عیاشی اور حیدر بن محمد سے ، انھوں نے عیاشی سے ، انھوں نے آدم بن محمد یحییٰ سے ، انھوں نے علی بن حسین دقاق اور ابراہیم بن محمد سے ، اور انھوں نے علی بن عاصم کوئی سے روایت کی ہے اور علی بن عاصم کوئی کا بیان ہے کہ حضرت صاحب الزمان علی اکبر توفیعات میں یہ جسد نکلا ہے کہ :

"مَلْعُونٌ مَلْعُونٌ مَنْ سَمَّانِي فِي مَحْفَلٍ مِنَ النَّاسِ  
"ملعون ، ملعون ، وہ شخص جو لوگوں کے مجمع میں میرا نام لے " (کمال الدین ۔ الاجتہاد)

### ۱۴) میرا نام ظاہر نہ کرو۔

محمد بن ابراہیم بن اسحاق کا بیان ہے کہ میں نے ابوعلی محمد بن ہمام کو کہتے ہوئے سنا ، اور ابوعلی محمد بن ہمام کا بیان ہے کہ میں نے محمد بن عثمان غفری قدس اللہ روحہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت صاحب الزمان علیہ السلام کی دست مبارک سے لکھی ہوئی تحریریں جس کو میں پہچانتا ہوں یہ ہے کہ :

"مَنْ سَمَّانِي فِي مَجْمَعٍ مِنَ النَّاسِ بِاسْمِي فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ  
جو شخص لوگوں کے مجمع میں میرا نام لے اُس پر اللہ کی لعنت ۔  
نیز میں نے ایک عریفہ لکھ کر ظہور فرج کے متعلق پوچھا تو جواب آیا :

"كَذِبَ الْوَقَاتُونُ "

اس کا وقت معین کرنے والے جھوٹے ہیں ۔ (اکمال الدین)

### ۱۵) سورۃ سبا کی آیت کی وضاحت

ابن اور ابن ولید نے حیری سے ، حیری نے محمد بن صالح ہمدانی سے روایت کی ہے کہ ہمدانی کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت صاحب الزمان علیہ السلام کے پاس عریفہ بھیجا اس میں لکھا کہ میرے خاندان والے مجھے ستاتے ہیں اور آپ کے آباء کرام کی اس حدیث کو پیش کرتے ہیں جس میں اُن حضرات نے فرمایا ہے کہ "ہمارے قوام اور خدام شری ترین خلق خدا ہیں ۔" آپ نے اس کے جواب میں تحریر فرمایا : "وَيَحْكُمُ أَمَّا قُرْآنُ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ، وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْقُرَى الَّتِي بَارَكْنَا فِيهَا قُورُسُ ظَاهِرًا " (سبا آیت ۲۲)

قَوْمًا مَنَا وَخَدًا مَنَا شَدَاخَلُوا اللَّهَ

ترجمہ تم پر انسوس ہے۔ کیا تم نے اللہ تعالیٰ کا یہ قول نہیں پڑھا :  
ترجمہ آیت : " اور ہم نے اُن لوگوں کے اور اس قریہ کے درمیان جس میں ہم نے برکتیں نازل کی  
ہی ایک ظاہری قریہ بھی قرار دیا ہے۔ "

تو بخدا ہم لوگ وہ قریہ ہیں جس میں برکتیں ہیں اور تم لوگ "قریہ ظاہرہ" ہو۔  
عبداللہ بن جعفر کا بیان ہے کہ مجھ سے یہ حدیث علی بن محمد کلینی نے بیان کی ہے  
اور انھوں نے محمد بن صالح سے اور انھوں نے حضرت امام صاحب الزمان سے  
روایت کی ہے۔

### محمد بن ابراہیم مہزیار کو تنبیہ

(۱۶)

ابن ولید نے سعد سے ، سعد نے علان سے ، علان نے محمد بن جبریل سے ، محمد  
بن جبریل نے ابراہیم اور محمد پسران فرج سے ، انھوں نے محمد بن ابراہیم مہزیار سے روایت کی  
ہے کہ وہ مرقہ موکر اور شک میں مبتلا ہو کر وارد عراق ہوا تو وہاں ایک توفیق برآمد ہوئی جس میں یہ  
تفسیر تھا کہ : قل للمہزیار قد فرمنا ما حکیتہ عن موالینا بناحیتکم  
فقل لہم اما سمعتہم اللہ عز وجل یقول :

مہزیار سے کہہ دو کہ تم نے اپنے اطراف میں بسنے والے ہمارے شیعوں کے متعلق جو کچھ بیان کیا ہے  
وہ میں مجھ گیا مگر تم اُن لوگوں سے پوچھو کہ کیا تم نے یہ قرآن کی آیت نہیں سنی ہے جس میں اللہ فرماتا ہے :  
وَبَايَعْتُمُ الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ (نساء ۵۹)  
اے اہل ایمان اللہ کی اطاعت کرو اور رسول اور اولی الامر کی اطاعت کرو۔

ہل امر الابلما هو کائن الی یوم القیامۃ اولم تروا ان  
اللہ عز وجل جعل لہم معاقل یا دون الیہا واعلاما یستندون  
بہا من لدن آدم الی ان ظہر الماضی صلوات اللہ علیہ کلما  
غاب علمہ بدا علمہ ، واذا اقل نجم طلع نجم فلما قبضہ اللہ  
عز وجل الیہ ، طنتم ان اللہ قد قطع السبب بینہ و بین  
خلقہ ، کلما کان ذلک ، ولا یکون حتی تقوم الساعۃ  
ویظہر امر اللہ وہم کما ہون۔

(۲) یا محمد بن ابراہیم لاید خلک الشک فیما قد مت لہ  
فان اللہ لا یخلی الارض من حجۃ الیس قال لک ابوک قبل

وفاتہ احضر الساعۃ من یعیہ ذہ الدنانیر الی عندی  
فلما ابھا ذلک علیہ ، وخات الشیخ علی نفسہ الوحسا  
قال لک : عیہا علی نفسک واخرج الیک کیسا کبیرا  
وعندک بالحضرۃ ثلاثۃ اکیاس وصیۃ فیہا دنانیر  
مختلفۃ النقد ، فعیہا وختم الشیخ علیہا بخاتمۃ  
وقال لک اxtm مع خاتمی فان امش فانا احق بہا ، وان  
امت فاتق اللہ فی نفسک اولاثم فی فخلصنی ، وکن  
عند ظنتی بلک۔

(۳) اخرج رحمک اللہ الدنانیر الی استفضلتہا من  
بین النقدین من حسا بنا وہی بضعہ عشر دینارا و  
استرد من قبلک فان الزمان اصعب ما کان وحسبنا اللہ ونعم الوکیل۔  
ترجمہ :

یہ اولی الامر بیت وہی تو ہے جو تاقیامت چلتی رہے گی۔ اور کیا تم نہیں دیکھتے  
کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے پناہ گاہیں بنادی ہیں جہاں تم پناہ لے سکو علم نصب  
کر دیے ہیں جن سے تم ہدایت حاصل کرو اور یہ سلسلہ حضرت آدم سے لیکر (میرے والد)  
جو گذر گئے ، اُن تک مسلسل جاری رہا جب ایک علم ٹھنڈا ہوا تو دوسرا علم اُس کی جگہ  
نصب ہو گیا ، ایک ستارہ ڈوبا تو دوسرا اُس کی جگہ نمودار ہو گیا مگر جب میرے والد گذر  
گئے تو تم لوگ سمجھتے ہو کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اور اپنی مخلوق کے درمیان کا واسطہ منقطع  
کر دیا حالانکہ ہرگز ایسا نہیں ہوا اور نہ ہو گا جب تک کہ قیامت برپا نہ ہو جائے امر الہی  
ظہور کر کے رہے گا خواہ اس سے لوگ کتنی ہی کراہت کریں۔

(۲) لے محمد بن ابراہیم ! جس مقصد کے لیے تم یہاں آئے ہو اس میں شک نہ کرو کہ اللہ تعالیٰ  
زمین کو حجت سے خالی نہیں چھوڑے گا۔ یہ بتاؤ کیا تمہارے والد نے اپنی وفات سے  
پہلے تم سے یہ نہیں کہا تھا کہ ابھی ابھی کسی ایسے شخص کو بلاؤ جو ہمارے پاس رکھے ہوئے  
دیناروں کو شمار کر سکے ، مگر جب ایسے کسی شخص کے آنے میں تاخیر ہوئی اور اس  
بزرگ کو خطرہ محسوس ہوا کہ کہیں اسی آشنا میں اپنا دم نہ نکل جائے تو تم سے کہا کہ اب تم  
خود ہی ان دیناروں کو گن لو اور یہ کہہ کر انھوں نے ایک بڑا سا کیسہ (تھیلہ) نکالا  
اور اُس وقت تمہارے سامنے تین کیسے (تھیلے) اور ایک تھیلی تھی جس میں مختلف

اوزان کے دینار تھے تم نے ان کو گنا اور ان بزرگ نے ان تھیلوں پر اپنی ہر لگائی اور تم سے کہا کہ تم بھی اس پر اپنی ہر لگاؤ اگر میں زندہ رہ گیا تو مجھے اس کا زیادہ حق ہے اور اگر مر گیا تو سب سے پہلے تم اپنے لیے اللہ سے ڈرنا اور پھر میرے لیے اور مجھے اس کی ذمہ داری سے نجات دلانا اور وہ کرنا جو میں تم سے امید رکھتا ہوں۔

لہذا اللہ تم پر رحم کرے وہ دینار جو تم نے ان نقدیات میں سے ہمارے حساب سے فاضل سمجھا تھا اسے نکالو اور وہ دس سے زیادہ دینار تھے اور اُسے واپس کرو اس لیے کہ زمانہ پہلے سے زیادہ صعب و سخت ہے اور ہمارے لیے اللہ کافی ہے اور وہ بہترین وکیل و کار ساز ہے۔ (اکمال الدین)

### ۱۷ جعفر بن حمدان کے مسائل

حسین بن اسماعیل کندی کا بیان ہے کہ جعفر بن حمدان نے امام زمانہ کو علیحدہ لکھ کر یہ مسئلہ دریافت کیا کہ میں نے ایک کینز کو اپنے لیے حلال کیا مگر اُس کینز سے یہ شرط کی کہ اُس کے کوئی لڑکا پیدا نہ ہوگا۔ جب اُس کو ایک مدت گزر گئی تو ایک دن اُس کینز نے کہا مجھے تو حمل قرار پا گیا ہے میں نے کہا، یہ کیسے؟ مجھے تو یاد نہیں کہ میں نے تجھ سے اولاد چاہی ہو۔ غرض اس کے بعد میں کچھ دنوں کے لیے باہر چلا گیا۔ جب واپس آیا تو وہ کینز کو دین ایک فرزند کو لیے ہوئے آئی۔ اور اس سے پہلے میں اپنی ساری جائیداد اپنی دوسری اولادوں پر وقف کر چکا تھا۔ جب وہ فرزند لیا کر آئی تو اُس کے لیے میں نے وصیت کر دی کہ اگر میں مر جاؤں تو جب تک یہ چھوٹا ہے اس کے اخراجات پورے کیے جائیں لیکن جب بڑا ہو جائے تو ہماری جائیداد سے اس کو یکشت دو سو دینار دے دیے جائیں اور اس رقم کے ادا کر دینے کے بعد اس کا اس وقت سے کوئی مطلب نہیں۔

اب دریافت طلب مسئلہ یہ ہے کہ اُس فرزند کے لیے جو حکم ہوا اُس پر عمل کیا جائے؟ جواب آ یا کہ:

”أَمَّا الرَّجُلُ الَّذِي اسْتَحَلَّ بِالْجَارِيَةِ وَشَرَطَ عَلَيْهِمَا أَنْ لَا يَطْلُبَ وَلَدَهَا فَسَبْحَانَ مَنْ لَا شَرِيكَ لَهُ فِي قُدْرَتِهِ شَرْطَ عَلَى الْجَارِيَةِ شَرْطَ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ؟ هَذَا مَا لَا يُؤْمِنُ أَنْ يَكُونَ وَجِثَ عَرْضٍ فِي هَذَا الشَّكِّ وَلَيْسَ يَعْرِفُ الْوَقْتُ الَّذِي أَتَاهَا فِيهِ فَلَيْسَ ذَلِكَ بِمُوجِبٍ لِبَرَاءَةِ فِي وَلَدِهِ وَأَمَّا إِعْطَاءُ الْمَسَائِطِ دِينَارًا أَخْرَاجَهُ مِنَ الْوَقْفِ فَالْمَالُ مَالُهُ فَعَلَّ فِيهِ مَا أَرَادَ۔“

ترجمہ جواب: وہ شخص جس نے کینز کو اس شرط پر اپنے لیے حلال کیا کہ اُس کے اولاد نہ ہو تو پاک ہے وہ ذات کہ جس کی قدرت میں اس کا کوئی شریک نہیں۔ یہ شرط تو کینز سے نہ ہوئی بلکہ اللہ تعالیٰ سے ہو گئی۔ اب رہ گیا اس فرزند کو دو سو دینار دینا اور اسے وقف میں شریک نہ کرنا اور وقف سے خارج کر دینا، تو جائیداد تو اُس کی ہے وہ جو چاہے کرے۔

### ۱۸ دُعاء بزمانہ غیبتِ امام زمانہ علیہ السلام

ابو محمد حسن بن محمد مکتب کا بیان ہے کہ مجھ سے ابوعلی ہمام نے اس دُعار کی روایت کی اور کہا کہ شیخ قدس اللہ روحہ نے اس دُعار کو املا کر لیا اور فرمایا کہ یہ دُعار پڑھا کر وہ:

—: دُعاء —:

اَللّٰهُمَّ عَرِّفْنِيْ نَفْسَكَ فَاِنَّكَ اِنْ لَّمْ تُعَرِّفْنِيْ  
لے اللہ (پروردگار) تو مجھے اپنی ذات کی معرفت عطا فرما کیونکہ اگر تو نے مجھے معرفت نہ دی  
نَفْسَكَ لَمْ اَعْرِفْ رَسُوْلَكَ۔

اپنی ذات کی تو میں تیرے رسول کی معرفت حاصل نہ کر سکوں گا۔  
اَللّٰهُمَّ عَرِّفْنِيْ رَسُوْلَكَ فَاِنَّكَ اِنْ لَّمْ تُعَرِّفْنِيْ رَسُوْلَكَ  
(پروردگار) لے اللہ! مجھے اپنے رسول کی معرفت عطا فرما اس لیے کہ اگر تو نے مجھے اپنے رسول کی معرفت  
لَمْ اَعْرِفْ حَقِّكَ۔

نہ دی تو میں نبی حجت کی معرفت حاصل نہ کر سکوں گا۔  
اَللّٰهُمَّ عَرِّفْنِيْ حَقِّكَ فَاِنَّكَ اِنْ لَّمْ تُعَرِّفْنِيْ حَقِّكَ  
(پروردگار) لے اللہ! تو مجھے اپنی حجت کی معرفت عطا فرما اس لیے کہ اگر تو نے مجھے اپنی حجت کی معرفت  
هَلَلْتُ عَنْ دِيْنِيْ۔

نہ دی تو میں اپنے دین سے گمراہ و بے دین ہو جاؤں گا۔  
اَللّٰهُمَّ لَا تُكْمِتْنِيْ مِيْنَةً جَاهِلِيَّةً، وَلَا تُزِغْ قَلْبِيْ  
(پروردگار) لے اللہ! تو مجھے جاہلیت کی موت نہ مارنا۔ اور میرے دل کو سمجھ نہ ہونے  
بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنِيْ۔

دینا جبکہ تو نے مجھے ہدایت دی ہے۔

اللَّهُمَّ فَكَمَا هَدَيْتَنِي بِوَلَايَةِ مَنْ قَرَضْتَ طَاعَتَهُ  
 پروردگار! اے اللہ! جس طرح تو نے میری ہدایت فرمائی اپنے رسول کے بعد اپنے ان والیان امر کی  
 عانتِ مَنْ وَلَا آؤْمَرَكَ بَعْدَ رَسُولِكَ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَإِلَيْهِ  
 طرف جن کی اطاعت مجھ پر فرض ہے چنانچہ میں تیرے والیان امر جناب امیر المؤمنین و  
 حَتَّى وَالْيَتَّى وَلَا آؤْمَرَكَ أَمِيرًا مُؤْمِنًا وَالْحَسَنَ وَ  
 سے (درود و سلام ہو تیرا ان پر) تو لا رکھتا ہوں اور امام حسن و  
 الْحُسَيْنَ وَ عَلِيًّا وَ مُحَمَّدًا وَ جَعْفَرًا وَ مُوسَى وَ  
 امام حسین سے اور علیؑ اور محمد باقر سے اور جعفر صادق اور موسی کاظم سے اور  
 عَلِيًّا وَ مُحَمَّدًا وَ عَلِيًّا وَ الْحَسَنَ وَ الْحُجَّةَ الْقَائِمَ  
 امام علی رضا اور محمد تقی سے اور علی نقی و حسن عسکری سے اور حجت قائم  
 الْمَهْدِيَّ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ۔

امام مہدی سے تیری رحمتیں نازل ہوں ان سب حضرات پر۔  
 اللَّهُمَّ فَتُبَيِّنْ عَلَيَّ دِينَكَ وَ اسْتَعْمَلْنِي  
 پروردگار! اے اللہ! پس تو مجھے اپنے دین پر ثابت قدم رکھ اور مجھے عمل کی توفیق بخش  
 بِطَاعَتِكَ وَ لَيْتَن قَلْبِي يُولِي أَمْرَكَ وَ  
 رکھ اپنی اطاعت کے ساتھ اور میرے دل کو نرم رکھ اپنے ولی امر کے لیے اور  
 عَافِيَتِي مِمَّا امْتَحَنْتُ بِهِ خَلْقَكَ وَ تَبَيَّنْ  
 مجھے اپنی مخلوق کی طرف سے آزمائشوں سے محفوظ رکھ۔ اور مجھے ثابت قدم رکھ  
 عَلَيَّ طَاعَتِهِ وَ لَيْتَ أَمْرَكَ الَّذِي سَتَرْتَهُ عَن خَلْقِكَ  
 اپنے اس ولی امر کی اطاعت پر جس کو تو نے اپنی مخلوق سے پوشیدہ رکھا ہے  
 فَيَا ذَاكَ غَابَ عَن بَرِيَّتِكَ وَ أَمْرَكَ يَنْتَظِرُ  
 پس وہ تیرے حکم و اجازت سے تمام لوگوں سے غائب ہے اور تیرے حکم کے منتظر ہیں  
 وَ أَنْتَ الْعَالِمُ غَيْبُ مَعْلَمٍ بِالْوَقْتِ الَّذِي فِيهِ صَلَاحُ  
 اور تجھے کون بتائے والا ہے تو خود ہی عالم ہے کہ تیرے ولی امر کے لیے اذن ظہور  
 أَمْرُكَ فِي الْأَذْنِ لَهُ، بِالْظُّهْرِ أَمْرُهُ وَ كَشَفَ سِرَّهُ  
 دنیا میں کب مناسب ہے۔ (اور تو یہ بھی جانتا ہے کہ) امر اور زار کب ظاہر ہونا چاہیے

وَصَبَّوْنِي عَلَى ذَلِكَ حَتَّى لَا أَحِبَّ تَعْمِيلَ بَأْخَرَتِ  
 اور تجھے صبر عطا فرما تاکہ میں اس امر کے ظہور کو جلدی نہ چاہوں جس کو تو نے مؤخر کیا  
 وَلَا تَأْخِيْرَ مَا عَجَلْتُ وَلَا اكْشَفَ عَمَّا سَتَرْتَهُ  
 اور جس امر کو تو جلدی چاہتا ہے اس میں تاخیر نہ چاہوں۔ اور نہ ظاہر کروں جس کو تو نے چھپایا ہے  
 وَلَا أَبْحَثْ عَمَّا كَتَمْتَهُ وَلَا أُنَازِلُكَ فِي تَذْلِيلِكَ  
 اور نہ تلاش کروں اس کو جسے تو پوشیدہ رکھا ہے۔ اور تیری تدبیر پر بحث نہ کروں۔  
 وَلَا أَقُولُ لِمَ وَ كَيْفَ؟ وَمَا بَالُ وَلِيٍّ أَمْرًا لَا يَنْظُرُ؟  
 اور یہ نہ کہوں کہ یہ کیوں ہے اور کیسے ہے؟ اور ولی امر الہی کیوں ظہور نہیں فرماتے  
 وَقَدْ امْتَلَأَتِ الْأَرْضُ مِنَ الْبُحُورِ، وَ أَفْوَضَ أُمُورِي  
 حالانکہ زمین زمین و بحر سے بھر چکی ہے۔ . . . . اور میں سپرد کروں اپنے امور  
 كُلِّهَا إِلَيْكَ۔

کُلِّ کے کل تیری طرف۔  
 اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ أَنْ تُبَيِّنَ لِي أَمْرَكَ ظَاهِرًا  
 پروردگار! اے اللہ! میں تجھ سے درخواست کرتا ہوں کہ تو مجھے اپنے ولی امر کی زیارت کا شرف بخش دے  
 نَافِذًا لَا أَمْرَكَ مَعَ عَلِيِّ بْنِ لَيْسَ لَكَ السُّلْطَانُ وَ  
 تاکہ میں دیکھوں کہ وہ تیرے حکم کو نافذ فرما رہے ہیں۔ یہ جانتے چلے کہ تو ہی سلطان ہے اور  
 الْقُدْرَةُ وَ الْبُرْهَانُ وَ الْحُجَّةُ وَ الْمَشِيَّةُ وَ الْإِرَادَةُ  
 تو ہی صاحب قدرت و برہان و حجت و مشیت و ارادہ  
 وَ الْخَوْلُ وَ الْقُوَّةُ فَافْعَلْ ذَلِكَ بِي وَ بِجَمِيعِ الْمُؤْمِنِينَ  
 اور طاقت اور قوت ہے۔ لہذا تو میرے لیے اور تمام مومنین کے لیے ایسا کر دے  
 حَتَّى نَنْظُرَ إِلَى وَ لِيَّتِكَ ظَاهِرًا مُقَالَةً وَ أَضَحَّ الدَّلَالَةَ  
 تاکہ ہم لوگ تیرے ولی امر کو ظاہر نہ ظاہر ہوتے ہوئے واضح طور پر پہچانی کرتے ہوتے  
 هَادِيًا مِّنَ الضَّلَالَةِ، شَافِيًا مِّنَ الْجَهَالَةِ،

لوگوں کو گمراہی سے ہدایت کی طرف لاتے ہوئے، جہالت سے بچا کر نکالتے ہوئے دیکھیں۔  
 أَبْرَزُ يَا رَبِّ مَشَاهِدَهُ وَ ثَبَّتْ قَوَاعِدَهُ وَ اجْعَلْنَا مِمَّنْ  
 اے میرے پروردگار! تو ان کے مشاہد کو نمایاں کر، اور ان کے قواعد کو استوار کر اور ہمیں تراز دان  
 لوگوں میں



تَقَرُّ عَيْنُنَا بِرُؤْيَايِهِ ، وَاقْمُنَا بِخِدْمَتِهِ وَتَوْفُنَا  
جوان کی زیارت سے اپنی آنکھیں ٹھنڈی کریں گے اور مجھے اُن کی خدمت پر قائم رکھ اور مجھے تو  
عَلَى مِلَّتِهِ ، وَاحْشُرْنَا فِي دُورَتِهِ ۔

وہ اُن ہی کی ملت پر اور ہمیں اُن ہی کے زمرے (گروہ) میں مشغور فرما۔  
اللَّهُمَّ اَعِزَّنَا مِنْ شَرِّ جَمِيعِ مَا خَلَقْتَ وَبَرَأْتَ وَانْشَأْتَ  
پروردگار! لے اللہ! تو اُن (ظلمات) کو محفوظ فرما اُن تمام چیزوں کے شر سے جنہیں تو نے پیدا کیا اور  
وَصَوَّرْتَ ۔  
(جنہیں) جسے تو نے پالا جسے تو نے ایجاد کیا جس کی تو نے صورت بنائی۔

وَاحْفَظْهُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ وَعَنْ يَمِينِهِ  
اور تو اُن کی حفاظت فرما اُن کے سامنے سے اور اُن کے پشت سے اور اُن کے دائیں جانب  
وَعَنْ شِمَالِهِ وَمِنْ فَوْقِهِ وَمِنْ تَحْتِهِ  
اور اُن کے بائیں جانب ، اور اُن کے اوپر سے اور اُن کے نیچے سے  
بِحَفَظِكَ الَّذِي لَا يَفْضِيحُ مِنْ حَفَظَتِهِ بِهِ  
اور تو اپنی اُس حفاظت سے کام لے جس کے بعد کسی کو کوئی آسیب و گزند نہیں پہنچ سکتا ،  
وَاحْفَظْ فِيهِ رَسُولَكَ وَوَصِيَّتَ رَسُولِكَ ۔

اور اُن کی حفاظت کر کے تو اپنے رسول اور اپنے رسول کے وصی کی حفاظت فرما۔  
اللَّهُمَّ وَمَدِّ فِي عُمُرِهِ وَزِدْ فِي أَجَلِهِ  
پروردگار! لے اللہ! تو اُن جناب کی عمر دراز فرما اور اُن کی مدت حیات کو زیادہ فرما  
وَاعِزَّنَا عَلَى مَا أُولِيَّتَهُ وَاسْتَرْعَيْتَهُ  
اور وہ ذمے داریاں جو آنجناب کو تو نے سپرد کی ہیں اُن میں اُن کی اعانت فرما  
وَزِدْ فِي كَرَامَتِكَ لَهُ فَإِنَّهُ الْهَادِي الْمُهْدِي

(پروردگار) اور اُن کی بزرگی میں اضافہ فرما کیونکہ وہی ہادی ، ہدی  
النَّجَّامُ الْمُهْدِي الطَّاهِرُ الشَّقِيُّ الشَّقِيُّ الرَّكِي  
قائم مہدی ، پاک و پاکیزہ (طاہر) ، صاحب تقویٰ ، پاکیزہ اور زکی  
الرَّضِيُّ الصَّابِرُ الْمُجْتَهِدُ الشُّكُورُ ۔

راضی بردبار خدا صبر کرنے والے ، دین میں کوشش کرنے والے ، بہت شکر کرنے والے ہیں

اللَّهُمَّ وَلَا تَسْلُبْنَا الْيَقِينَ لِطُولِ الْأَمَدِ فِي غَيْبَتِهِ  
پروردگار! لے اللہ! اگرچہ اُنکی مدت غیبت طویل ہو چکی ہے اور اُنکی کوئی خبر بھی نہیں ہے نہ پہنچی  
وَاقْطَاعِ خَبْرِهِ عَنَّا

اِس کے باوجود ہمارے یقین کو (جوان کے بارے میں ہے) ہم سے سلب نہ کر لینا۔  
وَلَا تَسْلُبْنَا ذِكْرَهُ وَانْتَظَارَهُ وَالْإِيمَانَ بِهِ وَقُوَّةَ الْيَقِينِ  
اور اُن کے ذکر اُن کے انتظار اُن پر ایمان ، اُن کے ظہور پر پختہ یقین  
فِي ظُهُورِهِ وَالْدَّعَاءُ لَهُ وَالصَّلَاةَ عَلَيْهِ

اور اُن کے لیے دعا اور اُن پر درود کو ہم سے نہ بھلا دینا۔  
حَتَّى لَا يَقْطُنَا طُولُ غَيْبَتِهِ مِنْ ظُهُورِهِ وَقِيَامِهِ  
تاکہ اُن کی طویل غیبت کی وجہ سے اُن کے ظہور و قیام سے ہم لوگ مایوس نہ ہو جائیں۔  
وَيَكُونَ يُقِينُنَا فِي ذَلِكَ كَيْفِيَّتَنَا فِي قِيَامِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ  
اور اُن کے ظہور پر ہمارے یقین بالکل ویسا ہی رہے جیسے رسول اللہ کی بعثت اور  
وَمَا جَاءَ بِهِ مِنْ وَحْيِكَ وَتَنَزَّلَكَ تَوْفَاقُونَا

جیسا کہ تیری وحی اور تیری تنزیل پر ہم لوگوں کا یقین ہے اور ہمارے قلوب کو قوت  
عَلَى الْإِيمَانِ بِهِ حَتَّى تَسْلُكَ بِنَا عَلَى يَدِهِ مِنْهَا  
عطا فرما اُن پر ایمان رکھنے کے سلسلے میں تاکہ تو اُن کے ہاتھوں میں راہداری  
الْمُهْدَى وَالْمَحَجَّةَ الْعُظْمَى ، وَالطَّرِيقَةَ الْوَسْطَى  
اور حجت عظمیٰ اور میانہ روی و طریقہ وسطیٰ پہنچائے۔

وَقَوِّنَا عَلَى طَاعَتِهِ ، وَثَبِّتْنَا عَلَى مَشَايِعَتِهِ  
پروردگار! تو ہم لوگوں کو آنجناب کی اطاعت کی قوت عطا فرما اور اُن کی پیروی پر ہمیں ثابت قدم رکھ  
وَأَجْعَلْنَا فِي حَرْبِهِ وَأَعْوَانِهِ وَأَنْصَارِهِ وَالرَّاضِينَ  
اور ہمیں آنجناب کے گروہ اور اُن کے اعوان و انصار میں شامل فرما اور یہ کہ ہم اُن کے ہر اعداؤں پر  
بِفِعْلِهِ وَلَا تَسْلُبْنَا ذَلِكَ فِي حَيَاتِنَا وَلَا عِنْدَ وَفَاتِنَا  
راضی رہیں۔ اور یہ سب نہ تو ہم لوگوں سے ہماری زندگی میں سلب نہ کر دے و فوات  
حَتَّى تَسُوِّفَنَا وَنَحْنُ عَلَى ذَلِكَ شَاكِكِينَ وَلَا نَاكِثِينَ وَلَا  
تاکہ جب ہمیں موت آئے تو اُس وقت بھی اُن کے متعلق نہ کوئی شک رکھیں نہ شبہ رکھیں نہ اُن کے  
مُؤْتَايِينَ وَلَا مُكْذِبِينَ ۔ عہد کو توڑیں نہ اُن کی تکذیب کریں۔

اللَّهُمَّ عَجِّلْ فَرَجَهُ وَآبِدْهُ بِالنَّصْرِ  
(پروردگار) یا اللہ! تو آنجناب کے ظہور و فرج و کشادگی میں تعجیل فرما اور اپنی نصرت انکی تائید فرما  
وَأَنْصُرْ نَاصِرِيهِ وَاخْذُلْ خَاذِلِيهِ وَدَمْدَمْ عَلَى مَنْ  
اور ان کی نصرت کرنے والوں کی نصرت فرما ان کو چھوڑنے والوں کو چھوڑ دے اور جو لوگ ان کی

نَصَبَ لَهُ وَكَذَّبَ بِهِ

دشمنی پر کر رہے ہوں اور ان کی تکذیب پر آمادہ ہوں ان کو نیست و نابود کر دے

وَأُظْهِرْ بِهِ الْحَقَّ وَامُتْ بِهِ الْجَوْرَ

اور آنجناب کے ذریعے سے حق کو ظاہر فرما اور ظلم و جور کو ان کے ذریعے سے مٹا دے

وَأَسْتَنْقِذْ بِهِ عِبَادَكَ الْمُتَوَمِّينَ مِنَ الدَّلِيلِ

اور آنجناب کے ذریعے سے مومنین کو ذلت و رسوائی سے رہائی کرا دے۔

وَأَنْعَشْ بِهِ الْفُلَادَ وَاقْتُلْ بِهِ الْجَبَابِرَةَ الْكَافِرَةَ

اور ان جناب کے ذریعے سے شہروں کو آباد و شاد کر دے اور جابروں اور کافروں کو ان سے قتل کرا دے

وَأَقْصِمْ بِهِ رُؤُوسَ الرِّضَالَةِ وَدَلِّلْ بِهِ الْجَبَّارِينَ وَالْكَافِرِينَ

اور ان کے ذریعے سے گمراہیوں کے سر کچل دے اور ان کے ذریعے سے جباروں اور

کافروں کو ذلیل کرا دے

وَأَبْرِ بِهِ الْمُتَافِقِينَ وَالسَّاجِدِينَ وَجَمِيعَ الْمُخَالِفِينَ

اور تہس نہس کر دے ان جناب کے ذریعے سے منافقوں اور سبقت کو توڑنے والوں اور تمام مخالفین

وَالْمُتَحِدِينَ فِي مَشَارِقِ الْأَرْضِ وَمَعَارِبِهَا وَبَحْرِيهَا وَبَرِّيهَا

اور تمام متحدوں کو براہ راست خواہ وہ زمین کے مشرقوں میں ہوں یا مغربوں میں خواہ وہ بری ہیں یا

وَسَهْلِيهَا وَجَبَلِيهَا حَتَّى لَا تَدْعَ مِنْهُمْ دِيَارًا وَلَا

خشکی میں، خواہ وہ میدانوں میں ہوں یا وہ پہاڑوں پر حتیٰ کہ ان کا کوئی گھر باقی نہ رہے اور

تَبْقَى لَهُمْ آثَارًا وَتُظْهِرُ مِنْهُمْ بِلَادَكَ

ان کا نام و نشان تک نہ رہے دے اور ان سے اپنے شہروں کو پاک کر

وَأَشْفِ مِنْهُمْ صُدُورَ عِبَادِكَ

اور ان لوگوں کو بر باد کر کے اپنے بندوں کے دلوں کو شفا بخش۔

وَجَبِّدْ بِهِ مَا امْتَحَا مِنْ دِينِكَ

اور آنجناب کے ذریعے سے تیرے دین سے جو محو کر دیا گیا ہے اُس کی تجدید فرما۔

وَأَصْلَحْ بِهِ مَا بَدَّلَ مِنْ حُكْمِكَ وَغَيَّرَ مِنْ سُنَّتِكَ  
اور تیرے احکامات میں جو تبدیلی کی گئی ہے اور تیری سنت میں جو تغیر کیا گیا ہے اُن جناب کے

ذریعے سے اُن سب کی اصلاح فرما۔

حَتَّى يَعُودَ دِينُكَ بِهِ وَعَلَى يَدِهِ عَضًا جَدِيدًا صَحِيحًا

یہاں تک کہ تیرا دین اُن جناب کے ذریعے سے پھر سے پلٹ آئے جدید اور صحیح انداز میں،

لَا عَوَجَ فِيهِ وَلَا بَدْعَ مَعَهُ حَتَّى تُطْفِئَ بِعَدْلِهِ

اس طرح کہ اُس میں نہ کوئی کجی ہو اور نہ اُس کے ساتھ کوئی بدعت ہو، یہاں تک بجھ جائے اُن کے

رَيْذَانِ الْكَافِرِينَ۔

عدل و انصاف کی وجہ سے کافروں کی بھڑکائی ہوئی آگ۔

فَإِنَّهُ عَبْدُكَ الَّذِي اسْتَخْلَصْتَهُ لِنَفْسِكَ

اس لیے کہ بلاشبہ وہ تیرے ایسے عبد ہیں کہ جنہیں تو نے اپنے لیے منتخب فرمایا ہے

وَأَرْتَضَيْتَهُ لِنَصْرَةِ دِينِكَ وَأَصْطَفَيْتَهُ لِعِلْمِكَ

اور تو نے اُن جناب کو اپنے دین کی نصرت کے لیے پسند فرمایا ہے اور اپنے علم کیلئے اُن کو چنا ہے

وَعَصَمْتَهُ مِنَ الذُّنُوبِ وَبَرَأْتَهُ مِنَ الْعُيُوبِ

اور تو نے اُن جناب کو گناہوں سے پاک اور عیوب سے دور رکھا ہے

وَأَطْلَعْتَهُ عَلَى الْعُيُوبِ، وَأَنْعَمْتَ عَلَيْهِ

اور تو نے اُن جناب کو اپنے غیب کی باتوں پر مطلع فرمایا ہے اور اُن پر اپنا انعام کیا ہے

وَطَهَّرْتَهُ مِنَ الرَّجْسِ وَنَقَيْتَهُ مِنَ الدَّنَسِ۔

اور تو نے اُن جناب کو ہر جس سے پاک رکھا ہے اور ہر نجاست و پلیدیگی سے دور ہی رکھا ہے۔

اللَّهُمَّ فَضِّلْ عَلَيْهِ وَعَلَى آيَاتِهِ الْوَيْسَةَ الطَّاهِرِينَ وَ

پروردگار) اے اللہ! اب تو اُن جناب پر رحمت نازل فرما اور اُن کے آباء و ائمه طاہرین اور

عَلَى شَيْعَتِهِمُ الْمُتَّحِينَ وَبَلِّغْهُمْ مِنْ أَمَالِهِمْ أَفْضَلَ

اُن کے منتخب شیعوں پر۔ اور اُن کی امیدیں اس سے بھی زیادہ پوری کر حتیٰ انہیں

مَا يَأْمَلُونَ۔ وَاجْعَلْ ذَلِكَ مَثَاقِلًا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ وَ

پوری ہونے کی امید ہے۔ اور ہماری اس دعا کو بالکل خالص شک و شبہ سے پاک

شُبْهَةً وَرِيَاءً وَسَمْعَةً حَتَّى لَا تُرِيدَ بِهِ عَذْرَاكَ

اور ریا و شہرت سے میرا قرار دے تاکہ ہم تیرے سوا کسی غیر کا ارادہ نہ کریں

وَلَا تَطْلُبْ بِهِ إِلَّا وَجْهَكَ -

اور ہم تیری رضا کے علاوہ اور کچھ نہ چاہیں۔

اللَّهُمَّ إِنَّا نَشْكُو إِلَيْكَ فَقْدَ نَبِينَا وَغَيْبَةَ وَلِيِّنَا  
(پروردگار! اے اللہ! ہم لوگ اپنے نبی کے جدا ہونے کی تجھ سے شکایت کرتے ہیں اور اپنے ولی (عمر  
وَ شِدَّةَ الزَّيْمَانِ عَلَيْنَا وَ وُقُوعَ الْفِتَنِ رَبَّنَا)

کی غیبت کی، اور زمانے کی سختیوں کی، اور ہر طرف فتنوں کے برپا ہونے کی،  
و تَطَاهَرَ الْأَعْدَاءِ وَ كَثْرَةَ عَدُوِّنَا وَ قِلَّةَ عَدَدِنَا

اور دشمنوں کے غلبے کی، اعداء کی کثرت اور زیادتی کی، اور اپنی تعداد میں کمی کی (شکایت کرتے ہیں)  
اللَّهُمَّ فَزَيِّجْ ذَلِكَ بِفَتْحِكَ مِنْكَ تَعَجَّلْهُ وَ بَصِّرْ

(پروردگار! اے اللہ! اپنی طرف سے اُن کی کشادگی کو جلد کھول دے اور اپنی طرف سے عطا کردہ  
مِنْكَ تَيْسَّرَهُ وَ أَمَامَ عَدْلٍ تَنْظُرُهُ إِلَهَ الْحَقِّ رَبِّ الْعَالَمِينَ

صبر کے ذریعے سے آسانی پیدا کر دے اور امام عادل کو ظاہر فرمائے جو حق عالمین کے پروردگار ہے  
اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ أَنْ تَأْذِنَ لِيَوْمَ لَيْلِكَ فِي إِظْهَارِ

(پروردگار! اے اللہ! ہم تجھ سے التجار کرتے ہیں کہ تو اپنے ولی (عمر) کو اذن دیکر کہ وہ تیرے  
عَدْلِكَ فِي عِبَادِكَ وَ قَتْلِ عَدَائِكَ فِي بِلَادِكَ

بندوں پر تیرے عدل کا اظہار کریں۔ اور تیرے شہروں میں تیرے دشمنوں کو قتل کریں۔  
حَتَّى لَا تَدْعَ لِلْجَوْرِ دَعَاةً إِلَّا قَضَيْتُهَا وَلَا بَنِيَّةً

یہاں تک کہ ظلم و جور کے کسی ستون کو بغیر گرائے ہوئے، اور اُس کی کسی عمارت کو بغیر  
إِلَّا أَقْنَيْتُهَا وَلَا قُوَّةَ إِلَّا أَوْهَنْتُهَا وَلَا رُكْنًا إِلَّا هَدَدْتُهُ

سمار کیے ہوئے، اور کسی قوت کو بغیر کمزور کیے ہوئے، اور نہ کسی رکن کو بغیر ڈھلے  
وَلَا حُدًّا إِلَّا فَكَلَّتْهُ، وَلَا سَلَاخًا إِلَّا كَلَلْتُهُ، وَلَا نَائِيَةً

ہوئے، اور نہ کسی تلوار کی دھار کو بغیر کندھ کیے ہوئے، اور نہ کسی اسلحہ کو بغیر ناکارہ کیے ہوئے  
إِلَّا أَنْكَسْتُهَا، وَلَا شَجَاعًا إِلَّا أَقْلَلْتُهُ

اور نہ کسی جھنڈے کو بغیر سرنگوں کیے ہوئے، اور نہ کسی بہادر کو بغیر قتل کیے ہوئے  
وَلَا حَيًّا إِلَّا خَذَلْتُهُ

اور نہ کسی شکر کو بغیر شکست دیے ہوئے چھوڑیں۔

إِدْرِهِمْ يَا كَذِبَ يَحْجِرَكَ الدَّارِجَ وَ اضْرِبْهُمْ بِسَيْفِكَ الْقَاطِعِ

لے میرے پروردگار! تو اُن (دشمنوں) پر اپنا پتھر برسسا۔ اور اپنی تیز تلوار سے اُن پر ضرب لگا  
و بِبَاسِكَ الَّذِي لَا يَرُدُّ عَنْ الْقَوْمِ الْمَجْرُمِينَ

اور اُن پر اپنا ایسا حملہ کر جو مجرم قوم سے کبھی پسپا نہ کیا جاسکے۔  
وَعَذَابِكَ أَعْدَاءُكَ وَ أَعْدَاءُ دِينِكَ وَ أَعْدَاءُ رَسُولِكَ

اور عذاب نازل کر اپنے دشمنوں پر اور اپنے دین کے دشمنوں پر اور اپنے رسول کے دشمنوں پر  
بِيَدٍ وَلَيْسَ وَ آيِدِي عِبَادِكَ الْمُؤْمِنِينَ -

اپنے ولی (عمر) کے ہاتھ سے اور اپنے مومن بندوں کے ہاتھوں سے۔  
اللَّهُمَّ اكْفِ وَلِيَّكَ وَ حَاجَتِكَ فِي أَرْضِكَ هَوْلَ عَدُوِّهِ

(پروردگار! اے اللہ! تو اپنے ولی اور اپنی زمین میں اپنی حاجت کی حفاظت کر اُن کے دشمن کے  
و كَذِبَ مَنْ كَادَهُ وَ أَمْكُرَ بَيْنَ مَكْرَبِهِ

خوف سے۔ اور جو اُس سے کید و مکر کرے تو بھی اُس کید کو اور جو اُس مکر کرے تو بھی  
وَ اجْعَلْ دَائِرَتَهُ السُّوءِ عَلَى مَنْ أَرَادَ بِهِ سُوءًا

اُس سے مکر کر۔ اور اُن سے بُرائی کا ارادہ کرے تو اُسے دائرہ مصائب میں گرفتار کر  
وَ اقْطَعْ مَا دَتَهُمْ وَ أَرْعَبْ بِهِ قُلُوبَهُمْ

اور اُن کی بنیادوں کو قطع کر دے اور اُن کے قلوب پر آنجناب کا رعب بٹھا دے  
وَ زَلْزَلْ لَهُ أَقْدَامَهُمْ وَ خُذْهُمْ جَهْدَةً وَ بَعَثْ

اور اُن کے قدموں کو لرز پدا کر دے اور اُنہیں ظاہری اور باطنی طور پر گرفت میں لے  
شِدَّةً عَلَيْهِمْ عِقَابِكَ وَ أَخْزِهِمْ فِي عِبَادِكَ

اُن پر اپنا شدید عقاب کر اور اُنہیں اپنے بندوں میں رُسوا کر  
وَ انْعَمْ فِي بِلَادِكَ وَ اسْكَنْهُمْ أَسْفَلَ نَارِكَ

اور اُن کے اوپر اپنے شہروں میں نعت برسوا اور اُنہیں جہنم کے نیچے والے درجے میں ڈال  
وَ احْطُ بِهِمْ أَشَدَّ عَذَابِكَ وَ اصْلَهُمْ نَارًا وَ احْشُ

اور اُن کیلئے اپنے عذاب کو بہت سخت کر دے اور اُن کو جہنم میں جلا دے اور اُن کے  
قُبُورَ مَوْتَاهُمْ نَارًا وَ اصْلَهُمْ حَرَّ نَارِكَ فَإِنَّهُمْ

مردوں کی قبروں کو آتش جہنم سے بھر دے اور اُنہیں جہنم کی میں چھوٹے کیونکہ انہوں نے

أَصَاغُوا الصَّلَاةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوَاتِ وَأَذَلُّوا عِبَادَكَ  
نماز کو ضائع کیا اور اپنے خواہشات کی پیروی کی اور تیرے بندوں کو ذلیل کیا۔  
اللَّهُمَّ وَأَحِبَّ بِوَلِيِّكَ الْفُرَّانَ، وَأَرِنَا نُورَهُ سَرْمَدًا  
(پروردگار، اے اللہ! تو اپنے ولی (عمر) کے ذریعے سے قرآن میں روح تازہ چمک اور ہمیں اس کا  
لَا ظِلْمَةَ فِيهِ، وَأَحِبَّ بِهِ الْقُلُوبُ الْمُسَيِّئَةَ  
وہ سرور نور دکھا جس میں ظلمت نام کو نہ ہو۔ اور ان کے ذریعے سے مردہ دلوں کو زندہ کر  
وَأَشْفِ بِهِ الصُّدُورَ الْوُغْرَةَ وَاجْمَعْ بِهِ الْأَهْوَاءَ الْمُخْتَلِفَةَ  
اور ان کے ذریعے سے لوگوں کے دلوں کی آگ کو بجھا۔ اور لوگوں کے مختلف خیالات کو حق جمع  
عَلَى الْحَقِّ، وَأَقِمْ بِهِ الْحُدُودَ الْمَعْطَلَةَ وَالْأَحْكَامَ الْمُهْلِكَةَ  
کرو۔ اور ان کے ذریعے سے معطل حدود اور غیر موثر کیے ہوئے احکام کو پھر سے قائم کر دے  
حَتَّى لَا يَبْقَى حَقٌّ إِلَّا ظَهَرَ وَلَا عَدْلٌ إِلَّا زَهَرَ  
تاکہ کوئی حق بغیر ظاہر ہوتے باقی نہ رہ جائے اور کوئی عدل بغیر نمایاں ہوتے نہ رہے  
وَأَجْعَلْنَا يَا رَبِّ مِنْ أَعْوَانِهِ وَمِمَّنْ يَقْوَى سُلْطَانَهُ  
اور پروردگار ہمیں آنجناب کے اُن اعوان میں قرار دے جن سے آنجناب کی سلطنت کو تقویت ملے  
وَالْمُسْلِمِينَ لَا مُدْرِمَ وَالرَّاضِيَيْنَ يَفْعَلِهِ  
اور جو آنجناب کے حکم کو جاری کرنے والے ہیں اور ان کے ہر فعل پر راضی ہوں گے  
وَالْمُسْلِمِينَ لِأَحْكَامِهِ وَمِمَّنْ لَا حَاجَةَ بِهِ إِلَى التَّقِيَّةِ  
اور ان کے احکامات کو تسلیم کریں گے اور ہمیں اُن لوگوں میں شامل فرما جن کو تقیہ کی ضرورت نہ  
مِنْ خَلْقِكَ۔  
رہے گی تیری مخلوق میں۔

أَنْتَ يَا رَبِّ الَّذِي تَكْشِفُ السُّوءَ وَتَجِيبُ الْمُضْطَرَّ  
اے میرے پروردگار! تو مصیبتوں کو مٹاتا ہے اور تو ہی قبول کرتا ہے جب مضطر  
إِذَا دَعَاكَ وَتَنْجِي مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيمِ  
تجہ سے دُعا کرتا ہے۔ اور تو ہی اُسے کربِ عظیم (بڑی مصیبت) سے نجات دیتا ہے  
فَاكْشِفْ أَمْرًا عَنْ وَلِيِّكَ وَاجْعَلْهُ خَلِيفَتَكَ  
لہذا تو اپنے ولی (عمر) کی مصیبت کو دور کر۔ اور ان کو قرار دے اپنا خلیفہ اپنی  
فِي أَرْضِكَ كَمَا صُنَّتَ لَهُ زَيْنَ بَرَجِنَ كَأَوْصَا مِنْ بَابِهِ

اللَّهُمَّ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنْ خَصَمَاءِ آلِ مُحَمَّدٍ  
(پروردگار، اے اللہ! اور تو ہمیں آلِ محمد کے مخالفین میں قرار نہ دینا  
وَلَا تَجْعَلْنَا مِنْ أَعْدَاءِ آلِ مُحَمَّدٍ

اور (پروردگار!) تو ہمیں آلِ محمد کے دشمنوں میں شمار نہ کرنا  
وَلَا تَجْعَلْنِي مِنْ أَهْلِ الْحَقِّ وَالْغَيْظِ عَلَى آلِ مُحَمَّدٍ  
اور (پروردگار!) تو مجھے اُن لوگوں میں شامل نہ کر جو آلِ محمد سے بغض و عداوت رکھنے والے ہیں  
فَالْيَ أَعُوذُ بِكَ مِنْ ذَلِكَ فَاعِذْنِي  
میں بلاشبہ میں اس بات سے تیری ہی پناہ چاہتا ہوں اس لیے تو مجھے پناہ دے  
وَأَسْتَجِيرُ بِكَ فَاجِرْنِي۔

اور میں تیرا واسطہ دیتا ہوں کہ تو مجھے بچالے اور مجھے اجر عطا فرما۔  
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاجْعَلْنِي  
(پروردگار، اے اللہ! تو محمد و آلِ محمد پر اپنی رحمتیں نازل فرما اور مجھے شامل فرما (قرار دے)  
بِهِمْ فَإِنَّ عِصْدَكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَ  
اُن کے صدقے سے اپنے نزدیک کامیاب، دنیا اور آخرت میں۔ اور  
مِنْ الْمُقَرَّبِينَ۔  
مجھے (اپنے) مقرب بندوں میں (شامل کرے)۔ (قرار دے۔)  
(اکمال الدین)

### ۱۹ عمری اور اُن کے فرزند کے نام

کتاب "اکمال الدین" میں مرقوم ہے کہ شیخ ابو جعفر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے  
سعد بن عبد اللہ کے ہاتھ کی لکھی ہوئی یہ روایت پائی کہ امام زمانہ علیہ السلام کی ایک توفیق عمری  
اور اُن کے فرزند رضی اللہ عنہما کے پاس آئی جو مندرجہ ذیل ہے:-

" وَفَقَّكُمْ اللَّهُ طَاعَتِهِ، وَثَبَّتَكُمْ عَلَى دِينِهِ، وَأَسْعَدَكُمْ  
بِمَرْضَاتِهِ، أَنْتُمْ إِلَيْنَا مَا ذَكَرْتُمْ أَنَّ الْمِشْمَةَ أَخْبَرَ كَمَا  
الْمُخْتَارَ، وَمَنَاظِرَتَهُ مِنْ لَقَى، وَاحْتِجَاجَهُ بِأَنْ لَا يَخْلَفَ غَيْرَ  
جَعْفَرِ بْنِ عَلِيٍّ وَتَصَدِيقَهُ إِيَّاهُ وَفَهْمَتُ جَمِيعَ مَا كُتِبَتْما بِهِ  
مِمَّا قَالَ



فانه عز وجل يقول:

"الَّذِينَ أَحْسَبَ النَّاسُ أَنْ يُتْرَكُوا أَنْ يَقُولُوا  
أَمَّا هُمْ لَا يَفْتَنُونَ" (سورة عنكبوت آیت ۲)

(۲) کیف یساقطون فی الفتنۃ و یتردّدون فی الحیرۃ ، و  
یاخذون یمیناً و شمالاً فارقوا دینہم ام ارتابوا ام عاندوا  
الحقّ ام جہلوا ما جاءت بہ الروایات الصادقۃ والاخبار  
الرصیحۃ ، او عملوا ذلک فتناسوا ، اما تعلمون ان الارض  
لا تخلو من حجۃ اما ظاہراً و اما مخموراً ، اولم یعلموا  
انتظام اتّمتہم بعد نبیہم صلی اللہ علیہ وسلم یدعی الی الحقّ  
والی طریق مستقیم ۔

(۳) کان نوراً ساطعاً وقمرًا ذہرًا ، اختار اللہ عز وجلّ لہ  
ما عندہ ، فمضی علی منہاج آباءہ علیہم السلام یاخذوا النعل بالنعل  
علی عمد عمدہ و وصیۃ اوصی بہا الی وصی سترہ اللہ عز  
وجلّ یا مرآۃ الی غایۃ و اخفی مکانہ بمشیئہ للقضاء السابق  
القدر النافذ و فیما موضعہ و لنا فضلہ و لو قد اذن اللہ  
عز وجلّ فیما قد منعہ و ازال عنہ ما قد جری بہ من  
حکمہ لا راہم الحقّ ظاہراً باحسن حلینہ ، و ابین دلالة  
و اوضح علامۃ و لا یان عن نفسہ و قام بحجّہ و لکن  
اقدار اللہ عز وجلّ لا تغالب و ارادۃ لا تردّ و توفیقہ لا یسبق ۔

(۴) فلیدعوا عنہم اتباع الرئی ، و لیتقیہم و اعلیٰ اصلہم  
الذی کانوا علیہ ، و لا یبحثوا عما ستر عنہم فیاثموا و لا  
یکشفوا ستر اللہ عز وجلّ فیندعوا ، و لیتعلموا ان الحقّ  
معنا و فیما ، لا یقول ذلک سوانا الا کذاب مفتر و لا یدعیہ  
غیرنا الا ضالّ غویّ فلیقتصروا ما علی ہذہ الجملة دون  
التفسیر ، و یقنعوا من ذلک بالتعریض دون التصریح انشاء اللہ

ترجمہ :

اللہ تعالیٰ تم دونوں کو اپنی اطاعت کی توفیق عطا فرمائے اور تمہیں اپنے دین پر

ثابت قدم رکھے اور اپنی مرضی پر چلنے کی سعادت بخشے۔ ہم تک اس کی اطلاع پہنچ چکی  
جیسا کہ تم دونوں نے بھی اس کا تذکرہ کیا ہے کہ مہشی نے تم دونوں کو مختار اور اس کے  
مناظرے کے متعلق بتایا اور یہ کہ اُس نے مخالف کے دلائل کو تسلیم کر لیا کہ جعفر بن علی کے  
سوا کو خلعت نہیں۔ نیز اس کے متعلق تم دونوں کے اصحاب جو کچھ کہتے ہیں تم نے لکھا اور  
میں سمجھ گیا۔ خدا کی پناہ اگر کوئی بیٹا ہونے کے بعد نابینا ہو جاتے اور ہدایت پا جانے  
کے بعد گمراہ ہو جاتے، برے اعمال اور تباہ کن فتنوں سے اللہ بچائے، اللہ عز وجلّ  
خود ارشاد فرماتا ہے:

"الَّذِينَ أَحْسَبَ النَّاسُ أَنْ يُتْرَكُوا أَنْ يَقُولُوا أَمَّا  
هُمْ لَا يَفْتَنُونَ" (سورة عنكبوت آیت ۲)

"ان لام یم۔ کیا لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ وہ صرف اس قول پر چھوڑ دیے جائیں گے  
کہ ہم ایمان لائے" اور وہ آزمائے نہ جائیں گے۔"

(۲) یہ لوگ کیسے فتنے میں پڑے جا رہے ہیں اور حیرانی کے عالم میں ادھر ادھر گھوم رہے  
ہیں کبھی دہننے جانب جاتے ہیں کبھی بائیں جانب۔ کیا ان لوگوں نے دین کو چھوڑ دیا یا  
اس میں انھیں شک لاحق ہے، یا واقعاً دشمن حق ہیں یا اس کے متعلق جو سچی روایات  
اور احادیث صحیحہ آئی ہیں اس کو نہیں جانتے یا جانتے ہیں مگر فسادیت میں مبتلا ہیں۔ کیا  
ان لوگوں کو نہیں معلوم کہ زمین کبھی حجت خدا سے خالی نہیں رہے گی، خواہ وہ ظاہر ہو  
یا پوشیدہ۔ کیا انھیں معلوم نہیں کہ ان کے نبی کے بعد ان کے ائمہ کا سلسلہ ایک کے  
بعد ایک یہاں تک وہ (میرے والد بزرگوار) گزرنے والے یعنی حسن بن علی تک  
پہنچا اور وہ اپنے آباء کرام کے قائم مقام رہے۔ حق اور مظلوم مستقیم کی طرف لوگوں کی  
ہدایت فرماتے رہے۔

(۳) وہ ایک نور ساطع اور روشن چاند تھے، مگر اللہ تعالیٰ نے انھیں اپنے پہاں  
کے لیے منتخب کر لیا، وہ بھی چلے گئے اور اپنے آباء کرام کے دستور کے بالکل مطابق  
اپنا عہدہ اور اپنی وصیت ایک ایسے کے حوالے کی جس کو اللہ عز وجلّ نے ایک مدت  
تک کے لیے چھپایا اور اپنی مشیت سے اُس کی جائے قیام کو مخفی رکھا ہے اور اپنے  
سابقہ فیصلے اور جاری شدہ حکم کے مطابق اب یہ عہدہ اور یہ شرف میرے پاس ہے  
ہاں اگر اللہ عز وجلّ کا اذن ہوتا جس کے لیے اُس نے منع کر دیا ہے اور اپنے جاری کردہ  
حکم کو ختم کر دیتا، تو میں حق کو سب سے بہترین شکل میں ظاہر کر دیتا اور اُس کی علامات و دلائل کو

## حضرت علی کا دعویٰ امامت اور حضرت امام زمانہ کی طرف سے توثیق

(۲۱)

راویوں کی ایک جماعت نے تلخیصی سے، انھوں نے احمد بن علی سے، انھوں نے اسدی سے، انھوں نے احمد بن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے، ان کا بیان ہے کہ ان کے پاس ایک مرتبہ ان کے اصحاب میں سے کوئی شخص آیا اور اس نے کہا کہ جعفر بن علی نے ان کو ایک خط لکھا ہے اور اس میں اپنا تعارف کرایا ہے اور دعویٰ کیا کہ اپنے والد کے بعد وہی قائم ہے اور اس کے پاس حلال حرام بلکہ وہ تمام علوم ہیں جن کی لوگوں کو ضرورت ہے۔

احمد بن اسحاق ر کا بیان ہے کہ جب میں نے جعفر بن علی کا خط پڑھا تو حضرت صاحب زمانہ علیہ السلام کو خط لکھا اور جعفر کے خط کو اپنے خط کے ساتھ لٹا نے میں ڈال دیا۔ تو آنجناب کی طرف سے میرے پاس یہ جواب آیا:

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اتانی کتابک ابقاک اللہ، والکتاب الذی انفذت درجہ، واحاطت معرفتی بجمیع ما تضمنته علی اختلاف الفاظہ وتکرر الخطاء فیہ، ولوت بدیرتہ لوقفت علی بعض ما وقفت علیہ منہ، والحمد للہ رب العالمین حمداً لا شریک لہ علی احسانہ الینا وفضلہ علینا، ابی اللہ عز وجل للحق الا اتصافاً وللباطل الا زهوفاً، وهو شاهد علی ما اذکر، ولی علیکم بما اقولہ، اذا اجتمعنا لیوم لا ریب فیہ، ویسألنا عما نحن فیہ مختلفون، انہ لمد یجعل لصاحب الکتاب علی المکتوب الیہ، ولا علیک ولا علی احد من الخلق جمیعاً امامة مفترضة، ولا طاعة ولا ذمة وسابین لکذمة تکتفون بہا ان شاء اللہ۔

(۲۲)

یا ہذا یرحمک اللہ ان اللہ تعالیٰ لم یخلق الخلق عبثاً ولا اھملھم سدی، بل خلقھم بقدرتہ وجعل لھم اسماعاً واربصاراً وقلوباً والبابا، ثم بعث الیھم النبیین علیھم السلام مبشرین ومنذرين، یا مرونہم بطاعة

واضح کر دیتا، لیکن قضاء و قدر الہی کسی کا بس نہیں اور اس کے ارادے کو مسترد بھی نہیں کیا جاسکتا۔

(۲۳)

لہذا یہ لوگ اپنی خواہشات کی پیروی کو چھوڑیں اور اپنے اصل دین پر چلے جائیں جہاں وہ تھے اور جس چیز کو اللہ نے ان سے پوشیدہ رکھا ہے اس کے لیے بحث نہ کریں گنہگار نہ ہوں گے۔ اللہ کے ڈالے ہوئے پرورے کو اٹھانے کی کوشش نہ کریں نامد ہوں گے اور یہ جان لیں کہ حق ہمارے ساتھ ہے اور ہم میں ہے اور اس کا دعویٰ ہمارے سوا جو بھی کرے گا وہ کذاب اور مغتری ہوگا۔ ہمارے سوا یہ دعویٰ جو بھی کرے گا وہ گمراہ اور غاوی ہوگا۔ تم لوگ ہمارے اس جملے کو کافی سمجھو، تفسیر تفصیل میں نہ جاؤ جو کچھ اشارہ کیا گیا ہے اسی پر قناعت کرو۔ انشاء اللہ تفریح کی ضرورت نہ ہوگی۔ (اکمال الدین)

## ایمان ابو طالب بحساب جبل

(۲۰)

محمد بن مظفر مہری نے محمد بن احمد داؤدی سے، انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے۔ ان کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں ابو القاسم حسین ابن روح کی خدمت میں موجود تھا کہ ایک شخص نے ان سے سوال کیا کہ حضرت عباس (عم رسول) نے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا تھا کہ آپ کے چچا ابو طالب جبل کے حساب سے اسلام لائے تھے اور اپنے ہاتھ کی گریہوں سے ۶۳ کی عدد کا اشارہ کیا۔ اس کا کیا مطلب ہے؟ تو انھوں نے فرمایا کہ انھوں نے اس سے مراد لیا تھا کہ:

إِنَّهُ أَحَدُ جَوَادٍ اور اس کی تفسیر یہ ہے:

الف سے مراد ۱

ل سے مراد ۳۰

۵ سے مراد ۵

الف سے مراد ۱

ح سے مراد ۸

د سے مراد ۴

ج سے مراد ۳

و سے مراد ۶

الف سے مراد ۱ = جس کا مجموعہ ۶۳ ہوتا ہے۔  
د سے مراد ۴

فانه عز وجل يقول:

"الَّذِي أَحْسَبَ النَّاسُ أَنْ يَبْرُكُوا أَنْ يَقُولُوا  
أَمَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُونَ" (سورة عنكبوت آیت ۲)

(۲) كيف يتساقطون في الفتنة و يترددون في الحيرة ، و  
ياخذون يميناً و شمالاً فارقوا دينهم أم ارتابوا أم عاندوا  
الحق أم جهلوا ما جاءت به الروايات الصادقة و الاخبار  
الصحیحة ، أو عملوا ذلك فتناسوا ، أمّا تعلمون أن الأرض  
لا تخلو من حجة إماماً ظاهراً و أمّا مغموراً ، أولم يعلموا  
انتظام أئمتهم بعد نبیهم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم إلى الحق  
والی طریق مستقیم -

(۳) كان نوراً ساطعاً و قمرًا زهراً ، اختار الله عز وجل له  
ما عنده ، فمضى على منهاج آباءه علیہم السلام أخذوا النحل بالنحل  
على عهد عمده و وصیة أوصی بها الی وصی ستره الله عز  
وجل بامر الی غایة و أخفی مكانه بمشیئته للقضاء السابق  
القدر النافذ و فیما موضعه و لنا فضله و لو قد اذن الله  
عز وجل فیما قد منعه و أزال عنه ما قد جرى به من  
حكمه لأراهم الحق ظاهراً بأحسن حلیة ، و ابین دلالة  
و أوضح علامة و لا بان عن نفسه و قام بحجته و لكن  
اقدار الله عز وجل لا تغالب و إرادته لا ترد و توفيقه لا یسبق -

(۴) فليدعوا عنهم اتباع الرسمى ، وليقيموا على أصلهم  
الذي كانوا عليه ، و لا يبحثوا عما ستر عنهم فیاثموا و لا  
يكشفوا ستر الله عز وجل قیندوا ، و لیعلموا أن الحق  
معنا و فیما ، لا یقول ذلك سوانا الا كذاب مفترو لا یدعیه  
غیرنا الا ضال غوی فلیقتصروا منا على هذه الجملة دون  
التفسير ، و یقنعوا من ذلك بالتعريض دون التصريح الشاء الله

ثابت قدم رکھے اور اپنی مرضی پر چلنے کی سعادت بخشے۔ ہم تک اس کی اطلاع پہنچ چکی  
جیسا کہ تم دونوں نے بھی اس کا تذکرہ کیا ہے کہ شیخی نے تم دونوں کو مختار اور اس کے  
مناظرے کے متعلق بتایا اور یہ کہ اس نے مخالف کے دلائل کو تسلیم کر لیا کہ جعفر بن علی کے  
سوا کو خلف نہیں۔ نیز اس کے متعلق تم دونوں کے اصحاب جو کچھ کہتے ہیں تم نے لکھا اور  
میں سمجھ گیا۔ خدا کی پناہ اگر کوئی بیٹا ہونے کے بعد نابینا ہو جائے اور ہدایت پا جانے  
کے بعد گمراہ ہو جائے ، برے اعمال اور تباہ کن فتنوں سے اللہ بچائے ، اللہ عز وجل  
خود ارشاد فرماتا ہے:

"الَّذِي أَحْسَبَ النَّاسُ أَنْ يَبْرُكُوا أَنْ يَقُولُوا أَمَّا  
وَهُمْ لَا يُفْتَنُونَ" (سورة عنكبوت آیت ۲)

"الٹ لام میم - کیا لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ وہ صرف اس قول پر چھوڑ دیے جائیں گے  
کہ ہم ایمان لائے " اور وہ آزمائے نہ جائیں گے۔"

(۲) یہ لوگ کیسے فتنے میں پڑے جا رہے ہیں اور حیرانی کے عالم میں ابھر اصر کھڑے رہے  
ہیں کبھی دہسنے جانب جاتے ہیں کبھی بائیں جانب - کیا ان لوگوں نے دین کو چھوڑ دیا یا  
اس میں انھیں شک لاحق ہے ، یا واقعاً دشمن حق ہیں یا اس کے متعلق جو بھی روایات  
اور احادیث صحیحہ آئی ہیں اس کو نہیں جانتے یا جانتے ہیں مگر نفسانیت میں مبتلا ہیں - کیا  
ان لوگوں کو نہیں معلوم کہ زمین کبھی حجت خدا سے خالی نہیں رہے گی ، خواہ وہ ظاہر ہو  
یا پوشیدہ - کیا انھیں معلوم نہیں کہ ان کے نبی کے بعد ان کے ائمہ کا سلسلہ ایک کے  
بعد ایک یہاں تک وہ (میرے والد بزرگوار) گزرنے والے یعنی حسن بن علی تک  
پہنچا اور وہ اپنے آباء کرام کے قائم مقام رہے۔ حق اور صراط مستقیم کی طرف لوگوں کی  
ہدایت فرماتے رہے۔

(۳) وہ ایک نور ساطع اور روشن چاند تھے ، مگر اللہ تعالیٰ نے انھیں اپنے یہاں  
کے لیے منتخب کر لیا ، وہ بھی چلے گئے اور اپنے آباء کرام کے دستور کے بالکل مطابق  
اپنا عہدہ اور اپنی وصیت ایک ایسے کے حوالے کی جس کو اللہ عز وجل نے ایک مدت  
تک کے لیے چھپا لیا اور اپنی مشیت سے اس کی جائے قیام کو مخفی رکھا ہے اور اپنے  
سابقہ فیصلے اور جاری شدہ حکم کے مطابق اب یہ عہدہ اور یہ شرف میرے پاس ہے  
ہاں اگر اللہ عز وجل کا اذن ہوتا جس کے لیے اس نے منع کر دیا ہے اور اپنے جاری کردہ

## حضرت امام زانہ کی طرف سے توثیق

(۲۱)

راویوں کی ایک جماعت نے تلکبری سے، انھوں نے احمد بن علی سے، انھوں نے اسدی سے، انھوں نے احمد بن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے، ان کا بیان ہے کہ ان کے پاس ایک مرتبہ ان کے اصحاب میں سے کوئی شخص آیا اور اس نے کہا کہ جعفر بن علی نے ان کو ایک خط لکھا ہے اور اس میں اپنا تعارف کرایا ہے اور دعویٰ کیا کہ اپنے والد کے بعد وہی قائم ہے اور اس کے پاس حلال حرام بلکہ وہ تمام علوم ہیں جن کی لوگوں کو ضرورت ہے۔ احمد بن اسحاق کا بیان ہے کہ جب میں نے جعفر بن علی کا خط پڑھا تو حضرت صاحب نامہ علیہ السلام کو خط لکھا اور جعفر کے خط کو اپنے خط کے ساتھ لفافے میں ڈال دیا۔ تو آنجناب کی طرف سے میرے پاس یہ جواب آیا:

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اتانی کتابک ابقالک اللہ، والکتاب الذی انفذتہ درجہ، واحاطت معرفتی بجمیع ما تضمنتہ علی اختلاف الفاظہ وتکرر الخطاء فیہ، ولوتدبرتہ لوقفت علی بعض ما وقفت علیہ منہ، والحمد للہ رب العالمین حمدا لا شریک لہ علی احسانہ اینا وفضلہ علینا، ابی اللہ عزوجل للحق الا اتصاما وللباطل الا زهوفا، وهو شاهد علی بما اذکر، ولی علیکم بما اقولہ، اذا اجتمعنا لیوم لا رب فیہ، ویسألنا عما نحن فیہ مختلفون، انہ لم یجعل لصاحب الکتاب علی المکتوب الیہ، ولا علیک ولا علی احد من الخلق جمیعاً امامة مفترضة، ولا طاعة ولا ذمة وسابین بکذمة تکتفون بہا ان شاء اللہ۔

(۲۲)

یا ہذا یرحمک اللہ ان اللہ تعالیٰ لم یخلق الخلق عبثاً ولا اھملھم سدی، بل خلقھم بقدرتہ، وجعل

واضح کردیتا، لیکن قضا و قدر الہی پر کسی کا بس نہیں اور اس کے ارادے کو مسترد بھی نہیں کیا جاسکتا۔

(۲۳)

لہذا یہ لوگ اپنی خواہشات کی پیروی کو چھوڑیں اور اپنے اصل دین پر چلے جائیں جہاں وہ تھے اور جس چیز کو اللہ نے ان سے پوشیدہ رکھا ہے اس کے لیے بحث نہ کریں گنہگار رہوں گے۔ اللہ کے ڈالے ہوئے پردے کو اٹھانے کی کوشش نہ کریں نام نہ ہوں گے اور یہ جان لیں کہ حق ہمارے ساتھ ہے اور ہم میں ہے اور اس کا دعویٰ ہمارے سوا جو بھی کرے گا وہ کذاب اور مفتری ہوگا۔ ہمارے سوا یہ دعویٰ جو بھی کرے گا وہ گمراہ اور غاوی ہوگا۔ تم لوگ ہمارے اس جملے کو کافی سمجھو، تفسیر تفصیل میں نہ جاؤ۔ جو کچھ اشارہ کہا گیا ہے اسی پر قناعت کرو۔ انشاء اللہ تصریح کی ضرورت نہ ہوگی۔ (اکمال الدین)

## ایمان ابو طالب بحساب حمل

(۲۰)

محمد بن مطقمرمزی نے محمد بن احمد داؤدی سے، انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے۔ ان کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں ابو القاسم حسین ابن روح کی خدمت میں موجود تھا کہ ایک شخص نے ان سے سوال کیا کہ حضرت عباس (عم رسول) نے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا تھا کہ آپ کے چچا ابو طالب حمل کے حساب سے اسلام لاتے تھے اور اپنے ہاتھ کی گریہوں سے ۶۳ کی عدد کا اشارہ کیا۔ اس کا کیا مطلب ہے؟ تو انھوں نے فرمایا کہ انھوں نے اس سے مراد لیا تھا کہ:

إِلَهُ أَحَدٌ جَوَادٌ اور اس کی تفسیر یہ ہے:

الف سے مراد ۱

ل سے مراد ۳۰

۴ سے مراد ۵

الف سے مراد ۱

ح سے مراد ۸

د سے مراد ۴

ج سے مراد ۳

و سے مراد ۶



وينهونهم عن معصيته ، ويعترفونهم ما جهلوه من  
امر خالقهم ودينهم ، وأنزل عليهم كتاباً وبعث اليهم  
ملائكة يأتين بينهم وبين من بعثهم اليهم بالفضل  
الذي جعله لهم عليهم وما آتاهم من الدلائل الظاهرة  
والبراهين الباهرة ، والآيات الغالبة -

(٣) فمنهم من جعل النار عليه برداً وسلاماً واتخذة  
خليلاً ، ومنهم من كلمته تكليماً وجعل عصاه ثعباناً  
مبيناً ومنهم من أحيا الموتى بإذن الله وأبرأ الأكمه والأبرص  
بإذن الله ومنهم من علمه منطق الطير وأوتى من كل  
شئ ثم بعث محمداً صلى الله عليه وآله رحمة للعالمين و  
تتم به نعمته وختم به انبياءه وأرسله الى الناس  
كافة ، وأظهر من صدقه ما أظهر (وبين) من آياته  
وعلاماته ما بين -

(٤) ثم قبضه صلى الله عليه وآله حميداً فقيداً سعيداً و  
جعل الامر بعده الى اخيه وابن عمه ووصيه ووارثه  
علي بن أبي طالب عليه السلام ثم الى الأوصياء من ولده  
واحداً واحداً : أحيا بهم دينه وأتم بهم نوره و  
جعل بينهم وبين اخوانهم وبنى عنهم والدينين  
قالا دين من ذوى أرحامهم فرقاناً بيننا يعرف به الحجة  
من المحجج والامام من المأموم ، بأن عصمهم من  
الذنوب وبرأهم من العيوب وطهرهم من الدنس  
ونزاههم من اللبس ، جعلهم خزان علمه ومستودع  
حكيمته وموضع سره وأيدهم بالدلائل ولولا ذلك  
لكان الناس على سواه ولا دعى امر الله عز وجل كل  
أحد ولما عرفت الحق من الباطل ولا العالم من الجاهل -  
(٥) وقد ادعى هذا المبطل المفتري على الله الكذب  
بما ادعاه ، فلا أدري بأية حالة هي له رجاء أن

يتم دعواه ، أبغقه في دين الله ؟ فوالله ما يعرف حلالاً  
من حرام ولا يفرق بين خطاء وصواب ، أم يعلم فما  
يعلم حقاً من باطل ولا محكماً من متشابه ولا يعرف  
حد الصلاة ووقتها ، أم يورع فالله شهيد على تركه  
الصلاة الفرض أربعين يوماً يزعم ذلك لطلب الشهادة  
ولعل خبره قد نادى اليكم وهاتيك ظروف مسكرة  
منصوبة ، وآثار عصيانه لله عز وجل مشهورة قائمة  
أم بأية نليات بها أم بحجة فليقمها ، أم بدلالة  
فليذكرها -

(٦) قال الله عز وجل في كتابه :

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ . حَسْبُكَ تَنْزِيلُ الْكِتَابِ  
مِنَ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ . مَا خَلَقْنَا السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ  
وَمَا بَيْنَهُمَا إِلَّا بِالْحَقِّ وَأَجَلٍ مُّسَمًّى . وَالَّذِينَ كَفَرُوا  
عَمَّا أَنْزَلُوا مُعْرِضُونَ . قُلْ أَرَأَيْتُمْ مَا تَدْعُونَ  
مِنْ دُونِ اللَّهِ أَرُونِي مَاذَا خَلَقُوا مِنَ الْأَرْضِ أَمْ لَهُمْ  
شِرْكٌ فِي السَّمَوَاتِ . إِيْتُونِي بِكِتَابٍ مِّنْ قَبْلِ هَذَا أَوْ  
أَثَرَةٍ مِّنْ عِلْمٍ إِن كُنْتُمْ صَادِقِينَ . وَمَنْ أَضَلُّ  
مِمَّن يَدْعُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ مَن لَّا يَسْتَجِيبُ لَهُ إِلَى يَوْمِ  
الْقِيَمَةِ وَهُمْ عَنِ دُعَائِهِمْ غَافِلُونَ . وَإِذَا حُشِرَ  
النَّاسُ كَانُوا لَهُمْ أَعْدَاءً وَكَانُوا بِعِبَادَتِهِمْ  
كُفَرِينَ . (سورة الاحقاف آيت ٦٤)

(٤) فالتمسى تولى الله توفيقك من هذا الظالم ، ما  
ذكرت لك ، وامتنحه وسله عن آية من كتاب  
الله يفسرها أو صلاة فريضة يبين حدودها وما يجب  
فيها . لتحل حاله ومقداره ويظهر لك عواره و  
نقصانه ، والله حسيبه -

حفظ الله الحق على أهله وأقره في مستقره

وَقَدْ آتَىٰ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ سَكُون (الامامة) فِي أَخَوَيْنِ  
بَعْدَ الْحُسَيْنِ وَالْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ وَإِذَا أَدْنَىٰ اللَّهُ لَنَا  
فِي الْقَوْلِ ظَهَرَ الْحَقُّ وَاضْمَحَلَّ الْبَاطِلُ وَانْحَسَرَ عَنْكُمْ  
وَالِی اللَّهِ أَدْعَبُ فِي الْكُفَايَةِ ، وَجَمِيلُ الصَّنْعِ وَالْوَلَايَةِ  
وَحَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ

ترجمہ : اللہ کے نام کے ساتھ جو رحمن ہے رحیم ہے۔

اللہ تم کو زندہ و سلامت رکھے تمہارا خط ملا اور وہ خط بھی لا جو تم  
نے نفاق میں رکھ دیا تھا میں اس کے مضمون پر مطلع ہوا۔ اس میں جگہ جگہ تضاد اور  
جگہ جگہ غلطیاں ہیں۔ اگر تم غور سے پڑھتے تو تمہیں بھی محسوس ہو جاتا۔ اُس اللہ  
رب العالمین کی حمد اور ایسی حمد کہ جس میں اُس کا کوئی شریک نہیں کہ اُس نے  
ہم لوگوں پر اپنا احسان اور اپنا فضل کیا۔ اللہ عزوجل کو اس کے سوا کچھ منظور  
نہیں کہ حق کو اتمام تک پہنچائے اور باطل کو مٹا دے اور جس کا میں ذکر  
کر رہا ہوں اور جو کچھ کہہ رہا ہوں اس پر گواہ رہے گا اُس دن کہ جس کے آنے میں  
شک ہی نہیں۔ وہ ہم لوگوں سے پوچھے گا اس امر کے متعلق جس میں ہم لوگ اختلاف  
کر رہے ہیں۔ اُس نے اس خط کے لکھنے والے کو مکتوب (الیہ یعنی مجھ) پر اور تم  
پر اور تمام مخلوق میں سے کسی شخص پر امام نہیں، نہ اُس کی اطاعت فرض کی نہ کوئی  
ذمے داری سونپی ہے۔ اب میں اس کی ذرا وضاحت کروں تاکہ وہ انشاء اللہ تم  
لوگوں کے لیے کافی ہو۔

(۲) اے احمد بن اسحاق! اللہ تم پر رحم فرمائے۔ سنو! اللہ نے کسی مخلوق کو بیکار  
خلق نہیں کیا، اور نہ خلق کرنے کے بعد اُس نے مہمل چھوڑ دیا، بلکہ ان  
سب کو اُس نے اپنی قدرت سے خلق کیا، انہیں کان دیے، آنکھیں دیں اور  
دل و دماغ عطا فرمائے۔ پھر اُس نے انبیاء علیہم السلام کو خوشخبری دینے والا اور  
ڈرنے والا بنا کر اُن کے پاس بھیجا تاکہ وہ لوگوں کو اللہ کی اطاعت کا حکم دیں اور اُسکی  
نافرمانی سے منع کریں، اپنے خالق اور اپنے دین کے متعلق جو کچھ یہ لوگ نہیں جانتے  
وہ انہیں بتائیں۔ اور اُن انبیاء پر صحیفے نازل فرمائے اور اُن کے پاس فرشتے بھیجے  
تاکہ عوام الناس اور اُن کے درمیان فرق رہے اور انبیاء کا عام لوگوں پر فضل و شرف

ثابت ہو۔ پھر انبیاء کو معجزات و کرامات عطا کیے اور بہت سی نشانیاں عنایت فرمائیں۔  
(۳) چنانچہ ان میں سے کسی کے لیے آگ کو ٹھنڈا کر دیا اور اُن کو اپنا خلیل بنا لیا۔  
کسی سے کلام کیا اور اُن کے عصا کو اڑا دیا، اُن میں سے کسی نے خدا کے اذن سے  
مردوں کو زندہ کیا اور مجنوم اور مبروص کو اچھا کر دکھایا، کسی کو چتر دیوں (پرندوں)  
کی زبان کا علم عطا فرمایا، ہر شے میں سے تھوڑا بہت اُنہیں دیا، پھر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم  
کو عالمین کے لیے باعث رحمت بنا کر بھیجا اور آنحضرت پر اپنی نعمتوں کو تمام کر دیا، اُن  
پر نبوت کو ختم کر دیا۔ اور تمام عالم انسانیت کے رسول بنایا۔ چنانچہ اُن سے جو سچائیاں  
ظاہر ہوئیں وہ سب پر بخوبی واضح و روشن ہیں اور جو معجزات و علامات ظہور میں آئے  
اُن سے سب ہی واقع ہیں۔

(۴) پھر اللہ تعالیٰ نے آنحضرت کی روح قبض فرمائی اور اُن کے بعد یہ امر ہدایت اُن  
بھائی اُن کے ابن عم، اُن کے وصی اور اُن کے وارث حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام  
کے سپرد کیا، اور پھر اُن جناب کے بعد یہ امر ہدایت اُن کی اولاد میں سے اُن کے اوصیاء  
ایک کے بعد ایک کو سونپا گیا تاکہ اُن حضرات کے ذریعے سے وہ اپنے دین کو زندہ رکھے  
اور اپنے نوکر و وصیہ اتمام تک پہنچائے۔ اور اُن اوصیاء اور اُن کے بھائیوں و بنی اعمام و  
قرابتداروں کے درمیان واضح فرق رکھا تاکہ حجت خدا اور غیر حجت خدا اور امام و ماموم میں  
امتیاز کیا جاسکے اور وہ اس طرح کہ اُن اوصیاء و ائمہ کو گناہوں سے پاک اور ہر عیب  
سے منتر، ہر پلیدی سے دور رکھا اور انہیں اپنے علم کا خزانہ دار اور اپنی حکمت کا امین اور  
اپنا رازدار بنایا اور معجزات و دلائل سے اُن کی تائید بھی فرمائی اور اگر ایسا نہ کرتا تو تمام لوگ  
برابر ہو جاتے اور سب لوگ صاحب امر الہی ہونے کا دعویٰ کرتے، پھر حق و باطل میں  
کوئی تمیز اور عالم و جاہل کی کوئی شناخت نہ رہ جاتی۔

(۵) اور اُس مبطل اور مغتری نے یہ دعویٰ کر کے اللہ پر افتراء و جھوٹ الزام لگایا  
ہے۔ میں نہیں سمجھتا کہ وہ کس طرح اپنے دعویٰ کی سچائی ثابت کر سکے گا۔ کیا وہ دین الہی  
کے علم و فقہ سے اپنی سچائی ثابت کرے گا، تو خدا کی قسم اُس کو تو یہ تک نہیں معلوم کہ  
حلال کیا ہے اور حرام کیا ہے، غلط کیا ہے اور صحیح کیا ہے، حق کیا ہے اور باطل کیا ہے  
محکم کیا ہے اور متشابہ کیا ہے۔ وہ نماز اور اُس کے حدود و اوقات تک کو تو جانتا نہیں۔  
پھر کیا وہ ورع و تقویٰ سے اپنے دعویٰ امامت کو ثابت کرے گا؟ تو اللہ گواہ ہے کہ  
اُس نے تو چالیس دن تک شعبہ بازی سیکھنے کے لیے نماز فریضہ کو ترک کیا اور شاید کہ

اس خبر سے تم لوگوں کو اذیت ہو کہ اس کے گھر میں شراب نوشی کے ظروف اور محضیت الہی کے آثار موجود ہیں۔ پھر کیا وہ کسی معجزے سے اپنا دعویٰ ثابت کرے گا۔ اگر ایسا ہے تو وہ کوئی معجزہ پیش کرے یا اس کے پاس کوئی اور امانت کی دلیل و حجت ہو تو بتائے۔

اللہ تعالیٰ قسراں مجید میں ارشاد فرماتا ہے: (ترجہ آیت)

اللہ کے نام سے جو رہن ہے جہم ہے۔

(۶)

حَا، میم۔ کتاب کا نزول اللہ زبردست صاحب حکمت کی طرف سے ہے اور ہم نے آسمانوں اور زمین کو اور جو ان کے درمیان ہے ایک مقررہ مدت تک کے لیے حق کے ساتھ پیدا کیا اور جنھوں نے کفر اختیار کیا وہ اسی بات سے اعراض کرتے ہیں جس سے کہ ان کو تنبیہ کی جاتی ہے۔ (اے حبیب!) کہہ دیجیے کہ تم لوگ: اسوچو تو سہی کہ جن کو تم اللہ کے سوا (معبود سمجھ کر) پکارتے (عبادت کرتے) ہو (وہ کیا ہیں) مجھے دکھاؤ تو کہ انھوں نے زمین کس چیز کو پیدا کیا ہے یا آسمانوں میں ان کی کوئی مشارکت و شرکت ہے۔ اگر تم ہی سچے ہو تو میرے پاس اس سے پہلے والی کوئی کتاب یا علمی آثار لا کر دکھاؤ۔ بھلا اُس سے زیادہ بھی کوئی گمراہ ہو سکتا ہے جو اللہ کو کسے بجاتے ایسوں کو پکارے جو قیامت کے دن تک اُس کا جواب ہی نہ دے سکیں، حالانکہ ان کو تو ان کی پکار کا شعور تک نہیں۔ اور جب لوگوں کو یکجا جمع کیا جائے گا تو وہی ان کے دشمن ہوں گے اور ان کی عبادت کا انکار کریں گے۔ (سورۃ احزاب آیت ۷۲)

(۷) تو اللہ تمھیں توفیق دے اُس ظالم سے پوچھو جو میں نے تمھیں بتایا ہے اور اس کا

استحسان نوا اور قرآن مجید کی کسی ایک کی بھی اُس سے تفسیر دریافت تو کرو۔ یا نماز فرضہ کے حدود دیکھا ہیں یہ دریافت کر کے دیکھ لو کہ اس میں کیا واجب ہے تاکہ تمھیں اس کا حال اور عملی قابلیت کا پتہ چل جائے اور تمھیں اس کے نقص و عیب کا پتہ چل جائے۔

اللہ تعالیٰ نے حق کو اُس کے اہل میں محفوظ کر دیا ہے اور اس کو اُس کے اصل مستقر پر رکھا ہے۔ اور اللہ کو مینظور نہیں کہ امام حسن اور امام حسین علیہما السلام کے بعد امامت کا عہدہ دوجہاتیوں کو ملے۔ اور جب اللہ عزوجل نہیں بولنے کی اجازت دے گا تو حق ظاہر ہوگا اور باطل مٹ جائے گا، اور میں اللہ تعالیٰ سے کفایت چاہتا ہوں (بس) وہ ہمارے لیے کافی ہے اور بہترین وکیل ہے اور اللہ انہی رحمت نازل فرمائے

محمد وآل محمد

(غیبۃ طوسی)

یہ۔

## امام زمانہ کی تلاش میں ہلاکت و شرک ہے

(۲۲)

(روایت کی) ایک جماعت نے شیخ صدوق علیہ الرحمۃ سے اور انھوں نے عمار بن حسین بن اسحق سے انھوں نے احمد بن حسن بن ابی صالح جندی سے روایت کی ہے کہ وہ حضرت صاحب الزمان کی تلاش و طلب میں بہت سرگرداں تھا، اس کے لیے اُس نے مختلف شہروں کے چکر لگائے بالآخر اُس نے شیخ ابوالقاسم حسین بن روح قدس اللہ روحہ کے ذریعے سے حضرت صاحب الزمان کو ایک خط لکھا جس میں اُس نے اپنے تعلق خاطر کا اظہار کیا اور یہ کہ میں آپ کی تلاش میں سرگرداں اور مارا مارا پھر رہا ہوں تو وہاں سے ایک توفیق برآمد ہوئی جس کا مضمون یہ تھا۔

”مَنْ بَحَثَ فَقَدْ طَلَبَ، وَمَنْ طَلَبَ فَقَدْ دَلَّ، وَمَنْ دَلَّ فَقَدْ أَشْطَا، وَمَنْ أَشْطَا فَقَدْ أَشْرَكَ۔“

ترجمہ: ”جس نے بحث کی، اُس نے طلب و تلاش کیا، جس نے طلب و تلاش کیا، اُس نے دلیل قائم کی اور جس نے دلیل قائم کی اُس نے خود کو ہلاک کیا، اور جس نے خود کو ہلاک کیا اُس نے شرک کیا۔“

راوی کا بیان ہے کہ اس توفیق کے بعد میں نے آنجناب کی طلب و تلاش ترک کر دی دل کو سکون ہو گیا اور الحمد للہ خوش خوش اپنے وطن واپس آیا۔ (غیبۃ طوسی)

## ابوالحسن خضر بن محمد کے چند مسائل

(۲۳)

احمد بن ابوروح سے روایت ہے۔ ان کا بیان ہے کہ میں ابوالحسن بن محمد کی کچھ رقم لیکر بغداد روانہ ہوا اور حکم یہ ہوا تھا کہ یہ رقم ابو جعفر محمد بن عثمان عمری کے حوالے کروں اور یہ کہیر لیے دعا کی درخواست کروں میں بیمار ہوں اور یہ بھی پوچھنا کہ کیا پشیمین پہننا جائز ہے؟

چنانچہ جب میں بغداد پہنچ کر عمری کی خدمت میں حاضر ہوا تو انھوں نے وہ رقم لینے سے انکار کیا اور کہا یہ رقم ابو جعفر محمد بن احمد کے پاس لے جاؤ ان کے حوالے کروں میں نے ان سے کہہ دیا ہے۔ اور تمھارے سوالات کے جوابات آگئے ہیں تم کو وہاں سے مل جائیں گے۔ لہذا میں ابو جعفر کے پاس پہنچا اور وہ رقم انھیں پہنچائی۔ انھوں نے ایک رقعہ لکھا جس میں یہ تحریر تھا۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ۔ سَأَلْتُ الدَّعَارَ عَنِ الْعَلَةِ

وَلَقِيْتُ تَجِدَهَا، وَهَبَ اللَّهُ لَكَ الْعَافِيَةَ وَدَفَعَ عَنْكَ الْآفَاتِ

وَصَرَفَ عَنْكَ بَعْضَ مَا تَجِدُهُ مِنَ الْحَرَارَةِ، وَعَافَاكَ وَصَحَّ

جسمک وسألت ما یحلّ أن یصلی فیہ من الوبر والسمور  
والسنباب والفتک والدلق والحواصل ، فاما السمور  
والسنباب فحرام علیک وعلى غیر الصلاة فیہ ویحلّ لک  
حلوہ المأکول من اللحم اذا لم یکن فیہ غیوہ ، وان لم  
یکن لک ما تصلی فیہ ، فالحوصل جائز لک ان تصلی  
فیہ الفراء متاع الغنم ما لم یذبح بأرمنیة یدبحہ  
النصارى علی الصلیب ، فجائز لک أن تلبسہ اذا ذبحہ أخ  
لک (او مخالف تشق بہ)۔

ترجمہ : تم نے اپنے مرض سے شفا کیلئے درخواست کی ہے تو اللہ نے تمہیں صحت دی اور  
تمہارا مرض دور ہو گیا ، اور تم اپنے اندر حرارت (دجاہ) پاتے تھے وہ بھی دور ہو گئی تم اچھے ہو گئے  
تمہارے جسم کو صحت ملی۔ اور تم نے پوچھا ہے کہ کیا پشیمند سمور و سنباب و لومڑی کی کھال اور نیوے کی  
کھال اور حواصل میں نماز جائز ہے ؟ تو سنو ! سمور اور لومڑی کی کھال میں تمہارے لیے اور دوسروں  
کیلئے نماز میں حرام ہے اور جالورجن کا گوشت کھانا حلال ہے ان کی کھال (یا بال) پہنتا تمہارے لیے  
جائز ہے بشرطیکہ اس میں کوئی اور چیز نہ ملی ہو۔ اور حواصل میں تمہارے لیے نماز جائز ہے۔ گور خر  
گو سفند بشرطیکہ وہ آرمینیہ (جرمنی) میں ذبح نہ ہوا ہو، اس لیے کہ وہاں نصاری صلیب پر  
ذبح کرتے ہیں۔ اگر تمہارے برادر دینی یا وہ کہ جس پر تمہیں وثوق ہو اُس نے ذبح کیا ہے تو اُس کا  
پہنتا تمہارے لیے جائز ہے۔ (الخارج والبرائح)

(نوٹ) کتاب غیبت میں جو کچھ میں نے تحریر کرنے کا ارادہ کیا تھا وہ یہاں ختم ہوا۔ اللہ تعالیٰ سے میری دعا ہے  
کہ وہ مجھے حضرت محمد علیہ السلام کے انصاریں سے قرار دے اور ان کے دین پر قائم رکھے۔ نیران کے اعوان  
میں جو ان کے زیر علم شہید ہوں گے۔ اور یہ بھی التجا ہے کہ آنجناب کے دیار سے میری اور میر والد کی، میر بھائیوں کی  
اور میر سارے کنبے کی اور تمام مومنین کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور اللہ ان کے اصحاب کے سواروں کے یا ان کی خاک  
کو ہم لوگوں کی آنکھوں کا سرمہ بنائے اس لیے کہ اُسی سے ہر خیر و فضل کی دعا کی جاتی ہے۔

اس کتاب کا مطالعہ کرنے والوں سے التماس ہے کہ وہ میرے لیے اللہ سے رحم کی دعا فرمائیں اور میری حیات میں  
اور بعد موت میرے لیے طلب مغفرت فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ کی حمد اول ہی اور آخر ہی اور اللہ رحمت نازل فرمائے محمد اور اُنکے  
اہل بیت طاہرین پر گنہگار ہاتھوں سے لکھا گیا۔ مولف احقر العباد محمد باقر بن محمد تقی اللہ ان دونوں کو نبی اور انبی  
مکرم آل کے صدقے میں اپنے دامن غفوس جگہ دے۔ (الرقوم ماورجی مشہور)۔